حالِ دل از رمشا حسین
www.novelsclubb.com

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

حالِ دل از رمشا حسین

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 1

تمہیں پتا ہے میں اپنے سب دوستوں سے زیادہ تم پہ اعتبار کرتا ہوں اور اِسی اعتبار کی وجہ سے میں نے تمہیں یہاں آنے کا کہا اُمید ہے تم میری لاج رکھو گے۔ ہسپتال کے کوریڈور میں تیس سالہ مرد جس کی بانہوں میں نو مولوں بچہ تھا اُس نے اپنے سامنے کھڑے آدمی سے کہا جو اُس کا ہم عمر معلوم ہو رہا تھا

www.novelsclubb.com

بلکل میرے یار تم حکم کرو۔ سامنے والے نے حوصلہ بڑھایا

تمہیں پتا ہے میری چار بیٹیاں ہیں ہمارے یہاں بچیوں کو ناپسند کیا جاتا ہے میری اماں حضور ان کو جانے کیسے برداشت کر رہی ہیں پر اِس بار ان کی سخت تاکید تھی بیٹے کی ورنہ بیٹی اگر ہوئی تو جان سے مارنے کی دھمکی دی ہے۔انہوں نے بے بسی سے بتایا

بیٹیاں تو رحمت ہوتی ہے تمہیں اپنی اولاد کے لیے اسٹینڈ لینا چاہیے۔سامنے والے نے افسوس کا اظہار ہ کیا

سب میرے خلاف ہے میرے کام کی وجہ سے اُس کے بعد پسند کی شادی پھر اب بیٹیاں۔اتنا کہتے وہ خاموش ہو گیا

اب مجھ سے کیا چاہتے ہو تم۔گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے پوچھا

میں چاہتا ہوں میری بچی کی پرورش تم کرو اُس کو اپنا نام دوں پر یہ میری امانت ہو گی جو وقت آنے پہ میں واپس لوں گا۔اپنے دوست کی بات پہ اُن کی نظر گود میں خوبصورت بچی پہ پڑی جس کی آنکھیں بند تھی انہوں نے بے اختیار اُس کو اپنی بانہوں میں بھر کر ماتھا چوما جس سے بچی کسمسا کر اپنی آنکھیں کھول کر کبھی اُن کو دیکھتی تو کبھی اپنے اصل باپ کو۔

تمہاری بچی تو بہت پیاری ہے ماشااللہ۔ سامنے والے نے کہا تو اُن کے چہرے پہ تلخ مسکراہٹ آئی

تم لیکر جاؤ گے پیار دو گے اُس کو باپ کا۔ آس بھرے لہجے میں پوچھا

ہاں اور میرا وعدہ ہے تمہاری بیٹی کو اپنے بچوں سے زیادہ پیار دوں گا۔ بچی کا چھوٹا سا ہاتھ چوم کر کہا

میری بچی کا بہت خیال رکھنا اُس کی ہر فرمائش پوری کرنا۔ اب کی انہوں نے پر سکون لہجے میں کہا

کہانہ پریشان مت ہو آج سے یہ میری بیٹی تمہیں نہیں پتا مجھے بیٹی کی کتنی چاہ تھی جو آج پوری ہو گئی۔ وہ پر جوش آواز میں بولے

www.novelsclubb.com

امانت ہے میری بیٹی۔ ان کا دل کسی خدشے کے تحت دھڑکا تبھی بولے

اور میں امانت میں خیانت نہیں کروں گا تم میرے جگری یار ہو تو کیسے میں تمہارے خون کو تکلیف دوں گا۔ سامنے والے نے دل موہ لینے والا جواب دیا

تیرے سامنے آجانے سے یہ دل

میرا دھڑکا ہے یہ غلطی نہیں ہے تیری

یہ قصور نظر کا ہے جس بات کا تجھ کو

۔۔۔۔۔ڈر۔۔۔۔۔۔۔

آے امی۔

حریم جو ہاتھ میں بڑا سا برتنوں کا سیٹ پکڑتی گانا گاتی آرہی تھی تبھی اُس کا پیر صوفے پہ اٹکا اور چھن کی آواز سے سارے برتنے نیچے ماربل کے فرش پہ گر کر اپنی حالت پہ افسوس کناں تھے کچھ ٹوٹے ہوئے برتنوں کو دیکھ کر حریم نے اپنے لب دانتوں تلے دبائے

بیڑا غرق ہو تیرا حریم میرے جہیز کے خوبصورت برتنوں کا ستیاناس کر دیا تم نے۔اپنی تائی جان کی آواز پہ اُس نے سر اُٹھایا کیونکہ جتنا شور مچا تھا حویلی کے سب ملازمائیں اور اُس کی تائی جان آچکی تھی جن کا چہرہ برتنوں کو دیکھ کر دیکھنے لائق تھا

www.novelsclubb.com

اتنے سالوں سے اپنے قید کیا ہوا ہے بے چاروں نے ایسے ہی اپنی جان چُھڑوانی چاہی۔ حریم منہ بسور کر بولی تو اُس کی تائی نے تیکھے چتون سے اُس کو گھورا

اماں جان جو سہی سلامت ہیں اُن کو تو الگ کروائے۔ نور نے کہا تو ان کی نظر نیچے گئی سب کا دھیان اپنی طرف نا پا کر حریم دبے قدموں سے وہاں سے کھسکی۔

تبھی سامنے والے کمرے کو دیکھ کر اُس نے اپنے قدم وہاں بڑھائے جیسے ہی اُس کا ہاتھ ہینڈل پہ پڑا اُس نے جھٹ سے واپس کھینچا پھر ہاتھ میں کانچ کی چوڑیوں کے بیچ پونی نکال کر اپنے کُھلے بالوں کو باندھا کندھے پہ جھولتے ڈوپٹے کو اچھے سے سر پہ اوڑ کر کمرے کے اندر گُھسی۔

کمرے کے دروازے کو کُھلتا دیکھ کر وہ جو اپنے کام میں مصروف تھا چونک کر سامنے دیکھا جہاں حریم خاموشی سے صوفے پہ بیٹھ گئی اُس کو اتنا خاموش اور سلیقے سے بیٹھا دیکھ کر تعجب ہوا پھر یکدم دماغ میں کچھ کلک ہوا

آج کے بعد میں نے اگر تمہیں کھلے بالوں سمیت یہاں وہاں منڈلاتے دیکھا تو بال جڑوں سے اُکھیر دوں گا دوسری بات آئیندہ کے بعد بنا سر پہ ڈوپٹہ لیے دیکھا تو اپنا حشر سوچ لینا۔

مسکرا کر اپنا سر جھٹک کر اُس نے اپنی توجہ حریم پہ کی

کیا کارنامہ انجام دیا ہے میری بچے نے۔درید شاہ کی بات پہ اُس کے گال پُھول گئے

دُر لا پلیز ڈونٹ کال می بچہ۔حریم نے بُرا مان کر کہا تو خاموش کمرے میں درید شاہ کا قہقہہ گونجا

اچھا تو بتاؤ کیا بات ہوئی ہے۔دُرید شاہ نے اپنی گود میں رکھا لیپ ٹاپ شٹ ڈاؤن کیے حریم سے پوچھا جانتا تھا حریم کی موجودگی میں وہ کام کرنے سے تو رہا

www.novelsclubb.com

درید شاہ کے پوچھنے پہ حریم نے ایک چور نظر کمرے کے دروازے پہ ڈالی پھر صوفے سے اُٹھ کر بیڈ کے پاس بیٹھ گئ۔

دُر لاتائی جان کا سیٹ ہمارے ہاتھوں سے گر کر ٹوٹ گیا جو اُنہیں جہیز میں ملا تھا۔ حریم نے مسکین شکل بنائے بتایا

کونسا سیٹ؟ درید شاہ نے نرمی سے پوچھا

برتنوں کا۔ حریم نے منہ بگاڑ کر جواب دیا

آپ نے کیوں اُٹھایا؟ دوسرا سوال

دینو کاکا لا رہے تھے بے چارے بُزرگ تھے ہم نے سوچا اُن کے ضعیف ہاتھوں کو کیا تکلیف دینی تبھی ہم خود اُس کو حویلی لانے والے تھے تو یہ ہو گیا۔ حریم نے ساری بات بتائی

آپ کے اِس ہم میں کون کون تھا؟ دُرید شاہ نے جان بوجھ کر نیا سوال داغا

www.novelsclubb.com

ہم خود اکیلے۔ حریم نے جواب دیا

تم تائی جان کی چیزوں کو مت چھوا کرو پتا تو ہے وہ کتنا پوزیسو ہوتی ہیں اپنے جہیز کے سامان کے مطلق۔ درید شاہ اُس کا گال پہ ہاتھ رکھتا بولا

ہم نے تو مدد کرنا چاہی۔ حریم نے وضاحت کی

جو بھی پر آج تم بس یہاں رہنا ورنہ سارا دن وہ تمہیں ڈانٹے گی۔ دُرید شاہ اتنا کہتا اُٹھ کھڑا ہوا اُس کو اُٹھتا دیکھ کر حریم بھی کھڑی ہوئی

آپ کہاں جا رہے ہیں؟ حریم نے بے چینی سے پوچھا

شہر کچھ کام ہے۔ دُرید شاہ کے بتانے پہ حریم کا چہرہ کھل اُٹھا

پہلے بتاتے ہم نے لسٹ بنانی تھی۔ حریم ناراض لہجے میں بولی

لسٹ تمہاری منہ زبانی یاد ہے پریشان مت ہو مل جائے گی تمہیں وقت پہ۔ دُرید شاہ اُس کے سر پہ چپت لگاتا بولا

یاد سے۔ حریم نے انگلی اُٹھا کر کہا تو دُرید شاہ نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا پھر واشروم کی جانب بڑھ گیا حریم جب کی مسکرا کر بیڈ پہ بیٹھ گئ

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤

ماہی

ماہی

کہاں ہو؟

آمنہ پوری حویلی میں ماہی کو آوازیں دیتی پھِر رہی تھی جو نا جانے کس کونے میں چُھپی بیٹھی تھی۔

ماہی چھت پہ ہے۔ علی نے بتایا تو وہ سر پہ ہاتھ مارتی چھت پہ گئی جہاں ماہی چارپائی پہ سنجیدہ تاثرات لیے بیٹھی تھی ہاتھ میں ماہنامہ ڈائجسٹ تھا حویلی کے اندر اجازت نہیں تھی ناولز پڑھنے کی جس وجہ سے ماہی چھت پہ چھپ کر پڑھتی تھی کیونکہ اُس کو بہت شوق تھا ناولز پڑھنے کا۔

ایسا کیا سین پڑھ لیا اپنے ناول میں جو حواس باختہ بیٹھی ہو۔ آمنہ اُس کے ہاتھ سے ڈائجسٹ چھین کر بولی تو ماہی جیسے خواب سے جاگی

آمنہ یار واپس کرو میرا ڈائجسٹ۔ ماہی نے گھورتے کہا

پہلے بتاؤ۔ آمنہ نے شرارت سے پوچھا

کچھ نہیں تھا بس معصومہ ہیروئن دیو ہیروں کی قید میں آ گئ۔ماہی افسردگی سے بولی

کیوں تمہارے ناولز کے ہیروں ظلم کرتے اپنی ہیروئن پہ۔آمنہ نے تنگ کرنے کی خاطر سوال داغا

ہیروئن ونی میں گئ تبھی روز اُس کو مارتا پیٹتا گھر والے الگ سے ظلم کرتے۔ماہی کے بتانے پہ آمنہ خاموش ہوئی

یہ تو حقیقت ہے ونی میں آئی لڑکی کے ساتھ بدتر سلوک کیا جاتا ہے۔آمنہ سے گہری سانس بھر کر کہا

کیا یہ قانون ختم نہیں ہو سکتا کب تک معصومہ لڑکیاں ونی کے نام پہ برباد ہو گی۔ماہی نے سنجیدگی سے کہا

www.novelsclubb.com

گاؤں کا سرپنچ شہباز شاہ ہے وہ چاہے تو اِس کو ختم کر سکتا ہے پر وہ بہت ظالم ہے۔آمنہ نے افسوس سے بتایا

اُن کا تعلق شاہ خاندان سے ان کو چاہیے ایسی رواج ایسے قانون ختم کریں اگر خدانخواستہ کل کلاں اُن کی بیٹی قصاص کے نام پہ جائے وہ بھی غیر سید کے پاس تو وہ کیا کریں گے۔ماہی کی بات پہ آمنہ نے گھبرا کر آس پاس نظر ڈورائی

ہشش ماہی خاموش سوچ سمجھ کر بولا کرو خدانخواستہ اُن پہ ایسا وقت آئے تمہیں پتا نہیں شہباز شاہ اپنی بیٹی پہ جان نچھاور کرتا ہے دُرید شاہ شازل شاہ اپنی بہن سے انتہا کی محبت ہے ایسا وقت آیا بھی تو وہ کبھی آروش شاہ کو آگے نہیں کریں گے۔آمنہ نے سخت لہجے میں کہا

کیوں کیا یہ اصول اُن پہ لاگو نہیں ہوتے یا اُن کی سبز قدموں والی بیٹی کو کوئی ونی میں بھی نہیں لے گا۔ماہی طنزیہ بولی تو آمنہ نے سخت نظروں سے اُس کو دیکھا

کیا اول فول بک رہی ہو آروش شاہ کا احترام کیا کرو جانتی نہیں ہو اُسے تم۔آمنہ نے سنجیدگی سے ٹوکا

www.novelsclubb.com

جانتی ہوں پورے حویلی کے مکین کو آروش شاہ کو بھی جو کالج میں مردوں کے درمیان پڑھی تھی وہ بھی شہر جا کر۔ماہی نے بُرا منہ بنا کر بتایا

قابلِ احترام ہے وہ کیسے اپنے خاندان کی عزت قائم کی کبھی سُنا ہے کے اُس نے کچھ غلط کیا پورے چار سال بعد کیسے عزت واحترام سے آئی اگر کالج جا کر پڑھا بھی تو اپنے باپ بھائی کا نام اونچا کیا اور اُس کی بدولت شہباز شاہ نے گورنمنٹ اسکول گاؤں میں بنوایا باہر شہر جا کر پڑھنے کی اجازت بھی دی ہے سب کو۔آمنہ نے کہا

سید زادی ہے اُس کو ایسا ہی ہونا چاہیے کوئی بڑی بات تو نہیں شہباز شاہ سرپنچ ہیں اُن کو ہی اپنے گاؤں کا سوچنا ہے اور کیا تمہیں یہ نہیں پتا کے آرو

ماہی۔

ماہی کے مزید کچھ بولنے سے پہلے آمنہ نے ٹوکا تو وہ چپ رہی۔

یہ ایسا واحیات ناولز نہ پڑھا کرو دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔اپنی بہن کی بات پہ ماہی کا منہ صدمے کی حالت میں کھل گیا

www.novelsclubb.com

آج تو میرے پیارے ناولز کے بارے میں ایسا بول دیا آئندہ نا بولنا۔ماہی نے گھور کر وارن کیا جس پہ آمنہ نے آنکھیں گھمائی۔

پلیز سائیڈ

گارڈز نے آس پاس کھڑے ہجوم سے کہا ساتھ میں یمان مستقیم کو دیکھنے لگا جو سپاٹ تاثرات چہرے پہ سجائے چل رہا تھا پورا دھیان اُس کا اپنے سیل فون پہ تھا آج اُس کے نئے گانے کی رکارڈنگ تھی جس سے فارغ ہوتا وہ باہر آیا تو فینز کی ایک لمبی قطار اُس کی منتظر تھی۔

سر

سر

کیا آپ کچھ اشعار سنا سکتے ہیں؟

سر آپ کا محبت کے بارے میں کیا خیال ہے؟

www.novelsclubb.com

کسی لڑکی کے سوال پہ اُس نے اپنا سر اُٹھا کر اُس کو دیکھا جس سے وہ لڑکی خوامخواہ شرم سے لال گُلنار ہو گئی تھی جب کی باقی لڑکیاں اُس کو پیچھے دھکیلتی خود آگے آگے کھڑی ہوئی

محبت تو محبت ہے

یہ کرنی تو نہیں پڑتی

یہ اکثر ہو ہی جاتی ہے

مگر ہوتی تو اندھی ہے

کہاں کچھ دیکھ پاتی ہے

کبھی بے درد لوگوں سے

کبھی بے قدر لوگوں سے

کبھی بے حس لوگوں سے

کبھی بے قول لوگوں سے

یہ اکثر ہو بھی جاتی ہے

بہت بے مول لوگوں سے۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یمان مسقیم کی خوبصورت آواز پہ اتنے سارے ہجوم میں بھی سناٹا چھا گیا تھا میڈیا تھر تھر اُس کی تصویریں بنا رہا تھا جب کی وہ اب آنکھوں پہ گاگلز چڑھاتا سائیڈ سے گزرتا جا رہا تھا۔

لیپ ٹاپ اسکرین پہ نظریں جمائے وہ ساکت سی بیٹھی تھی جب کی آنکھوں سے گرم سیال بہتے جا رہے تھے جس سے وہ بے نیاز تھی دروازہ بجنے کی آواز پہ اُس نے جلدی سے اپنی آنکھیں صاف کی۔

تمہیں نیچے بلا رہے ہیں۔شبانا نے ایک ناگوار نظر اُس کی گود میں موجود لیپ ٹاپ کو دیکھ کر بتایا

ہمم۔آروش نے بنا دیکھے کہا تو وہ دروازہ ٹھاہ کی آواز سے بند کرتی واپس چلی گی آروش نے کینہ توز نظروں سے وہاں دیکھا جہاں وہ گزری تھی پھر لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھتی اپنا ڈوپٹہ سہی پہنا اور کندھوں کے گرد شال اوڑ کر کمرے سے باہر آئی۔

یہ اتنا شوخ رنگ تم نے کیوں پہنا ہے آروش تم نے۔تائی فردوس نے سپاٹ لہجے میں اُس کو دیکھ کر اُن کی بات پہ آروش نے اپنے پہنے ڈریس کو دیکھا جو آسمانی کلر کا پرنٹڈ سوٹ تھا زیادہ شوخ بھی نہیں تھا جس سے کوئی اعتراض اُٹھاتا

کوئی مر گیا ہے کیا تائی جان آپ بتا دیتی پہلے تو میں کالے رنگ کے پہن لیتی کپڑے۔آروش صوفے پہ بیٹھتی انہیں کی طرح سپاٹ لہجے میں بولی تو سب کو اُس کی بات ناگریز گزری

ایک دن تم اِس زبان کی وجہ سے قتل کی جاؤں گی دیکھ لینا۔نازلین نے حقارت سے کہا تو وہ مسکرائی جیسے کوئی فرق نہیں پڑا ہو

کلثوم بھابھی اپنی بیٹی کے لچھن دیکھے دو دفع بارات آتے آتے نہیں آئی اِس کی تیسری دفع دولہا عین نکاح کے وقت مر گیا پھر کس چیز کی اکڑ ہے اِس کو۔فردوس بیگم نے کلثوم بیگم سے کہا جو خود ملامت کرتی نظروں سے اپنی لاڈلی بیٹی کو دیکھ رہی تھی۔

میرا شوہر تو نہیں مرا نہ جو میں شوخ رنگ خود پہ حرام کر لوں۔آروش شاہ ہاتھ کی مٹھیاں بھینچ کر بولی

www.novelsclubb.com

شوہر ہونے دیتی کہاں ہو تمہارے سبز قدم نگل جاتے ہیں۔نور نے مذاق اُڑانے لہجے میں کہا

نور۔

دُرید شاہ کی چنگاڑتی آواز پہ نور اور نازلین فورن کھڑی ہوتی چہرے کے گرد اپنا ڈوپٹہ لیا اور سر جھکا گئی تھی۔

اسلام علیکم لالہ۔آروش نے دُرید شاہ کو نیچے آتا دیکھا تو احتراماً کھڑی ہوتی سلام کرنے لگی۔

وعلیکم اسلام۔درید شاہ نے نرم مسکراہٹ سے سلام کا جواب دیا اور اُس کے سر پہ ہاتھ پھیرا نور اور نازلین وہاں سے چلی گئی تھی

تائی جان آپ کی بیٹیاں گستاخ ہوتی جا رہی ہیں تھوڑی اُن پہ نظر ڈالیں۔دُرید شاہ سپاٹ لہجے میں فردوس بیگم سے کہا

ضرور پر تم یہاں کیا کر رہے ہو تمہیں تو مردانہ خانے ہونا چاہیے تھا اِس وقت ؟فردوس بیگم نے چاشنی لہجے میں کہا آروش نے نفرت سے اُن کا دوغلہ پن دیکھا جو اُس کے بھائیوں کے سامنے شریں کی طرح میٹھی ہو جاتی تھی۔

میری آج شہر جانے کی روانگی ہے۔درید شاہ اپنی شال ٹھیک کرتا جواب دیتے بولا

اپنے شازل کو لینے ؟فردوس بیگم نے متجسس ہو کر پوچھا

میرا اپنا کام ہے۔درید شاہ نے بتایا تو وہ خاموش ہو گئ

تمہیں کچھ چاہیے شہر سے ؟دُرید شاہ آروش کی طرف متوجہ ہوتا پوچھنے لگا

جی یم

اپنی بے ساختگی پہ آروش کا دل کیا ڈوب کے مر جائے کہیں

نہیں لالہ۔آروش سر جھکا کر اپنی آنکھوں کی نمی اندر دھکیلتی بولی۔

اِس کو کیا چاہیے ہو گا پہلے ہی موالیپ ٹاپ دے رکھا ہے تم بھائیوں نے ہمارے خاندان کی لڑکیوں کے پاس دیکھا ہے ایسا کچھ۔فردوس بیگم جلن زدہ لہجے میں بولی

آپ کہیں تو اُن کو لا کر بھی دوں۔آروش کو جاتا دیکھ کر درید شاہ نے کہا جس سے وہ سٹپٹا کر نہ میں سر ہلانے لگی۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے اماں جان خدا حافظ۔دُرید شاہ کلثوم بیگم کے سامنے سر جھکا کر کھڑا ہو گیا تو انہوں نے محبت سے اُس کے سر پہ ہاتھ پھیرا

اللہ کی امان۔

چلتا ہوں۔دُرید شاہ نے مسکرا کر کہا

جا کر آتا ہوں۔کلثوم بیگم نے گھورتے کہا تو ہنس پڑا

جی وہی۔درید شاہ کھسیانا سا ہو گیا

تمہارے لیے لڑکی تلاش کرنے کا سوچا ہے۔فاریہ بیگم کی بات سن کر دُرید شاہ کے مسکراتے لب یکدم سیکڑ گئے۔

شازل کے لیے تلاش کریں۔دُرید شاہ سپاٹ لہجے میں کہتا باہر جانے کے راستے چل دیا

ہائے تیس سال کا ہونے والا ہے پر شادی کی کوئی فکر نہیں کوئی۔فاریہ بیگم افسوس سے بولی

چھوڑے پتا تو ہے آپ کو۔کلثوم بیگم نے کہا تو انہوں نے ٹھنڈی سانس خارج کی

بڑی عاشق مزاج اولاد ہے تمہاری جن کا دل غلط جگہ لگتا ہے۔فاریہ بیگم کی انجانے میں کہی بات اُن کے سینے پہ کسی خنجر کی طرح لگی تھی کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا اُن کے ایک جملے پہ۔

www.novelsclubb.com

اماں جان پلیز مجھے ایک مرتبہ ملنے کی اجازت دے میں مر جاؤں گی خدارا مجھ پہ رحم کریں۔

ماضی کی یادوں کو جھٹکتی انہوں نے اپنا رخ اندرونی ہال کی جانب کیا۔

کمرے میں آنے کے بعد اُس کی نظر ٹوٹی ہوئی اسکرین پہ پڑی جو اُس کے لیپ ٹاپ کی تھی لیپ ٹاپ جب کی خود بُرے حال میں تھا آروش کے وجود میں شرارے پھوٹنے لگے تھے اپنے کمرے سے باہر نکلتی وہ نور اور نازلین کے کمرے میں آئی جنہوں نے کمرے میں موجود ٹی وی پہ کوئی انڈین ڈرامہ لگایا ہوا تھا آروش کو دیکھ کر گھبرا کر ٹی وی کو بند کیا۔

آروش کی نظر فروٹ باسکٹ پہ پڑی جو شیشے کی میز پہ پڑا تھا وہاں نائیف کو پکڑتی نور کے سر پہ کھڑی ہوئی۔

ہمت کیسے ہوئی میرے کمرے میں جانے کی اور میری چیزوں کو چھونے کی۔آروش چھڑی نور کے گردن پہ رکھتی دھاڑی اُس کی حرکت پہ نور کی آنکھیں ابل کر باہر کو نکلنے تک کھل چکی تھی۔

پاگل ہو گئی ہو چھوڑو نور کو۔نازلین نے اپنا ڈر قابو کرتے کہا تو آروش ایک تھپڑ نور کو مار کر دور کھڑی ہوئی۔

آئیندہ کے بعد میرے کمرے کے آس پاس نظر بھی نہ آنا۔آروش چھڑی نازلین کی طرف پھینکتی وارن کرنے والے لہجے میں بولی

ہاں ہاں نہیں آئے گے۔نازلین نے کہا نور میں ہمت نہیں تھی مزید کچھ بولنے کی آروش ایک اچٹتی نظر دونوں پہ ڈال کر اپنے کمرے میں آکر دروازے سے ٹیک لگا کر نیچے بیٹھتی چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

!سنو

بہت نزدیک ہو مجھ سے

ذرہ سا فاصلہ کر لو

میرے دل کو دھڑکنے دو

مجھے پلکیں جھپکنے دو

زبان سے کچھ تو کہنے دو

سماعت میں ہے سناٹا

لہو کی آنچ مدھم ہے

تخلیل جیسے برھم ہے

نفس کی لو بھی مبہم ہے

سنو! اب بس ٹھیر جاؤ

مجھے خود سے بھی ملنے دو

مجھے اپنا تو رہنے دو

www.novelsclubb.com

شازل اب بس کر دے۔رضا نے وائن کا گلاس شازل شاہ کے ہاتھ سے لیکر کہا جس پہ شازل شاہ نے خونخوار نظروں سے اُس کو گھورا وہ اِس وقت گرے شرٹ میں ملبوس تھا بال ماتھے پہ بے ترتیب سے پڑے تھے شراب پینے کی وجہ سے آنکھوں میں سرخ ڈورے نمایاں تھے اپنی اِس بگڑی ہوئی حالت میں بھی وہ بہت جاذب نظر آرہا تھا آخر کار اسلام آباد میں وہ پلے بوائے کے نام سے مشہور تھا

ایسے گھورو مت آج تم نے بہت ڈرنک کر دی ہے۔رضا نے کہا تو اُس نے اپنا سر جھٹکا

گائیز بریکنگ نیوز۔ارحم اُن دونوں کے پاس آتا پر جوش آواز میں بولا

پھوٹو بریکنگ نیوز۔شازل شاہ اپنا سر دائیں بائیں گُھمایا بولا

ساگر نے شادی کر دی جس سے وہ محبت کرتا تھا۔ارحم کی بات سن کر شازل شاہ کے چہرے پہ بے زاری والے تاثرات نمایاں ہوئے

مجھے ان لوگوں پہ تعجب ہوتا ہے جو محبت کے نام پہ اپنی ساری زندگی ایک لڑکی کے ساتھ گزار لیتے ہیں میں تو دو دن ایک ہی لڑکی کی شکل دیکھوں تو بوریت ہوتی ہے زندگی ایک بار

ملتی ہے تو کیا گزارا ابھی ایک سے ہو نو نیور ہو نہہ۔۔شازل شاہ حقارت سے بولا وہ شادی کے سخت خلاف تھا۔

تمہارے لیے بوریت کا سامان ہے پر جن کو من چاہی عورت ملتی ہے وہ شخص خود کو خوشقسمت تصور کرتا ہے۔ارحم کی بات سن کر اُس نے آنکھیں گُھمائی

واٹ ایور میں جا رہا ہوں سونے تو ڈونٹ ڈسٹرب می۔شازل شاہ وہاں سے اُٹھتا بولا

خیال سے۔رضا نے اُس کو لڑکھڑاتا دیکھا تو کہا

یہ سید شازل شاہ کا کیا ہو گا؟ مطلب اتنا عجیب ہے شاہ خاندان سے ہے مگر مجال ہے جو کسی لڑکی کی عزت کریں لڑکی کو ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرتا ہے۔شازل شاہ کے جاتے ہی ارحم افسوس سے بولا

بگڑ گیا ہے امیر لوگوں کی اولادیں ایسی ہوتی ہیں پر ذات چاہے کونسی بھی ہو عزت کرنا اور عزت کروانا بس سفید پوش لوگ والے جانتے ہیں کیونکہ اُن کا کل سُرمایہ عزت ہوتا ہے۔رضا کندھے اُچکا کر بولا

ہاں پر یہ لوگ اُن کو کچھ سمجھتے نہیں۔ارحم سر جھٹک کر بولا

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 2

یمان بے تاثروں نظروں سے ستاروں سے چمکتے آسمان کو دیکھ رہا تھا اندھیرا ہر طرف پھیلا ہوا تھا وہ اِس اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا تھا جب اُس کے کمرے کا دروازہ ناک ہوا یس۔اُس نے اپنی بھاری گھمبیر آواز سے اجازت دی

سر ڈنر تیار ہے۔کُک نے بتایا تو اُس نے گہری سانس خارج کر کے اُس کو جانے کا اِشارہ کیا خود کھڑکیوں کے آ کے کرٹنز کرتا کمرے سے باہر آتا سیڑھیوں سے اُترنے لگا ڈائینگ ہال میں آتے ہی لوازمات کے مختلف قسم کی خوشبو نے اُس کا استقبال کیا وہ جیسے ہی کرسی گھسیٹ کر بیٹھا ملازم الرٹ ہوتا اس کو کھانا سرو کرنے لگا

جب کی ٹیبل پہ کھانے کے لوازمات دیکھ کر یمان مستقیم دور کہی ماضی میں کھو گیا تھا

مجھے نہیں کھانی یہ روکھی سوکھی روٹی اور دال۔ سترہ سالہ یمان کھانے کے دستر خوان پہ بیٹھے منہ بنا کر بولا جس پہ اُس کی والدہ نے گھورا

بُری بات یمان جو بھی وقت پہ ملے صبر شکر کر کے کھالیا کرو۔ فائزہ بیگم نے نرم لہجے میں کہا

پر مجھ سے نہیں کھایا جاتا۔ یمان ناراضگی سے کہتا بنا کچھ کھائے وہاں سے اُٹھ گیا ابھی وہ گھر سے باہر جاتا جب اُس کی بڑی بہن فجر نے آواز دی۔

یمان یہاں آؤ۔ فجر نے کہا

جی۔ یمان اُس کے پاس آتا بولا جب کی اُس کی دوسری بہن عیشا نے اُس کی لٹکی شکل دیکھی تو ٹھنڈی سانس خارج کی۔

www.novelsclubb.com

یہ لو باہر سے بریانی لیں آنا۔ فجر نے پانچ سو کا نوٹ بڑھا کر کہا تو یمان نے مشکوک نظروں سے اپنی بہن کو دیکھا

آپ کے پاس کہاں سے آئے۔یمان کے سوال پہ عیشا کی ہنسی نکل گئی جب کی فجر نے اُس کو گھورا

زیادہ میرے ابا نہ بنو ٹیوشن کے بچوں کی فیس بڑھالی ہے میں نے اور آج پہلی تاریخ ہے مہینے کی تو کچھ بچوں نے دی تم نے صبح کا ناشتہ بھی نہیں کیا تھا اِس لیے کھالینا اپنے شایاں شان کے مطابق۔فجر نے گھورتے کہا تو مستقیم نے دانتوں کی نمائش کی

آپ نے فیس کیوں بڑھائی؟ یمان نے پوچھا

تمہارا کالج میں ایڈمیشن جو کروانا ہے پیسے تو جمع کرنے ہیں نہ تو ایک تو کالج بھی بہت بڑا ہے۔فجر کچھ پریشانی سے بولی

آپ بھی بچوں کی فیس بڑھالیں۔فجر کی بات سن کر یمان نے شریر نظروں سے عیشا کو دیکھا

www.novelsclubb.com

کیوں بھئی چند بچے تو آتے ہیں میرے پاس اور محلے کی آنٹیاں اتنی کنجوس ہیں کہاں دینگی فیس۔عیشا نے منہ بنا کر کہا

مجھے گٹار لینا ہے جو آپ لیکر دے گی۔ یمان کی دوسری فرمائش پہ فجر افسوس بھری سانس خارج کی اُس کا بس چلتا تو اپنے چھوٹے بھائی کی ہر فرمائش پوری کرتی پر اُس کے بھائی کی فرمائشیں معیار کے اُپر ہوا کرتی تھی جو وہ سفید پوش لوگ پوری نہیں کر سکتے تھے۔

ہے تو سہی۔عیشا ایک نظر فجر پہ ڈالتی یمان سے بولی

کہاں پُرانہ سا ہے مجھے نیا برینڈ د گٹار لینا ہے۔ یمان نے بتایا

فرمائش کرنے وقت گھر کے حالات بھی دیکھ لیا کرو۔عیشا نے اُس کو شرم دلانی چاہی

عیشا۔

فجر نے اُس کو ٹوکا

یمان میری جان فلحال تم کھانے کے لیے لاؤ گٹار کے بارے میں پھر بات ہو گی۔ فجر اُس کے سیاح بالوں میں ہاتھ پھیرتی بولی تو وہ سر ہلاتا صحن سے باہر نکل گیا

آپی کیوں آپ اُس کو جھوٹی اُمیدیں دلاتی ہیں۔عیشا نے تاسف سے کہا

www.novelsclubb.com

جھوٹی کہاں ان شاءاللہ میرے بھائی کی ہر خواہش پوری ہو گی۔ فجر کھوئے ہوئے لہجے میں بولی۔

آپ کی انہی باتوں کی وجہ سے یمان خوابوں کی دنیا میں رہتا ہے خود کو کسی شہزادے سے کم نہیں سمجھتا۔عیشا نے کہا

توں میرا بھائی کسی شہزادے کم بھی نہیں۔ فجر بُرا مان کر بولی

آپی خوبصورت شکل سے کوئی شہزادہ نہیں بن جاتا جو ہمارا بھائی چاہتا ہے وہ ناممکن ہے ابا کبھی اُس کو سنگنگ کرنے کی اجازت نہیں دے گے۔عیشا حقیقت پسند ہوتی بولی

اللہ نے چاہا تو ہر چیز ممکن ہے۔ فجر نے جیسے بات ختم کی۔

---

www.novelsclubb.com

سر آپ کے لیے کال۔ ملازم کی اچانک آتی آواز پہ یمان حال میں واپس لوٹا

یہ سارا کھانا غریبوں میں تقسیم کر دو۔ یمان چیئر سے اُٹھتا سپاٹ لہجے میں بولا تو وہاں کھڑے ملازمین نے حیرت سے یمان مستقیم کو دیکھا

سر آپ نے تو کچھ بھی نہیں کھایا۔ کُک نے ہمت کر کے کہا

مجھے بھوک نہیں۔ یمان حواب دیتا ملازم کے ہاتھ سے اپنا سیل فون لیا۔

بیس منٹ بات کرنے کے بعد یمان کمرے میں آتا اوندھے منہ بیڈ پہ لیٹا اُس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔

میرا کوئی بیٹا نہیں میں بس دو بیٹیوں کا باپ ہوں اُس کے علاوہ میں کسی یمان کو نہیں جانتا۔

جانے کب میرا ماضی میری جان چھوڑے گا۔ تلخ لہجے میں خود سے کہہ کر یمان نے جیسے خود کو یاد آتی باتوں سے نجات چاہی جو کی ناممکن سی بات تھی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤

اسلام علیکم !آروش شہباز شاہ کے کمرے میں داخل ہوتی سلام کرنے لگی پھر سیدھا سائیڈ ٹیبل سے میڈیکل باکس نکال کر اُن کی دوائیاں چیک کرنے لگی شہباز شاہ غور سے آروش کو دیکھنے لگے جو سنجیدہ تاثرات چہرے پہ سجائے اُن کی طرف کچھ میڈیسن بڑھا گئ تھی

کب تک ناراض رہے گا میرا بچہ۔ شہباز شاہ نے اُس کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ بیٹھا کر استفسا کرنے لگے۔

میں ناراض نہیں آپ دوائیں کھائے۔آروش نے جگ میں سے پانی گلاس میں انڈیلتی بولی

میں باپ ہوں تمہارا آروش۔وہ کچھ ناراضگی سے بولے

میں جانتی بابا سائیں۔آروش نے بنا دیکھے جواب دیا

پھر یہ خاموشی کا روزا کیوں رکھا ہے۔ شہباز شاہ نے پوچھا

www.novelsclubb.com

بولنے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں۔آروش نے وجہ بتائی

ایک باپ کبھی اپنی اولاد کا بُرا نہیں چاہتا

اورایک بیٹی کبھی اپنے باپ کا سر نہیں جھکانے دیتی پر میں نے ایسا کیا۔آروش اُن کی بات کاٹ کر بولی

آروش

شہباز شاہ بے بس ہوئے

بابا سائیں دوائیں کھائے پھر آپ کو آرام کرنا ہے۔ شہباز شاہ کو دیکھ کر آروش نے کہا

غصے میں انسان کچھ بھی بول دیتا ہے۔ شہباز شاہ نے سنجیدگی سے کہا

وہ اِس لیے کیونکہ غصے اور شراب میں انسان اپنے حواسوں میں نہیں ہوتا اور جو حواسوں میں نہیں ہوتا وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔آروش کی بات پہ وہ اُس کو دیکھتے رہ گئے

ایسا نہیں ہوتا۔ شہباز شاہ نے کہا

www.novelsclubb.com

ایسا ہی ہوتا ہے بابا سائیں نیند میں بچہ جب خواب دیکھ کر ڈر جاتا ہے تو وہی بڑبڑاتا ہے جو وہ دیکھتا ہے تو آپ خود سوچے نیند میں بڑبڑانے والا بچہ کیا اپنے ہوش و حواسو میں ہوتا ہے؟آروش نے اپنی طرف سے دلیل پیش کی۔

میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں شب ۔ خیر۔ آروش اُن کو خاموش دیکھ کر باہر جانے لگی جب وہ دروازے کے پاس آئی تو تبھی دلدار شاہ اندر کی طرف آنے والے تھے جس کو دیکھ کر آروش کی آنکھوں میں نفرت بھرے تاثرات اُبھرے

کتنی دفع بولا ہے میرے سامنے مت آیا کرو اور آنکھیں کس کو دیکھا رہی ہو نیچے کرو نظریں۔ دلدار شاہ حقارت بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر جس سے آروش نے اپنی آنکھوں کا رخ دوسری طرف کیا

میرا بس چلے تو جہاں آپ ہو وہاں تھوکنا بھی پسند نہ کروں۔ آروش کی بات سن کر دلدار شاہ کا پارہ ساتویں آسمان تک پہنچا

ہمارے خاندان کے مرد عورتوں پہ ہاتھ نہیں اُٹھاتے ورنہ میں تمہارا حشر نشر کر لیتا افسوس ہوتا ہے مجھے اُس دن پہ جب تمہیں کاری نہیں کیا گیا اگر کیا جاتا تو آج تمہاری شکل نہ دیکھنی پڑتی۔ دلدار شاہ ہتک آمیز لہجے میں بولا آروش کا سفید چہرہ پل بھر میں سرخ ہوا تھا آنکھوں میں تزلیل سہنے کی وجہ سے نمی اُتری آئی تھی پر وہ بے حس بن کر سائیڈ سے گزر گئی

تایاجان اِس کو رخصت کریں۔دلدار شاہ شہباز شاہ کے کمرے میں داخل ہوتا مٹھیاں بھینچ کر بولا شہباز شاہ جو آروش کے رویے کے بارے میں سوچ رہے تھے دلدار شاہ کے یوں کمرے میں آتا دیکھ کر ناگواری سے اُس کو دیکھنے لگے

آداب بھول گئے ہو اور بات کرتے وقت اپنے لہجے کو دیکھا کرو۔شہباز شاہ نے بُری طرح سے اُس کو جھڑکا

گستاخی معاف تایاجان پر آروش کو دیکھ کر میں سات سال پیچھے چلا جاتا ہوں آپ اِس کو جلدی سے چلتا کریں ایسا نہ ہو میری زبان سب کے سامنے کھل جائے۔دلدار شاہ نے کہا تو شہباز شاہ نے سخت نظریں اُس پہ ٹکائی

آروش ہماری بیٹی ہے تمہاری سگی بہن نہ سہی دودھ شریک بہن ہے۔

اگر میری سگی بہن ہوتی تو آج قبر میں ہوتی۔دلدار شاہ فورن بولا

یہاں آنے کی وجہ۔شہباز شاہ نے بات کو تویل نہ دی وہ نہیں چاہتے تھے ماضی میں ہوئی آروش سے غلطی کوئی بار بار دُھرائے یا اُس کے بارے میں کچھ بولے۔

زمینوں کے بارے میں بات کرنی تھی پاس والی حویلی کے پاس جو زمینے ہیں اگر اُن میں سے ہمیں کچھ مل جائے تو ہم وہاں اچھے سے ڈسپینسری بنوا سکتے ہیں۔دلدار شاہ نے گہری سانس بھر کر کہا

بات کرو اُن سے منہ مانگی قیمت دینے کو تیار ہیں ہم۔شہباز شاہ نے کہا

بات کیا کرنی تایا جان آپ سرپنچ ہیں آپ کو ان سے مانگنے کی ضرورت نہیں۔دلدار شاہ غرور سے بولا

جاتے وقت لائیٹ بند کر کے جانا۔شہباز شاہ نے کہا تو دلدار شاہ نے بمشکل اپنا قابو کیا ورنہ اپنی بات کو ایسے نظر انداز ہونا دیکھنا اُس کی برداشت سے باہر تھا پر سامنے والی شخصیت کوئی عام نہیں تھی جس وجہ سے وہ پیچ وتاب کھاتا وہاں سے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

آروش کمرے میں آئی تو حریم کو دیکھا جو اُس کے ٹوٹے لیپ ٹاپ کو جوڑنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی ساتھ میں اُس کی آنکھوں میں ٹپ ٹپ آنسو بھی برس رہے تھے

چھوڑ دو اِس کو۔آروش اپنے گرد لپیٹی شال کو اُتار کر بولی

آروش آپی آج ہمارے فیورٹ سنگر کا شو آنا تھا جس میں ان شاءاللہ اُن کو آوارڈ ملنا تھا ہم نے سوچا تھا آپ کے لیپ ٹاپ پہ دیکھے گے پر۔۔۔ حریم مایوس لہجے میں کہتی خاموش ہو گئی جب کی اُس کی بات سن کر آروش نے ہونٹ سختی سے بھینچ لیے۔

حریم مت سُنا کرو گانے۔ آروش نے ٹوکتے کہا

بس ایک کے ہی تو سُنتے ہیں اب ہم کیا کریں گے۔ حریم نے کہا

کل دوبارہ آئے تو ٹی وی پہ دیکھ لینا۔ آروش نے جان چُھڑوانے والے لہجے میں کہا

ٹی وی کہاں ہیں ہمارے کمرے لاونج والی ٹی وی پہ تو صبح کے بارہ بجے تک تلاوت سنتے ہیں تب تک تو وقت نکل جائے گا۔ حریم کو مزید اُداسی ہوئی

اتنا ضروری نہیں دیکھنا۔ آروش نے بیزاریت سے کہا

www.novelsclubb.com

آپ کو کیا پتا شو کے پرومو میں یمان مستقیم کی ایک جھلک دیکھی تو بہت سے زیادہ بہت ہینڈسم ٹھاہ

حریم جو نان سٹاپ بولتی جا رہی تھی واشروم کے دروازے کو اتنا زور سے بند ہوتا دیکھا تو دھل کے دل پہ ہاتھ رکھا کیونکہ آروش واشروم میں بند ہو گئی تھی

آپی کو کیا ہو گیا۔ حریم انگلی دانتوں تلے دبا کر خود سے پوچھنے لگی۔

آپی۔ حریم واشروم کے دروازے کے پاس کھڑی ہوتی اُس کو آواز دینے لگی۔

پر کوئی جواب نا پا کر مایوسی سے لوٹ گئی

❤❤❤❤❤❤❤❤

شہباز شاہ آپس میں تین بھائی تھے اور ایک بہن سب سے بڑے وہ خود تھے اُن کی تین اولاد تھیں دو بیٹے اور ایک بیٹی ایک بڑا بیٹا درید شاہ جس کی عمر اُنیتس سال تھی دوسرا بیٹا شازل شاہ جو چھبیس سال کا تھا شازل شاہ جو زیادہ تر شہر رہنا پسند کرتا تھا کیونکہ اُس کو اپنے گاؤں اور حویلی کے رسم و رواج سے سخت چڑ تھی اِس لیے کبھی کبھار سب کے اصرار کرنے پہ آ جاتا تیسرے نمبر اُن کی بیٹی آروش شاہ جو چوبیس سال کی تھی جس طرح بادشاہ کی جان اُس کے طوطے میں ہوتی ہیں اُسی طرح شہباز شاہ کی جان آروش شاہ میں تھی وہ جتنے سخت اور جابر قسم کے تھے اُس سے زیادہ نرم مزاج اپنی بیٹی آروش شاہ کے سامنے

ہوتے شہباز شاہ کا دوسرا بھائی ارباز شاہ جن کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھی بڑا بیٹا دلدار شاہ جس کی شادی اپنی چچازاد کزن شبانا سے ہوئی تھی اُس کے بعد دیدار شاہ جو ابھی تک کنوارا تھا بیٹیوں میں ایک نازلین دوسری نور تھی تیسرا بھائی شہنواز شاہ جس کی بس ایک اولاد تھی بیٹی شبانا۔اُن تینوں بھائیوں کی شادیاں خاندان میں ہی طے پائی تھی

شہباز شاہ کی بیگم کلثوم شاہ

ارباز شاہ کی بیگم فردوس شاہ

شہنواز شاہ کی بیگم فاریہ شاہ

جب کی ان تینوں بھائیوں کی بہن اُمِ مریم کی شادی اپنے مامازاد سے ہوئی تھی شادی کے ایک سال بعد اُن کے شوہر فردین علی شاہ وفات پا گئے تھے تب اُمِ مریم اُمید سے تھی جن کو شہباز شاہ حویلی لائے تھے حریم کی پیدائش کے چند دن بعد وہ اپنی بیٹی کی زمیداری بارہ سالہ دربد شاہ کو سونپتی اِس فانی دُنیا سے کوچ کر گئی تھی تب سے حریم حویلی میں رہتی آرہی تھی جس کی ساری زمیدار دربد شاہ بخوشی پوری کرتا تھا جس وجہ سے حریم اگر حویلی میں کسی سے زیادہ قریب تھی تو وہ تھا دُربد شاہ

ڈیرے پہ آج دلدار شاہ آیا تھا۔نور حق ویلا میں اِس وقت سب دستر خواہ پہ بیٹھے تھے جب ذین سالک نے سنجیدگی سے کہا

خیریت سے ؟اُس کا باپ حشمت صاحب بولے

جی پاس والی جو ہماری کچھ زمین ہے وہ اپنے نام کروانا چاہتا ہے۔ذین سالک نے بتایا تو ماہی نے آمنہ کو دیکھا جس کا سارا دھیان کھانے کی طرف تھا

تم نے کیا کہا پھر ؟بختاور بیگم نے پوچھا

فلحال کوئی جواب نہیں دیا کافی کھسکا ہوا تھا۔ذین سر جھٹک کر بولا

ہمم ہم بات کریں گے تم دور رہنا اِس معاملے سے۔نور حق جواب تم خاموش تھے وہ بولے

www.novelsclubb.com

جیسا آپ کہے۔ذین اتنا کہہ کر اُٹھ کھڑا ہوا

شاہ خاندان کو کونساز مینوں کی کمی ہے جو ہماری زمینوں پہ نظریں ٹکائے بیٹھے ہیں۔کمرے میں آکر ماہی بے زاری سے بولی

تم کیوں اُن کے خلاف ہو۔آمنہ نے گھورتے کہا

کیوں نہ ہو ان کے کام ہی ایسے ہیں۔ماہی نے بھی گھور کر کہا

کوئی وجہ ہو گی۔آمنہ نے کچھ سوچ کر کہا

وجہ نہیں بس اُن کو عادت ہے دوسروں کا حق مارنے کی۔ماہی تلخ لہجے میں بولی تو آمنہ نے کوئی جواب دیا

❤❤❤❤❤❤

امی

www.novelsclubb.com

امی

یہ دیکھے

ماموں ٹی وی میں۔ پانچ سالہ یامین خوشی سے اُچھلتا کودتا اپنی ماں کو آواز دینے لگا فجر جو کچن میں تھی اپنے بیٹے کی آواز سن کر جلدی سے باہر آئی اور ٹی وی پہ نظریں ٹکائی جہاں اُس کا خوبرو بھائی فل بلیک ڈریس میں ملبوس ایک ہاتھ میں آوارڈ دوسرے ہاتھ میں مائیک پکڑتا سنجیدگی سے کچھ بول رہا تھا فجر کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو آ گئے

تھے سامنے زندگی کے گزرے ہوئے مناظر کسی فلم کی طرح چلنے لگے۔

آپی آپ دیکھنا جب میں بہت بڑا سنگر بنوں گا نہ تو مجھے بھی ایسے آوارڈز ملے گے آپ کو پتا ہے پھر میں کیا کروں گا۔ بات کرتے ستر اسالہ یمان مستقیم چپ ہوا

کیا کرے گا میرا بھائی۔ سبزی کاٹتی فجر نے پوچھا

میں ایک الگ کمرہ بنواؤں گا جہاں بس میرے آوارڈز ہوگے۔ یمان کی بات سن کر فجر کو ہنسی آئی کیونکہ اُس کا اکلوتا بھائی کہنے کو سترہ سال کا تھا پر باتیں ہمیشہ بچوں جیسی کرتا تھا پر اُس کی آنکھوں میں ایک الگ چمک ہوتی تھی کچھ کرنے کی کسی کو پانے کا ایک عزم ہوتا تھا۔

تمہاری آنکھوں کی چمک کہاں گئی میرے بھائی۔ٹی وی اسکرین پہ سنجیدہ کھڑے یمان مستقیم کو دیکھ کر فجر نے دُکھ سے سوچا

تبھی اُس کا فون بجنے لگا تو خیالوں سے آزاد ہوتی اُس کی طرف متوجہ ہوئی اسکرین پہ نمبر دیکھ کر اُس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی

ہی

فجر تم نے دیکھا اِس بار بھی ہمارے بھائی کو بیسٹ سنگر کا آوارڈ ملا ہے۔عیشا کی نم آواز سن کر فجر نے گہری سانس لی

ہمم دیکھا۔فجر نے بتایا

کتنا بدل گیا ہے یمان اور کتنا بڑا۔عیشا روتے روتے ہنسی

www.novelsclubb.com

ماشااللہ سے بڑا تو ہو گیا ہے سترہ اٹھارہ سال کا کمزور یمان مستقیم نہیں وہ اب چوبیس سال کا مشہور سنگر یمان مستقیم ہے۔فجر نے بس یہ کہا

یمان کی مسکراہٹ کہاں ہیں جو ہر وقت اُس کے چہرے پہ ہوتی تھی۔عیشا نے کہا

تمہیں اُس کے ڈمپلز سے چڑ ہوتی تھی نہ تو بس اِس لیے۔ فجر یامین کو اپنی گود میں بیٹھاتی بولی

چڑ نہیں ہوتی تھی ڈرتی تھی ہنستے ہوئے پیار جو اتنا لگتا تھا ڈر لگتا تھا کہیں کسی کی نظر نہ لگ جائے اور اب تم بتاؤ وہ کب آئے گا۔ عیشا نے پوچھا

نظر تو واقع لگ گئی جس سے وہ اب کبھی نہیں آئے گا۔ فجر نے اپنے آنسو پیتے ہوئے کہا

❤❤❤❤❤❤❤

آپ کو سنگنگ کی فیلڈ میں آئے پانچ سال کا عرصہ ہوا ہے اور ماشااللہ سے آپ کو ہر سال بیسٹ سنگر کا آوارڈ ملتا ہے اُس کے بارے میں کیا کہے گے آپ؟ مورننگ شو کی ہوسٹ مونا یمان مستقیم سے سوال کرنے لگی۔

اللہ کا شکر ہے جنہوں نے مجھے اتنا اونچا مقام دیا ہے۔ یمان مستقیم نے جواب دیا

آپ اپنی کامیابی کا کریڈٹ کس کو دے گے۔

خود کو۔ یمان مستقیم پر اعتماد لہجے میں بولا تو ہوسٹ کی آنکھوں میں ستائش اُبھری

آپ کا پہلا گانا حالِ دل جو بہت فیمس ہوا تھا اُس گانے کے بعد میں آپ نے کچھ لائنز کہی تھی کیا وہ دوبارہ لائیو کہے گے۔ مونا کی بات پہ یمان کی آنکھوں میں پر سوچ تاثرات نمایاں ہوئے

میرا معیار نہیں ملتا

میں آوارہ نہیں پھِرتا

یہ سوچ کر کھونا

میں دوبارہ نہیں ملتا

www.novelsclubb.com

یمان مستقیم نے دوبارہ وہ لائنز پڑھی تو وہاں بیٹھے سب لوگوں نے پر جوشی سے تالیاں بجائیں۔

یہ سچ میں اتنے گورے ہوگے یا میک اپ کا کمال ہے۔

آروش جو بنا پلکیں جھپکائیں لیپ ٹاپ پہ چلتے شو کو دیکھ رہی تھی حریم کے اچانک آنے پہ اُس نے لیپ ٹاپ بند کیا

یہاں کیا کر رہی ہو۔آروش نے پوچھا

لیپ ٹاپ بند کیوں کیا ہمیں پورا مورننگ شو دیکھنا تھا۔حریم نے منہ بنا کر کہا

لالہ ناراض ہو گے۔آروش نے آنکھیں دیکھائی

وہ ہم سے ناراض نہیں ہوتے اور ان کی اجازت ہے میں اُن کی چیزیں استعمال کر سکتی ہوں۔حریم فخریہ لہجے میں کہتی لیپ ٹاپ اپنی گود میں رکھا آروش ایک سنجیدہ نظر اُس پہ ڈال کر جانے لگی تھی جب حریم نے کہا

آپی رکے نہ میں آپ کو اپنے سنگر کی ہر بات بتاتی ہوں۔حریم جھٹ سے اُس کا ہاتھ پکڑتی بیٹھا کر بولی

www.novelsclubb.com

آپ کو پتا ہے ان کا فیورٹ کلر بلیک ہے

کھانے میں وہ شوق سے شامی کباب اور رائیس کھاتے ہیں۔

پسندیدہ تہوار اپنا کلچر ڈے

مزاج کے وہ کافی گرم ہوتے ہیں

اور

اگر تمہارا ہو گیا تو میں جاؤ۔آروش حریم کی بات بیچ میں ٹوکتی بولی

جی۔ حریم منہ بسور کر بولی تو آروش بنا اُس کی طرح دیکھ کر درید شاہ کے کمرے سے نکلتی اپنے کمرے میں آکر بیڈ پہ بیٹھ گئ۔

ریڈ کلر میرا پسندیدہ کلر ہے کھانے میں تو سب شکر صبر کر کے کھالیتا ہوں پر بریانی موسٹ فیورٹ ہے اگر تہوار کی بات کی جائے تو وہ عید ہے اور ایک حیرت انگیز بات بتاؤں مجھے کبھی غصہ نہیں آتا آپ کو مجھ سے مل کر اندازہ ہو گیا ہو گا میں کتنا خوش مزاج ہوں۔

آروش سر جھٹک کر گہری سانس لیتی اپنا سر بیڈ کراؤن سے ٹکا دیا

سر انکل دلاور خان آپ سے ملنا چاہتے ہیں مسز دلاور خان بھی آپ کو یاد کر رہی تھی۔ یمان شو سے فارغ ہوتا ابھی بیٹھا ہی تھا جب اُس کا سیکٹری ارمان اُس سے بولا

اُن سے کہنا کل میں گھر آ جاؤں گا۔ یمان نے کہا تو اُس نے سر کو جنبش دی

!سنو

ارمان جانے والا تھا جب یمان نے آواز دی

جی سر۔ارمان اُس کی طرف متوجہ ہوا

آج پہلی تاریخ تھی نہ؟ یمان نے کنفرم کرنا چاہا

جی سر پر میں آج کراچی نہیں گیا کیونکہ آج آپ کا شیڈول ٹف تھا۔ارمان یمان کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا تبھی اُس نے ہچکاہٹ سے بتایا اُس کا جواب سن کر یمان نے سخت نظروں سے اُس کو گھورا جس سے ارمان نے اپنا سر جھکا لیا

کتنی دفع کہا ہے اِس کام میں کوتاہی نہ کیا کرو۔ یمان نے سخت لہجے میں کہا

سوری سر کل ان شاءاللہ پہلا کام یہی کروں گا میں۔ارمان نے فورن سے کہاتو یمان نے کوئی جواب نہیں دیا

یمان مستقیم کے سیل فون پہ کال آنے لگی توارمان کمرے کادروازہ بند کرتا باہر چلا گیاجب کی یمان نے سیل ہاتھ میں لیا

ہیلوڈیڈ۔یمان نے اپنے لہجے کوہشاش بشاش کیے کہا

ہیلوٹو یمان کہاں ہوایک ماہ سے گھر نہیں آئے۔دوسری طرف دلاور خان خفگی سے بولے

میرے نیو سونگ کی رکارڈنگ تھی اُس میں مصروف تھااب فری ہوں کل آؤں گا۔یمان نے بتایا

ہمیں انتظار رہے گا تمہاراوقت پہ آنا۔دلاور خان مسکراتے لہجے میں بولے

www.novelsclubb.com

جی ضرور۔یمان نے فرمانبرداری سے کہا

❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 3

حُسن ہے سہانا روپ کا خزانہ

آج ہے لٹانا

آ کے دیوانے مجھے سینے سے لگا۔

دُرید شاہ کلب میں داخل ہوا تو ایک ناگوار لہر پورے وجود میں سرایت کرتی محسوس ہوئی جہاں ہر لڑکا لڑکی اپنا دین ایمان بھلائے ایک دوسرے کی بانہوں میں کھڑے تھے ساتھ میں اُس کا بھائی شازل شاہ بھی تھا جس کے ساتھ کسی لڑکی کو دیکھ کر دُرید شاہ نے تیکھی نظروں سے اُس کی جانب دیکھ کر اپنے قدم اُس کی طرف بڑھائے

www.novelsclubb.com

نانانا

گوریاچُرانہ میراجیا

گوریاچُرانہ میراجیا

گوریاچُرانہ میراجیا

گوریاچُرانہ میراجیا

شازل شاہ جواپنی نئی گرل فرینڈ کے ساتھ ڈانس کرنے میں مگن تھا کندھے پہ کسی کا بھاری ہاتھ محسوس کر کے بے زاری سے پلٹا نظر جیسے ہی دُرید شاہ پہ پڑی تو مسکراپڑا

لالہ آپ۔ شازل پر جوش سا اُس کے گلے لگنے والا تھا پر اُس کے منہ سے آتی شراب کی بو محسوس کر کے دُرید شاہ نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر کے اُس کو خود سے دور کیا شازل شاہ کے ساتھ جو لڑکی کھڑی تھی وہ پر شوق نظروں سے دُرید شاہ کو دیکھنے لگی جو براؤن کلر کے شلوار قمیض پہنے کندھوں پہ گرم شال ٹکائے سخت نظروں سے شازل کو دیکھ رہا تھا

باہر چلو۔دُرید شاہ نے کرخت لہجے میں کہا کلب میں تیز میوزک ہونے کی وجہ سے اُس کی آواز شازل شاہ کے کانوں میں نہیں پڑی

کیا کہا آپ نے۔شازل اپنا کان اُس کی طرف کر کے تیز آواز میں بولا تو دُرید شاہ اُس کو گھور کر بازوں سے پکڑتا اپنے ساتھ لے جانے لگا جس پہ شازل شاہ بنا احتجاج کیے اُس کے ساتھ چلتا جا رہا تھا

گوریا چُرانہ میرا جیا

گوریا ہے پاگل میرا جیا

گوریا ہے پاگل میرا جیا

www.novelsclubb.com

وہ دونوں جیسے ہی پارکنگ ایریا آئے شازل نشے میں جھولتا گانا گانے لگا

سٹاپ شازل شاہ۔دُرید شاہ نے غصے سے کہا تو شازل نے اپنے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر فرمانبرداری کا ثبوت دیا اُس کی بچوں جیسی حرکات دیکھ کر درید اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا خود کو پر سکون کرنے لگا۔

تمہاری وجہ سے صرف اور صرف تمہاری وجہ سے میں اُس جگہ آیا جہاں آنے کا میں مر کر بھی نہیں سوچتا۔دُرید شاہ اُس کا گریبان پکڑ کر سخت لہجے میں گویا ہوا

پھر تو آپ کو میرا شکر گزار ہو جانا چاہیے میری بدولت آپ نے ایک ساتھ اتنی حسیناؤں کا درشن کیا۔شازل شاہ نے آنکھ ونک کیے بے باک لہجے میں کہا تو دُرید شاہ کا دل کیا اپنے بھائی کا گلا دبا دے۔

اخلاق کے دائرے میں رہ کر بات کیا کرو۔دُرید شاہ اُس کو فرنٹ سیٹ پہ بیٹھاتا کڑے لہجے میں بولا

www.novelsclubb.com

کتنا لڑکیاں آپ کو دیکھ کر آہیں بھر رہی تھی۔شازل شاہ باز نہ آیا دُرید شاہ اُس کو نظر انداز کرتا گاڑی ڈرائیو کرنے لگا

عرض کیا ہے۔

شازل شاہ اُس کی طرف چہرہ کیے بولا

عرض کیا ہے۔

دُرید شاہ کی طرف سے نور سپانس جان کر اب کی اُس نے بلند آواز میں کہا پر دُرید شاہ نے اب بھی توجہ نہ دی۔

دُرید لالہ عرض کیا ہے۔ شازل شاہ اُس کا بازوں ہلتا بولا

پھوٹو۔ دُرید شاہ نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا جانتا تھا جب تک اُس کی ساری بکواس نہیں سُنے گا شازل عرض کیا ہے کا راگ گاتا رہے گا۔

اہم اہم۔

جی تو عرض کیا ہے۔

www.novelsclubb.com

ہم کہاں جا رہے ہیں؟ شازل شاہ ٹھوڑی پہ ہاتھ ٹکائے بولا تو دُرید نے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھا کیونکہ اُس کو ایک پل کے لیے لگا تھا شاید واقع وہ کوئی عرض کرنے والا ہے۔

حویلی۔دُرید شاہ نے یک لفظی جواب دیا

توبہ۔شازل کوفت سے بولا

کلب میں کیوں جاتے ہو؟دُرید نے سنجیدگی سے پوچھا

میرا بریک اپ ہو گیا تھا تو بس سوگ منانے گیا تھا۔شازل شاہ نے بڑی معصومیت سے جواب دیا

بڑا گرم جوشی سے سوگ منایا جا رہا تھا۔دُرید شاہ نے میٹھا طنز یہ کیا

اور نہیں تو کیا۔شازل شاہ مزے سے بولا

سید گھرانے سے تعلق ہے تمہارا کیوں گھر کی عزت خراب کرنے پہ تُلے ہو۔دُرید شاہ نے اُس کو شرم دلانی چاہی۔

www.novelsclubb.com

جانتا ہوں لالہ اُن سے دوستی میری ایک حد تک ہوتی ہے۔شازل شاہ نے اپنی طرف سے صفائی پیش کی

ایک حد تک کا نظارہ دیکھ چُکا ہوں میں آج شراب حرام ہے یہ بات کیوں بھول جاتے ہو تم۔دُرید شاہ کا غصہ کم ہونے کو نہیں آرہا تھا

تو آپ کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے سید گھرانے کا مرد ہر گناہ کر سکتا ہے گھٹیاں ہو سکتا ہے پر ایک زانی نہیں ہو سکتا۔شازل پہلی بار سنجیدہ ہوا

واقع۔جہاں اُس کی بات سن کر دُرید شاہ پر سکون ہوا تھا وہی کنفرم کرنے کی خاطر پوچھا

جی کیونکہ میں ایک بہن کا بھائی ہوں ایسی گھٹیا حرکت کا خیال آنے سے پہلے میرے سامنے آروش کا عکس آتا ہے اور آپ جانتے ہیں آروش کہتی ہے زنا ایک قرض ہے اور کوئی بھائی یہ نہیں چاہے گا اُس کا قرض اُس کی بہن یا بیٹی اُتارے۔شازل شاہ اپنی بات کہتا چہرہ کھڑکی کے سامنے کر گیا ڈرائیونگ کرتے دُرید شاہ نے محبت سے شازل شاہ کو دیکھا۔

اگر ایسی بات ہے تو روزنی لڑکی سے دوستی کرنے سے اچھا ہے اپنے لیے ایک پسند کر لوں شادی کے لیے۔دُرید شاہ کے منہ سے بے خیالی سے نکل گیا شازل شاہ کی آنکھیں جواب بار بار بند ہو رہی تھی اپنے بھائی کی بات سن کر چہرے پہ طنزیہ بھرے تاثرات آئے۔

تاکہ اُس لڑکی کا انجام بھی وہی ہو جو آپ کی پسند کی گئی لڑکی کا انجام ہوا تھا ہمارا خاندان کے باہر کسی کو پسند کرنا مطلب اُس کی جان سے دشمنی کرنے کے مترادف ہے۔ شازل شاہ کی بات پہ دُرید شاہ کی گرفت اسٹئرنگ پہ سخت ہو گئی تھی اگر کوئی اور یہ بات کرتا تو دُرید شاہ یقیناً اُس کا منہ توڑ دیتا پر یہ بات کہنے والا کوئی اور نہیں اُس کا بھائی تھا جس سے وہ غصہ تو ہو سکتا تھا پر ہاتھ نہیں اُٹھا سکتا تھا۔

❤❤❤❤❤❤

ایک بار نہیں یہ دل سو بار ہے ٹوٹا

پر شوق محبت کا اب تک نہ چھوٹا

مسکراتے ہوئے چہرے

چُھپائے ہیں راز گہرے

یہاں تو ہر چہرہ ہے جھوٹا

اللہ دُہائی ہے پھر جان پہ آئی ہے

www.novelsclubb.com

اب تو تنہائی ہے ہاں تیرے پیار میں

حریم کُھلے منہ کے ساتھ ٹی وی اسکرین پہ یمان مستقیم کا نیا سونگ سُن اور دیکھ رہی تھی جس میں وہ خود ماڈلنگ کر رہا تھا کسی مشہور ایکٹرس کے ساتھ اور ایسا اُس نے پہلی بار کیا تھا جس سے حریم کو یقین نہیں آرہا تھا جو وہ دیکھ رہی ہے سچ ہے بھی کے نہیں۔

ٹی وی بند کرو یا چینل تبدیل کرو۔آروش اپنے کمرے میں آتی بنا ایک نظر چلتی ٹی وی پہ ڈالے حریم سے بولی

آپی یہ دیکھے یہ کتنا پیارا کپل لگ رہا ہے اِن کا ایکٹرس کی تو موجے ہیں جو یمان مستقیم کے ساتھ ہے۔ حریم اپنی دُھن میں بولتی آروش کو چونکا گئی تھی اُس کی نظر بے ساختہ ٹی وی پہ گئی جہاں پاکستان کی مشہور ایکٹریس سونیا سہیل یمان مستقیم کی بانہوں میں تھی آروش نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچا

بند کرو یہ واحیات مناظر۔آروش غصے میں آتی حریم سے ریموٹ چھین کر بولی حریم حیرانگی سے آروش کو دیکھنے لگی جس کی گوری رنگت پل بھر میں خون چھلکانے کی حد تک سرخ ہو گئی تھی۔

واحیات تو نہیں تھا اتنی ڈیسینٹ پرفارمنس تھی یمان مستقیم خود ماڈلنگ کر رہا تھا ہمیں تو وہ بہت پیارا لگا اُس لڑکی کے ساتھ ساری سونگ میں سیم کلرز کے ڈریسز پہنے ہوئے تھے اور

میرے کمرے سے باہر نکلو اور خبردار جو میرے سامنے اِس سنگر کا ذکر کیا تو ہمارے چچا کا بیٹا نہیں جو ہر بار تمہاری زبان پہ اُس کا ذکر ہوتا ہے۔آروش حریم کو بازوں سے پکڑتی کمرے سے باہر کھڑا کیے غصے سے بولی حریم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے آروش کے اتنے شدت بھرے عمل پہ دوسرا یہ ہمیشہ کی طرح آروش نے اُس کی پوری بات نہیں سُنی تھی حریم کی خواہش ہوتی تھی کے کوئی ہو جو اُس کی ساری باتیں خاموشی سے سن کر اُس پہ تبصرہ کریں وہ چاہتی تھی وہ سارا دن اپنی پسند کے لوگوں کا ذکر کرے اپنے دل کی باتیں کرے دُرید شاہ سے کرنے کی کوشش کرتی تو وہ بس ہوں ہاں کرتا جس سے حریم کا دل خراب ہوتا پھر اُس نے آروش سے کرنے کا سوچا کیونکہ اُس کو بچپن سے آروش کی

شخصیت اٹریکٹ کرتی تھی وہ خود آروش کی طرح بننا چاہتی تھی ڈریسز سینس سے لیکر ہیئر سٹائل بھی وہ آروش کا کاپی کرتی تھی بس ہر وقت حویلی میں جو نفاست سے آروش سر پہ ڈوپٹہ اور شال لیتی تھی یہ عادت حریم میں نہ تھی باقی لوگوں کی حریم سے اتنی نہیں بنتی تھی جس وجہ سے وہ یا دُرید شاہ کے پاس ہوتی یا آروش شاہ کے پاس اپنے کمرے میں وہ کم ہوتی تھی کیونکہ اُس کو تنہا رہنا پسند نہیں ہوتا تھا

سوری ہم نے آپ کا وقت برباد کیا اپنی فضول باتوں سے۔ حریم بھرائے لہجے میں کہتی وہاں سے چلی گی اُس کے جانے کے بعد آروش نے تیزی سے دروازہ بند کیا۔

کوئی کتنا خوبصورت کیوں نہ ہو مجھے اُس سے کوئی سروکار نہیں کیونکہ میرا دل آپ کو چاہتا ہے آپ کے علاوہ میں کسی کا سوچ بھی نہیں سکتا آپ سمجھ کر لیں میں آپ کا پیچھا کبھی نہیں چھوڑوں گا آپ کو میرا ہونا ہے اور مجھے آپ کا۔

خاموش ہو جاؤ پلیز خدا کا واسطہ ہے۔ آروش اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھتی چیختی بولی

خود ہی سے آشنا ہو جاؤں گا میں

ک ایک دن دوسرا ہو جاؤں گا میں

سکھاؤں گا تجھ کو دعا سفر کی

اچانک پھر جُدا ہو جاؤں گا میں

فجر اپنے پانچ سالہ بیٹے یامین کا ہاتھ پکڑتی تپتی دھوپ میں بس سٹاپ پہ کھڑی کسی بس یا رکشے کا انتظار کر رہی تھی جب ایک گاڑی اُس کے سامنے رُکی۔

میم آئے میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں جہاں آپ نے جانے ہو سر کا حکم ہے۔گاڑی سے ایک چالیس سال کا مرد ڈرائیور کے یونیفارم میں ملبوس سر جھکائے فجر سے بولا

اپنے سر سے کہو ہمیں ایسی آسائشوں کی عادت نہیں اِس لیے آپ جائے میں خود چلی جاؤں گی۔ڈرائیور کو دیکھ کر فجر سخت لہجے میں بولی

www.novelsclubb.com

میم پلیز بیٹھ جائے میری نوکری کا سوال ہے آپ کو اِس وقت کہی ٹیکسی ملے گی بھی نہیں۔ڈرائیور منت بھرے لہجے میں بولا

نہیں آپ جائے۔فجر سنجیدگی سے کہا

امی پلیز چلیں نہ گرمی ہے۔یامین اُس کی چادر کا کونہ کھینچتا معصومیت سے بولا تو فجر نیچے جُھک کر اُس کو دیکھا جس کے روئی جیسے گال گرمی کی شدت سے سرخ ہو گئے تھے فجر کو بے ساختہ خود پہ غصہ آیا وہ کیوں اُس کو اپنے ساتھ لائی اتنی گرمی میں پر وہ کسی دوسرے کے آسرے اپنے بیٹے کو چھوڑ بھی نہیں سکتی تھی جو اُس کی متاعِ جاں تھا گہری سانس بھرتی وہ ایک فیصلے پہ پہنچی۔

سُپر مارکیٹ چلو۔فجر یامین کو گود میں اُٹھاتی گاڑی کی طرف بڑھی ڈرائیور نے جلدی سے آگے بھر کر دروازہ کھولا پر خود ڈرائیونگ سیٹ کی جانب آیا یامین اشتیاق بھری نظروں سے گاڑی کو چاروں اطراف دیکھ رہا تھا اُس کو مسکراتا دیکھ کر فجر کے دل میں بھی سکون اُترا پھر اُس نے اپنی نظریں کھڑکی سے باہر جما دی جب بُھولا بھٹکا واقعہ ذہین میں تازہ ہوا۔

یمان سامان زیادہ ہے کچھ شاپرز مجھے دو۔ فجر نے یمان سے کے ہاتھوں سے شاپرز لینے چاہے جو دینے پہ راضی نہیں ہو رہا تھا

آپی کچھ نہیں ہوتا بس تھوڑا دور چلنا ہے پر رکشہ ٹیکسی مل جائے گی۔ یمان اپنے سر کو ہلاتا پیشانی سے بالوں کو ہٹانے کی کوشش کیے بولا تو فجر نے ہاتھ آگے بڑھا کر اُس کے بال پیچھے کیے۔

اتنے ضدی کیوں ہو تم؟ فجر نے پوچھا

ضدی کہاں بس کچھ عرصہ پھر آپ کو یوں گرمی میں خوار ہونے کی ضرورت نہیں پڑے گی ہر کام کے لیے الگ الگ گاڑی ہو گی آپ کے پاس بس ایک دفع میں سنگر بن جاؤں۔ یمان کی بات پہ فجر نفی میں سر ہلانے لگی۔

کہنے کی باتیں ہیں جب ایسا وقت آئے گا تو تمہیں اپنی بہنیں یا واعدے یاد نہیں ہو گے پھر تمہاری شادی ہو جائے گی بیوی کے آگے پیچھے رہو گے ہم کہاں ہو گے پھر بس اُس کو خوش کرنے میں مگن ہو گے۔ فجر ٹیڑھی نظروں سے اُس کو دیکھتی بولی

آپ ایسی بات نہ کریں کیونکہ میرے لیے پہلے آپ سب ہیں پھر کوئی تیسرا آپ دیکھنا میں اپنے سارے واعدے پورے کروں گا اور آپ سب کو تنگی کی زندگی سے نکالوں گا پھر ابا کو دکان پہ بیٹھنے کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی۔ یمان کی سوچ بہت آگے کی تھی۔

پھر تو ہمارا بھائی مصروف ہو جائے گا پھر کہاں ہمیں وقت دے گا۔ فجر مصنوعی افسوس سے بولی

ایک دن میں کاموں سے چھٹی کروں گا پھر ہم سب انجوائے کرے گے۔ یمان نے جلدی سے کہا تو فجر ہنس پڑی

میم مارکیٹ آگیا۔ ڈرائیور کی آواز پہ وہ حال میں لوٹی۔

www.novelsclubb.com

تم نے کسی تیسرے کو ہم پہ فوقیت دی یمان

آپی وہ میری رگوں میں خون کی مانند ڈورتی ہیں میں کیسے اُن سے دستبردار ہو جاؤں جو مجھے اب میرے جینے کی وجہ لگتی ہیں مجھے لگتا ہے اگر وہ مجھ سے یا میں اُن سے الگ ہو گیا تو میں اگلی سانس نہیں لے پاؤں گا آپ مجھے جان سے مار دے پر اُن کو بُھول جانے کے لیے نہ کہے۔

ایک انجان لڑکی تمہیں ہم سے زیادہ عزیز ہو گئ۔ فجر تلخ سے یمان کی باتوں کو سوچتی یامین کو لیکر گاڑی سے اُتری۔

اپنی ضرورت کی چیزیں لینے کے بعد وہ مارکیٹ سے باہر آئی تو ڈرائیور کو کھڑا پایا پر اب وہ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئ

گھر واپس آئی تو اپنے گھر کے سامنے تین بڑی گاڑیوں کو کھڑا پایا اور کچھ لوگ جو اُس میں سے سامان نکال کر گھر کے اندر لیں جا رہے تھے

یامین کی نظر فل بلیک کلر کے ڈریس میں ملبوس لڑکے کی طرف گئ تھی وہ بھاگ کر اُس کی طرف گیا۔

ارمان انکل

ارمان انکل

اِس دفع لیٹ کیوں آئے آپ؟ یامین ارمان کی طرف بڑھ کر لاڈ سے بولا جس پہ ارمان نے مسکرا کر بانہوں میں بھر کر اُس کے سر پہ بوسہ دیا

بس میرے یار کام تھا اِس وجہ سے۔ارمان اُس کے پُھولے ہوئے گال کھینچ کر بولا تو وہ کِھلکِھلا اُٹھا۔

اسلام علیکم۔ فجر کو آتا دیکھا تو اُس نے احتراماً سلام کیا

وعلیکم اسلام۔ فجر نے سنجیدگی سے جواب دے کر اُس کی گود سے یامین کو لیا

امی مجھے انکل کے ساتھ پارک جانا ہے۔ یامین کی فرمائش پہ فجر نے اُس کو گھورا

www.novelsclubb.com

سر کہہ رہے تھے اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دے۔ارمان یامین کی طرف دیکھ کر فجر سے بولا

اپنے باس سے کہو ہمیں اُس کی ضرورت ہے تو آجائے پر یہ سامان بھیج کر ہم پہ احسان نہ کریں۔ فجر سپاٹ لہجے میں بولی

احسان کہاں وہ تو اپنا فرض پورا کرتے ہیں۔ارمان جلدی سے یمان کی حمایت میں بولا

اُس کی وکالت کرنے آئے ہیں؟ فجر کے سوال پہ وہ گڑبڑا سا گیا پھر نفی میں سر ہلانے لگا

اگلے مہینے آپ مت آنا اور نہ یہ سامان بھیجنا اپنے سر سے کہنا مجھے جاب مل گئی ہیں ہمارا گزارا ہو جائے گا وہ اپنی عنایتیں ہم پہ نہ لوٹائیں۔ فجر سرد لہجے میں بولی تو ارمان نے پہلی بار اُس کی طرف دیکھا جس کے چہرے پہ ناراضگی اور غصے کے ملے جُلے تاثرات تھے۔

آپ جاب نہیں کرے گی سر نہ منع کیا تھا۔ارمان سر جھکا کر بولا

میں اُس کی بڑی بہن ہوں وہ میرا بڑا نہیں اِس لیے اُس سے کہنا اپنا رعب اپنے پاس رکھے۔ فجر کے سخت لہجے میں اچھے سے باور کروایا تو ارمان بے چارہ خاموش رہا پھر بات بدل کر بولا

سارا سامان سیٹ ہو گیا ہے اب ہم چلتے ہیں۔ارمان یامین کے سر پہ پیار دیتا فجر سے بولا

سنو

فجر نے اُس کو جاتا دیکھا تو کہا

جی سنائیں۔ارمان اُس کی طرف رخ کر کے بولا

کہاں ہیں وہ اب؟ فجر کے لہجے میں بے چینی فکر مندی صاف محسوس کی جا سکتی تھی۔

دو ہفتوں سے لاہور میں ہیں پہلے دبئ گئے ہوئے تھے اب لاہور میں ہیں۔ارمان نے بتایا تو اُس نے سر ہلایا ارمان بھی ایک نظر اُس پہ ڈالتا واپسی کے راستے چل دیا۔

❤❤❤❤❤

یمان مستقیم گہری نیند میں تھا جب سیل فون پہ آتی مسلسل کال نے اُس کے حواس بیدار کیے اور نیند میں خلل ڈالا یمان نے ہاتھ بڑھا کر اپنا سیل فون ٹٹولہ ہاتھ میں آتے ہی اُس نے کال ریسیو کیے کان سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

ہیلو۔ یمان مستقیم نے نیند سے بھری آواز میں کہا

تم نے سنگنگ کے ساتھ ماڈلنگ کب سے سٹارٹ کر دی۔دوسری طرف آتی آواز سن کر یمان نے یکدم اپنی بند آنکھوں کو کھلا اور سیدھا ہو کر بیٹھا

ڈیڈ آپ؟ یمان آنکھیں زور سے بھینچ کر بولا

جی میں دلاور خان دیکھا میں نے تمہارا نیو سونگ خیر تو ہے پہلے میں نے سُنا تھا تمہارا کسی لڑکی کے ساتھ چکر چل رہا ہے زیادہ پاے جاتے ہو ایک لڑکی کے ساتھ پر میں نے دھیان نہیں دیا کیونکہ ہم جس فیلڈ میں کام کرتے ہیں وہاں ایسے اسکینڈل عام سی بات ہے پر جب پہلی بار تمہیں ماڈلنگ کرتے دیکھا وہ بھی ایک لڑکی کے ساتھ تو میں حیران رہ گیا۔دوسری طرف دلاور خان کی بات پہ یمان مستقیم کی ماتھے پہ بل پڑے

میرا کسی لڑکی کے ساتھ کوئی چکر نہیں اگر میں کہی گیا تھا تو وہ بس میرے پراجیکٹ کا حصہ تھا۔یمان سنجیدگی سے بولا

www.novelsclubb.com

جانتا ہوں پر میڈیا میں اب تم ٹرینڈ پہ ہو فین فالورز بڑھ رہی ہے مزید اور تمہیں اپنے اپنے مشورے سے نواز رہے ہیں کے سونیا سہیل سے شادی کر لوں بیسٹ کپل رہے گا تم دونوں کا تمہاری اور سونیا سہیل کی تصویروں کو ایڈیٹ کر کے بیسٹ کپل کیوٹ کپل

رومانٹک کپل لور کچھ ایسے کیپشنز کا استعمال کیا جا رہا ہے پھر کیا خیال ہے کیا کہتے ہو تم۔آخر میں دلاور خان معنی خیز لہجے میں بولے

آپ نے کوئی اور بات کرنی ہے۔دوسری طرف سے یمان مستقیم کا سپاٹ لہجہ سن کر دلاور خان بدمزہ سے ہو گئے

کتنے بور نگ ہو یار کسی بوڑھے کا گمان ہوتا ہے کبھی کبھی مجھے۔دلاور خان خفگی بھرے لہجے میں بولے

اگر آپ کو پتا ہے ہم جس فیلڈ میں کام کرتے ہیں وہاں یہ اسکینڈلز عام ہیں تو اُس ٹاپک پہ بحث کیوں کرنا کیا فین فالونگ بڑھانے کی وجہ سے اُن کے مشوروں پہ عمل کر کے جتنے بھی اسکینڈلز بنے میں اُن ایکٹرس اور ماڈل سے شادی کروں کیونکہ چند پل کے لیے بنا ہمارا کپل فینز کو پسند آ رہا ہے۔یمان مستقیم کی بات سے وہ لاجواب ہوئے

بات تو پتے کی کرتے ہو خیر چھوڑو مجھے سونیا سہیل جیسی بہو نہیں چاہیے تمہاری ماں تمہیں یاد کرتی ہیں گھر چکر لگاؤ۔دلاور خان پینترا بدل کر بولے

جی آج رات کا کھانا ہم ساتھ میں کھائیں گے۔یمان نے کہا تو وہ خوش ہو گئے

ٹھیک ہے پھر میں بتاتا ہوں تمہاری ماں کو تاکہ کھانے کا اچھا سے انتظام کروائے۔ دلاور خان نے کہا جس پہ یمان نے گہری سانس لی کال بند ہونے کے بعد وہ بیڈ سے اُٹھ کر اپنے کمرے میں موجود گیلری کی طرف بڑھا

میں نے اگر دوبارہ تمہیں کسی لڑکی سے بات کرتا دیکھا تو میں جہاں کہی بھی ہو گی آکر تمہارا گلا دبا دوں گی۔

کانوں میں کسی کی خوبصورت آواز گونجی تو سپاٹ تاثرات سجائے چہرے پہ مسکراہٹ آئی جس سے اُس کے گہرے گڑھے نمایاں ہوئے تھے پھر اچانک مسکراتے لب سیکڑ سے گئے

میں تو اب ہزاروں لڑکیوں سے بات کرتا ہوں پر آپ نہیں آتی۔ یمان تصور میں کسی سے بے بسی مخاطب ہوا تو ایک باغی آنسو اُس کی آنکھ سے نکل ڈاڑھی میں جذب ہوا۔

❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 4

!ماضی

وہ سب اِس وقت مل کر کھانا کھا رہے تھے جب مستقیم صاحب نے رو غبت سے کھانا کھاتے یمان کو مخاطب کیا

یمان۔

جی ابا۔ یمان کھانا چھوڑ کر اُن کی طرف متوجہ ہوا۔

کل تم میرے ساتھ دُکان پہ چلنا۔ مستقیم صاحب کی بات پہ عیشا نے ایک چور نظر فجر پہ ڈالی جو پریشانی سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

میں کیوں ابا۔ یمان کے گلے میں گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی

کیا مطلب کیوں میں دُکان پہ کیوں جاتا ہوں۔ مستقیم صاحب نے اُس کو گھورا

ابا یمان تو کالج جائے گا نہ۔ فجر نے ہمت کر کے کہا

کالج کس کالج جس کالج پڑھنے کی فرمائش تمہارے بھائی نے کی ہے وہ ہماری اوقات سے باہر ہے اچھا تھا کسی سرکاری ادارے میں پڑھ لیتا تو اِس کا سال برباد نہ ہوتا اب جتنا پڑھنا تھا پڑھ لیا میرے ساتھ دکان دیکھے اب۔ مستقیم صاحب اٹل لہجے میں گویا ہوئے

پر ابا دکان تو میں نے بچپن سے دیکھی ہوئی ہے۔ یمان کی بات پہ پانی پیتی عیشا کو زبردست قسم کا غوطہ لگا تھا فجر نے جلدی سے اُس کی پیٹھ تھپتھپائی۔

دوسری طرح سے دیکھنا اب کل آؤ گے تو سمجھ آ جائے گا۔ مستقیم صاحب پانی پی کر دستر خواہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے یمان رونی صورت بنا کر اپنی ماں کو دیکھنے لگا

اللہ سے بہتر کی اُمید رکھو میں بات کرتی ہوں تمہارے ابا سے وہ نہیں روکے گے تمہیں آگے پڑھنے سے۔ فائزہ بیگم نے تسلی آمیز لہجے میں کہا تو یمان نے سر ہلایا۔

آپی مجھے کرانے کا دُکان نہیں دیکھنا۔ یمان فجر اور عیشا کے مشترکہ کمرے میں آتا فجر سے بولا جو ٹیوشن کے بچوں کی کاپیاں چیک کر رہی تھی جن کو ہٹا کر یمان نے اپنا سر فجر کی گود میں رکھا

جی جی آپ تو راج کرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔نیچے بیٹھ کر سلائی کرتی عیشا نے میٹھا سا طنز یہ کیا اُن دونوں کی عمر میں تین سال کا فرق تھا پر لڑتے ایسے تھے جیسے ایک عمر کے ہو جب کی فجر دونوں سے بڑی تھی فجر تین سال کی تھی جب عیشا پیدا ہوئی تھی اُس کے تین سال بعد پھر یمان کی پیدائش ہوئی تھی فجر نے گھر کے حالات دیکھ کر گریجویشن کے بعد پڑھائی چھوڑ کر مُحلے کے بچوں کو ٹیوشن پڑھانا شروع کر دیا تھا اُس کو دیکھ کر عیشا نے بھی گریجویشن کے بعد پڑھائی کو خیر آباد کر دیا تھا پھر ٹیوشن کے ساتھ ساتھ سلائی وغیرہ کا کام بھی کرتی پر یمان کی خواہش آگے پڑھنے کی تھی ساتھ میں اُس کو سنگنگ کرنے کا بھی شوق تھا جو مستقیم صاحب کو پسند نہیں تھا وہ اِس بات کے سخت خلاف تھے اُن کا کہنا تھا گانا اور ڈھول بجانا مراثیوں کے کام ہوتے ہیں عزت گھرانے کے لوگ ایسے کام نہیں کرتے پر یمان بضد تھا اپنے میٹرک کے ایگزامز کے بعد اُن نے کراچی کے اچھے کالج میں ایڈمیشن لینے کی خواہش کی جس کی داخلہ زیادہ تھی پر فجر نے اُس کو یقین دلایا تھا وہ اُس کالج میں ضرور پڑھے گا پر اُس کا ایک سال ضائع ہو گیا تھا اِس لیے مستقیم صاحب اُس کو اپنے ساتھ دُکان پہ لگانا چاہتے تھے۔

آپی آپ پلیز ابا کو راضی کریں سچی میں جب امیر ہو جاؤں گا نہ تو آپ کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہناؤں گا۔عیشا کی بات اَن سنی کرتا یمان نے جیسے فجر کو لالچ دی

اور مجھے کیا دو گے لیکر۔عیشا کے کان کھڑے ہوئے تھے

آپ کو سونے کا سیٹ۔ یمان نے بنا تاخیر کیے کہا جب کی فجر مسکرا کر اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی۔

مطلب تم ایویں ہمیں سبز ے باغ دیکھا رہے ہو۔عیشا منہ بنا کر بولی

میری یہ بات لکھ لیں میں یمان مستقیم مستقبل کا مشہور سنگر آپ سے یہ بات کر رہا ہے جو وہ پوری بھی کرے گا۔ یمان کالر جھاڑ کر بولا

اچھا اگر پھر تمہاری بیوی ہمیں دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال دے تو پھر تمہیں تو بہنوں سے زیادہ وہ عزیز ہو جائے گی۔عیشا نے شریر نظروں سے اُس کا خوبصورت چہرہ دیکھ کر کہا

اول تو میری عمر شادی کی ہے نہیں دوسری بات بہنوں کی الگ جگہ ہوتی ہے بھائی کے دل میں جب کی بیوی کی الگ ہوتی ہے۔ یمان نے آرام سے کہا

اچھا جی دیکھتے ہیں پھر۔عیشا کہہ کر سلائی کی مشین کی جانب متوجہ ہوئی

آپی۔یمان فجر کو دیکھا

اِس ماہ بعد کالج کے ایڈمیشن بند ہو جائے گی تم فکر نہیں کرو ان شاءاللہ اِس ہفتے تمہارا ایڈمیشن ہو جائے گا۔فجر پُر یقین لہجے بولی جس کو سن کر یمان کا چہرہ کھل اُٹھا پر عیشا کا ماتھا ٹھٹکا اُس نے شاکی نظروں سے اپنی بہن کو دیکھا جس کا پورا دھیان یمان کی طرف تھا۔

سچ آپی۔یمان پر جوش لہجے میں بولا

مچ اب تم جا کر سو جاؤ رات بہت ہو گئی تھی۔فجر نے کہا تو وہ منہ بنا کر اُٹھ کھڑا ہوا یمان کے جانے کے بعد فجر کاپیاں سمیٹ کر دوسری جگہ رکھنے کے لیے اُٹھ کھڑی ہوئی

ایک ہفتے تمہارے ہاتھ کونسا قارون کا خزانہ ہاتھ آجائے گا جو یمان کو دلاسہ دیا ہے۔عیشا نے سنجیدگی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

تم کیا چاہتی ہوں عیشا جیسے ہم نے زندگی گزاری ہے ہمارا بھائی بھی ویسی زندگی گزارے مانا کے ابا نے ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھا پر ہم لڑکیاں تھی ہم نے آگے پڑھنے کی خواہش کو اپنے اندر دبا دیا کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کے لیے ہم ترس گئے ہیں اپنے گھر کے حالات

دیکھ کر تو کیا یمان بھی چھوٹی چھوٹی خواہشات کے لیے ترسے یمان لڑکا ہے عیشا اُس کو آگے بڑھنے کے لیے اچھی تعلیم کی ضرورت ہے آجکل جاب بھی اُس کو ملتی ہے جس کے پاس اچھی مہنگی یونیورسٹی کی ڈگری ہو کیا ابا کی طرح ہمارا بھائی بس کرانے کا دکان سنبھال جہاں پانچ پانچ دس دس روپے کا بھی حساب لکھنا ہوتا ہے اُس سے کیا ہو گا یمان کی اولاد بھی ہماری طرح بنے گی یا تو گریجویشن کرے گی یا جس طرح مہنگائی کا دور چل رہا ہے پانچویں جماعت بھی بامشکل پڑھ پائے یہ جدید دور صرف امیر لوگوں کے لیے غریب لوگوں کے لیے نہیں وہ تو اپنی خواہشات کا گلا دبا کر زندگی گزارتے ہیں ہمارا ایک معصوم بھائی ہے میں چاہتی ہو اُس کو وہ ہر چیز ملے جس کی وہ خواہش کرے یمان اعلیٰ تعلیم ضرور حاصل کرے گا میں اُس کو سپورٹ کروں گی ان شاءاللہ اگر یمان سنگر بننا چاہتا ہے تو وہ بھی بنے گا سنگر ہونے کے لیے کیا ہونا ضروری ہے اچھی آواز نہ تو ہم بھی جانتے ہیں یمان کی آواز ابھی سے بہت خوبصورت ہے تو وہ بن جائے گا پر اُس سے پہلے یمان اپنی پڑھائی مکمل کرے تاکہ اُس کی نسل سے کوئی فجر عیشا یا دوسرا یمان پیدا نہ ہو ہم آگے پڑھ بھی لیتے تو جاب کرنے کی اجازت نہیں ملتی پر یمان تو لڑکا ہے وہ تو کر سکتا ہے نہ تو بس میں اپنے

ارمان یمان سے پورے کروں گی۔ فجر سنجیدگی سے بولتی چلی گئی عیشا کو اُس کی بات سے اتفاق تھا پر اُس کو یہ سب اتنا آسان نہیں لگتا تھا

تم کروں گی کیا جو کچھ تم نے کہا اُس کے لیے پئسو کا ہونا بھی ضروری ہے آجکل صرف پئسا بولتا ہے۔ عیشا نے اُلجھن زدہ لہجے میں پوچھا

تمہیں ارسم یاد ہے؟ فجر کی بات پہ عیشا کو ایک پل کے لیے کچھ یاد نہ آیا پر جیسے ہی یاد آیا اُس نے بُری طرح سے فجر کو دیکھا جس کے چہرے پہ اطمینان قابلِ دید تھا

ارسم کا کیا ذکر ہم بہنوں میں۔ عیشا نے ناگواری سے کہا

تمہیں پتا تو ہے اُس نے اپنا پرپوزل میرے سامنے رکھا تھا اور کہا تھا اگر میں اُس سے شادی کروں گی تو وہ یمان کی زمیداری اُٹھائے گا آگے چل کر سنگنگ کرنے وقت بھی یمان کو فنانشلی سپورٹ بھی کرے گا۔ فجر نے بتایا

فجر بے وقوفو والی بات مت کرو پہلی بات تو یہ ارسم کا پرپوزل ایک سال پہلے آیا تھا دوسری بات ارسم دس سال تم سے بڑا ہے اور دو دفع اُس نے شادی کر رکھی ہوئی ہیں جو ناکام ٹھیری ہیں پھر کیوں تم اپنے پیروں پہ کلہاڑی مار رہی ہو۔ عیشا نے اُس کو عقل دلانی چاہی۔

میں نے تب انکار کیا کیونکہ مجھے لگتا تھا میں یمان کی خواہشات خود پوری کر سکتی ہوں پر عیشا میں ناکام ہو رہی ہو اِس لیے اب میں نے سوچ لیا ہے ورنہ یمان کا یہ سال بھی ضائع ہو جائے گا۔ فجر اپنی بات پہ قائم رہی۔

فجر

عیشا نے کچھ کہنا چاہا پر فجر نے اِشارے سے روک لیا

عیشا اب بس ارسم کا ساتھ میرے لیے ضروری ہے اگر میری اُس سے شادی ہو جائے گی وہ یمان کی زمیداری اُٹھائے گا تو اُس سے بڑی بات میرے لیے کیا ہو گی میری خوشی یمان کی مسکراہٹ میں ہے اور یمان کی خوشی کالج میں ایڈمیشن لینا اور ایک سنگر بننے میں ہے۔ فجر کی بات پہ عیشا نے ٹھنڈی سانس خارج کی

ابا مان جائے گے۔ عیشا نے دوسرا تجزیہ پیش کیا

گریجویشن جب میں نے کر دیا تھا تب ابا میری شادی کروانا چاہتے تھے خیر سے اب میں تئیس سال کی ہوں تو وہ ارسم جیسے لڑکے کا پرپوزل قبول ضرور کرے گے۔ فجر کہہ کر بیڈ پہ سونے کے لیے لیٹنے لگی

ایک دفع پھر سوچو یمان سے بات کرو ہم کسی اور کالج میں ایڈمیشن کروالیں گے وہ سمجھ جائے گا یمان کبھی نہیں چاہے گا تم اُس کے لیے قربانی دو۔عیشا نے ایک اور کوشش کی۔

اولاد میں جو پہلا بچہ ہوتا ہے اُس کو قربانی دینی ہوتی ہیں بیٹا ہو یا بیٹی میں اما ابا کی پہلی اولاد ہوں مجھے تم لوگوں کا بھی سوچنا ہے میری ارسم سے شادی ہو جائے گی تو بہت سے مسائل حل ہو جائے گے تواِس میں کوئی سوچنے والی بات نہیں۔فجر نے جوابً کہا

یمان کے ایک کالج ایڈمیشن کے لیے تم اپنی خوشیاں داؤ پہ لگا رہی ہو۔عیشا ابھی بھی بے یقین تھی۔

تمہارے لیے بس ایڈمیشن کی بات ہے پر میں یمان کا مستقبل سیکیور کرنا چاہتی ہوں شادی تو میری ہونی ہے پھر ارسم سے کیوں نہ ہو جو سپورٹ بھی کرے گا۔فجر نے کہا

کیا گارنٹی ہے وہ اپنی بات پہ قائم رہے گا۔

قائم رہے گا تم پریشان مت ہو اور لائیٹ آف کر کے سو جاؤ۔فجر مزید بحث سے بچنے کے لیے کروٹ بدل گی عیشا بس اُس کی پشت کو دیکھتی رہی۔

!دو دن بعد

فجر نے فائزہ بیگم سے بات کر دی تھی جس سے وہ سوچ بچار کے بعد راضی ہو گئ تھی اور مستقیم صاحب کو بھی راضی کر لیا تھا جس سے دوسرے دن ارسم اپنی سوتیلی ماں کے ہمراہ رشتہ لینے آ گیا تھا ارسم کی فیملی میں بس اُس کی سوتیلی میں اور اُس کے بچے تھے باپ کا انتقال بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔

فجر صحن میں مشین میں کپڑے ڈال رہی تھی جب دروازے پہ دستک ہوئی وہ ڈوپٹہ سر پہ لیتی دروازے کے پاس آئی اُس نے دروازہ کھولا تو گرے کلر کی شرٹ کے سے ساتھ پینٹ پہنے ارسم کھڑا تھا اُس کے پیچھے دو لڑکے اور بھی کھڑے تھے۔

اسلام علیکم۔ فجر اپنا ڈوپٹہ سہی کرتی سلام کرنے لگی۔

وعلیکم اسلام یہ لو۔ ارسم نے سلام کے بعد ایک انویلپ اُس کی طرف بڑھایا

کیا ہے یہ؟ فجر نے ایک نظر انویلپ پہ ڈال کر پوچھا۔

کالج فارم ہے نیکسٹ منتھ یمان کے کلاسس سٹارٹ ہے۔ ارسم نے بتایا تو فجر کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

شکریہ۔فجر نے انویلپ دے تھام کر کہا

شکریہ کی کوئی بات نہیں یہ کچھ بیگز ہیں جس میں یونیفارم وغیرہ کا سامان اور یمان کی ضرورت کی چیزیں ہیں اور اِس شاپرز میں تین سیل فونز ہیں ایک تمہارا میں بات کیا کروں گا تم سے دوسرا یمان کے لیے اُس کو ضرورت پڑے گی پڑھائی کے لیے تیسرا عیشا کے لیے اگر تم دونوں کو دیتا تو سالی صاحب ناراض ہو جاتی۔ارسم نے مسکرا کر بتایا

اِن سب کی ضرورت نہیں تھی یمان کا ایڈمیشن ہو جائے یہی بہت تھا۔فجر نے سنجیدگی سے کہا

اب جب زمیداری لی ہے تو اُس کو پوری طریقے سے کروں گا میں کام کے سلسلے میں آؤٹ آف کنٹری جا رہا ہوں واپس آ کر شادی کے معاملات طے ہو گے تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟ بات کرتے کرتے ارسم نے اُس سے پوچھا جس پہ فجر نے بس نفی میں سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

ٹھیک ہے میں چلتا ہوں یہی دینے آیا تھا تاکہ تمہیں یہ شک نہ ہو مکر نہ جاؤں۔ارسم نے کہا

میں آپ کو چائے کا ضرور کہتی پر عیشا اور اماں پڑوس میں گئ ہے یمان بھی باہر ہے۔ فجر نے کچھ شرمندگی سے کہا کیونکہ اُس کو اب احساس ہوا تھا ارسم بہت دیر سے دروازے کے پار کھڑا ہے۔

نو مینشن اگلی بار چائے پی لیں گے۔ ارسم نے مسکرا کر کہا فجر کے اندر ساری خلش نکل گئ تھی اُس کو اپنے فیصلے پہ کوئی افسوس نہیں تھا۔

❤❤❤❤❤

!حال

دُرید شاہ شازل شاہ کو لیکر حویلی جب پہنچا تو رات کا وقت تھا اُس نے فون پہ اطلاع دے ڈالی تھی سب کو شازل کو ساتھ لانے کی اِس لیے وہ شازل کو اُس کے کمرے میں چھوڑتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا پر ایک خیال کے تحت اُس نے حریم سے ملنے کا سوچا تھا پر جب گھڑی میں وقت دیکھا تو رات کے دو بج رہے تھے ابھی ملنے کا ارادہ ملتوی کرتا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا یہ سوچ کر کے اُس کی چیزیں صبح کے وقت دے گا۔

نیا دن شروع ہوا تو سب مرد ڈائینگ ہال میں موجود تھے شاہ حویلی میں پہلے مرد ایک ساتھ کھانا کھاتے اُس کے بعد عورتیں اب بھی سب ناشتے کی ٹیبل پہ موجود تھے دُرید اور شازل ایک ساتھ وہاں آکر سلام کرنے لگے۔

اسلام علیکم !دُرید اور شازل نے ایک آواز میں کہا

وعلیکم اسلام اِس بار بہت دیر چکر لگایا ہے شازل تم نے۔ارباز شاہ سلام کے بعد بولے

جی بس ایسے ہی۔شازل نے گول مٹول جواب دیا

سربراہی کرسی پہ بیٹھے شہباز شاہ کی نظریں اپنے سائیڈ پہ موجود خالی کرسی پہ تھی

بابا سائیں آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟شازل نے شہباز شاہ کو خاموش دیکھا تو کہا

الحمداللہ میں ٹھیک ہوں۔شہباز شاہ نے جواب دیا تو شازل نے سب پہ ایک نظر ڈالی جہاں اُس کی ماں اور تائیاں اپنا چہرہ ڈھانپ کر ناشتہ سرو کر رہی تھی۔

آرو کہاں ہیں؟شازل کے سوال پہ سب چونک کر اُس کو دیکھنے لگے۔

www.novelsclubb.com

ایسا کیوں دیکھ رہے ہیں وہ ہمارے ساتھ ناشتہ کرتی ہے نہ تو پھر۔شازل شاہ نے سب کی نظریں خود پہ محسوس کی تو کہا

بھول گئے ہو شاید اب آروش بڑی ہو گئی ہے اِس لیے وہ ہمارے ساتھ ناشتہ نہیں کرتی۔دلدار شاہ نے بامشکل اپنے لہجہ نارمل کیے بتایا

مجھے یاد ہے پر وہ بابا سائیں کو کھانا سرو کرتی ہے اِس لیے پوچھا۔شازل نے سنجیدگی سے کہا

اب نہیں کرتی تم اپنا ناشتہ کرو۔اب کی دیدار شاہ نے چڑ کر کہا تو شازل نے اپنے باپ پہ نظر ڈالی جنہوں نے اپنا ناشتہ شروع کر دیا تھا۔

شازل جلدی سے اپنا ناشتہ ختم کرتا وہاں سے اُٹھتا آروش کے کمرے کی طرف بڑھا

لالہ آپ کب آئے۔آروش نے شازل کو اپنے کمرے میں دیکھا تو ڈوپٹہ ٹھیک کرتی اُس سے مل کر بولی

www.novelsclubb.com

رات کو آگیا تھا تم کیوں ابھی تک کمرے میں ہو باہر چلو میں تو یہاں سالوں بعد آتا ہوں تو زرہ خیال کرو اپنے لالہ کا۔شازل اُس کے سر پہ چپت لگا کر بولا تو وہ مسکرائی پر آنکھوں نے اُس کی مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دیا

میں آتی ہوں۔آروش نے بس یہ کہا

ساتھ چلو اپنے لالہ کے۔شازل اُس کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف بڑھا تو آروش اُس کے ساتھ ہمقدم ہوئی۔

اماں سائیں حریم کہاں ہیں؟دُرید نے کافی دیر تک حریم کو نہیں دیکھا تو کلثوم بیگم سے پوچھا

کل رات سے بخار ہے اُسے آرام کر رہی ہے۔کلثوم بیگم کی بات پہ وہ بے چین ہوا

آپ نے دوائی دی اُس کو۔دُرید نے پوچھا

بلکل بیٹا رات میں اُسی کے کمرے میں تھی۔کلثوم بیگم نے کہا تو اُس نے سر ہلایا

میں دیکھ آتا ہوں ایک مرتبہ۔دُرید کھڑا ہوا

دُرید حریم اب چھوٹی بچی نہیں تمہارا اُس کے کمرے میں جانا مناسب نہیں تھوڑی دیر تک بخار اُتر جائے گا تو آجائے گی نیچے۔کلثوم بیگم کی بات پہ دُرید شاہ نے اپنے ہونٹ بھینچ لیے

اماں سائیں آپ جانتی ہیں میں نے حریم کو کسی بچے کی طرح پالا ہے پھر آپ

دُرید اتنا کہتا خاموش ہو گیا اُس کو اپنی ماں کی بات سن کر افسوس ہوا تھا

جانتی ہوں حریم تمہارے کلوز رہی ہے تم نے بڑا بن کر اُس کو سنبھالہ پر ہے تو وہ تمہاری پھوپھوزاد حویلی میں کسی کو پتا چلا تو اعتراض کرے گے۔کلثوم بیگم نے رسانیت سے کہا تو دُریداب کی کچھ نہیں بولا

شازل اور آروش نیچے آے تو خاموشی کا راج تھا۔

یہ سب کو ہو کیا گیا ہے اتنی خاموشی کیوں ہے حویلی میں۔شازل تعجب سے آروش سے بولا جس نے کندھے اُچکا دیئے۔

بی بی سائیں

بی بی سائیں

غضب ہو گیا ذین سالک نے دلدار شاہ کا قتل کر دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ آپس میں بات کر رہے تھے جب اُن کی خاص ملازمہ بین کرتی حویلی میں داخل ہوئی کلثوم بیگم کا ہاتھ بے ساختہ اپنے سینے پہ پڑا تھا

واٹ ربش ابھی لالا یہاں تھے ہمارے ساتھ۔شازل پہلے تو اُس کی بات پہ سکتے میں آ گیا پھر سنبھل کر سخت ترین لہجے میں گویا ہوا

دُرید خاموش یہ کیوں کر رہے ہو دیکھ آؤ خبر جھوٹی ہو شاید۔کلثوم بیگم ساکت سی دُرید سے بولی جو ملازمہ کی بات سنتے ہی اپنی پستول میں گولیاں بھر رہا تھا آنکھیں آگ اُگلنے کو تیار تھی۔

وہ تو ہم دیکھ آتے ہیں ورنہ اُس حویلی کا ہر فرد میرے ہاتھوں قتل ہو گا آپ بس تائی جان اور بھابھی ماں کو سنبھالیں۔دُرید سپاٹ لہجے میں کہتا شازل کو اِشارہ سے اپنے ساتھ آنے کا کہا جس پہ وہ سر کو جنبش دیتا اُس کے پیچھے چلنے لگا

آروش دعا کرو دلدال شاہ ٹھیک ہو۔کلثوم بیگم بنا آروش کے تاثرات نوٹ کرتی پریشان لہجے میں اُس سے بولی

www.novelsclubb.com

اماں سائیں پریشان نہ ہو موت تو برحق ہے یہ تو آنی ہے۔آروش کی سرسراتی آواز پہ کلثوم بیگم نے گردن موڑ کر اُس کو دیکھا جس کے تاثرات نارمل تھے کلثوم بیگم کو افسوس نے آ گھیرا آروش اپنی بات کہہ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگی تو کلثوم بیگم نے اُس سے کہا

چھ سال ہو گئے ہیں آروش اپنا دل صاف کیوں نہیں کر لیتی بھول کیوں نہیں جاتی سب کچھ خدانخواستہ اگر بات سچ ہوئی تو۔

میں آروش شاہ ہوں اماں سائیں دل میں بغض رکھ کر چہرے پہ جھوٹی مسکراہٹ جھوٹی ہمدردی نہیں سجا سکتی جو دل میں ہو گا اُس کا اظہار بھی میں ڈنکے کی چوٹ پہ کروں گی۔آروش مضبوط لہجے میں کہہ کر رُکی نہیں تھی

❤❤❤❤❤❤

کیسا ہے میرا بیٹا۔یمان مستقیم دلاور خان کے گھر آیا تو مسز دلاور خان جن کا نام زوبیہ تھا وہ گرم جوشی سے یمان سے مل کر بولی

میں ٹھیک آپ کیسی ہیں۔یمان اُن کا ماتھا عقیدت سے چومتا بولا

میں ٹھیک اور تم آئے ہو تو اور بھی زیادہ ٹھیک۔زوبیہ بیگم مسرت بھرے لہجے میں گویا ہوئی

میں تو ابھی فری ہوں تو یہی رہوں گا۔یمان اُن کو اپنے ساتھ لگائے لاؤنج کی طرف لایا

سچی میرا تو دل خوش ہو گیا جان کر۔زوبیہ بیگم مسکرا کر بولی

کیسے ہو بر خودار۔ دلاور خان بھی لاؤنج میں آتے یمان سے بولے جن کو دیکھ کر یمان احتراماً کھڑا ہو گیا تھا۔

الحمداللہ آپ بتائے۔ یمان نے پوچھا تو انہوں نے اپنی طرف انگلی کر کے فٹ اور فائیٹ ہونے کا اشارہ دیا۔

میں نے تمہارانیوں سانگ سُنا کیا ضرورت تھی اتنا تیار ہونے کی خوامخواہ نظر لگ جائے گی پہلے ہی اتنے ماشااللہ سے پیارے ہو۔ زوبیہ بیگم خفگی بھرے لہجے میں گویا ہوئی تو یمان نے دلاور خان کو دیکھا

تیار کہاں ہوا تھا نارمل تھا میں تو۔ یمان نے جوابً کہا

میں بھی یہی کہہ رہا تھا بس کیمرہ کا کمال ہے پر میری سنتی کہاں ہیں بیگم۔ دلاور خان مزاحیہ لہجے میں بولے تو زوبیہ بیگم نے اُن کو گھورا

آپ تو پھر کیمرے میں اتنے پیارے نہیں لگے۔ زوبیہ بیگم کی بات پہ وہ گڑبڑا سے گئے

آپ کو قدر نہیں ورنہ ایک زمانے میں لڑکیوں کی لائنیں لگی ہوئی تھی لائنیں۔دلاور خان شوخ ہوئے یمان ہونٹوں پہ ٹھوڑی ٹکائے خاموش نظروں سے اُن کی نوک جھونک دیکھ رہا تھا

اچھا

میں فریش ہو کر آتا ہوں۔یمان اُٹھ کر اُن دونوں سے بولا جس سے زوبیہ بیگم کی بات بیچ میں رہ گئی دلاور خان نے اُس کو جاتا دیکھا تو ٹھنڈی سانس خارج کی زوبیہ بیگم نے بھی افسردہ نظروں سے اُس کی پشت کو دیکھا

یمان میں تبدیلی نہیں آئی ہم نے کوشش کی پر اُس کے چہرے پہ ہلکی مسکراہٹ کا شبہ بھی نہیں تھا۔زوبیہ بیگم مایوسی سے گویا ہوئی

ٹھیک ہو جائے گا پریشان کیوں ہوتی ہیں۔دلاور خان نے اُن سے زیادہ خود کو تسلی دی۔

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 5

جینے بھی دے دُنیا ہمیں

الزام نہ لگا۔۔۔۔۔۔

ایک بار تو کرتے ہیں سب

کوئی۔۔۔۔۔ حسین خطا۔۔۔

ورنہ کوئی کیسے بھلا

چاہے کسی کو بے پناہ

اے زندگی۔۔۔۔۔۔۔

توں ہی بتا کیوں عشق ہے

گمان۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جینے بھی دے دُنیا ہمیں

الزام نہ لگا۔۔۔۔۔۔

ایک بار تو کرتے ہیں سب

کوئی۔۔۔۔۔ حسین خطا۔۔۔

ورنہ کوئی کیسے بھلا

چاہے کسی کو بے پناہ

اے زندگی۔۔۔۔۔۔۔

توں ہی بتا کیوں عشق ہے

گمان۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یمان آنکھیں بند کیے اپنا گٹار ہاتھ میں پکڑے گانا گانے میں مصروف تھا دلاور خان نے اُس کے کمرے سے آواز سُنی تو آہستہ سے کمرے میں داخل ہو کر یمان کو دیکھنے لگے جس کا چہرہ

ہمیشہ بے تاثر ہوا کرتا تھا پر اب چہرے پہ ہلکی خوبصورت مسکراہٹ تھی وہ سمجھ گئے تھے اُس کے چہرے پہ سجی مسکراہٹ کی وجہ

خود سے ہی کر کے گفتگو

کوئی کیسے جیے

عشق تو لازمی سا ہے

زندگی کے لیے

www.novelsclubb.com

خود سے ہی کر کے گفتگو

کوئی کیسے جیے

عشق تو لازمی سا ہے

زندگی کے لیے

دل کیا کریں دل کو اگر

اچھا لگے کوئی جھوٹا سہی

دل کو مگر سچا لگے کوئی

جینے بھی دے دُنیا ہمیں

الزام نہ لگا۔۔۔۔۔۔

ایک بار تو کرتے ہیں سب

کوئی۔۔۔۔۔ حسین خطا۔۔۔

ورنہ کوئی کیسے بھلا

چاہے کسی کو بے پناہ

اے زندگی۔۔۔۔۔۔۔

توں ہی بتا کیوں عشق ہے

www.novelsclubb.com

گمان۔۔۔۔۔۔۔

یمان کو اپنے کمرے میں کسی کی موجودگی محسوس ہو چکی تھی پر وہ بے نیاز بیٹھتا اپنے کام میں لگا رہا۔

دل کو بھی اُڑنے کے لیے۔۔۔۔

آسماں چاہیے۔۔۔۔۔

کُھلتی ہو جن میں کھڑکیاں۔۔

وہ مقاں چاہیے۔۔۔

www.novelsclubb.com

دل کو بھی اُڑنے کے لیے۔۔۔۔

آسماں چاہیے۔۔۔۔۔

کُھلتی ہو جن میں کھڑکیاں۔۔

وہ مقاں چاہیے۔۔۔

دروازے سے نکلے ذرہ

باہر کو رہ گزر

ہر موڑ پہ جو ساتھ ہو

ایسا ہو۔۔۔۔ ہمسفر۔۔

جینے بھی دے دُنیا ہمیں

الزام نہ لگا۔۔۔۔۔۔

ایک بار تو کرتے ہیں سب

کوئی۔۔۔۔ حسین خطا۔۔۔

ورنہ کوئی کیسے بھلا

www.novelsclubb.com

چاہے کسی کو بے پناہ

اے زندگی۔۔۔۔۔۔

توں ہی بتا کیوں عشق ہے

گمان۔۔۔۔۔۔

گانا ختم ہونے کے بعد بھی یمان آنکھیں بند کیے بیٹھا رہا تو دلاور خان نے اُٹھ کر اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا جس پہ یمان نے اپنی آنکھیں کھول کر اُن کی جانب دیکھا یمان کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر دلاور خان اپنے ہونٹ بھینچ کر رہ گئے۔

آج کی تاریخ میں مینے اُن کو پہلی بار دیکھا تھا۔ یمان اُن کی جانب دیکھتا سنجیدگی سے بولا تو دلاور خان اُس کے سامنے بیٹھ کر اُس کا چہرہ تکنے لگا جس کے چہرے پہ اُس کے ذکر پہ عجیب سا سکون تھا۔

!ماضی

آج یمان کا کالج میں پہلا دن تھا وہ کالج گیٹ کے پاس کھڑا اپنے بیگ سے کچھ تلاش کر رہا تھا جب اُس کی نظر کالج گیٹ پہ رُکتی گاڑی پہ پڑی پہلے تو سرسری نظر ڈالنی چاہی پر گاڑی سے عبائے میں ملبوس لڑکی کو دیکھا تو اپنی نظریں نہیں ہٹائی چہرہ بھی حجاب میں چھپا ہوا تھا ساتھ میں ہاتھوں میں دستانے پہنے ہوئے تھے ہاتھ میں چند کتابیں پکڑے وہ نظریں جُھکائے اندر کی طرف بڑھ رہی تھی جیسے ہی وہ یمان کے قریب سے گزرنے لگی تو یمان نے بے اختیار اپنی نظریں نیچے کر لی اُس سب سے بے نیاز وہ جو کوئی بھی اپنے ڈپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گئ

تجھے کیا ہو گیا تھا یمان۔اُس کے جانے کے بعد یمان نے اپنے سر پہ چپت لگا کر بڑبڑایا اُس کو اپنی بے اختیاری پہ جی بھر کر شرمندگی محسوس ہو رہی تھی اُنہیں سوچوں میں گم ہوتا جیسے ہی اپنی کلاس میں داخل ہوا نظریں سامنے بیٹھے اسٹوڈنٹس کے بجائے لاسٹ سیٹ پہ بیٹھی لڑکی پہ پڑی جو ابھی ویسے ہی بیٹھی تھی اُس کو دیکھ کر اب کی یمان نے جھٹ سے چہرہ دوسری طرف کر کے آنکھوں کو میچا

یااللہ یہ تو یہاں بھی ہیں۔ یمان آسمان کی طرف دیکھ کر بولا پھر گہری سانس بھرتا پوری کلاس میں نظریں ڈوراتا پہلی سیٹ کو چھوڑ کر اُس کو بھی جانے کیا سوجھی جو لاسٹ پہ بیٹھ گیا اور ایک چور نظر دوسری طرف ڈالی جہاں وہ سب سے لاتعلق رجسٹر پہ جانے کیا لکھ رہی تھی۔

کیا اِن کو گرمی نہیں ہو رہی۔اُس کو دیکھ کر یمان کے دماغ میں پہلا یہی خیال آیا۔

شاید نہیں ہو رہی تبھی تو عبائے کے ساتھ ساتھ دستانے پھر حجاب افف اللہ کیا لڑکی ہے ۔یمان اپنی بات پہ جھر جھری لیتا سامنے بورڈ پہ نظریں جمادی کچھ منٹس بعد ٹیچر داخل ہوئی تو سب نے اُن کو سلام کیا۔

وعلیکم اسلام جیسے کے آج سب کا پہلا دن ہے تو سب باری باری اپنا انٹرڈیوس کروائے میں بھی کرواتی ہوں میرا نام فضا ہے اور آپ سب کی کلاس ٹیچر ہوں۔اُن کی ٹیچر فضا نے مسکرا کر کہا تو سب باری باری اپنا تعارف کروانے لگے

میرا نام فروا ہے اور میں پنڈی میں رہتی ہوں

میرا نام دلنشین ہے اور میں کراچی کی ہی ہوں

میرا نام کاشف

سب نے باری باری اپنا تعارف کروایا تو اُن کی ٹیچر نے یمان کی طرف دیکھا جو جانے کن سوچوں میں گم ہو گیا تھا ٹیچر کی آواز پہ ہوش میں آتا اُٹھ کھڑا ہوا

میرا نام یمان مستقیم ہے۔ یمان پوری کلاس میں نظر ڈورایا بس یہ بول کر واپس اپنی جگہ پہ بیٹھ گیا۔

نائیس۔ ٹیچر اتنا کہتی اُس سے پہلے عبائے والی لڑکی کو مخاطب کرتی وہ خود اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی

میرا نام سیدہ آروش شاہ ہے میں گاؤں میں رہتی ہوں جب کی یہاں پڑھائی کے سلسلے میں آئی ہوں اور میں اپنے خاندان اور گاؤں کی پہلی سید زادی ہوں جو کالج میں پڑھنے کے لیے آئی ہے شہر۔ اُس کی آواز میں بہت کشش اور لہجے میں فخر تھا جس پہ آروش کی آواز پہ سب کی توجہ اُس کی جانب ہو گئی تھی جو سب کی نظروں کو نظر انداز کیے پُر اعتماد کھڑی تھی جب کی اُس کی آواز سن کر یمان کو اپنے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوتی محسوس ہوئی پر اس بار اُس نے اُس کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔

ماشااللہ گوڈ بلیس یو آپ بیٹھ جائے۔ ٹیچر فیضا نے ستائش نظروں سے اُس کو دیکھ کہا تو وہ واپس اپنی جگہ پہ بیٹھ گئ

یمان کلاس میں سارا وقت کھویا ہی رہا تھا ساری کلاسس ختم ہوئی تو سب اسٹوڈنٹس کلاس سے نکلتے چلے گئے یمان نے اپنی کتابیں بیگ میں ڈالی تو نظر پھر آروش پہ پڑی جو کلاس خالی ہونے کے بعد بھی اکیلی بیٹھی تھی یمان ایک نظر اُس کو دیکھتا کلاس سے باہر چلا گیا.

یمان گھر واپس آیا تو سیدھا اپنے کمرے میں جا کر لیٹ گیا اُس کے آنے کا جان کر فائزہ بیگم نے کھانے کا پوچھا تو اُس نے بھوک نہیں ہے کا کہہ کر ٹال دیا پھر بنا کالج یونیفارم چینج کیے سو گیا تھا فجر جب اُس سے ملنے آئی تو سوتا دیکھا تو گہری سانس لی اُس کے پاؤں سے شوز نکال کر کمرے کی لائیٹ آف کر کے وہ دوبارہ باہر چلی گئ۔

کیا ہوا۔عیشا نے فجر کو اکیلا باہر آتا دیکھا تو پوچھا

یمان سو گیا ہے شاید تھک گیا ہو۔ فجر نے بتایا

پہلا دن تھا نہ تبھی۔عیشا نے کہا

ہمم کھانا بھی نہیں کھایا کالج میں بھی کچھ کھایا ہو گا یا نہیں۔ فجر کے لہجے میں فکر مندی تھی۔

کھایا ہو گا فکر نہیں کرو۔

ہمم میں کچن میں رکھے برتن دھولوں۔ فجر جواب دیتی اُٹھ کر چلی گئ۔

شام کے وقت یمان کی آنکھ کُھلی تو اپنے حُلیے پہ نظر ڈالتا فریش ہونے کے لیے چلا گیا فریش ہو کر باہر آیا تو اپنی ماں اور بہنوں کو صحن میں رکھی چارپائی پہ بیٹھا پایا جو چائے سے لطف اندروز ہو رہی تھی۔

اسلام علیکم۔ یمان نے سلام کیا

وعلیکم اسلام میرے بھائی آج کیا زیادہ پڑھ لیا۔ عیشا نے سلام کے بعد شریر لہجے میں استفسار کیا تو یمان بالوں میں ہاتھ پھیرتا رہ گیا

ایسا ہی سمجھ لیں۔ یمان فائزہ بیگم کے پاس آکر بیٹھا

کھانا لاؤں۔ فجر نے پوچھا

نہیں۔یمان نے یکلفظی جواب دیا۔فجر کو یمان ٹھیک نہیں لگا

سر میں درد ہے کوئی ٹیبلیٹ دیں دے۔یمان کچھ دیر بعد بولا تو فجر سر ہلاتی اُٹھ کھڑی ہوئی

!حال

بھول جاؤ۔دلاور خان کی آواز پہ یمان سوچ کے بھنور سے باہر نکلا

آپ یہاں آے کوئی کام تھا۔یمان نے اُن کی بات جیسے سنی ہی نہیں۔

تمہاری آواز سنی تو آگیا سوچا لائیو تمہارا سونگ سن لیا جائے۔اُس کو بات بدلتا دیکھا تو دلاور خان نے بھی بات کو طویل نہ دی۔

موم کہاں ہیں۔یمان نے پوچھا

کچن میں ہو گی تمہارے لیے کھانا بنوا رہی ہے اپنی نگرانی میں۔دلاور خان نے مسکرا کر بتایا

www.novelsclubb.com

وہ ہم سفر تھا مگر اس سے ہم نوائی نہ تھی

کہ دھوپ چھاؤں کا عالم رہا جدائی نہ تھی

عداوتیں تھیں، تغافل تھا، رنجشیں تھیں مگر

بچھڑنے والے میں سب کچھ تھا، بے وفائی نہ تھی

بچھڑتے وقت ان آنکھوں میں تھی ہماری غزل

غزل بھی وہ جو کسی کو ابھی سنائی نہ تھی

www.novelsclubb.com

ماہی ہر بات سے لاعلم اپنے کمرے میں گانا سننے میں مگن تھی جب آمنہ ہڑبڑائی سے اُس کے کمرے میں آئی جس سے ماہی نے چونک کر اُس کی حالت کو دیکھا

کیا ہو گیا ہے گھوڑے پہ کیوں سوار ہو؟ ماہی نے تعجب سے پوچھا

ماہی۔

آمنہ اتنا کہتی اپنی سانس ہموار کرنے لگی۔

پریشان کر رہی ہو اب تم مجھے۔ماہی نے کوفت سے کہا

ماہی ذہن نے قتل کر دیا۔آمنہ کی بات سن کر ماہی پھٹی پھٹی نظروں سے آمنہ کو دیکھنے لگی جس کی رنگت اُڑی ہوئی تھی۔

یہ۔۔کیا۔۔بے ہودہ مذاق ہے۔ماہی کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی

تم باہر چلو۔آمنہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر باہر لائی جہاں ماتم کا سماں تھا سب عورتیں پریشانی سے یہاں وہاں چکر لگا رہی تھی۔

ذین شاہ خاندان سے بیٹے کا قتل کیسے کر سکتا ہے وہ کب سے اتنا جذباتی ہو گیا ہم نے کہا تھا دور رہے اِس معاملے سے۔ حشمت صاحب پریشانی اور غصے کے ملے جلے تاثرات سے بولے

www.novelsclubb.com

اللہ سوہینا خیر بس۔ستارہ بیگم آمنہ اور ماہی پہ نظر ڈال کر پریشانی سے بولی اُن کی نظروں کا مطلب جان کر وہ دونوں لرز اُٹھی

اِن دونوں کو گاؤں سے باہر بھیجو۔بختاور بیگم نے کہا

کیوں۔ حشمت صاحب نے گھورتے پوچھا

کیونکہ آپ جانتے ہیں خون کے بدلے خون یا خون بہا میں ونی میں ہماری بیٹیاں جائے گی ماہی ذین کی بہن ہے تو آمنہ منگ۔بختاور بیگم کی بات پہ ماہی گرتے گرتے بچی اُس کو اپنی سماعتوں پہ یقین نہیں آرہا تھا یہ اچانک کیا ہو گیا تھا وہ جو پہلے شوق سے ونی بیس ناولز پڑھا کرتی تھی پر اب جب ایسے ہی اپنی ماں سے بات سنی تو اُس کا دل کیا کہیں جا کر چُھپ جائے جہاں کوئی اُس کو تلاش نہیں کر پائے۔

ایسا ہر گز نہیں ہو گا اچھا اچھا بولوں۔حشمت صاحب افسردگی سے بولے

لالا ہیں کہاں۔ماہی نے گھٹی گھٹی آواز میں پوچھا تو آمنہ کی نظر داخلی دروازے پہ آتے ذین پہ پڑی جس کی بوسکی کلر کی قمیض خون میں نہائی ہوئی تھی

یہ کیا کر دیا بدبخت۔ حشمت صاحب اُس پہ گرجے

میں نے کچھ نہیں کیا بابا جان۔ذین عجیب لہجے میں کہتا اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگا ماہی سے مزید سب کچھ دیکھا نہیں گیا تو اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئ۔

پورا گاؤں حویلی میں موجود تھا اُن کے دُکھ میں شریک ہونے کے لیے دلدار شاہ کی لاش جیسے ہی حویلی میں داخل ہوئی تو شبانا بے ہوش ہو گئ تھی اُس کی ماں فردوس بیگم نے اپنا سینا پیٹ ڈالا تھا ساری عورتیں اُن کو حوصلہ دینے میں لگی ہوئی تھی دوسری طرف لڑکیاں قرآن پاک پڑھنے میں مصروف تھی جن میں سفید شلوار قمیض کے ساتھ کالے رنگ کی شال پہنے آروش بھی شامل تھی جس کی آنکھ سے ایک آنسو تک نہیں بہا تھا حریم کچھ دوری پہ بیٹھی سیپارہ پڑھ رہی تھی رو رو کر اُس کی آنکھیں سوج چُکی تھی نور اور نازلین کا حال بھی کچھ سہی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

تائی جان یوں ماتم نہ کریں اللہ کی امانت تھی اللہ نے واپس لیں لی یوں ماتم کرنے سے آپ بس اللہ کو ناراض اور اپنے بیٹے کی روح کو تکلیف دے رہی ہیں۔آروش نے فردوس بیگم کو اپنا سینا پیٹتے دیکھا تو سیپارہ پورا کر اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُن کو دیکھ کر بولی

آروش تم شبانا کو جا کر دیکھو۔ کلثوم بیگم نے کہا تو وہ سر ہلاتی وہاں سے اُٹھ گئ۔

کیوں آئی ہو تم یہاں۔ آروش جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی شبانا اُس پہ چیخی

پورا گاؤں یہاں جمع اِس لیے اپنے لہجے پہ قابوں پائے۔ آروش سپاٹ لہجے میں بول کر الماری سے اُس کے لیے اجرک نکالنے لگی

تمہارے چہرے پہ کوئی غم کیوں نہیں آروش دودھ شریک ہی سہی بھائی تھا تمہارا ظالموں نے اُس کے سینے پہ گولیاں چلائی منہ میں بھی دماغ پہ بھی جس سے میرا دلدار مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ شبانا اتنا کہتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جب کی حرکت کرتے آروش کے ہاتھ تھم سے گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ کمینہ میرے ہاتھ آجائے اپنی پستول کی ساری گولیاں اُس پہ ختم کروں گا پہلے اُس کے دماغ پہ گولی برساؤں گا جس سے اُس نے ہمارے خاندان کی عزت کو سوچا اُس کے بعد منہ میں گولیاں برساؤں گا جس سے بڑا عشق معشوقی کا اظہار کر رہا تھا پھر سینے میں جہاں اُس نے ایک سید زادی کے لیے جذبات رکھے۔

غرور سے بھرا لہجہ یاد آیا تو آروش کے چہرے پہ تلخ مسکراہٹ آئی۔

بیشک انسان بھول جاتا ہے پر اللہ نہیں بھولتا۔آروش بڑبڑاتی شبانا کے پاس آئی

باہر چلیں آخری دیدار کر لیں نمازِ جنازہ کا وقت ہونے والا ہے۔آروش اجرک سے

اُس کا وجود ڈھانپتی بولی پھر جانے لگی جب شبانا نے اُس کی کلائی کو دبوچا

تم نے بددعا دی تھی نہ۔شبانا کا لہجہ کٹیلا تھا آروش استہزایہ انداز میں مسکرائی

ایک بوڑھی ماں کے دل سے آہ نکلی ہو گی جب اُس کا کم عمر بیٹا اغوہ ہو گیا ہو گا یہ بات جان

کر اُن کے دلوں میں بھی قیامت برپا ہو گی ہو گی اور آپ تو جانتی ہیں ماں کی دعا اور بددعا

عرش کو ہلانے تک کی طاقت رکھتی ہے۔آروش پتھرائے لہجے میں گویا ہوئی تو شبانا کی

آنکھوں سے بہتے آنسو ایک پل کو رکے تھے۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤

رات کا وقت تھا آمنہ ماہی کے کمرے میں آئی جو سر گھٹنوں پہ رکھے سوچوں میں گم تھی۔

دو دن بعد جرگہ بیٹھایا جائے گا دعا کرنا سب ٹھیک ہو۔آمنہ اُس کے پاس بیٹھتی بولی

اباجان کبھی لالا کی جان داؤ پہ نہیں لگائے گے۔ماہی کھوئے ہوئے لہجے میں بولی

جانتی ہوں زمینے اباجان اُن کے نام کروانے کے لیے تیار ہیں کیا پتا وہ ونی کا خون بہا کی شرط نہ رکھے۔آمنہ اُمید بھرے لہجے میں بولی

تمہیں لگتا ہے شاہ خاندان کو زمینوں کی پرواہ ہے یا ضرورت اُن کے خاندان کا فرد قتل کیا گیا ہے وہ شانت نہیں بیٹھے گے۔ماہی نے اُس کو حقیقت سے روشناس کروایا

ہم کیا کر سکتے ہیں ہو گا تو وہی جو شہباہ شاہ کا فیصلہ ہو گا۔آمنہ نے گہری سانس لیکر کہا

اُس کی اپنی بیٹی ہے پھر بھی کسی اور کی بیٹی کا اندازہ نہیں اُس کو۔ماہی حقارت سے بولی

ماہی یہ وقت ایسی باتوں کا تو نہیں پر ایک بات بتاؤ تم آروش شاہ سے اتنا چڑتی کیوں ہو ہم تو اُس سے ملی بھی نہیں بس اُس کا ذکر سنا ہے جس میں لوگوں کے لہجے میں۔رشک ہوتا تھا حسد نہیں گاؤں میں سب کہتے ہیں پوری حویلی میں ایک آروش شاہ ہے جو سب سے الگ سب سے مختلف منفرد اور نیک دل کی ہے پھر تم کیوں۔آمنہ نے اپنے اندر پلتا سوال اُس کے سامنے کیا

www.novelsclubb.com

مجھے اُس سے کوئی سروکار نہیں یار بس حویلی والوں سے چڑ ہے جو غلطی کسی کی بھی ہو سزا ہم لڑکیوں کو ملتی ہے ونی کی صورت میں ویسے تو اصولوں کے بڑے پکے ہیں وہ خاندان کے باہر شادی نہیں کرتے تو کیا اب غیر سید لڑکی کو اپنا بنائے گے ؟ ماہی کے سوال پہ آمنہ دُکھ سے مسکرائی

ونی میں آنے والی لڑکی کو کب اُس کا رتبہ ملا ہے کب اُس کو بیوی مانا گیا کب اُس کو انسان سمجھا گیا ہے اگر وہ ایسی کوئی خواہش کرے گے بھی تو باندھی بنائے گے جس کی حیثیت ملازماؤں جتنی بھی نہیں ہو گی۔ آمنہ کی سفاک بات پہ ماہی کا دل سہم سا گیا تھا

تم پریشان نہیں ہو ایسی بات ہوئی بھی تو میں قربانی دوں گی۔ آمنہ۔نے اُس کے چہرے پہ خوف دیکھا تو تسلی کروائی دروازے کے پار کھڑے ذین کے بخوبی یہ الفاظ سنے تھے پھر مرے مرے قدموں سے واپس لوٹ گیا

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤

!ماضی

یمان کالج آیا تو نظریں لاشعوری طور پہ آروش کو تلاش کرنے لگی جو آج اُس کو نظر نہیں آئی وہ جانتا تھا اِس وقت وہ کہاں ہو گی تبھی اپنا بیگ کلاس میں چھوڑتا لائبریری کی جانب آیا جہاں اُس کی سوچ کے مطابق آروش کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھی وہ آج براؤن کُھلے عبائے میں تھی نقاب اور حجاب دستانے یہ تینوں چیزیں یمان کو بُری طرح اٹریکٹ کر رہی تھی یمان چلتا ہوں عین اُس کے سامنے والی جگہ پہ بیٹھ گیا جس سے وہ آسانی سے اُس کو دیکھ سکتا تھا آروش کی ایک عادت وہ جان گیا تھا وہ جہاں بھی بیٹھتی تھی آس پاس نظریں نہیں ڈوراتی چاہے پھر کلاس ہو یا لائبریری اِن دونوں جگہوں کے علاوہ یمان نے اُس کو کیفے یا گراؤنڈ وغیرہ میں نہیں دیکھا تھا وہ کافی محتاط رہتی تھی پر اُس کا دل شدت سے چاہ رہا تھا وہ اُس کی طرف دیکھے جو نا ممکن سا تھا۔

یمان کلاس کا وقت ہو گیا ہے تم یہاں کیوں بیٹھے ہو ابھی تک۔ یمان کا کلاس فیلو عرفان جس سے اُس کی اچھی بات چیت ہوتی رہتی تھی وہ آ کر اُس سے بولا عرفان کی بات پہ یمان کی نظریں اُس جگہ پہ پڑی جہاں آروش تھی پر اب وہ نہیں تھی۔

کیا وہ چلی گئ۔ یمان نے بے اختیار سوچا

یمان۔ عرفان نے اُس کے آگے ہاتھ لہرایا

سوری چلو۔ یمان اپنا سر جھٹک کر عرفان کے ساتھ کلاس میں داخل ہوا جہاں آروش پہلے ہی موجود تھی۔

عجیب جادو گرنی ہے۔ یمان اُس کو دیکھتا بڑبڑایا

تمہیں پتا ہے آج ٹیسٹ کی رزلٹ اناؤس ہو گی۔ عرفان نے یمان سے کہا

ہمم پتا ہے میں نے تو اپنی طرف سے بیسٹ دیا تھا۔ یمان اُس کی بات کے جواب میں بولا

سیدہ آروش شاہ کون ہے ؟اُن کی کلاس میں ایک لڑکی داخل ہوتی بولی تو یمان کی نظر ایک سیٹ چھوڑ کر دوسری سیٹ پہ بیٹھی آروش پہ پڑی جو اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

جی میں ہوں۔ آروش نے بتایا

www.novelsclubb.com

آپ سے کوئی ملنے آیا شاید آپ کے فادر ہیں وہ۔ لڑکی نے بتایا تو آروش سر ہلاتی کلاس سے باہر جانے لگی اُس کے جانے کے بعد یمان کو اپنے اندر خالی پن کا احساس ہوا

ویسے اِن محترمہ کو داد دینی پڑے گی پورا ٹائیم ایک سیکنڈ کے لیے بھی نقاب نہیں اُتارتی حیرت کی بات تو یہ ہے اِن کا حجاب اور نقاب خراب بھی نہیں ہوتا عجیب مغرور قسم کی لڑکی ہے کسی سے بات بھی نہیں کرتی چلو ہم لڑکے ہیں ہم سے پردہ پر لڑکیوں سے تو کر سکتی ہے تمہیں پتا ہے یمان کل ہماری کلاس فیلو نے دوستی کا ہاتھ بڑھایا تو جواب میں کہنے لگی آپ کو اگر ہیلپ چاہیے تو آجانا پر میں دوست نہیں بناتی۔ عرفان اپنی دھن میں یمان کو بتانے لگا جو غیر دماغی حالت میں سنتا رہا

میں آتا ہوں۔ یمان اتنا کہہ کر کلاس سے چلا گیا

ارے کہاں پروفیسر کے آنے کا وقت ہے۔ عرفان اُس کو آواز دیتا رہ گیا۔

یمان کلاس سے باہر آتا آروش کو تلاش کرنے لگا جو گراؤنڈ میں کسی شخص کے ساتھ کھڑی تھی جو کاٹن کے شلوار قمیض کے ساتھ کندھوں پہ شال ٹکائی ہوئی تھی اُن کی رعبدار شخصیت کو دیکھ کر یمان کو اندازہ ہو گیا آروش کا باپ ہو گا اور یہ بھی کے وہ کسی بڑے خاندان سے ہو گی یہ خیال آتے ہی یمان نے اپنے ہونٹ بے دردی سے کچل ڈالے ایک عجیب سی بے چینی اپنے اندر پھیلتی محسوس ہوئی جس کو وہ کوئی نام نہیں دے پا رہا تھا۔

میں کیوں سوچ رہا ہوں اُن کے بارے میں اتنا۔ یمان خود ملامت کرتا کلاس کی طرف گیا جہاں پروفیسر نے کلاس لینا شروع کر دی تھی۔

سر مے آے کمنگ۔ یمان جانتا تھا جواب کیا ہو گا پر پھر بھی مروتً پوچھا

نو جن کو وقت کی قدر نہیں وہ میری کلاس اٹینڈ نہیں کر سکتا۔ پروفیسر کے صاف چٹ انکار پہ یمان اپنا سا منہ لیکر جیسے ہی پلٹا نظریں آروش کی شہد آنکھوں سے ٹکرائی یمان کا دل زور سے دھڑکا تھا آج پہلی بار اُس نے آروش کی آنکھوں میں دیکھا تھا اور یمان کا دل اُس کے ہاتھوں سے پھسلا تھا دوسری طرف آروش یمان کو پلٹتا دیکھ کر اپنی آنکھوں کو نیچے کر لیا تھا پر یمان کا کام تمام ہو گیا تھا آروش نے پروفیسر کا جواب سن لیا تھا اِس لیے ایک ہی جواب اپنے لیے الگ سننا نہیں چاہا اور کلاس کے بجائے دوسرے راستے چل دی جب کی یمان کے قدم زمین میں جکڑ گئے تھے

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 6

جرگے میں کیا فیصلہ ہو گا۔شازل پر سوچ لہجے میں دیدار سے بولا

ہونا کیا ہے ذین سالک کا خون یا پھر اُن کے خاندان کی لڑکی ونی میں آے گی۔دیدار حقارت لہجے میں بولا

اُس سے کیا ہو گا جانے والا تو جا چُکا ہے بہتر ہے اُن کو معاف کر دیا جائے ہمیں کیا پتا غلطی کس کی تھی اور کیسے قتل تک بات پہنچی۔شازل نارمل لہجے میں بولا دیدار نے آنکھیں سکڑ کر اُس کو دیکھا

ہوش میں ہو شازل شاہ؟ کیا تمہاری نظر میں دلدار شاہ کے خون کی یہ ایک اہمیت ہے جو اُن کو معاف کر دیا جائے دلدار شاہ کو انصاف ملے گا ذین سالک کا قتل تو میرے ہاتھوں پکا۔دیدار اُس پہ بڑس پڑا

www.novelsclubb.com

انصاف کرنے والی ذات اللہ ہے ہم کون ہوتے ہیں کسی کی جان لینے والے اور بیشک جان لینے سے زیادہ بچانے والا بڑا ہوتا ہے قتل کرنے سے کیا ہو گا کیا دلدار لالا واپس زندہ

ہو جائے گے ؟ونی میں آنے والی معصومہ لڑکی کا کیا قصور جو بے قصور ہو کر ساری زندگی اپنی قسمت پہ ماتم کرے گی۔شازل نے اپنی طرف سے رائے دی

شاہ خاندان سے ہو کر تم اتنے بزدل ہو گے ہمیں اندازہ نہیں تھا بہت مایوس کیا ہے ساری زندگی شہر رہے ہو تبھی یہ حال ہے شہری لڑکے تو ہوتے ہیں بزدل ہیں جن کو اپنا دفع کرنا نہیں آتا۔دیدار شاہ کی آنکھوں میں کسی کا خون میں لت پت وجود لہرایا تو شازل کو باتیں سنا ڈالی

مجھے ایسی بہادری کی ضرورت بھی نہیں جہاں ناحق فیصلے کیے جائے میں بابا سائیں سے بات کروں گا اگر ہم مرد اپنی مرضی سے باہر خاندان کی لڑکی کو حویلی نہیں لا سکتے اُن کو اپنا نام نہیں دے سکتے تو ونی کے نام پہ بھی کوئی دوسری لڑکی نہیں آے گی۔شازل شاہ پر عزم لہجے میں بولا دیدار کی بات پہ اُس کو اکتاہٹ ہونے لگی تھی تبھی اُس نے سوچ لیا اُس کو کیا کرنا ہے۔

تم تایا جان سے بات کرو گے اور بات مان لیں گے مطلب بھولوں وہ گاؤں کے سرپنچ ہیں اُن کی بات سب کو ماننی پڑے گی وہ جو فیصلہ کرے گے سب کو سر خم کرنا پڑے گا ورنہ اور

طریقہ بھی ہے ہمارے پاس تم عقل کے ناخن لواُن کے غصے کو ہوا نہ دو۔دیدار نے کچھ ناگوار لہجے میں کہا

باباسائیں سے بات تو میں کر کے رہوں گا مجھے سمجھ نہیں آتا ہمارے گھر میں بھی بہن بیٹیاں ہیں پھر ہم کسی اور کے ساتھ ناانصافی کیسے کر سکتے ہیں۔شازل بھی اپنی بات کا ایک تھا

ابھی فیصلہ نہیں ہوا تم کیوں ضد کر رہے ہو کیا پتا ونی نامانگے خون مانگیں۔دیدار نے سنجیدگی سے کہا

اگر ونی میں آے لڑکی تو آپ کیا اُس سے نکاح کرے گے؟شازل نے بے تاثر لہجے میں بولا دیدار کی آنکھوں میں طنزیہ تاثرات اُبھرے

www.novelsclubb.com

نہیں۔دیدار نے صاف چٹا جواب دیا

باباسائیں کا فیصلہ آخری ہو گا یہی باتیں کی تھی آپ نے تو پھر آپ کیسے اب انحراف کر سکتے ہیں بقول آپ کے آپ تو انصاف دلانا چاہتے ہیں لالا کو۔شازل نے وجہ جاننا چاہی

تم اور دُرید بھی ہو تو۔

میرا تو کوئی نام ہی نہ لیں اور لالا سے کس منہ سے کہے گے کیا وہ

بس شازل سالوں پُرانی باتوں کا وقت نہیں۔شازل جو دیدار کی بات پہ ہتھے سے اُکھڑ گیا تھا تبھی بولتا جا رہا تھا پر دیدار نے ہاتھ اُٹھا کر مزید بولنے سے باز رکھا۔شازل سنجیدگی سے دیدار شاہ کو دیکھتا وہاں سے چلا گیا۔

پلر کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی آروش نے اُن کی ساری باتوں کو سُن لیا تھا شازل کے جاتے ہی وہ دیدار کے پاس آئی۔

شہری لڑکے کمزور ہوتے ہیں تو کیا اُن پہ ظلم کرنا اپنی طاقت کو آزمانہ مردانگی ہے یا بہادری۔آروش نے مصنوعی نا سمجھی تاثرات سجائے۔پوچھا

تم میں کب عقل آے گی آروش بار بار تمہیں یاد کیوں کروانا پڑتا ہے تمہارا رتبہ کیا ہے تم کس خاندان سے تعلق رکھتی ہوں تمہاری حدود کیا ہے۔دیدار نے تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا جو کالے کپڑوں میں ملبوس اچھے سے سر پہ ڈوپٹہ پہنے اور کالی شال کندھوں کے اطراف اوڑھے رات کا حصہ لگ رہی تھی

میں نے ایک سوال پوچھا ہے۔آروش نے کندھے اُچکائے۔

جواب سُننے کی ہمت ہے ایسا نہ ہوا ایک بار پھر مہینوں تم ہسپتال کے بیڈ پہ پڑی رہو۔دیدار کی بات پہ آروش نے زور سے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بند کیا تھا اِس پل اُس کو کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا۔

آروش شاہ گر کر اُٹھنا جانتی ہے اور جو اپنی حدیں پھلانگتے ہیں اُن کو حد میں رکھنا بھی جانتی ہے پر وہ اپنے فیصلے اپنے رب پہ چھوڑتی ہے جس کا جواب اللہ تعالیٰ اچھے سے لیتا ہے۔آروش کے چہرے پہ عجیب چمک در آئی تھی جس کو دیکھ کر دیدار کا خون کھول اُٹھا تھا اُس نے زور سے آروش کا جبڑا دبوچا۔

لڑکی ہو لڑکی بن کر رہو تا یا جان کی لاڈلی نہ ہوتی تو لاش بھی نہ ملتی تمہیں۔دیدار چُبھتے لہجے میں بولا

ہاتھ ہٹائے لالا ورنہ میری ایک چیخ آپ کی زندگی کا آخری دن ثابت کرے گی۔آروش دیدار کا ہاتھ ہٹا کر تنبیہہ لہجے میں بولی

لڑکی

لڑکی یا لڑکے کی بات مت کریں اگر آپ بھول رہے ہیں تو بتا دوں میں لڑکی ہوں پر حویلی میں میری حیثیت آپ سے زیادہ ہے میں شہباز شاہ کی اکلوتی بیٹی ہوں۔آروش دیدار شاہ کی بات روک کر طنزیہ نظروں سے بول رہی تھی پر آخری بات پہ اُس کے لہجے میں فخریہ انداز آ گیا تھا

اچھا اِس اکلوتی بیٹی کی خواہش کیا انہوں نے پوری تھی تمہاری آہ پُکار انہوں نے سُنی تھی تمہاری تڑپ نے اُن کا دل پِگھلایا تھا نہیں آروش بی بی نہیں جانتی ہو کیوں؟ دیدار اُس کے دل پہ کاری ضرب مارتا آخر میں اُس کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا جب کی چہرے کے تاثرات طنزیہ سے بھرپور تھے آروش کی رنگت فق ہو گئی تھی آنکھوں میں نمی سی اُترنے لگی تھی جس کو اندر دھکیلنے کے لیے وہ بار بار آنکھوں کو جھپک رہی تھی۔

میں بتاتا ہوں کیونکہ اُن کو اپنی بیٹی چاہیے جتنی منت اور مرادوں سے ملی تھی پر ان کے لیے سب سے زیادہ ضروری اپنے اصول ہے جن کے سامنے اُن کی اپنی بیٹی بھی نہیں۔دیدار تمسخرانہ لہجے میں کہہ کر اپنے کندھے پہ شال ڈالتا چلا گیا آروش کی پتھرائی نظروں نے دور تک اُس کا پیچھا کیا جب تک وہ حویلی کے بڑے ہال کا دروازہ عبور نہیں کر گیا۔

غیر کے لیے اپنوں سے نفرت کر رہی ہو۔اپنی والدہ کی آواز سے آروش نے گردن موڑ کر شکوہ کرتی نظروں سے اُن کو دیکھا جو جانے کب سے یہاں کھڑی تھی اور افسوس کرتی نظروں سے اُس کو تک رہی تھی۔

رات ہو گئی ہے اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔آروش اُن کی بات کا جواب دیئے بنا کہا

نامحرم کی محبت برباد کرتی ہے تب تک اُس کے لیے خود کی ذات فراموش کروں گی اُس کے نا ملنے کا سوگ مناؤں گی۔کلثوم بیگم اُس کا بازوں پکڑتی بولی

غلط اماں سائیں سراسر غلط میں اُس کے نا ملنے کا سوگ نہیں مناتی نہ اپنی ذات فراموش کر رہی ہوں مجھے خود پہ افسوس ہوتا ہے ایک سید گھرانے سے تعلق رکھنے کے باوجود کیسے میری نظریں بھٹکی کیسے میرے دل نے میرے ساتھ دغا بازی کیسے میں نے اپنے رب کو ناراض کر لیا یہ بات مجھے اندر ہی اندر کاٹتی ہے کے میرا رب مجھ سے ناراض ہے میں ہر وقت نامحرم کے خیالات میں کھوئی رہتی ہوں میرا دل چاہتا ہے اماں سائیں اس اذیت سے بار بار گزرنے سے اچھا ہے ایک دفع خود کو مار دوں پر خودکشی کی جو سزا ہے اُس کو سوچتے ہی روح کانپ اُٹھتی ہے تبھی یہ زہر بھری زندگی گزار رہی ہوں اُس انتظار میں ہوں کب

عزرائیل کو حکم ہو گا کب میرے جسم سے روح نکلے گی کیونکہ میرے اندر جینے کی کوئی خواہش کوئی تمنا نہیں تنگ آ گئی ہوں اپنی سوچوں سے جس میں نامحرم کا بسیرا ہے آپ یا تو میرا گلا دبا کر میری جان نکال دے یا میرے لیے دعا کریں پر میں بدکردار نہیں بن سکتی یہ لفظ مجھے پل پل مارتا ہے ایک باکردار لڑکی نامحرم کو نہیں سوچتی۔ آروش کی آنکھوں میں آنسو لڑیوں کی صورت میں گال بھگا رہے تھے کلثوم بیگم اپنی جگہ ساکت آروش کا چہرہ دیکھ رہی تھی جہاں سوائے تکلیف کے کچھ نہیں تھا ہر وقت خود کو مضبوط ظاہر کرنے والی آروش اِس وقت بُری طرح سے ٹوٹ چکی تھی۔

اللہ سے دعا کرو میرے بچے۔ کلثوم بیگم اُس کو اپنے سینے سے لگاتی بولی

کرتی ہوں بہت کرتی ہوں ہر وقت کرتی ہوں پر تکلیف ختم نہیں ہوتی میں نامحرم کے خیالوں سے نکلنا چاہتی ہوں اماں سائیں پر نکل نہیں پاتی اُس کا دھیان بھٹکانے کے لیے کچھ اور سوچنے لگ جاتی ہوں پر پھر دوبارہ اُس کے گرد سوچے آ جاتی ہے۔ آروش ان سے الگ ہوتی بولی کلثوم بیگم دکھ افسوس سے اپنی جوان بیٹی کی حالت دیکھتی رہ گئی جو سب سے خفا رہنے لگی تھی

کتنے ستارے ہیں آسمان میں ؟عیشا نے بہت وقت تک یمان کی نظریں آسمان پہ جمی دیکھی تھی تو شرارت سے پوچھا

لاتعداد۔ یمان چاند پہ نظر جمائے بولا

کالج کیسا جارہا ہے تمہارا؟عیشا نے دوسرا سوال پوچھا اُس کے سوال پہ یمان کی آنکھوں کے سامنے سرمئی آنکھوں کا عکس لہرایا تو آنکھوں کو بند کر کے کھولا۔

اچھا جارہا ہے۔ یمان نے مختصر بتایا۔

عیشا اماں بولا رہی ہیں نیچے۔ فجر چھت پہ آتی عیشا سے بولی ساتھ میں اپنا ڈوپٹہ کندھوں پہ ڈالنے لگی جو نماز پڑھنے کی وجہ سے اُس نے حجاب کی صورت میں پہنا تھا۔

آپی کیا آپ سارا دن عبائے میں رہ سکتی ہیں ساتھ میں حجاب نقاب بھی ہوں اور ہاتھوں کو کور کرنے کے لیے دستانے بھی ہو۔ یمان نے کھوئے ہوئے لہجے میں فجر سے کہا جو اُس کی بات پہ چونک کر اُس کا خوبصورت چہرہ دیکھنے لگی جہاں ہلکی مسکراہٹ تھی یمان جوانی کی

دہلیز پہ جیسے قدم بڑھا رہا تھا اُس کی شخصیت میں کشش ہوتی جا رہی تھی چہرے پہ ہلکی ڈاڑھی بھی تھی جو اُس پہ خوب جچتی تھی

ٹھنڈ ہو تو ورنہ نہیں۔ فجر کو جانے کیوں یمان آج بدلا سا لگا اُس کو یمان کے چہرے پہ کسی اور عکس نظر آ رہا تھا اُس وہم کو ہٹا کر وہ بات کو مذاق کا رخ دے گئی تھی۔

وہ تو گرمیوں میں بھی کرتی ہیں اُن کا نقاب اتنا اچھے سے کیا ہوتا ہے کے خراب بھی نہیں ہوتا۔ یمان بے دھیانی بولتا چلا گیا فجر ٹھٹک کر یمان کو دیکھنے لگی

وہ کون؟ فجر کا لہجہ سنجیدہ تھا

میری کلاس فیلو ہے سید گھرانے سے تعلق ہے اُن کا۔ یمان نے بتایا

کیا وہ عمر میں تم سے بڑی ہے؟ جس ترز خطاب اور احترام سے یمان نے زکر کیا فجر کو پہلا خیال یہی آیا

نہیں کیوں؟ یمان نے سوالیہ نظروں سے فجر کو دیکھا

www.novelsclubb.com

ایسے ہی پوچھا خیر تم اُس کو چھوڑو نیچے آجاؤ کل کالج بھی جانا ہے تم نے۔ فجر نے اُس کا دھیان دوسری طرف کرنے کے خاطر کہا وہ نہیں چاہتی تھی یمان کسی لڑکی کو سوچے یا اُس کے بارے میں بات کریں

جی آتا ہوں۔ یمان جواب دیتا اُس کے ساتھ نیچے کی جانب آکر سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھا جب کی فجر اپنے اور عیشا کی مشترکہ کمرے میں آئی تو دیکھا عیشا یمان کا رجسٹر تھامے بیٹھی تھی۔

یمان کا رجسٹر تمہارے پاس؟ فجر بیڈ پہ بیٹھ کر بولی

ہمم یہ دیکھو یمان نے کسی کا اسکیچ بنایا ہے شاید پر اُس کا چہرہ نہیں پشت ہے پر معلوم پھر بھی ہو جاتا ہے کسی لڑکی کا ہے۔ عیشا متجسس لہجے میں فجر کو یمان کا رجسٹر دیکھانے لگی پر فجر کی نظریں اسکیچ کے نیچے کیپشن پہ جمی تھی جو کچھ یوں تھا۔

"*دل کیوں کھینچا جاتا ہے اُس کی طرف

پہلے یمان کی باتیں پھر اسکیچ اُس کا کیپشن پڑھ کر فجر کو اپنے اندر خدشات پلتے محسوس ہوئے جس کو جھٹک کر اُس نے خود کو پر سکون کیا

کیا پتا کالج کا اسائمنٹ ہو۔ فجر رجسٹر اُس کے ہاتھ سے لیکر بولی۔

لڑکی کے حجاب کا اسائمنٹ یمان کو کیوں ملے گا۔عیشا کو جیسے تعجب ہوا

مجھے کیا پتا لائیٹ آف کر کے سو جاؤ۔ فجر اتنا کہتی کروٹ لیکر سو گئ

یمان کالج آیا تو اُس کی نظریں اپنے کالج کے بگڑے گروپ پہ پڑی جو اپنی نظروں میں عجیب سا تاثر لیے کسی کو دیکھ رہے تھے یمان نے اُن کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو آنکھوں میں مرچیں چُبھنے لگی کیونکہ اُن کی نظریں دنیا جہاں سے غافل ہمیشہ کی طرح عبایا پہنے آروش پہ تھی جو کسی کتاب کو پڑھنے میں اِس قدر مصروف تھی کے آس پاس کا ہوش بھی نہیں تھا یمان ایک غصے بھری نظر اُن گروپ پہ ڈال کر چلتا ہوں آروش کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا جس وجہ سے آروش کا وجود اُن کی نظروں سے چھپ گیا تھا پر یمان خود کو لاتعلق ظاہر یہاں وہاں چہرہ گُھمانے لگا

آروش نے اچانک اپنے اُپر کسی کی پرچھائی محسوس کی تو چہرہ اُٹھا کر دیکھا تو کسی لڑکے کی پشت تھی آروش اپنا بیگ اُٹھاتی وہاں سے سیدھا لائبریری کی طرف بڑھ گئی یمان نے اُس کو جاتا دیکھ لیا تھا تبھی اپنے قدم اُس کے پیچھے کی طرف بڑھائے اتنے دنوں بعد یمان کا دل کیا تھا اُس سے مخاطب ہونے کو اپنی غیر ہوتی حالت پہ وہ قابو پاتا لائبریری میں داخل ہوا جہاں وہ کتابوں میں اپنا سر دیئے بیٹھی نظر آئی یمان چلتا ہوا اُس کے پاس والی چیئر پہ بیٹھ گئ آروش اُس کا بیٹھنا محسوس کر چکی تھی پر کوئی ری ایکٹ نہیں کیا۔

میرا نام یمان ہے۔ یمان کو کچھ اور سمجھ نہیں آیا تو اپنا نام بتا ڈالا آروش نے کوئی جواب نہیں دیا یمان کی نظر اُس کے ہاتھوں پہ پڑی جو جو آج براؤں دستانوں سے کور تھے۔

یمان بس اُس کو دیکھتا رہا دوبارہ مخاطب نہیں کیا کچھ منٹ بعد آروش اُٹھ کر وہاں سے چلی گئ۔

www.novelsclubb.com

بریک ٹائم ہوا تو یمان اپنے دوستوں کے ساتھ کیفے آگیا تھا جہاں فلحال آروش نہیں آئی تھی آروش کا بنا جواب دیئے اُٹھ کر چلے جانا اُس کو اُداس کر رہا تھا شاید پچھتاوا وہ کیوں مخاطب ہوا۔

یار یمان آج تو کوئی گانا سُنا دے۔ عرفان نے اچانک شوشہ چھوڑا

نہیں۔

کیوں نہیں؟ عرفان نے حیرت کا اظہارہ کیا کیونکہ پہلی بار یمان نے گانے سے صاف انکار کیا تھا

میرے پاس گٹار نہیں۔ یمان نے کندھے اُچکا کر کہا

لیں وہ تو کوئی مسئلہ میں ابھی لایا میرا کزن ہے اُس کے پاس ہو گا وہ کالج لاتا ہے میں ابھی لایا۔اب کی ان کا دوست فروز بول کر کیفے سے چلا گیا تبھی یمان کی نظر کیفے میں داخل ہوتی آروش پہ پڑی جس ہمراہ ایک آدمی تھا یمان کی آنکھوں میں تعجب اُبھرا وہ غور سے آدمی کی جانب دیکھنے لگا جو کلف زدہ شلوار قمیض پہنے کندھوں میں شال اوڑھے ہوئے تھا۔

www.novelsclubb.com

گاؤں کے لوگ ایسے ہوتے ہیں بھائی ہے اِن کا اکیلے نہیں ہوتی یہ کوئی نہ کوئی ساتھ ہوتا ہے۔ عرفان نے اُس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو تفصیل سے بتایا جس پہ یمان نے اپنی نظروں کا رخ بدلا۔

یہ لو۔فروز نے گٹار اُس کی طرف بڑھایا جس کو تھام کر وہ ٹیبل پہ بیٹھ گیا آروش پہ نظر ڈال کر اُس نے گٹار کی تاروں کو چھیڑا جس سے سب کی توجہ اُس پہ ٹھیر گئی جس کی وہ چاہتا تھا اُس کی بھی یمان کے چہرے پہ مسکراہٹ آ گئی تھی جس کو چھپانے کے لیے چہرہ نیچے کر لیا تھوڑی دیر سوچنے کے بعد اپنی آنکھوں میں آروش کا خود کا تراشا بت خیالوں میں لا کر گانا شروع کیا

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

www.novelsclubb.com

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

www.novelsclubb.com

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Aavan javan te mai

Yaara nu manawaan

Aavan javan te main

Yaara nu manabanaya

یمان نے اپنی بند آنکھوں کو کھولا تو چہرے پہ گہری مسکراہٹ نے احاطہ کیا سامنے آروش ٹھوڑی پہ ہاتھ کی مٹھی بنائے اُس کی طرف ہی متوجہ تھی اُس کی محویت خود پہ پا کر یمان کو انجانی خوشی محسوس ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

Enna Suna

Enna suna

Enna suna

O..

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna suna..

O..

Enna suna

O..

Enna suna

O..

www.novelsclubb.com

O...

Ho...

یمان کی نظریں آروش پہ ہی تھی جواب اپنے ساتھ بیٹھے آدمی کی کوئی بات سن رہی تھی آدمی کے چہرے پہ جھنجھلاہٹ اور غصے کے ملے جلے تاثرات تھے جو دور سے ہی یمان محسوس کر سکتا تھا آروش بھی کوئی بات کر رہی تھی پھر وہ دونوں باہر کی طرف بڑھنے لگے یمان کا دل اُداس ہونے لگا تھا اُس سے پہلے وہ گٹار دور کرتا دونوں واپس آ کر دوبارہ بیٹھ گئے یمان کے باہر جانے والے راستے کی جانب دیکھا جہاں بہت سارے اسٹوڈنٹ کھڑے اُس کا گانا سُن رہے تھے یمان کو اُن سب پہ بے حد پیار آیا جن کی وجہ سے آروش دوبارہ کیفے میں موجود تھی۔

Kol Hove te

Saik lagda Ae

Dour jave te

dil jalda Ae

Kehdi Aag naal

Rabb nay banaya

Rabb nay banaya

Rab nay banaya

www.novelsclubb.com

یمان نے پھر سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی اُس کو خود پہ کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو آنکھوں کو کھولا پر اُس کو اندازہ نہیں ہو پایا آروش کی طرف دیکھا تو وہ کچھ لکھنے میں مصروف تھی جس کو دیکھ کر یمان کا منہ بن گیا۔

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Aavan javan te main

Yaara nu manaawan

Aavan javan te main

Yaara nu manaawan

Enna suna

O..

Enna suna

O..

Enna suna

www.novelsclubb.com

O..

Enna suna

O..

Enna suna

O..

ایک مصرعہ چھوڑ کر یمان نے اپنے دوستوں کو گٹار واپس کیا تو سارا کیفے تالیوں کی آواز سے گونج اُٹھا جس پہ یمان محض مسکرا دیا۔

گھر جانے کا وقت ہوا تو کلاس میں رکھا اپنا بیگ لیکر جانے والا تھا جب اُس کی نظر ریڈ کلر کی چٹ پہ پڑی جو اُس کی سیٹ پہ تھی یمان اُس کو ہاتھ میں لیتا اُلٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگا پھر متجسس ہو کر کھول کر پڑھنے لگا جہاں خوبصورت ہینڈ رائٹنگ سے لکھا ہوا تھا

تمہاری آواز بہت خوبصورت ہے سُننے والا سحر میں جکڑ جاتا ہے۔

!سیدہ آروش شاہ

یمان کی آنکھیں حیرت اور بے یقینی سے پھیل گی اُس نے بار بار نیچے سطح پہ لکھا نام پڑھا

ایک بار

دو بار

تین بار

بار بار

پر وہ جیسے یقین کرنے سے قاصر تھا اُس کو یقین نہیں آرہا تھا کے یہ چٹ لکھنے والی اُس کی آواز کو پسند کرنے والی واقع آروش شاہ تھی جس کو پہلی دفع دیکھنے کے بعد اُس کو عجیب سی کشش محسوس ہونے لگی تھی جس کو دیکھنے کے لیے جس کے احساس کے لیے وہ بے قرار ہو جاتا تھا جس کے لیے دل میں بات کرنے کی خواہش اُبھری تھی آہستہ آہستہ حیرت اور بے یقینی کا اثر زائل ہوتا بے انتہا خوشی کی کیفیت نے اُس کے چہرے کو روشن کر دیا تھا۔

یمان نے پوری کلاس میں نظر ڈورائی جو پورا خالی ہو چکا تھا۔

میں پاگل ہو جاؤں گا۔چٹ کو زور سے مٹھی میں قید کیے یمان اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بڑبڑایا پہلی دفع کسی انوکھے خوبصورت احساس سے وہ روشناس ہوا تھا جس سے اُس کو سب کچھ اچھا لگ رہا تھا سب خوبصورت نظر آرہا تھا

یہ یمان مستقیم کا عشق کی سیڑھی پہ پہلا قدم تھا جس پہ پہنچ کر یمان اپنی زات فراموش کرتا جارہا تھا کئی راتیں اُس کی ایک چٹ کو دیکھتے گزر جاتی لیکن دل تھا جو بھرتا نہیں تھا ایک بار اور ایک بار اور کہتے ساری رات گزر جاتی۔

❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

www.novelsclubb.com

Episode 7

بابا سائیں مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔شازل شاہ کمرے کے باہر کھڑا شہباز شاہ سے اجازت طلب کرنے لگا۔

آؤ۔شہباز شاہ نے اجازت دی تو وہ اندر داخل ہوا۔

جرگے میں کیا ہو گا آپ نے کیا سوچا ہے۔ شازل شاہ ڈائریکٹ مدعے کی بات پہ آیا۔

ہماری حویلی کا بیٹا قتل ہوا جس کا حساب اُن کو دینا ہو گا خون کے بدلے خون۔ شہباز شاہ یکدم جلال میں آئے۔

اُس سے کیا ہو گا جانے والا تو چلا گیا نہ۔ شازل گہری سانس خارج کرتا بولا وہ جتنا ان چیزوں سے دور بھاگنا چاہتا تھا آج اُس میں بُری طرح پھس چُکا تھا وہ جانتا تھا کرنی سب نے اپنی ہے پر وہ ایک کوشش کرنا چاہتا تھا۔ جس کا نتیجہ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔

تو کیا اُس کو ہم انصاف نہ دلوائے دلدار شاہ کا خون اتنا سستا نہیں تھا۔ شہباز شاہ کڑک آواز میں بولے۔

آپ ساری بات جاننے کی کوشش کرے کے بات اِس مرنے مارنے پہ کیسے اُتر آئی پھر دیکھا جائے گا کیا فیصلہ کرنا ہے یوں کسی کی جان داؤ پہ لگانا کہاں کا انصاف ہو گا کیا پتا غلطی لالہ کی ہو۔ شازل شاہ نے اُن کو دوسرا رخ دکھانا چاہا

میں گاؤں کا سرپنچ ہوں شازل اِس لیے تم مجھے مت سبق پڑھاؤ قتل کے بدلے قتل یا پھر ونی میں اُن کی بیٹی آئے گی یہاں۔ شہباز شاہ سخت لہجے میں بولے۔

یہ کیا بات ہوئی بابا سائیں کرے کوئی بُھگتے کوئی کیا لڑکیوں کے جذبات نہیں ہوتے کیا جو یہاں رسم ورواج کے نام پہ اُن کو سولی پہ لٹکایا جاتا ہے اُن کے ارمانوں کا گلا گھونٹا جاتا ہے اُن کے ساتھ ظلم کیا جاتا ہے کب تک چلے گا یہ سب کیا ہم ساری زندگی اِس جاہلت میں گزارے گے۔شازل کی آواز بلند ہو گئ تھی۔

شازل شاہ ہوش میں رہ کر بات کرو۔شہباز شاہ نے غصے سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا

میں ہوش میں ہوں بابا سائیں آپ سب کو بھی ہوش میں آجانا چاہیے خدانخواستہ کل کلاں میرے سے قتل ہو جاے تو کیا آپ آروش

شازل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شازل نے جیسے ہی آروش کا نام لیا شہباز شاہ کا ہاتھ اُٹھے اُٹھتے رہ گیا غصے سے اُن کی رنگت سرخ ہو گئ تھی۔شازل کے چہرے پہ عجیب مسکراہٹ آئی۔

بابا سائیں بات اپنی اولاد پہ آئی تو تکلیف ہوئی نہ تو اُن ماں باپ کا سوچے جن کی بیٹیاں قربانی کا سامان بنی جن کے مرنے کے بعد چہرہ دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا اندازہ لگا سکتے ہیں

آپ اُن کی تکلیفوں کا جس بیٹی کو وہ ناز و سے پالتے ہیں کیا گزرتی ہو گی ان کے دلوں پہ جب وہ خود اپنی بیٹی کو ظالموں کے حوالے کرتے ہو گے۔ شازل بولنے پہ آیا تو بولتا چلا گیا۔

تم زیادہ بول رہے ہو اِس سے پہلے ہم تمہارا خون اپنے ہاتھوں سے کریں یہاں سے چلے جاؤ اور دوبارہ آروش کا نام مت لینا اگر تمہارے ہاتھ سے کسی کا قتل ہوا بھی تو ہم تمہیں پیش کرے گے نا کہ اپنی پُھول جیسی بیٹی کو۔ شہباز شاہ کی آخری بات پہ شازل اپنے باپ کو دیکھتا رہ گیا

کیا میری جان اتنی سستی ہے؟ شازل بدمزہ ہوتا خود سے بڑبڑایا۔

ابھی تو میں جا رہا ہوں پر آپ میری باتوں کو سوچیے گا ضرور اور کوشش کریں ایسی رسموں کو گاؤں سے آزاد کرے اب گاؤں بھی ایسی رسموں سے آزاد ہونا چاہیے تاکہ لڑکیاں بھی سکون بھری زندگی گزارے۔ شازل سنجیدگی سے کہتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ پیچھے شہباز شاہ نے اُس کی پشت کو گھورا۔

آروش کیا تم فری ہو؟ شازل شہباز شاہ کے کمرے سے نکلتا آروش کے کمرے کے پاس کھڑا اُس کو آواز دیتا بولا

جی لالا اندر آئے۔ آروش نے آنے کی اجازت دی تو وہ کمرے میں داخل ہوا۔

اسلام علیکم لالا۔ آروش نے سلام کیا جو شازل ہمیشہ کی طرح بھول گیا تھا

وعلیکم اسلام ایک درخواست لیکر آیا ہوں۔ شازل نے تمہید باندھی

آپ حکم کریں لالا۔ آروش محبت بھرے لہجے میں بولی

بیٹھو۔ شازل نے اُس کو بیٹھنے کا اِشارہ کیا اور خود بھی سائیڈ پہ بیٹھ کر بات کا آغاز کرنے لگا

آج جرگہ ہے تمہیں پتا ہو گا۔ شازل نے اُس کی طرف دیکھ کر پوچھا تو آروش نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا

www.novelsclubb.com

وہاں کیا فیصلہ ہو گا وہ بابا سائیں جانتے ہیں پر میں چاہتا ہوں جرگہ ہونے سے پہلے تم بابا سائیں سے بات کرو انہیں کہو وہ معاف کر دے انہیں خون بہا یا کسی معصوم لڑکی کو ونی میں نہ لائے یہ ظلم ہو گا اُس بے قصور پہ یہ میں سب تم سے کہہ رہا ہوں کیونکہ بابا سائیں ہم

سب سے زیادہ تم سے محبت کرتے ہیں سالوں پہلے بھی تمہاری خواہش پہ دادی جان کی خفگی موڑ کر تمہاری خواہش کا احترام کیا تھا تبھی تم اگر ان سے یہ بات کروں گی تو تمہاری بات کا پاس ضرور رکھے گے کیونکہ وہ تمہیں مایوس بلکل نہیں دیکھ سکتے نہ تمہاری بات پہ انکار یا نظر انداز کرنے کی ہمت پائے گے۔شازل اُس کے گال پہ ہاتھ رکھتا نرم لہجہ میں بولا آروش چہرے پہ اپنے لالا کی بات سن کر سایہ لہرایا۔

بابا سائیں آپ مجھے زندہ دفنا دیجئے گا میرا قتل کیجیے میری لاش کتوں کے سامنے کر دیجئے گا پر خدا کے واسطے میری یہ التجا پوری کرے ساری عمر پھر کچھ نہیں مانگوں گی پلیز مجھے ایک بار اُس سے ملنے دے۔

www.novelsclubb.com

کہاں کھو گی آروش۔آروش جو ماضی میں کھو گئی تھی شازل کے چٹکی بجانے پہ ہوش میں آئی۔

کہیں نہیں لالا آپ کی ہر بات درست پر بابا سائیں کتنی محبت کیوں نہ کریں پر اُن کو اپنے خود ساختہ اصولوں سے سب سے زیادہ لگاؤ ہے وہ میری بات بس سُنے گے مانے گی نہیں۔آروش نے سنجیدگی سے کہا

ایک بار کوشش کرو شاید تمہاری ایک کوشش کسی معصوم کی زندگی برباد ہونے سے بچ جائے۔شازل کی بات پہ اُس کے چہرے پہ اُداس مسکراہٹ نے بسیرا کیا شازل کی باتوں سے اُس کا گزرا ماضی بار بار سامنے آرہا تھا۔

جاؤ پھر۔شازل نے کہا تو وہ بیڈ سے اپنی شال اُٹھا کر کھڑی ہوئی شازل نے محبت سے اپنی بہن کو دیکھ کر گہری سانس خارج۔

وہ معصوم ہے کسی مظلم پہ ظلم نہیں کیا جاتا اُس کی عمر کا لحاظ کریں وہ برداشت نہیں کر پائے گا وہ بہت معصوم ہے بہت۔

شہباز شاہ کے کمرے کے دروازے پہ ہاتھ رکھا تو کئی سال پہلے اپنے کہے جُملے کانوں میں سُنائی دیئے جیسے اُس کی آنکھوں میں آنسو گال پہ پھسلا ایک بار پھر وہ اپنے جان نچھاور کرنے والے باپ کے پاس التجا کرنے آئی تھی فرق یہ تھا پہلے دل کی حالت سے مجبور ہو کر اور آج اپنے لالا کے اصرار کرنے پہ پہلے وہ خالی ہاتھ واپس لوٹا دی گئی تھی آج جانے کیا ہونا تھا

آپ سے بات کرنی ہے۔آروش کمرے کے بیچ کھڑی شہباز شاہ سے بولی جو اپنے بندوق کا معائنہ کرنے میں مصروف تھے۔

آجاؤ بیٹھو کرتے ہیں باتیں۔شہباز شاہ نے آروش کو دیکھا تو بندوق کو بیڈ سے ہٹا کر مسکرا کر بولے۔

www.novelsclubb.com

آج جرگے پہ کیا فیصلہ ہو گا؟آروش بنا بیٹھے مدعے کی بات پہ آئی شہباز شاہ کا چہرہ جو آروش کو دیکھ کر کھل اُٹھا تھا اُس کی بات پہ چہرے کے تاثرات سرد سپاٹ ہوئے جن کو دیکھ کر آروش کو افسوس ہوا اپنے آنے پہ۔

شازل نے بھیجا ہے تمہیں؟ شہباز شاہ نے پوچھا

جی۔ آروش نے سچ بتایا

اُس کو میں نے جواب دے دیا تھا۔ شہباز شاہ چہرہ دوسری طرف کیے بولے

آپ ایک بار پھر سے ظلم کرنے والے ہیں۔ آروش کے لہجے میں افسوس تھا۔

یہ ہم مردوں کا معاملہ تم دور رہو۔ شہباز شاہ کا انداز دیکھ کر آروش کا دل لہولہان ہوا تھا

جس باپ نے ہمیشہ شفقت دیکھائی تھی ان کا یہ رویہ اُس کی برداشت سے باہر ہوتا تھا

ٹھیک ہے پر ایک بات کہنا چاہوں گی معاف کرنا خدائی صفت ہے اللہ سب دیکھتا ہے

بچیوں سے اپنے والدین بہت پیار کرتے ہیں اُن کو ہر سرد ہوا سے بچاتے ہیں اگر آپ کا

فیصلہ کسی بچی کے لیے ٹھیک نہیں ہوا تو ایسا نہ ہو آپ میری شکل دیکھنے سے ترس جائے

آپ کہتے ہیں نہ میں آپ کے دل کا ٹکڑا ہوں تو کہی یہ ٹکڑا گم نہ ہو جائے اور آپ ڈھونڈ نہ

پائے۔

آرو ششششش

آروش اُس سے پہلے مزید کچھ بولتی شہباز شاہ کے کھردرے لہجے پہ خاموش ہوئی۔

آج یہ بات کہہ دی دوبارہ مت کہنا کیوں اپنے باپ کو نئی آزمائش میں ڈالتی ہوں۔ شہباز شاہ کا دل تڑپا تھا آروش کی بات پہ ایک اکلوتی بیٹی تھی جس کے لیے انہوں نے بہت لوگوں سے منہ موڑا تھا

آزمائش

آروش اتنا کہتی بے بسی سے ہنس پڑی جس سے اُس کی آنکھوں میں نمی اُتری

آزمائش تو میری زندگی ہے بابا سائیں ایک پچھتاوا ان دیکھی بے چینی تڑپ جو مجھے چین نہیں لینے دیتا۔ آروش کی بات پہ انہوں نے اُس کے سر پہ ہاتھ رکھا

زندگی میں کچھ چیزیں لاحاصل اور حسرتیں ہوتی ہے جن کو لیکر ہمیں جینا پڑتا ہے پہلے تم بچی تھی اب بڑی ہو اِس لیے ایک قصے کو بار بار مت دوہرایا کرو۔ شہباز شاہ کی بات پہ وہ کچھ قدم دور ہوتی کمرے سے باہر نکلی گی اُس کو مایوس جاتا دیکھ کر شہباز شاہ کو خود سے زیادہ شازل پہ غصہ آیا جس نے اُس کی کمزوری کو آزمایا تھا۔

کیا کہاں باباسائیں نے۔شازل جو بے صبری سے آروش کا اُس کمرے میں انتظار کر رہا تھا اُس کو آتا دیکھا تو بے صبری سے پوچھا

وہی جو آپ کو جواب دیا۔آروش نے بے تاثر لہجے میں بولا تو شازل نے ٹھنڈی سانس خارج کی۔

تم میں آخری اُمید تھی سوچا تھا تمہاری بات وہ مان لیں گے اب بس اللہ سے دعا کرنی ہے۔شازل جوابً بولا

لالہ سے کہے وہ بات کریں۔آروش کچھ سوچ کر بولی۔

تمہیں تو پتا ہے وہ کہاں ٹھیک سے باباسائیں سے بات کرتا ہوں اور میرا کہنا اُن کا کہنا ایک برابر ہے۔شازل نے کہا۔

www.novelsclubb.com

آپ جائے گے جہاں جرگہ بیٹھایا جارہا ہے؟آروش نے پوچھا

ظاہر ہے سب مرد جائے گے۔شازل نے بتایا۔

بابا سائیں کے بعد آپ تایا جان یا دیدار لالہ کو موقع نہ دیجئے گا کے سرپنچ کی پگڑی وہ پہنے بلکہ اُس جگہ پہ آپ بیٹھیے گا تاکہ ہماری گاؤں کے یہ اصول ختم ہو جائے۔آروش اُمید بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی جس کا جواب فلحال شازل شاہ کے پاس نہیں تھا وہ یہاں نہیں رہنا چاہتا تھا تو پھر گاؤں کا سرپنچ بننے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔

❤❤❤❤❤❤

نور آرہی ہے لنڈن سے۔ مسز خان نے صبح ناشتے وقت دلاور خان اور یمان کو بتایا۔

ماشاءاللہ بہت سالوں بعد آرہی ہے اب تو۔دلاور خان محبت سے اپنی بیٹی کا ذکر کرتے بولے۔

ہاں کہہ رہی تھی اب بھی بس چند دنوں کے لیے آئے گی۔ مسز خان نے بتایا یمان عدم دلچسپی سے سنتا رہا اُس نے بس نام سُنا تھا اُن کی بیٹیوں کا پر کبھی ملنے کا اتفاق نہیں تھا کیونکہ شادی کے بعد وہ دوسرے ملک میں رہائش پذیر تھیں۔

آج مجھے ایک کانٹریکٹ سائن کرنے جانا تھا میٹنگ ہے میری تو شاید آنے میں وقت لگ جائے۔ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے یمان نے اُن کی گفتگو میں مداخلت کی۔

کس کے ساتھ ہے؟ دلاور خان نے پوچھا۔

ہمایوں قُریشی ہے انہوں نے آفر کی ہے۔ یمان نے بتایا۔

ہمم اُس کی رکارڈنگ کب سے سٹارٹ ہے کیونکہ اِس بار میں جو فلم پرڈیوس کر رہا ہوں چاہتا ہوں اُس کے سارے گانے تمہارے ہو۔ دلاور خان نے بتا کر پوچھا۔

ابھی ٹھیک سے میری بات نہیں ہوئی اُن سے کانٹریکٹ سائن کرنے وقت معلوم ہو گا آپ بتائے آپ کب فلم کی شوٹنگ سٹارٹ کر رہے ہیں۔ یمان نے سنجیدگی کا مظاہرہ کیا۔

اِس سال تو بس ٹیلر ریلز ہو گا جس کے گانے میں تمہاری آواز ہو گی تو ٹیلر مشہور ہو گا میں تو چاہتا ہوں ہیروئن میں تمہیں کاسٹ کروں پر تم مانو گے نہیں۔ دلاور خان مزاحیہ لہجے میں بولے

مجھے سنگر ہی رہنے دے۔ یمان سر جھٹک کر بولا اُس کو فلموں میں کام کرنے کا بلکل شوق نہیں تھا۔

ہمارا بیٹا شائے ہے تمہاری فلم میں رومانٹک سین ہوتے ہیں ہمارا ایمان کہاں کر پائے گا۔ مسز خان کی بات پہ یمان کو کھانسی کا دورہ پڑا اُس کو مسز دلاور خان سے ایسی بات کی توقع نہیں تھی جب کی اُس کی سرخ رنگت دیکھ کر دلاور خان کا قہقہہ گونج اُٹھا

میرے خیال سے مجھے جانا چاہیے۔ یمان مستقیم نے جانے میں عافیت جانی۔

میری بات پہ غور ضرور کرنا۔ دلاور خان نے شوخ لہجے میں کہا مقصد یمان کو تنگ کرنا تھا جو وہ بھی ہو گیا تھا۔

یمان کا اپنا ایک اسٹوڈیو تھا وہ وہاں آیا تو ارمان پہلے سے وہاں موجود تھا کچھ پل تو وہ اُس کو دیکھتا رہا پھر ارمان نے اُس کو مخاطب کیا۔

سر وہ جب میں آپ کے گھر گیا تھا تو آپ کی بڑی بہن بہت خفا ہوئی انہوں نے دوبارہ آنے سے منع کیا کہا کے اُن کو اِن چیزوں کی نہیں بلکہ اپنے بھائی ضرورت ہے۔

اور۔ یمان سپاٹ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

اور یہ کے دوبارہ سامان وہ نہیں لیں گی۔ارمان نے بتایا تو یمان نے گہری سانس خارج کی۔

ٹھیک ہے تم جاؤ۔یمان کو اچانک اپنے سر میں درد کی ٹیسیں اُٹھتی محسوس ہوئی تو اُس کو جانے کا کہا۔

سر ڈاکٹر کے پاس چلے۔ارمان سمجھ گیا اُس کی حالت تبھی فکر مندی سے بولا۔

میں ٹھیک ہوں تم بس میری میڈیسن دو۔یمان نے ٹالا

جی۔ارمان جی کہتا جلدی سے اُس کے لیے میڈیسن اُس کو دی۔

آپ سے ایک اور بات کرنی تھی۔یمان نے دوائی لی تو ارمان جھجھک کر کہا

بولوں۔یمان نے کہا

آپ ایک مرتبہ کراچی چلے جائے آپ بھی تو اپنے گھر والوں کو یاد کرتے ہو گے۔

www.novelsclubb.com

ہمایوں قُریشی کو کال پہ بتا دو میں آرہا ہوں۔یمان اُس کی بات کاٹ کر بولا تو ارمان سر جھکاتا وہاں سے چلا گیا۔اُس کے جانے کے بعد یمان خاموشی سے صوفے سے ٹیک لگاتا آنکھیں موند گیا۔

❤❤❤❤❤

میرا دل بہت گھبرا رہا ہے جانے کیا ہو رہا ہو گا جرگے میں؟ ماہی کی پریشانی سے ڈوبی آواز سن کر آمنہ نے گہری سانس لی۔

اِن شاءاللہ اللہ ہمارے حق میں فیصلہ کرے گا۔ آمنہ نے اُمید بھرے لہجے میں کہا۔

اللہ تو کرے گا پر یہ تم بھی جانتی ہوں شہباز شاہ اپنے اصولوں کے کتنے پکے ہیں۔ ماہی نے کہا

بابا صاحب چچا صاحب ذین یہ سب گئے ہیں نہ اللہ بہتر کرے گا۔ آمنہ اُس کو اپنے ساتھ لگاتی پرسکون کرنے لگی۔

❤❤❤❤❤❤

ہمیں خون کے بدلے خون چاہیے۔ ارباز شاہ مضبوط لہجے میں بولیں۔ جرگے میں سب معزز بزرگ مرد موجود تھے۔

جس وجہ سے بات قتل تک پہنچی ہم وہ زمین اگر آپ کے نام کر دے تو؟ حشمت صاحب سنجیدگی سے بولے۔

تو بھی ہم یہی کہے گے ہمیں خون کے بدلے خون چاہیے ذین سالک کا۔دیدار اپنی جگہ اُٹھتا تیز آواز میں بولا۔دُرید شاہ خاموشی سے سب کو دیکھ رہا تھا جب کی شازل شاہ اپنے گلے میں پہنی چین کو ہاتھ سے گھُما رہا تھا اُس کو بس جرگہ کے ختم ہونے کا انتظار تھا۔

شہباز شاہ جب کی اپنی سوچ میں گم تھے۔

ذین سالک تو روپوش ہو گیا ہے بہتر ہے پھر ونی لی جائے کیونکہ زمینے تو آپ سب نہیں چاہتے۔وہاں بیٹھے ایک آدمی نے کہا تو شہباز شاہ چونک پڑے۔اُن کے برعکس حشمت صاحب کو لگا جیسے اُن کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو انہوں نے یہاں آنے سے پہلے خاموشی سے ذین کو باہر بھیج دیا تھا ذین جانا تو نہیں چاہتا تھا پر اپنے باپ کی دی ہوئی قسم نے اُس کو مجبور کر دیا تھا۔

شازل شاہ نے دُرید شاہ کو دیکھا جو خود کو ہر بات سے لاتعلق ظاہر کر رہا تھا شاید وہ ان سب کے بارے میں پہلے سے جانتا تھا۔

آپ کا فیصلہ آخری ہو گا تو آپ کیا کہتے ہیں؟اب کی انہوں نے شہباز شاہ کو مخاطب کیا۔

بابا سائیں بات اپنی اولاد پہ آئی تو تکلیف ہوئی نہ تو اُن ماں باپ کا سوچے جن کی بیٹیاں قربانی کا سامان بنی جن کے مرنے کے بعد چہرہ دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا اندازہ لگا سکتے ہیں آپ اُن کی تکلیفوں کا جس بیٹی کو وہ ناز و سے پالتے ہیں کیا گزرتی ہو گی ان کے دلوں پہ جب وہ خود اپنی بیٹی کو ظالموں کے حوالے کرتے ہو گے۔

ٹھیک ہے پر ایک بات کہنا چاہوں گی معاف کرنا خدائی صفت ہے اللہ سب دیکھتا ہے بچیوں سے اپنے والدین بہت پیار کرتے ہیں اُن کو ہر سرد ہوا سے بچاتے ہیں اگر آپ کا فیصلہ کسی بچی کے لیے ٹھیک نہیں ہوا تو ایسا نہ ہو آپ میری شکل دیکھنے سے ترس جائے آپ کہتے ہیں نہ میں آپ کے دل کا ٹکڑا ہوں تو کہی یہ ٹکڑا گم نہ ہو جائے اور آپ ڈھونڈ نہ پائے۔

www.novelsclubb.com

شہباز شاہ کے کانوں میں بار بار کبھی شازل تو کبھی آروش کی آوازوں کی بازگشت ہو رہی تھی جس سے اُن کو کوئی بھی فیصلہ کرنے میں مشکل ہو رہی تھی۔ وہ کسی بھی صورت میں

اپنی بچی کو کھونا نہیں چاہتے تھے نہ ہی یہ کے اُن کا کیا اُن کی بیٹی بھگتے۔انہوں نے پہلے دیدار شاہ کو دیکھا جس کی آنکھیں آگ برسانے کے درپہ تھی پھر دُرید شاہ کی جانب دیکھا جو اُن کو ہی دیکھ رہا تھا اور ایسے دیکھ رہا تھا جیسے بول رہا ہو میرا نام نہ لیں کوئی۔پھر ایک نظر شازل کو دیکھا جس کے اندر فلحال انسانیت جاگی ہوئی تھی شازل کو دیکھ کر اُن کو فیصلہ کرنا آسان لگا۔

اگر خون کے بدلے خون نہیں تو ذین سالک کی بہن ونی میں آئے گی جس کا نکاح شازل شاہ سے ہو گا۔شہباز شاہ کی بے لچک آواز پہ سکوت چھا گیا تھا شازل بے یقین نظروں سے شہباز شاہ کو دیکھنے لگا جو جس چیز سے بچنا چاہ رہا تھا اب وہ خود بُری طرح اُس میں پھس چُکا تھا جہاں سے رہائی ناممکن تھی۔

www.novelsclubb.com

مامی جان ونی کا کیا مطلب ہوتا ہے؟حریم اُلجھن زدہ لہجے میں کلثوم بیگم سے پوچھنے لگی۔

آپ کو کیوں جاننا ہے؟کلثوم بیگم نے نرمی سے پوچھا

کیونکہ آج کل حویلی میں بس یہی بات گھوم رہی ہیں کے ہماری حویلی میں ونی آے گی کون لائے گا ونی؟ حریم نے معصومیت سے بتایا

معصوم دلوں کی صدائیں اللہ فورن سے سن لیتا ہے آپ دعا کرنا ونی میں کوئی بھی بچی نہ آئے۔ کلثوم بیگم نے افسردہ لہجے میں کہا

کیوں؟ حریم کو حیرت ہوئی۔

کیونکہ ونی میں آئی لڑکی کی زندگی ایک قیدی سے زیادہ بدتر ہوتی ہے۔ کلثوم بیگم نے بتایا

پر ہم پھر کیوں لا رہے ہیں لالہ کا قتل ہوا اُس وجہ سے۔ حریم نے پوچھا

جی بیٹا اُس وجہ سے اب پتا نہیں کیا فیصلہ دعا کرنا دُرید نکاح کر لے کیا پتا پھر اُس بے چاری کی مشکلیں آسان ہو۔ کلثوم بیگم کی بات پہ جانے کیوں حریم کا دل تڑپ اُٹھا

www.novelsclubb.com

دُر لا کیوں کرنے لگے نکاح۔ حریم بُرا مان کر بولی

کیوں دُرید شادی نہیں کر سکتا کیا ماشاءاللہ سے اب اُس کی عمر ہو گئی ہے شادی تو ہو جانی چاہیے پر وہ مانتا نہیں۔ کلثوم بیگم کا دھیان اب دوسری طرف لگ چُکا تھا۔

اچھا ہوا نہیں کرتے شادی کے علاوہ بھی بہت سے کام ہیں۔ حریم کا انداز دیکھ کر کلثوم بیگم نے ٹھٹک کر اُس کو دیکھا

آپ کیوں چاہتی ہیں آپ کے دُرلا کی شادی نہ ہو؟ کلثوم بیگم نے پیار سے پوچھا

اِس حویلی میں ایک وہ ہیں جو ہماری ہر بات مانتے ہیں اگر اُن کی شادی ہو جائے گی تو ہم تو نظر بھی نہیں آئے گے پھر ہمارا کیا ہو گا۔ حریم نے اپنے اندر کا خدشا بیان کیا جس کو سن کر کلثوم بیگم نے اُس کو اپنے ساتھ لگایا

ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں یہاں سب آپ سے پیار کرتے ہیں۔

پر دُرلا جیسا تو کوئی نہیں کرتا نہ۔ حریم کی سوئی وہی اٹکی ہوئی تھی۔

❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

ماہی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو اپنے کمرے میں حشمت صاحب کو دیکھ کر اُس کا دل تیزی سے دھڑک اُٹھا۔

ہمیں معاف کر نا بیٹا۔ حشمت صاحب نے ہاتھ جوڑ کر کہا تو ماہی کا وجود پتھر کا بن گیا آخر وہ ہو گیا تھا جس کے نا ہونے کی اُس نے دعائیں کی تھی۔

شازل شاہ غصے سے کھولتا نکاح نامے پہ دستخط کر چُکا تھا اُس نے لڑکی کا نام یا لڑکی کو دیکھنا گوارہ نہیں کیا تھا نکاح کے بعد وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا۔

کہاں جا رہے ہو؟ دُرید شاہ نے اُس کو جاتا دیکھا تو سنجیدگی سے پوچھا۔

اسلام آباد مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا پر آپ یہاں لیں آئے اب کوئی میری واپسی کی اُمید نہ رکھے۔ شازل شاہ سخت لہجے میں بول کر رُکا نہیں تھا اِس بار دُرید شاہ نے اُس کو روکنے کی کوشش نہیں کی تھی وہ شازل کو جانتا تھا غصے میں وہ کسی کی بھی نہیں سنتا تھا تبھی اُس کو کچھ وقت دینے کا سوچا۔

شازل شاہ جو کچھ دن پہلے انصاف انصاف بول رہا تھا آج خود کسی کے ساتھ ناانصافی کر کے شہر جا چُکا تھا ایک معصوم جان کو چھوڑ کر جس کو اُس کی اشد ضرورت تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 8

عیشا کب سے یمان کے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑی یمان کو دیکھ رہی تھی جو آج کالج جانے کے لیے ایسے تیار ہو رہا تھا جیسے کسی کی شادی میں جا رہا ہوں۔

میرے بھائی خیر تو ہے کیا ہوا تمہارے انداز آج کچھ نرالے لگ رہے ہیں۔عیشا سے رہا نہیں گیا تو بول پڑی۔

خیر ہے کیوں آپ کو نظر نہیں آ رہا۔یمان اپنی شرٹ کا کالر ٹھیک کرتا سرسری لہجے میں بولا اُس کو بس کالج جانے کی جلدی تھی

آج سے پہلے تو اتنا تیار شیار ہو کر کالج نہیں گئے تو آج کس کو ایمپریس کرنے کا اِرادہ ہے۔عیشا کی سوئی ایک ہی بات پہ اٹک گئ۔

www.novelsclubb.com

ایسی کوئی بات نہیں یہ میرا روزانہ معمول ہے۔یمان مزید سوالوں سے بچتا بول کر اپنا کالج بیگ اُٹھا کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

کچھ سوچ کر عیشا بھی اُس کے پیچھے صحن تک آئی۔یمان نے تاڑ پہ کپڑے ڈالتی فجر کو دیکھا تو اُس کی جانب آیا۔

آپی میں کیسا لگ رہا ہوں؟ یمان فجر کے پاس آ کر بولا فجر نے پلٹ کر حیرت سے اُس کو دیکھا کیونکہ آج سے پہلے یمان نے کبھی ایسی کوئی بات نہیں پوچھی تھی کے میں کیسا لگ رہا ہوں؟

بتاؤ بتاؤ آج تمہارا ڈمپل بوائے فرصت سے تیار ہوا اور تو اور میل فیئر لولی کریم بھی لگائی ہوئی ہے چہرے پہ۔ عیشا اپنی ہنسی دبائے شرارت سے اُس کو دیکھ کر بتانے لگی تو یمان سٹپٹا گیا۔

تو اِس میں کونسی بڑی بات ہے آپ بھی تو اپنے چہرے پہ اتنی ملتی ہیں۔ یمان نے حساب برابر کیا۔ جب کی فجر کبھی یمان کو دیکھتی تو کبھی عیشا کو۔

ایک منٹ ایک منٹ کیا واقع یمان تم نے آج کریم لگائی ہوئی ہے۔ فجر نے مداخلت کرتے یمان سے پوچھا تو وہ کان کی لو کُھجانے لگا۔

جی اِس میں اتنا حیران ہونے والی تو کوئی بات نہیں کونسا مجھ پہ پابندی ہے۔ یمان کچھ بدمزہ ہوا۔

نہ میرے بھائی کو پابندی تو نہیں مگر تمہیں ضرورت کیا تھی اپنے گورے چٹے چہرے پہ کریم لگانے کی سفید بھالوں بننے کا شوق چڑھا ہے کیا؟عیشا کی بات پہ یمان کا ہاتھ بے ساختہ اپنے چہرے پہ پڑا۔

آپی کیا واقع میں بھالوں لگ رہا ہوں۔ یمان پریشان ہوتا فجر سے بولا۔

پاگل بنا رہی ہے تمہیں اِس کو چھوڑو اور کالج کے لیے نکلو لیٹ ہو رہا ہے۔ فجر اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولی۔

یمان نے عیشا کو دیکھا جو ابھی بھی شوخ نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

اللہ پوچھے آپ سے۔ یمان نروٹھے پن سے بولا تو عیشا ہنسی۔

www.novelsclubb.com

پہلی پہلی بار محبت کی ہے۔

کچھ نہ سمجھ میں آئے میں

کیا کروں عشق نے میری

ایسی حالت کی ہے

کچھ نہ سمجھ میں آئے میں

کیا کروں۔۔

عیشا فجر کے ساتھ کھڑی ہو کر اُس کو چڑانے کے لیے گانا گانے لگی تو یمان نے باہر نکلنے میں عافیت سمجھی۔

تمہیں نہیں لگتا یمان میں بدلاؤ آرہا ہے۔ یمان باہر نکل گیا تو عیشا سنجیدگی سے فجر سے بولی۔

بڑا ہو رہا ہے شاید اِس لیے۔ فجر نے کہا

www.novelsclubb.com

شاید پر وہ تھوڑا عجیب ہو گیا ہے اکیلے اکیلے مسکراتا ہے کھویا ہوا رہتا ہے اب خود کو مینٹین کرنے لگا ہے کہاں پہلے اُس کے ماتھے پہ بال بکھرے ہوتے تھے اور اب نفاست سے

بالوں کو کنگھی کرتا ہے جہاں پہلے پانچ منٹ میں تیار ہوتا تھا اب آدھا گھنٹہ لگا دیتا ہے۔عیشا نے جو کچھ محسوس کیا وہ سب بتانے لگی۔

تمہاری باتوں کا مطلب؟ فجر غور سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔

مطلب صاف ہے مجھے لگتا ہے ہمارے بھائی کو محبت ہو گئی ہے۔عیشا بنا دیر کیے کہا تو فجر نے اُس کے بازوں پہ زور سے چٹکی کاٹی جس وہ بُلبُلا اُٹھی۔

شرم کرو یمان کی عمر کیا ہے بس سترہ سال اُس کو تو ٹھیک سے محبت لفظ کا مطلب نہیں پتا کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔ فجر نے گھور کر کہا۔

جو بھی مجھے تو پیار کی علامت لگ رہی ہے اور سترہ سال عمر اتنی کم بھی نہیں ویسے بھی محبت میں عمروں کا کیا کام۔عیشا سر جھٹک کر بولی۔ تو فجر کو پریشانی نے آگھیرا۔

www.novelsclubb.com

کالج آکر یمان سیدھا لائبریری آیا تھا جہاں اُس کی سوچ کے مطابق آروش پہلے سے موجود تھی۔ یمان نے ایک بھرپور نظر پوری لائبریری میں ڈالی جہاں موجود سب شاگرد پڑھنے میں مصروف تھے۔ یمان چلتا ہوا آروش کے سامنے والی چیئر پہ بیٹھ گیا۔

اسلام علیکم ! یمان پہلے تو بس اُس کو دیکھتا رہا پھر ہمت کر کے سلام جھاڑا۔ یہ سوچ کر کے سلام کا جواب دینا ہر مسلمان پہ فرض ہے۔

وعلیکم اسلام ! آروش اپنی نظریں کتاب پہ جمائے سلام کا جواب دینے لگی تو یمان نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر اُس کو ڈپٹا

کیسی ہیں آپ؟ یمان نے دوسرا سوال کیا۔

ٹھیک۔ آروش نے مختصر جواب دیا یمان کے لیے یہی بہت تھا۔

اُس سے پہلے یمان مزید کچھ پوچھتا آروش اپنی جگہ سے اُٹھ کر لائبریری سے باہر چلی گئ ہمیشہ کی طرح یمان دل مسوس کر کے رہ گیا۔

❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

ماہی کو شاہ حویلی لایا گیا تھا وہ جیسے ہی حویلی داخل ہوئی شبانا اُس کی طرف بڑھتی

زوردار تھپڑ اُس کے گال پہ مارا۔ ماہی کو اپنا گال جلتا محسوس ہوا تکلیف سے اُس نے اپنی آنکھوں کو بند کر دیا۔

توں(گالی) تیرے خبیث بھائی کی وجہ سے میرا سہاگ اُجڑ گیا۔شباناایک کے بعد ایک تھپڑ اُس کے چہرے پہ مار کر اپنے اندر کی بھڑاس نکالنے لگی۔باقی سب خاموش تماشائی کا کردار ادا کرنے لگے۔

اِس میں میرا کیا قصور

چٹاخ

چٹاخ۔

ماہی نے ہمت کر کے کچھ کہنا چاہا پر فاریہ بیگم ایک بعد ایک تھپڑ اُس کے چہرے پہ مارا جس پہ ماہی نڈھال ہوتی نیچے بیٹھتی چلی گئ۔شباناخونخوار نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

آج زبان کھولی دوبارہ مت کھولنا۔شباناُس کے بالوں سے پکڑتی وارن کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

آآ۔

اتنی سخت گرفت پہ ماہی کراہ اُٹھی۔

حریم نے سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر ہال کا منظر دیکھا تو اُس کو اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آیا وہ جلدی سے بھاگ کر نیچے آئی۔

بھابھی کیا ہو گیا چھوڑے انہیں۔ حریم شبانا ہاتھ پکڑ کر روک کر بولی جو کبھی ماہی کے چہرے پہ تھپڑ مار رہی تھی تو کبھی اُس کے پیٹ پہ لاتیں برسا رہی تھی۔ ملازمائیں رحم کرتی نظروں سے ماہی کمزور سراپا دیکھ رہی تھی جب کی فاریہ بیگم بے تاثر نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

تم بیچ میں مت آؤ۔ شبانا جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑواتی کھینچ کر ماہی کو تھپڑ مارا۔ ماہی کو لگا آج اُس کی زندگی کا آخری دن ہے۔

بھابھی چھوڑے اِنہیں کیوں بے چاری پہ ظلم کر رہی ہیں۔ وہ مسلسل ماہی کو چھڑوانے کے چکر میں تھی پر اُس کی سننے کو کوئی تیار کب تھا۔

پہلے بھی کہا اب بھی بول رہی ہوں تم بیچ میں مت آؤ ورنہ تمہارا بھی میرے ہاتھوں نقصان ہو جائے گا۔ وہ نفرت آمیز لہجے میں کہتی در پہ در ماہی کے نازک گالوں پہ تھپڑ مارنا شروع ہو گئی ماہی کے منہ سے دردناک چیخ نکلی حریم کی آنکھیں پھٹنے کی حد تک کھل چکی

تھی اُس نے التجا کرتی نظروں سے اپنی پھپھو کو دیکھا جو سکون سے ملازماؤ کے ساتھ کھڑی تھی۔

پھپھو آپ رو کے نہ اللہ ناراض ہو جائے گا یوں کسی پہ ظلم نہیں کرتے اُس بے چاری کا کیا قصور ہے۔ حریم نے منت کرنے والے انداز میں کہا

ونی میں آئی ہوئی ہے یہ ہے اِس کا قصور اِس کے بے غیرت بھائی نے میرا سہاگ اُجاڑا ہے اِس کو تو میں جینے نہیں دوں گی۔ جواب اُس کی بھابھی نے دھاڑنے والے انداز میں دیا

پلیز بھابھی چھوڑ دے وہ مر جائے گی۔ حریم نے ایک بار پھر بے حس بنی بھابھی سے منت کی جواب میں اُس کو خون آشام نظروں سے اُس کو دیکھتی دھکا دیا جس سے اُس کا سر ٹیبل پہ لگا اُس نے کراہ کر ماتھے پہ ہاتھ لگا تو خون کی بوندیں نظریں آئی اپنی تکلیف کو نظر انداز کرتی اُس نے رحم بھری نظر نیم بے ہوش وجود پہ ڈال کر کھڑی ہو گی اُس کا رخ اب اُپر کی جانب تھا۔

آپی

آپی

خدا کا واسطہ کا جلدی سے دروازہ کھولے۔اُپر آ کر اُس نے دروازے کو پیٹ ڈالا

کیا ہو گیا ہے۔آروش نے دروازہ کھول کر ایک نظر اُس کے ماتھے پہ لگی چوٹ پہ ڈال کر استفسار کیا

وہ پلیز اُن کو بچا لیں ورنہ وہ مر جائے گی۔ حریم نے پُھولی ہوئی سانسوں کے درمیان کہا اُس کا تنفس بُری طرح بگڑ گیا تھا سیڑھیوں سے تیز بھاگ کر آنے کی وجہ سے۔

کون کس کو مار دے گا؟آروش نے آبرو سیکڑ کر پوچھا

جو لڑکی آج آئی ہیں اُن کو بے چاری کی حالت بہت بُری ہو گئی ہے۔ حریم نے افسردہ لہجے میں بتایا

تو؟اُس نے نارمل لہجے میں پوچھا

www.novelsclubb.com

تو آپ نیچے چلیں آپ بھابھی کو روک سکتی ہیں تاکہ وہ اُس پہ ظلم نہ ڈھائے ہم تو کب سے روکنے کی کوششوں میں ہیں پر ہماری کسی نے نہیں سُنی آپ آ جائے آپ روک سکتی ہیں۔ حریم کی بات پہ اُس کے چہرے پہ سایہ آ کر لہرایا

پلیز اللہ کا واسطہ ہے آپ کو اِس کو چھوڑ دے میں ہر بات مانوں گی آپ کو پر اُس کو مت مارے اللہ سے ڈرے۔

اپنی سوچو کو جھٹکتی بے تاثروں نظروں سے حریم کے پریشان چہرے کو دیکھا

اُس کو یہاں چھوڑ کر جانے والے اُس کے اپنے ہیں تمہیں اُس کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنے انجام سے واقف وہ خود بھی ہو گی۔ آروش نے سپاٹ لہجے میں کہا

مطلب آپ نہیں چلے گی۔ حریم کی جیسے آخری اُمید بھی ختم ہو گیٔ

www.novelsclubb.com

نہیں کیونکہ نہ تم روک سکتی ہو نہ میں تم اندر آؤ میں تمہارے ماتھے کی ڈریسنگ کرلوں۔ آروش نے اُس کے ماتھے سے گالوں تک آتی خون کی لکیر کو بہتے دیکھا تو ہاتھ پکڑ کر کہا حریم نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا

ہمیں آپ سے اتنی بے حسی کی اُمید نہیں تھی حیرت ہو رہی ہے آپ اتنی بے حسی کا مظاہرہ کیسے کر سکتی ہیں۔ حریم نے افسوس بھرے لہجے میں کہا

یہاں رہنے والا ہر فرد بے حس بن جاتا ہے ایک دن تمہارا شمار بھی ہو گا۔ آروش سرد لہجے میں بولی تو اُس نے سر جھٹکا

ہم اتنے ظالم کبھی نہیں ہو سکتے کیونکہ ہمارا ضمیر ابھی زندہ ہے مر نہیں گیا جو کسی پہ ظلم ہوتا دیکھے اور کچھ محسوس بھی نہ ہو۔ حریم نے اختلاف کیا

ضمیر کو مرنے میں وقت نہیں لگتا۔ آروش سنجیدگی سے کہتی ٹھاہ کی آواز سے دروازہ بند کیا۔

حریم نے بے بس نظروں سے بند دروازے کو دیکھا ماہی کی دلخراش چیخ وہ یہاں بخوبی سن سکتی تھی اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے خود پہ بھی اُس کو بے اختیار غصہ آیا وہ کیوں اُس کے لیے کچھ کر نہیں پائی۔

پھینک آؤاِس کو کہی کسی کونے میں۔شباناماہی کومار مار تھک گئ تو پاس کھڑی ملازمہ سے بولی جواُس کی بات پہ سر ہلاتی نیم بیہوشی کی حالت میں ماہی کو لیتی سٹوروم کی طرف جانے لگی۔

شازل لالہ سے نکاح ہوا ہےاِس منحوس کا شکر ہے شازل لالہ نہیں ہے گاؤں میں۔نازلین جو ابھی آئی تھی نیچے ملازماؤں کے سہارے چلتی ماہی کو دیکھا تو بتایا۔

ہوتا تو کیا کرتا۔شباناکاٹ کھانے والی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی۔

وہ بچپن میں اپنی بلی کو ہاتھ لگانے نہیں دیتے تھے تو سوچے اگر وہ اپنی بیوی کا حال ایسا دیکھے گے تو کیا ری ایکشن دے گے۔نازلین نے کہا

بیوی نہیں ونی میں آئی ہے بس اِس کی کوئی اوقات نہیں۔شبانا آپے سے باہر ہوئی۔

جو بھی

www.novelsclubb.com

جو بھی کیا تیرے بھائی کے قاتل کی بہن ہے وہ منحوس۔شبانا جھلا کر کہتی وہاں سے چلی گئ۔

واٹ توں نے نکاح کر دیا۔رضا شاکی نظروں سے شازل کو دیکھتا بولا جو ابھی پہنچا تھا وہاں۔

بد قسمتی سے ہاں۔شازل اپنے ہاتھ بالوں میں پھنساتا ناگواری سے بولا

یہ تو اچھا نہیں ہوا۔ارحم نے باتوں میں حصہ لیا۔

اچھا یا بُرا میں کسی کی باتوں یا پریشر میں نہیں آنے والا میں کبھی گاؤں نہیں جانے والا

اب۔شازل غصے سے اپنے منصوبوں سے آگاہ کرنے لگا۔

وہ تمہارا ابائی گاؤں ہیں اور اب تو تیری بیوی بھی وہاں ہیں۔ارحم نے اُس کو سمجھانا چاہا۔

واٹ ربش۔شازل ناگواری سے کہتا اُٹھ کھڑا ہوا۔

جانے اُس بے چاری کے ساتھ کیا ہو رہا ہو گا اور یہ یہاں غصے سے بھنا بیٹھا ہے۔رضا نے شازل کو جاتا دیکھا تو افسوس سے کہا

www.novelsclubb.com

رات کا وقت تھا آروش کچن میں آتی وہاں سے پہلے فرسٹ ایڈ بوکس لیا ایک ٹرے نکال کر اُس نے پہلے دودھ گرم کیا دو روٹیاں پکا کر اُس نے فریج سے سالن نکال کر اُس کو بھی گرم کیا۔

فرسٹ ایڈ بوکس دودھ کا گلاس کھانا یہ سب ٹرے میں سیٹ کرتی وہ سٹور روم میں آئی جہاں ماہی کو رکھا گیا تھا۔

دروازہ کُھلنے کی آواز پہ ماہی ڈر کر خود میں سمٹ کر بیٹھی گی اُس کے چہرے پہ خوف کی پرچھایا چھانے لگی۔

ڈرو نہیں میں ہوں آروش شہباز۔ آروش نیچے اُس کے ساتھ بیٹھ کر درمیان میں ٹرے رکھ کر بولی۔

ماہی نظریں اُٹھا کر اُس کو دیکھنے لگی جو براؤن کلر کے شلوار قمیض کے ساتھ ہم رنگ ڈوپٹہ پہنے کندھوں پہ کالی شال ڈالے ہوئی تھی۔ ماہی نے پہلی بار اُس کو دیکھا تھا اُس کو یاد تھا اکثر آمنہ آروش کی تعریف کیا کرتی تھی جس پہ اُس کس یقین نہیں آتا تھا یا بے زار ہو جاتی تھی

مگر آج اپنے اس کو دیکھ کر ماہی کو لگا جو کچھ سُنا تھا وہ تو کچھ بھی نہیں سامنے کھڑی لڑکی اُس سے زیادہ تھی۔

پہلے ڈریسنگ کر لوں تمہاری اُس کے بعد تم کھانا کھا لینا۔ آروش نے اُس کی نظروں میں اپنے لیے ستائش دیکھ لی تھی جس کو نظر انداز کیے نارمل لہجے میں اُس سے بولی

زخم دینے والے مرہم لگاتے ہوئے اچھے نہیں لگتے۔ ماہی نے طنزیہ کہا۔

میرے سامنے زبان چلانے سے اچھا ہے اُن کے ہاتھ روکتی کو مارنے کے لیے تمہاری طرف بڑھ رہے تھے۔ آروش نے مسکرا کر میٹھا سا طنزیہ کیا ساتھ میں اُس کے سوجھے ہوئے گالوں پہ مرہم لگانے لگی۔

ونی کی کیا اوقات ہوتی ہے وہ میں باخوبی جانتی ہوں ہاتھ روکتی تو تمہارے گھر والے میرے ہاتھ کاٹ ڈالتے۔ ماہی کو خود پہ رونا آیا۔

ہاتھ نہیں کاٹتے ظاہر ہے تم سے اب کام بھی تو کروانے ہیں۔ آروش بے حسی سے بولی۔

میں لگا لوں گی۔ آروش نے اُس کے ماتھے پہ لگی چوٹ پہ ڈریسنگ کرنی چاہی تو ماہی نے کہا

تم اپنی انرجی ضائع مت کرو کل کام آئے گی۔آروش کی بات پہ ماہی کو سمجھ نہیں آیا وہ ہمدردی کرنے آئی ہے یا اُس کے زخموں پہ نمک چھڑکنے۔

کھانے میں کیا پسند ہے تمہیں۔آروش روٹی کا نوالہ اُس کے منہ کے پاس کرتی پوچھنے لگی

سب کھا لیتی ہوں۔ماہی ایک نظر اُس کو دیکھ کر بولی۔

گُڈ۔آروش سر ہلا کر بولی۔

اُٹھو۔کھانا کھانے کے بعد آروش کھڑی ہوتی اُس سے بولی۔

پر کہاں؟ماہی ایک بار پھر خوفزدہ ہوئی۔

کیا ساری رات یہی رہ کر گزارنی ہے۔آروش نے پوچھا تو ماہی نے چاروں اطراف دیکھا جہاں دھول مٹی کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔یقیناً چوہے بھی ہوں گے۔

www.novelsclubb.com

میری قسمت میں تو اب یہی ہے۔ماہی مایوس ہوئی۔

آؤلالہ کے کمرے میں چھوڑ آؤں تمہیں تمہارے شوہر کے کمرے میں ہونا چاہیے۔آروش کی بات پہ ماہی کو اچانک یاد آیا اُس کا شوہر بھی ہے جس کے ہوتے ہوئے بھی اُس کا ساتھ اتنا ظلم ہوا۔

اگر وہ بھی مارے توں۔یہ سوچ آتے ہی اُس کے وجود میں سنسنی پھیل گئ۔

میں یہی ٹھیک ہوں۔ماہی نے کہا

ایزیووِش۔آروش کندھے اُچکا کر سٹوروم سے چلی گئ۔

اتنی بُری تو نہیں میں خوامخواہ چڑ کھاتی تھی۔آروش کے جانے کے بعد ماہی نے رائے الگ قائم کی آروش کے مطلق۔

❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 9

حریم یہ کیا ہوا ہے تمہارے ماتھے پہ۔دُرید شاہ نے حریم کے ماتھے پہ چوٹ دیکھی تو فکر مندی سے پوچھنے لگا۔

ہمارا پاؤں سے پھسل گیا تھا واشروم میں تبھی چوٹ لگ گئ۔حریم نے پہلی مرتبہ دُرید سے جھوٹ بولا

خیال کیا کرو نہ کیا درد ہو رہا ہے زیادہ؟دُرید نے نرمی سے سمجھانے کے بعد پوچھا

معمولی سا زخم ہے بس۔حریم نے مسکرا کر بتایا

اچھا میرے ساتھ چلو تمہاری چیزیں تمہیں دوں جو ابھی تک نہ دے پایا۔دُرید شاہ نے کہا تو اُس نے سر کو جنبش دی۔

دُرلا ہمیں آپ کو کچھ بتانا تھا۔دُرید شاہ نے اُس کو سامان دیا تو ان کو سائیڈ پہ رکھ کر آہستہ آواز میں کہا

www.novelsclubb.com

کیا بتانا تھا۔دُرید شاہ سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

وہ جو لڑکی آئی تھی نہ ان کو بھابھی شبانا نے بہت مارا پیٹا تھا وہ بہت زخمی بھی ہو گئی تھی آپ ان سے کہیں نہ اُن کو نہ مارے بے چاری کو تکلیف ہو رہی ہو گی۔ حریم نے افسردہ لہجے میں بتایا تو دُرید نے گہری سانس خارج کی۔

تمہارے کالج کی چھٹیاں کب ختم ہو رہی ہیں؟ دُرید شاہ اُس کی بات نظر انداز کیے پوچھنے لگا

دو دن بعد۔ حریم نے بتایا

ٹھیک ہے اُس کی تیاری رکھو ہاسٹل میں چھوڑ آؤں گا۔ دُرید شاہ جواباً بولا

آپ نے ہماری بات کا جواب نہیں دیا۔ حریم نے ایک بار پھر کہا

دیکھو حریم تمہاری بات کا جواب فلحال میرے پاس نہیں تم اِس معاملے سے دور رہو اِسی میں بہتری ہے۔ دُرید سنجیدگی سے بولا

www.novelsclubb.com

مطلب آپ بھابھی شبانا کو کچھ نہیں کہے گے؟ حریم کو دُکھ ہوا

میں کیا کہوں گا یہ عورتوں کا معاملہ ہے میں نہیں بول سکتا اگر کوئی بول سکتا ہے تو وہ شازل ہے جو ابھی یہاں نہیں۔ دُرید نے بتایا

توآپ شازل لالہ سے کو آگاہ کرے نہ۔ حریم نے مشورہ دیا

تم اپنی پڑھائی پہ دھیان دو حریم۔ دربدنے اِس بار سختی سے ٹوکا تو وہ اپنا سر جھکا گئ

آپ کہاں ہو لالہ؟ آروش نے کال پہ شازل شاہ سے پوچھا

اسلام آباد۔ شازل نے سنجیدگی سے مختصر جواب دیا۔

کیوں؟ آروش نے دوسرا سوال کیا

کیونکہ میں یہی ہوتا ہوں گاؤں آکر سوائے ڈپریشن کے کچھ اور نہیں ملتا پتا نہیں تم سب کیسے رہ رہو ایسے اصولوں پہ میرا تو کچھ ہی پل میں دم گھٹنے لگتا ہے کیسی زندگی ہے جہاں دوسرے لوگ ہماری زندگی کے فیصلے کر کے ہم پہ مسلط کر رہے ہیں۔ شازل شاہ سخت بیزار معلوم ہو رہا تھا۔

آپ اپنی امانت تو لیکر جائے پھر آپ کی مرضی اسلام آباد رہے ہیں یا کہی اور۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

کونسی امانت؟ شازل شاہ اُس کی بات سمجھ نہیں پایا۔

آپ کی بیوی۔ آروش کی بات پہ اُس کی آنکھوں کے سامنے سارا واقع ایک بار پھر تازہ ہوا۔

بکواس ہے میری کوئی بیوی نہیں میں تو شادی کے سخت خلاف تھا سوچ لیا تھا کبھی شادی نہیں کروں گا پر اُس دن جو میرا تماشا ہوا وہ میں کبھی نہیں بھولوں گا اور نہ کبھی گاؤں آنے کی حماقت کروں گا۔ شازل سخت لہجے میں بولا تو آروش بنا کوئی اور بات کہے کال کٹ کر گئی۔

میرے بھائی بھی بے حس ہیں آخر کیوں نہ ہو رگوں میں شاہ خاندان کا خون جو ہے۔ اپنے فون کے وال پیپر پہ دُرید شاہ اور شازل شاہ کی تصویر دیکھ کر آروش طنزیہ لہجے میں بڑبڑا کر اُٹھ کھڑی ہوئی

وہ باہر آئی تو ماہی کو کراہتے پایا جو تکلیف میں ہونے کے باوجود حویلی کے بڑے سے ہال کو پونچا لگا رہی تھی آروش نے تعجب سے اُس کو پھر ملازماؤ کو دیکھا جو سر جھکا کر خاموشی کھڑی تھی جہاں پہلے حویلی کے ہال کی صفائی پانچ سے چھ عورتیں کیا کرتی تھیں آج اکیلی کمزور سی ماہی کو یہ کام سونپا گیا تھا بنا اُس کی طبیعت کا لحاظ کیے۔

صوفے پہ بیٹھ جاؤ۔آروش سیڑھیاں اُترتی ماہی کے ہاتھ سے کپڑا لیکر بولی تو ماہی نے آنسوؤ سے بھری آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھا جو سپاٹ تاثرات لیے کھڑی تھی۔

چھوٹی بی بی نے کہا تھا آج سے سارے کام یہی کرے گی اور کوئی بیچ میں نہیں آئے گا۔وہاں کھڑی ایک ملامہ نے کہا تو آروش تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھا جس سے وہ خاموش ہو گئ

تمہیں کانوں کا مسئلہ ہے کیا؟ماہی کو ایک جگہ ٹِکا دیکھ کر میٹھا طنز یہ کیا۔

ماہی سر عت سے اپنا سر نفی میں ہلانے لگی مگر قدم کہی اور نہیں بڑھا پائی اُس میں اتنی سکت نہیں تھی پہلے کل کی مار ساری رات کی بے آرامی اُس کے بعد خالی پیٹ کام کرنا اُس کے اعصابوں کو شل کر گیا تھا۔

آروش۔شبانا کالی چادر میں ملبوس دھاڑنے والے انداز میں اُس کا نام لیا آروش کو تو کوئی فرق نہیں پڑا وہ پر سکون سی اُس کی جانب پلٹی البتہ ماہی کی ٹانگیں ضرور کپکپاہٹ کا شکار ہوئی تھی۔

آپ کی عدت کے مہینے ہیں اپنے کمرے سے باہر کیوں آجاتی ہیں بار بار۔آروش نے سرسری لہجہ اپنا کر کہا

تم میرے معاملات سے دور رہو ورنہ اچھا نہیں ہوگا یہ میری مجرم ہے اِس کے ساتھ جیسا رویہ چاہوں میں اختیار کر سکتی ہوں۔شبانا اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر بولی۔

اِس لڑکی کو مجرم کہنے سے پہلے اِس کا جرم بتائے۔آروش نے پوچھا

میرے شوہر کے قاتل کی بیوی ہے۔شبانا نفرت سے غرائی۔

قاتل کی بہن ہے قاتل نہیں جو قاتل ہے اُس کو سزا دو کسی معصوم بے گناہ کو نہیں۔آروش نے ناگواری سے کہا

تم اپنے کمرے میں جاؤ تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتی میں۔شبانا نے دانت پیس کر کہا

www.novelsclubb.com

لالا والوں کے آنے کا وقت ہو گیا ہے اِس لیے آپ اپنے ہجرے میں جائے۔آروش کی بات پہ پاس کھڑی ملازمین کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔

شبانا کو غصہ تو اُس کی بات پہ بہت آیا تھا پر کسی اور وقت کا سوچتی اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔

آپ سب صفائی مکمل کریں اور تم میرے ساتھ چلو۔ آروش ملازماؤ سے کہتی ماہی سے کہنے لگی تو اُس نے مشکور نظروں سے آروش کو دیکھا جواب ہر چیز سے لاتعلق تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤

آپ پریشان مت ہو اللہ ماہی کی حفاظت کرے گا۔ آمنہ چارپائی پہ خاموش بیٹھے زین کے پاس آکر تسلی آمیز لہجے میں بولی

اللہ تو بیشک اُس کی حفاظت کرے گا پر مجھے شاہ خاندان سے کسی رحم کی اُمید نہیں ان کے لیے کسی معصوم کی جان لینا عام بات ہے۔ زین افسردگی سے بولا وہ بہت فکر مند تھا ماہی کے لیے۔

www.novelsclubb.com

وہ ایسا کچھ نہیں کرے گے ہمیں تو شکر کرنا چاہیے ماہی کا نکاح دیدار شاہ سے نہیں بلکہ شہباز شاہ کے سپوت شازل شاہ سے ہوا ہے جو زیادہ تر شہر رہنا پسند کرتا ہے کیا پتا وہ ماہی کو بھی سب سے دور اپنے ساتھ شہر لیکر جائے اتنا تو آپ کو بھی پتا ہو گا شہر میں رہنے والے

واسیوں کی سوچ الگ ہوتی ہے۔آمنہ کی بات ذین کو کسی حد تک ٹھیک لگی پر پھر بھی اُس کو قرار نہیں آیا۔

شازل ماہی کو اپنی بیوی تسلیم کرے گا تب اُس کو لیکر جائے گا نہ کہی اور وہ شہباز شاہ کا بیٹا ہے یقیناً اُسی کی طرح ہو گا پتھر دل۔ذین سر جھٹک کر بولا

شہباز پتھر دل نہیں

شہباز شاہ وہی ہے جس نے سالوں پہلے ایک معصوم کی جان لی تھی اور تم اب بھی کہہ رہی ہو وہ پتھر دل نہیں۔ذین نے تاسف بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولا تو آمنہ لاجواب ہو گئ۔

وہ بہت پُرانی بات ہے ذین اور اللہ اُن کو سزا بھی دے رہے ہیں اپنی لاڈلی بیٹی آروش شاہ کی صورت میں جس کی شادی کسی نہ کسی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہے کیا آپ بھول گئے ہیں اُس کے عین نکاح کے دن اُس کے ہونے والے شوہر کا انتقال ہو گیا پھر جب کچھ وقت بعد دوسرا رشتہ ہوا تو وہ لڑکا کار ایکسیڈنٹ میں معزور ہو گیا اور تیسری بار تیسری بار تو اُس کی بارات ہی نہیں آئی آپ سوچ سکتے ہیں جس بیٹی کے ساتھ یہ سب ہو اُس کے ماں باپ پہ

کیا گزرتی ہو گی سب آروش شاہ کو سبز قدموں والی بولتے ہیں۔آمنہ ایک سانس میں سب کچھ بتانے لگی۔

میں جانتا ہوں اِن سب میں اُن کی بیٹی کا کیا قصور تم اُن کا ذکر میرے سامنے مت کرو ہمیں تو گناہ ہو گا بلاوجہ انہیں بھی ملے گا۔ذین سنجیدگی سے بولا تو آمنہ شرمندگی سے اپنا سر جھکا گئی جذبات اور بے اختیاری میں آکر وہ نامحرم کے سامنے آروش شاہ کا نام لے چُکی تھی جو پہلی بار ہوا تھا۔

❤❤❤❤❤❤

میں نوٹ کر رہا ہوں تیرا زیادہ تر دھیان پڑھائی کے بجائے اُس آروش پہ ہوتا ہے۔آج آروش نہیں آئی تھی جس کا پتا یمان کو کالج آنے کے بعد ہوا تب سے وہ غم سم سا کلاس اٹینڈ کر رہا تھا ابھی وہ فری ہوا تو عرفان نے بغور اُس کا جائزہ لیکر کہا۔

www.novelsclubb.com

ایسی کوئی بات نہیں۔یمان نظریں چُرا کر بولا

ایسی نہیں تو کسی بات ہے دیکھ بھئی میں تیرا دوست ہوں تو مشورہ بھی دوستوں والا دوں گا اگر تیرے دل میں اُس کے لیے کچھ ہے بھی تو ایک بات میں کلیئر کر دوں وہ تمہارے

لیے کسی سیراب کے علاوہ کچھ نہیں تم دونوں میں بہت فرق ہے سب سے زیادہ فرق توں اِسی بات سے لگالیں کے وہ شاہ خاندان سے تعلق رکھتی ہے جہاں اپنے قبیلے اپنی ذات پات کے علاوہ بیٹیاں کہی اور نہیں دی جاتی۔ عرفان سنجیدگی سے اُس کو سمجھانے لگا جس کو سنے کے بعد یمان کو اپنے اندر مایوسی پھیلتی محسوس ہوئی پر وہ کچھ بول نہیں پایا کہی نہ کہی اُس کو عرفان کی باتیں سچ لگ رہی تھی یہ باتیں تو اُس کے دماغ میں بھی آتی تھی پر وہ اپنے دل کے ہاتھوں بے بس تھا جو بس اُس کی آواز اور آنکھوں کا اسیر ہو گیا جو نہ ذات کا فرق دیکھ رہا تھا اور نہ دونوں کے درمیان موجود اسٹیٹس کا۔

مجھے بس اپنا نام کمانا ہے بہت بڑا سنگر بننا میرا خواب ہے اُس سے زیادہ میری کوئی اور خواہش نہیں۔ یمان اپنے دل کو مار کر بولا اُس کو لگتا تھا شاید پیسا آجانے کے بعد محبت بھی مل جائے جو اُس کی بس خام خیالی تھی۔

www.novelsclubb.com

گُڈ لگ میرے یار۔ عرفان خوش ہو کر بولا اور یمان مسکرا بھی نہیں پایا۔

یمان ٹھیک سے کھانا کھاؤ۔ فجر نے یمان کو بس کھانے کی پلیٹ کو گھورتا پایا تو کہا

مجھے بھوک نہیں آپی نیند آرہی ہے سونا ہے۔یمان دستر خواں سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

کیا ہو گیا ہے یمان تم کھانے میں آجکل نخرا نہیں کرتے اور نہ ٹھیک سے کھاتے ہو طبیعت تو ٹھیک ہے نہ۔عیشا اُس کی بات سن کر فکر مندی سے گویا ہوئی۔

جی سب ٹھیک ہے میں بس سونا چاہتا ہوں۔یمان یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا

فجر نے ایک نظر اُس کی پلیٹ کو دیکھا جہاں کھانا جوں کا توں تھا یمان نے ایک نوالہ تک نہیں لیا تھا۔

یمان کمرے میں آکر اوندھے منہ بیڈ پہ لیٹ گیا۔

آپ پلیز میری ہو جائے۔یمان تصور میں آروش کو مخاطب کرتا نیند کی وادیوں میں اُتر گیا۔

www.novelsclubb.com

مجھے یمان کی ٹینشن ہو رہی ہے۔فجر نے عیشا سے کہا

وہ تو مجھے بھی اب ہونے لگی ہے بس ایک بات پہ تسلی ہوتی ہے دو سال سے ایک سال گزر گیا تو دوسرا سال بھی سکون سے گزر جائے اُس کے بعد تو یمان کا سارا دھیان اپنے فیوچر کی جانب ہو گا اُس کا خواب پورا ہو گا سنگر بننے کا آخر کو اُس کا جنون ہے۔عیشا اُس کی بات کے جواب میں بولی

وہ تو تمہاری بات اپنی جگہ ٹھیک پر عیشا یمان بدل رہا ہے جہاں ہر وقت اُس کے چہرے پہ مسکراہٹ ہوتی تھی وہ اب غائب ہے ہر وقت اُس کے ہاتھ میں گٹار موجود ہوتا تھا پر اب تو شاید وہ گٹار کی شکل بھی نہیں دِیکھتا ہو گا۔ فجر کے لہجے میں یمان کے لیے فکر مندی تھی۔

میں نے نوٹ کیا ہے پر تم پریشان مت ہو سو جاؤ اور سکون کرو کیونکہ جلدی ارسم پاکستان آنے والا ہے اُس کے بعد تمہاری شادی کی تیاریاں شروع ہو گی۔عیشا نے کہا تو اُس نے گہری سانس بھری

www.novelsclubb.com

کیا میں آپ کا چہرہ دیکھ سکتا ہوں؟ شہد آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑھ کر اُس نے اپنے اندر دبی خواہش کا اظہار کیا ساتھ میں دل ڈر بھی رہا تھا کہیں وہ ناراض نہ ہو جائے اور اُس کی ناراضگی اُس کو کہاں برداشت ہونی تھی۔

میرے گھر والے مجھے جان سے مار دے گے تمہیں پتا ہے ایک سید زادی سے ایسی فرمائش کرنے کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ جواب میں اُس نے جیسے ڈھکے چھُپے لفظوں میں ڈرانا چاہا ایک سید زادی سے یہ عام بندہ بشر عشق کرتا ہے اُس کا نتیجہ کیا ہو سکتا ہے یہ بھی بتادے۔ ڈرے بنا وہ اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر بولا تو وہ مسکرائی آنکھوں میں بڑھتی چمک دیکھ کر وہ نظریں چُرا گیا جس سے اُس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

ایک سید زادی سے عشق کرنے کا نتیجہ ہیجر کی صورت میں سامنے تمہارے آے گا ہر پل تمہیں یہ احساس کروائے گا کیسے تم نے اپنی زندگی اپنے ہاتھوں برباد کی۔ ڈوبتے دل کے ساتھ اُس نے جواب دیا کیونکہ اپنی زندگی ہاتھوں سے برباد تو اُس نے بھی کی تھی۔

عشق میں جُدائی موت کے مترادف ہوتی ہے کیا کوئی اور سزا نہیں کیونکہ میں اتنی جلدی بے موت مرنا نہیں چاہتا مجھے آپ کے ساتھ بہت سارا جینا ہے اور اپنی زندگی میں اپنا نام بنانا ہے۔اُس کا دل کانپا تھا ہجر کے نام پہ۔

موت سے ڈرتے ہو؟ یہ تو برحق ہے۔وہ تھوڑا جھک کر دلچسپی سے پوچھنے لگی۔

بیشک موت برحق ہے پر ابھی ہماری عمر ہی کیا ہے۔اُس نے جواز پیش کیا

یہ تو ہے تم کالج بوائے ہو اور میں کالج گرل تو یہ بتاؤ کیا اِس عمر میں تمہیں پیار کرنا زیب دیتا ہے۔اُس نے جیسے مذاق اُڑایا

پیار نہیں عشق کرتا ہوں میں آپ سے اور میرے دل نے عشق کرتے وقت میری عمر نہیں دیکھی۔اُس کی حاضری جوابی سن کر وہ کِھلکھلائی

اب مجھے جانا ہوگا اگر کسی نے مجھے تمہارے ساتھ دیکھ لیا تو مسئلہ ہو جائے گا۔وہ اُٹھ کھڑی ہوئی تو اُس نے بے اختیار اُس کے دستانے پہنے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا

تھوڑی دیر اور باتیں کرتے ہیں کالج میں تو آپ یکسر اجنبی بن جاتی ہیں بس چھٹی کے وقت یہ کچھ گھڑی نصیب ہوتی ہے۔اپنا ہاتھ دور کرتا جیسے التجا کرنے لگا

تمہاری تھوڑی دیر ڈھلتے دن تک ختم نہیں ہو گی کالج میں اجنبی بننے کا سبب یہ ہے کے تمہیں اپنی جان پیاری نہیں پر مجھے تمہاری جان عزیز ہے اِس لیے ایک بار پھر کہوں گی اپنا راستہ بدل دو کیونکہ میری طرف آنے کا راستہ سوائے کانٹوں کے کچھ نہیں تمہارے پیر بس مجھ تک پہنچنے تک لہولہان ہو جائے گے پر منزل تمہیں ملے گی بھی یا نہیں۔وہ جیسے تھک چُکی تھی۔

آپ مایوسی والی بات کیوں کرتی ہیں کیا میری چاہت یک طرفہ ہے؟ڈرتے ڈرتے سوال پوچھا گیا

میرے بس میں ہوتا تو تمہاری چاہت یک طرفہ ہوتی کیونکہ سید زادیاں نامحرم سے پیار یا باتیں نہیں کرتی پر میں اِس گناہ کا مرتکب بن چُکی ہوں۔اُس کا جواب سن کر وہ سرشار ہوا تھا تو کہی پریشان بھی

www.novelsclubb.com

آپ کو ہمارا ملن ناممکن کیوں لگتا ہے۔ہمیشہ سے کیا جانے والا سوال اُس نے ایک بار پھر کیا کیونکہ شاہ خاندان میں شادیاں شاہ خاندان کے اندر ہی ہوتی ہیں۔اُس کا لہجہ اُداس ہو گیا تھا۔

۔ ۔-----------------------------------

آروش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یمان نیند میں خواب دیکھتا یکدم اُٹھ بیٹھا

یااللہ یہ کیسا خواب تھا؟ یمان اپنے ماتھے سے پسینا صاف کرتا بڑبڑایا اُس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اُس کو یقین نہیں آرہا تھا اُس نے خواب میں آروش کو دیکھا اپنی خواہش کو یاد کر کے یمان کے پریشان چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

میرے دل میں تو کبھی یہ خیال نہیں آیا کے اُن کا چہرہ دیکھ لوں۔ یمان اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا خود سے بولا

وہ تو خواب میں بھی مجھ سے پردہ کر رہی تھیں۔ یمان اچانک ہنس پڑا۔

www.novelsclubb.com

مجھے تمہاری جان عزیز ہے۔

خواب میں آروش کا کہا جُملا اُس کو یاد آیا تو ایسی خوشی محسوس ہونے لگی جیسے آروش نے سچ میں اُس سے کہا ہو۔

کیا کبھی اصل میں وہ مجھ سے ایسی بات کرے گی یا ان کو میں عزیز ہو گا یا مجھے وہ حق حاصل ہو گا جو میں ان کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھ سکوں؟ یمان کے دل میں ایک کے بعد ایک خیال آرہا تھا جس کا جواب اُس کے پاس نہیں تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 10

www.novelsclubb.com

ہاسٹل جا رہی ہو؟ آروش حریم کے کمرے میں آئی تو اُس کو بیگ میں کپڑے ڈالتا دیکھا تو پوچھا

جی۔ حریم مختصر جواب دے کر اپنے کام میں لگ گئی۔

ناراض ہو؟آروش نے اُس کے سنجیدہ تاثرات دیکھے تواندازہ لگایاورنہ وہ بھی جانتی تھی حریم سچ میں اُس سے ناراض ہو گی بہت دنوں سے اُس کے ساتھ بات چیت بھی کم کرلی

ہم کیوں آپ سے ناراض ہونے لگے۔حریم عام انداز میں بولی۔

اِدھر میری طرف دیکھو۔آروش اُس کے ہاتھ سے کپڑے لیکر بیڈ پہ رکھے اوراُس کا دھیان اپنی طرف کیا۔

ہمیں لیٹ ہورہاہے دُرلانے جلدی تیار ہونے کا کہا تھا۔حریم نے سنجیدگی سے کہا

دیکھو حریم ناراض یااُداس مت ہو تم ابھی چھوٹی ہو تمہیں ابھی کچھ ٹھیک سے نہیں پتااِس لیے تم بھابھی شبانایا کسی کے بھی معاملے میں مت بولوورنہ وہ تم پہ بھی غصہ کرے گے تبھی دُریدلالہ بھی تمہیں ہاسٹل بھیج رہے ہیں۔آروش نے پیار سے سمجھایا

ہم پہ غصہ اُس لیے ہوگے کیونکہ ہم اِس حویلی کے مکین نہیں۔حریم تلخ لہجے میں بولی۔

حریم یہ کی بول رہی ہواورایسا کس نے کہاتم اِس گھر کی فرد نہیں۔آروش نے سخت لہجہ اپنایا۔

یہ ہماری ماں کا گھر تھا ہمارے باپ کا نہیں اور بیٹیاں تو باپ کے پاس ہوتی ہیں ایک ہم ہیں جو دودھیال ہونے کے بجائے اپنے ننہال میں ہیں۔ حریم کس مجرم کی طرح بولی۔

تمہاری ماں کا گھر ہے تو وہ ماں کس کی ہے؟ آروش نے اُس کو دیکھ کر پوچھا

ہماری۔ حریم بناتاخیر کیے بولی

وہ اگر تمہاری ماں تھی تو یہ بات بھی جان لو ان کی ہر چیز پہ صرف تمہارا حق ہے یہ حویلی اِس میں تمہارا حصہ بھی اُتنا ہی نکلتا ہے جتنا کے بابا سائیں چچا جان والوں کا نکلتا ہے کیونکہ پھوپھو جان کا جو حصہ تھا وہ تمہیں ہی ملے گا نہ آخر کو تم اُن کی اکلوتی اولاد ہو اِس لیے دوبارہ یہ مت کہنا تم اِس گھر کی مکین نہیں یا تمہاری یہاں کوئی جگہ نہیں کیونکہ جتنی جائیداد تمہاری ہے نہ اُتنی تو دریدلالہ یا شازل لالہ کی بھی نہیں وجہ یہ کے تمہارے باپ کی جو جائیداد تھی اُس میں بھی اُن کے مرنے کے بعد تمہارے ہی حصے میں آئی تھی وہ تمہیں تب ملے گی جب تم اٹھارہ سال کی ہو جاؤ گی۔۔ آروش نے کہا تو آخری بات پہ حریم ہنس پڑی اُس کو ہنستا دیکھ کر آروش نے سکون بھری سانس خارج کی۔

ہمیں تو پتا ہی نہیں تھا ہماری اتنی جائیداد بھی ہے۔ حریم پُرانی ٹون میں آکر بولی۔

اب تو پتا چل گیا نہ اب بتاؤ یہ تم سے کس نے کہا تھا کے تمہارا یہاں رہنا کوئی حق نہیں۔آروش نے جاننا چاہا تو وہ پھر سے مایوس ہوئی۔

نازلین آپی بولتی ہیں کے ہم اُن کے ٹکڑوں پہ پلتی ہیں ہمارا کوئی حق نہیں اور وہ چاہتی ہیں ہم دُرلا سے بھی دور رہا کریں۔حریم نے سر جھکائے کہا

حویلی میں تمہیں کوئی کچھ بھی کہے اُن کی بات پہ توجہ نہ دیا کرو آخر تمہیں پھر بھی انسکیورٹی فیل ہوتی ہے تو میں بابا سائیں سے بات کروں گی وہ پھوپھو مریم کا حصہ تمہارے نام کروادے ویسے بھی سات ماہ بعد تم نے اٹھارہ سال کا ہو جانا ہے۔آروش نے بغور اُس کی جانب دیکھ کر کہا

ایسی بات نہیں آپی ہم نے کیا کرنا ہے اُن کا آپ بس ایسی ہی ہم سے پیار سے بات کیا کریں ہمیں اچھا لگتا ہے اور ہم ہمیشہ سے آپ جیسا بننا چاہتے ہیں جیسی آپ ہیں میں قسمت

اللہ نہ کریں تم میری جیسی زندگی گزارو یا میری طرح قسمت پاؤ۔حریم کی بات بیچ میں کاٹتی آروش دُھل کر بولی تو حریم نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی پر اُس کے سوال کرنے سے پہلے کمرے کا دروازہ نوک ہونے لگا

حریم بی بی نیچے آپ کو دُرید شاہ بُلا رہے ہیں۔ ملازمہ کی بات پہ حریم نے سر پہ ہاتھ مارا۔ انہیں کہیں میں پردہ کر کے آتی ہوں۔ حریم اتنا کہتی الماری سے اپنا عبایا نکالنے لگی۔

دوسری طرف اُس کی چھوٹی سی بات نے آروش کو زخمی کر دیا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤

!ماضی

اماں جان آپ بات کرے نہ بابا سائیں سے مجھے آگے پڑھنا ہے۔ سترہ سالہ آروش کلثوم بیگم کے پیچھے پیچھے چلتی منت کرتی بولی۔

آرو یہ بات تم خود اُن سے کرو اور میں اُن کا جواب بھی بتا دوں انکار ہو گا تمہاری دادی جان کبھی راضی نہیں ہو گی کے تم شہر جا کر نا محرم مردوں کے درمیان بیٹھو۔ کلثوم بیگم نے صاف انکار کیا۔

www.novelsclubb.com

آپ بابا سائیں سے بات کریں دادی جان کو منانا پھر بابا سائیں کا کام ہے۔ آروش نے مزے سے کہا

بہت بگڑتی جارہی ہو آرو معلوم ہے نہ تمہیں ہمارے یہاں لڑکیاں باہر جا کر نہیں پڑھتی۔کلثوم بیگم نے گھور کر کہا

توآپ میٹرک کے بعد کا بھی یہاں کالج اور یونیورسٹی بنوادے تاکہ لڑکیوں کو باہر نہ جانا پڑے پرتب تک کی تو اجازت دے لالہ دُرید اور شازل لالہ بھی توآکسفورڈ یونیورسٹی گئے ہیں نہ مجھے آپ کراچی تک جانے نہیں دے رہے کیونکہ میں لڑکی ہوں آج بتا ہی دیا مجھ سے کوئی پیار ویار نہیں کرتا۔آروش اپنے نادیدہ آنسو صاف کرتی منہ بسور کر بولی۔

آجائے شاہ صاحب کرتی ہوں بات۔کلثوم بیگم کی بات پہ وہ خوشی سے اُچھل پڑی۔

اواماں جان آے لویو۔آروش اُن کے گال پہ بوسہ دے کر بولی تو وہ مسکراپڑی۔

اے لڑکی کہاں جارہی ہو؟آروش جو بھاگم بھاگ اپنے کمرے میں جارہی تھی اپنی دادی محتاب کی آواز پہ اُس قدموں پہ بریک لگی جو ہال میں بیٹھی رو عبدار نظروں سے اُس کو گھور ری تھیں پاس اُن کے دس سالہ حریم بیٹھی ہوئی تھی جو چاکلیٹ کھانے میں بُری طرح مصروف تھی۔

اسلام علیکم دادی جان وہ میں اپنے کمرے میں جارہی تھی۔آروش اُن کے پاس بیٹھ کر بولی۔

یہ کیا تمہارے دماغ میں اب خناس بھرا ہے شہر جانے کا۔مہتاب بیگم تیکھے چتونوں سے اُس کو گھور کر بولی تو آروش کو اپنے آس پاس خطرے کی گھنٹیاں بجتی سُنائی دی اُس نے ٹیڑھی نظروں سے پاس بیٹھی حریم کو دیکھا اُس کے پاس اتنی چاکلیٹس اور چپس دیکھ کر وہ سمجھ گئی حریم نے چغلی دی ہے اکثر مہتاب بیگم حریم کو چاکلیٹ کی لالچ دے کر آروش کی جاسوسی کرنے کا کہتی تھی جس پہ معصوم سی حریم چاکلیٹ کی وجہ سے بڑے اچھے طریقے سے آروش کی پل پل کی خبر مہتاب بیگم کے گوش گزار کرتی تھی۔

دادی جان مجھ آگے پڑھنا ہے اور یہ بات میں سب کو واضع طور پہ بتا چکی ہوں۔آروش اداب کے دائرے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

دیکھو آروش مانا کے تمہاری ہر بات مانی جاتی ہے اِس حویلی میں اور تمہارا باپ تمہاری ہر خواہش کا احترام کرتا ہے ایک طرح سے یہ ٹھیک بھی ہے اکلوتی بیٹی ہو اُس کی پر یہ تمہاری کوئی نہیں مانے اِس لیے دماغ سے نکال دو۔مہتاب بیگم نے سخت لہجے میں کہا

کیوں نہیں مانی جائے گی آگے پڑھنے کوئی گناہ نہیں اور نہ میری ناجائز خواہش۔آروش سنجیدگی سے بولی

مردوں کا مقابلہ مت کرو۔مہتاب بیگم نے اُس کو لتاڑا

مجھے مردوں کا مقابلہ کرنے کا شوق بھی نہیں دادی جان میں بس آگے پڑھنا چاہتی ہوں اور اِس خواہش سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کے میں مردوں سے مقابلہ کر رہی ہوں۔آروش اتنا کہتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

شہباز نے تمہیں بہت چھوٹ دے رکھی ہے جبھی اپنے باپ کی ماں سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر رہی ہوں آنے دو اُس کو کہتی ہوں تمہاری شادی کروادے کے عقل ٹھکانے پہ آئے۔مہتاب بیگم کی سیریس بات پہ آروش کو ہنسی آئی۔

ٹھیک ہے پھر میں اُس کے ساتھ شہر جاؤں گی ہم مل کر پڑھائی کرے گے۔آروش آنکھ ونک کر بولی تو اُس کی بے باکی پہ مہتاب بیگم کا مُنہ پورا کا پورا کھل گیا اُس سے پہلے وہ اپنے سامنے پڑی چپل سے اُس کی چھترول کرتی آروش حریم کے پاس پڑے چاکلیٹ کے ڈبے سے تین چاکلیٹس نکال کر اُپر کو بھاگی جس سے حریم نے رونا ڈال دیا۔

ہائے کمبخت میری بچی کو رُلا دیا۔ مہتاب بیگم حریم کو چُپ کروانے کی کوشش میں ہلکان ہوتی تیز آواز میں آروش سے بولی جو اُن کی بات سے بے نیاز کمرے میں آکر آرام سے چاکلیٹ کھانے لگی۔

ارے میری بچی اتنے بڑے ڈبے میں سے اگر تین چاکلیٹس چلے گئے تو کونسی قیامت بڑپا ہو گئی جو رو رو کر میری جان نڈھال کر رہی ہو۔ حریم جو رونے سے باز نہیں آرہی تھی مہتاب بیگم اُس کو چپ کرواتی تنگ ہو کر بولی جس سے حریم اور زوروں سے رونے لگی۔

کیا ہوا اماں سائیں کیوں رو رہی ہے حریم؟ کلثوم بیگم ان کے پاس آتی پریشان ہوئی۔

تمہاری بیٹی کی مہربانی ہے اُنٹھ جتنا قد ہو گیا ہے مگر مجال ہے جو عقل نام کی کوئی چیز اُس میں موجود ہو۔ مہتاب بیگم غصے سے بولی

کیا کر دیا اب اُس نے؟ کلثوم بیگم نے جاننا چاہا

حریم کے چاکلیٹ اُٹھا کر گئی ہے بھلا اُس کو کیا ضرورت اتنی چیزیں تو پڑی ہے اُس کے کمرے میں پھر اِس بچی کی چیزوں میں کیوں نظر ڈالنا۔ انہوں نے بتایا

تو کیا ہوا آرو بھی تو اپنی چیزیں اِس کو دیتی ہیں۔ کلثوم بیگم کچھ شرمندہ ہوئی۔

نابی بی نا تمہاری بیٹی اپنی چیزیں کسی کو دینا تو دور کی بات دیکھاتی بھی نہیں۔ مہتاب بیگم ان کو گھور کر بولی تو کلثوم بیگم نے جانے میں ہی عافیت سمجھی۔

یہ کیا حرکت کی تم نے نیچے ؟ کلثوم بیگم سیدھا آروش کے کمرے میں آئی جو مزے سے چاکلیٹ کھاتی ساتھ میں اپنے کمرے میں موجود ٹی وی پہ کارٹون دیکھنے میں مصروف تھی۔

دل کیا چاکلیٹ کھانے کا تو حریم سے لیے اُس میں کونسی بڑی بات ہے شیئرنگ از کیئرنگ۔ آروش نے بتایا۔

تمہارے پاس بھی تو ہو گی وہ بچی ہے آرو۔ کلثوم بیگم نے سمجھایا

کوئی بچی وچی نہیں آفت ہے پوری میری باتیں دادی کو بتا کر اُن کو فیورٹ بن گئ ہے۔ آروش منہ کے زاویئے بگاڑ کر بولی۔

تو کیوں نہ اُن کی فیورٹ ہو آخر کو اماں سائیں کی اکلوتی بیٹی کی نشانی ہے۔ کلثوم بیگم نے گھور کر کہا

تو میں کب اعتراض کر رہی ہو میں بس یہ چاہتی ہوں دادی میری خواہش کے درمیان رُکاوٹ نہ بنے۔آروش نے سنجیدہ سے کہا

تمہاری شادی کی عمر ہے

توبہ کرے اماں جان سترہ کی ہوں بس ابھی میرے پڑھنے کی عمر ہے نا کہ شادی وغیرہ کی آپ اپنے بیٹوں کی فکر کریں جن کا شادی کرنے کا دور دور تک کوئی اِرادہ نہیں۔آروش اُن کی بات درمیان میں کاٹتی کانوں کو ہاتھ لگا کر بولی تو کلثوم بیگم خاموش ہو گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

!حال

گاڑی رُکی تو حریم نے دُرید شاہ کی جانب دیکھا جو اُس کو ہی دیکھ رہا تھا۔

چلتی ہوں دُرلا پر آپ سے ایک درخواست ہے اُس لڑکی کو ظلم سہنے سے بچائے آپ خود ہی تو بتاتے ہیں ظلم کرنا؛ ظلم سہنا اور کسی پہ ظلم ہوتا دیکھنا اُس ظلم کے خلاف آواز نہ اُٹھانا گناہ کے زمرے میں آتا ہے تو پلیز آپ سمجھ کریں کیونکہ آپ کسی پہ ظلم نہ بھی کریں تو آپ سے اللہ تعالیٰ پوچھے گے جب آپ نے کسی معصوم پہ ظلم ہوتا دیکھا تو خاموش کیوں رہے

اُس کو بچایا کیوں نہیں۔ حریم سنجیدگی سے کہتی گاڑی سے اُتر گئی۔ پیچھے کتنی ہی دیر دُرید شاہ ساکت سا اُس کی باتوں پہ غور کرتا رہا اُس کو حریم سے اتنی گہری باتوں کی اُمید نہیں تھی۔ کچھ سوچ کر اُس نے اپنا سیل فون اُٹھا کر شازل شاہ کا نمبر ڈائل کیا جو پہلی ہی بیل پہ ریسیو ہو گیا تھا شازل کچھ کہتا جب دُرید شاہ سخت لہجہ اپناتا اُس سے بولا

کہاں منہ کالا کر رہے ہو؟ شازل جو ایک ہاتھ سے کان میں لگے ایئر فون کو ٹھیک کر رہا تھا دوسرے ہاتھ سے چہرے پہ صابن لگا رہا تھا خود سے بڑے بھائی کی دھاڑ پہ اُس نے سامنے مرر میں اپنا خوبصورت وجیہہ چہرہ دیکھا پھر کہا

صابن سے چہرہ چمکا رہا ہوں

بکواس بند کرو کل تم مجھے حویلی میں نظر آؤ اگر نہیں تو کل میرے آدمی گھسیٹ کر لائے گے۔ دوسری طرف دُرید شاہ سخت لہجے میں حکم دینے کے بعد کال کاٹ دی تھی۔

حویلی۔ شازل بڑبڑایا

میں نے فیصلہ کر لیا ہے میں کبھی وہاں نہیں جاؤں گا۔ شازل اٹل لہجے میں خود سے کہتا دوبارہ سے دُرید شاہ کو کال کرنے لگا۔

لالہ میں کبھی وہاں نہیں آؤں گا۔شازل نے سنجیدگی سے کہا

ٹھیک ہے مت آؤ میں آدمی بھیج دوں گا۔دُرید کو جیسے کوئی فرق نہیں پڑا

آپ سب کی نظروں میں کیا میری بات کی کوئی اہمیت نہیں؟شازل کو افسوس ہوا۔

ہے بلکل ہے تبھی تمہارا حویلی آنا ضروری ہے اگر اپنے بڑے بھائی کا ذرہ بھی احترام کرتے ہو تو میری بات کا مان رکھو گے۔دُرید نے مسکرا کر کہا

یہ اچھا طریقہ ہے ایموشنل بلیک میلنگ کا۔شازل بدمزہ ہوا۔

❤❤❤❤❤

کیا تم روئی ہو؟آروش شہباز شاہ کے کمرے میں آئی تو انہوں نے اُس کا ستایا ہوا چہرہ دیکھا تو فکرمندی سے گویا ہوئے

www.novelsclubb.com

میں کیوں روؤں گی۔آروش بنا اُن کی جانب دیکھ کر بولی۔

اب تم خفگی چھوڑ دو تمہاری بات مان تو لی۔شہباز شاہ ہنکارہ بھر کر بولے۔

کیا بات مانی آپ نے میری وہ بے چاری ایک ہفتے سے تائی جان اور شبانا بھا بھی کا ٹارچر برداشت کر رہی ہیں کبھی آپ جا کر سٹور روم میں جائے اور دیکھے اُس کو کیا حال کیا گیا ہے اُس کا چہرے پہ جگہ جگہ نیل کے نشان ہے اُس میں اتنی ہمت نہیں کے پانی کا خالی گلاس تک اُٹھا سکے باسی روٹی تک کا نوالہ اُس کو نہیں دیتے اور آپ کہہ رہے ہیں آپ نے میری بات کا مان رکھ لیا وہ لڑکی ہر وقت حراساں رہتی ہے کوئی نظر آئے تو تھر تھر کانپنے لگتی ہے کوئی آہستہ آواز میں اُس کا نام لے تو اُس کی جان نکل جاتی ہے۔ شہباز شاہ کی بات پہ آروش پھٹ پڑی

مجھے نہیں تھا پتا شازل ایسا کرے گا مجھے لگا وہ اُس کی حفاظت کرے گا تبھی میں نے دُرید کے بجائے شازل سے اُس کا نکاح پڑھوایا۔ شہباز شاہ شرمندہ ہوئے۔

وہ بھی شاہ خاندان کا خون ہے بے حسی تو اُس کی رگوں میں بھی ہے۔ آروش طنزیہ لہجے میں کہتی جیسے ہی پلٹی کلثوم بیگم کا ہاتھ اُس کے چہرے پہ نشان چھوڑ گیا۔

چٹاخ کی آواز پہ شہباز شاہ جلدی سے کھڑے ہوتے خونخوار نظروں سے کلثوم بیگم کو دیکھ کر آروش کو اپنے ساتھ لگایا جو اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھے ساکت نظروں سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔

یہ تربیت کی ہے ہم نے تمہاری جو باپ کے سامنے زبان درازی کر رہی ہو۔ کلثوم بیگم اُس کو جھنجھور کر پوچھنے لگی تو آروش نے اپنا سر جُھکا دیا۔

کلثوم۔ شہباز شاہ نے ان کو ٹوکا

نہیں شاہ صاحب آج آپ مجھے بولنے دے بہت برداشت کر لی ہے اِس کی بدتمیزیاں اِس کی ہر نادانی ہر گناہ معاف کر دیا تاکہ یہ سبق حاصل کرے پر نتیجہ کیا نکلا یہ آپ کی بیٹی ہر ایک سے تلخ کلامی کرتی رہتی ہے۔ کلثوم بیگم آج اُن سے ڈرے بنا بولی۔

آروش میری جان آپ اپنے کمرے میں جاؤ۔ شہباز شاہ اُس کا ماتھا چوم کر بولے تو آروش کی آنکھوں سے گرم سیال بہہ نکلے۔

معاف کر دیجیے گا اب کبھی کوئی بات نہیں کروں گی۔ آروش سپاٹ لہجے میں کہتی کمرے سے باہر چلی گئ

آروش کو تھپڑ مارنے کا حق تمہیں کس نے دیا؟ شہباز شاہ سخت ترین لہجے میں کلثوم بیگم سے بولے۔

ماں ہوں اُس کی میں۔ کلثوم بیگم کو دُکھ ہوا

وہ بس میری بیٹی ہے آئیندہ ایسی غلطی کی تو اُس کی معافی نہیں ہو گی۔ شہباز شاہ وارن کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولے تو کلثوم بیگم کے اندر کچھ چھن کر ٹوٹا۔

❤❤❤❤❤❤

حریم آج تم کچھ خاموش ہو؟ حریم اپنے کمرے میں تھی جب اُس کی روم میٹ طاہرہ نے اُس کو خاموش دیکھ کر پوچھا

ہاں وہ سر میں درد ہے۔ حریم نے مسکرا کر جھوٹ بولا

www.novelsclubb.com

پکا یہی بات ہے؟ طاہرہ نے کنفرم کرنا چاہا

ہاں بلکل یہی بات ہے سفر کرنے سے ہمارے سر میں درد پڑ جاتا ہے۔ حریم نے کہا تو اُس نے سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دی۔

❤❤❤❤❤

ماہی سٹور روم میں کراہتی اپنی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی جو کیا تھی اور کیا ہو گئ تھی وہ ہمیشہ کانفڈنٹ رہی تھی کسی سے نہ ڈرنے والی پر اب وہ ہر ایک سے خوفزدہ ہونے لگی تھی وہ ابھی انہی سوچوں میں گم تھی جب دھڑام کی آواز سے دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا آنے والے کو دیکھ کر ماہی کو اپنی جان فنا ہوتی محسوس ہوئی کیونکہ کوئی اور نہیں شبانا کھڑی کھا جانے والی نظروں سے اُس کو گھور رہی تھی۔

مہارانی صاحبہ اگر آرام کر لیا ہو تو کچن میں کھانے کی تیاری کرو تمہاری ماں آکر نہیں کرے گی۔شبانا اُس کے سر پہ کھڑی ہوتی بولی۔

می۔۔۔۔۔۔۔۔۔ری۔۔۔۔۔۔۔۔۔طبیعت۔۔۔۔۔۔۔۔ٹھ۔۔۔۔۔۔۔۔یک۔۔۔۔۔۔نہی۔۔۔۔۔۔ں۔ماہی اٹک اٹک کر بمشکل یہی بول پائی۔

تیرا ڈرامہ دیکھنے نہیں آئی میں اُٹھ جلدی آئی بڑی طبیعت خرابی کرنے کا بہانا کرنے والی۔شبانا اُس کو بازوں سے پکڑتی کھڑا کیے بولی جس سے ماہی کے قدم لڑکھڑانے لگی اُس کے قدموں میں اتنی ہمت نہیں تھی وہ چل پاتی یا احتجاج کرتی تبھی شبانا گھسیٹتی اُس کو باہر لے جانے لگی۔

می۔۔۔۔۔۔را۔۔۔۔۔۔۔اع۔۔۔۔۔۔تبار۔۔۔۔۔۔۔۔کرے۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔

بیم۔۔۔۔ار۔۔۔ہ۔۔۔۔وں۔ماہی اپنے گھومتے سر کو سنبھالتی نم لہجے میں بولی پر اُس کی فریادیں سننے والے شاید کوئی نہیں تھا۔

کھانا تو سب کا آج تو ں نے ہی بنانا ہے ورنہ تجھے میں کتوں کے آگے ڈال دوں گی۔شبانا نفرت سے کہتی زور سے اُس کو دھکا دیا اُس سے پہلے وہ منہ کے بل گرتی کسی کے مضبوط حصار نے اُس کو خود میں قید کر لیا۔

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 11

www.novelsclubb.com

شازل شاہ جو دُرید کے کہنے پہ گاؤں چلا آیا تھا حویلی میں داخل ہوتے ہیں شبانا کو کسی لڑکی کے ساتھ بے رحمی والا سلوک دیکھ کر اُس کے ماتھے پہ بل پہ آئے تھے مگر جب اُس نے لڑکی کو گرتے دیکھا تو جلدی سے اُس کو گرنے سے بچایا۔

آریواو کے؟شازل اُس کا زخموں سے بھرا چہرہ دیکھ کر فکر مندی سے پوچھنے لگا ماہی جو کمزوری کے باعث پہلے سے ہی نڈھال تھی ایک نظر شازل کو دیکھنے کے بعد بے ہوش ہو گئی تھی جس کو دیکھ کر شازل کے ہاتھ پیر پُھول گئے اُس نے اُٹھا کر صوفے پہ لیٹانا چاہا پر اُس کو ہاتھ لگانے سے ایک جھجھک آرے آ گئے تبھی زور زور سے ملازماؤں کو آوازیں دینے لگا جو اُس کی ایک ہی پُکار پہ حاضر ہو گئے تھے۔

شبانا شازل کی اچانک آمد پہ ہڑ بڑا کر جلدی سے اپنے چہرے پہ چادر ڈالی تھی

کون ہے یہ اور بھابھی آپ کیسے کسی لڑکی کے ساتھ ایسا سلوک کر سکتی ہیں۔شازل کاٹ دار لہجے میں بولا تو شبانا کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ آئی۔

میرے سہاگ کو اُجاڑنے والی کی بہن ہے اور تم اِس کمبخت کو چھونے سے کتراؤ نہیں کاغذی ہی صحیح تمہاری بیوی ہے۔شبانا کی بات سن کر شازل کتنی ہی دیر اپنی جگہ سے ہل نہیں پایا اُس نے بے یقینی نظروں سے ماہی کے چہرے پہ نگاہ ڈالی جو نیلوں نیل تھا شازل کو خود پہ انتہا کا غصہ آیا تھا تبھی وہ بنا کسی کی پرواہ کرتا ایک جھٹکے میں اُس کو گود میں اُٹھاتا باہر کی طرف بڑھا۔شبانا کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا۔

آپ کیا لگتے ہیں پیشنٹ کے ؟شازل فلحال ماہی کو گاؤں میں موجود چھوٹے سے ہسپتال لایا تھا جہاں لیڈی ڈاکٹر نے شازل سے پوچھا

بیوی ہے۔۔شازل کو یہ بتاتے ہوئے دل چاہا ڈوب کے مرے۔

میں سمجھ گئی یہ وہی ہے نہ جو ونی میں آئی ہے ؟انہوں نے افسردہ نظر بیڈ پہ لیٹی ماہی پہ ڈال کر پوچھا جس پہ شازل نے محض سر کو جنبش دی۔

دوائی میں کچھ لکھ کر دے رہی ہو ہو سکے تو ان کو بیڈ ریسٹ کرنے دے ساتھ میں اِن کی غذا کا بہت خیال کریں۔

ٹھیک ہے۔شازل اُن کی بات کے جواب میں بولا

www.novelsclubb.com

آپ اِن کو لیکر جا سکتے ہیں پر چیک اپ ضرور کروایئے گا ہفتے میں دو بار تا کہ ان کے زخموں کا معائنہ کر سکوں۔ڈاکٹر نے کہا تو شازل نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگا۔

مطلب ؟شازل نے جاننا چاہا

شاید آپ کو پتا نہیں ان کے چہرے سے زیادہ جسم پہ بھی زخم ہے کافی تشدد کا نشانہ بنی ہیں۔انہوں نے تفصیل سے بتایا تو شازل نے غصے سے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی۔

❤❤❤❤❤❤❤

آپ کا بیٹا اُس کو باہر لے گیا ہے آپ اُس کو بتا دینا وہ اُس کو اپنی بیوی تسلیم نہ کرے ورنہ میں اُن دونوں کو چھوڑوں گی نہیں۔جب سے شازل باہر گیا تھا ماہی کو لیکر تب سے شبانا کے جسم میں آگ لگی ہوئی تھی اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا کر گزرتی تبھی وہ کلثوم بیگم کے کمرے میں آتی اپنے دل کا غبار نکال رہی تھی۔

وہ اُن دونوں کا معاملہ ہے تم دور رہو۔کلثوم بیگم سنجیدگی سے بولی

تائی جان یہ اُن دونوں کا معاملہ نہیں میرا اور اُس بدذات لڑکی کا معاملہ ہے شازل سے کہے وہ دور رہے۔شبانا آپے سے باہر آئی

میں شازل سے کہوں وہ اپنی بیوی سے دور رہے اچھا مذاق ہے۔کلثوم بیگم سر جھٹک کر بولی

بیوی نہیں ہے وہ اُس کی ونی میں آئی ہوئی جس کی حیثیت دو ٹکے کی بھی نہیں۔شبانا پاگل ہونے کے درپہ تھی۔

ایک لڑکی کی حیثیت کیا ہوتی ہے وہ اُس کا شوہر طے کرتا ہے تم اتنا مت سوچو ونی میں آئی ہوئی کا رتبہ جو بھی ہم سمجھے پر ہے وہ شازل کی بیوی اور شازل اتنا بے غیرت نہیں جو اپنی عزت کو یوں دوسروں کے رحم و کرم پہ چھوڑے۔ کلثوم بیگم کی بات پہ اُس کے تن بدن میں آگ لگانے کے لیے کافی تھی۔

تائی جا

عدت کے مہینے سکون سے اپنے کمرے میں گزارو اور کوشش کرنا دوبارہ حویلی کا مرد تمہاری پرچھائی بھی نہ دیکھے آدھا چہرہ یا آواز سننا تو دور کی بات ہے۔ شبانا کچھ بولنے والی تھی جب کلثوم بیگم نے ہاتھ کے اِشارے سے بولنے سے باز رکھا۔ وہ جو کلثوم بیگم کی خاموش اور صلح مذاج دیکھ کر اُن پہ رعب جمانے آئی تھی اُن کا آج کا روپ دیکھ کر پیچ وتاب کھاتی رہ گئی اور یہ بات سمجھ گئی کے وہ جس سے بات کرنے آئی تھی اپنا رعب جمانے آئی تھی وہ گاؤں کے سرپنچ کی بیگم تھی جو پل بھر میں اُس کو خاموش کروا گئی تھی۔

شازل ماہی کو واپس حویلی لاتا سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا وہاں بیڈ پہ اُس کو آرام سے لیٹاتا غور سے اُس کی جانب دیکھنے لگا اُس کو اپنے عمل پہ شرمندگی ہو رہی تھی ایک پچھتاوا سا ہو رہا تھا اگر وہ اُس دن غصے میں چلا نہ جاتا تو شاید حالات آج سے کچھ مختلف ہوتے۔

سوری یار پر ٹینشن نہ لو اب کوئی تمہیں ہاتھ لگانے کی جرئت نہیں کرے گا کیونکہ حالات جیسے بھی تم میرے نکاح میں ہو میری بیوی ہو اِس لیے جب تک تمہارا نام میرے نام سے جُڑا ہے میں تمہاری حفاظت کروں گا۔ شازل غور سے اُس کی جانب دیکھتا خود سے عہد کرنے پھر اچانک اُس کی نظر ماہی کے کپڑوں پہ پڑی جو میلے اور شکن زدہ تھے شازل اُس کے وجود پہ نظر ڈالتا اُٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

شازل آروش کے کمرے میں آیا تو اُس کو کھڑکی کے پاس کھڑا پایا۔

آرو۔ شازل نے آواز دی۔

لالہ آپ؟ آروش نے شازل کو دیکھا تو حیرت سے اُس کے منہ سے بس یہی نکل پایا۔

ہاں میں تم سے ایک کام تھا۔ شازل نے کہا

جی کہیں۔آروش اُس کی جانب متوجہ ہوئی

وہ جو لڑکی ہے اُس کی حالت ٹھیک نہیں تم کوئی اپنا ڈریس اُس کو پہنا دو تو۔شازل اتنا کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔

لڑکی کون آپ کی بیوی؟آروش اُس کی بات سن کر بولی

ہاں وہی۔شازل اتنا کہتا پھر سے خاموش ہو گیا

اتنے وقت بعد آپ کو احساس ہو گیا کے کوئی بیوی بھی ہے آپ کی۔آروش نے بنا کسی تاثر کے کہا

آر و پلیز یار میں پہلے ہی بہت شرمندہ ہوں تم مزید شرمندہ مت کرو۔شازل نے التجا کی۔

میرا اِرادہ آپ کو شرمندہ کرنے کا نہیں میں بس یہ چاہتی ہوں آپ کو احساس ہو اُس لڑکی کے آپ پر کچھ حقوق اور فرائض لاگو ہوتے ہیں جس پہ آپ کو اللہ کے سامنے جوابدہ بھی ہونا ہے میں چاہتی ہوں آپ اچھے طریقے سے اپنے حقوق پورے کریں اور اُس لڑکی کی حیثیت بیان کریں جو کہنے کو تو آپ کی بیوی ہے پر آپ کو اُس کا نام تک نہیں معلوم۔آروش کی باتوں سے وہ شرم سے پانی پانی ہو گیا۔

باقی کے طنز کل کے لیے پینڈنگ پہ رکھ لو۔شازل گہری سانس لیکر بولا

میں اپنے ڈریسز جو میں نے ایک بار بھی استعمال نہیں کیے وہ آپ کے وارڈروب پہ سیٹ کر دیتی ہوں جب وہ ٹھیک ہو جائے تو آپ اُس کو شاپنگ کروا دیجئے گا۔آروش سنجیدگی سے بولی

اُس کا نام کیا ہے؟شازل جھجھک کر پوچھنے لگا

جب اُس کی حالت ٹھیک ہو جائے تو آپ پوچھ لینا کے بیگم میں آپ کا مجازی خدا ہوں کیا آپ کے نام جاننے کا شرف حاصل کر سکتا ہوں۔کوئی اور وقت ہوتا تو شازل اُس کی بات پہ ہنس پڑتا پر اِس وقت وہ شرمندگی کی گہیرائی میں دُھنستا جا رہا تھا۔

میں جانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے پر اُس کا مطلب یہ تو نہیں تم ایک ہی وقت میں مجھے شرم سے پانی پانی کر دو۔شازل نے اپنا دفع کرنا چاہا۔

میں کون ہوتی ہوں کسی کو شرم سے پانی پانی کرنے والی آپ میرے بھائی ہے مجھے آپ کا احترام ہے میرے دل میں آپ کے لیے محبت ہے بس میں چاہتی ہوں آپ اُس لڑکی کو

سپورٹ کرے جو بے قصور ہو کر سب کا ظلم برداشت کر رہی ہے۔آروش شازل کے سامنے کھڑی ہوتی بولی۔

فکر مت کرو میں آگیا ہوں نہ سب کو دیکھ لوں گا۔شازل اُس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر بولا

مجھے آپ سے یہی اُمید تھی۔آروش ہلکہ سا مسکرا کر بولی۔

اور مجھے اپنی بہن کی اُمیدوں پہ پورا اُترنا آتا ہے۔شازل جواباً مسکرا کر بولا

❤❤❤❤❤❤

!ماضی

آپ نے بُلایا بابا سائیں؟آروش شہباز شاہ کے کمرے میں داخل ہوتی بولی

جی میرا بچہ آجکل آپ کے خلاف بہت شکایات موصول ہو رہی ہیں۔شہباز شاہ اُس کو اپنے پاس بیٹھا کر شرارت سے بولے۔

www.novelsclubb.com

ان کی باتوں میں مت آئے یہ ہمارے درمیان اختلافات کرنے کی سازشیں ہیں۔آروش مزے سے بولی تو وہ ہنس پڑے۔

پھر تم بتاؤ اپنی ماں سے کیا بول رہی تھی۔ شہباز شاہ نے محبت سے پوچھا

بابا سائیں وہ ہم شہر جا کر پڑھنا چاہتے ہیں۔ آروش نے کچھ ہچکچاہٹ سے بتایا

تمہیں پتا ہے نہ ہمارے خاندان کی عورتیں شہر جا کر پڑھا نہیں کرتی مردوں کے درمیان۔ شہباز شاہ سنجیدگی سے بولے

کیا آپ کو مجھ پہ یقین نہیں؟ آروش کو دُکھ ہوا

بات یقین کی نہیں۔ شہباز شاہ جلدی سے بولے

تو پھر اجازت دے یقین کرے میں آپ کا سر کبھی جُھکنے نہیں دوں گی اور نہ آپ کی عزت پہ آنچ آنے دوں گی۔ آروش پُر یقین لہجے میں بولی

اماں سائیں کبھی راضی نہیں ہو گی۔ انہوں نے کہا

www.novelsclubb.com

آپ بات کرے نہ اُن سے پلیز لالہ والے بھی تو آگے پڑھ رہے ہیں نہ تو لڑکیوں پہ ایسی پابندی کیوں۔ آروش ایک اور کوشش کر کے بولی تو اپنی لاڈلی بیٹی کے سامنے وہ جیسے ہار مان گئے۔

دماغ ٹھیک ہے تمہارا شہباز شاہ اب کیا ہمارے خاندان کی لڑکیاں شہر جائے گی اور ہاسٹلز میں رہا کریں گی۔ مہتاب بیگم سے شہباز شاہ نے جیسے ہی بات کی اُن کا غصہ ساتویں آسمان پہ آ پہنچا۔

اماں سائیں مجھے اپنی بچی پہ پورا بھروسہ ہے اگر وہ آگے پڑھنا چاہتی ہے تو میں رکاوٹ نہیں ڈالوں گا بلکہ اُس کو سپورٹ کروں گا۔ شہباز شاہ عاجزی سے گویا ہوئے۔

میں اِس بات کی اجازت قطعیً نہیں دوں گی اگر وہ حویلی کی دہلیز پار کرے گی تو باقیوں کو بھی راستہ مل جائے گا۔ مہتاب بیگم صاف انکار کر کے بولی۔

آروش کا دل ٹوٹ جائے گا۔ شہباز شاہ آہستہ آواز میں بولے کیونکہ سامنے اُن کی ماں تھی۔

www.novelsclubb.com

دل شیشے کا نہیں بنا ہوتا اور شاہ خاندان کی لڑکیوں کا دل اور کردار پہاڑوں کی طرح مضبوط ہونا چاہیے نا کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کا روگ لگا لیں۔ مہتاب بیگم ناگواری سے بولی۔

گُستاخی معاف اماں سائیں آروش میری اکلوتی بیٹی ہے مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے میں اُس کی کوئی بھی بات ٹال نہیں سکتا اور نہ اُس کی آنکھوں میں آنسو برداشت کر سکتا ہوں۔ شہباز شاہ اٹل لہجے میں بولے

بیٹی کے لیے ماں سے بغاوت کر رہے ہو۔ مہتاب بیگم نے کیناں توز نظروں سے اُس کو دیکھا

بغاوت کیسی اماں سائیں آگے پڑھنا اُس کا حق ہے اور میں آروش کو اُس کے حق سے محروم نہیں رکھ سکتا۔ شہباز شاہ یہ بول کر اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

تو میری بات بھی لکھ لو تمہاری یہ بیٹی تمہارا بھروسہ ایک پل میں چکنا چور کر کے تمہیں منہ کے بل گرائے گی اگر تمہاری اجازت پہ وہ شہر گئی اور وہاں مجھے کوئی اُس کے خلاف ایسی کوئی خبر موصول ہوئی تو اُس کو زہر دے کر میں جان سے مار اتو میرا نام بدل ڈالنا۔ مہتاب بیگم تیز آواز میں بولی

میری بیٹی ہے وہ اماں سائیں خدا کے واسطے سوچ سمجھ کر بولے۔ شہباز شاہ اُن کی بات پہ تڑپ اُٹھے۔

ابھی تو کہا ہے دل تھام کے رکھو کرنے سے گریز نہیں کروں گی۔ مہتاب بیگم ایک طنزیہ نظر اُس پہ ڈال کر بولی

❤❤❤❤❤❤❤

!حال

ماہی کی آنکھ کُھلی تو اُس نے خود کو انجان جگہ پہ پایا وہ حیرت سے آس پاس نظر گُھما کر پہنچان نے کی کوشش کرنے لگی۔

شکر ہے تمہیں ہوش آگیا۔ اپنے پاس مردانہ آواز سن کر اُس کا دل اچھل پڑا

آپ کون؟ ماہی خوفزدہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

www.novelsclubb.com

جب اُس کی حالت ٹھیک ہو جائے تو آپ پوچھ لینا کے بیگم میں آپ کا مجازی خدا ہوں کیا آپ کے نام جاننے کا شرف حاصل کر سکتا ہوں۔

ماہی کے سوال پہ شازل کو اپنے کانوں میں آروش کی باتیں گونجنے لگی۔

میں آپ کا مجازی خدا ہوں کیا آپ کے نام جاننے کا شرف حاصل کر سکتا ہوں۔ شازل کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولا تو ماہی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئ وہ غور سے شازل کو دیکھنے لگی جو وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک جینز پینٹ میں ملبوس تھا بال نفاست سے سیٹ کیے ہوئے تھا چہرے پہ ہلکی سی شیو اور گلے میں بڑا سا لاکیٹ لٹک رہا تھا۔

کیا ونی میں آئی ہوئی لڑکی کا شوہر اتنا شاندار بھی ہو سکتا ہے۔ غور سے شازل کو دیکھنے کے بعد ماہی بس یہ سوچ سکی۔

ہیلو؟ شازل نے اُس کے سامنے اپنا ہاتھ لہرا کر ہوش میں لانا چاہا

آپ سچ میں میرے شوہر ہیں۔ ماہی جھجھک کر پوچھنے لگی۔

جھوٹ میں بھی شوہر ہوتا ہے کیا؟ شازل نے مصنوعی حیرت کا مظاہرہ کیا تو ماہی کا سر جلدی سے نا میں ہلا۔

جی پھر میں آپ کا سچ والا شوہر ہوں یہ ہمارا کمرہ ہے اگر تم چل پھر سکتی ہو تو واشروم میں جا کر فریش ہو جاؤ تب تک میں کھانے کا کہتا ہوں۔ شازل اُس سے ایسے بات کرنے لگا جیسے جانے کتنے عرصے کی شُناسائی ہو

میں بعد میں ہو جاؤں گی فریش۔ ماہی اُس کا اتنا نرم لہجہ دیکھ کر بس یہی بول پائی

اگر کوئی مسئلہ ہے تو کوئی بات نہیں میں لیکر چلتا ہوں۔ شازل نے پیش کش کی۔

آپ کیسے لے جا سکتے ہیں؟ ماہی نے بے تکہ سوال کیا

جیسے حویلی سے ہسپتال پھر ہسپتال سے حویلی اور حویلی سے کمرے تک لایا بلکل ویسے ہی۔ شازل مسکراہٹ ضبط کیے بتانے لگا

کیسے لائے؟ ماہی ابھی تک اُس کی بات سمجھ نہیں پائی۔

www.novelsclubb.com

گود میں اُٹھا کر۔ شازل سرسری لہجے میں بولا پر اُس کے جواب پہ وہ کانوں کی لو تک سرخ پڑ گئ

نہیں میں چلی جاؤں گی خود ہی۔ ماہی خود پہ قابو پاتی اُٹھنے کی کوشش کرتی بولی

ایزیوِش۔شازل نے کندھے اُچکائے۔

ماہی ہمت کرتی واشروم تک پہنچی شازل اُس کو جاتا دیکھنے لگا پھر کسی خیال کے تحت اُس کو آواز دی

!سنو

جی۔ماہی جلدی سے پلٹی۔

تمہارا نام؟شازل یہاں وہاں دیکھ کر بولا

ماہی بخت اور آپ کا۔یہ سوال پوچھتے وقت ماہی کی اپنی حالت بھی شازل سے مختلف نہ تھی۔

شازل شاہ ویسے ہم دُنیا کے انوکھے میاں بیوی ہیں جن کو ایک دوسرے کا نام تک نہیں معلوم۔شازل اپنی بات کے اختتام پہ خود ہی مسکرا پڑا

www.novelsclubb.com

جب کی واشروم میں جاتی ماہی کے کانوں میں بار بار (میاں بیوی) والے الفاظ گونجنے لگے۔

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 12

آپ ٹھیک سے میڈیسن کیوں نہیں لیتے ؟ڈاکٹر حمید نے سنجیدگی سے یمان کی جانب دیکھا جواُن کے کیبن میں موجود تھا۔

بھول جاتا ہوں۔ یمان بے تاثر لہجے میں بتانے لگا۔

خیر ایسی بات تو نہ کریں دلاور خان اور تمہارا اپنا سا تھی ارمان وہ تو ہیں نہ تمہیں یاد کروانے والے تم خود لاپروائی کا مظاہرہ کر رہے ہو۔ڈاکٹر اُس کی بات پہ بولا

آئندہ کوشش کروں گا لاپرواہی نہ ہو۔ یمان نے کہا

www.novelsclubb.com

تمہیں ٹھیک سے میڈیسن لینی ہو گی یمان ورنہ آپ کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے یہ بات میں کتنی دفع آپ کو بتا چُکا ہوں۔ڈاکٹر نے دوٹوک لہجے میں کہا

جان کے جانے سے ڈر نہیں لگتا۔ یمان نے بتایا

پھر کس چیز سے ڈر لگتا ہے؟ڈاکٹر نے جاننا چاہا

زندگی جینے سے۔یمان نے فورن سے جواب دیا جس کو سن کر وہ گہری سانس بھر کر رہ گئے۔

میں آپ کے پاسٹ سے واقف ہوں مسٹر یمان اور میں یہ بات بھی جانتا ہوں سمجھتا ہوں آپ کے ساتھ کم عمری میں بہت بُرا ہوا لیکن پاسٹ تھا گزر گیا اُس کو بھول کر آپ زندگی کی نئی شروعات کریں آپ ایک مشہور ہستی ہیں جانے کتنے لوگ ہیں جو آپ سے محبت کرتے ہیں اگر اپنے لیے نہیں تو اُن کے لیے اپنا خیال رکھا کریں ایک واقع کو لیکر آپ زندگی جینا تو نہیں چھوڑ سکتے ہیں نہ یہ تو سراسر آپ اپنے ساتھ ناانصافی کر رہے ہیں۔ڈاکٹر نے اُس کو سمجھانا چاہا

میرے ساتھ محبت کی باتیں مت کیا کریں ایسا لگتا ہے جیسے یہ لفظ کھڑا مجھے دیکھ کر ہنس رہا ہے میری حالت کا مذاق اُڑا رہا ہے۔یمان کچھ ناگوار لہجے میں گویا ہوا۔

یاد آتی ہے وہ؟انہوں نے پوچھا

یاد کرنے کے لیے بھولنا ضروری ہوتا ہے۔یمان نے گول مٹول سا جواب دیا۔

آپ کی بہنیں ہیں کبھی سوچا ہے اُن کو آپ کی ضرورت ہو سکتی ہیں اُن کے ساتھ رہو کیا پتا زندگی کا مطلب سمجھ آجائے۔ڈاکٹر نے ایک اور کوشش کی۔

اٹھارہ سال کا تھا جب زندگی کا مطلب اچھے سے سمجھ گیا تھا مزید جاننا نہیں چاہتا۔یمان کا لہجہ طنزیہ تھا۔

لگتا ہے آپ یہ سوچ کر آئے ہیں کے میری نہیں سننی تو اس ٹاپک کو بند کرتے ہیں اور آپ یہ بتاؤ اگلا گانا کب ریلیز ہو گا آپ کا اُس سے پہلے رکارڈنگ کب شروع ہے دلاور نے بتایا تھا وہ اپنی فلم کے ہیرو میں آپ کو کاسٹ کرنا چاہتا ہے اُس کا کیا بنا؟ڈاکٹر حمید نے بات بدل کر پوچھا

ایک ہفتے بعد رکارڈنگ ہے میری پر فلم میں کام نہیں کروں گا میں۔یمان نے جواب دیا۔

بہت بڑی آفر ہے قبول کر لوں فائدہ ہو گا تمہیں۔ڈاکٹر حمید مسکرا کر آپ سے تم تک کا سفر کیا

فلم کا ہیرو بن کر کسی لڑکی سے پیار کا اظہار نہیں کر سکتا اور نہ اُس کو دیکھ کر مسکرا کر آہیں بھر سکتا ہوں۔یمان نے جواب پہ وہ لاجواب ہوئے۔

ایکٹنگ کرنے میں کونسی بڑی بات ہے کونسا تمہارا اظہار اصلی ہو گا۔ڈاکٹر کو اُس کا ریزن نامعقول لگا۔

اصلی والا اظہار کیا تھا گال پہ پڑتے تھپڑ کی گونج آج تک کانوں میں سُنائی دیتی ہے۔یمان کا لہجہ ٹوٹ سا گیا تھا۔

یمان تم اپنے پاسٹ سے باہر کیوں نہیں آتے۔وہ جیسے تھک سے گئے۔

پہلے آپ مجھے بتائے میرے جسم سے روح کیوں نہیں نکلتی۔یمان اُن کے پاس تھوڑا جھک کر پوچھنے لگا۔

شادی کر لوں۔ڈاکٹر حمید نے مشورہ دیا تو یمان کے چہرے پہ عجیب قسم کی مسکراہٹ آئی ڈاکٹر حمید نے بہت غور سے اُس کے دونوں گالوں پہ پڑتے ڈمپلز کو دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

پانچ سال تک زندہ رہا تو شادی کر لوں گا۔یمان کا لہجہ عجیب سا ہو گیا۔

مطلب؟ڈاکٹر حمید نے اُس کو گھور کر دیکھا

پانچ سال ہونے دو مطلب بھی پتا چل جائے گا۔یہ کہہ کر یمان اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

اپنی زندگی کے ساتھ کچھ غلط کرنے سے پہلے ایک بات یاد کرنا اگر تمہیں تمہاری محبت نہیں ملی تو اس کا یہ مطلب نہیں کے تم باقیوں کو اپنی محبت سے محروم رکھو۔ڈاکٹر حمید کی بات پہ اُس کے قدم ایک پل کو تھمے تھے پھر وہ اپنا سر جھٹکتا کیبن سے باہر نکل گیا۔

یمان کے جانے کے بعد انہوں نے دلاور خان کو فون کیا۔

یمان آیا تھا؟ دلاور خان نے کال ریسیو کر کے پہلا سوال یہی کیا

ہاں پندرہ تاریخ کو آنے والا چھبیس تاریخ کو آیا تھا۔ڈاکٹر حمید طنزیہ لہجے میں بتانے لگے

کیا بات ہوئی؟ دلاور خان نے پوچھا

وہی جو ہمیشہ سے ہوتی آرہی ہیں۔ڈاکٹر حمید نے گہری سانس خارج کی۔

کوئی ایمپرومنٹ کیوں نہیں آرہا؟ دلاور خان پریشانی سے بولے۔

www.novelsclubb.com

ہوا ہے ایمپرومینٹ اور یہ ہوا کے پہلے یمان مرنے کی بات نہیں کرتا تھا آج کر کے گیا ہے مجھے لگ رہا ہے اب کچھ وقت کے بعد تم مجھے کال کرو گے اور کہو گے حمید یمان مستقیم مر گیا

حمید کیا بکواس کر رہے ہو یہ۔دلاور خان لرز اُٹھے۔

ٹھیک کہہ رہا ہوں اُس کے اندر جینے کی کوئی تمنا نہیں۔ڈاکٹر حمید سر جھٹک کر بولے

کوئی تو حل ہو گا آخر تم نے کہا تھا اگر اُس کی سنگر بننے کی خواہش پوری ہو جائے گی تو وہ اپنی زندگی میں مصروف رہنے لگے گا مختلف لوگوں سے ملے گا تو اُس کو اپنا پاسٹ یاد نہیں آئے گا۔دلاور خان فکر مند سے ہوئے۔

مجھے یاد ہے میں نے کہا تھا پر ساتھ میں یہ بھی کہا تھا اُس کے سر پہ لگی چوٹ بہت گہری ہے آپریشن کے بعد بھی اگر اُس کو تکلیف ہوتی ہے تو وہ میڈیسن ٹائم سے لے پر نتیجہ کیا یمان جان بوجھ کر اپنی جان کا دشمن بنا ہوا ہے۔ڈاکٹر حمید ایک سانس میں بولے۔

میں بات کروں گا آج اُس سے۔دلاور خان کچھ سوچ کر بولے۔

کر لینا بات پہلے یہ بتاؤ کیا اُس لڑکی کا کچھ پتا ہے کہاں ہوتی ہے کیا پتا اب اُس کا ملنا یمان کی زندگی بدل ڈالے۔ڈاکٹر حمید نے کہا

وہ کہاں ہوتی ہے یہ بات شاید یمان خود بھی نہیں جانتا اُس نے کبھی مجھے نام تک نہیں بتایا اُس لڑکی کا بس اتنا بتایا کے ذات اور اسٹیٹس کا فرق کا ایشو اتنا کیا گیا جیسے مذہب الگ الگ ہو۔دلاور خان افسردگی سے بولے

ایسی بات ہے تو اُس کو لڑکی کا آپشن چھوڑ دو وہ یمان کی قسمت میں نہیں تم کوئی اچھی سی لڑکی اُس کے لیے تلاش کرو شادی اور بچے ہو جائے گے تو ٹین ایجر والی محبت بہت دور چلی جائے گی۔ڈاکٹر حمید نے مشورہ دیا۔

ہوپ سو کے ایسا ہو۔دلاور خان اُداس مسکراہٹ سے بولے۔

❤❤❤❤❤

یمان اپنے گھر آیا تو ارمان جلدی سے اُس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

کیا؟ یمان کو اُس کا یوں سامنے کھڑا ہونا سمجھ نہیں آیا۔

وہ آئی ہے آپ سے ملنے ؟ارمان ڈر ڈر کر بولا

وہ کون۔یمان ایک آئبرو اُپر کیے بولا

مس روزی۔ارمان نے بتایا تو یمان کے چہرے پہ اکتاہٹ بھرے تاثرات نمایاں ہوئے۔

کہاں ہے؟ یمان نے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر پوچھا

ڈرائینگ روم میں آپ کا انتظار کر رہی ہے۔ارمان اُس کو نارمل دیکھتا پر سکون ہو کر بتانے لگا۔

میں دیکھتا ہوں۔ یمان اتنا کہتا ڈرائینگ روم میں جانب آیا جہاں ریڈ کلر کا ٹاپ پہنے ایک لڑکی بڑے شانِ سے بیٹھی تھی یمان ایک نظر اُس کو دیکھتا نظروں کے زاویئے بدلے۔

یمان تم آ گئے شکر ہے خدا کا تمہیں میں کب سے کال کیے جا رہی تھی پر تم میرا فون ریسیو ہی نہیں کر رہے تھے۔روزی نے یمان کو آتا دیکھا تو اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس کے پاس آ کر شکوہ کناں لہجے میں بولی۔

پاکستان کب آئی؟ یمان اُس کے سوال نظر انداز کرتا سنجیدگی سے پوچھ کر صوفے پہ بیٹھ گیا

تمہیں یقین نہیں آئے گا میں ایئرپورٹ سے ڈارکیٹ یہاں آئی ہوں تم سے ملنے۔روزی پر جوش آواز میں بول کر اُس کے ساتھ صوفے پہ بیٹھی۔

مجھے آ گیا یقین۔ یمان کہتا اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا کیونکہ روزی بلکل اُس کے پاس چپک کر بیٹھنے کی کوشش میں تھی۔

اچھا پر تم کھڑے کیوں ہوئے۔ روزی نے حیرت سے اُس کو دیکھا

میں تھک گیا ہوں آرام کرنا چاہتا تھا پر تم آئی تو میں یہاں آ گیا۔ یمان نے بتایا

اوو سو سیڈ پر میں تمہیں یامنا نے آئی ہوں۔ روزی نے مسکرا کر کہا

میں تم سے ناراض تو نہیں۔ یمان نا سمجھی سے بولا

ارے بابا یہاں بیٹھو تو۔ روزی اُس کا بازوں پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھایا

انکل دلاور نے بتایا تم فلم کرنے سے انکار کر رہے ہو پلیز انکار نہیں کرو اُن کی فلم میں ہیروئن کا رول میں پلے کرنی والی ہوں۔ روزی اچانک منت بھرے لہجے میں بولی

www.novelsclubb.com

تو سارے ایکٹر مر گئے ہیں کیا جو سب میرے پیچھے پڑ گئے ہو اگر میں نے ایک بار انکار کر دیا ہے تو انکار ہے میرا بار بار مجھے تنگ کرنے کی ضروری نہیں کسی کو۔ یمان تیز آواز میں بولا

یمان

اسٹاپ روزی میں پہلے ہی بہت پریشان ہو مزید پریشان مت کرو۔ یمان اُس کی بات کاٹ کر بولا تو روزی اپنا سا منہ لیکر رہ گئ۔

آج حویلی کے بڑے ہال میں شازل کے خلاف عدالت لگی ہوئی تھی۔ شہباز شاہ ارباز شاہ اور شہنواز شاہ کے ساتھ اُن کی بیگمات سب اپنا چہرہ چھپائے ایک سائیڈ پہ کھڑی تھی۔ دُرید پر سکون شازل کے ساتھ بیٹھا تھا دوسری طرح بیٹھا دیدار شاہ آگ برساتی نظروں شازل کا چہرہ دیکھ رہا تھا جب کی آروش نازلین اور نوروہ تینوں سیڑھیوں کی ریلنگ کے پاس کھڑی تھی۔

کہاں ہے وہ بدذات۔ ارباز شاہ کے جملے پہ شازل نے زور سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا

www.novelsclubb.com

بولنے سے پہلے یہ بات یاد رکھے وہ میری بیوی ہے میں اُس کے خلاف یا اُس پہ گالی برداشت نہیں کروں گا۔ شازل چُبھتے لہجے میں بولا

بھائی صاحب دیکھ رہے ہیں آپ اپنے بیٹے کے لچھن اُس پرائی لڑکی کے لیے ہماری نافرمانی کر رہا ہے۔ شھنواز شاہ خاموش بیٹھے شھباز شاہ سے بولے۔

تایا جان آپ کو نہیں لگتا یہ بات کہنے میں آپ نے کچھ جلدی کی ہے کیونکہ ابھی تو میں نے آپ کو جواب ہی نہیں دیا۔ شازل عام لہجے میں شھنواز شاہ سے بولا

شازل حد میں رہو۔ دیدار نے غصے سے کہا

میں اپنی حد میں ہوں مگر کوئی میری بیوی کے بارے میں غلط بات کرے گا میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا حد سے نکلنے میں۔ شازل طنزیہ لہجے میں بولا

شازل وہ ونی میں آئی ہوئی لڑکی ہے مطلب جانتے ہو ونی کا؟ فردوس بیگم نے کاٹ دار نظروں سے اُس کو دیکھا

میں نہیں جانتا ونی کا مطلب اور نا جاننے میں دلچسپی ہے میں بس اتنا جانتا ہوں وہ میرے نکاح میں ہے اور شازل شاہ کو اپنی بیوی کی حفاظت کرنا آتی ہے۔ شازل نے کہا

بیوی نہیں وہ ایک خون بہا میں آئی ہوئی لڑکی ہے قاتل کی بہن تمہاری بیوی نہیں وہ میرے بھائی کا قتل ہوا کے تمہیں اندازہ ہے اِس وقت تم کس کی طرفداری کر رہے ہو۔دیدار شاہ دھاڑے

اگر ایسی بات ہے تو جائے اور قاتل کا گریبان پکڑے مگر خبردار جو کسی نے ماہی کی طرف انگلی بھی اُٹھائی تو آپ سب کو جو کرنا تھا وہ کر چُکے ہیں میری غیر موجودگی پر اب میں ایسا بلکل ہونے نہیں دوں گا اُس کو کس چیز کی سزا ملے کیا اُس نے قتل کیا ہے یا وہ اُس جگہ پہ تھی جہاں قتل ہوا تھا۔شازل دیدار سے زیادہ اونچی آواز میں دھاڑا

شازل۔دُرید نے اُس کو تنبیہہ کرتی نظروں سے دیکھا۔

آپ خاموش کیوں ہیں؟ارباز شاہ کو شہباز شاہ کا اتنا خاموش ہونا سمجھ نہیں آرہا تھا۔

اگر شازل اُس کو اپنی بیوی تسلیم کر رہا ہے تو ہم سمجھ نہیں کر سکتے۔شہباز شاہ کی بات پہ وہاں موجود سب لوگ حیرت کی انتہا کو پہنچے شازل بھی اپنی جگہ حیران ہوا تھا پر اُس نے ظاہر ہونے نہیں دیا

وہ ہماری ذات کی یا ہمارے خاندان کی نہیں بابا سائیں۔دُرید شاہ کے لہجے میں کانچ جیسی چُبھن تھی اُپر کھڑی آروش کے چہرے پہ سرد تاثرات نمایاں ہوئے تھے۔

لالہ۔شازل نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر کچھ بھی بولنے سے باز رکھا

دُرید اُس کا ہاتھ جھٹکتا اُٹھ کر حویلی سے باہر چلا گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

!ماضی

میں بھی چلوں۔شہر جانے کی تیار کرتی آروش کے پاس کھڑی حریم نے کہا

کہاں میں چلوں؟آروش نے گھور کر پوچھا

آپ کے ساتھ تھر(شہر)حریم نے کہا

www.novelsclubb.com

پہلے شہر بولنا سیکھ لو گیارہ کی ہونے والی ہوں پر مجال ہے جو تمہارے منہ سے صاف الفاظ نکلے۔آروش ہنس کر بولی

میں مس کروں گی۔حریم منہ بسور کر بولی

جھوٹی تم بس اپنے دُرلا کو یاد کرتی رہتی ہو۔آروش عبایا پہننے کے بعد نقاب کرتی بولی

آپ کو بھی کرتی۔حریم نے جلدی سے کہا

او تیری۔اچانک کچھ یاد آنے پہ آروش نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا

تیا ہوا؟حریم اپنی چھوٹی پیشانی پہ بل لائے بولی

تیا نہیں کیا ہوتا ہے جب سیکھ جاؤں گی بولنا تو بتادوں گی ابھی میں آئی۔آروش جلدی سے کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی پیچھے اُس کی بات پہ حریم کا منہ بن گیا۔

آروش سیدھا دُرید شاہ کے کمرے میں آئی تھی پورا کمرا خالی تھا کیونکہ پڑھائی کے سلسلے میں دُرید شاہ ملک سے باہر تھا۔

لالا کا پُرانہ سیل فون کہاں ہو گا۔کمرے میں آتی آروش پورے کمرے میں نظر گُھماتی وارڈروب کی طرف آئی چابیاں پہلے سے وہاں موجود تھی اُس نے جیسے وارڈروب کھولا وہاں سیل فون تو نہیں پر کچھ تصاویرات دیکھ کر اُس کے چہرے پہ مایوسی چھا گئی مختلف طریقے سے کی گئی تصویریں ایک ہی لڑکی کی تھی جس کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ کا بسیرا تھا۔

کومل۔آروش اُس تصویر پہ ہاتھ پھیرتی بولی اُس کے دماغ میں آج سے کچھ سال پہلے کا واقعہ تازہ ہوا۔

بابا سائیں

چودہ پندرہ سالہ آروش شہباز شاہ کے ساتھ حویلی سے باہر جا رہی تھی جب اُس نے اکیس سالہ دُرید کی بانہوں میں کسی مردہ لڑکی کا وجود دیکھ کر سہم کر شہباز شاہ کے پیچھے ہوئی

یہ کیا حماقت ہے دُرید شاہ۔شہباز شاہ برہم ہوئے

کیوں

کیوں

www.novelsclubb.com

بابا سائیں کیوں آپ اِس معصوم کی جان لی اِس کا کیا قصور تھا وہ میری محبت تھی۔دُرید شاہ اپنی لالہ انگارہ آنکھوں سے اپنے باپ کو دیکھ کر بولا

میں نے کہا تھا تمہاری شادی غیر خاندان کی لڑکی سے یا ذات سے نہیں ہو گی پھر تمہیں کیا ضرورت تھی بغاوت کرنے کی۔ شہباز شاہ آروش کا وجود فراموش کیے اُس پہ گرجے۔

آروش سہمی نظروں سے دُرید کو دیکھ رہی تھی اُس کو سمجھ نہیں آرہا تھا ابھی تک دُرید نے اُس کو اپنی بانہوں میں اُٹھا کر کیوں رکھا تھا۔

بغاوت نہیں تھی بابا سائیں آپ سے درخواست تھی آپ کو اعتراض تھا تو بتا دیتے یوں قتل کروانے کی کیا ضرورت تھی۔ دُرید چیخا

تدفین کا بندوبست کرواور بھول جاؤ۔ شہباز شاہ کٹھور پن کی حدیں توڑ کر بولے۔

آروش

www.novelsclubb.com

اپنے نام کی پُکار پہ آروش حقیقت کی دُنیا میں واپس آئی تصویریں اپنی جگہ پہ رکھ کر وہ بنا سیل فون اُٹھائے کمرے سے نکل گئی۔

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 13

کہاں تھی اتنی دیر لگادی۔آروش جیسے ہی گاڑی میں بیٹھی دیدار شاہ نے کہا۔

سوری لالہ دراصل دُرید لالہ کے کمرے میں گئی تھی تو وہاں دیر ہو گئی۔آروش معذرت خواہ لہجے میں بولی۔

اچھا ویسے تمہیں شہر جانے کی ضد نہیں کرنی چاہیے تھی تم نے کونسا پڑھ کر ڈاکٹر انجنیئر یا وکیل بننا ہے۔دیدار شاہ نے کہا

کیوں نہیں بن سکتی لالہ اور شہر جا کر پڑھنا میری ضد نہیں بلکہ میرا شوق ہے میری خواہش ہے اگر پڑھ لکھ کر میں کچھ بن نا بھی پاؤں تو کیا ہوا شعور تو حاصل ہو گا نہ۔آروش مسکرا کر نرم لہجے میں بولی تو دیدار نے اپنا سر جھٹکا

www.novelsclubb.com

کالج میں لڑکے بھی ہو گے تو زرہ احتیاط کرنا کسی سے بھی بلاوجہ بات مت کرنا لڑکوں کی طرف تو دیکھنا بھی مت صرف اور صرف اپنی پڑھائی پہ دھیان دینا اور آخری بات پردے کا خاص خیال کرنا کسی لڑکی کو بھی اپنا چہرہ مت دیکھنے دینا تمہیں نہیں پتا یہ شہر کی لڑکیاں پھر ہر ایک کو تمہاری نین نقش بتاتی پھرے گی۔دیدار شاہ گاڑی ڈرائیو کرتا سنجیدگی سے بولا

لالہ آپ مجھ سے نہ بھی بولے تو میں اپنی حدود جانتی ہوں اور مجھے یہ بھی پتا ہے وہاں میری ہر ایکٹویٹی پہ نظر ہو گی۔آروش دوٹوک لہجے میں بولی تو دیدار خاموش ہو گیا۔

❤❤❤❤❤❤

!حال

ماہی اب قدرے بہتر تھی اِس لیے آج اُس نے اپنے کمرے پہ غور کرنے کا سوچا پورے کمرے کا جائزہ لینے کے بعد وہ بیڈ پہ جیسے ہی بیٹھی تو ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑا شازل کا فون بج اُٹھا ماہی اُٹھ کر فون کی طرف دیکھا تو کسی عائشہ نامی لڑکی کی کال تھی لڑکی کا نام دیکھ کر وہ جو شازل کی طرف سے کچھ پر سکون تھی اچانک سے بد دل ہو گئ۔

میرا فون ہے؟ شازل کمرے میں آیا تو اُس کے ہاتھ سے سیل فون لیکر بولا

کسی عائشہ کی کال آرہی تھی۔ ماہی نے جلے کٹے لہجے میں بتایا اُس کا انداز دیکھ کر شازل آنکھیں سیکڑ کر اُس کو دیکھنے لگا۔

اچھا عائشہ میری گرل فرینڈ کا نام ہے۔ شازل موبائیل کی اسکرین پہ نظر جمائے بتانے لگا تو ماہی بے یقین نظروں سے شازل کو منہ تکنے لگی اُس کو یقین نہیں آیا اُس کا شوہر خود اپنے منہ سے اپنی گرلفرینڈ کا بتا رہا تھا

ان شاہ خاندان کے فرد کے بھی کیا کہنے ہیں ہر بات منہ پہ مار دیتے ہیں۔ شازل کی جانب دیکھ کر ماہی بس سوچ سکی اُس کو اِس وقت آمنہ کی ساری باتیں یاد آنے لگی جو ہمیشہ سے وہ اُس کو بتاتی آرہی تھی۔

اور کتنی گرلفرینڈز ہیں آپ کی؟ ماہی اپنا لہجہ نارمل کیے پوچھنے لگی۔ شازل جو عائشہ کو کال ملانے والا تھا ماہی کے سوال پہ رک کر ہاتھوں کی مدد سے گنتی کرنے لگا یہ دیکھ کر ماہی کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب تھی۔

ثانیہ تانیہ ستارہ تارا یا سمین امبر فرح سارہ رباب دلنشین اور کجھ کا نام یاد نہیں آرہا اِس وقت۔شازل پر سوچ لہجے میں بولا

اور بھی ہیں؟ماہی غش کھانے کے در پہ تھی۔

ہاں یہ تو کجھ بھی نہیں۔شازل مسکرا کر بولا تو ماہی کو لگا جیسے اُس کو کسی نے آسمان پہ پہنچا کر بے دردی سے زمین پہ پٹخ دیا ہو۔

میں کام سلسلے میں باہر جارہا ہوں تم کسی سے ڈرنا مت اگر کہی جانا ہو تو آروش کو ساتھ چلنے کا کہنا۔شازل اُس کا گال تھپتھپا کر کہتے کمرے سے باہر چلا گیا۔

کمینا۔شازل کے جانے کے بعد بے اختیار اُس کے منہ سے گالی نکلی جس پہ اُس نے جلدی سے منہ پہ ہاتھ رکھا۔

میری بلا سے جتنی چاہے گرلفرینڈز بنائے میرا کیا ویسے بھی میں نے کونسا ساری زندگی اِس قید میں رہنا ہے بابا ضرور مجھے لینے آئے گے۔ماہی خود سے باتیں کرتی بیڈ پہ بیٹھ گئ۔

حریم نظر نہیں آرہی۔ حویلی میں آج کلثوم بیگم کی بہن صدرہ آئی تھی تبھی باتوں باتوں میں انہوں نے حریم کا پوچھا

ایک ہفتہ پہلے دُرید اُس کو ہاسٹل چھوڑنے گیا تھا وہی ہے اب۔ کلثوم بیگم نے بتایا

ٹھیک ٹھیک مجھے دراصل ایک بات کرنی ہے تم سے۔ صدرہ بیگم نے کہا

کرو۔ کلثوم بیگم نے اِجازت تھی۔

ویسے تو یہ ٹھیک وقت نہیں پر میں نے سوچا ابھی تمہارے کان میں یہ بات ڈال دوں۔ صدف بیگم کچھ ہچکچاہٹ سے بولی

جو بات ہے بے جھجھک کہو۔ کلثوم بیگم نے مسکرا کر کہا

تابش کے لیے میں حریم کا رشتہ مانگنا چاہتی ہوں شروع سے مجھے وہ پسند ہے۔ صدف بیگم کی بات پہ کلثوم بیگم کے چہرے کے تاثرات یکدم سنجیدہ ہوئے۔

www.novelsclubb.com

ابھی ایک مہینہ پہلے حویلی سے ایک میت اُٹھی تھی خاندان کا بیٹا قتل ہو گیا ہے اور تم اِس وقت ایسی باتیں کر رہی ہو شبانا کے عدت کے دن تو پورے ہونے دو۔ کلثوم بیگم سخت لہجے میں بولی۔

آپا میں کونسا چٹ منگنی پٹ بیاہ والی بات کر رہی ہوں جب عدت پوری ہو جائے اُس کے بعد کرنے کا بول رہی ہو اِس وقت بتانے کا مقصد صرف اتنا ہے کے آپ کہی اور اُس کی بات نہ طے کر دے۔ صدف بیگم نے جلدی سے کہا

آروش کی پہلے کہیں شادی ہو جائے اُس کے بعد ویسے بھی حریم کا نمبر بعد میں ہے نور اور نازلین اُس سے بڑی ہیں۔ کلثوم بیگم نے دوسرا نقطہ نکالا

آروش کو تو تم رہنے دو رہی بات نور اور نازلین کی تو نازلین کا نکاح ہو گیا ہے بس رخصتی رہتی ہے اللہ کے حکم سے ہو بھی ہو جائے گی نور کا بھی تو رشتہ طے ہے نہ تو پریشانی کس بات کی۔ صدف بیگم کی بات پہ کلثوم بیگم کو پسند نہیں آئی۔

آروش کے بارے میں ایسا کیوں کہا اُس کو رہنے دو۔ کلثوم بیگم نے سنجیدگی سے پوچھا

تین بار بار اُس کی شادی ہوتے ہوتے نہیں ہوئی پورے گاؤں میں اب یہ بات پھیل گئ ہے کے شاہ خاندان کی لاڈلی بیٹی آروش شاہ کے قدم سبز ہیں اُس کی کبھی شادی نہیں ہو گی۔ صدف بیگم بنا یہ سوچے وہ بات کس کی اور کس کے سامنے کر رہی ہیں بس بولتی چلی گئ۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے لوگوں کا تو کام ہیں باتیں بنانا وہ تو بہت کچھ کہہ جاتے ہیں پر خیر کوئی مناسب رشتہ دیکھ کر اُس کی شادی کروادے گے۔ کلثوم بیگم بولی

خاندان میں کوئی دے گا نہیں خاندان سے باہر رشتیداری کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے تو آپا بس آپ اپنے ارمانوں پہ فاتح پڑھ لیں کیا ہوتا اگر آپ دیدار شاہ کو اُس کا دودھ شریک بھائی نا بناتی حویلی کی بات حویلی میں رہ جاتی۔ صدف بیگم تاسف سے اُن کو دیکھ کر بولی۔

اب تم بہت بول رہی ہو یہ بات شاید بھول رہی ہو جس کے بارے میں بات کر رہی ہو وہ تمہاری بھانجی ہے۔ کلثوم بیگم ناگواری سے بولی۔

میرا کوئی غلط مطلب نہیں آپا میں معذرت چاہتی ہوں آج تو میں بس آپ سے حریم کی بات کرنے آئی تھی آپ بھائی صاحب سے بات کیجیے گا۔ صدف بیگم کچھ شرمندہ ہوئی۔

حریم کی شادی کا فیصلہ دُرید کرے گا کیونکہ مریم نے حریم کی ذمیداری دُرید کو دی تھی۔ کلثوم بیگم نے بتایا

وہ توسب کو پتا ہے پر بڑے تو بھائی صاحب ہیں نہ۔ صدف بیگم اُن کی بات پہ مسکرائی۔

بیشک وہ بڑے ہیں پر جو پیار اور خیال حریم کو دُرید سے ملا ہے اُس حساب سے اُس کی زندگی کے فیصلہ کرنے کا حق صرف دُرید کو ہے جس پہ ناشاہ صاحب کو اعتراض ہو گا اور نہ خود حریم کو۔ کلثوم بیگم کا لہجہ دوٹوک تھا

ٹھیک ہے جیسا آپ کہیں تابش کو توسب جانتے ہیں مجھے یقین ہے دُرید کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ صدف بیگم پر سکون سی بولی۔

❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

عشق بھی توں ہے پیار بھی توں ہے

توں ہی میری محبت ہے

سانسوں میں تیری سانسوں میں لے لوں

تیری اگر اِجازت ہو

آروش اپنے کمرے میں موجود ٹی وی پہ چینل سرچ کر رہی تھی جب ایک چینل پہ چلتے سونگ پہ اُس کا ریموٹ پہ کام کرتا ہاتھ تھم گیا۔

ٹی وی پہ کوئی لائیو شو چل رہا تھا جس میں یمان مستقیم فل بلیک سوٹ میں کھڑا مائیک ہاتھ میں لیے گانا گا رہا تھا جس کو سن کر وہ چاہ کر بھی چینل تبدل نہ کر پائی۔

عشق بھی توں ہے پیار بھی توں ہے

توں ہی میری محبت ہے

www.novelsclubb.com

سانسوں میں تیری سانسوں میں لے لوں

تیری اگر اِجازت ہو

اِس سے زیادہ گھٹیاں کوئی سنگر گانا گا بھی نہیں سکتا۔ یمان مستقیم کو ایک مصرعہ دوبارہ گاتے سن کر آروش جل کر بڑبڑائی۔

تیرے بن میں اِس دنیا کا یار کروں گا کیا؟؟

مجھ کو تو بس شام سویرے اِک تیری

چاہت ہے

سانسوں میں تیری سانسوں میں لے لوں

تیری اگر اِجازت ہو

www.novelsclubb.com

میں اندر آسکتی ہوں؟ آروش جو سرد نظروں سے ٹی وی اسکرین پہ نظر جمائے بیٹھی تھی اچانک ماہی کی آواز پہ چونک کر ٹی وی بند کرنا چاہا جب ماہی بول پائی۔

چلنے دو پلیز۔ماہی کے الفاظ پہ آروش نے ریموٹ اُس کی جانب بڑھایا جس کو ماہی نے خوشدلی سے اپنے ہاتھ میں لیا۔

ہے جتنے بھی موسم تیرے سنگ گزرے گے

دل پہ چڑھے ہیں جو تیرے اب نہ اُترے گے

Music

جتنے بھی سپنے ہیں

نام تیرے کر دے گے۔

آنسو تیرے ہم تو خود کی

آنکھوں میں ہے بھر لینگے

www.novelsclubb.com

ساتھ تیرا نہ میں چھوڑوں گا

یہ کرتا ہوں واعدہ

کیسے چھولوں اب تجھ کو میں

توں ہی میری عادت ہے

سانسوں میں تیری سانسوں میں لے لوں

تیری اگر اِجازت ہو

عشق بھی توں ہے پیار بھی توں ہے

توں ہی میری محبت ہے

سانسوں میں تیری سانسوں میں لے لوں

تیری اگر اِجازت ہو

www.novelsclubb.com

اِس کے گانے کمال کے ہوتے ہیں اور یہ خود بھی بہت ہینڈسم ہیں اِن سیلیبرٹی کے بھی کیا ٹھاٹ ہیں۔ گانا ختم ہونے کے بعد ماہی نے کسی ٹرانس کی کیفیت میں کہا تو آروش اُس کو گھورنے لگی۔

یہ بات لالہ شازل کو بھی بتانا۔ آروش ہاتھ کی مٹھیاں بھینچ کر بولی تو ماہی سٹپٹائی۔

ان کو کیوں؟ ماہی نے ہڑبڑا کر کہا

ایسے ہی جنرل نالج مل جائے گی ان کو۔ آروش نے کندھے اُچکا کر کہا۔

اچھا ایک بات پوچھو؟ ماہی نے کہا

پوچھو۔ آروش نے اِجازت دی

اب کوئی مجھے کام کرنے کا کیوں نہیں کہتا ایک ہفتے سے زیادہ وقت ہو گیا ہے میری حالت بھی قدرے بہتر ہے اور کسی نے اِس بیچ مجھ پہ غصہ بھی نہیں کیا۔ ماہی کے لہجے میں حیرت عیاں تھی۔

www.novelsclubb.com

کام کرنے کا شوق چڑھا ہے یا بھابھی شبانا کی مار یاد آرہی ہے؟اُس کی بات پہ آروش نے طنزیہ کیا تو ماہی بول کر پچھتائی۔

دونوں کا نہیں دل کر رہا وہ تو میں بس جنرل نالج کے لیے پوچھ رہی ہوں۔ماہی نے جلدی سے کہا۔

لالہ نے سب کو وارننگ دی ہے تم پریشان نہیں ہو جب تک لالہ یہاں ہیں کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا۔آروش نے کہا

اور جب وہ نہ ہو تو؟ماہی نے ڈر کر پوچھا

تو تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں تم اچھے سے سب جانتی ہو حویلی میں سب تمہیں ونی کی نظر سے دیکھتے ہیں جب کی لالہ تمہیں اپنی زمیداری سمجھتے ہیں۔آروش نے بتایا پر اُس کی آخری بات سن کر ماہی کو جانے کیوں دُکھ ہوا

www.novelsclubb.com

تم کیا سمجھتی ہو مجھے اور کس نظر سے دیکھتی ہو؟ماہی نے اُس کا نظریہ جاننا چاہا

میں تمہیں اپنے لالہ کی بیوی کی حیثیت سے دیکھتی ہوں۔آروش نے کہا۔

پر اُن کے لیے تو محض ایک زمیداری ہوں۔ماہی افسوس سے کہا

میں کیا کہہ سکتی ہوں۔آروش نے کندھے اُچکائے

ایک اور بات پوچھو؟ماہی نے سر جھٹکتے کہا

پوچھو۔آروش نے اِجازت دی

میں جب سے یہاں ہوں تمہیں صرف اور صرف اپنے کمرے میں دیکھا ہے جب کی تمہارے علاوہ جو تین اور لڑکیاں ہوتی ہیں وہ تو پوری حویلی میں نظر آتی ہیں پھر تم کیوں نہیں۔ماہی متجسس لہجے میں بولی۔

تمہیں میرے کمرے میں رہنے سے مسئلہ ہے یا اُن تینوں کے حویلی میں ہر جگہ نظر آنے سے مسئلہ ہے؟آروش بے تاثر لہجے میں اُس سے بولی۔

www.novelsclubb.com

مجھے دونوں سے کوئی مسئلہ نہیں وہ تو بس ایسے ہی سوال کیا۔ماہی نے فورن سے کہا۔

مجھے نہیں پسند کوئی مجھ سے ایسے سوال کرے۔آروش نے صاف لہجے میں کہا

تم بہت روڈ ہوں۔ماہی نے بتانا ضروری سمجھا پر اُس کی بات پہ آروش کے دماغ میں کچھ اور گونجنے لگا

آپ بہت روڈ ہیں۔

مجھے پتا ہے۔آروش اپنا سر جھٹک کر بولی۔

میں چلتی ہوں پھر۔ماہی اُس کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

لالہ کہی گئے ہیں کیا؟اب کی آروش نے پوچھا

ہاں ہر شام کے وقت چلے جاتے ہیں پھر دوسرے دن صبح کو آتے ہیں۔ماہی نے بتایا۔

ٹھیک۔آروش نے سر ہلا۔

ویسے تمہارا فیورٹ سنگر کون ہے؟ماہی کو جانے کیا سوجھی جو سوال کر بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

کوئی بھی نہیں۔آروش نے گہری سانس لیکر کہا

آج یمان کو شو میں انوائٹ کیا گیا تھا شو ختم ہونے کے بعد یمان باہر نکلا تو لوگوں کی ایک قطار اُس کی منتظر تھی۔

یمان کے باہر آتے ہی سب زور شور سے اُس کا نام لینے لگے۔

میں نے کہا بھی تھا مجھے دوسرے ایکزٹ دروازے سے جانا ہے یہاں کے آنے کا نتیجہ یہ ہے۔ ہجوم کے درمیان اپنا راستہ نکالتا یمان تیکھے لہجے میں ساتھ چلتے ارمان سے بولا

سر وہاں اِس سے زیادہ لوگ موجود ہیں۔ارمان نے صفائی پیش کی۔

اور جواب میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے اُس کا کیا تمہیں اتنا سینس نہیں ارمان کے گاڑی کو پاس میں ہی کھڑا کر دیتے تمہیں پتا ہے میں آج نہ کسی کے سوال کے جواب دے سکتا ہوں نہ اور نہ کچھ اور کام کر سکتا ہوں۔ یمان سخت لہجے میں بولا

www.novelsclubb.com

سر آٹو گراف پلیز

سر ون سیلفی پلیز۔ارمان کے کچھ کہنے سے پہلے سب لوگوں نے یمان کو گھیر لیا جس سے سیکیورٹی گارڈز نے اُن کو ہٹانا چاہا پر یمان نے ہاتھ کی مدد سے رک لیا اُس کے چہرے پہ تکلیف کے آثار دیکھ کر ارمان نے اپنے ہونٹوں کو بھینچ لیا وہ جانتا تھا یمان کی طبیعت اب

اکثر خراب رہنے لگی تھی یہ بات وہ دلاور خان کو بھی بتا چُکا تھا انہوں نے یمان کو سنگنگ کرنے اب کچھ گیپ لینا کا بھی کہا تھا پر یمان اُن کی بات ٹال گیا تھا۔

یمان سے بات کراؤں میری۔ارمان اور یمان ابھی گاڑی میں بیٹھے تھے جب ارمان کے سیل فون پہ مسز دلاور کی کال آئی تھی اُن کی بات پہ ارمان نے یمان کو دیکھا جو سیٹ پہ ٹیک لگا کر آنکھیں موند کر بیٹھا تھا۔

مسز دلاور آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔ارمان نے یمان سے کہا تو یمان نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو کھولا۔

اسلام علیکم ! یمان ارمان سے فون لیتا بولا۔

وعلیکم اسلام یمان کیسے ہو۔ مسز دلاور فکر مندی سے حال احوال دریافت کرنے لگی۔

میں ٹھیک ہوں آپ بتائے۔ یمان نے بتانے کے بعد پوچھا

میں ٹھیک ہوں تم آج رات گھر آنا بات کرنی ہے تم سے۔ مسز دلاور نے کہا

آج؟ یمان نے کنفرم کرنا چاہا

ہاں کیوں کیا مصروف ہو؟ مسز دلاور نے پوچھا

ایسی بات نہیں میں آجاؤں گا۔ یمان گہری سانس بھر کر بولا اُس کا اِرادہ نیند کی گولیا لیکر لمبی تان سونے کا تھا پر مسز دلاور خان کو انکار بھی نہیں کر سکتا تھا۔

ٹھیک ہے میں انتظار کروں گی۔ مسز دلاور خوش ہوتی بولی تو یمان کال بند ہونے کے بعد سیل فون ارمان کی طرف بڑھایا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

www.novelsclubb.com

Episode 14

آپ یہاں۔ ماہی نے رات کے وقت شازل کو کمرے میں دیکھا تو حیران ہوئی کیونکہ شازل اکثر رات کے وقت باہر ہوتا تھا۔

ہاں میں یہاں کیوں مجھے کہی اور ہونا چاہیے تھا کیا؟ شازل کو اُس کا حیران ہونا سمجھ نہیں آیا۔

ہاں۔ماہی کے منہ سے بے ساختہ پھسلا تو شازل نے آئبرو اُچکائے

میرا مطلب تھا آپ تو باہر ہوتے ہیں نہ اس وقت۔ماہی سنبھل کر بولی۔

ہوتا تھا کیونکہ کام ہوتے تھے آج نہیں ہیں تو اپنے کمرے میں ہوں۔شازل یہ کہہ کر بیڈ پہ لیٹ گیا اُس کو بیڈ پہ سوتا دیکھ کر ماہی کشمکش میں مبتلا ہوئی۔

میں کہاں سوؤ گی؟ ماہی نے بلآخر پوچھ لیا۔

کیا مطلب کہاں سوؤ گی یہی بیڈ پہ اور کہاں۔شازل نے تعجب سے کہا

بیڈ پہ تو آپ ہیں نہ۔ماہی نے بتایا۔

www.novelsclubb.com

تو کیا ہوا پریشان مت ہو میرا کردار مضبوط ہے اِس لیے تم بے فکر ہو کر سو جاؤ۔شازل پر سکون لہجے میں بولا

جن کے کردار مضبوط ہوتے ہیں اُن کے سیل فون پہ ہر روز نئی لڑکی کی کال نہیں آتی۔ماہی یہ بات کرنا تو دل میں چاہتی تھی پر بے اختیار اُس کے منہ سے نکلا جس کو سن کر شازل جھٹکے سے اُٹھ بیٹھا۔

کیا مطلب تمہارا اِس بات سے کیا کہنا چاہتی ہو تم؟ شازل گھور کر پوچھنے لگا۔

میں تو کچھ نہیں وہ تو بس منہ سے پھسل گیا۔ماہی ہڑبڑا کر بولی۔

یہ آجکل تمہاری زبان زیادہ پھسلنے نہیں لگی۔شازل نے دانت پہ دانت جمائے۔

پتا نہیں آپ سو جائے میں بھی سو جاؤ گی۔ماہی نے جان چھڑانے کیلئے کہا۔

میں تو سو ہی جاؤں گا۔شازل اتنا کہہ کر دوبارہ لیٹ گیا اُس کو سوتا دیکھ کر ماہی بھی بیڈ کی دوسری طرف آکر کمرے کی لائیٹ بند کر کے لیٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

سنے۔تھوڑی دیر بعد ماہی نے شازل کی طرف کروٹ لیکر اُس کو پُکارا۔

سُنائیں۔شازل نے فرمانبردار سے کہا

آپ کی ٹوٹل گرلفرینڈز کتنی ہیں؟ ماہی کے سوال پہ شازل نے پٹ سے آنکھیں کھولی۔

یہ رات کے وقت تمہیں میری گرلفرینڈز کہاں سے یاد آئی؟ شازل حیران ہوا۔

بھولی کب تھی۔ماہی کے جل کے بولی

کیا مطلب۔شازل کو سمجھ نہیں آیا میرا مطلب تھا کے بس یوں ہی خیال آیا تو سوچا آپ سے پوچھ لوں۔ماہی نے جلدی سے کہا

اچھا نمرہ فائزہ اور رابیعہ یہ تینوں اسکولز لائیف سے فرینڈز ہیں اور ثانیہ تانیہ ستارہ تارا یاسمین امبر فرح سارہ رباب دلنشین یہ کالج لائیف سے ہیں کالج کے بعد میں ہائی اسٹڈی کے لیے لنڈن گیا تھا وہاں بھی چھ سے سات تک بن گئی تھی۔شازل ٹھر ٹھر کر بتانے لگا اُس کی باتوں سے ماہی کو جھٹکے پہ جھٹکے لگ رہے تھے۔

مطلب بچپن سے ہی دل پھینک ہیں۔ماہی کی زبان ایک بار پھسلی تو شازل لائیٹ آن کرتا بیٹھ گیا اُس کو بیٹھتا دیکھ کر ماہی بھی منہ بنا کر بیٹھ گئی۔

فرینڈز بنانے والے کیا دل پھینک ہوتے ہیں؟ شازل نے اُس کی طرف دیکھ کر کہا

گرلفرینڈز بنانے والے دل پھینک ہوتے ہیں۔ماہی نے بنا تاخیر کیے جواب دیا۔

اور ایسا تمہیں کیوں لگتا ہے۔شازل اتنا کہتا چپ ہو گیا اُس کا دماغ اچانک کچھ کلک ہوا پھر اُس کے بے یقین نظروں سے ماہی کو دیکھا جس کا منہ غبارے کی طرح پُھولا ہوا تھا

اَستَغفِرُاللہ تم مجھے ایسا سمجھتی ہو۔ساری بات سمجھ آنے کے بعد شازل جھر جھری لیکر بولا

میں ایسا ویسا کیوں سمجھوں گی آپ نے خود بتایا آپ کی دس میں سے بیس سے زیادہ گرلفرینڈز ہیں اللہ جانے شادیاں کتنی کرنے کا اِرادہ ہے آپ کا۔ماہی ہاتھ کھڑے کیے بولی۔

اوو کل عقل گرلفرینڈز کا مطلب یہ نہیں کے میرا اُن کے ساتھ ٹانکہ فٹ ہیں یہ تو میں نے اِس لیے کہا کیونکہ وہ لڑکیاں ہیں تو گرلفرینڈز ہوئی اب بوائے گرینڈ کہنے سے تو میں رہا۔شازل کی اِس بات پہ ماہی کے چونک کر اُس کی طرف دیکھا

اگر ایسی بات ہے تو آپ فرینڈ بھی بول سکتے تھے گرل لگانا ضروری تھا کیا۔ماہی اپنی خجلت مٹانے کے غرض سے بولی

مجھے کیا پتا تھا تم اتنی عقلمند ہو اور پتا ہوتا تو بلکل نہ کہتا خوامخواہ میرا کردار مشکوک کر دیا۔ شازل کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا تو ماہی کی ہنسی چھوٹ گئی شازل نے اتنے دنوں کے بعد پہلی بار اُس کو ہنستا دیکھا تھا۔

۔شازل کے منہ سے یہ الفاظ سن کر نا سمجھی سے اُس کو دیکھا اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ

کیا پڑھا آپ نے ؟ماہی متجسس ہوئی

یہ ایک دعا ہے جب کسی کو ہنستا دیکھو تو پڑھا کرو۔ شازل نے مسکرا کر بتایا اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ

اچھا مجھے آج سے پہلے معلوم نہیں تھا۔ماہی کو افسوس ہوا۔

مجھے یہ دعا یاد نہیں رہتی تھی پر آروش کو ہمیشہ یاد ہوتی تھی مجھے بھی وہ بار بار یاد کرواتی تھی تبھی مجھے اب یاد ہوتی ہے۔ شازل نے محبت سے آروش کا نام لیا تو ماہی کو آروش پہ رشک آیا۔

www.novelsclubb.com

ایک بات پوچھو؟ ماہی نے کچھ سوچ کر پوچھا

ہاں پوچھ لو کیونکہ تمہیں دیکھ کر لگ رہا ہے تمہارا سونے کا کوئی موڈ نہیں۔شازل کی بات پہ وہ کھسیانی ہوئی

کیا آروش آپ کی اپنی بہن ہے؟ماہی نے کچھ جھجھک کر پوچھا اُس کو ڈر تھا کہی شازل بُرا نا مان جائے۔

یہ کیسا سوال ہے افکورس وہ میری بہن ہے۔شازل سنجیدہ ہوا۔

سوری اگر آپ کو بُرا لگا ہو تو میں نے اِس لیے پوچھا کیونکہ ایک مہینے سے زیادہ عرصے سے میں یہاں ہوں حویلی کے ہر فرد سے میں واقف ہوں سب کی شکلیں بھی مجھے یاد ہیں پر اُن سے چہروں سے آروش کا چہرہ سب سے الگ ہوتا ہے۔ماہی نے تھوڑا ڈر کر کہا

تم کہنا کیا چاہتی ہو؟شازل اُس کی بات سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

میں بس یہ کہہ رہی تھی کے آپ کا چہرہ آپ کے بابا سے ملتا جُلتا ہوا ہے اور آپ کے بڑے بھائی دربد شاہ کا اپنی ماں سے وہ جو حریم ہوتی ہے اُن کی شکل بھی آپ لوگوں سے کچھ ملی جُلی ہوتی ہے نور نازلین دیدار شاہ بھابھی شبانا پر اِن سب کے برعکس آروش کے نین نقش

آنکھوں کو رنگ سب مختلف ہوتا ہے اُس کا رنگ گورا چٹا ہے پر وہ جیسے پٹھان خاندان کی لگتی ہے آپ نے کبھی اُس کے گال دیکھے ہیں کیسے سرخ و سپید

سٹاپ ماہی۔ شازل غصے سے اُس کی جانب دیکھ کر جھڑکا اُٹھا

سوری۔ ماہی اُس کی چیخ پہ کانپ اُٹھی

آروش بہن ہے میری شاہ خاندان کی ہے آج تو تم نے اُس کا شمار کسی اور ذات سے کر دیا دوبارہ یہ غلطی مت کرنا کیونکہ میں تو یہ بات برداشت کر گیا حویلی میں اگر یہ بات بابا سائیں تک پہنچی تو تمہیں اندازہ نہیں وہ تمہارا کیا حشر کرے گے جان بستی ہے اُن کی آروش میں بیٹوں سے زیادہ بیٹی عزیز ہے انہیں۔ شازل ایک لفظ لفظ پہ زور دے کر بولا تو ماہی خاموش ہو گئی شازل ایک نظر اُس پہ ڈال کر کمرے سے باہر چلا گیا اُس کے جانے کے بعد ماہی نے ساری رات رو کر گزاری۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤

یامین نہیں آیا ابھی اسکول سے ؟عیشا فجر کے گھر میں داخل ہوتی پوچھنے لگی۔

کہاں ابھی ایک گھنٹہ رہتا ہے۔ فجر نے بتایا۔

بات ہوئی تمہاری اُس سے ؟عیشا صوفے پہ بیٹھ کر پوچھنے لگی۔

وہ جو لڑکا آتا ہے ارمان اُس کو میں صاف صاف انکار کر دیا تھا کے دوبارہ مہینے کی پہلی تاریخ کو راشن دینے نہ آئے ہمیں چیزوں کی نہیں چیزیں بھیجنے والے کی ضرورت ہے۔ فجر اُس کی بات کا مطلب سمجھ کر بتانے لگی۔

پھر کیا کہا اُس سے ؟عیشا نے جاننا چاہا

وہ کیا کہتا وہ تو یمان کے اِشارے پہ چلتا اور بولتا ہے اُس بات کو تین ماہ ہو گئے ہیں پھر اُس کے آدمی پلٹ کر نہیں آئے۔ فجر طنزیہ لہجے میں بولی۔

تین ماہ یمان ایسا تو نہیں تھا وہ ہم سے اتنا وقت غافل کیسے ہو سکتا ہے۔ عیشا کو دُکھ ہوا۔

وہ غافل نہیں ہے عیشا بس وہ یہاں آنا نہیں چاہتا پتا نہیں کیوں ہمیں کس بات کی سزا دے رہا ہے ہمارا کیا قصور۔ فجر کی آنکھیں نم ہوئی

چھوڑو یہ باتیں میں اِس بار تین دنوں کے لیے آئی ہو سوچا تم اکیلی ہو گی تمہارے ساتھ کچھ وقت گزار لیا جائے۔ عیشا بات بدل کر مسکراہٹ سے بولی

میں سالوں سے اکیلی رہ رہی ہو اب تو عادت ہے وہ تو اللہ کا شکر ہے جو یامین میری زندگی میں آیا ورنہ پتا نہیں میرا کیا ہوتا۔ فجر سر جھٹک کر بولی۔

شادی کر لوں۔ عیشا نے اچانک سے اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر کہا

پاگل ہو گئی ہو۔ فجر اپنا ہاتھ اُس ہاتھ سے الگ کرتی بولی۔

اِس میں پاگل ہونے والی کیا بات ہے یامین کا سوچو اپنا سوچو تم کب تک اکیلی تنہا زندگی گزارو گی آگے چل کر تمہیں کسی کے سہارے کی ضرورت پڑنی ہے تو بہتر یہی ہے کے جلدی سے تم اپنے لیے کوئی فیصلہ کر لوں۔ عیشا سمجھانے والے انداز میں بولی۔

تمہارا لگتا ہے دماغ خراب ہو گیا ہے میں پہلے سے شادی شدہ ہوں پانچ سال کا بیٹا ہے میرا اور تم مجھے دوسری شادی کا مشورہ دے رہی ہو۔ فجر نے غصے سے کہا

شادی شدہ ہو نہیں شادی شدہ تھی اور تمہیں نہیں لگتا یامین کو باپ کے پیار کی ضرورت ہے۔ عیشا نے سنجیدگی سے کہا

اُس کو نہیں ضرورت اپنے بیٹے کے لیے میں کافی ہوں۔ فجر کا انداز اٹل تھا۔

تم خود غرض بن کر سوچ رہی ہو فجر۔عیشا کو افسوس ہوا۔

تمہیں یہ اچانک سے میری شادی کا خیال کیوں آیا اتنے وقت بعد آئی ہو اور یہ باتیں لیکر بیٹھ گئی ہو خیر تو ہے۔ فجر مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی تو عیشا اپنا سر جھکا گئی۔

سر مت جھکاؤ عیشا ساری بات بتاؤ۔ فجر کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا

ماہین جو میری نند ہے اُس کی ساس اپنے بیٹے فراز کے لیے تمہارا رشتہ مانگنا چاہتی ہے تبھی آنٹی نے مجھے کہا میں تم سے اِس سلسلے میں بات کروں۔عیشا نے کسی مجرم کی طرح بتایا تو فجر جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

اوو تو یہ بات ہے تمہاری ساس نے یہ بھی کہا ہو گا تین دن اُس کے پاس رہنا اور راضی کر لینا۔ فجر کو حقیقتاً دکھ ہوا۔

ہاں ایسی بات ہے پر اِس میں کچھ غلط بات بھی تو نہیں تمہیں جیون ساتھی ملے گا اور یامین کو باپ کا پیار۔عیشا نے ایک اور کوشش کی۔

وہ فراز ایک نمبر کا موالی جو ہر آتی جاتی لڑکی کو حوس بھری نظروں سے دیکھتا ہے وہ میرے بیٹے کو باپ کا پیار دے وہ کمینا میرا جیون ساتھی بنے گا کیا ہو گیا ہے تمہیں عیشا۔ فجر کو اُس کی باتوں سے حیرانگی ہوئی۔

پلیز فجر میری بہن ہو مان جاؤ اگر تم نا مانی تو ماہین کو گھر آنے نہیں دے گے اگر اُس کا گھر خراب ہوا تو میرا گھر بسے گا اِس بات کی کوئی گارنٹی نہیں ہو گی۔ عیشا آہستہ آواز میں بولی۔

تمہاری نند کے سسرال والوں سے میرا کوئی کنسرن نہیں عیشا اِس لیے خدا کے واسطے دوبارہ یہ بات مت کرنا ورنہ میں یہ سوچ لوں گی بھائی کے ساتھ ایک جو بہن تھی اب وہ بھی نہیں۔ فجر سپاٹ لہجے میں بولی

تم نے یمان کے لیے بھی تو قُربانیاں دی تھی نہ آج جب میں پہلی بار تم سے کچھ مانگ رہی ہوں تو یوں خالی ہاتھ لوٹا رہی ہو۔ عیشا کو رونا آیا۔

تم نے مجھے کیا سمجھا ہے عیشا صرف قربانی دینے والا۔ بکرے کو بھی ایک دفع قربان کیا جاتا ہے تو میں کیوں بار بار قربانیاں دیتی پھِروں بہن کی محبت میں آ کر میں اپنے بیٹے کا مستقبل خراب کر دوں مجھے کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں ہے عیشا میرے لیے میرا بیٹا کافی

ہے بڑا ہو کر وہ میرا سہارا بنے گا اور رہی بات اب کی تو یمان ہے نہ چاہے ملنے نہیں آتا پر وہ دور رہ کر بھی ہمارا سوچتا ہے تم فکر نہیں کرو اسفند کبھی تمہیں نہیں چھوڑے گا اُس کے دو بچوں کی ماں ہو تم چار سال کا تعلق بنا کسی وجہ کے وہ ختم نہیں کرے گا تم سے کیونکہ وہ یہ بات بھی اچھے سے جانتا ہے اُس کا گھر کس کے پئسو پہ چلتا ہے۔ فجر بے لچک لہجے میں بولی طعنہ دے رہی ہو؟ عیشا کو فجر کی آخری بات پسند نہیں آئی۔

نہیں میری بہن طعنہ نہیں دے رہی بس یہ بول رہی ہو تمہیں اُن سے دبنے کی ضرورت نہیں تم یمان مستقیم کی بہن ہو جو کوئی عام شخصیت کا مالک نہیں مشہور سنگر ہے۔ آخری بات پہ نا چاہتے ہوئے بھی فجر کی آنکھوں میں آنسو آئے تو عیشا بنا کچھ کہے اُس کو اپنے گلے سے لگایا۔

پیچھے ہٹو یامین کو پِک کرنے جانا ہے۔ فجر اُس کو پیچھے دھکیل کر بولی

تم نا بھی جاؤ یامین اُس نے باحفاظت گھر پہنچ ہی جانا ہے بڑا ذمیدار ہے اُس کا ماما۔ عیشا جلے کٹے انداز میں بولی تو فجر ایک اُس کے بازوں پہ ایک تھپڑ رسید کیا۔

چاچی جان کچھ کھالیتی۔آمنہ نے کمرے میں خاموش بیٹھی بختاور بیگم سے کہا جو ماہی کے جانے کے بعد زیادہ تر اپنے کمرے میں رہنا پسند کرتی تھی۔

جانے میری معصوم بچی نے کھانا کھایا بھی ہو گا یا نہیں پتا نہیں کیسا کیسا ظلم کرتے ہو گے اُس پہ۔بختاور بیگم اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھ کر بولی۔

اللہ ہے نہ وہ اُس کی حفاظت کرے گا آپ پریشان مت ہو کھانا کھالیں ورنہ طبیعت بگڑ جائے گی۔۔آمنہ نے اُن کو تسلی کروانے کے ساتھ ساتھ اُن کو سمجھانا چاہا

کیسے پریشان نہ ہو وہاں میری بچی ظالموں کے درمیان ہے تو کیسے میرے حلق سے نوالہ اُترے گا۔بختاور بیگم نے کہا

آپ دعا کرے وہ ٹھیک ہو ان شاءاللہ ماہی جلد ہمارے پاس ہو گی۔ذین سالک کی آواز پہ دونوں نے چونک کر اُس کی طرف دیکھا جو بغیر کسی تاثر کے کھڑا تھا۔

توں نے اُس کے یہاں آنے کے سارے راستے ختم کر دیئے ہیں یہاں تو وہ اُس کی لاش بھی نہیں بھیجے گے۔بختاور بیگم کے لہجے میں بے بسی تھی۔

اُس دن جو ہوا وہ ایک حادثہ تھا میں نے دلدار شاہ کا قتل نہیں کیا بلکہ وہ تو میرا کرنے والا تھا بس اپنے بچاؤ کرنے پہ کیسے گولی چل گئی پتا ہی نہیں چلا۔ذین نے وضاحت دیتے کہا۔

توں نے قتل کیا یا وہ ایک حادثہ تھا جو بھی تھا بے رحمانہ قتل کی سزا ہماری بچی کو مل رہی ہے اب کوئی فرق نہیں پڑتا قتل کیوں اور کیسے ہوا۔بختاور بیگم چیخ پڑی۔

امی جان فرق پڑتا ہے مجھے پھسایا جا رہا ہے جو جرم میں نے کیا ہی نہیں اُس کی سزا مجھے یا میری بہن کو کیوں ملی اگر گولی ایک چلی تھی تو گولیوں سے چھلینی اُس کا سینہ کس نے کیا میں نے تو نہیں کیا میں تو وہاں سے بھاگ گیا تھا پھر خراب ملی اللہ کی قسم میں خود نہیں جانتا یہ سب کیسے ہوا۔ذین اُن کے قدموں کے پاس بیٹھ کر بولا

جب تجھ سے کہا گیا تھا دلدار شاہ سے دور رہ تو توں کیوں نہیں مانا؟بختاور بیگم نے پوچھا جب کی آمنہ خاموشی سے ذین کی طرف دیکھ رہی تھی۔

میں اُس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا وہ زبردستی مجھ سے کچھ پیپرز کے سائن لینا چاہتا تھا آپ بتائے پھر میں کیا کرتا۔ذین نے اپنا دفاع کیا۔

ذین توں بس اُن قاتلوں کو حویلی والوں کے سامنے کر پھر دیکھنا سب ٹھیک ہو جائے گا ہماری ماہی یہاں واپس چلی آئے گی۔ بختاور بیگم امید بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔

آپ پریشان مت ہو میں اُسی کام میں ہوں جلد کچھ نہ کچھ معلوم ہو جائے گا۔ ذین عقیدت سے اُن کا ہاتھ چوم کر بولا تو بختاور بیگم کے چہرے پہ اطمینان اُبھرا

شبانا کی عدت پوری ہونے کے دو دن بعد اُس کا نکاح ہے۔ رات کے وقت کلثوم بیگم اپنے کمرے میں آئی تو شہباز شاہ نے اُن سے کہا جس کو سن کر وہ حیران ہوئی۔

یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ نکاح وہ بھی شبانا کا اُس کا دُکھ اتنا چھوٹا نہیں جو دوسرا نکاح کرے گی دلدار شاہ سے اُس کو محبت تھی وہ کبھی نہیں مانے گی۔ کلثوم بیگم فکر مندی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

تم سے یا اُس سے پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں سب طے ہو چکا ہے۔ شہباز شاہ کا انداز دوٹوک تھا۔

بھائی صاحب مان گئے ہیں۔ کلثوم بیگم افسردہ سانس لیکر پوچھنے لگی۔

ہاں دونوں مان گئے ہیں شبانا کا نکاح دیدار شاہ سے ہو گا۔ شہباز شاہ یہ بول کر بیڈ پہ لیٹنے لگے۔

دیدار شاہ پر شبانا تو اُس کو اپنا بھائی سمجھتی ہے۔ کلثوم بیگم کو دوسری فکر لاحق ہوئی۔

شادی کے بعد شوہر سمجھ لے گی۔ شہباز شاہ آرام سے بولے

آپ کو نہیں لگتا آپ کو شبانا کے بجائے آروش کا سوچنا چاہیے۔ کلثوم بیگم کی بات پہ وہ یکدم اُٹھ بیٹھے۔

کیا مطلب آروش کے بارے میں کیا سوچنا چاہیے مجھے؟ شہباز شاہ نے تیکھی نظروں سے اُن کو دیکھا۔

صدف آئی تھی کل۔ کلثوم بیگم نے بتایا

www.novelsclubb.com

تو۔ شہباز شاہ نے خاص نوٹس نہیں لیا

حریم کا رشتہ مانگنے آئی تھی شبانا کی عدت کے بعد رسم کرنا چاہتی ہے۔ کلثوم بیگم نے تفصیل سے بتایا

آروش کے ذکر میں حریم کہاں سے آ گئی۔ شہباز شاہ کچھ برہم ہوئے۔

حریم کا رشتہ بھی ہو جائے گا نور نازلین کا بھی ہو چکا ہے آروش کا بھی سوچے کچھ وہ کب تک یوں خود سے لڑتی رہے گی اُس کی شادی نہیں کروانی آپ نے؟ کلثوم بیگم نے سوال کیا

مناسب رشتہ ہے تمہاری نظر میں اگر ہے تو بتا دو ورنہ میری بیٹی مجھ پہ بوجھ نہیں۔ شہباز شاہ کا سنجیدگی سے بولے

وحیدہ سے بات کروں ساجد کے لیے۔ کلثوم بیگم نے ڈر کر پوچھا

ساجد سے شادی کروانے سے بہتر ہے وہ کنواری رہے۔ شہباز شاہ ناگواری سے بولے تو کلثوم بیگم اُن کا منہ تکتی رہ گئ

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 15

یمان تم اب دوبارہ سے یہاں شفٹ ہو جاؤ۔ مسز دلاور نے صبح ناشتے وقت یمان سے کہا

آپ کو تو پتا ہے میری روٹین کا خوامخواہ آپ لوگ ڈسٹرب ہو جائے گے ویسے بھی ملنے تو آجاتا ہوں جب بھی آپ کہتی ہیں۔ یمان نے جواباً کہا

یمان تم اپنی صحت کا خیال نہیں رکھتے یہاں ہو گے تو کم سے کم میں خیال تو کروں گی نہ۔ مسز دلاور نے فکر مند لہجے میں کہا

ارمان ہے نہ پھر آپ کیوں ٹینشن لیتی ہے۔ یمان ہلکہ سا مسکرا کر بولا۔

تم بس یہاں شفٹ ہو جاؤ بحث کو اب ختم کرو ویسے بھی میں نے اب تمہارے لیے لڑکیاں دیکھنی شروع کر لی ہے۔ مسز دلاور دوٹوک لہجے میں بولی جس کو سن کر جوس کا گلاس پیتے یمان کو اچھو لگا۔

www.novelsclubb.com

لڑکیاں میرے لیے کیوں؟ یمان سنجیدہ ہوا۔

دو ماہ بعد ماشااللہ سے پچیس سال ہو جاؤ گے کیا ابھی تمہیں میری بات کا مطلب سمجھ نہیں آ رہا۔ مسز دلاور نے افسوس کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

اگر آپ میری شادی کا سوچ رہی ہیں تو میں بتا دو میرا ایسا کوئی اِرادہ نہیں۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا

دیکھو یمان تمہیں شادی کر لینی چاہیے اب آخر کب تک یوں تنہا زندگی گزارو گے میری بات مانو ہاں کہہ دو۔ مسز دلاور نے اُمید بھری نظروں سے اُس کو دیکھا

مجھے آپ کی ہر بات منظور ہے پر میں شادی نہیں کروں گا کبھی۔ یمان نظریں چُراتا بولا

میری باقی باتوں کو رہنے دو بس جواب کہہ رہی ہو اُس کو مان لو مجھے لگے گا تم نے واقع مجھے ماں کا درجہ دیا ہے۔ مسز دلاور نے اب کی ایموشنل بلیک میل کیا۔

www.novelsclubb.com

موم پلیز پانچ سال تک تو میں شادی کا سوچ بھی نہیں سکتا اُس کے بعد آپ جو کہے گی میں کروں گا دوسری بات میں نے بہت سالوں پہلے آپ کو اپنی ماں کا درجہ دیا ہے۔ یمان نے گہری سانس لیکر کہا۔

پانچ سال یمان آریوان یو ئر سینس کیا بڑھاپے میں شادی کرنا چاہتے ہو میں دو ماہ بعد تمہاری سالگرہ کے دن تمہاری منگنی کا سوچے ہوئے ہوں اور تم پانچ سال کا اتنا طویل عرصہ مانگ رہو نہیں بلکل نہیں اگر میں سچ میں تمہاری ماں ہو تو میری بات پہ سر خم کرو۔ مسز دلاور آج اپنی منوانے کے در پہ تھی اِس وقت یمان کو اپنا آپ بے بس سا معلوم ہو رہا تھا۔

ٹھیک ہے آپ کی مرضی۔ یمان اتنا کہتا اُٹھ کھڑا ہوا اُس کے جواب پہ مسز دلاور بے یقین نظروں سے یمان کو دیکھنے لگی اُن کو اپنی سماعت پہ شک گزرا۔

یمان تم مان گئے۔ مسز دلاور جلدی سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر خوشی سے چور لہجے میں پوچھنے لگی۔

جی آپ کے کہنے پہ میں مان تو گیا ہوں پر اگر کبھی مجھ سے اُس لڑکی کے حقوق پورے کرنے میں کوتاہی ہوئی تو اُس کا ذمیدار میں نہیں ہو گا۔ یمان کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔

اُس کی تم فکر نہیں کرو روزی بہت اچھی ہے تمہارا بہت خیال رکھے گی تم دونوں ہمیشہ خوش رہو گے۔ مسز دلاور پر سکون لہجے میں بولی

یمان روزی نام پہ ٹھٹکا ضروری تھا پر کوئی ری ایکٹ کیے بنا وہاں سے چلا گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

!ماضی

آروش کا آج کالج میں پہلا دن تھا جس کے لیے وہ کافی پر جوش تھی کالج چھوڑنے دیدار شاہ آیا تھا اور ساتھ میں اُس کے کچھ آدمی جو الگ گاڑی میں تھے آروش جانتی تھی وہ سب اُس پہ نظر رکھنے کے لیے تھے جن کو مہتاب بیگم کا حکم تھا پر اُس نے کسی سے کچھ کہا نہیں تھا کیونکہ اُس کو خود پہ اعتماد تھا۔

کالج کے پہلے ہی دن اُس کو خود پہ کسی کی نظروں کی تپش کا احساس شدت سے ہوا تھا پہلے پہل تو اُس نے اپنا وہم جانا پھر یہ روزانہ کا معمول بن گیا جس سے کبھی اُس کو گھبراہٹ ہوتی تو کبھی نظر انداز کرتی کسی کی نظروں سے بچنے کے لیے اُس نے بس کلاس سے لائبریری اور لائبریری سے کلاس تک کا ہی سفر کیا تھا پر اُس کو کبھی پتا نہیں چلا کون ہوتا

ہے جو بس اُس کو دیکھتا رہتا ہے کیونکہ اُس نے کبھی نظریں اُٹھا کر اُس کو تلاش کرنا نہیں چاہا تھا کالج کے شروع دنوں میں بہت لڑکیوں نے اُس کی طرف دوستی ہاتھ بڑھایا تھا پر اُس نے مسکرا کر سہولت سے انکار کر دیا تھا اِسی دنوں میں موسم کافی خوبصورت تھا جب اُس نے لائبریری جانے کے بجائے گراؤنڈ میں پانچ منٹ بیٹھنے کا سوچا ساتھ میں اُس نے کورس بُکس کے بجائے اشفاق احمد کی کتاب پڑھنے کے لیے نکال دی تھی وہ پڑھنے میں وہ اِس طرح مگن ہو گئی جو اُس کو وقت گزرنے کا احساس تک نہیں وہ تب ہوا جب خود کے اُپر کسی کی پرچھائی محسوس ہوئی اُس نے چونک کر سر اُٹھایا تو کسی لڑکے کی پیٹھ تھی جس کو دیکھ کر وہ بنا ایک منٹ لگائے اُٹھ کر لائبریری چلی گئی ابھی اُس کو بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب اُس کو لگا کوئی اُس کے سامنے بیٹھ گیا پر اُس نے ہمیشہ کی طرح نظر انداز کیا

میرا نام یمان ہے۔ کسی لڑکے کی آواز سن کر آروش حیران ہوئی اُس نے جب سے کالج آنا شروع کیا تھا اُس بیچ کسی بھی لڑکے میں ہمت نہیں ہوئی تھی کے وہ اُس سے مخاطب ہوتا۔

یمان ہو نام یا عاطف اسلم یا پھر فرحان سعید میں کیا کروں۔ آروش کتاب میں نظر جماتی کرہ کر سوچنے لگی پر اُس کو جواب نہیں دیا۔

یہ اُٹھ کیوں نہیں رہا اگر کسی اور نے دیکھ لیا تو افففف اللہ مجھے ہی اٹھنا پڑے گا یہ خود تو مرے گا ساتھ میں مجھے بھی مروائے گا۔ آروش کچھ پل تو اُس کے اُٹھنے کا انتظار کرنے لگی مگر اُس کو اُٹھتا نظر نہیں آیا تو خود ہی باہر جانے کا سوچا پر اُٹھتے ہوئے اُس نے تیز نظر اُس پہ ڈالی جس کی نظریں اپنے ہاتھوں پہ تھی آروش کو وہ عجیب لگا مگر پھر لاحول پڑھ کر اپنا سر جھٹکا۔

لالہ آپ یہاں؟ آروش بریک ٹائم کلاس سے باہر آئی تو حیرت سے دیدار شاہ کو دیکھا

تایا سائیں تمہیں یاد کر رہے تھے لینے آیا ہوں چلو۔ دیدار شاہ نے اپنے آنے کی وجہ بتائی۔

تو آپ گارڈ سے کہتے وہ یہاں کسی ٹیچر تک پیغام پہنچاتا آپ اندر کیوں چلے آئے۔ آروش کو جانے کیوں دیدار شاہ کا یوں چلے آنا عجیب لگا

میرے آنے پہ کیا پابندی ہے میں خود چلا آیا اب تم چلو۔ دیدار نے مسکرا کر کہا

وہ تو چلتے ہیں پر اگر آپ آ گئے ہیں تو میرا ایک کام کر دے۔ آروش نے جلدی سے کہا

کام کونسا کام؟ دیدار شاہ نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا۔

وہ یہاں جو کیفے ہیں وہاں سے مجھے کچھ خریدنا ہے آپ ساتھ چلے۔ آروش نے کہا

کیا لینا ہے؟ مجھے بتا دو تمہیں گاڑی تک چھوڑنے کے بعد وہ لیتا آؤں گا۔ دیدار شاہ نرمی سے بولا

آپ کیفے چلے پھر پتا چل جائے گا۔ آروش بضد ہوئی۔

تم نے اگر وہاں کھانے کا کچھ لینا ہے تو کیا فائدہ تمہارے چلنے کا کھانا تو پھر بھی تم نے گاڑی میں ہے۔ دیدار شاہ کا اُس کا یوں ضد کرنا سمجھ نہیں آیا۔

آپ نہیں چلیں گے تو میں بابا سائیں سے آپ کی شکایت کروں گی۔ آروش نے اب کی دھمکی آمیز لہجے میں کہا تو دیدار شاہ نے ہتھیار ڈال دیئے۔

یہاں تو بس لڑکے ہیں۔ کیفے داخل ہوتے ہیں دیدار شاہ نے ناگواری سے ہر ایک کو دیکھا ظاہر ہے گرلز اور بوائز کا کالج ہے سب ہوں گے۔ آروش پر سکون لہجے میں کہہ کر ایک ٹیبل کے پاس آکر بیٹھ گی اُس کو بیٹھتا دیکھ کر دیدار بھی ناچار بیٹھ گیا۔

آروش مسکراتی نظروں سے آس پاس دیکھ رہی تھی جب اچانک سے گٹار کی آواز سن کر اُس کی نظر سامنے پڑی جہاں ایک لڑکا گٹار ہاتھ میں لیے بیٹھا تھا اُس کو دیکھ کر آروش پہچان گئی کے یہ لائبریری والا ہے۔

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Aavan javan te mai

Yaara nu manawaan

Aavan javan te main

Yaara nu manawana

آروش کسی ٹرانس کی کیفیت میں اُس کو گاتا سنتی رہی وہ دیدار شاہ کی موجودگی سرے سے فراموش کر بیٹھی تھی۔

Enna Suna

Enna suna

Enna suna

O..

www.novelsclubb.com

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna suna..

O..

Enna suna

O..

Enna suna

O..

O...

Ho

www.novelsclubb.com

تم نے کبھی بتایا نہیں تھا یہاں کالج میں مراثی بھی ہوتے ہیں۔دیدار شاہ کی غصے سے بھری آواز سن کر آروش سٹپٹا کر اُس کو دیکھنے لگی نقاب ہونے کی وجہ سے دیدار شاہ اُس کے چہرے کے تاثرات جان نہیں پایا۔

ایسی بات نہیں لالہ میں خود یہاں کسی کو پہلی بار گاتا دیکھ رہی ہوں۔آروش نے جلدی سے کہا

تمہیں دیکھنے کی ضرورت نہیں اور اُٹھو چلو یہاں سے لیا تو کھانے کا تم نے کچھ نہیں اگر بھوک ہے تو راستے میں خرید کر دے دوں گا۔دیدار شاہ کی آواز میں جھنجھلاہٹ صاف ظاہر تھی۔

لالہ میرا فیورٹ سونگ ہے یہ۔آروش نے منت بھرے لہجے میں کہا جانے کیوں اُس کا دل کر رہا تھا وہ یہ گانا اُس لڑکے کے منہ سے پورا سُنے۔

گاڑی میں سن لینا۔دیدار جیسے آج کچھ سننے کو تیار نہیں تھا۔

چلیں۔آروش بے دلی سے کہہ کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

باہر جانے کے لیے وہ جیسے ہی دروازہ کے قریب آنے لگے تو وہاں بہت اسٹوڈنٹ جمع تھے کچھ لڑکوں کو دیکھ کر دیدار شاہ نے دانت پیسے

واپس چلو۔دیدار نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر کہا

ہم نے تو باہر نہیں جانا تھا؟آروش نے حیرت سے کہا

اب کیا ان لڑکوں کے درمیان گزار کر باہر لے چلوں گا۔دیدار جل کے بولا تو آروش مسکراہٹ دباتی اُس کے ساتھ واپس اپنی جگہ پہ بیٹھ گئ۔

Kol Hove te

Saik lagda Ae

www.novelsclubb.com

Dour jave te

dil jalda Ae

Kehdi Aag naal

Rabb nay banaya

Rabb nay banaya

Rab nay banaya

یمان کو گانا گاتا دیکھ کر جانے اُس کے دل میں کیا آیا جو بیگ سے ایک چِٹ نکالی پھر ایک چور نظر دیدار شاہ کو دیکھ کر اُس نے چٹ پہ لکھنا شروع کیا۔

تمہاری آواز بہت خوبصورت ہے سُننے والا سحر میں جکڑ جاتا ہے۔

!سیدہ آروش شاہ

www.novelsclubb.com

اپنی لکھی ہوئی تحریر پڑھ کر اُس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی جس کا احساس اُس کو خود بھی نہیں ہوا۔

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

www.novelsclubb.com

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Aavan javan te main

Yaara nu manaawan

Aavan javan te main

Yaara nu manaawan

Enna suna

O..

Enna suna

O..

Enna suna

O..

www.novelsclubb.com

Enna suna

O..

Enna suna

O..

گانا ختم ہوا تو دیدار شاہ نے اُس کو اُٹھنے کا اِشارہ کیا آروش کچھ ضروری کام کا کہتی کلاس میں واپس آئی آج لائبریری میں ہوئے واقع کے بعد تھوڑا بہت اُس نے یمان کا نوٹس لیا تھا جس سے اُس کو یہ پتا چل گیا تھا وہ بیٹھتا کہاں ہیں کچھ سوچ کر اُس نے وہ چِٹ اُس کی سیٹ پہ چپکا دی وہ نہیں جانتی تھی وہ جو حرکت کر رہی تھی ٹھیک تھی یا نہیں پر اُس کے اندر ایک تمنا اُبھری تھی جس وجہ سے اُس نے کیا۔چٹ لگانے کے بعد وہ بنا تاخیر کیے کلاس سے باہر چلی گی اُس کے جانے کے عین وقت بعد یمان کلاس میں داخل ہوا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤

اب ایک ہفتہ حویلی میں رہنا۔شہباز شاہ محبت سے آروش کا ماتھا چوم کر بولے۔

نو بابا سائیں آج کا دن کل ہفتے کا دن ہے وہ دن رہوں گی پھر اُتوار کو واپس شہر جانا پڑے گا کیونکہ اب ایکزیمز بھی قریب ہے تو بہت ٹف روٹین ہے۔آروش نے جلدی جلدی سے بتایا۔

یہ تو اب غلط بات ہم تو تمہاری صورت دیکھنے کو بھی ترس گئے ہیں۔کلثوم بیگم جوس کا گلاس اُس کی طرف بڑھا کر بولی۔

تو آپ بھی آجایا کریں نہ بابا سائیں کے ساتھ اُور حریم کو بھی لایا کریں۔آروش اُن کی بات پہ مسکرا کر گود میں بیٹھی حریم کو دیکھ کر کہا جو اُس کو اتنے مہینوں بعد سامنے دیکھ کر بچی بن گئی تھی۔

آتو جاؤں پر اپنی دادی کا تو تمہیں پتا ہے۔کلثوم بیگم کی بات پہ آروش نے لب دانتو تلے دبایا

جی جی پتا ہے ویسے وہ ہیں کہاں؟آروش نے شہباز شاہ کی جانب دیکھ کر پوچھا

اُن کی عبادت کا وقت ہے اپنے کمرے میں ہیں۔کلثوم بیگم نے بتایا۔

اگر تم تھک گئی ہو تو آرام کرلوں۔شہباز شاہ نے کہا

جی جاتی ہوں اور اِس کو بھی ساتھ لیکر جاتی ہوں۔آروش حریم کو گود سے اُتار کر بولی۔

حریم نے بھی بہت یاد کیا ہے تمہیں۔شہباز شاہ حریم کے گال کھینچ کر بولے تو حریم نے منہ بسورا

ڈرامے باز ہے۔آروش اُس کی شکل دیکھتی ہنس پڑی۔

آروش کمرے میں آئی تو اُس کو کالج میں گزرا سارا وقت یاد آنے لگا۔

مجھے چٹ نہیں لکھنی چاہیے تھی جانے وہ اب میرے بارے میں کیا سوچ رہا ہو گا اگر کسی کو پتا چل گیا حویلی میں تو بہت بُرا ہو گا خوا مخواہ اُس لڑکے کو بھی خطرہ نہ ہو۔آروش کمرے میں یہاں وہاں ٹہلتی فکر مندی سے بڑبڑائی۔

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں ہو گا تھنک پوزیٹیو آروش۔آروش گہری سانس کھینچتی خود کو پر سکون کرتی بیڈ پہ سونے کے لیے لیٹ گئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

!حال

میں آپ کا انتظار ساری زندگی کرنے کو تیار ہوں پر آپ پلیز ایک بار کہہ دے آپ کو مجھ پہ اعتبار ہے آپ کہے گی مر جاؤ تو میں سچ میں مر جاؤں گا۔

یمان اسٹوڈیو آیا تو ماضی میں کہے جملے کی بازگشت اُس کو بار بار سُنائی دے رہی تھی جو اُس کو نئے سرے سے تکلیف سے دوچار کر رہی تھی۔

میں کیسے کر سکتا ہوں کسی اور سے شادی میں شادی کرنے کا سوچ بھی کیسے سکتا ہوں۔ یمان اپنے کیبن سے یہاں وہاں ٹہلتا اپنی کنپٹی سہلاتے بڑبڑایا اچانک اُس کو گُھٹن کا احساس ہونے لگا تو اپنی شرٹ کے اُپری بٹن کھولتا کھڑکی کے پاس کھڑا ہو گیا

اُس کی تم فکر نہیں کرو روزی بہت اچھی ہے تمہارا بہت خیال رکھے گی تم دونوں ہمیشہ خوش رہو گے۔

مسز ادلاور کی بات یاد آنے پہ اُس نے زور سے اپنی آنکھوں کو بند کر کے کھولا۔

یااللہ میں کیا کروں۔ یمان پریشانی سے اپنا سینہ مسلنے لگا اُس کو اپنی حالت غیر ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔ تبھی ارمان کیبن میں داخل ہوا۔

سر شیرازی انڈسٹری کے مالک آپ سے ملنے آئے ہیں۔ارمان نے یمان کو دیکھ کر کہا

تم بات کر لوں میری طبیعت ٹھیک نہیں۔ یمان اتنا کہتا صوفے پہ بیٹھ گیا۔

سر آپ ٹھیک ہیں آپ کو پسینہ کیوں آ رہا ہے۔ارمان فکر مندی سے اُس تک پہنچا

میں ٹھیک ہوں بس سینے میں درد ہو رہا ہے۔ یمان اُٹھنے کی کوشش کرتا بولا پر اُس سے اُٹھا نہیں گیا۔

آپ بیٹھے میں پانی لاتا ہوں پھر ہم ہاسپٹل چلتے ہیں۔ارمان جلدی سے ٹیبل سے پانی کا جگ اُٹھاتا پانی گلاس میں انڈیلنے لگا۔

یہ ل

ارمان کی بات منہ ہی رہ گئی جب اُس نے یمان کو ہوش و حواس سے بیگانہ پایا۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤

نور میری جان تم کب آئی۔ مسز دلاور جیسے ہی گھر پہنچی تو وہاں اپنی بیٹی نور کو دیکھ کر اُن کو خوشگوار حیرت نے آگھیرا۔

بس ابھی سوچا اچانک آکر آپ کو سرپرائز دے دوں۔ نور مسکرا کر گرمجوشی سے اُن سے مل کر بولی۔

جھوٹی مجھے کیا کہا تھا فلائٹ کینسل ہو گئی ہے بتا دیتی ہم ایئرپورٹ آجاتے۔ مسز دلاور ہلکا سا تھپڑ اُس کے بازوں پہ مار کر بولی تو ہنس پڑی

ضرور بتا دیتی اُس سے کیا ہوتا آپ کے یہ حیرانکن ایکسپریشن دیکھنے سے محروم ہو جاتی۔ نور نے مزے سے بتایا

اچھا بچے کہاں ہیں وہ ساتھ نہیں لائی؟ مسز دلاور کو اچانک خیال آیا تو پوچھا

اُن کے بنا کیسے آسکتی تھی تھک گئے ہیں آتے ہی سو گئے اور ڈیڈ کہاں ہیں؟ نور نے بتانے کے بعد پوچھا۔

کہاں ہونا ہے اُن کو اپنے آفس میں ہیں تمہارے آنے کا پتا ہوتا تو یہی ہوتے۔ مسز دلاور نے ہنس کر بتایا۔

اوا چھا اچھا ایمان کیسا ہے اب؟ نور کی بات پہ انہوں نے افسردہ سانس کھینچی۔

ٹھیک ہے بس۔ مسز دلاور نے بتایا

اُس کی شادی کا کچھ سوچا آپ نے ماشااللہ سے اتنا نام بنالیا ہے اُس نے اب شادی کروادے کسی اچھی لڑکی کے ساتھ۔ نور صوفے پہ ریلیکس انداز میں بیٹھ کر بولا

وہ تو ان شاءاللہ اب ہو گی تم ابھی آئی ہو ریسٹ کرو کیا ساری باتوں کو ابھی لیکر بیٹھ گئ ہو۔ مسز دلاور نے پیار سے اُس کو ڈپٹا۔

میم یہ کال آپ کے لیے۔ وہ دونوں باتوں میں مگن تھی جب ملازم اصغر نے مسز دلاور کو موبائل دے کر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

ہیلو۔ مسز دلاور نے ابھی اتنا ہی کہا تھا جب دوسری طرف ملنے والی خبر نے اُن کے چودہ طبق روشن کر دیئے۔

یہ میڈیسن بوکس کس کو دینے جا رہی ہو؟کلثوم بیگم نے ملازمہ جس کا نام زرینہ تھا اس کو میڈیسن کا بوکس ہاتھ میں لیے سیڑھیاں چڑھتے دیکھا تو پوچھا

وہ جی آروش بی بی نے منگوایا ہے۔زرینہ نے بتایا

خیریت؟کلثوم بیگم پریشان ہوئی۔

جی پتا نہیں بس انہوں نے کہا تو میں بس دینے جا رہی تھی۔زرینہ نے لاعملی کا مظاہرہ کیا۔

اچھا تم کوئی اور کام دیکھو میں آروش کے پاس جاتی ہوں۔کلثوم بیگم اُس کے ہاتھ سے بوکس لیکر بولی تو وہ سر ہلا کر چلی گئ۔

آروش کیا ہوا ہے۔کلثوم بیگم آروش کے کمرے میں آئی تو اُس کو بیڈ پہ لیٹا دیکھ کر فکر مندی سے گویا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

سر میں درد ہے بس۔آروش نے آہستہ آواز میں کہا۔

تمہیں تو بہت تیز بخار ہے۔کلثوم بیگم نے اُس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھا تو پریشانی سے بولی۔

بُخار ہو گا پھر۔آروش لاپرواہی سے بولی تو کلثوم بیگم نے اُس کو گھورا۔

اُٹھو اور دوائی کھاؤ۔ کلثوم بیگم پانی کا گلاس اُس کی طرف بڑھا کر بولی تو آروش ایک نظر اُن کو دیکھ کر بیٹھ گئ۔

آرام کرو اب اگر بخار کم نہ ہو تو بتانا ڈاکٹر نی کو بلا لینگے۔ آروش نے دوائی کھالی تو کلثوم بیگم نے آرام کرنے کی تلقید کی جس پہ اُس نے محض سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 16

آپ ناراض ہیں مجھے سوری میری بات کا کوئی غلط مطلب نہیں تھا وہ جو میرے اندر خیال آیا تو میں نے پوچھ لیا مجھے اندازہ نہیں تھا آپ اتنا غصہ ہو جائے گے۔ دوسرے دن شازل کمرے میں آیا تو ماہی جلدی اُس کے پاس پہنچ کر بولی

میں کل رات کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تم بھی نہ کرو۔ شازل سنجیدگی سے کہتا وارڈوب کی جانب بڑھا

میں سوری کر تو رہی ہوں۔ماہی کی آنکھیں نم ہوئی اُس کی بے رخی دیکھ کر۔

تو نہ کرو مجھے نہیں چاہیے تمہارا سوری۔شازل سپاٹ انداز میں بولا

مجھے پتا ہے آروش میں آپ سب بھائیوں اور سرپنج شہباز شاہ کی جان بستی ہے میں نے بس ایسے ہی بول دیا نہیں کہنا چاہیے تھا پلیز معاف کر دے آئیندہ نہیں کہوں گی۔ماہی اتنا کہتی پھوٹ پھوٹ رو پڑی اُس کو روتا دیکھ کر شازل سٹپٹا کر اُس کی طرف آیا

ہے یار ماہی کیا ہو گیا ہے رونا بند کرو۔شازل اُس کے آنسو صاف کرتا نرمی سے بولا

پہلے آپ کہے آپ نے مجھے معاف کیا۔ماہی سوں سوں کرتی بولی۔

میں نہیں ناراض اِس لیے معافی کا تو کوئی سوال نہیں بنتا۔شازل مسکرا کر اُس کا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

پھر ایسے بات کیوں کر رہے تھے۔ماہی نے نیا سوال داغا۔

وہ تو بس میں جلدی میں تھا اماں سائیں نے بتایا آروش کو بخار ہوا ہے شہر لے جا رہا ہوں۔شازل نے بتایا

بخار ہوا تو شہر کیوں یہاں بھی تو ڈسپینسری ہے۔ماہی اپنا رونا بھول کر بولی۔

گاؤں کے ڈاکٹر اور شہر کے ڈاکٹر میں فرق ہے خدانخواستہ اگر بخار سر پہ چڑھ جائے تو اِس حالت میں آروش ویسے بھی خود سے لاپرواہ ہو جاتی ہے ہم ابھی نکلے گے تو ان شاءاللہ کل تک آجائے گے۔شازل نے کہا تو ماہی کو گھبراہٹ ہونے لگی۔

میں بھی چلوں ساتھ.ماہی نے کہا

تم کیوں؟شازل کو جانے کیوں ہنسی آئی۔

وہ بس ایسے ہی۔ماہی نے کہا تو شازل نے گہری سانس ہوا میں خارج کی۔

دیکھو ماہی میں جانتا ہوں تم ساتھ چلنے کا کیوں بول رہی ہو پر میں ایک بات واضع کر دوں اب کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا ٹرسٹ می تمہیں میں ضرور ساتھ لے جاتا پر مسئلہ ہو جائے گا کیونکہ میں چاہے جو بھی کروں سب کو پتا ہے تم ایک ونی میں آئی ہوئی لڑکی ہو تمہارا حویلی سے باہر جانا بند ہے میری اِس بات کا یہ مطلب ہر گز مت سمجھنا کے تم اب ساری زندگی یہاں رہو گی میں جلد تمہیں تمہارے گھر والوں کے پاس چھوڑ آؤں گا پھر تم جیسے

پہلے زندگی گزارا کرتی تھی ویسے ہی گزارنا۔ شازل اُس کے گال پہ ہاتھ رکھتا نرمی سے بولا

پر جانے کیوں اپنے گھر جانے کا سن کر ماہی کو کوئی احساس اپنے اندر جاگتا محسوس نہیں ہوا۔

کیا آپ دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں؟ ماہی کے منہ سے بے ساختہ پھسلا جب کی شازل اپنی بات کے جواب میں اِس سوال کی توقع نہیں کر رہا تھا۔

مجھے شادی کرنے کا کوئی شوق نہیں میں خود کو کسی کا پابند نہیں بنا سکتا شادی ایک بہت بڑی زمیداری ہے جو میں پوری نہیں کر سکتا۔ شازل اُس کو جواب دیتا واشروم کی طرف بڑھ گیا دوسری طرف ماہی کو اُس کا جواب اُداس کر گیا تھا۔

یہ تو ہونا تھا۔ ماہی نے خود کو تسلی دی

---

www.novelsclubb.com

دُرید کہاں جا رہے ہو؟ کلثوم بیگم نے دُرید کو باہت جاتا دیکھا تو پوچھ بیٹھی۔

ڈیرے پہ جا رہا تھا آپ کو کوئی کام تھا۔ دُرید نے بتانے کا بعد پوچھا

ہاں وہ حریم کو کب لا رہے ہو شہر سے۔ کلثوم بیگم نے پوچھا

حریم کے تو اگلے ہفتے پیپرز ہیں اِس لیے ابھی وقت ہے جب پیپرز ہو جائے گے تو لینے چلا جاؤں گا آپ بتائے آپ کو کیسے خیال آگیا اُس کا؟ دُرید صوفے پہ بیٹھ کر مسکرا کر پوچھنے لگا

ہاں وہ بس ایک بات بتانی تھی۔ کلثوم بیگم کی بات پہ دُرید شاہ نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھا

میں سن رہا ہوں۔ دُرید نے کہا

تمہاری خالہ حریم کا رشتہ چاہ رہی تھی پیپرز کے بعد نکاح پھر رخصتی اُس کی پڑھائی کے بعد چاہتی ہیں۔ کلثوم بیگم اُس کے چہرے کے تاثرات نوٹ کرتی بتانے لگی

کس خالہ جان نے؟ دُرید نے سنجیدگی سے پوچھا

صدف نے۔ کلثوم بیگم نے بتایا

انہیں کہے حریم ابھی چھوٹی ہے نا سمجھ ہے شادی کی عمر نہیں اُس کی جب اُس کی شادی کروانی ہو گی ہم سوچ لینگے تب۔ دُرید سپاٹ انداز میں کہتا اُٹھ کھڑا ہوا۔

دُرید یہ تو کوئی وجہ نہ ہوئی انکار کی ویسے بھی ابھی صرف نکاح ہو گا۔ کلثوم بیگم نے اُس کو راضی کرنا چاہا

جو بھی امی پر جب تک حریم بیس سال کی نہیں ہو جاتی میں اُس کی شادی کا یا نکاح کا نہیں سوچ سکتا وہ معصوم ہے میں نہیں چاہتا اُس کے ذہین میں ایسی کوئی بھی بات آئے اُس کی پڑھائی کی عمر ہے تو پلیز آپ بس اُس کو پڑھنے دے۔دُرید اپنی بات پہ قائم رہا

آروش کی شادی بھی ہم اِسی عمر میں کروا رہے تھے تو اب حریم کی کیوں نہیں صدف نے بہت چاہ سے اُس کا رشتہ مانگا ہے انکار کرے گے تو ناشکری ہو گی حریم کی پڑھائی کا حرج بھی نہیں ہو گا تم بس ایک دفع ہامی تو بھرو۔کلثوم بیگم اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولی

انکار کا نہیں انتظار کا کہے دوسری بات آپ مجھے آروش کی مثال دے رہی ہیں آپ کے اور بابا سائیں کے ان جذباتی فیصلے پہ میں نے کبھی آروش کو مسکراتے نہیں دیکھا کیسے تھی وہ اور کیا بنا دیا ہے آپ لوگوں نے اُس کو ایک کے بعد ایک رشتہ اُس کے سامنے کیا شادی کروانے کے چکر میں اُس کے جذبات مر گئے ہیں پر نتیجہ کیا ہو گا تینوں بار اُس کی شادی ہوتے ہوتے رہ گی آخر آپ سب کو سوجھی کیا تھی میرے اور شازل کا انتظار تو کرتے ہمارے بنا ہی سب کچھ طے کر دیا۔دُرید اُن کی بات پہ پھٹ پڑا

لالہ ہم شہر جا رہے ہیں۔ کلثوم بیگم جواب میں کچھ کہتی اُس سے پہلے شازل آروش سمیت اُن تک آیا۔

میں بھی چلتا ساتھ پر زمینوں کا ضروری کام ہے دُرید ایک نظر عبائے میں ملبوس سر جھکائے کھڑی آروش پہ ڈال کر بولا

کوئی بات نہیں ہم کل تک آجائے گے۔ شازل نے جواباً کہا پھر آروش کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔

میں صدف کو ہاں کہہ دوں گی۔ کلثوم بیگم دُرید کو جاتا دیکھنے لگی تو بول پڑی

حریم میری زمیداری ہے اُس کے بچپن سے لیکر سارے فیصلے میں نے کیے ہیں تو شادی کا اتنا بڑا فیصلہ بھی میں کروں گا آپ کی جلد بازی کے چکر میں اُس کی زندگی داؤ پہ نہیں لگاؤں گا۔ دُرید سرد لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

میں ماں ہوں تمہاری تم باپ مت بنو میرے۔ کلثوم بیگم نے اِس بار سخت لہجہ اپنایا

میں اِس گھر میں دوسری آروش نہیں چاہوں گا بابا سائیں اِس بار یہ کہہ کر مجھے خاموش نہیں کروا سکتے کے حریم کا فیصلہ وہ کرے گے کیونکہ آروش کا کیا میں اور شازل خاموش رہے پر اِس بار ایسے نہیں ہو گا۔دُرید کا اٹل انداز میں بولا۔

❤❤❤❤❤❤

دلاور خان مسز دلار نور ارمان یہ سب اِس وقت ہسپتال میں موجود تھے مسز دلاور نے رو رو کر اپنا حال بے حال کیا تھا دلاور خان بھی پریشانی کے عالم میں کبھی یہاں تو کبھی وہاں ٹہل کر اپنی پریشانی کم کرنے کی ناکام کوشش کرنے میں مصروف تھے دوسری طرف ہسپتال کے باہر لوگوں کا جم و غفیر لگا ہوا تھا جانے کیسے یمان کی خرابی طبیعت کا سب کو پتا چل گیا تھا۔

ارمان میں نے تم سے کہا تھا یمان کی حالت کا کسی کو پتا نہ چلے تو باہر میڈیا کیا کر رہی ہے۔دلاور خان نے کڑک لہجے میں ارمان نے کہا

سر ڈونٹ نو شاید اسٹوڈیو میں کسی نے یہ بات پھیلا دی ہے۔ارمان نے کسی مجرم کی طرح بتایا

ڈیڈ رلیکس ابھی یہ وقت میڈیا کے بارے میں ڈسکس کرنے کا نہیں آپ یمان کا سوچے جانے کیا ہوا ہے اُس کو کیس حالت ہو گی اُس کی۔ نور اُن کے پاس آتی آہستہ آواز میں بولی۔

اُسی کی تو پرواہ ہے پتا نہیں نیوز چینلز میں اب تک جانے کیا افواہیں پھیلا دی گئی ہو گی ارمان تم ایک کام کرو باہر جاؤ اور اِن سب کو ہینڈل کرو اگر کسی بھی چینل پہ یمان کی خبر چل رہی ہو تو اُس کو رکوا دو۔ دلاور خان بات کرتے اچانک ارمان سے مخاطب ہوئے تو ارمان نے سر کو جنبش دی اور ہسپتال سے باہر جانے لگا۔

کیسی طبیعت ہے یمان کی وہ ٹھیک تو ہے نہ؟ دلاور خان نے ڈاکٹر کو اے سی یو کے باہر نکلتا دیکھا تو پریشانی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

یمان مستقیم کو ہارٹ اٹیک آیا۔ ڈاکٹر کی بات کسی بم کی طرح اُن کے سب کے سروں پہ گری مسز دلاور گرنے کو تھی جب پاس کھڑی نور نے جلدی سے اُن کو سہارا دیا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے یمان تو بلکل ٹھیک تھا اور ابھی اُس کی عمر ہی کیا ہے؟ دلاور خان بہت دیر بعد بولنے کے قابل ہوئے۔

دیکھے میں آپ کی حالت کا اندازہ لگا سکتا ہوں پر یہی سچ ہے خون یمان مستقیم کے رگوں میں جم گیا ہے ہم نے صفائی تو کر دی ہے پر کوشش کیجیے گا دوبارہ ایسا کچھ نہ ہو ورنہ ہمیں اُن کا بائے پاس کرنا ہو گا۔ ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں کہتا چلا گیا۔

خان۔ مسز دلاور نے ٹوٹے لہجے میں دلاور خان کو مخاطب کیا جو کسی مجسمے کی طرح کھڑے تھے۔

حوصلہ کرو زوبیہ۔ دلاور خان اپنی حالت پہ قابو پائے بولے۔

میری وجہ سے ہوا ہے یہ سب نا میں اُس کو شادی پہ فورس کرتی نہ یہ سب ہوتا میں بہت بُری ہوں بہت بُری۔ مسز دلاور اتنا کہتی زار و قطار رونے لگی تو دلاور خان نے اُن کو اپنے ساتھ لگایا

جی تو ناضرین ہم آپ کو نئی خبر سے آگاہ کرتے چلتے ہیں کے پاکستان کے معروف گلوکار کو یمان مستقیم کو آیا

لالہ یہ ریڈیو بند کریں پلیز۔ گاڑی میں بیٹھے شازل گانا چلانے والا تھا جب کوئی نیوز چینل شروع ہوا تبھی آروش بنا پورا سُنے شازل سے بول پڑی

او کے اینڈ سوری۔ شازل معذرت خواہ لہجے میں بولا

نواِٹس او کے پر ہم جا کہاں رہے ہیں؟ آروش نے پوچھا

اسلام آباد۔ شازل کے جواب پہ آروش کا دل دھڑک اُٹھا

وہاں کیوں ہم پاس میں ہی کسی ہسپتال چلتے ہیں۔ آروش نے جلدی سے کہا

ہمارے گاؤں کے پاس تو جو قریب والا شہر ہے وہ اسلام آباد ہے اور میں چاہتا ہوں تمہاری طبیعت بلکل ٹھیک ہو دوسرا یہ کے ہم انجوائے کرے گے تم ایسے تو کہی باہر نہیں چلتی تمہارا موڈ بھی فریش ہو جائے گا۔ شازل نے مسکرا کر بیک مرر سے اُس کو دیکھ کر کہا جس پہ آروش گہری سانس خارج کرتی آنکھوں کو بند کر گئی۔

!ماضی

آروش لائبریری میں موجود تھی جب اُس کو لگا پاس والی چیئر پہ کوئی بیٹھ گیا ہے پر وہ جان کر انجان بنی۔

اسلام علیکم !آواز سن کر اُس کو ایک منٹ نہیں لگا پہچاننے میں کے سامنے والا کون لوگا۔

وعلیکم اسلام۔آروش نے مروتً جواب دیا سلام نہ کر کے وہ گنہگار نہیں بننا چاہتی تھی۔

کیسی ہیں آپ ؟دوسرے سوال پہ آروش نے دانت پہ دانت جمائے سُنا۔

ٹھیک۔آروش خود پہ کنٹرول کیے دیا پھر اچانک اُس کی نظر لائبریری کے دروازے پہ پڑی تو اُس کو شدید حیرت کا جھٹکا لگا کیونکہ وہاں اُن کے گاؤں کا آدمی تھا جو یقیناً اُس کی جاسوسی کرنے آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اللہ پوچھے آپ سے دادی۔آروش دل ہی دل میں خود کو بڑبڑاتی اُٹھ کھڑی ہوئی وہ نہیں چاہتی تھی کے کوئی اُس کو غلط سمجھے اِس لیے وہاں سے اُٹھنے میں ہی عافیت جانی۔

یمان سے کیا تمہاری بات ہوتی ہے؟رات کے وقت آروش سونے کی تیاریوں میں تھی جب اُس کی روم میٹ ہما جو کلاس میٹ بھی تھی پر شوق نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔

کون یمان؟آروش بنا کوئی خاص ری ایکٹ کیے نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔

ارے وہی یمان جو ہمارا کلاس فیلو ہے اور سب سے زیادہ ہینڈسم اُپر سے اُس کی آواز بھی بہت خوبصورت ہے لاسٹ ویک اُس نے گانا بھی گایا تھا۔ہما نے اُس کو یاد کروانا چاہا جس پہ آروش کی آنکھوں کے سامنے کیفے والا منظر لہرایا تو اپنا سر جھٹکا

نہیں میری کیوں بات ہو گی۔آروش نے سنجیدگی سے جواب دیا

اچھا پر وہ تو تم میں بہت دلچسپی لیتا ہے کلاس میں لیکچر کے بجائے اُس کا دھیان تمہاری طرف ہوتا ہے دوسری بات یہ کے جہاں تمہاری موجودگی کا گمان ہوتا ہے اُس کو وہ وہاں چلا آتا ہے جب تم کالج نہیں آتی تو وہ بے چارہ اُداس ہو جاتا ہے

اگر تمہاری بکواس ہو گئی ہو تو لائیٹ بند کر دو مجھے نیند آ رہی ہے۔آروش اُس کی بات درمیان میں کاٹتی ناگواری سے بول کر خود کے اُپر چادر تان گئی دوسری طرف ہمانے گھور کر اُس کو دیکھا تھا۔

پتا نہیں کیا چاہتا ہے یہ لڑکا؟ کروٹ بدل کر آروش نے پریشانی سے سوچا

ارسم پاکستان آ گیا ہے شادی کرنا چاہتا ہے اب وہ۔فائزہ بیگم نے فجر کو بتایا

آپ کو کس نے بتایا؟ فجر نے پوچھا

اُس کی سوتیلی ماں زکیہ کا فون آیا تھا جلد شادی کی تاریخ رکھنے آئے گے۔فائزہ بیگم نے بتایا

اچھا ٹھیک۔فجر جواب دیتی اُٹھ کر اپنے کمرے میں جانے لگی جہاں اُس کا سیل فون رنگ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یمان کا دوست عرفان مجھے کیوں کال کر رہا ہے؟ اسکرین پہ نمبر دیکھ کر وہ تعجب سے بڑبڑائی۔

ہیلو عرفان خیریت؟فجر نے کال اٹینڈ کرنے کے بعد پوچھا

جی آپی آپ کو ایک بات بتانی تھی یمان کے مطلق۔دوسری طرف عرفان نے کہا

کہو میں سن رہی ہوں۔فجر نے اجازت دی تو عرفان نے اپنی بات کا آغاز کیا۔

تمہاری شکل فجر کی شادی کا سن کر لٹکی ہوئی ہے یا کوئی اور وجہ ہے؟عیشا یمان کے کمرے میں آتی پوچھنے لگی۔

ایسی کوئی بات نہیں میں ٹھیک ہوں۔یمان زبردستی مسکراہٹ سے بولا

یمان میرے بھائی کیا بات ہے سچ سچ بتاؤ سب کیا کوئی مسئلہ ہے کالج میں یا کوئی اور بات ہے۔عیشا اُس کا چہرہ اپنی طرح کر کے پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

سچ میں کچھ نہیں آپ خوامخواہ پریشان ہو رہی ہیں۔یمان تسلی آمیز لہجے میں کہا تبھی فجر زور سے دروازہ کھول کر کمرے میں آئی اُس کو ایسے آتا دیکھ کر فجر اور یمان دونوں کھڑے ہو گئے۔

دروازہ توڑنا ہے کیا؟فجر نے گھور کر اُس سے کہا جب کی فجر اُس کی بات نظرانداز کرتی یمان کے روبرو کھڑی ہو گئ۔

چٹاخ۔

ایک زوردار تھپڑ اُس نے یمان کے چہرے پہ مار دیا اُس کے عمل پہ عیشا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئ جب کی یمان اپنے گال پہ ہاتھ رکھتا سر جھکایا

پاگل ہو گئ ہو کیا فجر ؟عیشا نے اُس کو جھڑکا

پہلے اِس سے پوچھو ہم نے اِس کو کالج کیوں بھیجا تھا۔فجر طنزیہ لہجے میں چیخ پڑی

یہ کیسا سوال ہے ؟عیشا کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی۔

یمان یہ میں نے کیا سُنا ہے تم کالج میں کسی سید ذادی کے چکر میں ہو کہو یہ سب جھوٹ ہے تمہارا کسی بھی لڑکی کے ساتھ کوئی واسطہ کوئی تعلق نہیں۔فجر اُس کو بازوں سے پکڑتی جھنجھوڑ کر بولی۔

چھوڑو فجر بچہ ہے۔عیشا دونوں کے درمیان آتی بولی

www.novelsclubb.com

بچہ۔فجر اُس کا لفظ دُھراتی تمسخرانہ انداز میں ہنسی

غلطی کر دی اِس کو بچہ سمجھ کر کیونکہ اِس نے ثابت کر دیا ہے یہ کوئی بچہ نہیں بلکہ بڑا ہو گیا ہے۔فجر نے تیز آواز میں کہا

آہستہ بولا امی سن لینگی تو کیا سمجھے گی۔عیشا نے اُس کو پر سکون کرنا چاہا اِس بیچ یمان خاموش تماشائی بنا رہا۔

تو سن لے اُن کو بھی تو آخر پتا چلے لاڈ صاحب نے کیا کیا ہے۔فجر غصے بھری نظروں سے یمان کو دیکھ کر بولی

بات کو گول مٹول کرنے سے اچھا یہ ہے کے تم وہ بات بتاؤ جو اصل ہے کس نے تم سے کیا کہا ہے جو پہلی بار یمان پہ ہاتھ اُٹھایا اور اِس انداز میں اُس سے بات کر رہی ہو۔عیشا نے تحمل کا مظاہرہ کیے پوچھا

www.novelsclubb.com

میں کیا بتاؤں اپنے بھائی سے پوچھو جو گونگا بہرا بنا کھڑا ہے۔فجر نے یمان کی جانب اِشارہ کیا۔

یمان تم کیوں خاموش ہو کیا بات ہے فجر کیا بول رہی ہے بتاؤ اِس میں کوئی صداقت نہیں۔عیشا نے نرمی سے یمان سے پوچھا

وہ مجھے پسند ہیں میں بہت چاہتا ہوں انہیں۔ یمان نے بالآخر بتا دیا۔اُس کی بات اُن دونوں کے سروں پہ کسی بم کی طرح گری عیشا کی آنکھوں میں بے یقینی اُبھری پر فجر نے نخوت سے سر جھٹکا۔

ہوش میں ہو تم۔عیشا ہوش میں آتی بولی

میں اپنے پورے ہوش و حواس میں اعتراف کرتا ہوں مجھے آروش شاہ سے بے انتہا محبت ہے۔ یمان دھڑکتے دل کے ساتھ بولا

چٹاخ۔

فجر نے ایک اور تھپڑ اُس کے چہرے پہ جڑا پر اِس بار عیشا آگے نہیں آئی۔

یہ بات کہتے ہوئے تمہیں شرم سے ڈوب کر مر جانا چاہیے تھا۔ فجر اُس کا گریبان پکڑ کر بولی

www.novelsclubb.com

کیوں آپی کیا محبت کرنا گناہ ہے؟ یہ تو خود ساختہ جذبہ ہے جو انسان کی دل میں خود ہی پیدا ہو جاتا ہے تو میں کیوں ڈوب کر مر جاتا۔ یمان کا لہجہ عجیب تھا

یمان کیا ہو گیا ہے تمہیں مت کرو ایسی باتیں تمہیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے یہ کیا تم پیار محبت کے چکر میں پڑ رہے ہو۔عیشا اُس کے دونوں گالوں پہ ہاتھ رکھتی بولی

سچی میں نے کچھ نہیں کیا جو بھی ہوا ہے خود بخود ہو گیا ہے۔یمان اُس کے ہاتھ تھام کر بولا تو عیشا کے قدم لڑکھڑائے۔

شاہ خاندان کی ہے وہ تمہارا اور اُس کا کوئی جوڑ نہیں ساری زندگی رُل جاؤ گے پر وہ تمہاری کبھی نہیں ہو گی اِس لیے ابھی بھی وقت ہے اُس کو بھول جاؤ۔فجر نے گہری سانس بھرتے ہوئے کہا۔

آپی وہ میری رگوں میں خون کی مانند ڈورتی ہیں میں کیسے اُن سے دستبردار ہو جاؤں جو مجھے اب میرے جینے کی وجہ لگتی ہیں مجھے لگتا ہے اگر وہ مجھ سے یا میں اُن سے الگ ہو گیا تو میں اگلی سانس نہیں لے پاؤں گا آپ مجھے جان سے مار دے پر اُن کو بُھول جانے کے لیے نہ کہے۔یمان بے بسی کی انتہا چھو کر بولا

تمہیں ہماری بات سمجھ کیوں نہیں آ رہی یمان وہ بہت بڑے اونچے خاندان کی ہے جان سے مار دے گے تمہیں پر اُس لڑکی کا بال تک نہیں دینگے۔فجر تنگ آتی بولی

مجھے نہیں پتا بس اتنا پتا ہے میں اُن سے محبت کرنا نہیں چھوڑ سکتا۔ یمان کے جواب پہ وہ بس اُس کو دیکھتی رہ گئیں۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 17

اگر تمہارے باپ کو یہ بات پتا چل گی تو قیامت برپا ہو جائے گی یمان تمہاری مانتا ہے اُس کو کہو عقل کے ناخن لے۔ فائزہ بیگم ساری بات جان لینے کے بعد اپنی گود میں سر رکھے لیٹی ہوئی فجر سے بولی۔

بہت کوشش کی اماں بہت کوشش کی تھپڑ تک اُس کو مارا پر وہ کچھ سمجھنے کے لیے تیار ہی نہیں عجیب ضد لیکر بیٹھ گیا ہے۔ فجر پریشانی سے بولی

یہ کچی عمر کا خمار ہے جو جلدی ختم ہو جائے گا۔ فائزہ بیگم گہری سانس بھر کر بولی

ایسی بات نہیں ہے اماں میں نے اُس کی آنکھوں میں اُس انجان لڑکی کی چاہت کے لیے چاہت دیکھی ہے تبھی میں خوفزدہ ہوں عرفان بتا رہا تھا کافی خطرناک خاندان ہے اُس لڑکی کا پتا نہیں یمان کی نظر کیسے پڑ گی اُس لڑکی پہ۔ فجر اُن کی گود سے سر اُٹھا کر بولی۔

پریشان مت ہو بچہ ہو ٹھیک ہو جائے گا آہستہ آہستہ۔ فائزہ بیگم تسلی آمیز لہجے میں بولی

ان شاءاللہ پر آپ دعا کیجیے گا ہمارا اکلوتا بھائی ہے۔ فجر نے نم لہجے میں کہا

پریشان مت ہو اللہ بہتر کرنے والا ہے وہ کبھی کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا۔ فائزہ بیگم اُس کو اپنے ساتھ لگا کر بولی۔

❤❤❤❤❤❤

آپ کو مجھ سے بات کرنا کیا پسند نہیں پر مجھے بہت ہے میں بہت باتیں کرنا چاہتا ہوں آپ سے۔ یمان لائبریری آتا آروش کو دیکھ کر بولا

www.novelsclubb.com

سارے کالج میں تمہیں میں ہی نظر آئی ہو باتوں کے لیے پلیز جاؤ یہاں سے اور مجھ سے فاصلہ کیا کرو اِسی میں تمہارا فائدہ ہے۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

ہر بار فائدے کے بارے میں نہیں سوچتا میں اور آپ کو پتا ہے کل میری بڑی بہن نے مجھے تھپڑ مارے۔ یمان نے بتایا آروش کو سمجھ نہیں آیا یہ سب وہ اُس کو کیوں بتا رہا ہے۔

تو یہ سب تم مجھے کیوں بتا رہے ہو غلطی کی ہو گی تبھی مار پڑی ہو گی اِس لیے ایسی دوبارہ حرکت مت کرنا۔ آروش کتاب پہ نظر جمائے بولی تو یمان کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

تھپڑ کیوں پڑا یہ بات نہیں بتاؤں گا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہیں آپ بھی نہ مار دے سچی پھر میرا دل ٹوٹ جائے گا کبھی نہ جڑ پانے کے لیے۔ یمان نے بتایا۔

دیکھو ایسی باتیں تم مجھ سے مت کرو مجھے دیکھ کر تمہیں کیا لگتا ہے میں کوئی ایسی ویسی لڑکی ہوں جو تمہارے سے باتوں میں لگ جائے گی اگر تم مجھے ٹریپ کرنا چاہتے ہو تو میں بتا دو میں بلکل خوبصورت نہیں جب کی کالج میں ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت لڑکی تمہاری منتظر ہے اُن کے پاس جاؤ۔ آروش نے اِس بار سخت لہجہ اپنایا۔

آپ کو دیکھ کر احترام کرنے کا دل چاہتا ہے دوسری بات کوئی کتنا خوبصورت کیوں نہ ہو مجھے اُس سے کوئی سروکار نہیں کیونکہ میرا دل آپ کو چاہتا ہے آپ کے علاوہ میں کسی کا سوچ بھی نہیں سکتا آپ سمجھ کر لیں میں آپ کا پیچھا کبھی نہیں چھوڑوں گا آپ کو میرا ہونا

ہے اور مجھے آپ کا۔ یمان جذبات میں آتا جانے کیا کہہ گیا اُس کو خود بھی معلوم نہیں ہو پایا جب کی آروش کو اُس کی ایسی باتوں سے حد سے زیادہ غصہ آگیا تھا تبھی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

اگر لائبریری میں نہ ہوتے تو میں تمہارا منہ توڑ دیتی تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے ایسی بات بھی کرنے کی۔ آروش سخت مگر دھیمے لہجے میں اُس پہ غرائی۔

آپ کا فیورٹ کلر کونسا ہے کچھ بتائے نہ اپنے بارے میں۔ یمان نے جیسے اُس کی بات سنی ہی نہیں۔

واٹ۔ آروش اُس کی بے تکی بات پہ اُس کو گھورنے لگی یمان کے لیے اتنا ہی بہت تھا وہ اُس کی جانب دیکھ رہی تھی پیار سے نہ صحیح غصے سے ہی۔

ریڈ کلر میرا پسندیدہ کلر ہے کھانے میں تو سب شکر صبر کر کے کھا لیتا ہوں پر بریانی موسٹ فیورٹ ہے اگر تہوار کی بات کی جائے تو وہ عید ہے اور ایک حیرت انگیز بات بتاؤں مجھے کبھی غصہ نہیں آتا آپ کو مجھ سے مل کر اندازہ ہو گیا ہو گا میں کتنا خوش مزاج ہوں۔ یمان نے پر سکون لہجے میں بتایا۔

لگتا ہے مرنے کا شوق ہے۔آروش تیز آواز میں کہتی لائبریری سے باہر نکل گئ۔اُس کے جانے کے بعد یمان کے چہرے میں جو چمک تھی وہ بھی غائب ہو گئ۔

گیٹ پہ دیدار شاہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔آروش تیز قدموں کے ساتھ ہاسٹل جانے کا اِرادہ کیے ہوئے تھی جب اُن کی حویلی کا ملازم اُس کے سامنے سر جھکائے ادب سے بولا پہلے تو وہ لائبریری کے سامنے اُس کو دیکھ کر گھبراہٹ کا شکار ہوئی عجیب وہم سے ہونے لگے پر اُس نے جلدی سے اپنی حالت پہ قابو پا کر باہر کی طرف بڑھی

اسلام علیکم لالہ۔آروش گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھ کر سلام کرنے لگی۔

کس لڑکے سے بات کر رہی تھی؟دیدار شاہ نے سلام کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا کسی بھی لڑکے سے نہیں۔آروش اپنا لہجہ مضبوط کیے بولی۔

پھر کون تھا وہ لڑکا؟دوسرا سوال

مجھے کیا پتا لالہ کالج میں بہت لوگ ہوتے ہیں مجھے سب کا پتا نہیں ہوتا۔آروش نے اپنا لہجہ نارمل کیے بتایا

آروش کوئی بھی غلط قدم اُٹھانے سے پہلے اپنی حیثیت یاد رکھنا اور یہ بھی کے تمہارا کس خاندان سے تعلق ہے۔دیدار شاہ نے وارن کیا

میں سب جانتی ہوں۔آروش بس یہ بول پائی

اچھی بات ہے تمہارے لیے اور اُس لڑکے کے لیے بھی ورنہ تین چار سال والا واقعہ تم بھولی نہیں ہو گی جو چاچا سائیں نے ایک لڑکی کے ساتھ کروایا تھا۔دیدار شاہ کی بات پہ چھپی دھمکی سے وہ اچھی طرح سے واقف تھی آروش نے بے اختیار یمان کو کوسا جو اپنی نادانی میں اُس کا کردار بھی مشکوک کروا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤

کیا وہ لڑکی بہت خوبصورت ہے؟ یمان چھت پہ کھڑا تھا جب عیشا اُس کے ساتھ کھڑی ہوتی پوچھنے لگی۔

پتا نہیں۔یمان نے لاعلمی کا اظہار کیا

پتا نہیں تمہیں تو وہ پسند ہے نہ ؟عیشا کو اُس کا جواب ہضم نہیں ہوا۔

میں نے کبھی اُن کا چہرہ نہیں دیکھا مجھے تو یہ بھی نہیں پتا اُن کا کلر کیسا ہے بس اُن کی آنکھیں دیکھی ہیں جس پہ جالیدار پردہ ہوتا ہے وہ خود کو سب سے چھپاتی سر سے لیکر پیروں تک۔ یمان کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولا

تمہیں پھر بھی وہ پسند ہے یمان تم اپنے اور اُس لڑکی کے درمیان موجود فرق کو کیوں نہیں سمجھتے۔عیشا نے اُس کو سمجھانا چاہا

آپی پلیز میں اِس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا میں پہلے ہی بتا چُکا ہوں میں نہیں بھول سکتا ان کو میں انہیں پانے کی ہر کوشش کروں گا پیسے کماؤں گا اپنا نام بناؤں گا تب تو وہ انکار نہیں کر پائے گے۔ یمان پُر امید لہجے میں بولا

یمان شاہ خاندان والے بس اپنے خاندان میں رشتیداری کرتے ہیں تمہیں یہ بات سمجھ کیوں نہیں آتی۔عیشا اُس کی ایک ہی رٹ پہ بیزار ہوئی۔

مجھے نیند آرہی ہے۔ یمان اتنا کہتا چھت سے اُترنے لگا۔

ارسم سے کہہ کر یمان کا کالج تبدیل کرواؤ ورنہ وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔عیشا کمرے میں آتی فجر سے بولی جو اپنے مایوں کا جوڑا دیکھ رہی تھی۔

میں نے پہلے ہی بات کر رکھی ہے اُس نے کہا ابھی مصروف ہے شادی کے بعد یمان کا مسئلہ دیکھ لے گا وہ یمان کو دوسرے ملک بھیجنے کا سوچ رہا ہے۔فجر نے سنجیدگی سے بتایا

دوسرے ملک ؟عیشا کو یقین نہیں آیا

مجھے یمان کی زندگی اور اُس کا مستقبل عزیز ہے وہ نادان ہے ہم تو سمجھدار ہے نہ پھر کیوں اُس کو آگ میں جلنے کے لیے چھوڑ دے۔فجر نے کہا

ہاں وہ سب تو ٹھیک پر بابا سے کیا کہو گی وہ کیا وجہ نہیں پوچھے گے اور یمان کیا وہ مانے گا وہ تو مجنوں بنا ہوا ہے میری مانوں تو کالج جا کر اُس لڑکی سے ملو کیا پتا بات بن جائے۔عیشا نے پریشانی سے تجویز پیش کی۔

www.novelsclubb.com

ہر بار یمان کی نہیں چلے گی اُس کا شہر سے یا ملک سے باہر جانا ہی بہتر ہے اور میں کیا کہوں گی اُس لڑکی سے جب کی ہمیں پتا ہے غلطی پہ سراسر ہمارا اپنا بھائی ہے۔فجر کی بات پہ عیشا ایک پل کو خاموش ہوئی۔

بات کر کے دیکھ لو کیا پتا تمہارے بات کرنے سے وہ یمان کو سمجھائے کے وہ اُس کا پیچھا چھوڑ دے۔عیشا کی بات نے اُس کو سوچنے پہ مجبور کر دیا۔

کیا وہ میری بات سُنے گی؟فجر نے تعجب سے کہا

بلکل سُنے گی آخر کو شاہ خاندان سے تعلق ہے اور شاہ خاندان کی لڑکیاں اپنی عزت اور کردار کے معاملے میں بہت محتاط ہوتی ہے۔عیشا نے جلدی سے کہا

ٹھیک ہے میں کچھ دنوں تک جاؤں گی۔فجر کچھ سوچ کر بولی

کچھ دنوں تک نہیں کل ہی جاؤ اور اُس سے بات کرو پھر تو تمہیں مایوں میں بیٹھایا جائے گا۔عیشا اُس کی بات پہ فورن بولی تو فجر نے سر کو جنبش دینے میں اکتفا کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

اسلام علیکم !آروش گراؤنڈ میں موجود تھی جب یمان اُس کے کچھ فاصلے پہ بیٹھ کر مخاطب کرنے لگا۔

وعلیکم السلام !آروش نے مروتً جواب دیا

آپ سے ایک بات کرنی ہے۔ یمان نے آہستہ آواز میں کہا

جلدی سے کہو اور جاؤ یہاں سے۔ آروش نے ناگواری سے کہا

مجھ پہ ٹرسٹ کر لیں۔ یمان نے ایک آس بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

دیکھو یمان تم میری بات سُنو اور سمجھ کر اُس پہ عمل کرو مجھے نہیں پتا تمہارے اندر کیا چل رہا ہے اور تم کیا چاہتے ہو پر میں ایک بات واضع کر لوں مجھے تمہاری کسی بھی بات میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے مجھے رسوا کرنے کی کوشش بھی مت کرو اس لیے بہتر یہی ہے تم مجھ سے دور رہا کرو ورنہ جان سے جاؤ گے۔ آروش کٹیلے لہجے میں بولی

آپ ایک دفع مجھ ناچیز پہ اعتبار کر لیں دیکھیے گا یہ بندہ بشر آپ کو کبھی رسوا ہونے نہیں دے گا زندگی کے ہر سفر میں آپ مجھے اپنے ہمقدم پائے گی اگر کوئی آپ کے بارے میں کچھ غلط کہے گا تو گدی سے زبان کھینچ لوں گا پر آپ کی ذات پہ ایک حرف آنے نہیں دوں گا میں بہت محبت کرتا ہوں آپ سے۔ یمان اُس کی بات پہ تڑپ اُٹھا تھا۔

چٹاخ

آروش اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر ایک زوردار تھپڑ اُس کے چہرے پہ مارا جس سے وہاں موجود بہت سارے اسٹوڈنٹس متوجہ ہو گئے تھے۔ یمان اپنے گال پہ ہاتھ رکھے بے یقین سا کھڑا تھا اُس کو اندازہ نہیں تھا اُس کی محبت کے جواب میں تھپڑ ملے گا اُس کو اپنے اندر چھن سے کچھ ٹوٹتا محسوس ہوا تھا۔

تمہارا مسئلہ کیا ہے تمہیں ایک دفع میں میری بات سمجھ کیوں نہیں آتی جب میں بار بار تم سے کہہ رہی ہو میرا پیچھا چھوڑو مجھ سے دور رہو تو مطلب دور رہو سمجھ آئی میری بات۔ آروش غصے سے تیز آواز میں اُس پہ چیخی جس پہ آس پاس چہ مگوئیاں ہونے لگی یمان کو اپنا آپ زمین میں دھنستا محسوس ہو رہا تھا۔

❤❤❤❤❤❤

کیا کچھ ہوا ہے؟ عیشا واشروم سے نہا کر نکلی تو فجر کو خاموش ٹِک کر کھڑا پایا تو تفتیش سے پوچھا۔

یمان کے کالج سے فون آیا تھا۔ فجر نے بتایا

خیریت؟ عیشا نے کہا

یمان کو کالج سے سسپینڈ کیا گیا ہے۔فجر سپاٹ لہجے میں بتانے لگی۔

کیا مگر کیوں؟عیشا ہاتھ میں پکڑا تولیہ پھینکتی بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔

اُس نے کالج میں اُس لڑکی سے شاید کوئی بد تمیزی کی لڑکی کے گھر والوں نے کالج کے انتظامیہ کو بہت ڈرایا دھمکایا جس وجہ سے انہوں نے یہ فیصلہ لیا۔فجر کا لہجہ بے تاثر تھا۔

یمان ایسا نہیں کر سکتا وہ تو کسی سے غصے بات تک نہیں کرتا لڑکی کے ساتھ بد تمیزی کرنا تو بہت دور کی بات ہے مجھے یہ بتاؤ یمان ہے کہاں؟عیشا اُس کو اپنی طرف کھینچتی جھنجھوڑ کر جواب طلب کرنے لگی۔

مجھے نہیں پتا عیشا مجھے نہیں پتا یمان نے ہمارا مان توڑا ہے کتنی اُمیدیں وابستہ تھی ہماری پر اُس نے کیا کر دیا۔فجر کی آنکھ سے آنسو گرا

یار فجر تم تو ایسے مت بولوں جانے یماب کس حال میں ہو گا ہمیں اُس کا ساتھ دینا چاہیے اُس کو ضروری ہے ہمارے ساتھ کی۔عیشا اُس کو سمجھانے کے غرض سے بولی

اگر کوئی لڑکی کسی مرد پہ ہاتھ اُٹھاتی ہے تو کوئی عام وجہ نہیں ہوتی۔فجر نے بتایا

کیااُس نے ہمارے یمان کو تھپڑ مارا۔عیشا نے پوچھا

ہاں شاید اِس بار وہ سمجھ جائے۔فجر اتنا کہتی کمرے سے باہر نکل گئ۔

❤❤❤❤❤❤

یمان پارک میں خاموش سا بیٹھا تھا جب دس سے بارہ لڑکے اُس کے سامنے کھڑے ہو گئے جن کے ہاتھوں میں مختلف قسم کے ہتھیار تھے۔یمان ایک نظر اُن پہ ڈالتا پھر نیچے گھاس کو دیکھنے لگا جب اچانک اُس کو اپنے کندھے پہ کسی کا بھاری ہاتھ محسوس ہوا تو دوبارہ اپنا سر اُٹھایا تو اُس کو یاد آیا یہ آروش کا بھائی ہے

دیدار شاہ نام ہے میرا۔دیدار شاہ مغرور لہجے میں اپنا تعارف کروانے لگا۔

اچھا نام ہے۔یمان اپنے کندھے سے اُس کا ہاتھ ہٹا کر بولا

بچے ہوا بھی تم پھر بھی تمہاری آنکھوں میں کوئی خوف کیوں نہیں کیا تمہیں ڈر نہیں لگ رہا یہ پستول یہ ڈنڈا یہ چاکو دیکھ کر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً گر کر بے ہوش ہو جاتا۔دیدار شاہ چُبھتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

آپ ہیں کون جس سے میں ڈروں اللہ کی بنائی ہوئی مخلوق ہیں آپ اللہ نہیں مجھے اگر ڈر ہے تو مخلوق بنانے والے سے ہیں اُس کی بنائی ہوئی مخلوق سے نہیں۔ یمان سپاٹ لہجے میں بولا تو سب نے غصے میں آکر اُس کے سامنے بندوقیں تان لی۔

عمر کیا ہے تمہاری؟ دیدار شاہ اپنا غصہ ضبط کیے پوچھنے لگا

چار ماہ بعد اٹھارہ سال کا ہو جاؤں گا۔ یمان نے بتایا

بہت چھوٹی عمر ہے تمہاری اِس لیے ترس کھا کر کہتا ہوں جہاں سے وہاں لوٹ جاؤں ہمارے خاندان کی لڑکی سے پردور رہو ورنہ

دیدار شاہ اتنا کہتا خاموش ہو گیا کیونکہ اُس نے دلدار شاہ کو اپنے آدمیوں کے ساتھ آتا دیکھ لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ورنہ کیا؟ یمان نے پوچھا

ورنہ تمہیں اتنا مارے گے کے تمہاری لاش تمہاری ماں تک پہچان نہیں پائے گی۔اِس بار جواب دلدار شاہ نے دیا تھا۔

میں محبت کرتا ہوں ان سے۔ یمان نے ابھی اتنا ہی کہا تھا جب دلدار شاہ نے ایک مکہ اُس کے چہرے پہ مارا۔ یمان کے قدم لڑکھڑا گئے تھے اُس نے اپنا انگھوٹھا ہونٹوں کے پاس کیا جہاں خون رس رہا تھا۔

ہمارے خاندان کی لڑکی پہ نظر ڈالنے سے پہلے اپنی حیثیت اور ذات دیکھ لو شاہ خاندان میں مردوں کا کال نہیں آگیا جو وہ ہر آتے جاتے کو اپنے آنگن کا پھول پکڑائے گے ہم اپنی حویلی کی بیٹی کی شادی اپنی برداری اور برابری میں کریں گے اُس سے نہیں جن کے گھر فاقے ہوتے ہیں۔ دلدار شاہ اُس کا جبڑا دبوچ کر بولا

چھوڑ لالہ اتنا ڈوز کافی ہے اِس کے لیے بچہ ہے آپ کا مکہ اِس کو ساری بات سمجھا گیا ہو گا۔ دیدار شاہ اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولا تو دلدار شاہ نے خون آشام نظروں سے یمان کو دیکھا جس کی آنکھوں میں خوف کا شبہ تک نہیں تھا یہی بات تھی جو غصے سے اُس کو پاگل کیے ہوئے تھی۔

یہاں۔ دلدار شاہ نے اُس کے دل کے مقام پہ اپنی انگلی رکھی۔

اور یہاں بھی۔ اب کی دلدار شاہ نے اُس کی کنپٹی میں انگلی رکھی۔

گولی سے سینہ چیر دوں گا اور ساتھ میں تمہارا یہ بھیجا بھی اگر پھر کبھی تم آرو کے آس پاس نظر بھی بھٹکے۔ دلدار شاہ نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا تو یمان ہنس پڑا وہ سب تعجب سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

پاگل انسان لالہ نے تمہیں کوئی لطیفہ نہیں سُنایا جو ہنس رہے ہو۔ دیدار شاہ کڑے چتونوں سے اُس کو گھور کر بولا

جو کام کل کرنا وہ آج کرے تو کیا قباحت ہے۔ یمان نے بے تاثر لہجے میں کہا

تجھے اپنی زندگی پیاری نہیں پر اپنی بہنوں کی تو ہو گی نہ سُنا ہے تیری بہن کی شادی ہے اگر تیرے گھر سے اُس کی ڈولی کے بجائے اگر میت

میں تمہارا منہ توڑ دوں گا اگر میری آپی کے بارے میں ایسے الفاظ نکالے بھی تو۔ دلدار شاہ کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب یمان اُس کا گلا دباتا طیش کے عالم میں غرایا۔ دلدار شاہ اُس کی اتنی افتاد پہ بوکھلا یا اُس کو قطعاً امید نہیں تھی کے وہ ایسی حرکت بھی کر سکتا ہے۔

چھوڑو لالہ کو دور ہٹو۔ وہ سب یمان کو پیچھے کی جانب کھینچتے دلدار شاہ سے دور کرنے لگے یمان اُس کے گلے کی ہڈی کو زور سے دباتا ایکدم پیچھا ہوا غصے سے اُس کی رنگت سرخ پڑ گئ تھی اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا کر گزرتا۔ دلدار شاہ کا کھانس کھانس کر حال بے حال ہو گیا تھا دیدار شاہ نے اپنے بندے سے پانی لانے کا کہا

تیری تو۔ ایک آدمی یمان کی طرف بڑھنے لگا پر دیدار شاہ نے بیچ میں رک لیا۔

اِس کو بعد میں دیکھ لینگے ابھی لالہ کی طبیعت بگڑ رہی ہے اِس چھٹان بھر کے لڑکے میں جانے کہاں سے اتنی ہمت آئی۔ دیدار شاہ غصے یمان کو دیکھ کر بولا تو اُس نے سر جھٹکا

دوبارہ آپ میں سے کسی نے میری بہنوں کا نام بھی لیا تو میں جان سے مارنے میں بھی گریز نہیں کروں گا بچہ سمجھ کر کوئی مجھے کمزور نہ سمجھے یمان مستقیم ہوں میں اور یمان مستقیم کو اپنی بہنوں کی حفاظت کرنا آتی ہے۔ یمان کے لہجے میں چٹانوں جیسی سخت تھی وہ دیدار شاہ کو دھکا دیتا سائیڈ سے گزر گیا جاتے ہوئے بھی وہ پانی پیتے دلدار شاہ کو لات مارنا نہیں بھولا تھا۔ دیدار نے غصے سے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا۔

آپ نے اُس کو جانے کیوں دیا وہ اکیلا تھا کم عمر لڑکا ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔اُن کے آدمی نے سر جھکا کر کہا

ابھی جانے دیا ہمیشہ کے لیے تھوڑی اُس نے جو آج کیا اُس کا حساب تو ہم سود سمیت لینگے۔دیدار شاہ حقارت بھرے لہجے میں بول کر دلدار کے پاس آیا جو کھانستا اپنا سینہ مسل رہا تھا کیونکہ لات یمان نے اُس کے سینے پہ ماری تھی جس وجہ سے پھر سے اُس کو کھانسی کا دورہ پڑا تھا۔

وہ جان سے بچنے نا پائے۔دلدار شاہ نے کھانسی کے درمیان کہا۔

وہ نہیں بچے گا زندہ فکر نہیں کرے آپ۔دیدار شاہ اُس کی پشت سہلا کر بولا اُس کی آنکھوں سے شیطانیت ٹپک رہی تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 18

یمان کیا ہوا ہے بیٹا تمہارا یہ گال اتنا سوجھا ہوا کیوں ہے؟ فائزہ بیگم نے دروازے پہ بیل ہونے پہ فائزہ بیگم جب دروازہ کھولنے آئی تو یمان کو ایسے دیکھ کر اُن کو فکر لاحق ہوئی اُن کی آواز سن کر فجر اور عیشا بھی صحن میں آ گئی یمان پہ نظر پڑنے کے بعد وہ بھی پریشان ہوئی۔

کچھ نہیں ہوا۔ یمان اندر داخل ہوتا بس یہی بول پایا۔

یمان سچ سچ بتاؤ کیا بات ہے بابا کا فون آیا تھا اماں کو جو باتیں انہوں نے بتائی وہ ناقابلِ قبول ہیں۔ فجر نے سخت رویہ اختیار کیا تو یمان چلتا ہوا اُس کے پاس آیا۔

مجھے معاف کر دیجیے گا۔ یمان فجر اور عیشا کی جانب دیکھ کر سر جھکا کر یہی بول پایا

یمان کیا کسی نے تمہیں مارا ہے؟ عیشا اُس کی بات نظر انداز کرتی پوچھنے لگی تو یمان نے سر اثبات میں ہلایا اُس کے اعتراف کرنے پر فجر نے افسوس سے سر کو جنبش دی جب کی فائزہ بیگم کا ہاتھ اپنے سینے پہ پڑا۔

یہاں بیٹھ۔ فائزہ بیگم نے صحن میں رکھی چارپائی پہ اُس کو بیٹھایا۔

تم دونوں اندر جاؤ۔فائزہ بیگم نے اُن دونوں سے کہاتو وہ دونوں ایک نظر یمان پہ ڈال کر چلی گئ۔

گانا گانے کا شوق اور اُسے بھول جاؤ یہ دونوں چیزیں ہماری اوقات سے باہر ہیں۔اپنی ماں کی بات پہ یمان نے زخمی نظروں سے اُن کو دیکھا جس سے فائزہ بیگم نے نظریں چُرائی اُن کو کہاں برداشت ہو رہا تھا اپنے بیٹے کی آنکھوں میں اتنا درد دیکھنا

محبت اور خواہش کب اوقات دیکھ کر ہوتی ہے۔یمان ٹوٹے لہجے میں بولا

دھمکی دے کر گئے وہ تیرے باپ کو کسی اور کا نہیں تو اپنی جوانی پہ رحم کھا ابھی تیری عمر ہی کیا ہے جو ایسی چیزوں میں پڑا ہے۔فائزہ بیگم نے جیسے افسوس کیا۔

میں دونوں چیزیں پالوں گا آپ دیکھ لینا۔یمان کے لہجے میں عزم تھا۔

وہ زندہ چھوڑے گے تب نہ تجھ سے بڑی جوان بہنیں ہیں یہاں اُن کی عزت اور جان دونوں خطرے میں ہیں اِن بڑے لوگوں سے نہ دشمنی اچھی اور نہ دوستی تو زمین پہ بیٹھ کر چاند کی خواہش کر رہا ہے۔فائزہ بیگم نے ایک اور کمزور سی کوشش کی۔

اماں وہ میرے اندر خون کی طرح گردش کرتی ہے وہ جب ہنستی ہے تو مجھے لگتا ہے اُس سے زیادہ خوبصورت منظر دُنیا میں شاید کوئی ہو گا دوسری بات سنگر بننا میرا خواب میرا جنون ہے جس کو میں پورا کر کے رہوں گا پھر آپ کو فخر ہو گا اپنے بیٹے پہ میں دل اور دماغ کے آگے مجبور ہوں۔ یمان جیسے اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔

اٹھارہ سال کا بھی نہیں ہوا ابھی اور ایسی باتیں کر رہا ہے کچھ شرم وحیا کر یہ کسے عشق و معشوقی کے چکر میں پڑ گیا ہے ایسا کیا کر دیا ہے جو اُس بد کردار لڑکی کے باپ اور بھائی کتوں کی طرح تیری تلاش میں ہیں۔ فائزہ بیگم کے جواب دینے سے پہلے ہی مستقیم صاحب گھر میں داخل ہوتے صحن میں آ کر اُس پہ گرجے

جب کی یمان نے بد کردار لفظ پہ زور سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بند کر لی آنکھیں خون چھلکانے کی حد تک لال ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

آپ ایک دفع مجھ ناچیز پہ اعتبار کر لیں دیکھیے گا یہ بندہ بشر آپ کو کبھی رسوا ہونے نہیں دے گا زندگی کے ہر سفر میں آپ مجھے اپنے ہمقدم پائے گی اگر کوئی آپ کے بارے میں

کچھ غلط کہے گا تو گدی سے زبان کھینچ لوں گا پر آپ کی ذات پہ ایک حرف آنے نہیں دوں گا۔

اپنے کہے الفاظ یاد آئے تو بے بسی سی آنکھوں کو میچ لیا آج جس دوہرا ہے پہ وہ کھڑا تھا وہ اِتنا جان گیا تھا اب اُس کی زندگی میں کھونا ہی لکھا ہے پانے کا وہ بس تصور کر سکتا ہے کیونکہ اُس کی ماں سہی کہتی تھی وہ زمین پہ بیٹھ کر چاند کی خواہش کر رہا تھا یہ سب جان کر بھی وہ دستر بردار نہیں ہو پا رہا تھا پر اُس کو اب پیچھے ہٹنا تھا اپنی بہنوں کے لیے ماں کی التجا کے آگے اُس کو سر جھکانا تھا اپنے سارے کیے قول کو بُھلانا تھا کیونکہ اُس کو ایک اور بات سمجھ آ گئی تھی اب محبت پانے کے لیے پیئسو کا ہونا ضروری تھا۔

ہمارے خاندان کی لڑکی پہ نظر ڈالنے سے پہلے اپنی حیثیت اور ذات دیکھ لیں شاہوں خاندان میں مردوں کا کال نہیں آ گیا جو وہ ہر آتے جاتے کو اپنے آنگن کا پھول پکڑائے گے ہم اپنی بیٹی کی شادی اپنی برداری اور برابری میں کریں گے اُس سے نہیں جن کے گھر فاقے ہوتے ہیں۔ کسی کا تکبر بھرا جُملا یاد آیا تو کان کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے۔

بد کردار نہیں ہے وہ۔ یمان ضبط سے بولا

باکردار لڑکیوں کے پیچھے عاشق نہیں پڑے ہوتے۔ مستقیم صاحب حقارت سے بولے

آپ بنا انہیں جانے ایسی بات نہیں کر سکتے بہتان لگانا کتنا بڑا گناہ ہے یہ بات آپ ہی ہمیں بتاتیں تھے نہ پھر کیوں آج آپ ایسی باتیں کر رہے ہیں میں اگر اُن کو چاہتا ہوں اِس میں اِن کا نہیں میرا قصور ہے۔ یمان مستقیم صاحب کے سامنے کھڑا ہوتا شدت بھرے لہجے میں بولا۔ اندرونی دروازے کے پاس فجر اور عیشا حیرت سے یمان کا یہ روپ دیکھ رہی تھی جو اُن کے لیے نیا تھا۔

گستاخ

چٹاخ

مستقیم صاحب نے زناٹے دار تھپڑ اُس کے چہرے پہ کھینچ کر مارا جس پہ یمان لڑکھڑا کر نیچے گر پڑا فجر بھاگ کر اُس کے پاس گئی۔

www.novelsclubb.com

کیا کر رہے ہیں آپ کیوں مار رہے ہیں اِس کو ہو گئی ہے غلطی اِس سے اب نہیں کرے گا۔ فائزہ بیگم روتے ہوئے بولی

سمجھالوں اِس کو ہم سفید پوش لوگ ہیں جن کے پاس سوائے عزت کے اور کچھ نہیں ہوتا اگر اِسے یہاں رہنا ہے تو سر سے عشق کا بھوت اُتارنا ہو گا۔ مستقیم صاحب دھاڑنے والے انداز میں بولے بات بگڑتی دیکھ کر عیشا کی حالت بُری ہو رہی تھی جب کی فجر یمان کو اُس کے کمرے میں لے جانے لگی۔

❤❤❤❤❤❤

تم نے اچھا نہیں کیا۔ آروش کمرے میں گزرے ہوئے واقع کو سوچ رہی تھی جب ہما کی آواز پہ چونک کر اُس کی طرف متوجہ ہوئی۔

کیا اچھا نہیں کیا میں نے؟ آروش کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی۔

یمان کو کالج سے سسپینڈ کروا دیا تم نے اُس نے اگر تمہیں پرپوز کرنے کی کوشش کی تو تم نے تھپڑ مارا تو بات ختم ہوئی نہ پھر یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہما اُس سے خفا ہوئی جب کی آروش کو حد سے زیادہ حیرانی ہوئی

میں نے ایسا کچھ نہیں کیا تم سے کس نے کہا؟ آروش نے پوچھا

پلیز آروش اب معصوم مت بنو چھٹی کے وقت تمہارے بھائی لوگ گئے تھے پرنسپل کے پاس وہی سب باتیں طے ہوئی۔ ہما نے کہا

میرا یقین کرو مجھے اِس بارے میں زرہ علم نہیں۔ آروش نے وضاحت دینی چاہی

تو تمہارے بھائیوں کو کس نے بتایا تم نے بتایا ہو گا تبھی تو یہ انہوں نے یہ سب کیا۔ ہما کی بات پہ آروش کو گھبراہٹ ہونے لگی وہ جلدی سے اُٹھ کر الماری سے اپنا فون نکالا

السلام علیکم لالہ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ آروش نے دیدار شاہ کو کال کیے کہا

کل لینے آرہے ہیں تمہیں ہاسٹل سے پھر بات ہو گی۔ دوسری طرف دیدار شاہ کا اتنا سنجیدگی سے بھرا انداز دیکھ کر آروش کو کسی انہونی کا احساس شدت سے ہوا۔

❤❤❤❤❤❤❤

فجر کی شادی کی تاریخ آگے کر لوں ارسم کی فیملی کو کال کر کے کہو اور عیشا کے لیے بھی کوئی مناسب سا رشتہ دیکھ کر رخصت کر دو۔ رات کا وقت تھا جب مستقیم صاحب نے سنجیدہ لہجے میں فائزہ بیگم سے کہا

تاریخ طے تو ہو چکی ہے نہ پھر یوں پیچھے کرنا اچھا نہیں لگتا جانے وہ کیا سمجھے بیٹی کا معاملہ ہے محتاط تو ہر قدم پہ ہونا پڑتا ہے۔فائزہ بیگم نے کچھ ہچکچاہٹ سے کہا

بلکل بیٹی کا معاملہ ہے محتاط ہونا پڑتا ہے جبھی بول رہا ہوں اُن سے بات کہو اور ساتھ میں یہ بھی کہنا ہم کراچی چھوڑ کر پنڈی روانہ ہو گے ہمیشہ کے لیے۔ مستقیم صاحب کی بات سن کر اُن کو حیرانی ہوئی۔

یہ آپ کیسی بات کر رہے ہیں ہم کیوں بھلا اپنا گھر چھوڑ کر کہی اور جائے یہاں آپ کی دکان ہے پھر بھی آپ ایسا کہہ رہے۔فائزہ بیگم سمجھانے کے غرض سے کہا

جو تم سمجھو پر جب سے وہ دکان پہ آکر دھمکی دے کر گئے ہیں میرا دل گھبراہٹ کا شکار ہے تب سے مستقیم صاحب نے گہری سانس بھر کر کہا

شاہ اعلیٰ ذات کے ہیں وہ کسی کی بیٹی کی عزت خراب کرنے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتے۔فائزہ بیگم جیسے اب ساری بات سمجھ گئی۔

جانتاہوں سمجھتاہوں پر مجھے اُن دونوں کی طرف سے فکر نہیں ہے یمان کی طرف سے ہے نادانی میں وہ جو غلطی کر چُکا ہے اُس کا خامیازہ بہت بھیانک ہو گا اِس لیے پہلے میں اُس کو یہاں سے دور بھیجوں گا۔ مستقیم صاحب نے کہا

وہ کبھی نہیں جائے گا۔ فائزہ بیگم نے افسوس سے کہا

اُس کو جانا پڑے گا۔ مستقیم صاحب کا انداز حتمی تھا۔

❤❤❤❤❤❤

لالہ آپ لوگوں کو غلطفہمی ہوئی ہے آپ پلیز کالج والوں سے بات کر کے اُس لڑکے کو دوبارہ کالج آنے کا کہے۔ دیدار شاہ اور دلدار شاہ آروش کو لیکر الگ فلیٹ میں آئے تھے جبھی آروش نے ہمت کر کے کہا

نامحرم کے بارے میں بات کرنے کی تمہیں کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ہم سب سمجھ گئے ہیں کتنا یقین تھا چاچا جان کو تم پہ اور کتنے مان سے تمہیں یہاں بھیجا گیا تھا یہ صلہ دیا تم نے اُس بات کا۔ دیدار شاہ کاٹ دار لہجے میں اُس سے بولا

لالہ آپ بہتان لگا رہے ہیں۔ آروش اُس کی بات سن کر تڑپ اُٹھی۔

یہ موقع خود تم نے ہمیں فراہم کیا ہے۔دیدار شاہ نے کہا

ایسا کچھ نہیں جیسا آپ سب کو لگ رہا ہے میں خود باباسائیں سے یہ بات کروں گی وہ ضرور میری بات سمجھے گے۔آروش فیصلہ کن انداز میں بولی۔

وہ کمینہ میرے ہاتھ آجائے اپنی پستول کی ساری گولیاں اُس پہ ختم کروں گا پہلے اُس کے دماغ پہ گولی برساؤں گا جس سے اُس نے ہمارے خاندان کی عزت کو سوچا اُس کے بعد منہ میں گولیاں برساؤں گا جس سے بڑا عشق معشوقی کا اظہار کر رہا تھا پھر سینے میں جہاں اُس نے ایک سید زادی کے لیے جذبات رکھے۔دلدار شاہ کی بات پہ آروش پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

لالہ خدا کے واسطے ایسا کچھ مت کیجیے گا میں بتا رہی ہو آپ کو محض ایک غلطفہمی ہوئی اُس لڑکے کا قصور نہیں۔آروش نے جلدی سے کہا

تمہیں صفائیاں دینے کی ضرورت نہیں اب جو ہو گا تمہارے سامنے ہو گا تاکہ آئیندہ ایسی غلطی کرنے سے پہلے ہزار بار سوچو۔دلدار شاہ حقارت سے بولا

مجھے باباسائیں سے بات کرنی ہے۔آروش کو بس ایک راہ نظر آئی۔

شوق سے کر لیناپر ہمارا یہاں جو ایک کام اٹکا ہوا ہے وہ ہو جائے اُس کے بعد۔اس بار دیدار نے کہا۔

آپ لوگ کیا کرنے والوں ہو۔آروش کا دل کسی انہونی کے احساس سے دھڑک اُٹھا۔

پتا چل جائے گا تم نے تو بس ایک تھپڑ مارا تھا اب دیکھنا ہم کیا کرتے ہیں۔دلدار شاہ کے لہجے میں تکبر بول رہا تھا جب کی آروش نے اُس وقت کو ہزار مرتبہ کوسا جب اُس نے یمان پہ ہاتھ اُٹھایا تھا اُس کی ایک غلطی کی وجہ سے کسی کی جان خطرے میں آچکی تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤

یہ آپ کیا کر رہی ہیں؟ یمان نے فائزہ بیگم کو اُس کے کپڑوں کی پیکنگ کرتے دیکھا تو تعجب سے پوچھا

تم پنڈی جا رہے ہو کل صبح فجر کے وقت۔فائزہ بیگم نے مصروف انداز میں بتایا اُن کا جواب یمان کے لیے غیر متوقع تھا۔

کیوں؟ یمان نے سنجیدگی سے پوچھا

اب بھی کیوں کی گنجائش نکلتی ہے؟ فائزہ بیگم نے اُلٹا اُس سے سوال پوچھا

کیا آپ لوگوں کو ڈر ہے اگر ہے تو غلط بات ہے۔ یمان اُن کا ہاتھ تھام کر بولا

دیکھو یمان باتوں میں وقت ضائع مت کرو تمہارا بابا چاہتے ہیں تم یہاں سے جاؤ تو مطلب جاؤ۔ فائزہ بیگم نے کہا

میں کیوں جاؤں آپ سب کو یہاں چھوڑ کر زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اللہ کو یہ بات بلکل پسند نہیں کے اُس کا بندہ اُس کے بجائے اُس کے بندوں سے ڈرے۔ یمان نے اختلاف کیا۔

ضد مت کرنا اپنے باپ کے سامنے جو کہا بس اُس پہ عمل کرنا اب سو جاؤ صبح وقت پہ جاگنا بھی ہے۔ فائزہ بیگم نے اُس کی باتوں پہ زیادہ توجہ نہ تھی۔

میں کہی نہیں جاؤں گا اِن حالات میں کسی کے خوف سے تو بلکل بھی نہیں۔ یمان کا انداز ہر تاثر سے بے نیاز تھا۔

www.novelsclubb.com

صبح خود تمہارے بابا بات کرینگے ابھی سو جاؤ۔ فائزہ بیگم اتنا کہتی اُس کے کمرے سے چلی گئی۔

صبح جلدی اُٹھ جانا ہمیں کسی ضروری کام سے جانا ہے۔آروش پریشانی سے اپنے کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہل رہی تھی جب دلدار شاہ اُس کے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑا ہوتا ہوا بولا

کیا ہم گاؤں جائے گے ؟آروش نے پوچھا

ایک بہت ضروری کام ہے اُس کے بعد۔دلدار شاہ نے بتایا

ٹھیک ہے۔آروش اُس کا اِرادہ جانے بناہاں میں سر ہلانے لگی وہ الگ بات تھی اُس کا دل بہت وقت سے عجیب انداز میں دھڑک رہا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

یہ تم اُس لڑکی کے ساتھ کیا کر رہے تھے ؟آروش نے سخت لہجے میں یمان کو دیکھا جو کان کی لو کُھجاتا اُس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

نوٹس مانگ رہی تھی تو بس وہ دے رہا تھا۔یمان نے وضاحت دی۔

اچھا جی مجھ سے چلا کی میں نے دیکھا کیسے تم اُس کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔آروش کا غصہ کم ہونے کو نہیں آرہا تھا۔

کیاآپ جیلس ہورہی ہیں؟ یمان نے دلچسپی سے پوچھا

جیلس میں کیوں ہونے لگی۔آروش نے اپنا بھرم قائم کرناچاہا

ٹھیک ہے پھر میں جاؤں اُس کے ساتھ باتیں کرنے؟ یمان نے شرارت سے اُس کو دیکھ کر کہاتوآروش تپ اُٹھی۔

خبردار جواُس سے بات کی بھی تو میں بتارہی ہوں میں نے اگردوبارہ تمہیں کسی لڑکی سے بات کرتادیکھاتوگلادبادوں گی۔آروش نے وارن کرنے والے انداز میں کہاتو یمان نے ڈرنے کی اداکاری کی۔

یمان

www.novelsclubb.com

یمان

مسکرا کیوں رہے ہو؟

اُٹھ جاؤبیٹا۔

فائزہ بیگم یمان کا کندھا ہلاتی کب سے جگانے کی کوشش میں تھی۔

آپ یہاں؟ یمان پٹ سے آنکھیں کھولتا آس پاس دیکھنے لگا جہاں وہ اب اپنے کمرے میں تھا کالج میں نہیں اُس کے چہرے پہ افسردگی چھا گئی یہ خیال ہی اُس کے لیے سوہانِ روح تھا کے وہ اب کبھی اُس سے مل نہیں پائے گا۔

کیا وہ خواب تھا۔ یمان بڑبڑایا

یمان کیا ہو گیا ہے تمہیں تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟ فائزہ بیگم کو فکر لاحق ہوئی۔

جی میں ٹھیک ہوں بس کچی نیند اور ادھورے خواب سے جاگا ہوں۔ یمان عجیب انداز میں بولا

اچھا اُٹھ کر فریش ہو جاؤ پھر میں ناشتہ دیتی ہوں تمہیں۔ فائزہ بیگم اُس کے بال سنوار کر بولی

www.novelsclubb.com

ناشتہ اتنی جلدی؟ یمان وال کلاک میں وقت دیکھ کر بولا جہاں صبح کے پانچ بج رہے تھے۔

کل رات بتایا جو تمہیں پنڈی جانا ہے۔ فائزہ بیگم نے یاد دھانی کروائی۔

میں نے بھی آپ کو جواب دیا تھا مجھے کہی نہیں جانا۔ یمان بدمزہ ہوا۔

اگر میری بات کی تمہاری نظر میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی تو یہاں سے نکل جاؤ۔ دروازے کے پاس کھڑے مستقیم صاحب نے اُس کی بات سن کر سخت لہجے میں کہا

یہ کیا بول رہے ہیں آپ؟ فائزہ بیگم تڑپ اُٹھی۔

ٹھیک بول رہا ہوں میں اور تم میری بات کان کھول کر سن لو اگر پنڈی نہیں جاؤ گے تو اِس گھر میں بھی نہیں رہو گے۔ مستقیم صاحب کا انداز اٹل تھا۔

ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں۔ یمان فورن سے اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

یمان کیا پاگل ہو گئے ہو کھڑے رہو یہی۔ فائزہ بیگم نے سختی سے کہا۔

نہیں اگر اِن کو مجھ سے زیادہ غیروں کی پرواہ ہے تو ٹھیک ہے میں نہیں رہوں گا۔ یمان نے مستقیم صاحب کو دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

کہاں جاؤ گے پھر؟ فائزہ بیگم پریشانی سے اُن باہ بیٹے کا چہرہ دیکھنے لگی۔

کہی بھی۔ یمان کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا

لالہ ہم اِتنی صبح یہاں کیوں آئے ہیں؟آروش گاڑی میں بیٹھی دلدار شاہ سے بولی جس نے گاڑی بیچ سڑک پہ روک رکھی تھی۔

چل جائے گا پتا صبر کرو۔دلدار شاہ نے فون میں ایک نمبر ڈائل کر کے کہا تو آروش کو تشویش ہونے لگی۔

ہاں ہیلو دیدار مل گیا ایڈریس؟دلدار شاہ کال پہ بولا

ٹھیک ہے اُس کے گھر سے پکڑ لاؤ۔دوسری طرف سے جانے کیا بتا گیا جب دلدار شاہ نے حکم صادر کیا۔

---

www.novelsclubb.com

روک

روک۔

دیدار شاہ جیپ پہ سوار تھا جب اُس نے جیپ ڈرائیو کرتے اپنے ساتھی امیر سے کہا۔

کیاہوااُستاد؟امیر نے پوچھا

وہ لڑکا نظر آرہاہے نہ اُس کے گرد ڈرائیو کرو جیپ اور پیچھے آتی گاڑیوں سے بھی کہو۔دیدار شیطانی لہجے میں کہاتوامیر نے ویساہی کیا۔جب کی دیدار دلدار شاہ کے لیے میسج پہ ایک پیغام بھیجنے لگا

یمان سڑک پہ چلتارک کرایک بینچ پہ بیٹھ گیا تھاجب اچانک گاڑی کی ہالائیٹ نے اُس نے آنکھوں پہ ہاتھ رکھنے پہ مجبور کیا۔اُس نے مندی مندی آنکھوں کو کھول کر دیکھا جہاں دو سے تین گاڑیاں اور ایک جیپ تھی یمان کے دماغ میں کچھ کلک ہوااِس لیے اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑاہوا۔

دیدار اپنے ساتھیوں کواِشارہ دیتااُس کی طرف بڑھنے لگا۔یمان تعجب سے اُن کواور اُن کے ہاتھوں میں موجود اسلحہ کو دیکھنے لگا۔

مجھ اکیلے کومارنے کے لیے اتنے سارے لوگ؟یمان کواپنی خود ساختہ سوچ پہ جانے کیوں ہنسی آئی پراُس نے ظاہر نہیں۔

تم یہی رہنا میں آتا ہوں۔ دلدار شاہ نے آروش کو دیکھ کر کہا جو آیۃ الکرسی پڑھنے میں مصروف تھی۔

آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہیں؟ آروش کو جانے کیوں آس پاس کے ماحول سے وحشت ہونے لگی۔

اکیلا کہاں یہی پاس میں ہوں بس ایک دو منٹ میں آ جاؤں گا تم ڈرو نہیں۔ دلدار شاہ اتنا کہہ کر سیٹ بیلٹ کھول کر گاڑی سے اُتر گیا۔

کیا ہوا ہمیں دیکھ کر ساری ہوا نکل گی اُس دن تو بڑی گرمی چڑھی تھی۔ دیدار شاہ طنزیہ نظروں سے اُس کی جانب دیکھ کر بولا تو یمان بے تاثر نظروں سے اُس کو اور باقی سب آدمیوں کو دیکھنے لگے جیسے اُن کے آنے کا مقصد جان گیا ہو۔

مارنے آئے ہو تو مار دو۔ یمان نے ہلکہ سا مسکرا کر کہا دیدار شاہ نے چبھتی نظروں سے اُس کے گال پہ پڑتے گڑھے دیکھے تھے

یہ نیک کام تو ہم بنا تاخیر کے کرینگے بہت کم عمر لکھوا کر آئے ہو۔ جانی پہچانی آواز پہ یمان پلٹا تو دیکھا دیکھا دلدار شاہ اُس پہ گن تانے کھڑا تھا۔

مجھے کوئی غم نہیں۔ یمان بے خوفی سے بولا

دیدار تم سائیڈ پہ جاؤ آج کا منظر آروش کو اچھے سے دیکھانا۔ دلدار شاہ کی بات پہ دیدار سر ہلاتا چلا گیا جب کی یمان آروش کے نام پہ سائیڈ پہ دیکھنا چاہا تبھی دلدار نے بے دردی سے اُس کے ماتھے پہ پستول کی نال ماری

آآآآہ۔ یہ سب اتنا اچانک ہوا کے اُس کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی۔

آروش باہر آؤ۔ دیدار شاہ نے گاڑی کے شیشے کو ناک کیا تو آروش جو خود میں ڈری سہمی بیٹھی تھی دیدار شاہ کی آواز سن کر اُس کا دل اُچھل پڑا۔

www.novelsclubb.com

لالہ آپ بھی یہاں ہم یہاں کیوں رکے ہیں؟ آروش اپنے ڈر پہ قابو پا کر بولی

باہر آؤ۔دیدار شاہ نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔آروش ایک نظر ارد گرد ڈوراتی اپنا عبایا سنبھالتی گاڑی سے باہر نکلی۔

جی۔آروش دیدار شاہ کے روبرو کھڑی ہوتی سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

وہ دیکھو تمہاری غلطی کی سزا۔دیدار شاہ نے ایک جگہ پہ اشارہ کیا تو آروش نا سمجھی سے اُس سمت دیکھنے لگی دور ہونے کی وجہ سے پہلے تو اُس کو کچھ سمجھ نہیں آیا پر جیسے ہی اُس کی نظر یمان پہ پڑی تو حیرت نے آگھیرا تبھی دلدار شاہ نے اپنی پستول کی نال سے اُس پہ حملہ کیا تھا جس کو دیکھ کر اُس کا سانس خشک ہو گیا۔

لالہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آروش کے منہ سے بے ساختہ آواز نکلی جس پہ دیدار شاہ نے زور سے اُس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اُس کی آواز کا گلا گھونٹا۔

www.novelsclubb.com

مارو سالے کو۔دلدار شاہ نفرت سے اپنے ساتھیوں سے بولا تو وہ ہاتھوں میں ڈنڈے پکڑ کر یمان پہ ٹوٹ پڑے جب کی دلدار شاہ شیطانی نظروں سے اُس کو دیکھ کر ایک آدمی سے

ڈنڈا لیکر زور سے یمان کے سر پہ مارا تو یمان کو سب کچھ گھومتا محسوس ہوا کان سائیں سائیں کرنے لگے اُس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑا

دور کھڑی آروش نے یہ منظر دیکھا تو اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اُس نے خود کو دیدار شاہ کی گرفت سے نکالنا چاہا پر نا ممکن سا تھا۔

چلو ذرہ سامنے نظارہ کرو۔ دیدار شاہ سفاکیت سے کہتا اُس کو گھسیٹ کر لے جانے لگا۔ آروش کسی ڈور کی طرح اُس کی طرف کھینچی جا رہی تھی اُس کو اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا جو وہ دیکھ رہی ہے وہ سچ ہے بھی کے نہیں۔

لالہ ایسا کچھ نہیں جیسا آپ سب سوچ رہے ہیں وہ بے قصور ہے معصوم ہے پلیز اُس کو مت مارے۔ آروش ہوش میں آتی دیدار شاہ سے منت کرنے لگی۔

خاموش رہو تم تمہارا فیصلہ بھی آج ہو گا۔ دیدار شاہ نے نفرت سے اُس کے نقاب میں چُھپے چہرے کو دیکھا۔

بس۔ دلدار شاہ نے اپنے ساتھیوں کو اِشارے پہ روک دیا تو وہ یمان سے دور ہوئے جواب نڈھال حالت میں زمین پہ گرا پڑا تھا۔ آروش نے جب دیکھا تو اُس کو سب اپنا قصور لگا۔

پستول دو۔دلدار شاہ نے ایک آدمی سے کہا جو آروش نے باخوبی سن لیا۔

نہیں۔آروش کا سر نفی میں ہلنے لگا۔

دلدار شاہ سفاک بھری نظروں سے زخمی یمان کو دیکھتا پستول کا ٹریگر دبانے لگا یمان خالی اور دھندلی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا اُس کے حواس کام کرنا بند کر گئے تھے جب کی آروش اپنی سانس تک روکے کھڑی تھی۔

ٹھاہ

ٹھاہ

دلدار شاہ نے اندھا دھند اُس پہ فائرنگ کرنا شروع کر دی ابھی وہ تیسری بھی کرتا جب اُس کے ساتھی نے روک لیا۔

www.novelsclubb.com

استاد جانے دے بچ تو ویسے بھی نہیں پائے گا۔اپنے ساتھی کی بات پہ اُس کے چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ آئی اُس کے طنزیہ نظروں سے یمان کو دیکھا جو زمین پہ لیٹا تڑپ رہا تھا

تین مکمل کرتا ہوں۔دلدار شاہ اتنا بول کر فائر کرنے والا تھا جب اُس کے کانوں پہ دیدار شاہ کی آواز پہ پڑی۔

لالہ یہاں آئے آروش بے ہوش ہو گئ ہے۔دیدار شاہ کی آواز پہ دلدار شاہ نے اپنے ساتھیوں کو دوسری طرف جانے کا اِشارہ کیے اور خود دیدار شاہ کی طرف بڑھا۔

یمان نے سوائے (آروش) نام کے اور کچھ نہیں سُنا تھا

آسمان کی جانب دیکھتا وہ تڑپ رہا تھا جب اُس کو لگا اُس کا سانس رک رہا ہے تو کلما پڑھنے لگا

لَاإِلٰهَ

بند ہوتی آنکھوں کے سامنے سب سے پہلے ماں کا عکس لہرایا

إِلَّااللّٰہ

www.novelsclubb.com

فجر کا چہرہ سامنے آیا تو اُس نے بامشکل کلمے کے الفاظ ادا کیے

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ

خون کا ایک فوارہ اُس کے منہ سے نکلہ یمان کی آنکھوں میں سب سے آخر میں جس کا عکس آیا وہ آروش کی آنکھیں تھی اُس کے بعد یمان کو کسی چیز کا ہوش نہ رہا اُس کا وجود ڈھیلا پڑ گیا تھا۔

بنا تیرے نا اِک پل ہو

نہ بن تیرے کوئی کل ہو۔

❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

www.novelsclubb.com

Episode 19

!حال

ماہی کمرے میں تھی جب دروازہ ناک ہوا وہ بیڈ سے اُٹھ کر جیسے ہی دروازے کے پاس آ کر اُس کو کھولا شبانا کو دیکھ کر اُس کے چہرے کا رنگ سفید ہو گیا۔

آپ۔ماہی اپنے ڈر پہ قابو پا کر بولی

ہاں میں تجھے کیا لگا شازل آ گیا ہے تو تو اِس حویلی میں راج کرے گی کمینی۔شبانا اُس کو بالوں سے پکڑتی غرائی۔ماہی کو اپنے سر میں درد کی ٹیسیں اُٹھتی محسوس ہوئی۔

آآ پلیز چھوڑے مجھے۔ماہی نے اپنے بال آزاد کروانے چاہے۔

چھڑوا کر تو دِکھا۔شبانا نے غصے میں اُس کے بالوں پہ گرفت مضبوط کی۔

پلیز مجھے درد ہو رہا ہے۔ماہی کی آنکھوں سے آنسو نکلے۔

لے چھوڑ دیا۔شبانا نے ایک جھٹکا دے کر اُس کو چھوڑا تو وہ نیچے فرش پہ اوندھے منہ گر پڑی۔

www.novelsclubb.com

بڑا آرام کر لیا کمرے میں اب کچن میں جاؤ سارا کام تم نے کرنا ہے حویلی والوں سے لیکر ملازموتک کا کھانا تم بناؤ گی میرا بس چلو تو تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں کے آگے کر دوں گی۔شبانا ایک لت اُس کی پیٹھ پہ مار کر کمرے سے باہر چلی گئ۔

ماہی اپنا درد برداشت کرتی بھیگے چہرے کے ساتھ اُٹھ کھڑی ہوئی۔

دیکھو ماہی میں جانتا ہوں تم ساتھ چلنے کا کیوں بول رہی ہو پر میں ایک بات واضع کر دوں اب کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا ٹرسٹ می تمہیں میں ضرور ساتھ لے جاتا پر مسئلہ ہو جائے گا کیونکہ میں چاہے جو بھی کروں سب کو پتا ہے تم ایک ونی میں آئی ہوئی لڑکی ہو تمہارا حویلی سے باہر جانا بند ہے میری اِس بات کا یہ مطلب ہر گز مت سمجھنا کے تم اب ساری زندگی یہاں رہو گی میں جلد تمہیں تمہارے گھر والوں کے پاس چھوڑ آؤں گا پھر تم جیسے پہلے زندگی گزارا کرتی تھی ویسے ہی گزارنا۔

شازل کی بات یاد آنے کے بعد اُس کے چہرے پہ طنزیہ بھرے تاثرات آئے۔

کوئی کچھ بھی کہے ہوں تو میں ایک ونی میں آئی ہوئی لڑکی۔بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتی وہ خود پہ ہنسی۔

❤❤❤❤❤❤❤

یہاں اتنا رش کیوں ہے لالہ؟آروش شازل کے ساتھ آئی تو ہسپتال کے باہر اتنی بھیڑ دیکھ کر شازل سے پوچھا

ڈونٹ نو۔شازل نے کندھے اُچکائے

ہم اندر کیسے جائے گے؟آروش نے پوچھا

دوسرا راستہ ہو گا وہاں سے۔شازل نے کچھ سوچ کر بتایا

اچھا۔آروش نے بس اتنا کہا

www.novelsclubb.com

ایک منٹ میں ذرہ پوچھ آؤں کے لوگ کھڑے کیوں ہیں اتنے کیا ہسپتال کے باہر جلسہ ہونے والا ہے۔شازل اپنی ڈاڑھی کُھجاتا مزاحیہ انداز میں بولا

چھوڑے لالہ ہمارا کیا ہم دوسرے دروازے سے جاتے ہیں۔آروش نے شازل کی بات سن کر کہا

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔شازل کو اُس کی بات ٹھیک لگی۔

شکر اللہ کا تمہیں ہوش آگیا۔نور جو یمان کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اُس کو آنکھیں کھولتا دیکھا تو شکر ادا کرنے والے انداز میں کہا جب کی یمان سپاٹ تاثرات کے ساتھ جوں کا توں لیٹا ہوا تھا۔

یمان اِٹس می نور۔نور نے اُس کو خاموش دیکھا تو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا

پیشنٹ سے اتنی باتیں مت کریں۔پاس کھڑی نرس نے نور سے کہا تو اُس نے سر کو ہاں میں جنبش دی۔

www.novelsclubb.com

دلاور خان فون پہ بات کرتے آرہے تھے جب اُن کا تصادم کسی لڑکی سے ہوا۔

سوری۔آروش جو نظریں نیچے کیے ہوئے آرہی تھی فورن سے معذرت خواہ ہوئی۔

کوئی بات نہیں بیٹا۔دلاور خان نے شفقت بھرا ہاتھ اُس کے سر پہ ہاتھ رکھا تو آروش نے نظریں اُٹھا کر اُن کو دیکھا پھر کجھ قدم دور لیکر وہاں سے دوسرے راستے چلی گئی جب کی دلاور خان کجھ پل کے لیے ساکت ہوئے تھے۔

ڈیڈ کم یمان کو ہوش آگیا ہے۔نور کی آواز سن کر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئے۔

ہمم چلو۔دلاور خان نے کہا۔

لالہ ہم اتنے بڑے ہسپتال کیوں آئے ہیں؟شازل آروش کو ایک ڈاکٹر کے کیبن لایا تو آروش ناسمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

یہاں میرا دوست ہے اُس سے ملنے آیا تھا تمہیں کہی اکیلا چھوڑ تو نہیں سکتا نہ۔شازل نے مسکرا کر بتایا

وہی میں سوچو ایک بخار کے لیے آپ مجھے دل کے ڈاکٹر کے پاس کیوں لیکر آ گئے اور آپ مجھے گھر ڈراب کر دیتے جو یہاں آپ کا ہے۔آروش نے ساری بات سمجھ آنے کے بعد کہا تواُس کی پہلی بات پہ شازل مسکرایا

اب تو آ گئے ہیں نہ تم یہاں بیٹھو میں آتا ہوں ویسے بھی یہ ڈاکٹر دلشاد کا کیبن ہے تو پریشان مت ہو نہ۔شازل کھڑے ہو کر بولا۔

جلدی کیجیے گا مجھے یہاں اچھا فیل نہیں ہو رہا۔آروش نے کہا۔

ڈونٹ وری میں جلدی آؤں گا۔شازل نے تسلی بخش جواب دیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

سوپ پورا پینا پڑے گا۔مسز دلاور نے مصنوعی سخت لہجے میں یمان سے کہا

www.novelsclubb.com

میرا دل نہیں چاہ رہا۔یمان بُرا منہ بنا کر بولا

خان آپ ہی اِس کو سمجھائے۔مسز دلاور شکایت بھرے لہجے میں دلاور خان سے بولی جو جانے کن سوچو میں گم تھے۔اِس لیے اُن کی بات سن نہیں پائے۔

ڈیڈ موم آپ سے بات کر رہی ہیں۔نور نے اُن کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر کہا تو جیسے وہ نیند سے جاگے۔

ہاں کیا کہا؟ دلاور خان نے پوچھا تو یمان نے گردن موڑ کر اُن کو دیکھا تو یمان کو آج وہ کچھ ڈسٹرب لگے وجہ وہ خود کو سمجھنے لگا۔

میں کہہ رہی تھی یمان سوپ نہیں پی رہا تھا دیکھو کتنا کمزور ہو گیا ہے اُپر سے اِس کی خود پہ ایسی لاپرواہی۔ مسز دلاور نے بتایا

یمان سوپ سارا ختم کرو۔دلاور خان نے نرمی سے اُس کو مخاطب کیا۔

بعد میں۔یمان کی ایک ہی رٹ پہ وہ بھی خاموش اختیار کر گئے۔

اچھا مجھے ذرہ ڈاکٹر دلشاد سے کام ہے تو میں آتی ہوں۔نور موبائل اسکرین کو دیکھ کر اُن سے بولی

www.novelsclubb.com

تمہیں آرام کرنا چاہیے۔ مسز دلاور یمان کی پیشانی چومتی اُس سے بولی

گھر کب جائے گے؟ یمان نے سوال کیا

ابھی کچھ دن تو یہی رہنا پڑے گا جب تک تم مکمل طور پہ صحت یاب نہیں ہو جاتے۔ مسز دلاور نے کہا

میں ٹھیک ہوں اب۔ یمان نے کہا

تمہیں ابھی ٹھیک ہونا ہے۔اب کی دلاور خان نے کہا تو یمان اپنے ہونٹوں کو بھینچ گیا۔

اسلام علیکم ! مجھے رپورٹس چاہیے تھی۔نور ڈاکٹر دلشاد کے کیبن میں آکر بولی۔

وعلیکم السلام ! مسٹر یمان کی رپورٹس تو ارمان لیکر گیا ہے۔ڈاکٹر دلشاد نے مسکرا کر بتایا۔

یمان نام پہ آروش چونک پڑی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے۔نور ایک نظر عبائے میں ملبوس آروش پہ ڈال کر بولی۔

www.novelsclubb.com

آروش نے اُس کو دیکھا تو ایسا محسوس کرنے لگی جیسے یہ چہرہ وہ پہلے بھی دیکھ چُکی ہو

آروش کو ہسپتال کے باہر بھیڑ یاد آئی پھر یمان کا نام سن کر اُس کے اندر سوالات اُبھرے جس کا جواب سامنے بیٹھی ڈاکٹر دے سکتی تھی۔

ایکسکیوزمی ڈاکٹر

ابھی آروش اتنا بولی تھی جب شازل اندر داخل ہوا۔

آرو چلو۔شازل نے کہا

جی لالہ۔آروش دل مسوس کرتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

❤❤❤❤❤❤❤

دُر لالہ کیسے ہیں آپ ہمیں کال ہی نہیں کرتے ہم ناراض ہیں آپ سے۔حریم دُرید شاہ کو کال کر کے ناراض لہجے میں بولی

مصروف تھا ورنہ تمہیں تو میں لازمی کال کرتا ہوں۔دُرید شاہ اُس کی ناراضگی محسوس کرتا زِیرلب مسکرایا

www.novelsclubb.com

ہم نے کہا ہم آپ سے ناراض ہیں۔حریم نے ایک بار پھر کہا

تو بتائے پھر آپ کی ناراضگی دور کرنے کے لیے کیا کیا جائے؟دُرید اُس کے انداز میں بات کرنے لگا۔

آپ ہمیں طوطا مینا لا کر دے۔ حریم نے اِترا کر کہا

فائدہ دوسرے دن تم نے ویسے ہی اُن کو آزاد کر دینا ہے۔دُرید اُس کی بات سن کر بولا

آپ لا کر دینگے یا نہیں۔ حریم نے پھر سے ناراض لہجہ اپنایا۔

اوکے میں لا کر دوں گا پر ابھی تم ایگزامز میں فوکس کرو۔دُرید شاہ نے کہا

وہ تو ہم کر رہے ہیں۔ حریم نے مُنہ بنا کر کہا۔

❤❤❤❤❤❤

!کچھ دن بعد

یمان کو آج ہسپتال سے ڈسچارج مل گیا تھا جس وجہ سے وہ اب اپنے گھر جا رہا تھا۔دوسری طرف شازل شاہ اور آروش شاہ بھی آج اپنے گاؤں جا رہے تھے شازل ایک بار پھر ماہی کو فراموش کر بیٹھا تھا کیونکہ یہاں اُس کا اپنا ایک ضروری کام تھا جس وجہ سے وہ آروش کو گاؤں حویلی میں نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

افففف اتنا ٹریفک۔شازل گاڑی کو بریک لگاتا اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہتا آس پاس دیکھنے لگا۔پچھلی سیٹ پہ آنکھیں موندے بیٹھی آروش نے مسکرا کر شازل کو دیکھا جس کو گاؤں جانے کی جلدی تھی۔

گاڑی کیوں روک دی؟ یمان جو جانے کن سوچوں میں گم تھا گاڑی کو رُکتا دیکھا تو گاڑی ڈرائیو کرتے ارمان سے کہا

سر ٹریفک۔ارمان نے اُس کو آس پاس ہوش دلایا تو اُس نے گہری سانس خارج کر کے دوبارہ سے اپنی سوچوں میں گم ہو گیا اگر وہ ونڈو سے باہر نظر ڈالتا تو اُس کو پتا لگتا جس کو وہ سوچ رہا ہے وہ آج کچھ قدم کی دوری پہ تھی۔

یہاں آ کر پتا نہیں میرے دل کو چین کیوں نہیں۔آروش نے گہری سانس اندر کھینچتی خود سے سوال کرنے لگی جس کا جواب اُس کے پاس موجود نہیں تھا۔

تمہاری آواز بہت خوبصورت ہے سُننے والا سحر میں جکڑ جاتا ہے۔

آنکھوں کے سامنے ریڈ کلر کی چٹ لہرائی تو ہمیشہ کی طرح اُس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔بیک مرر سے ارمان نے حیرت سے اُس کی مسکراہٹ کو دیکھا تھا۔

یمان اپنی آنکھیں کھولتا ونڈو کے باہر دیکھنے لگا تو اُس کی نظر ایک گاڑی پہ پڑی جس کا دروازہ تو بند تھا مگر دروازے کے بیچ کسی لڑکی عبایا اٹک ہوا تھا۔

کتنے لاپرواہ ہیں لوگ۔یمان غور سے صرف عبائے کی جانب دیکھتا بس سوچ سکا تبھی سگنل کھل گئے جس کا پتا یمان کو نہیں ہوا تھا۔

ارمان باہر جا کر اُن سے کہو گاڑی کا دروازہ کھول کر دوبارہ سے بند کرے۔یمان کی اچانک بات پہ ارمان چونک کر آس پاس دیکھنے لگا۔

کہاں سر؟ارمان کو سمجھ نہیں آیا۔

وہاں وہ بلیک کلر کی جو گاڑی ہے۔یمان اُس کو بتاتا اُس سے پہلے عین ونڈو کی جانب دیکھتا وہ گاڑی سٹارٹ ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

سر جانے دے ہم چلتے ہیں۔اپنے پیچھے مسلسل ہوتی گاڑیوں کے ہارن کی آواز سن کر ارمان نے بھی گاڑی سٹارٹ کر دی۔یمان کی آنکھوں سے وہ بلیک کلر کی گاڑی اوجھل گئی جس پہ جانے کیوں وہ بُرا محسوس کرنے لگا۔

کہاں گئی وہ گاڑی؟ یمان ونڈو سے باہر دیکھتا بڑبڑایا۔

آپ پریشان مت ہو جس لڑکی کا عبایا ہو گا اُس نے ٹھیک کر دیا ہو گا۔ارمان نے اُس کو بڑبڑاتا دیکھا تو کہا جس پہ یمان نے محض سر کو جنبش دی

❤❤❤❤❤❤❤

!ماضی

سر گاڑی آگے نہیں جا سکتی۔گاڑی ڈرائیو کرتے ڈرائیور نے بیک مرر سے اپنے مالک کو دیکھ کر کہا جس کا پورا دھیان اپنے سیل فون پہ تھا

www.novelsclubb.com

کیوں؟۔ سیل فون سے سر اُٹھا کر اُس نے چونک کر پوچھا۔

سر روڈ پہ کوئی بے ہوش پڑا ہے۔ڈرائیور نے بتایا

او گوڈ پھر تو ہمیں چیک کرنا چاہیے اُس کو مدد کی ضرورت ہو گی۔ پیچھے بیٹھا آدمی اُس کی بات سن کر یکدم گاڑی سے باہر آیا

دلاور صاحب یہ کسی بھی ساز

ڈرائیور کے الفاظ منہ ہی رہ گئے جب اُس نے نیچے لیٹے وجود کو خون میں لت پت دیکھا

اومائے گوڈ اِس بچے کو تو کسی نے قتل کرنے کی کوشش کی ہے۔ دلاور خان یمان کو دیکھتا پریشانی کے عالم میں بولا

سر اب تو مر گیا ہو گا۔ ڈرائیور نے کہا تو دلاور خان نے اُس کی سانسیں چیک کی جو بہت مدھم چل رہی تھی۔

ہی از لائیو اِس کو جلدی سے ہسپتال لیکر جانا ہو گا تم گاڑی سٹارٹ کرو میں اِس کو لیکر آتا ہوں۔ دلاور خان نے کہا

www.novelsclubb.com

یس سر۔

جو کہا ہے وہ کرو ہری اپ ہمارے پاس وقت کم ہے۔دلاور خان اُس کی بات کاٹ کر بولا تو ڈرائیور گاڑی کی جانب بڑھا۔

❤❤❤❤❤❤❤

آپ پیشنٹ کے کیا لگتے ہیں؟ڈاکٹر عروج دلدار شاہ اور دیدار شاہ کو مشکوک نظروں سے دیکھ کر پوچھنے لگی۔

بہن ہے ہماری کیا ہوا ہے اُس کو۔دلدار شاہ کرخت آواز میں پوچھنے لگے۔

اُن کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا تھا اگر آپ کچھ منٹ دیر کرتے تو وہ جان کی بازی بھی ہار سکتی تھی۔ڈاکٹر کی بات پہ اُن دونوں کے ماتھے پہ پسینے کی بوندیں ٹپکنے لگی۔

اب وہ کیسی ہے؟دلدار شاہ نے ہمت کر کے پوچھا

ناؤ شی از فائن پر ابھی اُن کو ایک دو دن یہی رہنا ہو گا۔ڈاکٹر جواب دے کر چلی گئ۔

چاچا جان کو ابھی سارے قصے کا پتا نہیں اگر آج کے واقعے کا اُن کو معلوم ہوا تو وہ ہماری بوٹی بوٹی کر دینگے۔دیدار شاہ پریشانی کے عالم میں دلدار شاہ سے بولنے لگا جس کی نظریں سامنے آتے شہباز شاہ اُور اُس کے خاص آدمی پہ تھی۔

لالہ چاچاجان۔دیدار شاہ کا خون خشک ہوا جب اُس کی بھی نظر شہباز شاہ پہ پڑی۔

چاچاجان و

چٹاخ

چٹاخ

دلدار شاہ نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا جب شہباز شاہ طیش میں آتے در پہ در تھپڑ اُس کے چہرے پہ جڑ دیئے۔

مجھے بتایا کیوں نہیں۔شہباز شاہ دونوں پہ سخت نظریں گاڑھ کر بولے

موقع نہیں ملا

چٹاخ

www.novelsclubb.com

دیدار شاہ نے بس اتنا کہا تھا جب شہباز نے اُس کے چہرے پہ بھی تھپڑ مارا جس پہ وہ دونوں بس ضبط کرتے رہ گئے۔

جانتے ہو نہ تم دونوں آروش ہمارے لیے کیا ہے پھر اِس گستاخی کی وجہ۔شہباز شاہ غرائے

معاف کر دے۔دلدار شاہ نے سر جھکائے کہا

معافی۔شہباز شاہ تحقیر آمیز نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔

آروش ٹھیک ہو جائے اُس کے بعد تم سب کا فیصلہ ہو گا۔شہباز شاہ ہسپتال کا خیال کیے خود پہ ضبط کرنے لگے۔

قصوروار آروش

خاموش۔

دلدار شاہ کچھ کہنے والا تھا آروش کے بارے میں جب شہباز شاہ نے تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھ کر وارن کیا تو ناچار اُن کو چپ ہونا پڑا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 20

میری بیٹی کو اب تک ہوش کیوں نہیں آرہا؟ شہباز شاہ سنجیدہ بھرے لہجے میں ڈاکٹر کے کیبن میں آکر استفسار کرنے لگے۔

تھوڑی دیر تک آجائے گا۔ڈاکٹر پروفیشن انداز میں بتانے لگی۔

کب تک ؟شہباز شاہ نے پوچھا

ایک دو گھنٹے تک۔ڈاکٹر نے بتایا

صبح سے رات ہونے والی ہے اب بھی آپ ایک دو گھنٹہ بول رہی ہیں۔ شہباز شاہ تیز آواز میں بولے

دیکھے اُن کا نروس بریک ڈاؤں ہوا تھا وہ زندہ ہے اِسی بات پہ فلحال آپ کو شکر گزار ہونا چاہیے باقی اُن کو ہوش جلدی آجائے گا۔ڈاکٹر نے گہری سانس خارج کر کے کہا تو شہباز شاہ کچھ پر سکون ہوئے۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤

کیسا ہے وہ؟ دلاور خان نے ڈاکٹر کو ایمر جنسی وارڈ سے باہر نکلتا دیکھا تو پوچھا

یہ پولیس کیس تھا پر ہم نے آپ کی وجہ سے اُن کو ایڈمٹ کر لیا ہے پر اُن کی کنڈیشن ایسی نہیں کے وہ سروائیو کر پائے۔ڈاکٹر گہری سانس کھینچ کر بولے

آپ ڈاکٹر ہو کر ایسی نااُمیدوں والی باتیں کیوں کر رہے ہیں؟ دلاور خان کو اُن کی بات پسند نہیں آئی۔

ہم بس آپ کو پہلے سے ہر خبر کے لیے آگاہ کرنا چاہتے ہیں اُن کے سر پہ گہری چوٹیں آئی ہیں وہ ہم اگر نظر انداز کرے تو بتاتے چلے دل کے عین پاس سینے میں اُن کو گولی لگی ہے اگر تھوڑا نشانہ درست ثابت ہوتا گولی دل پہ لگتی تب تو وہ اُسی وقت مر جاتے ہیں لیکن بچاؤ ہو گیا پر زیادہ تر وہ زندہ نہیں رہ پائے گا سر میں لگی چوٹ کی وجہ سے وہ کومہ میں بھی جا سکتے ہیں پھر وہاں اُن کو ہوش آتا ہے یا نہیں یہ بعد کی باتیں ہیں۔ڈاکٹر کا انداز خاصا پروفیشنل تھا

آپ پلیز اُن کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں اُن کا آپریشن کرے تاکہ وہ جلد صحتیاب ہو جائے۔دلاور خان پریشانی سے بولے

جہاں تک ہمیں علم ہیں آپ میڈیا سے ہر وقت رابطے میں ہوتے ہیں آپ کا تو کوئی شاید بیٹا نہیں پھر یہ کون ہے؟ڈاکٹر نے جاننا چاہا

یہ میرا بیٹا ہے باہر رہتا تھا اب آیا تو ایسا حادثہ پیش آگیا۔دلاور خان کو نہیں تھا پتا وہ ایسا کیوں بول گئے پر یہ بات سچ تھی وہ بنا کسی رشتے کے یمان کے لیے فکر مند ہو گئے تھے۔

اووافسوس ہوا سن کر ہم نے گولی تو خیر سے نکال دی ہے پر ابھی وہ خطرے سے باہر نہیں آپ دعا کریں کیونکہ اُن کو دعا کی ضرورت ہے۔ڈاکٹر ساری بات سننے کے بعد بولا۔

جی وہ ہم کرینگے۔دلاور خان نے کہا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ٹھاہ

یمان۔بیہوشی کی حالت میں بھی گزرا ہوا واقع آنکھوں کے سامنے لہرایا تو آروش جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھ بیٹھی۔

آپ ریسٹ کریں۔پاس کھڑی نرس نے آہستہ سے کہا تو آروش نا سمجھی سے آس پاس نظر گھمانے لگی۔

میں کہاں ہوں۔آروش اپنا سر پکڑ کر بولی

آپ ہسپتال میں ہیں اور پلیز اپنے دماغ میں زیادہ زور مت ڈالے یہ آپ کے لیے ٹھیک نہیں۔نرس نے نرمی سے کہا

مجھے کیا ہوا تھا؟آروش نے پتھرائی نظروں سے اُس کو دیکھ کر دوسرا سوال کیا۔

نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا آپ کا خوشقسمت ہیں جو آپ بچ گئی ورنہ ایسی صورتحال میں یا انسان پاگل ہو جاتا ہے یا مر جاتا ہے۔نرس نے بتایا تو آروش کو شدید حیرانی کا جھٹکا لگا۔

ایسا کیسا ہو سکتا ہے۔وہ پریشانی سے بڑبڑائی

آپ لیٹے میں آپ کے فادر کو انفارم کر دیتی ہوں کل سے انہوں نے سارا ہسپتال سر پہ اُٹھا لیا ہے کے اُن کی بیٹی کو ہوش کیوں نہیں آرہا۔نرس اُس کو سونے کا اِشارہ کرتی خود باہر جانے لگی۔

میرے بابا سائیں سے کہے وہ اندر آئیں مجھے اُن سے بات کرنی ہے۔اپنے باپ کا سن کر آروش جذباتی ہوئی۔

بابا سائیں۔ شہباز شاہ اُس کے کمرے میں آئے تو آروش نے روتے ہوئے اُن کا نام لیا۔

کیا ہوا میرے بچے روتے نہیں۔ شہباز شاہ جلدی سے اُس تک پہنچ کر سینے سے لگایا۔

بابا سائیں لالہ والوں نے اُس معصوم کا مار دیا ہماری نظروں کے سامنے۔ آروش اُن نے سینے میں چہرہ چُھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔ آروش کی ایسی حالت دیکھ کر شہباز شاہ کو بے اختیار دلدار شاہ اور دیدار شاہ پہ غصہ آیا۔

بھول جاؤ۔ شہباز شاہ اُس کے بال سنوارتے بولے

بھول جاؤ بابا سائیں کیسے بھول جاؤ اُن سب نے مل کر اُس بے چارے کو بے دردی سے مارا اور آپ کہہ رہے ہیں میں بھول جاؤ۔ آروش اُن سے الگ ہوتی بے یقین نظروں سے اُن کا چہرہ دیکھنے لگی۔

اُس نے جو کیا تھا یہ اُس کی سزا تھی۔ شہباز شاہ سنگدلی سے بولے

بابا سائیں۔ آروش کے گلے سے آواز نکلنا بند ہوئی وہ بُت بنی اپنے باپ کا چہرہ دیکھنے لگی جو سپاٹ سرد تھا جیسے اُس کی باتوں سے اُن پہ کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں آرام کرو تاکہ جلدی ٹھیک ہو جاؤ فضول باتوں کو سوچنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ شہباز شاہ اُس کے ماتھے پہ بوسہ دے کر بولے۔

وہ بے قصور تھا بابا سائیں۔ آروش کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

تمہاری اماں سائیں بھی آتی ہو گی انہیں کچھ مت بتایئے گا۔ شہباز شاہ نے اُس کی بات نظر انداز کی۔

میں ہمیشہ اِس پچھتاوے میں زندگی نہیں گزار سکتی کے کس کی جان میری وجہ سے گئی۔ آروش ٹوٹے لہجے میں بولی

تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا۔ شہباز شاہ نے کہا

میری وجہ سے ہوا ہے آپ پلیز مجھے اُس سے ملنے دے پتا نہیں کیسا ہو گا وہ کوئی اُس کو ہسپتال لیکر گیا بھی ہو گا یا نہیں۔ آروش کسی خیال کے تحت یکدم منت کرنے لگی

آروش۔ شہباز شاہ اب کی سخت ہوئے

وہ کمینہ تو مر گیا ہو گا اگر نہیں تو ہمیں مارنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔دلدار شاہ اچانک اندر داخل ہوتا آروش کی بات سن کر غصے سے بولا

پلیز اللہ کا واسطہ ہے اب تو آپ اُس کو چھوڑ دے اُس کو کچھ مت کریئے گا میں ہر بات مانوں گی آپ کو پر اُس کو مت مارے اللہ سے ڈرے کیا بِگاڑا ہے اُس نے سب میری غلطی ہے اُس کا کوئی قصور نہیں۔آروش دلدار شاہ کو دیکھتی رو کر التجا کرنے لگی اُس کی ایسی حالت پہ شہباز شاہ کا دل کٹ کے رہ گیا۔

ضد نہیں کرو۔شہباز شاہ نے کہا

چاچا سائیں آپ اب بھی اِسکے ساتھ نرمی سے پیش آرہے ہیں جب کی آپ کو پتا ہونا چاہیے غلطی آروش کی بھی ہے سزا کی حقدار وہ بھی ہے۔دلدار شاہ پھٹ پڑا

باہر جاؤ اور ہسپتال کے ڈیوز جمع کرواؤ۔شہباز شاہ نے سخت لہجے میں کہا تو دلدار شاہ ایک نفرت بھری نظر آروش پہ ڈال کر چلا گیا۔

بابا سائیں میری بات کا یقین کریں

سو جاؤ تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔ شہباز شاہ اُس کی بات بیچ میں کاٹ کر اُس کے اُپر چادر ٹھیک کرنے لگے۔

❤❤❤❤❤❤

پتا نہیں میرا ایمان کیسا ہو گا؟ فائزہ بیگم اپنے آنسو صاف کرتی نم لہجے میں بولی

بابا نے ٹھیک نہیں کیا اتنی صبح کے وقت یوں غصے میں آکر یمان کو باہر جانے کا کہا جب کی وہ یہ بات جانتے تھے کے ان کو دھمکیاں دیتے تھے کچھ لوگ۔ عیشا افسوس بھرے لہجے میں بولی۔

جب سے یمان گیا تھا اُن کا سکھ چین غائب ہو گیا تھا فجر نے اپنا حال بُرا کر دیا تھا وہ مایوں میں تھی اُس کی شادی ہونے والی تھی پر اُس کا اکلوتا بھائی نہیں تھا جانے کہاں چلا گیا تھا اب اُس پہ قرآن کا سایہ کر کے کون رخصت کرے گا یمان کا یوں گمشدہ ہو جانا سب کو پریشانی میں ڈال گیا تھا ارسم اپنی طرف سے اُس کو تلاش کر رہا تھا پر ابھی تک کوئی سراخ نہیں ملا تھا فائزہ بیگم نے مستقیم صاحب سے بات کرنا ختم کر دی تھی وہ اب بیمار رہنے لگی تھی ہر وقت

بُرے برے خیالات آتے یمان کے مطلق جس وجہ سے انہوں نے کھانا پینا تک چھوڑ دیا تھا۔

اماں پلیز یمان کو لا دے۔ فجر فائزہ بیگم کے گھٹنوں کے پاس بیٹھ کر التجا کرنے لگی۔

میں کہاں سے لاؤ میری بچی میرا اپنا دل اُس کے لیے تڑپ رہا ہے جانے کیسا ہو گا میرا بچہ کس حال میں ہو گا۔ فائزہ بیگم کے کلیجے میں ہاتھ پڑا تھا۔

بچہ نہیں تھا سترہ اٹھارہ سال کا بالغ لڑکا تھا کر لیا ہو گا تلاش اپنے لیے اُس نے کوئی ٹھکانا۔ مستقیم صاحب گھر میں اندر داخل ہوتے ہوئے سرد لہجے میں بولا

کیسے باپ ہیں آپ تھوڑی سی بھی فکر نہیں اپنے جوان بیٹے کی۔ فائزہ بیگم کا دل دکھا۔

اُس جوان بیٹے کو خیال تھا اپنے بوڑھے ماں باپ اور جوان بہنوں کا۔ مستقیم صاحب نے تیز آواز میں پوچھا

www.novelsclubb.com

نادان تھا وہ اُس کو یوں گھر سے باہر کرنا ٹھیک نہیں تھا۔ فجر نے آہستہ میں کہا

خود اپنی مرضی سے گیا تھا بھوت سوار تھا اُس کے سر پہ عشق کا۔ مستقیم صاحب سر جھٹک کر بولے

آپ نے اُس کا گٹار تک توڑ دیا آپ کو پتا ہے نہ اُس کے لیے گٹار کتنا ضروری تھا۔عیشا نے نم لہجے میں باپ سے شکوہ کیا۔

اُس کو ہر چیز عزیز ہے سوائے ہمارے۔ مستقیم صاحب غصے سے کہہ کر چلے گئے۔ فائزہ بیگم کی آس بھری نظریں داخلی دروازے پہ ٹِک سی گئی تھی۔ تھوڑی سی بھی آہٹ ہوتی تو اُن کو لگتا یمان آگیا ہے پر ایسا کچھ نہیں ہوتا تھا جانے وہ کہاں اور کیوں چلا گیا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

کچھ عرصے بعد!

دلاور اِس بچے کو ابھی تک ہوش کیوں نہیں آرہا؟ مسز دلاور مختلف مشینوں میں جکڑے چت بیڈ پہ لیٹے یمان کو دیکھتی دلاور خان سے پوچھنے لگی جو خود یمان کے ہوش میں آنے کے انتظار میں تھے۔

کومہ میں چلا گیا ہے دعا کرو بس جلدی سے اِس کو ہوش آ جائے پتا نہیں کون ہے اِس کے گھر والے کتنے پریشان ہو گے اپنے بچے کے لیے۔دلاور خان نے کہا

کتنے بے رحم لوگ تھے جو اِس بچے کو مارا۔مسز دلاور افسوس سے بولی

بس شکر ہے اللہ کا اِس کی سانسیں چل رہی ہیں۔دلاور خان نے کہا

ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں؟مسز دلاور نے پوچھا

یہی کے سر پہ آئی گہری چوٹ نے اُس کے دماغ میں گہرا اثر چھوڑا ہے ہوش آ بھی جاتا ہے تو اِس نے وقت پہ پرو پر میڈیسن لینی ہے ورنہ دماغ کی نس پھٹ بھی سکتی ہے۔دلاور خان نے بتایا

اور جو آپریشن ہوا تھا۔مسز دلاور نے پوچھا

www.novelsclubb.com

جب یہ کومہ سے باہر آئے گا تب معلوم ہو گی اِس کی کنڈیشن ٹھیک سے شاید یہ لڑکا اپنی یاداشت بھول سکتا ہے یا اپنا ذہنی توازن ایک اور آپریشن ہو گا کیا پتا پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے۔دلاور خان نے اپنی معلومات کے حساب سے بتایا۔

جو بھی پر اب میں اِس کو کہی جانے نہیں دوں گی عجیب سے انسیت اور لگاؤ محسوس ہو رہا ہے۔ مسز دلاور آہستہ سے یمان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتی بولی تو دلاور خان محض اُن کی بات پہ سر ہلاتے رہ گئے وہ جانتے تھے یمان چھوٹا تھا پر اتنا بھی نہیں کے وہ اپنے ماں باپ کو بھول کر کسی اور کے ساتھ رہنے لگ جاتا۔

❤❤❤❤❤❤❤

اماں جان پلیز مجھے ایک مرتبہ ملنے کی اجازت دے میں مر جاؤں گی خدارا مجھ پہ رحم کریں۔

جب سے کلثوم بیگم اُس کے پاس ہسپتال آئی تھی یہ بات جانے وہ کتنی بار کہہ چُکی تھی پر کوئی بھی اُس کی فریاد سننے کے لیے تیار نہیں تھا۔

آروش شرم کرو کیوں خود کو جہنمی بنا رہی ہو نا محرم کے پیچھے تمہیں کیا اِس لیے شہر پڑھنے کے لیے بھیجا تھا۔ کلثوم بیگم اُس کی ایک ہی رٹ پہ تنگ آ کر بولی

آپ سب کو ہو کیا گیا ہے ایسا کچھ نہیں ہے وہ بے قصور تھا اُس کے ساتھ ایسا کیوں کیا آپ لوگوں نے۔ آروش بھیگے چہرے سے اُن کو دیکھ کر بولی ایک سیکنڈ کے لیے بھی اُس کی

آنکھوں سے آنسو بہنا ختم نہیں ہوئے تھے یہ خیال اُس کو پل پل مار رہا تھا کے اُس کی وجہ سے کسی کے ساتھ اتنا بُرا ہوا تھا۔

مر گیا ہے وہ اب قبر میں ہو گا کیا کروں گی مل کر۔ کلثوم بیگم نے اُس پہ دھماکا کیا۔

مر گیا؟ آروش ساکت سی اپنی ماں کا چہرہ دیکھنے لگی اُس کو اپنی سماعتوں پہ یقین کرنا مشکل لگ رہا تھا۔

یہ آپ کیا بول رہی ہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔ آروش نفی میں سر ہلانے لگی۔

تمہیں کیا لگتا ہے جیسا حال اُس کا کیا گیا تھا وہ اب تک زندہ ہو گا؟۔ کلثوم بیگم نے طنزیہ سوال کیا۔

میں قاتل ہوں

www.novelsclubb.com

میں قاتل ہوں

میں ایک بے قصور انسان کی قاتل ہوں یا اللہ یہ مجھ سے کیا ہو گیا میں نے قتل کر دیا اُس کا اُس کے جذبات کا اُس کے احساسات کا مجھے بھی مر جانا چاہیے میں کیوں زندہ

ہوں۔آروش پاگلوں کی طرح ہاتھ میں لگی ڈرپ کو کھینچنے لگی تو وہاں سے خون رسنے لگا پر وہ ہر چیز سے لاپرواہ اپنے بال نوچنے لگی۔کلثوم بیگم اُس کو رُکنے کی کوشش کرنے لگی پر آروش کو کسی چیز کا ہوش نہیں تھا اُس کے سر پہ جنون سوار ہو گیا تھا خود کو ختم کرنے کا جب آروش اُن کے کنٹرول میں نہ آئی تو کلثوم بیگم تیز آواز میں نرس اور ڈاکٹرز کو آوازیں لگانے لگی جو جلدی سے اندر آ گئی تھیں۔

آپ سے ہم نے کہا تھا کوئی اسٹریس والی بات مت کیجیے گا کیوں اِن کی جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔دو نرسز آروش کو کنٹرول کرتی بیہوشی کا انجیکشن لگانے لگی تبھی اُن کو دیکھ کر لیڈی ڈاکٹر نے کلثوم بیگم سے کہا جن کا دل بھر آیا تھا اپنی بیٹی کا ایسا پاگل پن دیکھ کر اِس لیے وہ بنا کچھ کہے کمرے سے باہر چلی گئی۔

شاہ صاحب۔کلثوم بیگم کو ریڈور میں آئی تو شہباز شاہ نظر آیا تبھی وہ اُن کے پاس آ کر آواز دینی لگی۔

ہمم کیا ہوا۔شہباز شاہ نے پوچھا

وہ مر جائے گی آپ خدا کے واسطے کچھ کریں اُس کو ابھی دورہ پڑا تھا اگر ایسا رہا تو وہ پاگل ہو جائے گی۔ کلثوم بھیگے لہجے میں کہتی اُن کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگی۔

یہ سب دلدار اور دیدار شاہ کی وجہ سے ہوا ہے آج ہماری بیٹی اگر اِس حال میں ہے تو اُس سب کا ذمیدار وہ دونوں ہیں اگر ان کو یہ سب کرنا تھا تو خاموشی سے کر جاتے آروش کی نظروں کے سامنے کیوں کیا میں ان کو چھوڑوں گا نہیں بس آروش ایک دفع ٹھیک ہو جائے۔ شہباز شاہ غصے سے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر بولے

یہ وقت جوش سے نہیں ہوش سے کام لینے کا ہے آپ اُس لڑکے والوں کے پاس لیکر جائے آروش کو کیا پتا وہاں سے کوئی تسلی آمیز بات سن کر آروش ٹھیک ہو جائے وہ خود کو قاتل سمجھتی ہے یہی وجہ ہے جس وجہ سے وہ اپنا ہوش کھو بیٹھتی ہے۔ کلثوم بیگم نے التجا کی

میں بتا دوں گا آروش کو۔ شہباز شاہ اُن کی بات سن کر بولے

وہ یقین نہیں کرے گی تب تک جب تک خود اپنے کانوں سے سن نہ لے۔ کلثوم بیگم نے جلدی سے کہا

میں کرتا ہوں کجھ آروش کو گاؤں لیکر جانا ہے اور اُن سب سے حساب بھی لینا ہے جس وجہ سے میری بیٹی کا یہ حال ہوا ہے۔ شہباز شاہ پر سوچ لہجے میں بولے تو کلثوم بیگم خاموش ہو گئی اُن کو فلحال آروش کی فکر تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤

آج فجر رخصت ہو کر ارسم کے گھر آئی تھی وہ بیڈ پہ بیٹھی انتظار تو ارسم کا کر رہی تھی پر اُس کی سوچو کا محو یمان کی جانب تھا تبھی کلک کی آواز سے ارسم دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا۔

میں جانتا ہوں تم یمان کی وجہ سے پریشان ہو۔ارسم بیڈ پہ اُس کے سامنے بیٹھتا اُس کے ہاتھ تھام کر بولا

کیا مجھے پریشان نہیں ہونا چاہیے ؟فجر اُس کی جانب دیکھ کر بولی

بلکل ہونا چاہیے تمہاری بھائی ہے میں نے تو بہت کوشش کی پر پتا نہیں وہ کہاں غائب ہو گیا۔ارسم گہری سانس کھینچ کر بولا

میری دعا ہے وہ جہاں بھی صحیح سلامت ہو۔ فجر دعائیہ انداز میں بولی۔

وہ ٹھیک ہو گا اب اپنا موڈ ٹھیک کرو ہماری زندگی کا خوبصورت دن ہے آج۔ارسم اُس کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اُپر کیے بولا تو فجر زبردستی مسکرائی۔

میں چینج کر لوں۔فجر نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ الگ کیے کہا

شیور۔ارسم نے مسکرا کر کہا تو وہ اُٹھ کر واشروم کی جانب چلی گئ۔

دس منٹ بعد وہ واپس آئی تو کمرے میں اندھیرہ تھا وہ سمجھ گئ ارسم سو گیا ہو گا اِس لیے آہستہ قدم اُٹھاتی وہ بیڈ کی جانب آ کر ایک سائیڈ پہ لیٹنے لگی۔

میں ایک بار پھر سے کوشش کروں گا یمان کا پتا لگوانے میں بس تم پریشان ہونا ختم کر دو مجھے تم مسکراتی ہوئی اچھی لگتی ہو۔فجر کو لیٹے ابھی کچھ منٹس ہوئے تھے جب ارسم اُس کو اپنی جانب کرتا اُس کا سر اپنے سینے پہ رکھ کر محبت بھرے انداز میں بولا

آپ بہت اچھے ہیں مجھے نہیں تھا پتا میں جس سے شادی کرنے جا رہی ہو وہ اتنا اچھا ہو گا اور میرا اتنا خیال کرے گا۔ارسم کی بات اُس کا لہجہ فجر کو سکون پہنچا رہا تھا تبھی وہ دل میں آئی بات زبان پہ لائی

ہاہاہا میں جانتا تھا تمہارے خیالات کے بارے میں تبھی تو تم نے میرا پرپوزل ٹھکرا دیا تھا۔ارسم اُس کی بات سن کر ہنس کر بولا

ہمم انکار کیا تھا کیونکہ آپ شادی شدہ تھے عمر میں بھی بڑے تھے اور ایک اہم بات یہ کے آپ کے بارے میں باتیں بھی کافی مشکوک سنتی تھی اِس لیے آپ کے لیے میرا دل نہیں مانتا تھا پر دیکھے اب آج ہماری شادی ہو گئی ہے۔ فجر کھوئے انداز میں بولی تو ارسم نے عقیدت سے اُس کا ماتھا چوما۔

باقی باتوں کو سائیڈ پہ کر کے عمر کی بات کرتے ہیں تو اِس میں قصور تمہاری اماں کا ہے۔ارسم نے لب دانتو تلے دبائے۔

میری ماں کا قصور کیسا؟ فجر نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔

وہ ایسے کے اگر وہ جلدی شادی کرتی تو تمہاری پیدائش بھی جلدی ایسے میں ہماری عمر میں گیپ نہ ہوتا۔ارسم نے شریر لہجے میں کہا۔

بہت بد تمیز ہیں آپ۔ساری بات سمجھ آنے کے بعد فجر نے اُس کے سینے پہ تھپڑ مارا سو تو میں ہوں۔ارسم نے سر کو خم دیتے اپنے لیے یہ لقب قبول کیا۔

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 21

!حال

ماہی کہاں ہے؟ شازل حویلی پہنچ کر ڈائریکٹ اپنے کمرے میں گیا تھا مگر وہاں ماہی کو نا پا کر وہ کلثوم بیگم کے کمرے میں آیا جو نماز کی تیاری میں تھی۔

باورچی خانے میں ہو گی۔ کلثوم بیگم شازل کی اچانک آمد پہ اپنی حیرانگی چُھپا کر جواب دینے لگی۔

www.novelsclubb.com

وہ وہاں کیوں آئے سویئراماں سائیں اگر اِس بار ماہی کو ایک کھروچ بھی ہو گی تو میں برداشت نہیں کروں گا۔ ایک منٹ لگا تھا شازل کو طیش میں آنے میں تبھی وہ غصے سے کھولتا اپنا رخ باورچی خانے میں کر گیا۔ کلثوم بیگم نے اُس کو اتنے غصے میں جاتا دیکھا تو پیچھا کرنا چاہا پر ہاتھ میں جمائے نماز دیکھ کر وہ نماز پڑھنے لیے کھڑی ہو گئ۔

ٹھیک سے برتن دھو جان نہیں ہے کیا۔ماہی دُکھتے سر کے ساتھ ٹھنڈے پانی میں برتن دھو رہی تھی جب اُس کے پاس کھڑی ملازمہ نے حقیر لہجے میں اُس سے کہا وہ شبانا کی خاص ملازمہ تھی جس کو اب شبانا نے ماہی کی نگرانی میں کھڑا کیا تھا اِن دنوں میں جتنا اُن دونوں نے ماہی کو ٹارچر کیا تھا یہ بس وہ خود یا اُس کا خدا جانتا تھا کمرے سے دوبارہ وہ سٹورم آ گئی تھی کھانے کے نام پہ باسی روٹی اُس کے سامنے کی جاتی۔

ماہی۔ملازمہ کی بات اندر آتے شازل نے سُن لی تھی تبھی اُس نے زور سے ماہی کا نام لیا جس پہ وہاں کھڑی سب ملازمائیں اپنی جگہ چور سی ہو گئ۔

آپ۔شازل کو دیکھ کر ماہی کو لگا جیسے کسی نے تپتی دھوپ سے اُٹھا کر اُس کو ٹھنڈی چھاؤ میں رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

چھوٹے شاہ صاحب وہ

خاموش مجھے نفرت ہے فضول کی (وضاحت) ایکپلینیشنس سے تم لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی میری بیوی سے ایسے بات کرنے کی میں تم لوگوں کی زبانیں کاٹ ڈالوں گا۔شازل ماہی کو اپنے حصار میں لیتا اُن سب پہ برس پڑا

معافی چاہتے ہیں ہمیں تو بیگم صاحبہ اور چھوٹی بیگم شبانا نے کہا تھا۔وہ سب تھر تھر کانپتی بتانے لگی جس پہ شازل اچٹتی نظر اُن پہ ڈالتا ماہی کی جانب متوجہ ہوا

کیا حال بنالیا ہے تم نے اپنا۔شازل ماہی چہرے پہ پسینے کی بوندیں صاف کرتا بولا جس پہ ماہی بنا کچھ کہے اُس کے سینے پہ سر رکھ گئ۔اُس کی حرکت پہ شازل نے پورے باورچی خانے میں نظریں گھمائی جہاں سب ملازمین کی نظریں نیچے زمین پہ تھی۔

اندر چلو۔شازل نے اُس کے کان کے پاس چہرہ کیے کہا تو وہ جلدی سے دور ہو کر باورچی خانے سے باہر چلی گئ۔

سامان پیک کرلوں۔شازل کمرے میں آتا اُس سے بولا

سامان کیوں؟ماہی جو ابھی پر سکون ہوتی ڈوپٹہ اُتار کر بیڈ پہ سونے کا اِرادہ کیے ہوئے تھی شازل کی بات سن کر حیران ہوئی۔

www.novelsclubb.com

ایک منٹ۔شازل کی نظر اُس کی گردن پہ موجود نشان پہ پڑی تو خاموش ہونے کا اِشارہ کرتا اُس کے قریب ہوا۔

یہ نشان کیسا ہے؟شازل نے سنجیدگی سے پوچھا

وہ کچھ نہیں۔ماہی کو سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے۔

ماہی سچ بتاؤ مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے۔شازل اُس کا بازوں دبوچتا سخت لہجے میں پوچھنے لگا شازل کی حرکت پہ ماہی کے چہرے پہ تکلیف کے آثار نمایاں ہوئے۔

مجھے درد ہو رہا ہے۔ماہی کی آنکھوں سے آنسو نکلے تو شازل غور سے اُس کو دیکھنے کے بعد اُس کا بازوں چھوڑ کر اُس کی گردن پھر بازوں دیکھنے لگا جہاں نیل پڑے ہوئے تھے۔شازل نے زور سے ہونٹوں کو بھینچ لیا۔

بھابھی ماں نے کیا ہے؟شازل اُس کے بازوں پہ لگے نیل کے نشان پہ آہستہ سے انگلیاں پھیر کر پوچھنے لگا۔

ہمم۔ماہی اتنا کہتی سر جھکا گئ۔

www.novelsclubb.com

سوری مجھے تمہاری بات ماننی چاہیے تھی۔شازل کو افسوس ہوا۔

کوئی بات نہیں۔ماہی نے بس اتنا کہا

تم یہاں بیٹھو میں مرہم لگاتا ہوں۔شازل اُس کو بیٹھاتا خود اُس کے قدموں کے پاس بیٹھ گیا۔

آپ پلیز اُپر بیٹھے مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔ماہی کو عجیب لگا شازل کا یوں بیٹھنا وہ خود کو شازل کے قابل نہیں سمجھتی تھی وہ جانتی تھی سامنے بیٹھا شاندار پرسنالٹی کا مالک شازل اُس کا نہیں تھا اور نہ ہو سکتا تھا وہ یہ سب اُس کے پیار میں نہیں کر رہا تھا وہ اِس لیے کر رہا تھا کیونکہ وہ اُس کے نکاح میں تھی اُس کی بیوی تھی اور وہ اپنی زمیداری پوری کر رہا تھا۔

خاموش رہو اور مجھے اپنا کام کرنے دو آج ہم ویسے بھی شہر کے لیے روانہ ہو گے میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔شازل اُس کے بازوں پہ مرہم لگاتا بتانے لگا۔

آپ میری وجہ سے حویلی سے مت جائے۔ماہی نے کہا

جانا تو پڑے گا مجھے ویسے بھی اسلام آباد جانا ہے میں یہاں پہلے تمہاری وجہ سے تھا اب یہاں کے حالات دیکھ کر میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا اِس لیے تم ساتھ چلنا جب تک سب کچھ ٹھیک نہیں ہو جاتا۔شازل نے نرم لہجے میں کہا

آپ اور آروش الگ ہے اِن سب حویلی والوں سے۔ماہی کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولی

میں دُرید لالہ آروش اور حریم ہم چاروں سب سے الگ ہیں۔شازل مسکرا کر بولا

حریم بھی آپ کی بہن ہے۔ماہی نے پوچھا

ایسا ہی سمجھو وہ میری پھپھو کی بیٹی ہے میری زیادہ تر اُس سے بات نہیں ہوتی وہ دُرید لالہ کے قریب ہے۔شازل نے بتایا

آپ کیوں نہیں کرتے اُس سے بات؟ماہی کو تجسس ہوا۔

میں کیا کروں گا اُس سے بات میں یہاں کم عرصہ رہا ہوں پہلے پڑھائی کی وجہ سے ملک سے باہر تھا پھر اسلام آباد میں رہنے لگا ایسے میں میری کم بات ہوتی ہے ہر ایک سے سوائے آروش کے۔شازل نے عام لہجے میں بتایا۔

حریم کے بات کرنے کا انداز الگ ہے بہت۔ماہی نے بتایا۔

www.novelsclubb.com

جانتا ہوں۔شازل اتنا کہتا اُٹھ کھڑا ہوا کیونکہ اُس کا کام ہو گیا تھا۔

یہ مرہم تم لگاتی رہنا۔شازل مرہم کو سائیڈ ٹیبل پہ رکھتا اُس سے بولا

جی۔ماہی نے سر کو جنبش دی۔

کیاسامان پیک نہیں کرنامیں کسی ملازمہ سے کہوں؟شازل نے اُس کو سوتا دیکھا تو کہا

شازل میری نیند پوری نہیں ہوئی آج وہ پوری کرو شہر کل چلے جائے گے۔ماہی اپنا ہاتھ بڑھا کر اُس کا ہاتھ تھام کر بولی۔

ضرور۔شازل جھک کر اُس کے ماتھے پہ بوسہ دیتا بولا تو ماہی کا دل زور سے دھڑک اُٹھا اُس نے نظر اُٹھا کر شازل کو دیکھو جو نارمل تاثرات کے ساتھ صوفے پہ بیٹھتا موبائیل میں مصروف ہو گیا تھا۔

بے شرم۔ماہی اُس کو نیا لقب دیتی چادر تان کر سو گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

آروش کمرے میں آئی تو اپنا سیل فون چارجنگ پہ لگانے کے لیے جیسے ہی رکھنے لگی حریم کی کال آنے لگی۔فون چارج کرنے کا اِرادہ ترک کیے اُس نے کال ریسیو کی۔

السلام علیکم آروش آپی کیسی ہیں۔حریم نے سلام کرنے میں پہل کی۔

وعلیکم السلام میں ٹھیک تم بتاؤ کیسی ہو امتحان کیسے گزرے؟آروش نے پوچھا

اچھے گزرے کل ہم حویلی بھی آجائے گے۔ حریم نے مزید بتایا

اچھاماشاءاللہ لالہ سے بات ہوئی ہے؟آروش نے کچھ سوچ کر پوچھا

اُن کو کال کی تھی پر شاید وہ مصروف تھے اِس لیے کال پِک نہیں کی۔ حریم کا لہجہ اچانک مایوس ہو گیا۔

زمینوں پہ ہو گے تم اُداس مت ہو فری ہو کر خود ہی کال کر لینگے۔آروش نے تسلی کروائی۔

وہ تو کر لے گے آپ بتائے آپ شہر گئی تھی کچھ پتا چلا؟ حریم نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

کیا پتا چلنا تھا؟آروش کو سمجھ نہیں آیا

www.novelsclubb.com

یمان مستقیم اسلام آباد موو ہو گئے ہیں نہ اور ہر چینل پہ یہ خبر نشر ہوئی تھی کے اُن کو ہرٹ اٹیک آیا تھا۔ حریم کی بات سن کر آروش کی گرفت اپنے سیل پہ ڈھیلی ہوئی

مجھے نہیں پتا ایسا کچھ اور تم بھی ان فضول خبروں سے دور رہا کرو یہ سیلیبر ٹیز اٹیشن سیکر ہوتے ہیں اِس لیے روز خود کو ہارٹ اٹیک دلواتے ہیں۔ آروش کا لہجہ تلخ ہوا۔

ایسی بھی کوئی بات نہیں سچ میں اُن کو ہوا تھا پھر یہ خبر بند ہو گئی تھی۔ حریم منہ بنا کر بولی۔

مجھے ایک کام ہے بعد میں بات ہو گی۔ آروش نے کہا

ٹھیک ہے۔ حریم اتنا بولتی کال کاٹ گئی۔

حریم کیوں تم انجانے میں میرے زخم تازہ کر دیتی ہو۔ آروش اپنے ہاتھ بالوں میں پھنسائے پریشانی سے بڑبڑائی۔

❤❤❤❤❤❤❤

اِن کارڈ میں سے کوئی ایک سلیکٹ کرو۔ نور نے کارڈز یمان کی طرف بڑھا کر کہا جو اُس کے بچوں کے ساتھ مصروف تھا۔

www.novelsclubb.com

کارڈ کس لیے؟ یمان نے سوال کیا۔

کوئی ہوش ہے تمہیں یمان تمہاری سالگرہ قریب ہے تمہیں تو پتا ہے اُس دن کیا اناؤسمنٹ ہو گا۔نور اُس کو آنکھیں دیکھا کر بولی تو یمان نے مسز دلاور کی جانب دیکھا جو بہت خوش نظر آرہی تھی۔

تو کیا یہ برتھ کارڈ ہے میں کوئی بچہ تو نہیں۔یمان نے کہا

افففف یمان تم بھی حد کرتے ہو یہ تمہاری اینگیجمنٹ کا ہو گا جو تمہارے برتھ کے کچھ دن بعد ہو گا۔نور نے جیسے اُس کی عقل پہ ماتم کیا

آپ اِن میں سے کوئی پسند کریں۔یمان نے کہا

تم کیوں نہیں کر رہے؟نور نے پوچھا

ایسے ہی میرا انٹرسٹ نہیں۔یمان نے کندھے اُچکا کر کہا

www.novelsclubb.com

ماموں باہر چلے نہ کرکیٹ کھیلتے ہیں۔نور کا سات سالہ بیٹا اسجد یمان کے پاس آتا بولا تو یمان کے چہرے پہ سچی مسکراہٹ آئی۔

چلو چلتے ہیں۔یمان اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا

یاہوووووو۔انہوں نے خوشی کا نعرہ لگایا

شکر ہے بچوں کی وجہ سے مسکراتا تو ہے۔مسز دلاور گلاس وال سے لان کا منظر دیکھتی نور سے بولی

یمان کو بچے پسند ہیں۔نور نے مسکرا کر کہا

تبھی تو میں چاہتی ہوں وہ شادی کریں پھر اپنا ماضی سب کچھ بھول کر نئی زندگی کی شروعات کرے آگے بھرے۔مسز دلاور نے کہا

اب راضی تو ہو گیا ہے وہ آپ دعا کرے جیسا آپ سوچ رہی ہیں ویسا ہی ہو۔نور نے کہا

ایسا ہی ہو گا۔مسز دلاور کا لہجہ مضبوط تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

تم یہاں میں نے منع کیا تھا نہ یہاں آنے کو۔دروازہ نوک ہونے پہ فجر باہر آئی تو ارمان کو دیکھ کر اُس نے کہا

مجھے سر نے نہیں بھیجا۔ارمان نے بتانا ضروری سمجھا۔

پھر کیوں آئے ہو۔فجر نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھا

یامین ہے میں اُس سے ملنے آیا ہوں۔ارمان ایک نظر اُس کو دیکھ کر بتانے لگا۔

یامین سے کیوں ملنا ہے وہ نہیں ملے گا کسی سے تم جاؤ یہاں سے۔فجر نے سہولت سے انکار کیا۔

میں اتنی دور یامین سے ملنے آیا ہوں آپ پلیز ایسے انکار مت کریں میں بس اُس کو آج پارک لے جاؤں گا پھر واپس آجاؤں گا یامین کو لیکر۔ارمان نے معصوم شکل بنائے کہا

یامین باہر آؤ تمہارے ماموں تم سے ملنے آئے ہیں۔فجر ایک تیز نظر ارمان پہ ڈالتی یامین کو آواز دیتی خود اندر چلی گئی۔

ماموں لاحول ولا قوۃ۔ارمان جھرجھری لیکر بڑبڑایا۔

www.novelsclubb.com

انکل آپ۔یامین بھاگتا ہوں ارمان کے پاس آیا

ہائے پرنس کیسے ہو۔ارمان اُس کو گود میں اُٹھاتا چہرے پہ پیار کرتا پوچھنے لگا

میں ٹھیک پر آپ نے کیوں اتنی دیر کی آنے میں۔یامین اُس کے چہرے پہ اپنے ننھے ہاتھ پھیرتا پوچھنے لگا۔

کیونکہ آپ کی مما ہٹلر ہے مجھے آپ سے ملنے نہیں دیتی۔ارمان اُس کا ننھا ہاتھ پکڑ کر چومتا معصوم شکل بنائے بولا۔

میں کہوں گا ممی سے وہ آپ کو مت ٹوکے۔یامین کی بات پہ وہ بے اختیار مسکرایا۔

باہر چلیں۔ارمان آہستہ آواز میں پوچھنے لگا

ہاں۔یامین خوش ہو گیا

چلو پھر۔ارمان اتنا کہتا اُس کو گود میں لیکر باہر کی جانب بڑھ گیا۔

میرا بیٹا تمہاری زمیداری تھی یمان تم نے کسی اور کو کیوں دی؟ ٹیرس کے پاس کھڑی فجر نے اُن دونوں کو ہنستے مسکراتے جاتا دیکھا تو تصور میں یمان کو مخاطب کیا۔

www.novelsclubb.com

دُرلالہ ہم نے آپ کو بہت مس کیا۔دُرید شاہ حریم کو لینے آیا تو گاڑی میں بیٹھتے ہی حریم نے پہلی بات یہ کی۔

ہم نے بھی آپ کو بہت مس کیا۔دُرید شاہ بھی اُسی کے انداز میں بولا

سچ میں؟ حریم کا چہرہ کھل اُٹھا

تمہیں کوئی شک ہے۔دُرید نے مصنوعی خفگی سے پوچھا

بلکل بھی نہیں۔ حریم نے زور شور سے سر کو نفی میں ہلایا۔

اچھا یہ بتائے پیپرز سب کیسے ہوئے؟دُرید شاہ نے پوچھا

بہیییتتتتت ہی اچھے ےےےےے کیوں کے تیاری آپ نے جو کروائی تھی۔ حریم نے الفاظ کھینچ کر ادا کیے۔

www.novelsclubb.com

کیا بات ہے آج کافی خوش ہو۔دُرید شاہ نے جاننا چاہا

ہم تو ہمیشہ خوش ہوتے ہیں اور اب زیادہ ہیں کیونکہ ہم یونیورسٹی جایا کرینگے۔ حریم نے اپنی خوشی کا راز بتایا تو دُرید شاہ کے چہرے پہ مسکراہٹ غائب ہوئی۔

یونیورسٹی جانا ضروری ہے؟دُرید شاہ نے پوچھا

ہاں نہ ظاہر ہے جاؤں گی نہیں تو پڑھوں گی کیسے ویسے بھی مجھے تو بہت شوق تھا یونیورسٹی جانے کا کتنی بڑی ہوتی ہے نہ اور کتنے لوگ ہوتے ہیں۔ حریم پر جوش لہجے میں بتانے لگی۔

ویسے تم آگے پرائیویٹ کلاسس بھی لے سکتی ہو۔دُرید نے کہا

پرائیویٹ کیوں؟ کیا آپ کو اعتراض ہے ہمارے یونیورسٹی جانے سے؟ حریم کا دل اُداس ہوا تبھی پوچھنے لگی۔

بات اعتراض کی نہیں میں نہیں چاہتا تم یونیورسٹی جاؤ آجکل کا ماحول بھی اچھا نہیں اور میں نہیں چاہتا تم اُس ماحول کا حصہ بنو۔دُرید نے اپنے اندر موجود خدشے کو ظاہر کیا

کیا آپ کو ہم پہ اعتبار نہیں۔ حریم نے پوچھا

www.novelsclubb.com

مجھے لوگوں پہ اعتبار نہیں تم بہت معصوم ہو اور میں چاہتا ہوں یہ معصومیت برقرار رہے۔دُرید شاہ نے اُس کی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا

آپ ہم پہ اعتبار کریں ہم وہاں کسی سے دوستی نہیں کرینگے بس آپ یونیورسٹی جانے کی اِجازت خوشی خوشی اور دل سے دے۔ حریم نے منت بھرے لہجے میں کہا

تمہارا رزلٹ آجائے اُس کے بعد اِس موضوع پہ بات ہو گی۔ دُرید نے کہا

ٹھیک ہے۔ حریم نے اثبات میں سر ہلایا اُس کو پتا تھا دُرید کبھی اُس کی خواہش کو نظر انداز نہیں کرے گا۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ وہ دونوں حویلی پہنچے تو سب کو ہال میں جمع دیکھ کر دُرید شاہ نے پوچھا

شازل شہر جانے کی ضد کر رہا ہے ساتھ میں اِس لڑکی کو بھی ساتھ لیکر جانا چاہتا ہے۔ فردوس بیگم نخوت سے سر جھٹک کر بولی

www.novelsclubb.com

آپ لوگوں نے جیسا سلوک میری بیوی کے ساتھ رکھا ہوا تھا اُس کے بعد ہمارا یہاں رہنا بنتا نہیں۔ شازل جتانے والے انداز میں بولا

شازل تمہارا دماغ سچ میں خراب ہو گیا ہے تم اِس ونی میں آئی ہوئی لڑکی کے لیے اپنے خونی رشتے چھوڑ کر جا رہے ہو کیا تمہاری نظر میں دلدار شاہ کے خون کی یہ اہمیت تھی۔فردوس بیگم نے حیرت سے پوچھا

میں پہلے یہ بات کلیئر کر چُکا ہوں قتل جس نے کیا ہے اُس کا گریبان پکڑے آپ لوگوں کی نظر میں یہ لڑکی ونی میں آئی ہوئی ہے پر میرے نزدیک یہ میری بیوی ہے اور میں اُس کے ساتھ ناانصافی بلکل پسند نہیں کروں گا۔شازل کا انداز اٹل تھا۔

دُرید تم ہی شازل کو سمجھاؤ۔کلثوم بیگم نے دُرید سے کہا جو خاموش کھڑا تھا

حریم تم اپنے کمرے میں جاؤ۔دُرید نے حریم سے کہا

جی۔حریم سب پہ ایک نظر ڈال کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

اماں سائیں شازل اپنی زندگی کا فیصلہ خود کر سکتا ہے وہ خود مختار ہے میں کیا کہوں۔دُرید نے کلثوم بیگم سے کہا تبھی وہاں شہباز شاہ آئے

السلام علیکم بابا سائیں۔آروش نے شہباز شاہ کو آتا دیکھا تو سلام کیا۔

وعلیکم السلام میرا بچہ۔ شہباز شاہ نے محبت سے اُس کے سلام کا جواب دیا۔

یہ سب کیا ڈرامہ ہے شازل؟ شہباز شاہ نے کرخت آواز میں شازل سے کہا

یہ کوئی ڈرامہ نہیں بابا سائیں بلکل ڈرامہ تو وہ ہے جو اِس حویلی میں لوگ کر رہے ہیں ماہی پہ تشدد کرنے کا حق کس نے دیا ہے بھابھی ماں کو اور یہاں موجود ملازموں کو۔ شازل اپنے پیچھے چُھپی ماہی کو آگے کرتا اُن سے بولا

ایک مرتبہ اپنے فیصلے پہ نظرثانی کرو۔ شہباز شاہ نے کہا

میں نے سوچ لیا ہے بابا سائیں جب تک اصل قاتل سامنے نہیں آجاتا ماہی شہر رہے گی۔ شازل نے کہا

قاتل کیا سامنے آئے گا وہ سامنے آچُکا ہے قتل ذہن سالک نے کیا تھا۔ فردوس بیگم نے کہا

www.novelsclubb.com

آپ کیا وہاں تھی۔ شازل نے سنجیدگی سے پوچھا

شازل اپنے لہجے پہ قابو پاؤ تم بڑوں سے بات کر رہے ہو اخلاق کے دائرے میں رہو ہماری تربیت ایسی نہیں ہے۔ شہباز شاہ کو شازل کا انداز ناگوار گزرا۔

معافی چاہتا ہوں پر بابا سائیں ذین سالک خود کہتا ہے اُس نے بس ایک گولی ماری تھی دلدار لالہ کو جو غلطی سے لگ گئ تھی اپنی جان بچانے کے چکر میں۔شازل نے کہا

چور کبھی یہ بات نہیں مانتا کے اُس نے چوری کی ہے۔فردوس بیگم نے کہا

میں آپ کی تکلیف کا اندازہ لگا سکتا ہوں تائی جان آپ کی بیٹی بیوہ ہوئی ہے آپ کے لیے صدما گہرا ہے پر آپ فاریہ تائی کا سوچے اُنہوں نے تو اپنا جوان بیٹا کھویا ہے کیا آپ اُن کی تکلیف کا اندازہ لگا سکتی ہیں ہم سب کو دلدار لالہ کی موت کا دُکھ ہے پر ہمیں کسی کو سزا دینے سے پہلے اِس واقعے کے بارے میں چھان بین کرنا چاہیے کے کیا واقع ہم جس کو سزا دے رہے جس کو قصوروار سمجھ رہے ہیں وہ واقع مجرم ہے بھی کے نہیں۔شازل نے گہری بات کی جس پہ سب سوچنے پہ مجبور ہو گئے۔

تم اتنے پُر یقین کیسے ہو کے قتل ذین سالک نے نہیں کیا ضرور ایسا تمہیں اِس لڑکی نے کہا ہو گا۔شہباز شاہ نے کہا

ماہی نے مجھے کچھ نہیں کہا حق وِلہ خاندان سے ہماری کوئی ذاتی دشمنی نہیں جب کی ہمارے دشمن اور بھی بہت ہیں اُن میں سے کسی نے کیا ہو گا موقع دیکھ کر اور الزام کسی اور پہ آ گیا۔ شازل نے دوٹوک انداز اپنایا

جو بھی پر تم حویلی سے کہیں نہیں جا رہے۔ شہباز شاہ نے کہا

گستاخی معاف بابا سائیں پر میں یہاں رہوں گا تو پاگل ہو جاؤں گا۔ شازل نے کہا

مرضی ہے تمہاری۔ شہباز شاہ نے مزید بحث نہیں کی۔

آروش تم چلوں گی ہمارے ساتھ؟ شازل نے اچانک آروش کو مخاطب کیا تو اُس نے شہباز کو دیکھا جواب شازل کس گھور رہے تھے۔

آروش میری بیٹی ہے تمہاری نہیں۔ شہباز شاہ نے طنزیہ کیا۔

www.novelsclubb.com

میں بھی آپ کا بیٹا ہوں اور آروش صرف آپ کی بیٹی نہیں ہماری بہن بھی ہے مجھے فیل ہو رہا ہے جب سے آیا ہوں آروش پہلے سے بدل گئی ہے اتنا خاموش تو وہ کبھی نہیں رہتی تھی جتنا اب رہنے لگی ہے۔ شازل کی بات پہ شہباز شاہ خاموش ہو گئے جب کی آروش پہلو بدل کے رہ گئی۔

آروش یہاں خوش ہے تمہیں جانا ہے تو اپنی بیوی کو ساتھ لیکر جاؤ۔ شہباز شاہ نے کہا

ٹھیک ہے۔ شازل ایک نظر آروش پہ ڈال کر بولا تو سب باری باری ہال سے نکلتے چلے گئے

سوائے شازل ماہی اور آروش کے۔

آروش بی بی۔ آروش وہی کھڑی تھی جب ایک ملازمہ نے اُس کو شاپر دیا۔

شکریہ اب تم جاؤ۔ آروش شاپر اپنے ہاتھ میں لیتی اُس سے بولی

یہ تمہارے لیے۔ آروش نے ماہی کی جانب وہ شاپر بڑھایا۔ ماہی ایک نظر شازل پہ ڈال کر

وہ شاپر تھام لیا۔

یہ۔ ماہی نے شاپر میں عبایا دیکھا تو حیرت سے آروش کو دیکھنے لگی جب کی شازل کے چہرے

پہ مسکراہٹ آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم یہاں کیسے بھی آئی پر تم اب شاہ خاندان کا حصہ بن گئی ہو تمہارا نام شازل شاہ سے جڑ گیا

ہے اور حویلی میں رہنے والی عورتیں بنا اِس کے حویلی کے باہر قدم رکھنے کا سوچتی بھی

نہیں۔ آروش نے عبائے کی جانب اِشارہ کیے بتایا

شازل نے کبھی نہیں کہا۔ماہی افسردگی سے بولی۔

لالہ زبردستی کے قائل نہیں پر جب تک تم لالہ کے نکاح میں ہو پردہ کروں گی۔آروش نے کہا

جزاک اللہ میں اب ضرور پہنا کروں گی۔ماہی نے کہا تو آروش نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 22

ماہی نے گاڑی کو جانے پہچانے راستوں پہ چلتا دیکھا تو اُس کا دل خوش فہم ہوا مگر اپنا وہم قرار دیکر دل کو ڈپٹ دیا مگر شدید حیرانی کا جھٹکا تب لگا جب شازل نے اُس کے گھر کے بڑے گیٹ کے سامنے گاڑی کو بریک لگائی۔

شازل یہ

ماہی اتنا کہتی خاموشی سے چہرہ موڑ کر شازل کو دیکھنے لگی جو اُس کی حیرانگی پہ مسکرا رہا تھا۔

ایک گھنٹہ ہے تمہارے پاس جا کر مل آؤ اپنے گھر والوں سے پھر ہمیں شہر کے لیے نکلنا ہے پھر اللہ جانے کب واپسی ہو۔ شازل ہاتھ میں پہنی گھڑی پہ وقت دیکھتا مصروف انداز میں بتانے لگا پر شازل کی بات سن کر ماہی کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آنے لگے وہ جو سمجھ رہی تھی اب کبھی اپنے ماں باپ اور باقی گھر والوں سے نہیں مل پائے گی مگر آج اتنے ماہ بعد اپنے گھر جانے کا سوچ کر اُس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اُس کو یقین نہیں آ رہا تھا جو وہ سن رہی ہے سچ ہے بھی یا نہیں

آپ سچ بول رہے ہیں؟ ماہی نے کنفرم کرنا چاہا

نہیں آج میرا دل جھوٹ بولنے کو چاہ رہا تھا پاگل جب گاڑی تمہارے گھر کے پاس روکی ہے تو یہ سوال کرنے کی کیا تُک بنتی ہے۔ شازل اُس کے سر پہ چپت لگاتا بولا

میں جاتی ہوں۔ ماہی اتنا کہتا جلدی سے گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی اُس کا وجود خوشی کے مارے کپکپا رہا تھا۔ شازل کو اپنے گھر والوں پہ افسوس ہوا جنہوں نے ایک بیٹی کو اپنے ماں باپ اور ایک ماں باپ کو اپنی اولاد سے دور رکھا تھا۔

ایک گھنٹہ یاد سے۔شازل نے اُس کو جاتا دیکھا تو یاد دُہائی کروائی۔

جی جی۔ماہی تیز قدموں کے ساتھ اپنے گھر کی جانب جاتی بنا پلٹے بولی تو شازل اپنے سیل فون میں بزی ہو گیا۔

امی

آمنہ

اباجان

آپ سب کہاں ہیں؟ماہی گھر کے اندر داخل ہوتی سب کو آوازیں دینے لگی۔

ماہی۔آمنہ جو کچن میں موجود تھی ماہی کی آواز سن کر جلدی سے باہر آئی سامنے عبایا پہنے ماہی کو دیکھ کر آمنہ کو اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آیا

www.novelsclubb.com

آمنہ۔ماہی بھاگتی اُس کے گلے لگی۔

ماہی تم یہاں کیسے۔آمنہ نے حیرت سے پوچھا

میں یہاں کیسے کیوں یہ چھوڑو یہ بتاؤ امی اور تائی کہاں ہیں؟ماہی نے مسکرا کر پوچھا

تم مسکرا رہی ہو ماہی؟ آمنہ اُس کے چہرے پہ ہاتھ پھیرتی جیسے خود کو یقین دِلانے لگی۔

امی کہاں ہیں؟ ماہی نے ایک بار پھر اپنی ماں کا پوچھا

وہ اپنے کمرے میں مقید ہو کر رہ گئی ہے جب سے تم گئی ہو۔ آمنہ ابھی اُس کو بتا رہی تھی جب ماہی بختاور بیگم کے کمرے کی طرف بڑھی۔

امی دیکھے میں آ گئی۔ ماہی بختاور بیگم کے کمرے میں آتی سیدھا اُن کے سینے سے لگی۔

ماہی میری بچی تم یہاں تمہیں یہاں انہوں نے آنے دیا۔ بختاور بیگم نے اتنے وقت بعد کو دیکھا تو اُن کو سکون محسوس ہونے لگا۔

شازل لے آیا مجھے آپ لوگوں سے ملانے کے لیے ایک گھنٹہ ہے میرے پاس ماہی اُن کے ہاتھ چومتی بتانے لگی۔

www.novelsclubb.com

شازل؟ بختاور بیگم سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

شازل میرے شوہر۔ ماہی کے چہرے پہ چمک آئی تھی جس کو دیکھ کر بختاور بیگم نے بے اختیار دل میں ماشاءاللہ کہا۔

شہباز شاہ کا بیٹا اتنا رحم دل۔بختاور بیگم کو جیسے یقین نہیں آیا۔

جی امی جان ظالم بے رحم شہباز شاہ کی اولادیں اُن کے جیسی نہیں ہے شازل تو بہت اچھے ہیں۔ماہی نے خوشی خوشی سے بتایا۔

میں تمہیں اب جانے نہیں دوں گی تم کیوں بے قصور ہو کر اُن کے ساتھ رہوں گی شازل جیسا بھی ہو پر تمہارے چہرے پہ موجود یہ نیل اِس بات کے گواہ ہیں کے حویلی والوں کا رویہ تمہارے ساتھ اچھا نہیں۔بختاور بیگم ضدی لہجے میں بولی

میری پیاری امی میں اب حویلی نہیں جاؤں گی شازل مجھے اپنے ساتھ شہر اسلام آباد لے جا رہے ہیں۔ماہی نے کہا جو اندر آتی آمنہ نے بے خوبی سن لیا تھا۔

حویلی والوں نے اعتراض نہیں اُٹھایا؟آمنہ نے سوال داغا

اٹھایا بہت اُٹھایا پر شازل نے کسی کی بات نہیں سُنی انہوں نے کہا جب تک اصل قاتل سامنے نہیں آتا وہ گاؤں واپس نہیں آئے گے۔ماہی نے جواب دیا۔

تو کیا شازل کو بھی لگتا ہے میرے بیٹے نے قتل نہیں کیا؟بختاور بیگم کو گونا سکون میسر ہوا۔

اُن کو شک ہے بھائی کی گولی سے دلدار شاہ کا قتل نہیں ہوا۔ماہی نے بتایا۔

تم بہت کمزور ہو گئی ہو ماہی۔آمنہ کی بات پہ وہ مسکرائی۔

میری چھوڑو یہ بتاؤ تم میری ماں کا خیال نہیں رکھتی کیا۔ماہی بختاور بیگم کو دیکھتی رعب بھرے لہجے میں آمنہ سے پوچھنے لگی۔

یہ تو میرا بہت خیال رکھتی ہے پر مجھے بس تیری فکر لگی رہتی ہے۔بختاور بیگم نے آمنہ کی طرفداری کی۔

میری فکر سے آپ آزاد ہو جائے کیونکہ میں بلکل ٹھیک ہوں۔ماہی نے تسلی آمیز لہجے میں کہا۔

کچھ کھاؤں گی؟آمنہ کو اچانک خیال آیا تو پوچھا

www.novelsclubb.com

چائے پیوں گی۔ماہی نے کہا تو آمنہ کمرے سے باہر چلی گئی۔

امی باقی سب کہاں ہیں ابا جان تایا جان تائی اور بھائی۔ماہی نے سب افراد کے بارے میں پوچھا

تیرے ابا تایا بھائی یہ سب زمینوں کے کام سے گاؤں سے باہر ہیں جب کی تیری تائی رشتیدار کے یہاں گئی ہے۔بختاور بیگم نے بتایا تو وہ مایوس ہوئی۔

مجھے لگا تھا میں آج سب سے مل پاؤں گی۔ماہی نے اُداس بھرے لہجے میں کہا

پھر آجانا شازل سے کہنا۔بختاور بیگم نے مسکرا کر کہا تو اُس نے گہری سانس خارج کی۔

آج پتا نہیں کیسے میرے کہے بنا یہاں لے آئے آپ کو پتا ہے میں نے کبھی آپ میں سے کسی کا ذکر اُن کے سامنے نہیں کیا کیونکہ مجھے ڈر لگتا تھا کہیں اُن کو غصہ نہ آجائے میں نے آپ لوگوں سے ملنے کی اُمید چھوڑ دی تھی پر شازل نے آج مجھ پہ بہت احسان کیا ہے۔ماہی کسی ٹرانس کی کیفیت میں اُن کو سب بتاتی گئی۔

اگر وہ اتنا اچھا ہے تو میری دعا ہے تم دونوں ہمیشہ خوش رہو۔بختاور صدق دل کے ساتھ دعا دینے لگی۔

www.novelsclubb.com

ہمیشہ۔ماہی اُداس ہوئی۔

ہاں کیوں؟بختاور بیگم نے نا سمجھی سے پوچھا

کچھ نہیں میں آتی ہوں۔ماہی نفی میں سر کو جنبش دیتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

یاد ہے تم یہاں چُھپ کر ناولز پڑھا کرتی تھی۔وہ دونوں چھت پہ آئی تو آمنہ نے مسکرا کر کہا

بلکل یاد ہے اپنی زندگی کے یہ خوبصورت لمحات میں کیسے بھول سکتی ہوں۔ماہی اپنی آنکھیں بند کر کے بولی

تم خوش ہو؟آمنہ نے غور سے اُس کا چہرہ دیکھا

میں مطمئن ہوں۔ماہی نے بناتاخیر کیے جواب دیا

جب میں تمہیں شاہ خاندان کے بارے میں بتاتی تھی تو تمہیں شازل شاہ اور آروش شاہ سے بہت چڑ لگتی تھی جب کی تم اُن سے کبھی ملی بھی نہیں تھی اور آج دیکھو شازل شاہ تمہیں اپنے قریبی رشتوں سے ملوانے لایا ہے۔آمنہ نے چائے کا گھونٹ بھر کر کہا۔

تب مجھے پتا نہیں تھا وہ دونوں میری زندگی کا اہم کردار ہو گے۔ماہی نے آہستہ سے کہا

کیا مطلب؟آمنہ کو سمجھ نہیں آیا

مطلب وہ شازل شاہ جو مجھے عیاش قسم کا لگتا تھا وہ آج میرا شوہر ہے جس سے مل کر مجھے پتا چلا جیسا میں اُس کے بارے میں سوچتی تھی وہ اُس کے بر عکس ہو وہ بہت اچھا ہے آروش شاہ جو مجھے شہر سے پڑھی آئی مغرور سید زادی لگتی تھی جس سے ملے بنا مجھے اُس سے چڑ ہوتی تھی اُس نے میرے زخموں پہ مرہم رکھا تھا اُس کا رویہ میرے ساتھ باقیوں کی طرح نہیں تھا وہ مغرور نہیں بلکہ ایک پُراسرار قسم کی لگتی ہے جو بس اپنی دُنیا میں رہتی ہے آس پاس کیا ہو رہا ہے اُس میں آروش کا کوئی انٹرسٹ نہیں ہوتا ایسا لگتا ہے جیسے وہ اپنے اندر بہت کچھ چُھپائے ہوئے ہے وہ مجھے اب ایک راز اور پہیلی لگتی ہے آروش شاہ سچ میں بہت پیاری ہے جتنا تم نے بتایا اُس سے کئی زیادہ خوبصورت اور خوب سیرت۔ماہی نے جو محسوس کیا وہ سب بتاتی گئی۔

www.novelsclubb.com

کم عرصے میں بہت جان گئی ہو اُن کے بارے میں۔آمنہ کہے بنا نہ رہ پائی

ہاں شاید تمہیں پتا ہے شازل ایک آئیڈیل پرسن ہے اُس کی خواہش ہر لڑکی کرے گی وہ ایک بہت اچھا بھائی ہے عورت کی عزت کرنا اُس کو خوب آتا خاص طور پہ زمیداری کو

اچھے طریقے سے کیسے نبھایا جاتا ہے وہ بھی جانتا ہے مجھے تو آروش اور شازل دونوں شاہ خاندان کے نہیں لگتی آروش تو بلکل بھی نہیں تم نے بس یہ سُنا ہے وہ بہت خوبصورت ہے پر تم نے خود اُس کو نہیں دیکھا میں نے دیکھا ہے وہ واقع خوبصورت ہے پر اُس نے نین نقش شاہ خاندان کے نہیں بلکہ کسی پٹھانوں جیسے ہیں۔ماہی کی آخری بات پہ آمنہ زور سے ہنسی۔

پاگل آروش شاہ پٹھانوں جیسی ہے اگر تم نے یہ بات شہباز شاہ کے سامنے کی تو وہ تمہاری جان لینے میں ایک منٹ نہیں لگائے گے۔آمنہ نے ہنسی کے درمیان کہا

شازل بھی یہی کہتے ہیں۔ماہی نے بتایا

تو کیا یہ بات تم نے اُس سے بھی کی۔آمنہ آج پل پل حیران ہو رہی تھی۔

ہاں کی تھی شازل کو بہت بُرا لگا تھا۔ماہی جھرجھری لیکر بولی۔

کیا وہ تم سے پیار کرتا ہے؟آمنہ نے بغور اُس کے تاثرات جانچے۔

وہ میری عزت کرتا ہے اور ایک لڑکی ہمیشہ مرد سے محبت سے زیادہ عزت کی خواہشمند ہوتی ہے مجھے محبت کا تو نہیں پتا مگر ہمارے دل میں ایک دوسرے کے لیے عزت احترام

بہت ہے شازل مجھے سمجھتا ہے مجھے سپورٹ کرتا ہے میری پرواہ کرتا ہے مجھ اُس کے علاوہ اور کچھ نہیں چاہیے۔ماہی نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا

اگراِن سب کے درمیان محبت آجائے تو؟آمنہ نے پوچھا

تو پتا نہیں پر ہمارا ساتھ تاعمر کا نہیں میں شازل کو ڈیزرو نہیں کرتی وہ ایک شاندار پرسنالٹی کا مالک ہے جس نے زیادہ تر اپنا وقت شہر میں گزارا ہے وہ کبھی گاؤں کی بی اے پاس لڑکی میں دلچسپی نہیں لے گا۔ماہی نے حقیقت پسندانہ انداز رکھا۔

یہ تمہاری سوچ ہے کیا پتا شازل ایسا کچھ نہیں سوچتا نہیں ہو۔آمنہ نے اُس کو اُمید کے جگنوں تھمانے چاہے۔

مجھے ایسے خواب مت دیکھاؤ جس کی تعبیر بھیانک ہو میرے لیے۔ماہی نے نفی میں سر کو جنبش دیکر کہا۔

www.novelsclubb.com

یہ عبایا تمہیں شازل نے دیا؟آمنہ نے بات کا بدلی

آروش نے دیا اُس نے کہا جیسے بھی پر اب میں شاہ خاندان کا حصہ بن گئی ہو اور شاہ خاندان کی عورتیں عبائے کے بنا حویلی سے باہر جانے کا سوچ بھی نہیں سکتی اُس کی باتوں نے مجھے احساس کروایا میں اب ماہی بخت نہیں بلکہ ماہی شازل شاہ ہوں۔ماہی نے بتایا

تو کیا میں یہ سمجھو تم نے پردہ کرنا شروع کیا ہے۔آمنہ کو انجانی خوشی محسوس ہوئی۔

جب تک میرا نام شازل شاہ سے جڑا ہے تب تک میں اپنے پردے کا بہت خیال رکھوں گی اُس کے بعد کیا ہو گا مجھے نہیں پتا۔ماہی نے کندھے اُچکا کر کہا۔

ماہی آپی۔آمنہ کا بھائی علی چھت پہ آیا

ارے علی کہاں تھے تم؟ماہی علی کو دیکھ کر خوش ہوئی

میں باہر کھیل رہا تھا پر ہماری گیٹ کے پاس بڑی گاڑی کھڑی ہے اُس میں ایک گورا مرد تھا اُس نے مجھے کہا میں آپ کو بلا لاؤں۔علی کی بات پہ ماہی نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا

یا اللہ شازل نے ایک گھنٹہ دیا تھا اور میں کب سے یہاں ہوں۔ماہی کو پریشانی ہوئی

یہ بڑی گاڑی میں گورا چٹا مرد شازل ہے؟آمنہ نے شرارت سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

بکومت۔ماہی کا چہرہ پل بھر میں سرخ ہوا۔

اوہو ہماری ماہی تو اب شرمانے بھی لگی ہے۔آمنہ اپنا کندھا اُس کے کندھے سے ملانے لگی۔

میں جاتی ہوں شازل غصہ ہو رہا ہو گا پتا نہیں کب سے گاڑی میں میرا انتظار کر رہا ہے۔ماہی نقاب کرتی عجلت سے باہر کو لپکی۔

اتنی دیر۔ماہی جیسے ہی گاڑی میں بیٹھی شازل نے کہا

سوری وہ اتنے وقت سب سے ملی تو وقت کا پتا ہی نہیں چلا۔ماہی شرمندگی سے بولی

میں سمجھتا ہوں پر مجھے حیرت ہے میں نے ایک گھنٹے کا کہا تھا تم نے تین گھنٹے لگائے اب ہم شہر جانے کب پہنچے رات کے وقت سفر کرنا سیو نہیں ہوتا تمہیں پتا ہے گاؤں میں راستے کتنے کچے ہیں۔شازل نے سنجیدگی سے کہا اور ساتھ میں ہیٹنگ سسٹم آن کرنے لگا دسمبر کا مہینہ تھا شام کے سائے چاروں طرف چھا گئے تھے ماحول میں ہڈیوں میں اُتر جانے والی ٹھنڈ سب کو اپنے لپیٹ میں لے لیا تھا

گھر والوں سے ملنے وقت کون وقت دیکھتا یا کس کو احساس ہوتا ہے۔ماہی نے سر جھکائے کہا

پہاڑی علاقہ ہے راستہ ناہموار ہے احتیاط سے گاڑی ڈرائیو کروں گا تو گاؤں کی حدوں سے نکلتے ہوئے ڈھائی گھنٹے لگ جانے ہیں میں اکیلا ہوتا تو مجھے کوئی پرواہ نہیں تھی پر تم میرے ساتھ ہو گاڑی بار بار سلپ ہو گی تو مجھے کچھ مت کہنا۔شازل گاڑی سٹارٹ کرتا اُس کو بولنے لگا۔

میں نہیں کہوں گی کچھ پر کیا گاڑی اب بس اسلام آباد میں رُکے گی؟ماہی اب ریلیکس ہوتی پوچھنے لگی۔

نہیں گاڑی مین روڈ پہنچنے کے بعد دریائے جہلم کے عین کنارے پہ واقع ریسٹورنٹ ٹیولپ میں رُکے گی وہاں کھانا کھانے کے بعد ہم کہی اور جائے گے۔شازل نے یہ بات عام انداز میں کہی تھی یا طنزیہ ماہی سمجھ نہیں پائی پر خیر اُس نے مزید کوئی اور سوال نہیں کیا کیونکہ اُس کو لگا شازل نے طنزیہ کیا تھا وہ اسلام آباد جا رہے تھے تو جہلم جانے کا تو سوال پیدا نہیں ہوتا تھا اگر وہ لاہور جا رہے ہوتے تو اُس کے بارے میں سوچا جا سکتا تھا۔

میں بھی کتنی پاگل ہوں۔ماہی خود کو کوستی کھڑی کی طرف اپنا چہرہ کیا شازل ایک نظر اُس پہ ڈالتا سی ڈی آن کر گیا جس میں انجانے میں ہی صحیح ماہی کا فیورٹ گانا گاڑی میں گونج اُٹھا

وہ ہم سفر تھا مگر اس سے ہم نوائی نہ تھی
کہ دھوپ چھاؤں کا عالم رہا جدائی نہ تھی

عداوتیں تھیں، تغافل تھا، رنجشیں تھیں مگر
بچھڑنے والے میں سب کچھ تھا، بے وفائی نہ تھی

www.novelsclubb.com

بچھڑتے وقت ان آنکھوں میں تھی ہماری غزل
غزل بھی وہ جو کسی کو ابھی سنائی نہ تھی

ماہی کے چہرے پہ مسکراہٹ آ گئی تھی اُس کو سب کچھ اب خوبصورت لگ رہا تھا وہ ہمسفر تھا گانا ماہی کا موسٹ فیورٹ گانا تھا پر آج اپنے ہمسفر کے ساتھ سن کر اور زیادہ پسند آ رہا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤

تم نے بات کی حریم سے؟ کلثوم بیگم دُرید شاہ کے کمرے میں آتی اُس سے پوچھنے لگی جو زمینوں کے کاغذات دیکھ رہا تھا

کونسی بات؟ دُرید شاہ کا سارا دھیان کاغذوں پہ تھا۔

شادی کے بارے میں۔ کلثوم بیگم نے یاد کروایا

میں نے اُس کا جواب دیا تھا آپ کو اُسی وقت حریم کی شادی کا خیال آپ اپنے دماغ سے نکال دے۔ دُرید نے سنجیدگی سے جواب دیا

دیکھو دُرید بلاوجہ کی ضد مت کرو وہ اٹھارہ سال کی ہونے والی ہے یہی عمر ٹھیک ہے۔ کلثوم بیگم نے سنجیدگی سے ٹوکا

حریم کی پڑھائی پوری نہیں ہوئی آپ خالہ جان سے آروش کی بات کریں ویسے بھی تابش اور آروش ہم عمر ہے۔ دُرید شاہ کا جواب وہی تھا۔

میں یہاں تم سے حریم کی بات کرنے آئی ہوں اور تم ہو کے بات کو آروش کی طرف لے جا رہے ہو۔ کلثوم بیگم ناگوار لہجے میں بولی

پہلے آپ مجھے یہ بات بتائے آروش کی شادی کا آپ سب کیوں نہیں سوچ رہے ماشاءاللہ سے اُس کی عمر تو شادی کی ہو گئی ہے نہ پھر کیوں اُس کو گھر میں بیٹھایا ہوا ہے تائی جان حویلی والے سب باتیں بناتے ہیں۔ دُرید پوری طرح سے کلثوم بیگم کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

آروش تم پہ بوجھ ہے۔ کلثوم بیگم افسوس سے دُرید شاہ کا چہرہ دیکھ کر بولی

یہ آپ کیسی بات کر رہی ہیں اماں سائیں آروش میری بہن ہے مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے آپ نے یہ سوچ بھی کیسے لیا میں اُس کے بارے میں ایسا کچھ سوچ بھی سکتا ہوں میں بس یہ چاہتا ہوں ہمیں اُس کی شادی کر دینی چاہیے مجھے اُس کا یوں مایوس رہنا اچھا نہیں لگتا فردوس تائی نور نازلین یہ سب پتا نہیں آروش کے بارے میں کیا کیا باتیں پھیلا رہی ہیں جس سے آروش ہرٹ ہوتی ہے میں بس اُن سب کے منہ بند کرنا چاہتا ہوں۔ دُرید کلثوم بیگم کی بات سن کر تڑپ اُٹھا تھا تبھی ایک سانس میں بولتا چلا گیا۔

پہلے جو ہوا اُس کے بعد آروش شادی نہیں کرنا چاہتی تین سے چار بار اُس نے دولہن کا جوڑا پہنا مگر وہ کبھی سہاگن نہیں بنی آروش نے شاہ صاحب کو قسم دی ہے وہ اب کبھی اُس کی شادی کا نہ سوچے۔کلثوم بیگم دُرید سے نظریں چُرا کر بتانے لگی۔

آرو نے قسم کیوں دی کیا کوئی ایسی بات ہے جس سے میں لاعلم ہوں؟دُرید کو حیرت سے کلثوم بیگم کا چہرہ دیکھ کر بولا

مجھے نہیں پتا دُرید اور اتنے سوالات مت پوچھا کرو میں بس یہ کہنا چاہتی ہو آج تم حریم سے خود بات کرو یا میں کروں گی۔کلثوم بیگم گھوم پِھر کر پھر سے حریم کی طرف آئی۔

میں موقع دیکھ کر بات کرلوں گا اُس سے ابھی اُس کا رزلٹ آنا ہے اور حریم یونیورسٹی پڑھنا چاہتی ہے۔دُرید نے بالآخر ہار مان لی۔

یونیورسٹی وہ شادی کے بعد بھی پڑھ سکتی ہے تم بس اُس کو رشتے کے لیے راضی کرو۔کلثوم بیگم کی بات پہ دُرید اُن کا چہرہ دیکھنے لگا جیسے کچھ کھوجنا چاہتا ہو۔

اُس دن آپ نے بس نکاح کا کہا تھا اور آج ڈائریکٹ شادی کی بات کر رہی ہیں۔دُرید نے سنجیدگی کہا

تم نے اپنی بے جا ضد پہ پہلے ہی وقت بر باد کر دیا ہے اب مزید نہیں بہت مناسب رشتہ ہاتھ آیا ہے میں تاخیر نہیں کرنا چاہتی۔ کلثوم بیگم نے کہا

حریم کہی بھاگ تھوڑی جا رہی ہے جو آپ اتنی جلدی مچا رہی ہیں۔ دُرید کو اُن کی بات پسند نہیں آئی۔

لڑکیوں کے معاملے میں دیر نہیں کرنی چاہیے میں چلتی ہوں تم حریم سے بات کر کے مجھے بتانا۔ کلثوم بیگم اپنی بات کہہ کر چلی گئ پیچھے دُرید اُن کے رویے کے بارے میں سوچتا رہ گیا اُس کا دل فلحال حریم کی شادی کے لیے مان نہیں رہا تھا پر کلثوم بیگم کے بار بار اسرار پہ وہ مجبور ہو گیا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

اتنی دیر کر دی۔ فجر جو کب سے یامین کا انتظار کر رہی تھی پر ارمان جانے کہاں اُس کو لیکر غائب ہو گیا تھا شام کے وقت وہ جب واپس آئے تو فجر چھیننے والے انداز میں اُس سے یامین کو لیتی بولی

بس گھومنے پِھرنے میں وقت کا پتا نہیں چلا پت دیکھے ہم رات سے پہلے واپس آ گئے۔ارمان آسمان کی جانب دیکھ کر بتانے لگا

بڑا احسان کیا۔فجر نے طنزیہ کیا

نہیں احسان والی تو کوئی بات نہیں اب میں چلتا ہوں۔ارمان مسکرا کر بول کر یامین کے سر پہ پیار کیا۔

اگر بچے اتنے پسند ہیں تو شادی کیوں نہیں کر لیتے۔فجر نے جانے کیا سوچ کر پوچھا

کر لیں شادی؟ارمان دانتوں کی نمائش کرتا اُلٹا اُس سے پوچھنے لگا۔

کیا مطلب؟فجر نے گھورا

میرا مطلب کر لوں گا شادی۔ارمان گڑبڑا کر جلدی سے بولا

www.novelsclubb.com

ہمم مجھے تم سے ایک کام تھا۔فجر نے سنجیدگی سے پوچھا

جی بتائیے۔ارمان جی جان سے متوجہ ہوا۔

مجھے یمان کا پرسنل نمبر چاہیے۔فجر کی بات پہ ارمان بُری طرح سے پھسا۔

انہوں نے منع کیا ہے کسی کو بھی نمبر دینے سے۔ارمان سر جھکائے بولا

میں کسی نے اُس کی بہن ہوں وہ بھی بڑی۔ فجر نے جتایا

میں جانتا ہوں پر سر ناراض ہو گے۔ارمان نے اپنی مجبوری بتائی۔

نمبر دے رہے ہو یا نہیں؟ فجر نے دو ٹوک انداز میں پوچھا تو ارمان سر اُٹھا کر اُس کو دیکھا جس کے چہرے پہ اُمید بھرے تاثرات تھے اور یہی ارمان کی ہار ہوئی تھی بنا یمان کے ری ایکشن کا سوچتے اُس نے نمبر دے دیا۔

شکریہ۔ فجر کے چہرے پہ چمک آئی تھی جو ارمان نے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

میں چلتا ہوں پھر۔ارمان اتنا کہتا واپسی کے راستے چلا گیا۔

امی آج ہم نے بہت انجوائے کیا جھولے پہ بھی بیٹھا اور پارک میں ہم نے فٹ بال گیم بھی کھیلی۔ فجر باہر کا دروازہ بند کر کے یامین کو لیتی اندر آئی تو وہ کسی ریڈیو کی طرح شروع ہو گیا۔

اچھا پر میری جان اگلی بار آپ اِن انکل کے ساتھ نہیں جائے گے۔ فجر نے پیار سے سمجھایا

پر کیوں وہ ارمان انکل تو بہت پیارے ہیں مجھے آئسکریم بھی کھلائی۔ یامین کی آخری بات پہ فجر آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھورا

اتنی سردی میں اُس نے تمہیں آئسکریم کھلائی اگر تمہاری طبیعت خراب ہوئی تو آدھی رات ہسپتال ہمیں وہ لیں جائے گا۔ فجر کو ارمان پہ انتہا کا غصہ آیا۔

وہ۔ یامین اپنی بے اختیاری پہ لب دانتوں تلے دبا گیا۔

چلو تم اندر اپنے اِس ارمان انکل کو تو بھول جاؤ۔ فجر اُس کو گود میں اُٹھائے بولی تو یامین کا منہ بن گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

www.novelsclubb.com

تحریر رمشا حسین

Episode 23

کافی۔ یمان ٹیرس پہ کھڑا تھا جب نور نے کافی کا کپ اُس کی طرف بڑھایا

شکریہ۔یمان نے کپ تھام کر کہا

سوئے نہیں ابھی تک؟نور نے پوچھا

کافی پی کر چلا جاؤں گا سونے کے لیے۔یمان نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا

تمہاری مسکراہٹ بہت پیاری ہے اِس کو چہرے سے علیحدہ مت کیا کرو۔فجر نے مسکرا کر کہا

چہرے سے مسکراہٹ خود علیحدہ ہو جائے تو؟یمان نے سوال کیا

توانسان کو چاہیے وہ خوش ہونے کی وجہ تلاش کرے اپنا ماضی اپنا کل بُھلانے کی ہر ممکن کوشش کرے۔نور نے کہا تو یمان کی گرفت کپ پہ مضبوط ہوئی۔

آپ کو پتا ہے بات کرنا اور اُس پہ عمل کرنا یہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں بات تو ہر کوئی کر سکتا ہے مگر اُس پہ عمل کوئی کوئی کرتا ہے کیونکہ یہ ایک مشکل کام ہے کچھ چیزیں ہمارے اختیار میں نہیں ہوتی۔یمان نے سنجیدگی سے کہا

یہ بتاؤ کیا تم شروع سے اتنے سنجیدہ مزاج ہو؟نور نے پوچھا

حالات نے بنا دیا ہے۔ یمان نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

تمہاری بات روزی سے پکی ہو گئی ہے اگر ایسے میں وہ لڑکی تمہارے سامنے آئے تو تم کیا کرو گے ؟نور نے متجسس لہجے میں کہا

میں خوشی سے مر جاؤں گا۔ یمان کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولا

یمان۔ نور نے تنبیہہ کی

میرے اندر اُن کے ملنے کی اُمید سالوں پہلے دم توڑ گئی تھی اور آپ کو پتا ہے میں نے کبھی اُن کا چہرہ نہیں دیکھا آٹھ سال ہو گئے ہیں پر میرے اندر صرف ایک بار ملنے کی خواہش ہے اُن کا چہرہ دیکھنے کی نہیں وہ جو بھی ہیں جیسی بھی ہو گی مجھے وہ جی جان سے قبول ہے مجھے اُن کی خوبصورتی سے کوئی غرض نہیں مجھے عشق ہے اُن کی پاکیزگی سے مجھے عشق ہے اُن کی حیا سے اُن کا ہر وقت احتیاط سے رہنا مجھے لگتا ہے میں پاگل ہو گیا ہوں کبھی سوچتا ہوں اُن کو بھولنے کی کوشش کرو مگر جب یہ خیال آتا ہے تو دل چاہتا ہے خود کو ختم کر ڈالوں۔ یمان کھوئے ہوئے انداز میں اپنی کیفیت بتانے لگا۔

خود پہ کنٹرول کرنا سیکھو یمان خود کو ایسا بناؤ کے تم کسی کے اِشارے پہ نہ چلو تمہیں کسی کی خواہش نہ ہو بلکہ ہر ایک کو تمہاری خواہش ہو اپنی ذات کو کسی قلعے کی طرح مضبوط کرو تم چوبیس سال کے مضبوط جسامت کے مرد ہو ایسی کمزور کرنے والی باتیں تمہیں زیب نہیں دیتی۔نور اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتی سمجھانے لگی۔

یہ باتیں سترہ سال کا یمان کر رہا ہے آپ سے جس کی ساری خواہشات ایک خواہش پہ بھاری پڑ گئی تھی اور وہ تھی آروش شاہ کی محبت۔یمان نے جانے کتنے سال بعد اُس کا نام لیا تھا جس کو سن کر نور حیران ہوئی تھی۔

کالج لائیف والا یمان چاہتا تھا اُس کو آروش شاہ کی توجہ ملے جب اُن کے ہاتھ میں کتابیں دیکھتا تھا نہ تو مجھے حد سے زیادہ جلن ہوتی تھی کیونکہ جب وہ کوئی کتاب پڑھتی تھی تو اُن کو آس پاس کے کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا تھا اور ایسی توجہ میں اپنے لیے چاہتا تھا چاہتا ہوں چاہتا رہوں گا پر کبھی انہوں نے مجھے ایسی توجہ نہیں تھی اُن کا تعلق سید گھرانے سے تھا میرا نہیں تو اِس میں میری تو کوئی غلطی نہیں تھی نہ محبت اوقات دیکھ کر تو نہ کی جاتی نہ پھر میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا یہ سوال مجھے ایک پل کے لیے بھی چین لینے نہیں دیتا اگر

میرے نصیب میں اُن کی محبت نہیں تھی تو پھر میرے دل میں محبت کا انوکھا احساس کیوں پیدا ہوا میں تو انجان تھا مجھے کیا خبر تھی ایسی محبتوں کی میرے لیے تو میری بہنیں اور والدین ہی سب کچھ تھے میری دُنیا اور میرا جنون تھا پاکستان کا مشہور سنگت بننا بس یہی تھا اور میں اِس میں مگن تھا پھر میری زندگی میں وہ آئی تو سب کچھ بدل گیا جہاں ہر وقت میرے چہرے پہ مسکراہٹ کا بسیرا ہوتا تھا وہ مسکراہٹ بس ان کے لیے مخصوص ہو گئ جب اُن پہ نظر نہیں پڑتی تھی تو بے سکونی سی محسوس ہوتی تھی میں مریضِ عشق بن گیا تھا جس کی دوا بہت مہنگی تھی اور میں ایک لاعلاج بیماری کا مریض بن گیا۔ یمان جیسے اپنی باتوں سے خود کا مذاق اُڑا رہا تھا نور کافی پینا بھول کر یک ٹک یمان کا چہرہ دیکھنے لگی اُس کو بے اختیار یمان پہ ترس آیا جو مضبوط نظر آنے والا شخص مضبوط نہیں تھا۔

میں چلتا ہوں کافی تو ٹھنڈی ہو گئ۔ یمان کافی کا کپ نور کے ہاتھ میں دیتا بولا

www.novelsclubb.com

گُڈ نائٹ۔ نور نے کہا

گڈ نائٹ۔ یمان اتنا کہتا اپنے کمرے میں آیا۔

میڈیسن کہاں گئ؟ یمان کمرے میں داخل ہوتا سائیڈ ٹیبل کے ڈرار کھول کر وہاں سے اپنی میڈیسن لینی چاہی مگر وہ نہیں تھی تبھی وہ اپنی پیشانی مسلتا ارمان کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

السلام علیکم سر۔ارمان نے پہلی ہی بار میں بار کال ریسیو کرتا سلام کرنے لگا۔

میری میڈیسن کہاں ہیں جو تمہیں کہا تھا میرے کمرے کی سائیڈ ٹیبل کی ڈرار میں رکھنا۔ یمان کا سلام کا جواب دیئے بنا کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہلتا بے چینی سے پوچھنے لگا۔

سر وہ تو

کیا وہ تو جلدی بتاؤ مجھے ضرورت ہے اُس کی۔ یمان اُس کی بات کاٹتا پریشانی سے بولا

وہ سر دلاور نے کہا تھا آپ کو نہیں دینی۔ارمان نے ہچکچاہٹ میں بتایا

www.novelsclubb.com

کیا مطلب نہیں دینی اُن کو بتایا کس نے تھا۔ یمان غصے سے پوچھنے لگا۔

مجھ سے پوچھا تھا۔ارمان نے ڈر کر بتایا

تم سے پوچھااور تم نے بتادیا کیا کہنے ہے تمہارے جب میں نے ایک بار منع کر دیا تھااُن کو میری پرسنل ایکٹویٹی کے بارے میں نہیں بتانا تو کیوں بتایا؟ یمان اُس پہ گرجا

سوری سر اُن کو آپ کی فکر رہتی ہے اور جو آپ میڈیسن لیتے ہیں وہ آپ کی صحت کے لیے ٹھیک نہیں آپ ہر رات ایک کے بجائے دو تین ایک ساتھ نگل لیتے تھے تبھی سر دلاور نے اُس کو اُٹھوالیا آپ کے کمرے سے۔ارمان نے وضاحت دیتے کہا

کسی کام کے نہیں تم پتا نہیں میں نے کیوں تمہیں اپنے کام کے لیے ہائیر کیا ہے۔ یمان سخت لہجے میں اُس کو سُنا تا کال بند کر گیا۔دوسری طرف ارمان اپنے سیل فون کی اسکرین تکتا رہ گیا۔

یمان اپنا موبائیل بیڈ پہ پھینکتا اپنے کمرے سے نکلتا دلاور خان کے کمرے کے پاس آکر دروازہ نوک کیا۔

www.novelsclubb.com

یمان تم اِس وقت خیریت ؟دلاور خان دروازے کے پاس آکر حیرت سے یمان سے پوچھنے لگے پھر ایک نظر پلٹ کر بیڈ پہ سوئی زوبیہ بیگم پہ ڈال کر وہ خود دروازہ بند کر کے باہر آئے۔

مجھے میری میڈیسن چاہیے جو آپ نے میرے روم سے اُٹھوائی تھی۔ یمان نے اپنے آنے کا مقصد بتایا

وہ تمہیں نہیں مل سکتی۔ دلاور خان نے سہولت سے انکار کیا

کیوں نہیں مل سکتی مجھے وہ چاہیے۔ یمان بضد ہوا

دیکھو یمان تمہیں پتا ہے وہ میں تمہیں کیوں نہیں دے رہا جانے کیوں تم اپنی جان کے دُشمن بنے ہوئے ہو میں تم سے اتنا غافل جانے کیسے ہو گیا جو تم یہ میڈیسن پانچ سالوں سے یوز کر رہے ہو مجھے پتا ہی نہیں تھا وہ تو شکر ہے جو اُس دن ڈاکٹر نے مجھے بتایا میں نے ارمان کی خوب کلاس لی تبھی اُس نے مجھے بتایا۔ دلاور خان نے سنجیدگی سے کہا

ارمان کو میں نے منع کیا ہوا تھا میری ایسی کسی پرسنل ایکٹویٹی کا نہ بتائے وہ آپ کو مجھے پتا تھا آپ نے ایسا سلوک کرنا ہے پھر۔ یمان ناراض لہجے میں بولا

ارمان تمہارا اسسٹنٹ بعد میں ہے پہلے تمہارا ایک اچھا دوست ہے اِس لیے ہماری طرح اُس کو بھی تمہاری پریشانی ہوتی ہے میں جانتا ہوں تم نے اُس کی کلاس لی ہو گی ذرہ خیال کیا کرو دو سے تین سال بڑا ہے وہ تم سے۔ دلاور خان نے اُس کو جھڑکا۔

کوئی بڑا نہیں مجھ سے سیم اتنج ہے۔ یمان فورن سے بولا

بیٹا جی خود کو تم نے جو اتنا پہلوان بنالیا ہے نہ اُس سے تمہاری عمر نہیں چُھپ سکتی اِس لیے کوششیں بیکار ہیں۔ دلاور خان نے بھگور کر تیر مارا

مجھے آپ سے بحث نہیں کرنی مجھے میڈیسن چاہیے مجھے اُس کے بنا نیند نہیں آتی۔ یمان نے زچ ہو کر کہا

وہ اِس لیے کیونکہ تم نے خود کو اُس کا عادی بنالیا ہے ایک دو دن نہیں کرو گے استعمال تو خود ہی نیند آجائے گی۔ دلاور خان نے ہری جھنڈی دیکھائی۔

آپ نہیں دینگے کے تو موم کے پاس جاؤں گا یا پھر اسٹور سے بھی لے سکتا ہوں۔ یمان کا لہجہ دھمکی آمیز ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

رات کے دو بجے کونسا اسٹور اوپن ہو گا؟ دلاور خان اُس کو تنگ کرنے لگے۔

ہو گا کوئی نہ کوئی۔ یمان نے کہا

چپ چاپ اپنے کمرے میں جاؤ چوکیدار دروازہ نہیں کھول رہا تمہارے لیے رات کا وقت ہے مجھے بھی سونے دو خود بھی سو جاؤ۔دلاور خان جمائی لیتے بولے

میرے ساتھ زیادتی ہے۔یمان نے احتجاج کیا۔

یہاں سے رائٹ جا کر فرسٹ نمبر پہ جو کمرہ ہے وہ تمہارا ہے وہاں جاؤ۔دلاور خان اُس کی بات نظر انداز کر کے ہاتھ سے اِشارے سے اُس کو اُس کا کمرہ بتانے لگے تو یمان ایک نظر اُن پہ ڈالتا جانے لگا جب دلاور خان نے اُس کو آواز دی۔

سنو یمان

جی۔یمان رک گیا۔

یہ جو تم بوڈی وغیرہ کے چکر میں ڈوز لیتے ہو نہ اُس کو بھی ختم کرو ایسا نہ ہو پھر ہمیں تمہارے کمرہ کا دروازہ ہٹا کر بڑا سا گیٹ لگوانا پڑے۔دلاور خان نے بڑے سنجیدگی سے کہا البتہ اُن کی آنکھیں مسکرا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

میں کوئی ڈوز نہیں لیتا دوسری بات میں یہاں آپ سے اپنی نیند کی دوائی لینے آیا تھا نہ کے آپ کے طعنے سُننے آپ نے تو حد ہی کر دی۔ یمان جھنجھلا کر کہتا چلا گیا۔ دلاور خان بھی ہنس کر اپنے کمرے میں آئے۔

کیا کہہ رہا تھا یمان؟ دلاور خان بیڈ پہ بیٹھے تو زوبیہ بیگم نے پوچھا جو جانے کب جاگ گئ تھی۔

کچھ خاص نہیں تم سو جاؤ۔ دلاور خان نے ٹالا

مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔ زوبیہ بیگم اُٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئ۔

اِس وقت کونسی بات کرنی ہے؟ دلاور نے گھڑی میں وقت دیکھ کر کہا

مجھے بہت عجیب خواب آیا تھا اِس لیے بات کرنا چاہتی ہوں ابھی۔ زوبیہ بیگم نے کہا

www.novelsclubb.com

کہو میں سن رہا ہوں۔ دلاور خان نے کہا

تئیس سال ہو گئے ہیں کیا آپ اپنا وعدہ بھول چُکے ہیں۔ زوبیہ بیگم نے بس اتنا کہا تھا پر دلاور خان ساری بات سمجھ چُکے تھے۔

تئیس سال سات ماہ پندرہ دن ہو چکے ہیں اور میں کچھ نہیں بھولا جہاں تم نے اتنا صبر کیا ہے وہاں کچھ اور کر لوں۔ دلاور خان نے کا لہجہ یکدم سنجیدہ ہو گیا تھا پہلے والی شوخی یکدم غائب ہو گئی تھی۔

یمان اپنے کمرے میں آیا اُس نے سونے کی بہت کوشش کی پر نیند نہیں آئی تو وہ اُٹھا وارڈروب کی جانب آیا وہاں اپنے پرسنل ڈرار کا لاک اوپن کیے اُس نے وہاں سے ایک ڈبہ نکالا جو ربن میں بند تھا۔ یمان اُس کو لیتا بیڈ پہ بیٹھ کر ربن کھول کر ڈبے کو کھولا تو اُس کی نظر اپنی مطلوبہ چیز پہ پڑی جو ریڈ کلر کی چٹ تھی۔ اُس کو دیکھ کر یمان کی آنکھوں کے سامنے وہ پل لہرایا جب اُس نے پہلی بار اِس چٹ کو ہاتھ میں پکڑا تھا جب اُس نے وہ چٹ پہ لکھی تحریر پڑھی تھی۔

www.novelsclubb.com

تمہاری آواز بہت خوبصورت ہے سُننے والا مسمرائز ہو جاتا ہے۔

پھر وہ دن یاد آیا جب اُس نے دوبارہ سے اِس چٹ کو حاصل کیا تھا۔

!ماضی

یمان۔ فجر کی آواز پہ وہ یکدم پلٹا تھا

جی۔ یمان اپنی حالت پہ قابو پائے بولا

تم جا رہے ہو پر جلدی آنا ہمیں تمہاری ضرورت ہے میرے بیٹے کو بھی تمہاری ضرورت ہے بہت۔ فجر نے نم لہجے میں اپنی گود میں موجود ایک سالہ یامین کو دیکھ کر اُس سے کہا

آپ اپنا اور یامین کا بہت خیال رکھئیے گا پر میں اپنے آنے کی اُمید نہیں دلا سکتا آپ اور یامین میرے ساتھ چلے مجھے یہاں وحشت ہوتی ہے۔ یمان بے بسی سے بولا

غلط کر رہے ہو۔ فجر نے اُس کو سمجھانا چاہا

کیا صحیح ہے اور کیا غلط اِن سب سے اب میں بہت دور چلا آیا ہوں۔ یمان کہتا اُس کی گود سے یامین کو لیکر اُس پہ پیار کرنے لگا۔

تم پہ گیا ہے پورا تمہاری طرح اِس کے گالوں پہ بھی ڈمپلز ہیں۔ فجر نے دونوں ماموں بھانجے کو دیکھ کر کہا۔

دعا کیجیے گا قسمت میرے جیسی نہ ہو۔ یمان یامین کا ماتھا چوم کر بولا تو فجر کو لگا جیسے اُس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔

کیوں ایسی باتیں کر کے تپا رہے ہو۔ فجر نے افسوس سے کہا

میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے۔ یمان یامین کو فجر کی طرف بڑھا کر بولا

ایک چیز لینا بھول رہے ہو۔ فجر کی بات پہ یمان کے قدم تھمے تھے۔

کونسی چیز؟ یمان سوالیہ نظروں سے فجر کو دیکھنے لگا جواب میں فجر نے اپنی بند مٹھی یمان کی طرف بڑھا کر اُس کو کھولا۔

فجر کے ہاتھ میں وہ چِٹ دیکھ کر یمان تیر کی تیزی سے اُس کے پاس آ کر وہ چٹ اپنے ہاتھ میں لے گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آپ کو کہاں سے ملی؟ یمان کا لہجہ اتنا اچانک خوشگوار محسوس کر کے فجر کا دل کٹ کے رہ گیا تھا۔

مجھے لگا تھا تم کوئی خاص ری ایکشن نہیں دو گے مگر اب معلوم ہوا تمہیں ابھی تک وہ یاد ہے بھول کیوں نہیں جاتے اِس کو۔ فجر نے کہا

شکریہ آپی مجھے یہ دینے کے لیے۔ یمان اُس کی بات سرے سے نظر انداز کر گیا تھا۔

کیا تھا اُس لڑکی میں کیا ہے اِس معمولی کاغذ کے ٹکڑے میں جو تمہارے چہرے پہ اچانک رونق آ گئی ہے مت بھولوں اُس نے تمہاری ہنستی بستی زندگی کو اُجاڑا تھا۔ فجر نے اُس کو حقیقت سے آگاہ کرنا چاہا

جس کو آپ معمولی سا کاغذ کا ٹکڑا بول رہی ہیں آپ کو نہیں پتا یہ میرے لیے کیا ہے کبھی کبھی معمولی نظر آنے والی چیز انسان کے جینے کی وجہ بن جاتی ہے میری زندگی انہوں نے نہیں اُجاری یہ سب میری قسمت میں تھا۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا

پتا ہے یمان جب میں نے اِس چٹ کو تمہارے کمرے کی الماری میں دیکھا اِس میں موجود تحریر کو پڑھا تو میرا دل چاہا اِس کو آگ لگا دوں پر پھر پتا نہیں کیوں نہیں جلایا۔ فجر کی بات پہ یمان کے چہرے پہ اُداس مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔

میرے پاس بس یہ ایک چیز ہے نشانی کے طور پہ۔ یمان نے کہا

فریم کروا کر دیوار پہ چسپاں کر دوں۔ فجر نے طنزیہ کیا۔

ضرورت پڑی تو ضرور۔ یمان نے جوابً کہا۔

!حال

ایک آنسو یمان کی آنکھ سے نکل کر اُس چٹ پہ پڑا تو یمان نے فورن سے آہستہ سے اُس کو صاف کیا اُس کو ڈر لگنے لگا کہیں تحریر مٹ نہ جائے۔

آپ چاہے میری قسمت میں نہیں تھی مگر میرے دل میں آپ کے علاوہ نہ کوئی ہے اور نہ کوئی کبھی آئے گا میں نے بس ایک لڑکی سے عشق کیا ہے اور وہ آپ ہیں آپ کے علاوہ کسی اور چاہنا کسی اور کو سوچنا میں حرام سمجھتا ہوں۔ چٹ پہ موجود آروش نام پہ اپنا ہاتھ پھیرتا یمان تصور میں اُس سے مخاطب ہوا۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤

رات کے پہر آروش کی آنکھ کُھلی تو اُس نے اپنے کمرے کی لائٹ آن کر کے وقت دیکھا جہاں رات کے تین بج رہے تھے وقت دیکھ کر اُس نے گہری سانس بھر کر بیڈ سے اُٹھ کر

واشروم کی طرف بڑھی وضو کرنے کی نیت سے۔وضو کرنے کے بعد وہ جائے نماز لیتی تہجد نماز کی نیت کر کے مُسلے پہ کھڑی ہو گئ۔

دعا کا وقت آیا تو اُس نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے اُس کی آنکھوں سے آنسو زار و قطار بہنے لگے تھے جس سے لاپرواہ وہ اپنے ہاتھوں کو بس دیکھے جا رہی تھی۔

یااللہ مجھے معاف کر دے۔پانچ منٹ بعد اُس کے ہونٹ پھڑ پھرائے۔

میں بہت گنہگار ہوں پلیز یااللہ مجھے معاف کر دے میری سوچوں کو میرے اختیار میں کر دے میں کسی نامحرم کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتی میرے اللہ مجھے اِس گناہ سے بچا لے آپ جانتے ہیں سب جانتے ہے میرے اندر ایک پچھتاوا تھا اُس کی موت کا جواب ختم ہو گیا ہے کیونکہ وہ زندہ ہے مجھے اُس سے نفرت سے آپ پلیز اُس کو میرے خیالوں سے باہر کر دے میں نفرت میں بھی اُس کے بارے میں نہیں سوچنا چاہتی آپ پلیز مجھے ایسا بنا دے جیسا آپ چاہتے ہیں میری سوچ کو پاک کر دے تاکہ کسی نامحرم کا خیال میرے دماغ میں نہ آئے میں اپنا مقام جانتی ہوں میں یہ بھی جانتی ہوں میرا تعلق کس خاندان سے ہے یااللہ جس طرح آپ نے مجھے نماز پڑھنے کی قرآن پڑھنے کی توفیق دی ہے ٹھیک

اُسی طرح مجھ میں اتنی ہمت پیدا کرے جو میں کوئی غلط خیال اپنے دماغ میں نہ لاؤں بیشک آپ ہر چیز پہ قادر ہے۔آروش روتے ہوئے دعا مانگنے کے بعد اُٹھ کر واپس اپنے بیڈ پہ آکر لیٹ گئی تھی اُس کو پتا تھا اب ساری رات جاگ کے گزارنی ہے کیونکہ نیند کو تو اُس کے پاس آنا نہیں۔

ایک طرف دور اسلام آباد میں یمان مستقیم رات کے وقت اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا آسمان میں موجود چاند کو دیکھ رہا تھا تو دوسری طرف اپنے گاؤں کی حویلی میں موجود آروش جاگ کر رات گزار رہی تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

شازل اور ماہی کو شہر پہنچتے وقت کافی دیر ہو چکی تھی شازل اُس کو گھر چھوڑتا خود کسی کام سے باہر چلا گیا تھا جس پہ ماہی پورے گھر کا جائزہ لینے لگی جو تین کمروں پہ مشتمل ایک خوبصورت سا اپارٹمنٹ تھا بڑا سا ٹی وی لاؤنج تھا عین پاس شاید بیٹھک کی جگہ تھی جس کو ڈرائینگ روم کا نام دیا ہوا تھا ماہی نے پورا گھر چیک کر لیا تھا تینوں کمرے لاکڈ تھے ڈرائینگ روم تک کا دروازہ بھی بند تھا طویل سفر کرنے کے بعد اُس کو تھکاوٹ محسوس

ہو رہی تھی تبھی لاؤنج میں موجود صوفے پہ بیٹھ کر شازل کے آنے کا انتظار کرنے لگی عبایا اُس نے کب کا اُتار دیا تھا اب وہ سادہ سے گلابی کلر کے شلوار قمیض میں ملبوس تھی

پتا نہیں کب آئے گے اتنی رات ہو گئی ہے یہ بھی نہیں سوچا ایک عدد بیوی کو گھر میں اکیلا چھوڑ آیا ہوں جو یہاں پہلی بار آئی ہے۔کافی دیر تک شازل کو نہ آتا دیکھ کر ماہی نروٹھے پن سے بڑبڑائی ایک تو اب اُس کی کمر تک اکڑ گئی تھی۔

صوفے پہ سو جاتی ہوں۔ماہی اپنے پیر سیدھے کرتی صوفے کو اپنا بیڈ بنا لیا تھکن کی وجہ سے جلدی ہی نیند نے اُس کو اپنی آغوش میں لے لیا۔

ماہی

www.novelsclubb.com

ماہی

اُٹھو شاباش یہاں کیوں سو رہی ہوں۔شازل کھانے پینے کا سامان لایا تھا تو اُس کی نظر بے آرامی سے صوفے پہ سوئی ماہی پہ پڑی تبھی وہ شاپرز ٹیبل پہ رکھتا ماہی کو جگانے لگا۔

آپ۔ماہی نے اپنی آنکھیں کھولی تو شازل کو خود پہ جھکا پایا تو فورن سے اُٹھ بیٹھی۔

ہاں میں کھانا لایا تھا تمہیں بھوک لگی ہو گی۔شازل نے بتایا

آپ نے بہت دیر کر دی۔ماہی ڈوپٹہ اچھے سے کندھوں پہ ڈالتی شازل سے پوچھنے لگی۔

ہاں یار بس دیر ہو گئی تم بیٹھو یہاں میں کچن سے پلیٹس لاتا ہوں۔شازل نے کہا

مجھے بتائے میں لیکر آتی ہوں۔ماہی نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

تم بیٹھو میں لاتا ہوں۔شازل اُس کو بیٹھنے کا اِشارہ کرتا خود کچن کی جانب گیا۔

میں نے اپنے ایک دوست سے کہا ہے کچھ دن تک ملازمہ کا بندوبست ہو جائے گا۔شازل واپس آتا ماہی کو بتانے لگا۔

ملازمہ کیوں؟ماہی نے حیرت سے پوچھا

www.novelsclubb.com

میں تو دن میں زیادہ تر باہر ہوتا ہوں تمہیں اگر کوئی کام ہو تو اُس سے کہنا اور وہ ساتھ ہو گی تو تمہیں یوں اکیلے رہنے میں بوریت بھی نہیں ہو گی پہلے سوچا حویلی میں سے کسی ملازمہ کو لاؤں پھر اپنا خیال جھٹک دیا۔شازل پلیٹس لگاتا بتانے لگا۔

نہیں مجھے کسی ملازمہ کی ضرورت نہیں۔ماہی نے انکار کیا۔

کیوں ضرورت نہیں تمہارے سارے کام وہ کیا کر دیا کرے گی تمہیں پتا ہے حریم کے پاس بھی ایک کام والی ہے جو اُس کے سارے کام کر دیتی ہے نور نازلین کے پاس بھی ہے آروش کے پاس تو بچپن سے ہوتی تھی ایک پر پتا نہیں کیوں وہ ملازمہ غائب ہو گئی پھر اُس کے بعد میں نے آروش کے پاس کسی ملازمہ کو نہیں دیکھا۔شازل تفصیل سے سب کچھ اُس کو بتانے لگا اور ساتھ کھانا کھانے کی شروعات بھی کرنے لگا۔

آپ کے یہاں حویلی میں تو ملازموں کی فوج ہے پر مجھے اپنا کام خود کرنے کی عادت ہے یہاں میں آپ کا اور اپنا کام کر لوں گی مجھے اچھا لگے گا۔ماہی نے مسکرا کر کہا

مرضی ہے تمہاری۔شازل نے زیادہ فورس نہیں کیا

آپ ویسے کیا کام کرتے ہیں؟ماہی کو اچانک خیال آیا تو پوچھا

میں مونال ریسٹورنٹ میں ویٹر کی جاب کرتا ہوں۔شازل نے سنجیدہ لہجے میں بتایا تو ماہی کھانا بھول کر حیرت سے شازل کو دیکھنے لگی جو سکون سے پانی پی رہا تھا

واقع؟ماہی کو یقین نہیں آیا

ہاں کیوں کیا ویٹر کی جاب کرنے میں کوئی قباحت ہے؟ شازل نے پوچھا

نہیں پر وہ جاب آپ کرتے ہیں؟ ماہی کو اب بھی یقین نہیں آرہا تھا۔

ہاں تمہیں میرا گھر دیکھ کر لگ نہیں رہا میں کتنا غریب بندہ ہوں۔ شازل کو ماہی کا حیرانگی سے بھرا چہرہ دیکھ کر ہنسی آرہی تھی۔

آپ کا یہ اپارٹمنٹ بہت خوبصورت ہے آپ غریب تو نہیں بلکہ آپ کا تعلق بہت اونچے خاندان سے ہیں آپ شہباز شاہ کے بیٹے ہیں جو گاؤں کے سرپنچ ہیں۔ ماہی نے جلدی سے کہا

بلکل میں شہباز شاہ کا بیٹا ہوں مگر مجھے اپنی زندگی اپنے طریقے سے گزارنا پسند ہے مجھے کسی کا پابند ہونا اچھا نہیں لگتا میں یہاں رہتا ہوں کیوں رہتا ہوں اِس لیے کیونکہ یہاں کوئی مجھے روک ٹوک نہیں کرتا یہاں ایسے کوئی اصول نہیں جن کو دیکھ کر میرا دل خراب ہو مجھے ایڈونچر سے بھری زندگی پسند ہے جو مجھے چاہیے اور وہ گاؤں میں نہیں یہاں میسر ہے میں اگر گاؤں میں رہوں گا تو لالہ کی طرح زمینے کی دیکھ بھال کرنے ہو گی ڈیرے پہ جانا ہو گا لوگوں کے مسائل سُننا پڑے گے کیونکہ میں شہباز شاہ کا بیٹا ہوں پھر فیصلہ مجھے وہ کرنا

پڑے گا جو بڑا آدمی ہو گا کوئی غریب آدمی کا ہو گا تو ہم اُسے غلط قرار دینگے سیدھی بات یہ ہے مجھے زمینوں کی دیکھ بھال کرنا پسند نہیں کچھ سال بعد نئے سرپنچ کا فیصلہ ہو گا لالہ نے انکار کر دیا ہے میں نہیں چاہتا وہاں کوئی میرا نام لے تبھی میں گاؤں سے دور رہتا ہوں کیونکہ جب وقت آئے گا کوئی بھی سرپنچ پہ میرا نام نہیں لے گا میں نے گاؤں والوں کے لیے کیا ہی کیا ہے مجھے اپنی اِس زندگی سے پیار ہے جو میں جی رہا ہوں یہاں سکون ہے۔شازل کھانے سے ہاتھ اُٹھاتا سنجیدگی سے بتانے لگا۔

آپ کی ہر بات ٹھیک مگر آپ ویٹر کی جاب کیسے آپ تو بہت پڑھے لکھے ہیں میں نے تو سُنا تھا آپ اور آپ کے بھائی آکسفورڈ یونیورسٹی میں پڑھے ہیں۔ماہی نے کہا تو شازل کا قہقہہ نکل گیا۔

ہاہاہاہاہاہاہاہی یو آر سو کیوٹ مطلب تم کیا واقع اتنی معصوم ہو میں نے تو ایسے ہی جسٹ مزاقً تم سے کہا۔شازل اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس کے گال کھینچ کر بولا تو ماہی اپنی جگہ چور سی ہو گئی۔

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 24

کمرے سب لوکڈ ہیں اور مجھے سونا ہے۔ کھانے سے فارغ ہو کر ماہی نے شازل سے کہا

میں کھولتا ہوں آج ہم روم شیئر کرتے ہیں کیونکہ باقی کے جو دو کمرے ہیں اُن کی صفائی نہیں ہوئی اور سامان بھی کوئی نہیں کل میں فرنیچر کا بندوبست کر لوں گا۔ شازل نے کہا

تو کیا ہم الگ الگ رومز میں رہے گے۔ ماہی نے پوچھا

ہاں کیونکہ حویلی میں تو مجبوری تھی یہاں تو ایسا کچھ نہیں۔ شازل نے عام انداز میں کہا اور ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

اچھا۔ ماہی کا دل اُداس ہو گیا تھا اُس کا دل اچانک سے ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا اُس کو یہ بات تکلیف پہنچا رہی تھی کے شازل اُس کو ایک موقع تک نہیں دے رہا تھا چاہے جیسے بھی

جن بھی حالات میں اُن کی شادی ہوئی تھی پر شادی تو ہوئی تھی نہ شریعت کے حساب سے وہ میاں بیوی تھے پر یہ بات شاید شازل جان کر بھی نظر انداز کر رہا تھا۔

ماہی۔شازل نے کمرے سے آواز دی تو وہ اپنی سوچو کی دُنیا سے باہر آئی۔

جی آتی ہوں۔ماہی خود کو کمپوز کرتی کمرے میں داخل ہوئی جہاں بیڈ پہ شازل بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا موبائیل میں مصروف تھا۔ماہی خاموشی سے چلتی بیڈ کی ایک سائیڈ پہ آتی کروٹ بدل کر لیٹ گئی پھر کچھ سوچ کر اُس نے اپنا رخ شازل کی طرف کیا جو موبائل میں جانے کیا کر رہا تھا۔

آپ کو لائف پارٹنر کیسی پسند ہیں؟ماہی کے چانک سوال پہ شازل چونک کر اُس کو دیکھنے لگا۔

یہ کیسا سوال ہے۔شازل اپنا سیل فون سائیڈ ٹیبل پہ رکھتا اُس کی جانب متوجہ ہوا۔ماہی نے شازل کو سیل فون رکھتے دیکھا تو اُس کو خوشی ہوئی کے وہ اُس کی بات عدم دلچسپی سے نہیں بلکہ دلچسپی سے سن رہا ہے۔

مطلب آپ نے شادی کے حساب سے کسی لڑکی کو آئیڈیلائیز کیا ہو گا نہ۔ماہی نے سمجھانا چاہا

نہیں میں نے ایسا کچھ نہیں سوچا۔شازل اتنا بتا کر اُس کی طرف کروٹ لیکر لیٹ گیا۔

کیوں؟ماہی کو حیرت ہوئی۔

تم حیران بہت ہوتی ہو۔شازل نے شرارت سے اُس کی ناک دبائی۔

بتائے نہ کیوں نہیں سوچا۔ماہی نے بے چینی سے پوچھا۔

کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا شادی کرنا میری زندگی کی ڈکشنری میں شادی کرنا نہیں تھا۔شازل نے بتایا

یہ کیا بات ہوئی شادی تو ہر کوئی کرتا ہے۔ماہی کو سمجھ نہیں آیا

www.novelsclubb.com

مجھے نہیں تھا پسند شادی کرنا۔شازل بیزار شکل بنائے بولا

کیا آپ کو کوئی پسند تھی جو آپ کو نہیں ملی تو آپ نے شادی کا خیال اپنے ذہن سے نکال دیا؟ماہی نے غور سے شازل کا چہرہ دیکھا

مجھے کبھی کوئی لڑکی پسند نہیں آئی اگر آتی تو میں ڈنکے کی چوٹ پہ اُس سے شادی کرتا۔ شازل مضبوط لہجے میں بولا

کیسے مطلب خاندان کی لڑکیاں تو آپ نے دیکھی نہیں ہوتی پردہ جو ہوتا ہے اور اگر آپ کو خاندان سے باہر کی لڑکی پسند آتی تو وہ کیسے آپ سے ملتی آپ کے یہاں تو خاندان سے یا ذات سے باہر شادیاں نہیں ہوتی نہ؟ ماہی متجسس لہجے میں بولی

ہاں پر اگر پسند آتی تو میں اُس کو پالیتا کسی اور کے لیے چھوڑتا نہیں۔ شازل سکون سے کہتا سیدھا لیٹ گیا۔

اچھ

اب سو جاؤ رات بہت ہو گئی ہے باقی کی باتیں پھر کبھی ہو گی۔ ماہی کچھ کہنے والی تھی جب شازل نے بیچ میں اُس کو خاموش کروادیا جس پہ ماہی نے منہ بنالیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

حریم بی بی آپ کو دُرید شاہ ہال میں بلا رہے ہیں۔ حریم کتاب کی ورق گردانی کرنے میں مصروف تھی جب ملازمہ نے کمرے میں آکر اطلاع دی

ٹھیک ہے آپ جائے ہم آتے ہیں۔ حریم کتاب سائیڈ پہ کرتی اچھے سے ڈوپٹہ پہن کر بولی۔

جی ٹھیک ہے۔ ملازمہ اتنا کہتی واپس چلی گئ

السلام علیکم۔ دُرلا۔ حریم ہال میں آتی مسکرا کر سلام کرنے لگی

وعلیکم السلام آؤ بیٹھو۔ دُرید نے کہا تو وہ اُس کے ساتھ والے صوفے پہ براجمان ہوئی۔

آپ کو کوئی کام تھا؟ حریم نے پوچھا

بنا کام کے بات نہیں ہو سکتی کیا؟ دُرید نے شرارت سے پوچھا

ہو سکتی ہے بلکل یہاں ہم آپ سے ہی تو بات کرتے ہیں۔ حریم نے مسکرا کر کہا

تمہاری رزلٹ کے آنے کی ڈیٹ انائوس ہوئی ہے؟ دُرید نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

ابھی تک تو نہیں ہوئی شاید ایک دو دن تک آجائے۔ حریم نے بتایا

ہمم ٹھیک میں نے کچھ یونیورسٹیز دیکھی ہے تم بتانا

سچ دُرلا ہمیں تو پنجاب یونیورسٹی میں ایڈمیشن کروانا ہے لاہور میں کتنا پیارا شہر ہے نہ۔دُرید ابھی بتا ہی رہا تھا جب حریم پر جوش ہوتی اُس کی بات کاٹ کر بولی

لاہور یہاں سے بہت دور حریم اور میں تمہیں اتنا دور نہیں بھیج سکتا شازل اسلام آباد میں ہے اور اب تو اُس کے ساتھ اُس کی بیوی بھی ہے اِس لیے میں تمہیں وہاں بھیجوں گا تاکہ مجھے بھی تسلی ہو۔دُرید نے سنجیدگی سے کہا

اچھا ٹھیک ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں اسلام آباد میں پھر ہمیں مری بھی جائے گے سُنا ہے وہاں بہت ٹھنڈ ہوتی ہے۔ حریم نے فورن سے فرمانبرداری کا مظاہرہ کیا کیونکہ اسلام آباد جانے میں اُس کو کوئی مسئلہ نہیں ہوا ہاسٹل سے اچھا تھا وہ گھر میں رہتی وارڈن کی کوئی روک ٹوک بھی نہ ہوتی۔

تمہارا رزلٹ آجائے پر مجھے کوئی اور بات بھی کرنی تھی۔دُرید اصل بات پہ آیا

جی کہیے۔ حریم فورن متوجہ ہوئی۔

تابش کو جانتی ہو؟دُرید نے پوچھا

آپ کے کزن؟ حریم نے جیسے تُکا لگایا۔

ہاں وہی۔دُرید نے پوچھا

ہم انہیں کیسے جان سکتے ہیں۔حریم کی بات پہ دُرید نے اُس کو گھورا

آپ کے کزن تو ایسے کہا جیسے بہت اچھے سے جانتی ہو اُسے۔دُرید نے سر جھٹک کر کہا

ہمیں بس اُن کا نام معلوم ہے کیونکہ وہ آپ کے کزن ہیں۔حریم نے کندھے اُچکا کر کہا

اماں سائیں سے خالہ جان نے تمہارا رشتہ مانگا ہے انہیں تم پسند ہو اور وہ تمہیں تابش کی دولہن بنانا چاہتے ہیں۔دُرید کی بات کسی بم کی طرح اُس کے سر پہ گری تھی حریم کی مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی تھی وہ بے یقین اور حیرت کے ملے جُلے تاثرات کے ساتھ دُرید کا چہرہ دیکھنے لگی اُس کے تاثرات نوٹ کرتا دُرید سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچ گیا۔

کیا تمہیں اعتراض ہے۔دُرید نے اندازہ لگایا

www.novelsclubb.com

جی بلکل ہمیں اعتراض ہے۔حریم اپنی جگہ سے اُٹھتی دُرید سے بولی اُس کا دل خوف سے دھڑک رہا تھا دُرید کی بات اُسے پریشانی میں مبتلا کر گئی تھی۔

پر کیوں تابش بہت اچھا لڑکا ہے۔دُرید نے سمجھانا چاہا

ہمیں کوئی غرض نہیں کسی کے اچھے ہونے سے ہمیں ابھی شادی نہیں کرنی۔ حریم کی آواز بھر آئی تھی جس کو محسوس کر کے دُرید پریشان ہوا۔

تمہاری پڑھائی پہ کوئی اثر نہیں پڑے گا اِس لیے اُس کے لیے تم پریشان نہ ہو۔ دُرید کو لگا شاید وہ ابھی پڑھنا چاہتی ہے تبھی اُس کو تسلی کروانے لگا۔

ہمیں اِس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔ حریم اتنا کہتی اپنے کمرے کی طرف بھاگی پیچھے دُرید پریشانی سے اُس کے رد عمل کے بارے میں سوچنے لگا اُس کو اندازہ نہیں تھا حریم اتنا شدید قسم کا رد عمل دے گی۔

اپنے کمرے میں آ کر حریم اوندھے منہ بیڈ پہ لیٹ کر رو پڑی۔

ہمیں نہیں کرنی کسی سے شادی وہ ہم سے ایسی بات کیسے کر سکتے ہیں۔ حریم ہچکی کے درمیان بڑبڑائی۔

www.novelsclubb.com

تم آج پھر آ گئے۔ فجر نے دوسرے دن ارمان کو دیکھا تو اُس کو حیرت ہوئی کیونکہ وہ جب بھی آتا تھا ایک یا دو ماہ بعد آتا تھا وہ بھی یمان کے کام سے اور آج اتنی جلدی اُس کا آنا سمجھ نہیں آیا۔

یامین سے ملنے آیا تھا وہ اُس کے اسکول کی چھٹیاں ہیں نہ۔ ارمان نے کہا

یامیں گھر پہ نہیں۔ فجر نے بتایا

کہاں گیا ہے وہ؟ ارمان نے جاننا چاہا

تم سے مطلب۔ فجر نے اُس کو گھورا

جی ظاہر ہے مطلب ہے ملنے جو آیا ہوں اتنی دور سے۔ ارمان نے معصوم شکل بنائی

لگتا ہے یمان نے تمہیں کام سے نکال دیا ہے ویلے ہو اب تبھی یہاں وہاں گھومتے رہتے ہو۔ فجر نے تُکا لگایا۔

ایسی کوئی بات نہیں میری جاب ہے۔ ارمان نے فخریہ بتایا

تو وہاں جاؤ یہاں تمہاری کوئی ضرورت نہیں۔ فجر نے اتنا کہہ کر دروازہ بند کرنا چاہا

www.novelsclubb.com

میں یامین سے ملنے آیا ہوں آپ پلیز اُس کو تو بلوائیے۔ارمان نے جلدی سے دروازے کے درمیان اپنا پیر رکھا

یہ کیا بد تمیزی ہے۔ فجر ناگواری سے بولی

بد تمیزی کہاں میں تو بس یامین کا پوچھ رہا تھا وہ مجھے مس کر رہا ہو گا۔ارمان نے دروازے کے درمیان اپنا پیر ہٹایا۔

وہ عجنبی لوگوں کو یاد نہیں کرتا اِس لیے تم جاؤ دوبارہ یہاں مت آنا۔ فجر نے دوٹوک انداز میں کہا

چلا جاؤں گا پر اتنا تو بتا دے یامین ہے کہاں؟ارمان کی سوئی ایک ہی جگہ پہ اٹکی ہوئی تھی۔

عیشا کے پاس گیا ہے۔ فجر نے زچ ہوتے بتایا

www.novelsclubb.com

عیشا کون؟ارمان نا سمجھی سے پوچھنے لگا

میری بہن۔ فجر نے دانت پیس کر بتایا

اوا چھا میرے ذہن سے نکل گیا آپ اُن کا ایڈریس بتادے میں لیکر آتا ہوں یامین کو۔ارمان اپنے سر پہ ہاتھ مار کر بولا

میں یمان سے کہوں گی تم بہت تنگ کرتے ہو۔فجر نے اُس کو دھمکی دی تو ارمان کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

میں نے کب آپ کو تنگ کیا۔ارمان نے احتجاجاً کہا

ابھی کیا کر رہے ہو؟فجر نے جتایا

میں تو بس یامین کا پوچھ رہا تھا۔ارمان نے کہا

یامین عیشا کی طرح رہے گا دو دن تک سُن لیا اب جاؤ۔فجر نے جان چھڑوانی چاہی

تو کیا آپ یہاں اکیلی ہوتی ہیں۔ارمان نے دوسرا سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

اب اگر تم یہاں سے نہیں گئے تو میں تمہارا یا اپنا سر دیوار پہ مار دوں گی۔فجر نے وارن کیا

میں جاتا ہوں پھر آؤں گا۔ارمان اُس کی دھمکی پہ سٹپٹایا۔

آروش تم سے بات ہو سکتی ہے؟دُرید آروش کے کمرے کا دروازہ نوک کر کے اُس سے بولا

جی لالہ ضرور آپ بتائے۔آروش نے مسکرا کر اندر آنے کی اِجازت دی۔

کیا تمہیں پتا ہے تابش کا رشتہ حریم کے لیے آیا ہے؟دُرید نے پوچھا

جی اماں سائیں سے سرسری سے بات ہوئی تھی اِس موضوع پہ۔آروش نے بتایا

میں نے حریم سے بات کی وہ کافی ڈسٹرب ہو گئی تھی کل سے اپنے کمرے سے نہیں نکلی تم اُس سے بات کرو جا کر اُس کو سمجھاؤ۔دُرید نے کہا

لالہ آپ کو نہیں لگتا حریم ابھی بہت چھوٹی ہے وہ شادی جیسی بڑی زمیداری پوری نہیں کر سکتی۔آروش نے اُس کی بات سن کر کہا

www.novelsclubb.com

اماں سائیں بضد ہے اور میں اُن کی ضد کے آگے مجبور ہوں۔دُرید اپنی پیشانی مسلتا پریشان کن لہجے میں بولا

آپ بھی اِس رشتے سے مطمئن نظر نہیں آرہے۔آروش غور سے دُرید کے تاثرات جانچتے کہا

میں چاہتا ہوں حریم اپنی پڑھائی پوری کرے وہ بہت معصوم ہے ابھی اُس کا بچپنا نہیں گیا ایسے میں شادی کروانا سراسر بے وقوفی اور اُس کے ساتھ ناانصافی ہے۔دُرید نے کہا

میں حریم سے بات کروں گی وہ ضرور میری بات کو سمجھے گی۔آروش نے کچھ سوچ کر کہا

ٹھیک ہے تم ضرور اُس سے بات کرنا ہم اُس کا بھلا چاہتے ہیں۔دُرید نے کہا

حریم۔آروش حریم کے کمرے میں آئی تو اُس کو کھڑکی کے پاس اُداس کھڑا پایا۔

جی۔حریم نے اُس کی طرف اپنا رخ کیا۔

www.novelsclubb.com

تم روئی ہو؟آروش نے اُس کی سرخ آنکھیں دیکھی تو فکر مند ہوئی۔

آپی ہمیں شادی نہیں کرنی آپ پلیز سب کو بتائے۔حریم آروش کے گلے لگتی روتے ہوئے اُس سے بولی

پر کیوں میں تو یہاں تمہیں بتانے آئی ہو تابش بہت اچھا ہے تمہیں بہت خوش رکھے گا سب سے بڑی بات اُس کو لالہ نے تمہارے لیے پسند کیا ہے تو وہ کیسے غلط ہو سکتا ہے۔آروش نے نرمی سے کہا تو حریم فورن سے اُس سے الگ ہوئی۔

ہمیں نہیں کرنی شادی آپ سب زبردستی کیوں کر رہے ہیں اگر ہم آپ پہ بوجھ ہیں تو بتادے ہم چلے جائے گے اپنے بابا کے یہاں۔ حریم اپنے آنسو صاف کرتی آروش سے بولی

یہ بات تم نے سوچ بھی کیسے لی تم ہم پہ بوجھ ہو۔آروش کے کچھ کہنے سے پہلے دُرید شاہ کا دروازے کے پاس کھڑا حریم سے بولا

تو ہمیں اور کیا سوچے یہ اچانک آپ سب کو ہماری شادی کا خیال کیسے آگیا۔ حریم نے رخ موڑ کر کہا آروش نے دُرید کو دیکھ کر باہر جانا سمجھا اِس لیے وہ چلی گئ۔

شادی تو ایک نہ ایک ہر لڑکی کی ہوتی ہے نہ اب جب تمہاری کرنا چاہتے ہیں تو تم اتنا اوور ی ایکٹ کیوں کر رہی ہو۔دُرید نے کہا

ہم اوورری ایکٹ نہیں کر رہے۔ حریم نے فورن سے کہا

دیکھو حریم تم ہم سب کو عزیز ہو تمہیں نہیں پتا میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں شاید آروش سے بھی زیادہ میں نے تمہارے لیے اگر شادی کا فیصلہ لیا ہے تو سوچ سمجھ کر دیا ہے۔دُرید اُس کا رخ اپنی جانب کیے بولا

اگر آپ ہم سے اتنی محبت کرتے ہیں تو خود کیوں شادی نہیں کر لیتے ہم سے۔ حریم کی بات سن کر دُرید پھٹی پھٹی نظروں سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگا جو آنکھوں میں اُمید کے جگنوں لیے اُس کے وجیہہ چہرے پہ نظر جمائے ہوئے تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤

آپ ناراض ہیں مجھ سے ؟ارمان اسٹوڈیو آتا یمان سے بولا جو آج اپنا نیو سونگ رکارڈ کروانے والا تھا۔

کیا مجھے نہیں ہونا چاہیے۔یمان اپنے گٹار کا جائزہ لیتا اُس سے پوچھنے لگا۔

مجھے دلاور سر نے حکم دیا تھا۔ارمان نے وضاحت دی۔

کل تم کہاں تھے ؟ یمان کے اچانک ایسے سوال پہ ارمان چونک پڑا۔

میں یہی تھا۔ارمان نے گڑبڑا کر کہا۔

اسلام آباد میں تو نہیں تھے دو دن سے۔یمان نے سرسری لہجہ اپنایا

مجھے کہاں جانا ہے یہی ہوتا ہوں۔ارمان نے جلدی سے کہا

تم بتانا نہیں چاہتے تو وہ الگ بات ہے ورنہ میں جانتا ہوں تم دو دن سے کراچی تھے کل رات اسلام آباد پہنچے ہو۔یمان کی بات پہ ارمان نے اپنا سر جھکا لیا۔

سر وہ

سب تیاریاں ہو گئی ہے میں چلتا ہوں رکارڈنگ کے بعد مجھے ضروری کام ہے بہت۔یمان اُس کی بات ان سنی کرتا چلا گیا تو ارمان اُس کے پیچھے گیا۔

سر یہ لائنز کچھ ایکسٹرا ہے۔یمان گٹار لیکر بیٹھا تو ایک لڑکی اُس کے پاس آئی۔

ہمم۔یمان اُس کے ہاتھ سے پیپر لیکر بس اتنا بولا

www.novelsclubb.com

اور گانا گانے کی جگہ پہ کھڑا ہو گیا تو اُس کے ایک ساتھ نے گٹار اُس کی جانب بڑھایا تو یمان گہری سانسیں اندر کھینچتا گٹار کی تاروں کو چھیڑتا گانا گانے کی شروعات کرنے لگا۔

یاروں سب دعا کرو۔

یاروں سب دعا کروں

مل کر فریاد کروں

دل جو چلا گیا ہے

اُسے آباد کروں

یاروں تم میرا ساتھ دو ذرہ

ارمان جو یمان کے پیچھے آتا اُس سے بات کرنے والا تھا مگر یہاں یمان کو مصروف دیکھتا اپنا سامنہ لیکر رہ گیا وہ جانتا تھا یمان اُس سے ناراض ہے بہت زیادہ تبھی اُس کی بات سُنے بنا یہاں آ گیا تھا ورنہ جب بھی اپنے کسی گانے کی رکارڈنگ کرواتا تو اُس کو ساتھ ضرور لیکر جاتا تھا۔

تجھے دیکھا سانسیں مجھے آتی جب کم

دھڑکن رُک گئی نکلے نہ دم

خدا جے سوڑے مکھرے بناتا ہے جی کم

مر مٹے تجھ پر بھول گئے ہم

دل گیا دل گیا لے گیا صنم

اُسے دیکھا سانسیں مجھے آتی جب کم

دھڑکن رُک گئی نکلے نہ دم

دل گیا دل گیا لے گیا صنم

اُسے دیکھا سانسیں مجھے آتی جاتی جب کم

دھڑکن رُک گئی نکلے نہ دم

دل گیا دل گیا لے گیا صنم

تجھے دیکھا سانسیں مجھے آتی جب کم

دھڑکن رُک گئی نکلے نہ دم

گانا گانے کے وقت ہمیشہ کی طرح اُس کے سامنے آروش کی آنکھوں کا سایہ لہرایا تھا جس سے وہ چاہ کر بھی خود کو آزاد نہیں کر سکتا تھا۔

دردِ جدائی میرے دل وچ بھر دیا

ہائے۔

دِرد جُدائی میرے دل وِچ بھر دیا

میٹھی میٹھی نظروں نے جادوں کیسا کر دیا

میٹھی میٹھی نظروں نے جادوں کیسا کر دیا

www.novelsclubb.com

یمان کو وہ پل یاد آیا جب اچانک سے اُس کی ٹکڑ آروش سے ہوتے ہوتے رہ گئی تھی اور اُس نے جب پہلی بار آروش کی شہد آنکھوں کو دیکھا تھا تب سے اُس کو ایک نئے جذبے کا احساس شدت سے ہوا تھا۔

تھوڑا تھوڑا ہنس کر قہر کیسا ڈھا دیا

تھوڑا تھوڑا ہنس کر قہر کیسا ڈھا دیا

اُس کی اداؤں نے دیوانہ مجھے کر دیا

دل گیا دل گیا لے گیا صنم

www.novelsclubb.com

اُسے دیکھا سانسیں مجھے آتی جب کم

دھڑکن رُک گئی نکلے نہ دم

اُسے دیکھا سانسیں مجھے آتی جاتی جب کم

دھڑکن رُک گئی نکلے نہ دم

گانا ختم ہونے کے بعد یمان نے گٹار سائیڈ پہ کر کے جانے والا تھا جب ارمان اُس کے سامنے آ گیا۔

میں کراچی گیا تھا یامین کی وجہ سے اُس کی چھٹیاں ہیں تو سوچا تھا اُس کو گھمانے پِھرانے لے جاؤں گا تو اُس کا دل بہل جائے گا۔ارمان نے ایک سانس میں سب کچھ بتا دیا۔

میرے کراچی جانے کی سیٹ بُک کرواؤ۔ یمان اُس کی بات کے جواب میں جو بولا ارمان کے لیے وہ ناقابلِ یقین تھا۔

سوری سر میں کچھ سمجھا نہیں۔ارمان کو لگا شاید اُس کو سننے میں غلطی ہو گئی ہے تبھی پوچھا۔

www.novelsclubb.com

کراچی جاؤں گا میں اور یہ ویکنڈ میں اپنی بہنوں کے ساتھ گزاروں گا۔ یمان اُس کی حیرانگی بھانپتا بتانے لگا۔

اوکے ٹھیک ہے میں ابھی پہلی فلائٹ دیکھتا ہوں کب کی ہے۔ارمان مسکراتا بولا تو یمان نے سر کو جنبش دینے میں اکتفا کیا۔

شازل صبح اُٹھا تو بیڈ پہ ماہی کو نہ پایا وہ اُٹھا اور فریش ہو کر باہر آیا تو ماہی ٹیبل پہ ناشتہ لگا رہی تھی جس کو دیکھ کر شازل کو خوشگوار حیرت ہوئی

واہ تم اتنی جلدی اُٹھ گئی اور ناشتے کا اہتمام بھی کر لیا زبردست۔شازل کرسی گھسیٹتا بیٹھ کر اُس سے بولا

آپ کو اچھا لگا؟ماہی نے خوشی سے پوچھا

بلکل میں تو سوچ رہا تھا مجھے باہر سے کچھ لانا پڑے گا۔شازل نے بتایا۔

میں فجر کے وقت اُٹھی تھی سارا گھر تو کل دیکھ لیا تھا پھر کچن میں گئی وہاں بس کچھ بریڈ انڈے اور جوس کے ڈبے تھے تو میں نے آملیٹ بنا لیا آپ کو جانے کیسے لگے وہاں حویلی میں تو سب ہیوی ناشتہ کرتے ہیں نہ سب۔ماہی خود بھی بیٹھ کر بتانے لگی۔

وہاں تو دیسی گھی والے پراٹھے کھا کر مجھے اپنے وزن کی ٹینشن ہو گئی تھی اُپر سے مکھن لسی اپسس مجھے یہ سب کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ شازل جھرجھری لیکر بولا

اچھا پر یہ سب تو انسان کے لیے اچھی ہوتی ہیں۔ ماہی کو تعجب ہوا

ہاں ہوتی ہے پر مجھے عادت نہیں یہ سب کھانے کی سات سال کا تھا جب شہر میں بورڈن اسکول میں مجھے بھیج دیا گیا اُس کے بعد آمریکا گیا شاید میں تب سولہ یا سترہ برس کا ہو گا اُس کے بعد پھر جب پڑھائی کرنے کے بعد میں پاکستان آیا تو گاؤں میں ہونے والی چیز مجھے پریشان کرنے لگی حویلی میں رہنے سے مجھے وحشت سی ہوتی تھی ایسا لگتا تھا جیسے میں یہاں رہا تو مر جاؤں گا تبھی میں نے اسلام آباد رہنے کو ترجیح دی اب دو سے تین سال سے میں یہاں ہوں میری اپنی پہچان ہے یہاں مجھے ہر کوئی میرے نام سے جانتا ہے کوئی سردار شہباز شاہ کا بیٹا سمجھ کر مجھے جھک کر سلام نہیں کرتا نہ کوئی اپنے مطلب کے لیے میری چاپلوسی کرتا ہے۔ شازل آملیٹ کھاتا آرام سے اپنی زندگی کے بارے میں بتانے لگا جیسے اپنے بارے میں نہیں کسی اور کا ذکر ہو رہا ہو۔ ماہی تو بس حیرانگی والے تاثرات چہرے پہ سجائے شازل کا لاپرواہی والا انداز دیکھ رہی تھی۔

آپ سات سال کی عمر سے اپنے ماں باپ سے اتنا دور رہے؟ ماہی حیرانگی سے نکل کر پوچھنے لگی۔

ہاں کیونکہ ہم بچپن میں آروش سے بہت لڑائی کرتے تھے ایک دفع میری وجہ سے آروش بیڈ سے گری تب آروش چار یا پانچ سال کی ہو گی تو بابا سائیں نے مجھے بورڈن بھیج دیا اُنہیں شک تھا کہیں میں دوبارہ یہ حرکت نہ کر لوں۔ شازل ہنس کر بتانے لگا

تو آپ کو کبھی آروش سے جیلیسی نہیں ہوتی تھی؟ ماہی متجسس ہوئی۔

کون بھائی اپنی بہنوں سے جلتا ہے آروش میں سب حویلی والوں کی جان تھی کیونکہ وہ شہباز شاہ کی اکلوتی بیٹی تھی بورڈن اسکول مجھے ویسے بھی جانا تھا میں بس کچھ جلدی ہی چلا گیا۔ شازل نے بتایا

کافی عجیب اسٹوری ہے مطلب آپ نے اپنے گھر سے شہر سے دور زندگی گزاری ہے۔ ماہی کو جیسے یقین نہیں آرہا تھا۔

بابا سائیں کسی سے ڈرتے نہیں تھے مگر اولاد کے سامنے ہر شخص کمزور ہو جاتا ہے بابا سائیں کو بھی کچھ ایسا خدشا تھا کے اُن کے دشمن کہی ہمیں نقصان نہ پہنچا دے اِس وجہ سے انہوں

ہمیں دور رکھا آروش ڈرائیور کے ساتھ یا کسی ملازمہ کے ساتھ اسکول یا کہی اور نہیں جاتی تھی بابا سائیں خود اُس کو اسکول چھوڑ آتے تھے پھر چھٹی کے دس منٹ پہلے وہ وہاں پہنچ جاتے چاہے اُنہیں کتنی مصروفیات کیوں نہ ہو آروش کے لیے وہ سب کچھ نظر انداز کر جاتے تھے۔شازل نے مزید بتایا

بیٹیاں سب کو پیاری ہوتی ہیں پر شہباز شاہ جس شخصیت کے مالک ہے اتنے سخت گیر قسم کے اُن کا برتاؤ اپنی بیٹی کے لیے اتنا نرم دیکھ کر مجھے حیرت ہوتی ہے کیونکہ زیادہ تر ایسے مرد کو بیٹوں کی خواہش ہوتی ہے۔ماہی نے اپنے دل میں موجود بات کو بیان کیا۔

میرے بابا سائیں جیسے بھی ہے انہیں چاہ شروع سے ہی بیٹی کی تھی اماں سائیں بتاتی ہیں بابا سائیں میری اور لالہ کی پیدائش کے وقت اتنا خوش نہیں تھے جتنے آروش کی پیدائش پہ ہوئے تھے۔شازل ماہی کو بتاتا جوس کا گلاس پینے لگا۔

www.novelsclubb.com

انہیں آروش سے اتنا پیار ہے تبھی وہ اُس کی شادی نہیں کرواتے۔ماہی کی بات پہ شازل کا گرفت گلاس پہ مضبوط ہوئی تھی۔

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 25

ماہی تمہیں کچھ نہیں پتا اِس لیے ایسی باتیں مت کیا کروں میرے سامنے۔شازل خود پہ ضبط کیے بولا

میں نے بس ایک بات کہی سوری اگر آپ کو بُرا لگا ہو تو۔ماہی نے شرمندگی سے کہا

آئیندہ احتیاط کیا کرو اور پلیز ایسی بات آروش کے سامنے مت کرنا۔شازل نے کہا۔

جی۔ماہی نے سر کو جنبش دیتے کہا

تم ریڈی ہو جاؤ پھر مارکیٹ چلتے ہیں تم گروسری خود کر لینا۔شازل بات بدل کر بولا

میں عبایا پہن کر آتی ہوں۔ماہی جلدی سے اپنی جگہ سے اُٹھی۔

عبایا پہننا نہ پہننا تمہاری اپنی مرضی ہے یہ مت سمجھنا ہم تم پہ زبردستی کر رہے ہیں۔شازل نے کہا۔

میں اپنی مرضی سے پہن رہی ہوں۔ماہی نے جواب دیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

حریم پاگل مت بنو۔دُرید اپنے غصے پہ قابو پاتا اُس سے بولا ورنہ دل تو چاہ رہا تھا تھپڑوں سے اُس کا منہ لال کر دیتا۔

ہم نے کچھ غلط تو نہیں کہا۔حریم نے سر جھکائے کہا

حریم میرے صبر کا امتحان مت لو۔دُرید نے سخت لہجے میں کہا

آپ ہمارے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں ہمیں آپ سے محبت ہیں اور ہم آپ کے علاوہ چٹاخ

حریم کی بات بیچ میں رہ گئی جب دُرید نے زوردار تھپڑ اُس کے گال پہ مارا جس سے وہ اوندھے منہ بیڈ پہ گری

تم۔

www.novelsclubb.com

دُرید کچھ سخت کہتا کہتا رک گیا ایک غصے بھری نظر وہ زار و قطار روتی حریم پہ ڈالتا ٹھاہ کی آواز سے دروازہ بند کرتا باہر نکل گیا۔

ہم آپ کے بنا مر جائے گے۔ حریم نم لہجے میں کہتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

لالہ کیا ہوا آپ اتنے غصے میں کیوں ہیں؟ آروش نے دُرید کو غصے سے باہر جاتا دیکھا تو اُس کے پاس آئی۔

اگر میں یہاں رہا تو مجھ سے کچھ بُرا ہو جائے گا۔ دُرید ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر بولا

ہوا کیا ہے آپ تو حریم کے پاس تھے نہ۔ آروش نے اُس کو اتنا غصے میں دیکھا تو فکر مند ہوئی۔

www.novelsclubb.com

حریم کو سمجھاؤ آروش ورنہ میں اُسے جان سے مار دوں گا۔ دُرید دانت پہ دانت جمائے بولا

لالہ یہ آپ کیا بول رہے ہیں۔ آروش کو دُرید کی بات پسند نہیں آئی۔

شادی کرنا چاہتی ہے وہ مجھ سے سمجھ نہیں آرہا یہ خُرافات اُس کے دماغ میں لایا کون ہے۔دُرید کی بات پہ آروش کا ہاتھ بے ساختہ اپنے منہ پہ پڑا۔

حریم نے ایسا خود کہا۔آروش بے یقینی نظروں سے دُرید کو دیکھ کر بولی

ہاں نہ اُس نے میری عمر کا لحاظ کیا اور نہ ہمارے درمیان موجود رشتے کا۔دُرید سخت خائف معلوم ہو رہا تھا۔

حویلی میں یہ بات کسی کو پتا چل گئی تو لوگ بہت باتیں بنائے گے۔آروش نے کہا

جانتا ہوں اِس لیے میں اماں سائیں کو کہتا ہوں وہ اِسی جمعے حریم کا نکاح کروائے۔دُرید پتھریلے لہجے میں اپنا منصوبہ بتانے لگا آروش کو بے اختیار حریم پہ ترس آیا۔

❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

!ماضی

آج شہباز شاہ آروش کو لیکر یمان کے گھر آئے تھے۔اُن کا دل تو نہیں چاہ رہا تھا آروش کو ایسی جگہ لانے پہ مگر وہ مجبور تھے۔

یہ اُس کا گھر ہے۔آروش کی آواز پہ وہ اپنی سوچ سے باہر آئے۔

ہمم یہی ہے تمہاری ضد پہ میں یہاں آیا ہوں۔شہباز شاہ نے ہنکارہ بھر کر کہا

میں اندر جاتی ہوں۔آروش نے بے چینی سے کہا

میں ساتھ چلتا ہوں۔شہباز شاہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر بولے۔

آپ لوگ کون اور یہاں کیوں آئے ہیں؟ مستقیم صاحب نے شہباز شاہ اور آروش کو اپنے گھر میں داخل ہوتا دیکھا تو پوچھا۔صحن میں موجود چارپائی پہ بیٹھی فجر اور عیشا بھی اُن کو دیکھ کر کھڑی ہو گئ۔

فجر کہیں یہ؟عیشا فجر سے بولی تو اُس کو ساری بات سمجھ آئی فجر کے تاثرات یکدم سخت ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

تم ہو نہ وہ لڑکی جس نے میرے معصوم بھائی کو اپنی جال میں پھنسایا تھا۔فجر دندناتی آروش کے پاس آئی تو آروش ڈر کر شہباز شاہ کا بازوں تھام گئ۔

تھمیز سے بات کرو جانتی نہیں تم کس کے ساتھ کیا بات کر رہی ہو۔ شہباز شاہ کرخت آواز میں بولے

سب جانتی ہوں میں کس سے اور کیا بات کر رہی ہوں آپ مجھے بس اتنا بتائے یمان میرا بھائی کہاں ہے؟ فجر نے طنزیہ لہجے میں کہا

میرے بابا سائیں سے ایسے بات مت کرو انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ آروش کو فجر کا شہباز شاہ سے ایسے بات پسند نہیں آیا تھا۔

تم تو مجھ سے بات مت کرو تمہیں دیکھے بنا ہی مجھے اتنی نفرت ہو گئی ہے جو میں بتا نہیں سکتی سید گھرانے سے تعلق ہے نہ تمہارا تو اُس کا تھوڑا لحاظ کرتی پردہ تو کر لیا مگر اپنی حدود بھول گئی تم۔ فجر کی آواز تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی فائزہ بیگم کی شور کی آواز پہ باہر آئی تھی۔ فجر کی باتوں کو سن کر آروش کا سر نفی میں ہلنے لگا۔

میں ایسی نہیں ہوں۔ آروش کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جو اُس کے نقاب میں جذب ہوئے

فجر ہمیں بات کرنے دو۔ مستقیم صاحب جواب تک خاموش تھے وہ بولے

میں بس آپ سے پوچھنے آیا تھا اپنے بیٹے کی جان کے بدلے کیا لو گے۔ شہباز شاہ سپاٹ لہجے میں پوچھنے لگے اُن کی بات پہ فائزہ بیگم ہاتھ اپنے سینے پہ پڑا تھا۔ فجر اور عیشا کو کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے ہوا تھا۔

ک ک کیام مطلب؟ فجر نے اٹک اٹک کر پوچھا

وہ لڑکا اب زندہ نہیں رہا میرے بندوں نے اُس کا قتل کر دیا۔ شہباز شاہ عام انداز میں بولے جیسے کوئی بڑی بات نہ ہو اُن کے لیے مگر وہ اپنی بات سے سب کا دل چیر چُکے تھے۔

نہیں میرا ایمان۔

فائزہ بیگم اتنا کہتی زمین پہ ڈھے گئی تھی۔

امی۔

www.novelsclubb.com

امی

فجر اور عیشا بھاگ کر اُن تک پہنچی تھی۔

بابا سائیں انہیں ہسپتال لے جائے۔آروش نے خوف بھری نظروں سے فائزہ بیگم کو دیکھ کر کہا

تم دفع ہو جاؤ یہاں سے تمہاری وجہ سے ہم نے اپنا اکلوتا بھائی کھویا ہے میری بد دعا ہے تمہیں کوئی خوشی نصیب نہ ہو خوشیوں کے دروازے تم پہ بند ہو جائے تم لوگوں نے جو میرے بھائی کے ساتھ کیا ہے نہ اُس کا حساب اللہ تم سب سے لے گا تم سب تڑپو گے یہ میری آہ ہے۔فجر روتے ہوئے چیخ کر بد دعائیں دینے لگی۔آروش کو اپنا سر درد سے پھٹتا محسوس ہوا۔

شہباز شاہ کو غصہ تو بہت آرہا تھا مگر وہ آروش کی وجہ سے خاموش تھے وہ آروش کو خود سے بدزن نہیں کرنا چاہتے تھے۔

فجر چھوڑو انہیں امی کو ہسپتال لے جانا ہے۔عیشا نے روتے ہوئے کہا جب کی مستقیم صاحب ٹیکسی کا بندوبست کرنے گئے تھے

میں ارسم کو کال کرتی ہوں۔فجر اندر کی طرف بھاگی۔

آروش چلو۔شہباز شاہ ایک نظر اُن پہ ڈال کر آروش کا بازوں تھام کر بولے

انہیں ہماری ضرورت ہے۔آروش نے فورن سے کہا

بیٹاضد مت کرو چلو یہاں سے۔شہباز شاہ اُس کی سُنے بنااپنے ساتھ لیکر چلے گئے۔

❤❤❤❤❤❤❤

بابا سائیں مجھے گاؤں نہیں جانا آپ پلیز مجھے ایک دفع اُن سب سے ملنے دے مجھے بتانا ہے میں ایسی لڑکی نہیں ہوں انہیں یہ بھی بتانا ہے کے شاید اُن کا بیٹا زندہ ہو پلیز بابا سائیں مجھے گاؤں نہ لیکر جائے پتا نہیں وہ خاتون کیسی ہو گی۔آروش منت بھرے لہجے میں شہباز شاہ سے بولی جو اُس کو آج واپس گاؤں لے جا رہا تھا

خاموش رہو آروش۔گاڑی ڈرائیو کرتا دیدار شاہ نے سخت نظروں سے بیک مرر سے اُس کو دیکھ کر کہا

میں ساری زندگی کے لیے خاموش رہنے کو تیار ہوں پر آپ لوگ میری یہ التجا سن لے۔آروش نے روتے ہوئے شہباز شاہ سے کہا جو بے تاثر بیٹھے تھے۔

بابا سائیں۔آروش نے اُن کو جھنجھورا

تمہیں کسی کی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے تم شہباز شاہ کی بیٹی ہو اُن دو ٹکے کے لوگوں کے بارے میں نہ سوچو۔ شہباز شاہ اُس کو اپنے ساتھ لگائے بولا۔

بابا سائیں

آروش نے کچھ کہنا چاہا پر شہباز شاہ نے بیچ میں ٹوک دیا۔

ڈاکٹر نے تمہیں ٹینشن لینے سے منع کیا ہے اِس لیے فضول کی باتوں میں دھیان نہیں دو۔

❤❤❤❤❤

میری ماں کیسی ہے؟ فجر نے ڈاکٹر کو ایمرجنسی وارڈ سے باہر نکلتا دیکھا تو بھاگ کر اُس کے پاس آئی۔

آئے ایم سوری شی از نو مور۔ ڈاکٹر نے افسوس سے بھرے لہجے میں کہا تو عیشا اور فجر اپنی جگہ ساکت سی ہو گئ۔ جب کی مستقیم صاحب نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچ لیا

نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ہے آپ دوبارہ چیک کرے وہ بلکل ٹھیک ہو گی۔ فجر اپنا سر نفی میں ہلاتی تڑپ کے بولی۔

اللہ آپ کو صبر دے۔ڈاکٹر اُس کو حوصلہ دیتی چلی گئ۔

فجر۔عیشا روتی ہوئی فجر کے گلے لگی۔

ہے عیشا رو کیوں رہی ہو ہماری ماں بلکل ٹھیک ہے وہ بس مذاق کر رہی ہیں تاکہ یمان آجائے جیسے بچپن میں کرتی تھی یمان کہی چلا جاتا تھا تو۔فجر اپنے ساتھ لگی عیشا کے بالوں کو سہلا کر بولی۔

میں جاتی ہوں اُن کے پاس۔عیشا اپنی آنسو صاف کرتی ایمرجنسی وارڈ کی جانب بھاگی فجر اُس کے پیچھے جانے والی تھی جب ارسم نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔

ارسم امی ہمارا انتظار کر رہی ہیں۔فجر نے اپنا ہاتھ آزاد کروانا چاہا

فجر حقیقت کو تسلیم کرو۔ارسم اُس کو اپنے ساتھ لگاتا تسلی آمیز لہجے میں بولا تو اُس کا سہارا پاکر فجر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی اتنا کے ارسم کو سنبھالنا مشکل ہو گیا۔

اپنے کمرے میں جاؤ۔ حویلی پہنچ کر شہباز شاہ نے آروش سے کہا تو وہ بنا کوئی بات کیے خاموشی سے اپنے کمرے کے راستے چلی گئی اُس کے جانے کا یقین کرتے شہباز شاہ نے اپنے قدم مہتاب بیگم کے کمرے کی جانب کیے۔

السلام علیکم اماں سائیں۔ شہباز شاہ نے ادب سے سلام کیا۔

میرے منع کرنے کے باوجود تم اُس کے بدزات کو لیکر آئے۔ مہتاب بیگم نے نفرت سے آروش کا ذکر کیا۔

اماں سائیں پلیز آروش میری بیٹی میرے جگر کا ٹکرا ہے اُس کے خلاف میں ایک لفظ نہیں سُنوں گا۔ شہباز شاہ نے حد درجہ سنجیدگی سے بولے

تم اپنی بیٹی کی وجہ سے ماں سے بداخلاقی کر رہے ہو۔ مہتاب بیگم نے نخوت بھرے لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

گستاخی معاف اماں سائیں پر وہ میری بیٹی ہے اور بے قصور ہے اِس لیے کوئی بھی اُس پہ الزام نہ ٹھیرائے۔ شہباز شاہ نے کہا

ہم نے تو دلدار شاہ سے کہا تھا اُس لڑکے کو بعد میں پہلے آروش کا گلا دبا کر مار دینا تھا۔ مہتاب بیگم کی بات پہ شہباز شاہ نے بمشکل خود پہ ضبط کیا۔

آروش لاوارث نہیں ہے اُس کا باپ زندہ ہے میں اُس سے ایک پل کے لیے بھی غافل نہیں ہوتا شکر کرے آپ کے پوتوں کو بخش دیا ہے مگر جو اُن کی وجہ سے آروش کی حالت ہوئی تھی نہ میں اپنے پستول کی گولیاں اُن کے سینے پہ برساتا۔ شہباز شاہ کا لہجہ برف کی مانند ٹھنڈا تھا۔

تم مانوں یا نا مانوں تمہاری بیٹی بد کردار ثابت ہوئی ہے ہماری خاندان کی بے عزتی کروانے میں اُس نے کوئی کثر نہیں چھوڑی۔ مہتاب بیگم نے دوٹوک کہا

میری آپ سے گزارش ہے یہ بات بس ہم چاروں کے درمیان رہے گی کسی اور کو اِس بات کی بھنک تک نہیں پڑنی چاہیے حویلی کے کسی بھی فرد کو بھی نہیں شازل اور دُرید کو تو بلکل بھی نہیں۔ شہباز شاہ نے جیسے اپنا فیصلہ سُنایا

کیوں نہ بتاؤں تمہاری لاڈلی کے کرتوت اُن دونوں کو غیرت کا معاملہ ہے۔ مہتاب بیگم ناگواری سے بولی

اماں سائیں اول تو میرے بیٹے ایسے نہیں دوسرے بات مجھے جو کہنا تھا وہ میں نے کہہ دیا۔ شہباز شاہ کو جیسے کوئی فرق نہیں پڑا

ہم تو یہ بات چھپا بھی لے تو یہ بات یاد رکھو وہاں حویلی کے چودہ پندرہ ملازم تھے جو آروش کے اِس عمل سے واقف ہے اب تک تو انہوں نے سب کو بتا بھی دیا ہو گا اِس لیے میری مانوں قتل کر دو اُس کا۔ مہتاب بیگم شیطانی مسکراہٹ سے بولی

آپ کو کیا لگتا ہے اُن کو میں نے شہر میں آزاد چھوڑ دیا ہو گا کیا مجھے اپنی بیٹی کا تماشا بنوانا تھا۔ شہباز شاہ بھی انہی کے بیٹے تھے مگر ان کی بات سن کر مہتاب بیگم کی مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی تھی۔

کیا مطلب؟ مہتاب بیگم کو کسی انہونی کا احساس ہوا۔

مطلب۔ شہباز شاہ اتنا کہہ کر اُس کچھ دن پہلے والا واقعہ یاد کرنے لگے۔

سائیں پلیز ہمیں بخش دے ہم کسی کو کونسا کچھ بتائے گے۔ دلدار شاہ کے بندے منت بھرے لہجے میں شہباز شاہ سے بولے جو اپنی بندوق میں گولیاں بھر رہے تھے۔

میں اپنی بیٹی کی عزت کے معاملے میں رسک نہیں لے سکتا تم لوگوں نے وہاں ہو کر بہت بڑی غلطی کر دی ہے تم لوگوں کو کوئی بھی میری بیٹی کے خلاف جانے پہ استعمال کر سکتا ہے اِس لیے میں سب کو ختم ہی کر دوں گا تاکہ ایک ہی جھٹکے میں سارا قصہ تمام ہو۔ شہباز شاہ سرد لہجے میں بولے

سائیں پلیز رحم۔ان کا خون خشک ہوا تھا شہباز شاہ کے اِرادے جان کر۔

شہباز شاہ کی زندگی میں رحم نام کی کوئی چیز نہیں۔ شہباز شاہ اپنی بات کہتا اُن کے سامنے بندوق تان لی۔

س سا

ٹھاہ

ٹھاہ

ٹھاہ

www.novelsclubb.com

اُس سے پہلے کوئی کچھ کہتا اور بات کرتا شہباز شاہ نے اندھا دھند اُن سب پہ فائرنگ کر دی کچھ ہی سیکنڈز میں ہر جگہ خون پھیل گیا تھا شہباز شاہ ایک اچٹتی نظر اُن پہ ڈال کر اُس کوٹھڑی سے باہر چلے آئے جہاں اُس کا خاص آدمی کھڑا تھا۔

اِن سب لاشوں کو ٹھکانے لگا دینا۔ شہباز شاہ نے حکم صادر کیا جس پہ اُس کے خاص آدمی نے جلدی سے سر کو اثبات میں ہلایا۔

تم نے سب کا قتل کر دیا؟ مہتاب بیگم اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ کر بولی

میری بیٹی کا معاملہ تھا آپ نے بہت غلط کیا آروش کے پیچھے بندے لگا کر وہ میری بیٹی ہے ہمیں اپنی تربیت پہ پورا یقین ہے آپ کو ایسا کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا آروش ہے کون۔ شہباز شاہ نے سنجیدگی سے کہا

www.novelsclubb.com

ہم آروش کا وجود یہاں برداشت نہیں کر سکتے اُس سے پہلے ہم کوئی غلط قدم اُٹھا لے تم اُس کا بندوبست کہی اور کرو۔ مہتاب بیگم نے حتمی لہجے میں کہا

اگر آپ ایسا کرے گی تو ہم یہ پوری حویلی آروش کے نام کر دینگے۔ شہباز شاہ نے گویا دھماکا کیا۔

شہباز ہوش میں رہو سردار بننے کے بعد تم میں بہت گھمنڈ آگیا ہے ہم نے یہ حویلی تمہارے نام اِس لیے نہیں کی تھی اِس حویلی پہ آروش کا حق نہیں آنے والا جو سردار ہو گا اُس کا حق ہے۔ مہتاب بیگم کا لہجہ خاصا جتایا ہوا تھا

ہم آپ سے بحث میں نہیں پڑنا چاہتے آپ کوئی بھی نقصان آروش کو نہیں پہنچائے گی۔ شہباز شاہ اتنا کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

ایک سید زادی ہونے کے ناطے آروش جو قدم اُٹھایا ہے اُس کے بعد آروش کو کاری کرنا پڑے گا یا میں اپنے ہاتھوں سے اُس کا قتل کر دوں گی مگر اُس گند کو یہاں رہنے نہیں دوں گی۔ مہتاب بیگم کو شہباز شاہ کی بات آگ لگا گئی تھی تبھی وہ غصے میں منصوبے بنانے لگی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

شہباز شاہ آروش کے کمرے میں آئے تو اُس کو کونے میں گھٹنوں میں سر چُھپائے بیٹھا پایا اُس کو اتنا ڈرا سہما دیکھ کر انہوں نے گہری سانس خارج کی۔

آروش۔ شہباز شاہ اُس کے سامنے بیٹھ کر پیار سے اُس کو پکارا تو آروش نے اپنا سر اُٹھایا۔

آپ یہاں فرش پہ کیوں بیٹھے ہیں بیڈ پہ آئے۔ آروش نے اُن کو ایسے بیٹھا یا پایا تو جلدی سے اُٹھ کر بولی۔

تم پہلے یہاں بیٹھو اور مجھے بتاؤ کیا بات ہے جو تمہیں پریشان کر رہی ہے؟ شہباز شاہ نے اُس کو اپنے روبرو کیا۔

میرے کانوں میں بار بار گولیوں کو آوازیں آ رہی ہیں بابا سائیں ایسا لگتا ہے جیسے میرا سر درد سے پھٹ جائے گا اُن آوازوں سے جان چھڑواتی ہوں تو پھر اُس لڑکی کی بددعائیں یاد آجاتی ہیں۔ آروش نے بے بسی سے بتایا۔

دیکھو میرا بیٹا اُس بات کو چار ماہ ہو چکے ہیں تم بھول جاؤ سب کچھ۔ شہباز شاہ نے سنجیدگی سے کہا

www.novelsclubb.com

کیسے بھول جاؤں ایک معصوم کی جان میری وجہ سے گئی ہے یہ گِلٹ مجھے جینے نہیں دے رہا میں کیا کروں۔ آروش اپنے بال نوچتے ہوئے بولی۔

آروش میرا بچہ سنبھالوں خود کو جو کچھ بھی ہوا اُس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔ شہباز شاہ اُس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر بولے۔

میری وجہ سے ہوا مجھے پتا ہے سب۔ آروش زور سے اپنا سر نفی میں ہلا کر چیخ کر بولی تو شہباز شاہ نے اُس کو اپنے سینے سے لگایا

❤❤❤❤❤❤❤

تمہیں میں نے ایک کام کہا تھا؟ مہتاب بیگم نے پاس کھڑی ملازمہ سے کہا جو آروش کے سارے کام کیا کرتی تھی۔

مہتاب بیگم کی بات اُس سے اُن کے پاس بیٹھی چھوٹی حریم کو دیکھا جو چاکلیٹ کھانے میں مصروف تھی پھر اپنا ہاتھ جو اُس نے چادر میں چُھپایا ہوا تھا اُس کو باہر کر کے ایک شیشے مہتاب بیگم کے سامنے کی جس کو دیکھ کر مہتاب بیگم کی آنکھوں میں چمک در آئی۔

یہ کیا ہے؟ چاکلیٹ کھاتی حریم نے پوچھا تو مہتاب بیگم نے اُس کو اپنی گود میں بیٹھایا

میں اب بڑی ہو گئی ہو۔ حریم نے منہ بسور کر کہا

پتا ہے میرے چندہ پر میرے لیے تو آپ بچی رہے گی کیونکہ میری بیٹی کی نشانی جو ہیں۔ مہتاب بیگم اُس کا ماتھا چوم کر بولی۔

میں جاؤں؟ ملازمہ نے اپنے ماتھے سے پسینا صاف کر کے ڈر کر اجازت چاہی

نہیں ابھی تم اِس زہر کو آروش کے دودھ میں ملا کر اُس کو پلاؤ گی۔ مہتاب بیگم نے تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا تو زہر کے نام پہ حریم نے اپنی آنکھیں بڑی کیے دونوں ہاتھ منہ پہ رکھ کر حیرانگی والا تاثر دیا

شاہ سائیں مجھے زندہ قبر میں دفنا دینگے۔ اُس نے ڈر کر کہا

اگر تم نے میرا کام نہیں کیا تو میں ضرور تمہیں عبرت کا نشانہ بناؤں گی مت بھولو تمہارے سامنے کون بیٹھی ہے جو ایسا کہنے کے لیے بول رہی ہے میرے پاس ملازموں کی کمی نہیں تمہیں اِس لیے بول رہی ہوں کیونکہ آروش کے کام تم کیا کرتی ہو۔ مہتاب بیگم نے سخت نظروں سے اُس کو دیکھ کر سخت لہجے میں کہا

وہ سب تو ٹھیک پر ان کو یہ پِلانا کیوں ہے۔ ملازمہ نے ڈر کر کہا

کیونکہ جواُس نے عمل کیا ہے اُس کی سزا صرف موت ہے اگر وہ زندہ رہی تو باقی بچیوں پہ اثر پڑے گا۔ مہتاب بیگم حقارت بھرے لہجے میں بولی اُن کی گود میں بیٹھی حریم فورن سے باہر کو بھاگی تھی جس پہ دھیان کسی کا نہیں گیا تھا۔

آپ ان کی شادی کروادے اگر آروش بی بی کو کچھ ہوا تو شاہ سائیں کے قہر سے ہمیں کون بچائے گا۔ ملازمہ کو بس اپنی پڑی تھی۔

جاتی ہو یا تمہارا کام ابھی تمام کروں۔ مہتاب بیگم نے اپنے پیچھے رکھی بندوق کو ہاتھ میں لیے کہا تو وہ تیر کی تیزی سے وہاں سے رفو چکر ہو گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

www.novelsclubb.com

Episode 26

کیا کام ہے؟ شہباز شاہ نے ملازمہ کو آروش کے کمرے میں آتا دیکھا تو پوچھا وہ جو پہلے سے خوفزدہ تھی آروش کے بلکل پاس شہباز شاہ کو دیکھ کر اُس کی روح فنا ہوئی تھی اُس کا وجود

تھر تھر کانپنے لگا تھا جو شہباز شاہ نے بغور نوٹ کیا تھا پر اُن کے بازوں پہ سر رکھے آروش ہر بات سے سرِے سے ہی انجان تھی۔

آروش بی بی کے لیے دودوہ لائے ہیں۔اُس نے ڈر کر اپنے آنے کا مقصد بتایا۔

آروش دودوہ پینا ہے۔ شہباز شاہ ایک نظر اُس پہ ڈال کر نرمی سے آروش سے پوچھنے لگا۔

نہیں باباسائیں۔آروش نے انکار کیا۔

آپ کو پینا چاہیے آپ کی صحت کے لیے اچھا ہے اور شاہ سائیں آپ یہاں ہیں آپ کو بڑی شاہ صاحب یاد کر رہی تھی۔ملازمہ نے جلدی سے کہا

آروش کو یہ نہیں پینا اِس لیے یہ تم پیو۔ شہباز شاہ اُس کی بات نظر انداز کر کے بولے

ہ ہمم ہم کیسے پی سکتے ہیں۔وہ ہکلا کر بولی

www.novelsclubb.com

جیسے پیا جاتا ہے یہی پیو ہمارے سامنے۔ شہباز شاہ نے اپنی بات پہ زور دیئے کہا

ہم نہیں پی سکتے۔ملازمہ نے انکار کیا

کیوں؟ شہباز شاہ کڑی نظروں سے اُس کو دیکھا

یہ ہم آروش بی بی کے لیے لائے ہیں اور اِن کو ہی پِلائے گے۔ وہ اپنی حالت پہ قابو پا کر بولی۔

جو میں نے کہا ہے وہ کرو۔ شہباز شاہ نے وارن کرتی نظروں سے اُس کو گھورا

بابا سائیں یہ آپ اِس کو کیا کرنے کا کہہ رہے ہیں؟ آروش کو شہباز شاہ کے رویے پہ حیرانگی ہوئی کہاں وہ اُن کو اپنے پاس کھڑا ہونا پسند نہیں کرتے تھے اور اب یہ سب

تم بیٹھو یہی۔ شہباز شاہ اُس کو بیٹھنے کا اِشارہ کرتے خود اُٹھ کھڑے ہوئے۔

شاہ سائیں

خاموشی سے یہ پورا گلاس خالی کرو۔ شہباز شاہ نے اُس کی بات بیچ میں کاٹ کر کہا تو وہ اپنا سر نفی میں ہلا کر باہر جانے لگی مگر عین دروازے کے پاس دو اور ملازم کھڑی تھیں جنہوں نے اُس کو پکڑ وہ دودھ اُس کو زبردستی پِلایا۔

www.novelsclubb.com

بابا سائیں۔ آروش حیرت سے اپنی جگہ کھڑی ہوئی۔

زہر پِلانا چاہتی تھی یہ تمہیں۔ شہباز شاہ اُس کو اپنے حصار لیکر کہا تو آروش کی آنکھیں حیرت سے پھیل گی اُس نے بے یقین نظروں سے اُس کو ملازمہ کو دیکھا جس کے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤

!ایک سال بعد

دوسری تیسری دفع بارات نہیں آئی لگتا ہے اِس کی قسمت میں شادی کرنا لکھا ہی نہیں۔ آروش خاموش سی دولہن کے جوڑے میں ملبوس بیڈ پہ بیٹھی عورتوں کی باتیں سن رہی تھی آج اُس کی شادی تھی مگر جس کے ساتھ تھی اُس کا روڈ ایکسیڈنٹ ہو چکا تھا جس سے وہ اپنی جان کی بازی ہار چُکا تھا۔

اُس سے پہلے بھی دولہن بنی تھی پہلی بار میں لڑکے والوں کی طرف سے جانے کس بات پہ انکار ہوا اور پھر دوسری دفع میں لڑکا معذور ہو گیا جس وجہ سے شادی نہیں ہو پائی اُس نے اپنے لیے فیصلہ لینا چھوڑ دیا تھا سب کچھ شہباز شاہ اور کلثوم بیگم کے حوالے کر دیا تھا وہ جو اُس کے لیے فیصلہ لیتے وہ اپنا سر جھکا دیتی یمان کی موت پھر فجر کی بد دعا سے وہ نہیں سنبھلی

تھی کے اپنی دادی کے حقارت بھرے الفاظ اُس کے مارنے کے منصوبے جان کر وہ اندر سے ٹوٹ سی گئی تھی آج اُن کی موت کو پانچ ماہ گزر چکے تھے اُن کی موت پلین کریش ہونے کی وجہ سے ہوئی تھی جب وہ حج کرنے جا رہی تھی مگر شاید اُن کی قسمت میں حج کرنا نہیں تھا۔ آروش سے جب اُن عورتوں کی باتیں برداشت نہ ہوئی تو بیڈ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

ارے کہاں جا رہی ہوں حویلی پوری مہمانوں سے بھری پڑی ہے ایسے میں تم جاؤں گی تو وہ باتیں بنائے گے لوگ۔ فاریہ بیگم جو خود افسردہ تھی آروش کو بیڈ سے اُٹھتا پایا تو فکر مندی سے گویا ہوئی پر آروش بنا کوئی جواب دیئے کمرے سے نکل کر بھاگ کر شہباز شاہ کے کمرے میں آئی۔

آرو۔ شازل جو شہباز شاہ کے کمرے میں تھا آروش کو عروسی جوڑے میں ایسے آتا دیکھا تو اُس کو اپنے سینے میں ٹیس سی اُٹھتی محسوس ہوئی جب کی کسی کو کال کرنے میں مصروف شہباز شاہ نے اپنی بیٹی کی حالت دیکھی تو ہونٹ سختی سے بھینچ لیے۔

لالہ ہمیں بابا سائیں سے بات کرنی ہیں۔آروش شہباز شاہ کو دیکھ کر شازل سے بولی تو شازل خاموشی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

آروش

بس بابا سائیں۔

شہباز شاہ نے کچھ کہنا چاہا مگر آروش نے ہاتھ کے اِشارے سے کچھ کہنے سے روک لیا۔

اور کتنا بابا سائیں اور کتنا میں لوگوں کے آگے یوں رسوا اور زلیل ہو گی مجھے نہیں کرنی کوئی شادی میں وہ ہوں جو بد دعاؤ کے زِیر اثر ہے آپ کو کیا لگتا ہے ایک ایسی لڑکی کا گھر بس سکتا ہے جو جانے کتنوں کی زندگی برباد کر چکی ہے۔آروش اپنے آنسو بے دردی سے صاف کیے بولی

www.novelsclubb.com

ایسی بات نہیں میرے بچے۔شہباز شاہ نے اُس کو سمجھانا چاہا

ایسا ہے ایسا ہی ہے میں ایک بد کردار لڑکی ہوں جس نے پہلے ایک لڑکے کو اپنے پیچھے لگایا پھر جب دل نہیں لگا تو اُس کو قتل کروا دیا۔آروش اپنے چہرے پہ زور سے تھپڑ مارتی ہذیاتی انداز میں چیخی۔

آروش

آروش

آہستہ میری جان تمہاری آواز باہر بھی جاسکتی ہے۔شہباز شاہ اُس کے پاس آکر بیڈ پہ بیٹھا کر بولے

اِن دو سالوں میں میرے ساتھ بہت بُرا ہوا ہے میں اب یہاں نہیں رہنا چاہتی کچھ عرصے کے لیے یہاں سے دور جانا چاہتی ہوں۔آروش نے سپاٹ انداز میں کہا

جیسا تم کہو گی ویسا ہی ہو گا بس تم خود کو تکلیف مت دو۔شہباز شاہ اُس کا چہرہ صاف کیے نرمی سے بولے

آپ کو قسم ہے میری آج کے بعد آپ میری شادی کروانے کا سوچے گے بھی نہیں۔آروش نے اپنا دوسرا مدعا بیان کیا۔

ٹھیک ہے کوئی اور بات؟شہباز شاہ نے کہا

آپ سب کو یہ کہے گے میں اپنی پڑھائی کی وجہ سے جا رہی ہوں۔آروش نے مزید کہا

ٹھیک ہے۔ شہباز شاہ نے اُس کی یہ بات بھی مان لی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

یمان کی آنکھوں میں ہلکی سی جنبش ہونے لگی اُس نے بامشکل آہستہ اپنی آنکھوں کو کھولا تو اُس کو سب کچھ دھندلا دھندلا سا نظر آنے لگا۔

آپ کو ہوش آگیا میں ابھی ڈاکٹر کو بُلاتی ہوں۔ پاس کھڑی نرس نے اُس کو ہوش میں آتا دیکھا تو فورن سے کہتی باہر کو بھاگی۔ جب کی یمان بے مقصد چھت کو گھورنے لگا۔

میں زندہ ہوں میں بچ کیسے گیا۔ یمان کو چھت کو گھورتا خود سے سوال کرنے لگا۔

ہیلو ینگ میں۔ ڈاکٹر اُس کے روم میں آتا پر جوش انداز میں سلام کرنے لگا۔

میں یہاں کب سے ہوں؟ یمان نے بہت ہلکی آواز میں پوچھا گلا خشک ہونے کی وجہ سے اُس کے گلے سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔

پورے دو سالوں سے۔ ڈاکٹر کی بات سن کر یمان کو شدید قسم کا حیرت کا جھٹکا لگا

کیا۔ یمان چیخ کر کہتا اُٹھنے کی کوشش کرنے لگا مگر اِس طرح اچانک اُٹھنے کی وجہ سے اُس کے سر سے ٹیسیں اُٹھنے لگے

ریلیکس آپ کو ابھی آرام کی ضرورت ہے میں دلاور خان سے بات کرتا ہوں وہ بہت خوش ہوگے آپ کے کومہ سے باہر آنے کی خبر سن کر۔ ڈاکٹر اُس کو بیڈ پہ لیٹاتا ہوا بولا

دلاور خان کون؟ یمان اپنے سر پہ ہاتھ رکھتا نا سمجھی سے پوچھنے لگا

ڈاکٹر لگتا ہے ان کی یاداشت چلی گئی ہے۔ پاس کھڑی نرس نے افسوس بھری نظروں سے یمان کو دیکھ کر کہا اُس کی بات پہ سن کر یمان کو پہلا خیال آروش کا آیا۔

کاش ایسا ہوتا۔ یمان نے بے ساختہ سوچا

مجھے سب یاد ہے۔ یمان نے جلدی سے کہا

www.novelsclubb.com

ہم دلاور خان کو کال کر کے آپ کا بتاتے ہیں ابھی آپ ریسٹ کرے۔ ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں بولا

مجھے میرے گھر جانا ہے میری ماں اور بہنیں میرے لیے پریشان ہو گی۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا تو ڈاکٹر کے ماتھے پہ نا سمجھی کے بل نمایاں ہوئے

تمہارا نام کیا ہے؟ دلاور خان مسکراتی نظروں سے یمان کو دیکھ کر پوچھنے لگے۔

یمان مستقیم۔ یمان نے مختصر جواب دیا

ماشااللہ نام اور شخصیت دونوں بہت خوبصورت ہیں۔ زوبیہ بیگم یمان کے واری صدقے ہوئی۔

آپ لوگ کون ہیں اور میں کہاں ہوں میرے گھر والے میرے پاس کیوں نہیں؟ یمان نے اپنے اندر آتے سوالات کے جوابات چاہے۔

www.novelsclubb.com

میں مشہور فلم انڈسٹری کا مالک دلاور خان ہوں یہ میری زوجہ ہیں زوبیہ دلاور خان دوسری بات یہ کے تم کہاں ہو تو تم اسلام آباد میں ہو ہم کراچی سے تمہیں یہاں لائے کیونکہ ہم وہاں زیادہ وقت رُک نہیں سکتے تھے اور نہ تمہیں اکیلا چھوڑ سکتے تھے باقی

تمہاری فیملی تو ہمیں اُن کا سیل نمبر دے دو میں ان تک اطلاع پہنچا دوں گا۔دلاور خان نے سنجیدگی سے سب کچھ بتایا۔

میں خود جاؤں گا کراچی واپس جانے وہ کیا سمجھ بیٹھے ہو۔یمان پریشانی سے بولا

تمہارا جانا ضروری ہے کیا؟زوبیہ بیگم اُداس سی ہو گئی تھی اُن کو یمان سے عجیب قسم سی انسیت ہو گئی تھی۔

زوبیہ۔دلاور خان نے اُن کو ٹوکا تو وہ خاموش ہو گئی۔

میرا گھر ہے وہاں میرا جانا تو ضروری ہے نہ۔یمان نے کہا۔

جب تم مکمل ٹھیک ہو جاؤ گے تو میں خود تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤں گا۔دلاور خان کے من میں سوالات تو بہت تھے مگر وہ اپنے اندر دباتے بس یہی بولے۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤

یہ ہے میرا چھوٹا سا گھر اُمید ہے تمہیں پسند آیا ہو گا۔شازل آروش کو اپنے چھوٹے سے فلیٹ لاتا شرارت سے بولا

سوری لالہ ہمیں پتا ہے آپ کو یہاں سے آمریکا جانا تھا آپ کی پڑھائی کا حرج ہو رہا ہے ہو گا میں نے تو بابا سائیں سے اکیلے رہنے کا کہا تھا خوا مخواہ آپ کو بھی اب پریشانی ہو گی۔ آروش شرمندگی سے بولی

آرو تم شرمندہ مت ہو تمہیں یاد ہو تو میں بتا دوں میں چھٹیوں پہ ہوں مطلب دو ماہ یہاں تمہارے پاس رہوں گا اُس کے بعد تم کسی اور کو ہائیر کرنا ویسے بھی لالہ کی سخت وارننگ کے تم دو ماہ گاؤں کے باہر قدم بھی نہیں رکھو گے اِس نے مجھے بڑا پریشان کیا تھا مگر تمہاری وجہ سے میرا بھی بھلا ہو گیا۔ شازل نے مسکرا کر کہا

جزاک اللہ خیرًا پر اماں سائیں آپ کو بہت یاد کرتی ہیں اِس لیے اپنا وقت آپ سے جتنا ہو سکے حویلی میں گزارا کرے۔ آروش نے اتنا کہا۔

جب میں چھوٹا تھا اور مجھے بورڈن اسکول بھیج دیا تھا تو یقین جانوں مجھے بھی وہ بہت یاد آیا کرتی تھیں میرا دل نہیں لگتا تھا راتوں کو نیند بھی نہیں آتی تھی پھر مجھے عادت سی ہو گی اِس لیے اب حویلی میں اگر کوئی پیار سے بات کر بھی لے تو مجھے ایسا لگتا ہے جیسے وہ چاپلوسی کر رہا ہو یا خوشامدی۔ شازل ہلکی مسکراہٹ سے بولا

تو کیا آپ بدلا لے رہے ہیں اُن سے ؟آروش نے پوچھا

ارے نہیں میں کیوں بدلا لینے لگا میں تو جسٹ ایسے بتا رہا تھا تمہیں خیر تم فریش ہو جاؤ تب تک میں تمہارے لیے کچھ کھانے کا پکاتا ہوں۔شازل نے ریلیکس انداز میں کہا

آپ پکائے گے ؟آروش کو تعجب ہوا

ہاں کیوں کیا تم نے مجھے اپنی طرح پھوہڑ سمجھا ہے۔شازل نے مصنوعی روعب سے پوچھا۔

نہیں مطلب آپ کُکنگ کیسے۔آروش کو سمجھ نہیں آیا کیا کہے۔

تمہیں پتا ہے باہر اکیلے رہنے میں انسان کو یہ فائدہ ہوتا ہے کے وہ سب کچھ سیکھ جاتا ہے اب دیکھو کیا حویلی میں ایسا کوئی مرد ہو گا جس نے باورچی خانے میں قدم بھی رکھا ہو گا یقیناً نہیں پر ایک میں ہوں جس کے دن کی شروعات اور رات کا اختتام کچن میں ہوتا ہے یعنی صبح کا ناشتہ دوپہر کا لنچ رات کا ڈنر مجھے خود کرنا پڑتا تھا پھر جب اسٹڈی کے چکر میں رات بھر جاگنا ہو تو بار بار اُٹھ کر کافی الگ سے بنانا پڑتی ہے۔شازل نے مظلومیت سے کہا

آپ کتنے باتونی ہو گئے ہیں۔آروش نے شازل کو بنا سانس لیے بس بولتا دیکھا تو کہا

ہاں کیونکہ میرے تین سے چار دوست ہیں وہاں اور مزے کی بات بتاؤ وہ سب ایک سے بڑھ کر ایک باتونی قسم کے ہیں تو بس مجھ پہ اُن کی۔ صحبت کا اثر پڑ گیا ہے۔ شازل اُس کی بات پہ ہنس کر کہتا کچن میں داخل ہوا تو آروش بھی اُس کے پیچھے کچن میں آئی۔

لالہ آپ وہاں ہیلپر رکھنا تو افورڈ کر سکتے ہیں نہ۔ آروش نے کہا

وہاں ہیلپر ہیلپ نہیں کرتا۔ شازل نے گول مٹول سا جواب دیا۔

آپ کی بیوی کے مزے ہو گے۔ آروش نے شازل کو مہارت سے کام کرتا دیکھا تو ستائش بھرے لہجے میں بولی

نہیں یہ مزے بس تمہارے ہیں۔ شازل فریج سے انڈے نکال کر اُس سے بولا

وہ کیسے ؟ آروش کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی۔

www.novelsclubb.com

پہلے مجھے فریج سے آٹا نکال کر دوں پھر بتاتا ہوں۔ شازل لب دانتوں تلے دبائے کہا

یہ لے۔ آروش نے فریج سے آٹا نکال کر اُس کو پیش کیا

ڈیئر سسٹر وہ ایسے کے میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔ شازل نے سکون سے بتایا

کیوں نہیں کرینگے؟آروش نے جاننا چاہا

شادی کے علاوہ بھی بہت سے کام ہیں اور میں اِس شادی وغیرہ کے جھنجھٹ میں نہیں پڑنا چاہتا۔شازل نے بیزار شکل بنائی۔

آپ کو آمریکا میں کوئی گوری پسند نہیں آئی۔آروش جانے کیوں متجسس ہوئی۔

نہیں کیونکہ وہاں لڑکیاں کالی ہوتی ہیں۔شازل شرارت سے کہا تو آروش نے گھورا

اچھا اگر تصور کریں کوئی لڑکی آپ کو اچھی لگتی ہے تو کیا پھر بھی نہیں کرے گے شادی؟آروش نے پوچھا

نہیں۔شازل نے صاف چٹا انکار کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

!کچھ عرصے بعد

تم اندر جاؤ میں یہی ہوں۔دلاور خان نے یمان سے کہا جو اپنے گھر کے پاس کھڑا بس اُس کو دیکھے جا رہا تھا جانے کیوں وہ اپنے اندر ہمت پیدا نہیں کر پا رہا تھا کے گھر میں داخل ہوتا اُس

کا دل انجانے خوف سے دھڑک رہا تھا ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اُس نے اپنی قیمتی چیز کھو دی ہو۔

آپ اندر چلیں آپ غیر ہو کر میرے لیے بہت کچھ کیا ہے۔ یمان دلاور خان کی بات پہ بولا

آریو شیور میں چلوں ساتھ۔ دلاور خان نے کنفرم کرنا چاہا۔

جی بلکل۔ یمان نے کہا تو دلاور خان نے سر اثبات میں ہلایا جیسے اپنی رضامندی ظاہر کی ہو۔

وہ دونوں جب گھر میں داخل ہوئے تو خاموشی نے استقبال کیا یمان نے پورے ہال میں نظر گُھمائی پھر نیچے بچھے قالین کو دیکھا جس پہ بیٹھ کر فائزہ بیگم کپڑے سِلا کرتی تھی آج وہ جگہ پوری خالی تھی نا فائزہ بیگم تھی اور نہ اُن کی کپڑے سلنے والی مشین۔

www.novelsclubb.com

لگتا ہے گھر خالی ہے۔ دلاور خان نے اندازہ لگایا

میں امی کے کمرے میں جاتا ہوں۔ یمان اپنے ڈر کو قابوں پاتا فائزہ اور مستقیم صاحب کے مشترکہ کمرے کی طرف بھاگا تو چونک پڑا کیونکہ مستقیم صاحب نڈھال حالت میں بیڈ پہ

پڑے ہوئے تواور پاس عیشا ہاتھ میں سوپ کا باؤل پکڑے مسلسل اُن سے کچھ کہہ رہی تھی۔

ابا۔یمان جلدی سے اُن کے پاس آیا

!!!!!!!!!یمان

عیشا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئ یمان کو اپنے پاس بلکل زندہ صحیح سلامت دیکھ کر۔

آپی ابا کو کیا ہوا ہے؟ یمان اُس کے تاثرات نوٹ کیے بنا عیشا سے بولا دلاور خان بھی پریشان ہو گئے تھے۔

ج جاؤی یہ یہا یہاں س سے۔ مستقیم صاحب نے یمان کو دیکھا تو مُنہ مور کر بولے تو یمان کو تکلیف ہوئی۔

www.novelsclubb.com

مجھے معاف کر دے پر پلیز ایسے نہ کہے میں آپ لوگوں کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔یمان کی آنکھیں نم ہوئی۔

یمان تم کہا تھا اتنے وقت سے تمہیں پتا ہے ہم سب کتنے پریشان تھے ہماری ماں تمہاری جھوٹی موت کا سن کر ہمیں چھوڑ کر چلی گئی پھر اُن کے بعد ابا کی یہ حالت۔عیشا اپنی آنکھوں کو صاف کیے یمان سے پوچھنے لگی

اماں

اماں کہاں ہے آپی۔یمان مستقیم صاحب کے پاس سے اٹھتا عیشا سے فائزہ بیگم کا پوچھنے لگا اُس کو یقین نہیں آرہا تھا اُس کے پیچھے یہ سب ہو گیا ہے۔

وہ اب اِس دنیا میں نہیں۔عیشا اتنا کہتی رو پڑی آج پھر اُس کا غم تازہ ہو گیا تھا جب کی یمان پتھر کا بن گیا یہ خبر سن کر اُس کو آج اپنا آپ بدنصیب لوگوں میں سے لگا جس نے آخری وقت پہ اپنی ماں کا چہرہ بھی نہیں دیکھا تھا۔

آپ جھوٹ بول رہی ہیں نہ؟ یمان عیشا کو کندھوں سے پکڑتا اُمید بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

نہیں۔عیشا اُس کے سینے پہ سر ٹکاتی بس اتنا بولی۔

میر میرا کوئی ب بیٹا نہیں میں ب بس دو بٹ بٹیوں ک کا باپ ہ ہوں تم یہاں سے چلے جاؤ اور دوبارہ اپنی شکل مت دیکھانا۔ مستقیم صاحب نے اٹک اٹک کر اپنے الفاظ کہے۔

آپ اپنے بیٹے سے ایسے بات کیوں کر رہے ہیں آپ کو تو شکر گزار ہونا چاہیے اللہ نے آپ کو بیٹے کی نعمت سے نوازہ ہے اُس پہ بجائے آپ شکر گزار ہونے کے اُس سے ایسے بات کر رہے ہیں ناراضگی اپنی جگہ مگر یوں بیٹے سے منہ موڑنا اچھی بات نہیں۔ دلاور خان نے پہلی مرتبہ باتوں میں حصہ لیا۔

ابا یمان کہاں جائے گا۔ عیشا نے یمان کا ہاتھ زور سے پکڑ کر کہا

جہاں دو سال پہلے تھا۔ مستقیم صاحب کے جواب پہ یمان کا دل کٹ کے رہ گیا۔

اگر میرے اتنے کہنے کے باوجود بھی آپ اپنی بات پہ قائم ہے تو ٹھیک ہے یمان میں تمہارا باہر گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں۔ دلاور خان افسوس بھرے لہجے میں مستقیم صاحب سے بول کر یمان کو بولے جو خالی خالی نظروں سے اپنا باپ کا ایسا بے رحمی والا سلوک دیکھ رہا تھا۔

یمان اب کہی نہیں جائے گا۔ عیشا نے نفی میں سر کو جنبش دے کر کہا

ابا۔ یمان نے مستقیم صاحب کا ہاتھ پکڑ کر کچھ کہنا چاہ رہا تھا مگر مستقیم صاحب نے اپنا ہاتھ جھٹک دیا۔

تم اپنے کمرے میں جاؤ ابا ابھی ناراض ہے۔عیشا یمان کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر دلاسہ دینے لگی۔

اگر یہ یہاں رہا تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گی۔ مستقیم صاحب کو اپنی بات پہ بضد دیکھ کر یمان اپنے آنسو پیتا کمرے سے باہر پھر گھر سے باہر نکلتا چلا گیا۔

یمان

یمان

رُکو میری بات سنو پلیز اب کہی مت جاؤ ابا ناراض ہیں کچھ وقت تک مان جائے گے۔عیشا باہر کی جانب آتی یمان کو روک کر بولی۔

www.novelsclubb.com

میری لیے یہاں اتنا رہنا ضروری نہیں جتنا ابا کی زندگی ضروری ہے میں نے ماں تو کھو دی ہے اپنی وجہ سے مگر باپ کو نہیں کھو سکتا۔ یمان کی بات پہ عیشا جیسے کچھ کہنے کے قابل ہی نہ رہی۔

میں آپ سب سے بہت پیار کرتا ہوں میری وجہ سے آپ سب نے بہت تکلیف دیکھی ہیں مگر اب دوبارہ میری وجہ سے ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ یمان نے شرمندگی سے سر جھکا کر کہا

ایسی بات نہیں ہے یمان۔ عیشا نے اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔

مجھے ابھی جانے دے آپی میں نہیں چاہتا میری یہاں موجودگی سے ابا مزید مجھ سے خفا ہو۔ یمان نے اُس کے ہاتھوں پہ اپنے ہاتھ رکھے۔

فجر کو آنے دو وہ تمہیں دیکھے گی تو خوش ہو جائے گی تمہیں پتا ہے وہ اُمید سے ہے جلد تمہارا بھانجا اِس دُنیا میں آئے گا۔ عیشا نے ایک اور کوشش کی۔

آپی مجھے کمزور مت کرے۔ یمان اپنے قدم پیچھے کرتا گاڑی میں بیٹھ گیا تو دلاور خان نے ڈرائیور کو گاڑی چلانے کا اِشارہ دیا۔ پیچھے عیشا دیر تک گاڑی کو دور جاتا دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 27

آپ نے ایسا کیوں کیا؟عیشا اندر کمرے میں آکر مستقیم صاحب سے جواب طلب ہوئی۔

وہ اِس کا مستحق تھا۔ مستقیم صاحب نے جواب دیا۔

آپ نے ایسا کیوں کیا وہ اِس کے مستحق نہیں تھا جو آپ نے اُس کو گھر سے بے دخل کیا۔عیشا نے روتے ہوئے کہا

یہاں اُس کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔ مستقیم صاحب کی اِس بات نے عیشا کو چونکنے پہ مجبور کر دیا۔

کیا مطلب ؟عیشا اُن کے پاس بیٹھ کر بولی

یہاں اگر رہتا تو کیا پتا جو اِس کو مرا ہوا سمجھ بیٹھے ہوئے وہ یمان کو دوبارہ سے نقصان پہنچائے۔ مستقیم صاحب نے کمزور آواز میں کہا

اُس بات کو تو اب بہت عرصہ ہو چکا ہے۔عیشا نے کہا۔

www.novelsclubb.com

میں یمان کو دوبارہ خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا ایک بار غلطی کر دی بار بار نہیں وہ اگر دور رہے گا تو اُس کو سمجھ آئے گی پیار محبت کچھ نہیں ہوتا وہ اب اپنے بارے میں سوچے گا اپنی زندگی کے بارے میں سوچے گا۔ مستقیم صاحب نے گہری سانس بھر کر کہا

آپ ایک دفع اُس کو اپنے سینے سے تو لگا لیتے آپ کے رویے کی وجہ سے وہ اپنی ماں کے لیے رو بھی نہیں پایا آپ کو پتا ہے وہ کیا محسوس کر رہا ہو گا اُس نے اپنی ماں کا آخری دیدار نہیں کیا اپنی ماں کے جنازے کو کندھا تک نہیں دیا ایسے میں آپ کی باتوں نے اُس کو بہت توڑا ہو گا ابا ہمارا بھائی اِن چیزوں کا مستحق نہیں وہ ابھی اتنا بڑا نہیں ہوا جو اُس کو اتنی تکلیفیں اُٹھانی پڑ رہی ہیں۔ عیشا نے تکلیف بھرے لہجے میں اُس کی نظروں کے سامنے بار بار یمان کا سہما ہوا چہرہ آ رہا تھا۔

میں اگر اُس کو سینے سے لگاتا یا شفقت سے پیش آتا تو وہ کیا یہاں سے جاتا بلکل نہیں جاتا میرے رویے نے اُس کو جانے پہ مجبور کر دیا تھا رہی بات تکلیفوں کی تو تکلیف انسان کے حالات یا عمر دیکھ کر نہیں آتی تم دیکھنا اب ہمارا ایمان بدل جائے گا جو اُس نے اپنے لیے سوچا تھا اُس کو پورا کرے گا۔ مستقیم صاحب اپنے عمل پہ مطمئن تھے۔

ہماری سپورٹ کے بغیر؟عیشا نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھا۔

ہاں ہماری سپورٹ کے بغیر۔ مستقیم صاحب ہلکہ سا مسکرائے۔

❤❤❤❤❤❤❤

اچھا ہوا جو تم واپس آ گئے یہ اب تمہارا ہی گھر ہے۔زوبیہ بیگم نے محبت سے یمان کا چہرہ تکتے ہوئے کہا

کیا آپ دونوں اکیلے رہتے ہیں یہاں؟ یمان نے اُن دونوں کے علاوہ گھر میں کسی کو نہیں پایا تو پوچھا

ہاں میرا کوئی بیٹا نہیں پانچ بیٹیاں ہیں جن کی شادی ہو گئی ہیں تو اپنے اپنے شوہروں کے گھر میں ہیں۔دلاور خان نے مسکرا کر بتایا۔

www.novelsclubb.com

سب بیٹیوں کی شادیاں ہو گئی ہیں؟ یمان کو جانے کیوں حیرت ہوئی۔

چار بیٹیوں کی شادیاں ہو گئی ہیں دو جڑواں تھی اُن کی ساتھ میں ہو گئی تھی تیسری کی بھی ہو گئی جب کی جو چوتھی بیٹی تھی زرنور اُس کی شادی کو ابھی ایک سال ہوا ہے۔دلاور خان

سے پہلے زوبیہ بیگم بول پڑی اُن کے چار بیٹیوں کے زکر پہ یمان کا دل چاہا پانچویں بیٹی کا پوچھے کے وہ کہاں ہیں مگر خاموش رہا۔

میں تمہیں تمہارا کمرہ دِکھاتا ہوں۔دلاور خان ایک نظر زوبیہ بیگم پہ ڈال کر بولے۔

مجھے یہاں رہنا ٹھیک نہیں لگ رہا۔یمان کشمش میں مبتلا اُن سے بولا وہ یہاں آتو گیا تھا مگر اب اُس کو پچھتاوا سا ہو رہا تھا۔

یمان تم مجھے اپنی ماں اور خان کو اپنا باپ ہی سمجھو اِس لیے اتنا فارمل مت ہو یہاں تم ہمیشہ کے لیے رہ سکتے ہو ہمارا بیٹا بن کر۔زوبیہ بیگم محبت سے کہا

میں یہاں کیسے رہ سکتا ہوں میں اپنے گھر جاؤں گا جب میرے والد کی ناراضگی دور ہو جائے گی۔یمان نے کہا

ٹھیک ہے مگر تب تک تو اِس گھر کو اپنا گھر سمجھو۔دلاور خان نے بے تکلف لہجے میں کہا تو یمان محض مسکرا دیا بھلا وہ کیسے کسی اور کے گھر کو اپنا سمجھتا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

کاش میں اُس دن یہاں ہوتی۔فجر نے عیشا کی ساری بات سُنی تو حسرت سے بولی

یمان ٹھیک ہے صحیح سلامت ہے ہمارے لیے یہی بڑی بات ہونی چاہیے اور تم اب پریشان مت ہوا کرو تمہارے بچے کے لیے اچھا نہیں۔عیشا نے پر سکون لہجے میں اُس کا بھرا ہوا وجود دیکھ کر کہا

تم نے پوچھا نہیں تھا وہ کہاں تھا اتنے وقت تک؟ فجر نے کہا

اِن باتوں کا موقع ہی نہیں ملا تم یہ بتاؤں ارسم جیل سے کب رہا ہو گا۔عیشا نے گہری سانس بھر کر پوچھا

پتا نہیں میں خود بہت پریشان ہوں میری ڈیلیوری کے دن بہت قریب آ رہے ہیں اور ارسم کی رہائی کا کچھ پتا ہی نہیں۔ فجر فکر مند لہجے میں بولی۔

ارسم اتنا بے وقوف تو نہیں جو اُس نے ایک فراڈیہ لوگوں کے ساتھ ملایا اور اُن کی کمپنی میں انویسٹمنٹ کی۔عیشا افسوس بھرے لہجے میں بولی۔

مجھے اُس کا کچھ نہیں پتا میں بس یہ چاہتی ہوں ارسم خیر سے رہا ہو جائے۔ فجر نے کہا

ان شاءاللہ تمہاری ڈیلیوری سے پہلے وہ آ جائے گا۔عیشا نے دعائیہ انداز میں کہا

ان شاءاللہ اور تم یہ بتاؤ کم سے کم تمہیں یمان سے یہ تو پوچھنا چاہیے تھا نہ وہ دوبارہ کب آئے گا۔ فجر گھوم پھِر کر یمان کے زکر پہ آئی۔

وہ آجائے گا خود ہی اب مجھے تمہیں ایک چیز دیکھانی ہے۔۔عیشا نے کہا اور اُٹھ کھڑی ہوئی۔

کونسی چیز؟ فجر نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولی

یہ مجھے یمان کے کمرے کی صفائی کرتے وقت ملی۔عیشا نے ایک چِٹ اُس کی طرف بڑھا کر بتایا۔

یہ۔ فجر نے چٹ کو دیکھا تو اُس میں موجود تحریر پڑھ کر بس یہی بول پائی۔

اُس لڑکی نے دی تھی شادی یمان کو۔عیشا نے بتایا تو فجر نے اُس چٹ کو پھاڑنا چاہا پر عیشا نے فورن سے اُس کو روکا۔

www.novelsclubb.com

نہیں فجر۔عیشا نے نفی میں سر ہلایا

کیوں نہیں اُس لڑکی کی وجہ سے ہم سب کی پر سکون زندگی میں اتنا کچھ ہو گیا۔ فجر نے چیخ کر کہا

آہستہ فجر تمہارے لیے اتنا ہائپر ہونا ٹھیک نہیں ہمارے ساتھ جو ہوا وہ سب ہماری قسمت تھی یہ چٹ یمان کے لیے بہت معنی رکھتی ہے تبھی تو اتنا سنبھال کر اُس نے اپنے پاس رکھی ہے میں نہیں چاہوں گی کے اِس چٹ کے ٹکڑے کر کے ہم کسی ڈسٹر بن میں پھینکے یہ یمان کی امانت ہے ہم اُس کو دینگے پھر اُس کی مرضی۔ عیشا نے سنجیدگی سے اُس کو ٹوکا۔

تمہیں کیا لگتا ہے یمان کو اب تک وہ یاد ہونی چاہیے۔ فجر نے پوچھا

کچی عمر کی محبت بہت پکی ہوتی ہے میں اور تم جتنا بھی کر لے یمان کے دل سے اُس لڑکی کی محبت ختم نہیں کر سکتے۔ عیشا نے کہا تو فجر خاموش سی ہو گی اُس کے پاس کچھ کہنے کو بچا ہی نہیں تھا جیسے۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤

یمان کو دلاور خان اور زوبیہ کے ساتھ رہتے ہوئے ایک مہینے سے زیادہ وقت ہو گیا تھا دلاور خان اور زوبیہ کو اُس کو اپنے بیٹے کی طرح ٹریٹ کرتے تھے جس سے یمان بھی تھوڑا

بہت اُن سے مانوس ہو گیا تھا اور اُن کے بے حد اصرار پہ وہ دلاور خان کو ڈیڈ اور زوبیہ بیگم کو موم کہہ کر پُکارتا تھا۔ دلاور خان نے اُس کو اپنی پڑھائی جاری کرنے کا بھی کہا تھا مگر یمان نے سہولت سے انکار کر دیا تھا اور بنا اُن کے علم میں کوئی بات ڈالے وہ کسی جاب کی تلاش میں تھا پر آج صبح صبح ہی دلاور خان اُس کو اپنے ساتھ سیٹ پہ لائے تھے جہاں اُن کی نئی آنے والی فلم کی شوٹنگ کی بات وغیرہ ہونی تھی۔

,----------

یہ گانے کے لیے کس کو اُٹھا لائے ہو۔ دلاور خان غصے سے پاس کھڑے اپنے اسسٹنٹ سے بولا اُن کو اپنے فلم کے سونگ کے لیے کسی اچھے سِنگر کی ضرورت تھی جو اُن کو مل نہیں رہا تھا مگر اب جب کوئی ملا تھا وہ ٹھیک سے گانا گا نہیں پا رہا تھا جس سے دلاور خان کو اُس پہ غصہ آ رہا تھا اُن کے عین پاس بیٹھا یمان خاموشی سے آس پاس کا جائزہ لے رہا تھا۔

سر میں دوبارہ اچھا گانے کی کوشش کرتا ہوں۔ گٹار پکڑے لڑکے نے فورن سے کہا

کوشش نہیں کرنی اچھا گانا ہے یہ مووی دلاور خان کی ہے اور میں اُس میں کوئی کمی نہیں چاہتا میں سہیل سے گانا کہنے والا تھا مگر وہ جانے کہاں غائب ہے۔۔دلاور خان نے سنجیدگی اور پریشانی کے ملے جُلے انداز سے کہا۔

میں ایک بار کوشش کروں؟آس پاس نظر ڈورا تا یمان سرسری لہجے میں بولا تو دلاور خان نے چونک کر اُس کو دیکھا۔

تمہیں سِنگنگ آتی ہے؟دلاور خان کو خوشگوار حیرت ہوئی۔

ایک بار ٹرائے کرتا ہوں پھر آپ بتانا۔یمان نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا تو اُس کے دونوں گالوں پہ گڑھے نُمایاں ہوئے جو آج دلاور خان نے شاید پہلی بار دیکھے تھے۔

شیور۔دلاور خان خوش ہوئے تو دلاور خان کے اسسٹنٹ نے گٹار اُس کی جانب بڑھایا۔

www.novelsclubb.com

کونسا گائوں؟یمان نے پوچھا

کوئی بھی ابھی تمہاری آواز کی ٹیسٹ ہے۔دلاور خان نے مسکرا کر کہا تو یمان سوچ میں پڑ گیا پھر کسی خیال کے تحت اُس نے گانا شروع کیا۔

آرام آتا ہے دیدار سے تیرے

مٹ جاتے ہیں سارے غم

ہے یہ دعا کے تجھے دیکھتے

دیکھتے ہی نکل جائے دم

شکرانہ چاہے جتنا بھی کرلوں

میں پھر بھی رہے گا وہ کم

تیرا تصور مجھے دے کر

مولا نے مجھ پہ کیا ہے کرم

www.novelsclubb.com

یمان اتنا گا کر خاموش ہو کر دلاور خان کو دیکھنے لگا جو حیرت کا مجسمہ بنے ہوئے تھے اُن کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا یمان کی آواز گانا گاتے وقت اتنی خوبصورت ہو گی۔

زبردست۔دلاور خان حیرت سے باہر آکر بس یہی بول پائے۔

شکریہ۔یمان نے اتنا کہہ کر گٹار واپس رکھ دیا۔

تم میرے کیبن میں آنا۔دلاور خان اتنا کہہ کر اٹھ گئے تو یمان اُن کے پیچھے گیا۔

جی۔یمان اُن کے کیبن میں آتا بولا

تم نے بتایا نہیں تمہاری آواز اتنی اچھی ہے۔دلاور خان نے شکایت بھرے لہجے میں کہا

کبھی بتانے کا موقع نہیں ملا۔یمان نے کندھے اُچکائے

تمہیں پتا ہے تم ایک بہت مشہور اور سنگر بن سکتے ہو تو اِس فیلڈ میں کیوں نہیں آجاتے میں تمہاری ہر لحاظ سے مدد کروں گا۔دلاور خان نے کہا

آپ کا مجھ پہ پہلے سے بہت احسان ہے اب مزید نہیں۔یمان نے کہا۔

www.novelsclubb.com

احسان کیسا تم لیے میرے بیٹے ہو تم اپنا پہلا گانا میری فلم کے لیے گاؤ میں تم اُس کے لیے بہت اچھی پے دوں گا اُس کے بعد دیکھنا پھر تمہارے پاس آفرز آتی جائے گے مگر اُس کے

ساتھ تمہیں اپنی پڑھائی جاری رکھنی پڑے گی یہ موسٹ امپورٹنٹ ہے۔دلاور خان نے مسکرا کر کہا

اگر میری آواز آپ کو واقع میں پسند آئی ہے تو میں ضرور آپ کے لیے گاؤں گا مگر اُس کی میں پے نہیں لوں گا جو آپ نے مجھ پہ خرچ کیا ہے میں اُس کی قیمت چُکانا چاہتا ہوں۔یمان نے سنجیدگی سے کہا

میں نے جو کچھ کیا وہ تمہیں اپنا بیٹا سمجھ کر کیا تھا۔دلاور خان نے کہا

میں جو کر رہا ہوں وہ آپ کو اپنا باپ سمجھ کر کر رہا ہوں باپ بیٹے میں حساب نہیں ہوتا۔یمان کے جواب پہ دلاور خان لاجواب ہوئے جس نے بڑی خوبصورت طریقے سے اپنی بات منوالی تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤

کچھ عرصہ بعد!

لاہور!

آج یمان کا پہلا گانا تھا جو آن ایئر ہونے والا تھا اِس دن کے لیے اُس نے بہت سارے خواب سجائے تھے ہزاروں لوگوں کے سامنے کھڑا ہو کر گانا اُس کا جنون بن گیا تھا جو آج پورا ہونے والا تھا مگر جو خوشی اُس کو محسوس ہونی چاہیے تھی وہ جانے کہاں غائب تھی اُس کو اپنا آپ کھوکھلا سا معلوم ہو رہا تھا اُس نے اپنے دماغ کو ساری سوچوں سے آزاد کروا کر ایک طائرانہ نظر سب لوگوں پہ ڈالی جو اُس کے گانے کے منتظر تھے یمان نے اپنی آنکھوں کو بند کیا اور گٹار کی تاروں کو چھیڑا۔

کیا تھی وجہ جو کی بے وفائی

یاد جلا کے راکھ اُڑائی

کیا تھی وجہ جو کی بے وفائی

یاد جلا کے راکھ اُڑائی

www.novelsclubb.com

جانے ضروری کیوں تھا درد جُدائی

ہونے لگی ہے کیوں یہ سانسیں پرائی

یہ حالِ دل ہم کہہ بھی نہ پائے

تنہا ایسے کہی مر ہی نہ جائے

یہ حالِ دل ہم کہہ بھی نہ پائے

تنہا ایسے کہی مر ہی نہ جائے

یہ حالِ دل جو ہم کہہ بھی نہ پائے

کیسی خطا کی وہ کیسی صدائیں

سُنتا نہیں کوئی دل کی صدا

کہہ بھی نہ پائے

یہ حالِ دل جو ہم کہہ بھی نہ پائے

کیسی خطا کی وہ کیسی صدائیں

سُنتا نہیں کوئی دل کی صدا

کہہ بھی نہ پائے

یمان نے گانا شروع کیا تو ہال میں موجود سب لوگ اُس کی آواز کے سحر میں جکڑ چُکے تھے۔

دوسری طرف اسلام آباد کے ایک فلیٹ میں موجود آروش جو لاؤنج میں بیٹھی چینل سرچنگ کر رہی تھی چینل بدلتے بدلتے اُس کے ہاتھ تھام سے گئے تھے اُس نے ایک نظر ٹی وی پہ نظر آتے یمان پہ پڑی تو پہلے اُس نے اپنا وہم جانا تھا جس کو یقین دلانے کے لیے اُس نے وہ چینل دوبارہ سے لگایا جہاں کوئی گانا چل رہا تھا۔

جینے کی دعائیں ہم نے مانگی ہی نہ تھی

ایسا نہیں تھا آنکھیں بھیگی نہ تھی

ہاتھوں کی لکیریں جیسے کھینچی ہی نہ تھی

پوری وفائیں کیسے ہوتی

ستم ہی ایسا ٹوٹا

نصیباں میرا روٹھاں

ملا تھا کوئی جھوٹا

!!!!!!! کوئی ہی جھوٹا

جانے ضروری کیوں تھا درد جُدائی

ہونے لگی ہے کیوں یہ سانسیں پرائی

یہ حالِ دل ہم کہہ بھی نہ پائے

تنہا ایسے کہی مر ہی نہ جائے

یہ حالِ دل ہم کہہ بھی نہ پائے

تنہا ایسے کہی مر ہی نہ جائے

یہ حالِ دل جو ہم کہہ بھی نہ پائے

کیسی خطا کی وہ کیسی صدائیں

سُنتا نہیں کوئی دل کی صدا

کہہ بھی نہ پائے

یہ حالِ دل جو ہم کہہ بھی نہ پائے

کیسی خطا کی وہ کیسی صدائیں

سُنتا نہیں کوئی دل کی صدا

کہہ بھی نہ پائے

www.novelsclubb.com

!!!!!!!!!!!!!!!مولا

!!!!!!!!!کہہ بھی ناپائے

!!!!!!!!!!!!!!!!!!!!!مولا

یہ حالِ دل ہم کہہ بھی نہ پائے

تنہا ایسے کہی مر ہی نہ جائے

یہ حالِ دل ہم کہہ بھی نہ پائے

تنہا ایسے کہی مر ہی نہ جائے

یمان جیسے ہی خاموش ہوا پورا ہال تالیوں کی آواز سے گونج اُٹھا یمان اپنی آنکھوں کو کھول کر گہری سانس بھر کر سب کو سامنے دیکھنے لگا آج اُس کا خواب حقیقت بن کر اُس کے سامنے کھڑا تھا۔

آروش حیرت کا بُت بنی بیٹھی سامنے اسکرین پہ چلتے مناظر کو دیکھ رہی تھی وہ جو اُس کو وہم لگا تھا وہ وہم نہیں بلکہ ایک جیتی جاگتی حقیقت تھی سامنے گانا گانے والا کوئی اور نہیں یمان مستقیم تھا وائٹ شرٹ کے اُپر بلیک لیدر کی جیکٹ کے ساتھ جینز پینٹ پہنے ہاتھوں میں مختلف قسم کے بینڈز موجود تھے آج آروش نے اُس کو پورے چار سال بعد دیکھا تھا بلکل مختلف انداز میں اُس کی آنکھوں میں جہاں پہلے بے یقینی تھی وہاں آہستہ آہستہ نفرت نے جگہ لی وہ جو اتنے سال خود کو اُس کی موت کا زمیدار سمجھتی آرہی تھی ایک گِلٹ کے ساتھ زندگی گزار رہی تھی مگر اُس کو یوں زندہ سلامت دیکھ کر اُس کو جانے کیوں یمان سے نفرت ہونے لگی اپنے اندر ایک لاوا پھٹتا محسوس ہوا اُس کو یمان کا یوں اپنی زندگی میں آگے بھرنا یوں مکمل دیکھنا عجیب کے احساس میں گھیر رہا تھا جس کو وہ کوئی نام نہیں دے پا رہی تھی پھر اچانک جانے اُس کو کیا ہوا وہ اُٹھی اور پاس پڑا گُلدان اُٹھا کر ٹی وی کی جانب پھینکا جس سے چھناک کی آواز کے ساتھ ٹی وی کی اسکرین چکنا چور ہو گئی ہو گئی مگر اُس کو پھر بھی سکون نہیں مل رہا تھا۔

آروش کیاہوایہ کیاکر دیا۔دُرید جوابھی اندر داخل ہوا تیز آواز کانوں پہ پڑی تولاؤنج میں آیا جہاں ہر طرف کانچ کے ٹکڑے پڑے بکھرے پڑے تھے خود آروش ساکت سی کھڑی تھی۔

آروش۔دُرید اُس پاس کھڑا ہوتا جھنجھوڑنے لگا تو وہ اپنے ہوش وحواسوں سے بیگانہ ہوتی اُس کے بازوں میں جھول گئ۔

آروش

آروش۔

دُرید پریشانی سے اُس کا گال تھتھپاتا ہوش میں لانے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

میرا نام ارمان ہے۔یمان گانے سے فارغ ہوتا کمرے میں آیا تھا جہاں زوبیہ بیگم دلاور خان پہلے سے موجود تھے اور ایک لڑکا بھی تھا جس سے وہ آج پہلی بار ملا تھا۔

تو؟یمان نے آئبرو سیکڑے

تو کچھ نہیں۔ارمان خجل ہوتا بولا

برخودار آج تو تم نے کمال کر دیا۔دلاور خان اُس سے بغلگیر ہوتا بولا

شکریہ سب آپ کی مہربانی ہے۔یمان نے کہا

میرا کچھ نہیں تھا اِس سے ملو یہ ارمان صدیقی ہے۔دلاور خان نے پاس بیٹھے ارمان کا تعارف کروایا تو یمان نے اُس کی طرف چہرہ کیا جواب اُس کے دیکھنے پہ اپنے بتیس دانتوں کی نمائش کر رہا تھا۔

سر آپ کے لیے کال ہے۔وہ سب باتوں میں مگن تھے جب ایک لڑکا یمان کے پاس آتا بولا۔

ہیلو۔یمان نے کال ریسیو کر کے جیسے ہی ہیلو کہا دوسری طرف سے آنی والی خبر نے اُس کے پیروں سے جیسے زمین کھینچ لی۔

www.novelsclubb.com

اِنّاللہِ وَاِنّااِلَیہِ رَاجِعُون میں آتا ہوں۔یمان دھڑکتے دل کے ساتھ بول کر کال کٹ کر گیا۔

کیا ہوا یمان بیٹا؟زوبیہ بیگم اُس کی اُڑی رنگت دیکھ کر پریشان بھرے لہجے میں بولی۔

کل میرے بہنوئی کی ڈیتھ ہو گئی تھی میری بہن کے بیوہ ہونے کا سن کے ابا جو پہلے ہی بیمار تھے وہ بھی گزر گئے۔ یمان یہ سب کس ضبط سے بتا رہا تھا بس وہ جانتا تھا۔

یااللہ خیر۔ زوبیہ بیگم پریشان ہوئی

میں کراچی جا رہا ہوں۔ یمان نے عجلت میں بتایا۔

رُکو یمان ارمان کو ساتھ لے جاؤ۔ دلاور خان نے اُس کو اکیلا جاتا دیکھا تو کہا۔

اُسے کہے آ جائے۔ یمان بنا پلٹے جواب دینے لگا تو دلاور خان نے ارمان کو اِشارہ کرنے لگا جو فورن سے سر اثبات میں ہلاتا یمان کے پیچھے گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

کیا ہوا تھا آروش کو؟ دُرید نے پریشان کن لہجے میں ڈاکٹر روشن آرا سے پوچھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

کسی بات کا گہرا اثر لیا ہے آپ کو شش کرے اُن کو خوش رکھنے کی۔ روشن آرا نے بتایا تو دُرید نے سر کو جنبش دے کر آروش کو دیکھا جو ابھی ہوش میں آئی تھی۔

کیا بات ہے آروش تم اتنی گم سم کیوں رہنے لگی ہوں ایسی کونسی بات ہے جو تمہیں پریشان کر رہی ہے؟دُرید آروش کے پاس بیٹھتا نرمی سے استفسار کرنے لگا۔

لالہ مجھے گاؤں واپس جانا ہے۔آروش نے اُس کی بات کے جواب میں بس یہ کہا

ٹھیک ہے۔دُرید ایک نظر اُس کے چہرے پہ ڈال کر بولا اُس کو اب آروش اُلجھی اُلجھی ہوئی سی لگتی تھی۔اُس نے بہت بار اُس سے پوچھنے کی کوشش کی مگر کچھ خاص جواب نہ ملتا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 28

www.novelsclubb.com

یمان اپنے گھر آیا تو اُس وقت مستقیم صاحب کا جنازہ اُٹھایا جا رہا تھا جس کو دیکھ کر یمان کے قدم چلنے سے انکاری ہوئی تھے پہلے ماں اور باپ بھی۔یمان نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچا

کندھا دے وہ آپ کے باپ ہیں۔ یمان جو بُت بن کر ایک جگہ کھڑا ہو گیا تھا ارمان کی بات پہ وہ ہوش میں آتا آگے کی جانب بڑھا۔

یا اللہ اور کتنی آزمائشیں باقی ہیں۔ یمان نے پہلی بار بے ساختہ اپنے رب سے سوال کیا اُس کا دل چاہ رہا تھا دھاڑے مار مار کر روئے مگر وہ مرد تھا اگر روتا تو لوگ اُس پہ ہنستے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

دُر آپ آ گئے۔ حریم نے آروش اور دُرید کو حویلی میں آتا دیکھا گیا تیر کی تیزی سے اُس کی طرف بڑھی۔

کتنی بار کہا ہے لالہ بولا کرو یہ دُر لا کیا ہوتا ہے۔ فاریہ بیگم نے گھور کر اُس سے کہا

ہم تو دُر لا ہی کہے گے۔ حریم نے اُن کو چِڑایا تو وہ محض اُس کو گھور کر رہ گئ۔

www.novelsclubb.com

آج تمہارا رزلٹ ڈے تھا کیا بنا اُس کا؟ دُرید نے رزلٹ کا پوچھا

افففف اللہ میاں دُر لا آپ دو ماہ بعد یہاں آئے ہیں بجائے آپ ہماری خیریت پوچھنے کے ہم سے رزلٹ کا پوچھ رہے ہیں۔ حریم نے بڑی چلاکی سے بات کا رخ دوسری طرف کیا

فون پہ بار بار خیریت کا پوچھتا تو تھا میں۔دُرید نے مسکرا کر کہا

ہاں تو نماز کا پوچھے۔حریم نے ناک منہ چڑھا کر کہا

اِس لڑکی سے نماز کا پوچھو کھانے پینے کا پوچھو ساری شرارتوں کا بھی پوچھ لوں مگر آج کے رزلٹ کا نہ پوچھو کیونکہ محترمہ انڈے لائی ہیں۔فاریہ بیگم نے اُس کا راز فاش کیا تو دُرید حیرت سے حریم کو دیکھنے لگا جو سٹپٹا کر یہاں وہاں دیکھ رہی تھی۔

یہ چچی جان کیا سچ بول رہی ہیں؟دُرید نے سنجیدگی سے پوچھا

جھوٹ بول رہی ہیں انڈے نہیں بس ایک انڈہ تھا وہ بھی بڑا والا۔حریم نے فورن سے کہا تو دُرید اُس کی ذہانت پہ عش عش کر اُٹھا۔

اگر کچھ پڑھا ہوتا تو یہ بڑے والا انڈہ بھی نہ ملتا۔دُرید کو افسوس ہوا اُس کا رزلٹ جان کر

www.novelsclubb.com

آپ کو تو پتا ہے ہمیں انڈے کتنے پسند ہیں حریم ہونٹوں پہ زبان پھیر کر بولی تو دُرید کو وہ بہت کیوٹ لگی۔

میں سیریس ہوں حریم تم نے امتحان کی پڑھائی کیوں نہیں کی؟دُرید نے سنجیدگی کا مظاہرہ کیا

دُرلا آپ نہیں تھے۔حریم نے سر جھکا کر کہا

تو؟دُرید کو اُس کی بات سمجھ میں نہیں آئی

تو ہمارا دل پڑھائی میں نہیں لگ رہا تھا آپ جو بھی اسکائپ پہ ہمیں سمجھاتے ہمیں بھول جاتے. حریم نے اعتراف کیا

میں نہیں تھا یہاں تو اِس کا مطلب یہ تو نہیں نہ کے آپ رزلٹ کارڈ میں انڈے لگائے

انڈے نہیں انڈہ۔دُرید جو بہت سنجیدگی سے اُس کو سمجھا رہا تھا انڈے نام پہ فورن سے حریم نے اُس کی بات کو ٹوکا۔

www.novelsclubb.com

جو بھی انڈا یا انڈے مارکس تو نہیں تھے نہ اگر ایسا رہا تو سب یہ کہے گے کے حریم نالائق بچی ہے دُرید شاہ اُس پہ دھیان نہیں دیتا پھر سب حویلی والوں کی بات سچ ثابت ہو گی کے دُرید شاہ کے لاڈ پیار نے حریم فردین علی شاہ کو بگاڑ دیا ہے۔دُرید نے اُس کا پورا نام لیا تو حریم کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

دُرلا ہمیں آپ کا نام بہت پسند ہوتا ہے اِس لیے میرے نام کے ساتھ آپ اپنا نام لگا لیا کریں حریم دُرید شاہ۔ حریم کے پر جوش لہجے میں کہا

توبہ توبہ اتنی بے حیائی۔ حریم کی بات پاس گزرتی فردوس بیگم نے سُن لی تھی تبھی وہی رُک کر دُرید کے کچھ کہنے سے پہلے خود کانوں کو ہاتھ لگا کر بولی۔

بے حیائی کیسی؟ حریم کا چہرہ تاریک ہوا تھا۔

تم کمرے میں جاؤ ٹیسٹ کی تیاری کرو ورنہ کسی اچھے کالج میں تمہارا ایڈمیشن نہیں ہو پائے گا۔ دُرید فردوس بیگم کی موجودگی کو نظر انداز کرتا نرم لہجے میں حریم سے بولا تو وہ اُس کی بات سن کر فورن اُٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔

چچی جان حریم کے سامنے ایسی بات مت کیا کریں۔ حریم کے جانے کے بعد دُرید شاہ سخت لہجے میں اُن سے بولا۔

www.novelsclubb.com

ہونہہ کیوں نہ بولوں چودہ پندرہ سال کے قریب کی عمر ہے اور حرکتیں دیکھو کیسے بڑی ڈھٹائی سے اپنا نام تمہارے نام سے جوڑنا چاہ رہی تھی۔ فردوس بیگم نخوت سے سر جھٹک کر بولی تو دُرید نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو زور سے بھینچا۔

وہ بچی ہے چچی جان اُس نے جو بات کہی اُس کا مطلب وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔دُرید نے ضبط سے کہا

جو بھی پر تمہیں اب چاہیے حریم سے فاصلہ رکھو جیسے حویلی کی باقی عورتوں کے ساتھ رکھتے ہو حریم اب بڑی ہو گئی ہے اُس کا یوں تمہارے سامنے آنا ٹھیک نہیں اُس کو چاہیے تم سے پردہ کرے۔فردوس بیگم نے نیا شوشہ چھوڑا

بارہ سال بڑا ہوں میں اُس سے چچی جان بچوں کی طرح اُس کو پالا ہے ہر چیز کا خیال میں نے اُس کا رکھا ہے اور آپ ہمارے درمیان ایسی بات کہہ رہی ہیں افسوس ہوا مجھے آپ کی بات سن کر۔دُرید تاسف بھری نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولا

بھئی میری بات تمہیں کڑوی ضرور لگے گی مگر ہے سچ حریم تمہاری بہن یا تمہاری اولاد نہیں ہے تو تمہاری پھپھو زاد کزن نہ تو تم اُس کے لیے نامحرم ہو اور نامحرم مردوں سے پردہ کیا جاتا ہے۔فردوس بیگم نے ہاتھ جھاڑ کر کہا۔

شکریہ آپ کے بتانے کا۔دُرید اتنا کہہ کر وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا۔

!کچھ دن بعد

فجر نیچے بیٹھی ارسم کے ساتھ گزارے ہوئے وقت اور خوبصورت لمحو کو یاد کر رہی تھی اُس نے سوچا نہیں تھا اُس کو ارسم سے اِس قدر محبت ہو جائے گی بھلے وہ اُس سے عمر میں بڑا تھا دو شادیاں بھی کر چُکا تھا مگر جتنا پیار اور جتنی اپنائیت اُس نے کچھ لمحو بھی دی تھی اُس سے وہ ارسم کی گرویدہ ہو گئی تھی ارسم کی موت اُس کے لیے کسی قیامت سے کم نہیں تھی وہ لمحہ بار بار یاد آ رہا تھا جب اُس کو کال پہ بتایا گیا جیل سے بھاگنے کی وجہ سے ارسم کو گولی مار دی گئی تھی جس سے ارسم اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تب سے لیکر اب تک وہ قرب سے گزر رہی تھی ہوش تب آیا جب کانوں میں کیس بچے کی آواز پڑی تو وہ اپنے خیالوں سے چونک پڑی مگر نظر جیسے ہی نظر بے بی کاٹ پہ پڑی تو وہ فورن اپنی جگہ سے اُٹھی۔

یامین میرا بچہ کیا ہوا مما آ رہی ہے آپ کے پاس۔ یامین کو کاٹ سے اُٹھا کر وہ پیار سے اُس کو بہلانے لگی جس کو بامشکل تین ماہ ہوئے تھے اِس دنیا میں آئے۔

آپ کو کیا ضرورت تھی جیل سے فرار ہونے کی۔ یامین کی معصوم شکل دیکھ کر اُس نے ارسم سے شکوہ کیا۔

اوے لڑکی۔ارسم کی سوتیلی ماں فضااور بھائی دھڑام سے دروازہ کھول کراُس کے کمرے میں آئی تو فجر ناسمجھی سے اُن کو دیکھنے لگی

جی آنٹی۔فجر نے بس یہ کہا

بچہ ہمیں دے اور نکل یہاں سے۔فضانے گھور کراُس سے کہا

یہ میرے شوہر کا گھر ہے میں کیوں جاؤں یہاں سے۔فجر کے چہرے کا رنگ اُڑا تھااُن کی بات سن کر۔

امتیاز یامین اِس سے لے۔فضانے اپنے بیٹے سے کہاجوایکسرے کرتی نظروں سے فجر کو دیکھ رہا تھا۔

یہ میرا بچہ ہے میں کسی کو نہیں دوں گی اور آپ میرے عدت کے ہونے کا تو لحاظ کرے۔فجر نے تڑپ کر کہا

www.novelsclubb.com

دوماہ لحاظ کیا ہے وہ ہی کافی ہے اب بچہ ہمیں دے توں اپنا ٹھکانہ کہی اور تلاش کر۔فضاخود آگے بھر کراُس سے یامین لیا تو فجر نے اُن سے لینے چاہا پر وہ باہر کی طرف بڑھی۔

دیکھے میں چلی جاؤں گی پر مجھے میرا بیٹا دے۔ فجر اُن کے پیچھے بھاگ کر آتی ڈری ہوئی آواز میں بولی ایک یا مین ہی تو تھا اُس کا اگر وہ بھی اُس سے لے لیا جاتا تو اُس کا کیا ہوتا۔

یہ ہم اپنے پاس رکھ لینگے پر تجھے نہیں رکھ سکتے۔ فضا آرام سے صوفے پہ بیٹھ کر بولی۔

امتیاز تم آنٹی سے کہو نہ وہ یامین مجھے دے۔ فجر نے روتے ہوئے امتیاز سے کہا

چھوڑے ہم آپس میں شادی کر کے دوسرا یامین پیدا کر لے گے۔ امتیاز خباثت سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر بولا تو اُس کی گھٹیاں بات پہ فجر نے ایک زناٹے دار تھپڑ اُس کے منہ پہ مارا

پاگل ہو گئ ہے کیا۔ فضا نے غصے سے اُس کو دیکھ کر کہا جو نفرت سے امتیاز کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

تیری تو۔ امتیاز اُس کے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑتا تھپڑ مارنے والا تھا جب کسی نے اُس کا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہنے دیا۔

یم یمان۔ فجر نے یمان کو دیکھا تو جذباتی ہو گئ

www.novelsclubb.com

تم کون ہو؟امتیاز اپنا ہاتھ اُس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کرتا پوچھنے لگا۔جس کے جواب میں یمان نے ایک مُکہ اُس کے منہ پہ مارا تو امتیاز کو اپنا جبڑا ٹوٹتا محسوس ہوا۔

واہ۔ارمان داد دیتی نظروں سے یمان کو دیکھنے لگا۔

کون ہو اور کیوں میرے بیٹے پہ تشدد کر رہے ہو؟فضا بیگم زور سے یامین کو صوفے پہ پٹخ کر یمان سے بولی

یامین۔فجر نے یامین کو روتا دیکھا تو تڑپ کر اُس کی جانب بھاگی جس پہ ارمان کا دھیان یمان سے ہٹ فجر کی طرف گیا۔

آج چھوڑ رہا ہوں مگر آئیندہ میری بہن کے آس پاس بھی بھٹکے تو وہ حال کروں جو اپنی ماں بھی پہچاننے سے انکار کر دے گی۔یمان ایک زوردار لات اُس کے پیٹ پہ مار کر وارننگ بھرے لہجے میں اُس سے بولا

www.novelsclubb.com

جاؤ یہاں سے ہمیں تو معاف ہی کرو۔فضا نے امتیاز کے پاس جا کر یمان سے کہا

چلے آپی۔یمان ایک اچٹتی نظر اُن دونوں پہ ڈال کر فجر سے بولا

آپی۔ارمان جو مسلسل فجر کو دیکھے جا رہا تھا آپی لفظ پہ چونک کر یمان کو دیکھنے لگا جو فجر کے ساتھ کھڑا ہوتا اُس سے یامین لے رہا تھا ارمان کبھی اُسے تو کبھی فجر کو دیکھتا اُس کو سمجھ نہیں آیا دونوں میں سے بڑا کون ہے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

تم دو ماہ سے یہاں ہو تو میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ فجر یامین کو کمرے میں سُلاتی یمان سے باز پرس ہوئی۔

آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں تھا اِتنا سب کچھ ہو گیا آپ کیسے اتنے گھٹیاں لوگوں کے درمیان رہی۔ یمان نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا

وہ سب اچھے تھے مگر آج

فجر اتنا کہتی خاموش ہو گئی۔

آپ میرے ساتھ چلے۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا

میں تمہارے ساتھ کہاں چلوں گی اور تم اب کہی نہیں جا رہے۔ فجر نے دو ٹوک انداز اپناتے کہا

میں اب یہاں نہیں رہ سکتا میں نے سِنگنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔ یمان نے کہا تو فجر کو اتنے وقت بعد چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی۔

سچ میں مبارک ہو تمہیں آخر کو تم نے اپنا خواب سچ کر دیکھایا۔ فجر نے خوشی سے کہا

پھر آپ چل رہی ہیں میرے ساتھ؟ یمان نے کہا

میں نہیں چل سکتی یمان میرا گھر یہاں ہیں۔ فجر نے انکار کیا

آپی ضد نہیں کرے عیشا آپی اپنے سُسرال ہیں آپ یہاں یامین کے ساتھ اکیلے کیسے رہے گی۔ یمان کے لہجے میں فکر مندی تھی۔

اگر میرا اتنا خیال ہے تو یہاں رُک جاؤ۔ فجر نے اُس کو امتحان میں ڈالا۔

میرے واپسی کے راستے بند ہو چکے ہیں۔ یمان نے نظریں چُرا کر کہا

www.novelsclubb.com

میری عدت ختم ہونے تک یہاں رہو یا تب تک جب یامین ایک سال کا نہیں ہو جاتا۔ فجر نے سنجیدگی سے کہا

میں آپ کی بات مان لوں گا بدلے میں آپ کو بھی میری بات ماننی پڑے گی۔ یمان نے کچھ سوچ کر کہا

کونسی بات؟ فجر نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا۔

میں یہاں کراچی میں کوئی اچھا سا فلیٹ خریدوں گا آپ کو یامین کے ساتھ وہاں رہنا ہو گا۔ یمان نے کہا

اُس کی کوئی ضرورت نہیں۔ فجر کو یہ بات پسند نہیں آئی۔

ضرورت ہے آپی تبھی میں یہ بول رہا ہوں اور آپ کو میری بات یہ ماننے ہو گی۔ یمان نے دوٹوک کہا تو فجر نے گہری سانس خارج ہوا کے سپرد کی۔

❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

دس ماہ بعد!

تم یہ سب سامان گاڑی میں رکھو میں آتا ہوں۔ یمان نے ارمان سے کہا

جی ٹھیک ہے۔ارمان نے فورن سے اُس کی بات پہ سر ہلاتا باہر کی جانب گیا۔ یمان کے پلٹ کر ایک نظر اُس فلیٹ پہ ڈالی جہاں وہ اتنے ماہ رہا تھا پھر اپنے قدم واپسی کی جانب بڑھائے۔

یمان۔ فجر کی آواز پہ وہ یکدم پلٹا تھا

جی۔ یمان اپنی حالت پہ قابو پائے بولا

تم جا رہے ہو پر جلدی آنا ہمیں تمہاری ضرورت ہے میرے بیٹے کو بھی تمہاری ضرورت ہے بہت۔ فجر نے نم لہجے میں اپنی گود میں موجود ایک سالہ یامین کو دیکھ کر اُس سے کہا

آپ اپنا اور یامین کا بہت خیال رکھئیے گا پر میں اپنے آنے کی اُمید نہیں دلا سکتا آپ اور یامین میرے ساتھ چلے مجھے یہاں وحشت ہوتی ہے۔ یمان بے بسی سے بولا

www.novelsclubb.com

غلط کر رہے ہو۔ فجر نے اُس کو سمجھانا چاہا

کیا صحیح ہے اور کیا غلط ان سب سے اب میں بہت دور چلا آیا ہوں۔ یمان کہتا اُس کی گود سے یامین کو لیکر اُس پہ پیار کرنے لگا۔

تم پہ گیا ہے پورا تمہاری طرح اِس کے گالوں پہ بھی ڈمپلز ہیں۔ فجر نے دونوں ماموں بھانجے کو دیکھ کر کہا۔

دعا کیجیے گا قسمت میرے جیسی نہ ہو۔ یمان یامین کا ماتھا چوم کر بولا تو فجر کو لگا جیسے اُس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔

کیوں ایسی باتیں کر کے تپا رہے ہو۔ فجر نے افسوس سے کہا

میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے۔ یمان یامین کو فجر کی طرف بڑھا کر بولا

ایک چیز لینا بھول رہے ہو۔ فجر کی بات پہ یمان کے قدم تھمے تھے۔

کونسی چیز؟ یمان سوالیہ نظروں سے فجر کو دیکھنے لگا جواب میں فجر نے اپنی بند مٹھی یمان کی طرف بڑھا کر اُس کو کھولا۔

www.novelsclubb.com

فجر کے ہاتھ میں وہ چِٹ دیکھ کر یمان تیر کی تیزی سے اُس کے پاس آ کر وہ چٹ اپنے ہاتھ میں لے گیا تھا۔

آپ کو کہاں سے ملی؟ یمان کا لہجہ اتنا اچانک خوشگوار محسوس کر کے فجر کا دل کٹ کے رہ گیا تھا۔

مجھے لگا تھا تم کوئی خاص ری ایکشن نہیں دو گے مگر اب معلوم ہوا تمہیں ابھی تک وہ یاد ہے بھول کیوں نہیں جاتے اِس کو۔ فجر نے کہا

شکریہ آپی مجھے یہ دینے کے لیے۔ یمان اُس کی بات سرے سے نظر انداز کر گیا تھا۔

کیا تھا اُس لڑکی میں کیا ہے اِس معمولی کاغذ کے ٹکڑے میں جو تمہارے چہرے پہ اچانک رونق آ گئی ہے مت بھولوں اُس نے تمہاری ہنستی بستی زندگی کو اُجاڑا تھا۔ فجر نے اُس کو حقیقت سے آگاہ کرنا چاہا

جس کو آپ معمولی سا کاغذ کا ٹکڑا بول رہی ہیں آپ کو نہیں پتا یہ میرے لیے کیا ہے کبھی کبھی معمولی نظر آنے والی چیز انسان کے جینے کی وجہ بن جاتی ہے میری زندگی انہوں نے نہیں اُجاری یہ سب میری قسمت میں تھا۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا

پتا ہے یمان جب میں نے اِس چٹ کو تمہارے کمرے کی الماری میں دیکھا اِس میں موجود تحریر کو پڑھا تو میرا دل چاہا اِس کو آگ لگا دوں پر پھر پتا نہیں کیوں نہیں جلایا۔ فجر کی بات پہ یمان کے چہرے پہ اُداس مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔

میرے پاس بس یہ ایک چیز ہے نشانی کے طور پہ۔ یمان نے کہا

فریم کروا کر دیوار پہ چسپاں کر دوں۔ فجر نے طنزیہ کیا۔

ضرورت پڑی تو ضرور۔ یمان نے جواباً کہا۔

یمان۔ فجر اُس کو بس دیکھتی رہ گئی۔

آپی پلیز وہ بات مت کرے جو میرے بس میں نہیں۔ یمان نے بے بسی سے کہا تو فجر نے ہمیشہ کی طرح خاموشی اختیار کی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 29

سر چلے ؟ارمان نے دیر تک یمان کو آتا نہیں دیکھا تو گاڑی سے اُترتا باہر آیا۔

ٹھیک ہے آپی چلتا ہوں۔ یمان نے آخری نظر فجر پہ ڈال کر کہا

پھر کب آؤ گے ؟فجر نے اُس کو جاتا دیکھا تو پوچھا

پتا نہیں۔ یمان اتنا کہتا باہر کی جانب اپنے قدم بڑھائے۔

ایک نظر مجھ پہ بھی ڈال لیا کریں کبھی۔ارمان نے فجر کو یمان کی پشت پہ نظر جمائے دیکھا تو شرارت سے بولا

کیا مطلب تمہارا؟فجر ماتھے پہ بل ڈالے ارمان کو دیکھ کر بولی

میرا مطلب ہم جا رہے ہیں آپ کو مجھ سے کوئی کام تو نہیں ؟ارمان نے بڑی صفائی سے پینترا بدلا

مجھے تم سے کوئی کام نہیں۔ فجر نے کہا

سوچ لے کیا پتا کام نکل آئے۔ارمان نے چھیڑنے والا انداز اپنایا۔

نہیں ہے کہا جو۔ فجر نے اب کی گھور کر کہا تو ارمان گڑ بڑا سا گیا۔

یہ آپ کا بچہ ہے؟ ارمان نے اُس کی گود میں یامین کو دیکھ کر بے تکہ سوال کیا۔

نہیں تو تمہارا ہے۔ فجر زچ ہوتی جانے کیا بول گی اُس کو خود پتا نہیں چلا۔

لاحول ولا قوۃ میری تو ابھی شادی ہی نہیں ہوئی بچہ کہاں سے ہو گا یہ یقین آپ کا ہی بچہ ہے۔ ارمان کانوں کا ہاتھ لگاتا اُس کی بات کو اپنا رخ دے گیا تو فجر اُس کو ایک گھوری سے نوازتی اندر کی طرف بڑھی۔ ارمان بھی ایک مسکراتی نظر اُس کی پشت پہ ڈالتا اپنے قدم واپسی کی جانب بڑھا گیا۔

فجر اندر آئی تو لینڈ لائن پہ کسی کی کال آ رہی تھی اُس نے کمرے میں جا کر آرام سے یامین کو بیڈ پہ لیٹا کر اُس کے دونوں سائیڈز میں تکیے رکھے تاکہ وہ گر نا پائے پھر باہر آئی جہاں مسلسل جانے کون کال پہ کال کیے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہیلو کون؟ فجر نے کال اُٹھا کر سب سے پہلے یہی پوچھا

عیشا بول رہی ہوں۔ دوسری طرف سے سنجیدگی سے جواب دیا گیا۔

عیشا کیسی ہو آج یمان لاہور کے لیے نکل گیا تم اُس سے ملنے کیوں نہیں آئی؟ فجر نے ایک ہی سانس میں اُس سے سب پوچھ لیا۔

یمان کو ہمارے گھر کے حالات کا کیسے پتا چلا؟ عیشا نے اُس کی بات نظر انداز کر کے اپنی بات کہی۔

میں سمجھی نہیں؟ فجر نا سمجھی سے بولی

کل یمان آیا تھا میری ساس کو بہت بھاری رقم پکڑائی ہے اور مجھ سے پوچھنا گوارا تک نہیں کیا۔ عیشا نے بتایا

یمان نے تمہاری ساس کو پیسے کیوں دیئے تمہیں کیوں نہیں دیئے۔ فجر ابھی بھی اُس کی بات مطلب سمجھ نہیں پا رہی تھی مگر اُس کی بات سن کر عیشا نے اپنے موبائل کو کان سے ہٹا کر اسکرین کو گھورا جیسے سامنے فجر ہو۔

www.novelsclubb.com

تم عقل سے اتنی پیدل کب سے ہونے لگی ہو یمان مجھے پیسے کیوں دیتا میری ساس کیوں دیئے ہر وقت پیسو کی پیاس انہیں ہوتی ہے اور تمہیں پتا ہے یمان اُن کو دھمکا کر گیا ہے کے آج کے بعد وہ کبھی مجھ سے سخت انداز میں بات نہ کرے نا ہی مجھے کسی بات کا طعنہ دیا

کریں اگر اُن کو کچھ چاہیے ہو تو وہ اُسے کال کرے پورا غنڈا بن کر آیا ہے یمان اور ایک اہم بات یمان کے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے کیا وہ کوئی غیر قانونی کام تو نہیں کرنے لگا۔عیشا اچانک بات کرتے کرتے یکدم چونک کر بولی

تمہاری عقل شادی کے بعد لگتا ہے گھاس کھانے گئی ہے ایسا کچھ نہیں جب یمان یہاں تھا تو اسلام آباد گیا تھا دو تین دن کے لیے اُس کو ایک سونگ کی آفر ہوئی تھی شاید وہ پیسے اُس نے تمہاری ساس کو دیئے ہو مجھ سے تو ایسا کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔ فجر نے اپنی معلومات کے مطابق بتایا۔

میری ساس نے مجھ سے پیسے مانگے تھے یہ بات میں نے تمہیں بتائی تھی یمان کو کیسے پتا چلی؟عیشا نے پوچھا

مجھے نہیں پتا کچھ یمان اتنا چپ رہتا تھا مجھے میں ہمت نہیں ہوتی تھی اُس سے کوئی بھی بات کرنے کی اور میں پیسوں کی بات کیسے کر سکتی تھی وہ ہمارا چھوٹا بھائی ہے ہمارا باپ نہیں۔ فجر نے جلدی سے اپنی صفائی دی۔

اب یہ تم اُس کو چھوٹا کہنا چھوڑ دو اپنی عمر سے دوگنا لگتا ہے جانے کیا کھاتا ہے۔عیشا نے بے زاری سے کہا۔

ماشااللہ کہنے سے زبان میں درد ہوتا ہے کیا؟فجر نے طنزیہ کیا

ماشااللہ سے ہمارا بھائی بڑا ہو گیا ہے اب میری بات سنو یمان سے تمہاری اگر بات ہو تو اُس سے کہنا وہ میرے سسرال کے لیے اتنا کچھ نہ کرے خوامخواہ پھر وہ اُس کے پیچھے پڑ جائے گے گھر کے حالات تمہارے سامنے ہیں یمان کب تک اُن کے لیے کرے گا کل کو اُس نے بھی شادی کرنی ہے اور صبح ایک لڑکا آیا تھا جانے کیا نام ہے اُس کا جو یمان کے ساتھ ہوتا ہے ؟عیشا پر سوچ انداز میں کہتی سوچنے لگی۔

ارمان؟فجر نے تکہ لگایا

ہاں وہی ارمان صبح کو آیا تھا ارشد کو ایک لیٹر دے کر گیا تھا کہا کے کل سے اِس آفس میں جایا کرے اُس کی جاب پکی ہے۔عیشا نے منہ بگاڑ کر بتایا

شکر ہے تمہارے شوہر کی جاب لگ گئی مگر یہ تم اتنے ناشکرے پن کا مظاہرہ کیوں کر رہی ہو یمان نے تمہارے لیے اتنا کیا بجائے تم خوش ہونے کے اُس سے اتنا ناراض ہو رہی ہو

اگر یمان چاہتا تو ہمیں ہمارے حال پہ چھوڑ سکتا ہے اپنی زندگی میں مگن ہو سکتا تھا مگر اُس نے ایسا کچھ نہیں اُس کو ہم سے پیار ہے ہماری فکر ہے تبھی تو ہمارے لیے سوچ رہا ہے۔ فجر نے اُس کو شرمندہ کرنا چاہا۔

واقع یمان نے میرے لیے بہت کیا جیسے بڑے بھائی اپنی بہنوں کے لیے کرتے ہیں میں ناشکری نہیں ہو رہی نااِس بات سے انکاری ہوں مگر فجر وہ جو کر رہا ہے یہ سب صحیح نہیں میرے گھر والے اُس کی زمیداری نہیں بابا نے لوگوں کے ڈر سے میری شادی میں بہت جلد بازی کی میں اپنی قسمت سمجھ کر خاموش رہی پر یہ یمان کی مہربانیاں اُس کے لیے مشکل بن سکتی ہیں۔ عیشا نے کہا

کیا تمہارے ساتھ اُن کا رویہ ٹھیک نہیں ہے؟ فجر فکر مند ہوئی۔

ایسی بات نہیں سب اچھے ہیں۔ عیشا نے کہا تو وہ پر سکون ہوئی۔

تم یمان کی فکر نہیں کرو وہ سب دیکھ لے گا دوسری بات یمان کوئی غنڈہ نہیں بس تمہارا مستقبل سیکیور کر رہا ہے اب ہم چاروں کا ایک دوسرے کے علاوہ ہے کون۔ فجر نے افسردگی سے کہا

چوتھا کون؟عیشا کو سمجھ نہیں آیا۔

یامین۔فجر نے تیز آواز میں بتایا

اوہاں میں یہ تمہارا گولوں مولوں بیٹا تو بھول ہی گئی تھی۔عیشا ہنس کر بولی۔

میرا بیٹا کوئی گولوں مولوں نہیں اور نہ بھولنے والی کوئی چیز۔فجر نے فورن سے کہا

ہے تمہارا بیٹا گولوں مولوں اور جو تم اُس کے گالوں پہ پڑتے ڈمپلز دیکھ کر اِتراتی ہوں نہ بتادوں بڑا ہو کر موٹا ہو گا بہت پھر اُس کے یہ ڈمپلز نظر نہیں آئے گے۔عیشا نے اُس کو چِڑایا۔

تم جلتی رہنا میرے بیٹے کی خوبصورتی سے بس۔فجر بُرا ماننے والے انداز میں کہہ کر کال کٹ کر گئی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

!حال

آپ یہاں میں سب سیٹ کر دوں گی۔ماہی نے شازل کو کچن میں سامان لاتا دیکھا تو کہا

میں تمہاری ہیلپ کر دو اُس کے بعد مجھے کسی ضروری کام سے جانا ہے۔شازل نے کہا

اچھا تو آپ بتا دے رات میں کیا کھانا بناؤں؟ماہی نے پوچھا

کچھ بھی نہیں کھانا میں باہر سے کھا کر آؤں گا میرے جانے کے بعد تم باہر کا دروازہ لاک کر کے سونا میرے پاس ڈوپلیکیٹ کی ہے۔شازل شاپرز سے سامان نکالتا مصروف انداز میں بتانے لگا۔

آپ وقت بتا دے میں انتظار کر لوں گی۔ماہی نے کہا

دو بج جائے گے مجھے اپنے کلائنٹ سے ملنا ہے پھر ایک فرینڈ سے کیس ڈسکس کرنا ہے بہت مصروف آدمی ہوں میں۔شازل نے اپنی اہمیت بڑھانی چاہی۔

کلائنٹ سے ملنا ہے کیس ڈسکس کرنا ہے آپ کیا کرتے ہیں مطلب کیا یہاں کی کوئی جاب ہے؟ماہی پاس پڑے اسٹول پہ بیٹھ کر شازل سے پوچھنے لگی وہ چاہتی تھی شازل کے بارے میں اُس کو سب معلوم ہو مگر ایک شازل تھا جو اُس کے لیے بہت موڈی انسان ثابت ہو گیا تھا جب دل کرتا تو اپنا آپ اُس پہ کھولتا موڈ نہ ہوتا تو نہ کرتا۔

تمہاری مجازی خدا نے لاء پڑھا ہے۔شازل نے گویا اُس پہ دھماکا کیا۔

لاء پڑھا ہے تو کیا آپ وکیل ہیں؟ ماہی نے حیرت میں آکر ہمیشہ کی طرح اپنے بے وقوف ہونے کا ثبوت دیا۔

نہیں میں چپراسی ہوں۔ شازل تو اُس کے سوال پہ جل ہی اُٹھا مگر اُس کا جواب سن کر ماہی خجل سی ہوئی تھی۔

آپ اپنے بارے میں سب کچھ بتادے ایک ہی بار میں ہر روز نئی خبر معلوم ہوتی ہے اچھا ہے ایک دفع میں معلومات ہو جائے آپ کے بارے میں پوری طرح سے ہمیں اتنے ماہ ہو گئے ہیں ساتھ رہتے ہوئے مگر مجھے آج پتا چلا ہے کے میرا شوہر وکیل ہے۔ ماہی نے منہ بسور کر کہا۔

پھر کبھی بتاؤں گا ابھی مجھے نکلنا ہے۔ شازل ہاتھ میں پہنی گھڑی پہ وقت دیکھ کر بولا۔

❤❤❤❤❤❤❤

دُرید ڈیرے میں بیٹھا مسلسل اپنے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا جس سے اُس نے حریم پہ ہاتھ اُٹھایا وہ حریم کو تھپڑ مارنا نہیں چاہتا تھا وہ تو اُس پہ ہاتھ اُٹھانے کا سوچ بھی نہیں سکتا نہ حریم پہ ایک خراش بھی برداشت کر سکتا تھا مگر اُس نے جو بات کہی تھی اُس پہ بے ساختہ اُس کا ہاتھ اُٹھ

گیا جس پہ اب اُس کو پچھتاوا ہو رہا تھا خود پہ غصہ بھی وہ حریم کو پیار سے سمجھا بھی تو سکتا تھا ہاتھ اُٹھانے کا کیا جواز بنتا تھا۔

رو رہی ہو گی وہ۔دُرید کو اچانک حریم کی فکر ہوئی۔

مجھے ایک بار اُس سے بات کرنی چاہیے کیا پتا وہ سمجھ جائے ہمارے درمیان موجود فرق اُس کو نظر آجائے۔ایک خیال کے تحت دُرید اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

آپ میرے ساتھ ایسے نہیں کر سکتے میں آپ کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی۔ حریم چھت پہ کھڑی ہو کر دور خلاؤ میں دیکھتی نم لہجے میں تصور میں دُرید شاہ سے بولی اُس کی آنکھوں سے گرم سیال بہتے جا رہے تھے جس سے وہ سرے سے بے نیاز تھی۔

حریم۔آروش کی آواز پہ حریم نے کوئی رسپانس نہیں دیا۔

مجھ سے بھی ناراض ہو؟آروش اُس کے سامنے کھڑی ہوتی بولی

ضرور آپ ہم سے یہ کہنے آئی ہو گی کے ہم اپنا بچپنا چھوڑ دے۔ حریم کا لہجہ ناراضگی سے بھرپور تھا۔

دُرلا کبھی تم سے شادی نہیں کرینگے حریم وہ تم سے پیار کرتے ہیں بہت پیار کرتے ہیں مگر اُس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کے وہ تم سے شادی کرنے کا سوچے گے۔آروش نے نرمی سے اُس کو سمجھایا۔

آج انہوں نے پہلی بار ہم پہ ہاتھ اُٹھایا ہمیں غصے بھری نظروں سے دیکھا ہم سے سخت انداز میں بات کی۔ حریم نے ٹوٹے لہجے میں بتایا

تمہاری بات پہ اُن کا عمل فطری تھا۔آروش نے کہا تو حریم نے ناراض نظروں سے اُس کو دیکھا

ہم نے محبت کی ہے کوئی گناہ تو نہیں کیا۔ حریم نے دُکھ بھرے لہجے میں کہا

کبھی کبھار ہم سے کی ہوئی محبتیں ہمارا گناہ بن جاتی ہیں۔آروش کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولی۔

www.novelsclubb.com

ہم نے سوچ لیا ہے ہمیں اب کیا کرنا چاہیے۔ حریم کو آروش کی بات سمجھ تو نہیں آئی تھی تبھی کچھ یاد آنے پہ اُس نے کہا

کیا کرنے والی ہو تم؟آروش نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

اپنی محبت کو پانے کی ایک کوشش۔ حریم کے چہرے پہ پہلی بار مسکرائٹ آئی تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤

تم ایک بار پھر آ گئے۔ فجر دروازہ نوک ہونے پہ باہر آئی تو ارمان کو دیکھ کر سختی سے بولی

میں بھی آیا ہوں۔ارمان کے کچھ کہنے سے پہلے یمان نے سامنے آتے کہا تو فجر کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو آ گئے۔

یمان۔ فجر فورن سے اُس کے سینے سے لگی ارمان کو اپنا آپ اضافہ لگا تو وہ وہان سے چلا گیا۔

کیسی ہیں آپ؟ یمان نے مسکرا کر پوچھا

ٹھیک پر تمہیں پتا ہے کتنے وقت بعد آئے ہو۔ فجر نے اپنی آنکھیں صاف کیے اُس سے شکوہ کیا

www.novelsclubb.com

آتو گیا نہ اور آپ نے ارمان سے میرا نمبر لیا پھر کال کیوں نہیں کی؟ یمان اندر داخل ہوتا بولا

کرنے والی تھی پر تم آ گئے بتا کر آتے تو میں تمہارے تمہاری پسند کا کچھ بناتی۔ فجر نے کہا

کچھ بھی کھالوں گا میں آپ یہ بتائے یامین کہاں ہے؟ یمان نے آس پاس یامین کو نہیں دیکھا تو پوچھ لیا۔

عیشا کے پاس ہے اسکول کی چھٹیاں ہیں نہ تو میں نے اُس کو وہاں بھیجا ہے عیشا کے بچوں سے کھیلے گا تو اُس کا دل بہل جائے گا یہاں ہوتا تو بس مجھے تنگ کرتا۔ فجر نے بتایا

میرے پاس بھیج دیتی ارمان آتا تو ہے یہاں۔ یمان نے کہا

تم جب گئے تھے رابطہ ہی نہیں کیا اِس لیے میں نے ماموں کے پاس نہیں خالہ کے پاس بھیج دیا۔ فجر نے کہا

میں ویسے یہاں آپ اور عیشا آپی کو لینے آیا تھا۔ یمان نے کہا

کہاں کیوں؟ فجر نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

اسلام آباد دو دن بعد میری منگنی ہیں آپ دونوں کا ہونا تو لازمی ہے۔ یمان نے بے تاثر لہجے میں بتایا تو فجر کے چہرے پہ خوشگوار تاثر نے احاطہ کیا۔

سچ میں یمان مطلب اتنے سالوں بعد تمہیں عقل آ گئی۔ فجر خوش ہو کر بولی۔

موم نے کہا۔ یمان نے جیسے بتایا کے اُس کی کوئی مرضی نہیں۔

عیشا بہت خوش ہو گی یہ بات سن کر اور دو دن بعد تمہاری سالگرہ بھی تو ہے۔ فجر پر جوش سی ہو گئ تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤

یہ اِس وقت دروازے پہ کون ہے۔ شہباز شاہ جو سونے والے تھے دروازے نوک ہونے پہ بولے

آروش ہو گی بے وقت آپ کے پاس وہ ہی آتی ہے۔ کلثوم بیگم نے اندازہ لگایا۔

میں دیکھتا ہوں۔ شہباز شاہ آروش کا نام سن کر جلدی سے دروازے کے پاس جانے لگے۔

حریم تم اِس وقت یہاں؟ شہباز شاہ نے حریم کو رات کے وقت اپنے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑا پایا تو کچھ حیران ہوئے۔

www.novelsclubb.com

ہمیں آپ سے بات کرنی ہے ماما سائیں۔ حریم نے سپاٹ انداز میں کہا

اندر آؤ۔ شہباز شاہ بغور اُس کے تاثرات جانچ کر اندر آنے کا کہنے لگے تو حریم اُن کی بات پہ عمل کرتی کمرے میں داخل ہوئی۔

حریم خیریت تم اِس وقت یہاں۔ کلثوم بیگم نے بھی حریم کو دیکھا تو خاصا حیران ہوئی۔

ہمم بیٹھو اب تم اور بتاؤ کیا بات ہے؟ شہباز شاہ کلثوم بیگم کو خاموش ہونے کا اِشارہ کرتے حریم سے بولے جو نیچے بچھے قالین کو دیکھے جا رہی تھی۔

آپ کو یاد ہے ماما سائیں کچھ عرصہ پہلے آپ نے ہم سے کہا تھا ہم نے آپ پہ بہت بڑا احسان کیا ہے جس کے مشکور آپ ساری عمر رہے گے کیونکہ ہم جو کیا تھا وہ آپ کو احسان لگ رہا تھا جس کو آپ کبھی اُتارنا چاہے بھی تو نہیں اُتار سکتے پھر آپ نے ہم سے واعدہ کیا تھا زندگی میں اگر ہمیں کچھ چاہیے تو آپ ہمیں وہ دلا دینگے۔ حریم اپنے آنسو پیتی ضبط کرتی شہباز شاہ کو اُن کے کہے جُملے یاد کروانے لگی۔

www.novelsclubb.com

ہاں یاد ہے تم بتاؤ کیا چاہیے تمہیں۔ شہباز شاہ نے سنجیدگی سے کہا

ہمیں آپ کا بڑا بیٹا چاہیے۔ حریم کی بات پہ کلثوم بیگم گنگ سی حریم کی جرئت دیکھنے لگی جس نے بڑے آرام سے شہباز شاہ سے اپنی بات کہی تھی جو آج تک آروش نے بھی نہ کی

ہو گی جب کے اُن کے بر عکس شہباز شاہ خاموشی سے حریم کو دیکھ رہے تھے جو اُن کی اکلوتی بہن کی نشانی تھی اور شاید زندگی میں پہلی بار اُن سے کچھ مانگنے آئی تھی۔

حریم ہوش ہو میں ہو تم جانتی بھی ہو کیا بات اور کس سے کر رہی ہو۔ کلثوم بیگم بیڈ سے اُٹھتی سخت لہجے میں حریم سے بولی

ماما سائیں ہم آپ کے جواب کے منتظر ہیں۔ حریم نے خود کو ایسے ظاہر کیا جیسے کلثوم بیگم کی بات سُنی ہی نہ ہو۔

تم جو چاہتی ہو وہ ہو گا۔ شہباز شاہ اُس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر بولے تو حریم کے چہرے پہ چمک در آئی تھی مگر کلثوم بیگم خاصا پریشان ہوئی

❤❤❤❤❤❤❤❤

یہ صبح صبح کون ہے؟ ماہی جو ابھی ناشتہ کر کے بیٹھی تھی دروازہ نوک ہونے پہ بڑبڑاتی اُٹھ کھڑی ہوئی مگر جیسے ہی اُس نے دروازہ کھولا تو سب سے پہلے اُس کی کسی لڑکیوں کے خوبصورت پیروں پہ پڑی تو ماتھے پہ بل آئے اُس نے سر اُٹھایا تو چار سے پانچ لڑکیاں جینز پینٹ شرٹ پہنے فل میک اپ کُھلے بالوں کھڑی تھی۔

تم کون ؟اُن میں سے ایک لڑکی نے بغور اُس کا جائزہ لیکر کہا

یہ سوال مجھے آپ لوگوں سے کرنا چاہیے آپ سب کون ؟ماہی کو اُن سے عجیب قسم کی جلن ہونے لگی۔

میں عائشہ ہوں اور ہم سب شازل سے ملنے آئی ہیں اُس کی فرینڈز ہیں۔ایک لڑکی جو فل ریڈ کلر کی شرٹ اور پینٹ میں ملبوس تھی اُس نے مغرور انداز میں بتایا تو ماہی نے باقی سب کو دیکھا جنہوں نے اپنا تعارف کروانا شروع کیا تھا

میں نیہا

میں دلکش

میں صبور

www.novelsclubb.com

میں ماہین

سبھی لڑکیوں نے باری باری اپنا نام بتایا تو عائشہ نام پہ اُس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔

اندر آنے کا نہیں کہو گی کیا؟عائشہ نے طنزیہ کیا

مجھے لگا آپ سب میں سے کوئی رہ گیا ہو وہ بھی آجاتا۔ماہی نے بھی طنزیہ کا جواب طنزیہ سے دیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 30

ارے تم سب یہاں۔ماہی نے ابھی اُن کو اندر آنے کا راستہ نہیں دیا تھا مگر شازل کی آواز سن کر وہ جلدی سے سائیڈ پہ کھڑی ہو گئی تھی۔

شازل کیسے ہو ڈارلنگ؟عائشہ نے شازل کو دیکھا تو جلدی سے اُس کو ہگ کر بے تکلف انداز میں اُس کا حال احوال دریافت کرنے لگی۔ماہی جو ابھی ڈارلنگ لفظ پہ سنبھل نہیں پائی تھی اُس انجان لڑکی کو اپنے شوہر کے گلے لگتا دیکھ کر اُس کی آنکھیں اور منہ دونوں کو کھلا کا کھلا رہ گیا باقی چار لڑکیوں نے بھی شازل کو اپنے گھیرے میں لیے رکھا تھا۔ماہی نے غور سے شازل کو دیکھا جو نارمل انداز میں اُن سے بات کر رہا تھا۔

بے شرم انسان شاہ خاندان سے اور حرکتیں دیکھیں ذرہ۔ماہی اُن سب کو گھور کر کرہ کر سوچنے لگی۔

شازل تم تو ہمیں بھول ہی گئے تھے کلب میں کیوں نہیں آتے اب۔ماہین صوفے پہ بیٹھتی شکایت بھرے لہجے میں شازل سے بولی تو باقی چاروں بھی سوالیہ نظروں سے شازل کو دیکھنے لگی۔

یہ کیا بات ہوئی کہنے کی بہنیں بھی کوئی بھولنے والی چیز ہوتی ہیں بس اب شازل شادی ہونے کے بعد کچھ مصروف سے ہوگئے ہیں۔شازل کے جواب دینے سے پہلے ماہی بول پڑی۔

واٹ شادی؟عائشہ کے چہرے پہ حیرانگی سے بھرے تاثرات نمایاں ہوئے۔

شازل تم نے شادی کر دی؟دلکش اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر بولی

کب ہمیں بتانا تو دور بُلایا تک نہیں۔ماہین نے شکوہ کیا

مجھے تم سے یہ اُمید نہیں تھی شازل۔نیہا بے یقین لہجے میں بولی۔

میرا تو دل ہی ٹوٹ گیا۔ صبور رونے کے قریب تھی۔

شازل کی سوئی جو بہن لفظ پہ اٹکی ہوئی تھی اُس سوئی سے اُس کا دھیان اُن پانچوں نے ہٹایا جو سب ایک ساتھ میں اپنے اپنے دل کا حال بیان کر رہی تھی۔ ماہی نے بیزارگی سے اُن کا چہرہ دیکھا۔

ایسا بھی کیا ہوا جو تم سب اتنا حیران ہو رہی بس شادی کی تو کی ہے مجھے لگا ارحم یار ضا میں سے کسی نے بتایا ہو گا۔ شازل عام لہجے میں بولا۔

واہ جی واہ لڑکوں میں بس دو فرینڈز کا نام جب کی لڑکیوں سے دوستی کی تو قطار ہے۔ ماہی جلے کٹے انداز میں سوچنے لگی

اُن سے ہماری بات نہیں ہوتی۔ ماہین نے بتایا

اچھا پھر اگلی بار آپ سب اُن کے گھر جائے گی۔ ماہی نے میٹھا سا طنز یہ کیا۔

ماہی تم یہاں بیٹھی کیوں ہو ان کے لیے ریفریشمنٹ کا بندوبست کرو نہ۔ شازل نے ماہی کو دیکھ کر کہا

شیور۔ماہی زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر اُس سے بولی

شکریہ۔شازل نے مسکرا کر اُس سے کہا تو ماہی تیز نظر اُن سب پہ ڈال کر کچن کی طرف بڑھی۔

تم تو بڑا دعوہ کرتے تھے کبھی نہ شادی کرنے کے پھر اِس لڑکی میں کیا نظر آ گیا جو ڈائریکٹ شادی کر دی۔عائشہ نے حسد بھرے لہجے میں شازل سے کہا

ہماری کوئی لو میرج نہیں۔شازل نے اُن کی غلطفہمی دور کی۔

وہ لڑکی پرٹین تو ایسے کر رہی تھی جیسے تم دونوں کے درمیان دھواں دار عشق ہو۔ماہین نے منہ کے زاویئے بنا بنا کر کہا

ہاں اور نہیں تو کیا کیسے ہمیں شازل کی بہن بنا ڈالا۔نیہا نے بھی اُن کی ہاں میں ہاں ملائی۔

www.novelsclubb.com

یہ سب چھوڑو تم سب مجھے یہ بتاؤ آج یہاں کیسے آنا ہوا؟ شازل نے اُن کا دھیان اپنی شادی کے ٹاپک سے ہٹایا۔

ماہی تم یہاں کیوں بیٹھی ہو ریفریشمنٹ کا بندوبست کرو ہو نہہ میں جیسے اُن چڑیلوں کی نوکرانی ہوں۔کچن میں سامان یہاں سے وہاں پٹھختی ماہی جل کٹے انداز میں بتانے لگی۔

ریفریشمنٹ میں اُن کے سامنے زہر نہ پیش کروں چڑیلے بھوتنی کہی کی تیار شیار ہو کر بھن ڈھن کر میرے شوہر کو اپنے جال میں پھسانے آئی ہیں۔چولہے کی آنچ تیز کر کے وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔

ویسے بنانا کیا ہے ان چڑیلوں کے لیے۔ماہی کو اچانک خیال آیا تو چونک پڑی

ایک خون کا پیالہ دوسرا دوسرے میں کتے کا گوشت ؟ماہی کمر پہ ہاتھ رکھ کر گہرے انداز میں سوچنے لگی۔

کتا اور خون کہاں سے آئے گا۔ماہی نے افسوس سے کہا

کل رات والا کباب گرم کر کے اُن کے سامنے پیش کرتی ہوں چائے کے ساتھ۔ماہی کے دماغ میں اچانک خیال آیا تو چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ آئی۔

نہیں نہیں مہمان تو اللہ کی طرف سے رحمت ہوتے ہیں وہ جب جاتے ہیں تو بلائے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں تو یہ ٹھیک نہیں رہے گا ایسا کرتی ہوں بریانی بناتی ہوں۔ بریانی؟ ماہی اپنے خیالات کی نفی کرتی کچھ اور سوچنے لگی جب بریانی لفظ پہ اُس کو تعجب ہوا۔

کونسا اِن کی دعوت ہے جو میں اِن چڑیلوں بھوتنیوں کے سامنے بریانی پیش کروں گی بریانی بنانے میں وقت بھی بہت لگتا ہے تب تک کیا یہ لوگ یہاں بیٹھی رہے گی ہر گز نہیں اور اگر میں اپنے قیمتی وقت سے کچھ وقت نکال کر بریانی بھی نہ لو پھر جو اِن کو پسند آجائے تو ایسے تو یہ روز میرے گھر آئے گی مجھے کچھ ایسا کرنا ہے جیسے یہ پھر کبھی یہاں نہ آئے۔ ماہی کو سمجھ نہیں آرہا تھا کرے تو کرے کیا۔

یا اللہ اِس بار ایسا کرے ہوں اگلی بار اگر کوئی اور مہمان آیا تو اُن کی خدمت بہت زیادہ کروں گی پر اِن کی میں نہیں کر سکتی میرا اتنا بڑا ظرف نہیں۔ ماہی اُپر کی جانب دیکھتی فریج سے کباب نکال کر اُس کو گرم کرنے لگی ساتھ میں چولہے پہ گرم پانی بھی چڑھا دیا چائے کے لیے۔

سینکس بنا دیتی ہوں کیا پتا شازل وہ کھائے۔ کباب گرم کرنے کے بعد اُس کو نیا خیال آیا۔

سب کچھ بنانے کے بعد اُس نے سب اچھے سے ٹرے میں سیٹ کیا پھر باہر کی جانب آئی تو اُس کا خون کھول اُٹھا کیونکہ شازل کے ایک طرف نیہا تو دوسری طرف عائشہ بیٹھی شازل کے کان میں جانے کیا باتیں کر رہی تھی۔

بے شرم کیسے اپنے اگل بگل میں لڑکیوں کو بیٹھایا ہوا ہے۔ماہی ٹرے ٹیبل پہ رکھتی بیزاری سے بڑبڑائی۔

غالباً تمہیں یہی بنانا آتا ہے۔عائشہ نے ایک نظر ٹرے پہ ڈال کر ماہی سے کہا

یقیناً آپ کو یہ بھی بنانا نہیں آتا ہو گا۔ماہی تُرکی پہ ترکی بولی تو عائشہ کا چہرہ زلت کے احساس سے سرخ ہوا شازل حیرت سے ماہی کے یہ روپ دیکھ رہا تھا جو اُس کی فرینڈز کو کچا چبا جانے والی نظروں سے بس دیکھے جا رہی تھی۔

ہاؤ روڈ۔ماہین کو ماہی کا ایسا کہنا بلکل پسند نہیں آیا تھا تبھی کہا مگر ماہی اُن سب کو نظر انداز کرتی کپوں میں چائے ڈالنے لگی۔

پہلے مجھے پانی کا گلاس دو۔عائشہ نے روعب بھرے انداز میں اُس سے کہا تو ماہی نے شازل کو دیکھا جو خود کو لڑکیوں کے درمیان پھنستا محسوس کر رہا تھا ماہی شازل نے نظر ہٹا کر اُس کے لیے پانی لینے کچن میں چلی گئ۔

یہ لو پانی۔ماہی نے پانی کا گلاس اُس کی طرف بڑھا کر دانت پہ دانت جمائے کہا

تھن

آآآآ یہ کیا کر دیا۔عائشہ نے ابھی گلاس میں ہاتھ ڈالا ہی نہیں تھا جب ماہی کے گلاس سے اپنی گرفت نکالی تو سارا پانی عائشہ پہ گر پڑا جس سے وہ پریشانی سے اُٹھتی تقریباً چیخ پڑی

آہستہ کیا ہو گیا ہے صرف پانی ہی تو ہے۔شازل نے اُس کو اتنا اوور ری ایکٹ کرتا دیکھا تو کوفت بھرے لہجے میں بولا

تمہاری بیوی نے مجھ پہ جان بوجھ کر پانی گرایا۔عائشہ ماہی کو گھور کر بولی جو معصوم شکل بنائے کھڑی تھی۔

مجھے کتنے نفلوں کا ثواب ملے گا ایسا کر کے۔ماہی نے اپنا دفاع کیا۔

عائشہ کوئی بات نہیں تم یہاں بیٹھ جاؤ۔دلکش نے اُس کو اپنے پاس آنے کا اِشارہ دیا

چائے۔ماہی نے شازل کی طرف چائے کا کپ بڑھایا۔

میں چائے اِس وقت نہیں پیتا پلیز میرے لیے کافی بنادو۔شازل نے مسکرا کر کہا تو ماہی کے چہرے کی ہوائیاں اُڑ گئ۔

کافی۔ماہی نے کنفرم کرنا چاہا کیونکہ اُس نے کبھی کافی نہیں بنائی بنانا تو دور اُس نے کبھی کافی شکل تک نہیں دیکھی تھی کیوں اُن کے گاؤں میں زیادہ تر چائے یا کہوہ پیا جاتا یا نزلہ زکام کے لیے جوشاندہ اب اگر وہ یہ شازل کو بتاتی تو اُس نے اور اُس کی گرلفرینڈز نے یقیناً اُس کا مذاق بنانا تھا۔

ہاں کافی۔شازل نے جیسے مہر لگائی۔

www.novelsclubb.com

ضرور۔ماہی نے زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر کہا۔

شازل تمہارے کیس کا کیا بنا؟ نیہا نے چائے کا سپ لیتے شازل سے پوچھا

کل ہیئرنگ ہیں پتا چل جائے گا ویسے بھی میرا کیس اسٹرونگ ہیں۔شازل پر سکون لہجے میں بتایا۔

ہاں بھئی کیوں نہیں ہو گا آپ صاحب تو کیس لینے سے پہلے جانچ پڑتال کرتے ہیں کے جو کیس آپ لینے والے ہیں اُس میں صداقت ہے بھی یا نہیں۔ماہین نے شرارت سے کہا تو سب ہنس پڑے۔

کافی میں پتی ڈالنی ہوتی ہے یا نہیں اور کیا کیا مِکس کرنا پڑتا ہو گا۔کچن میں آتی ماہی پریشان سی ہو گی اُس کو سمجھ نہیں آرہا تھا اب کرے تو کیا کرے۔

میرے پاس تو موبائیل بھی ورنہ یوٹیوب سے ہی دیکھ لیتی۔ماہی کو آج اپنا شمار جاہل لوگوں میں شمار ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

شازل کے پاس تو ہو گی ؟اُن کا لے لیتی ہوں ویسے بھی اُن کا فون کمرے میں چارجنگ پہ لگا ہوا ہے اُن کو پتا بھی نہیں چلے گا۔ماہی کے دماغ کی بتی گل ہوئی تو جلدی سے شازل کے کمرے میں گئی جہاں عین اُس کی سوچ مطابق فون چارجنگ پہ تھا ماہی نے لپک کر فون ہاتھوں ہاتھ لیا تو خوشقسمتی سے کوئی پاسورڈ بھی نہیں تھا۔

ہائے اللہ شازل آپ کتنے اچھے ہیں۔وال پیپر پہ شازل کی تصور دیکھ کر اور کوئی پاسورڈ نہ دیکھ کر ماہی کی باچھیں کھل گئ وہ جلدی سے کچن میں جا کر موبائل میں یوٹیوب آن کیا پھر کافی بنانے کا طریقہ دیکھا تو اُس کو معلوم ہوا کافی میں پتی کا استعمال نہیں ہوتا ماہی کو بے ساختہ اپنے خیالات پہ ہنسی آرہی تھی۔

لو جی کافی تیار اب میں شازل کو بھی ایسا مزہ چکھاؤں گی کے کبھی اپنے کسی دوست کو گھر آنے کی دعوت نہیں دینگے اسپیشلی اِن چڑیلوں کو تو بلکل بھی نہیں۔ماہی ایک نیا منصوبہ تیار کرتی باہر کی جانب بڑھی۔

کافی۔شازل عائشہ کے کسی بات کا جواب دے رہا تھا جب ماہی نے کافی کا کپ اُس کی طرف بڑھایا۔

تھینکس۔شازل کپ تھام کر اُس سے بولا تو ماہی بلکل اُس کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئ۔شازل جو کافی پینے والا تھا ماہی کی اِس حرکت پہ اُس نے اپنی دوستوں کی جانب دیکھا جن کی نظریں اُس پہ تھی شازل اُن سب کو دیکھتا کچھ فاصلے پہ بیٹھا ماہی نے اُس کو کھسکتا دیکھا تو خود بھی تھوڑا کھسک کر دوبارہ سے اُس کے ساتھ جڑ کر بیٹھی۔شازل نے گردن موڑ کر اُس کی

جانب دیکھا تو اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آیا کیونکہ ماہی میٹھی میٹھی نظروں سے اُس کو ہی دیکھ رہی تھی۔

کیا ہوا کافی پسند نہیں آ رہی کیا میں اپنے ہاتھوں سے آپ کو کافی پِلاتی ہوں۔ماہی سب کی موجودگی کو فراموش کیے چاشنی بھرے لہجے میں شازل کو دیکھ کت بولی تو حیرت سے شازل کی آنکھیں اُبلنے کے قریب تھی۔

نہیں پسند ہے میں خود پی لوں گا۔شازل زبردستی مسکراہٹ سے بول کر کافی کا گھونٹ بھرنے لگا۔

آپ کی ڈاڑھی بہت بڑھ گئی ہے شازل۔ماہی اُس کی بیئرڈ پہ ہاتھ پھیر کر بولی تو شازل کے چہرے کی رنگت پل بھر میں اُڑی تھی۔

ماہی یار نہیں کرو مجھے گدگدی ہو رہی ہے۔شازل فورن سے اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس سے بولا تو ماہی اُس کی اُڑی رنگت دیکھ کر بامشکل اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا۔

نامحرم لڑکیوں سے تو بڑا ہنس ہنس کر بات کر رہے تھے گلے بھی ملا جا رہا تھا مگر اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھنے میں شرم آ رہی ہے واہ کیا کہنے ہیں موصوف کے۔شازل کی سرخ پڑتی

رنگت دیکھ کر ماہی چسکا لیکر سوچنے لگی دوسری طرف شازل کو ماہی سے اتنی بے باکی کی اُمید بلکل نہیں تھی وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا آج ماہی ایسا بی ہیو کیوں کر رہی تھی۔

میرے خیال سے اب ہمیں جانا چاہیے۔ صبور کباب کی پلیٹ ٹیبل پہ رکھ کر بولی۔

یو ئر رائٹ لیٹس گو۔ نیہا کو بھی مزید رُکنا ٹھیک نہیں لگا جب کی ماہی کو ذرہ توقع نہیں تھی اُس کا پلین اتنی جلدی کام کر جائے گا۔

او کے شازل بائے۔ وہ سب اُٹھ کر کھڑی ہو کر بولی تو شازل نے صرف سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

مجھے کچھ کام ہے میں آتا ہو۔۔ شازل بنا ماہی کی جانب دیکھتا اپنے کمرے کی طرف بھاگا تو اُس کی حرکت پہ ماہی کا ہنس ہنس کر بُرا حال ہو گیا

www.novelsclubb.com

او واللہ یہ وکیل صاحب تو بڑے شائے نکلے۔ ماہی شازل کا ردعمل سوچتی پھر سے ہنس پڑی۔

آپ نے حریم کو جھوٹی اُمید کیوں دلائی تھی وہ معصوم ہے اُس کا دل ٹوٹ جائے گا آپ اچھے سے جانتے ہیں دُرید کبھی حریم سے شادی کرنے پہ رضامند نہیں ہوا۔ دوسرے دن کلثوم بیگم پریشانی کے عالم میں شہباز شاہ سے بولی جو باہر جانے والے تھے۔

تم سے کس نے کہا میں نے حریم کو جھوٹی اُمید دلائی ہے میں شہباز شاہ ہوں جو کہتا ہوں وہ کر کے بھی دیکھاتا ہوں۔ شہباز شاہ مغرور لہجے میں بول کر ڈریسنگ ٹیبل سے اپنی گھڑی اُٹھا کر پہننے لگے۔

حریم کس احسان کی بات کر رہی تھی؟ کلثوم بیگم کے اچانک خیال آیا تو پوچھ بیٹھی مگر اُن کے سوال پہ شہباز شاہ کے ہاتھ گھڑی پہنتے ہوئے تھمے تھے وہ جیسے ماضی میں کھو سے گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

ماما جان۔ حریم بھاگتی ہوئی شہباز شاہ کے کمرے میں آ کر پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان اُن کو آواز دی۔

حریم آپ سے کتنی بار کہا ہے ڈوپٹہ اچھے سے پہنا کرے اب آپ بڑی ہو گئی ہیں۔ شہباز شاہ نے اُس کا ڈوپٹہ سر کے بجائے کندھے پہ جھولتا دیکھا تو ڈپٹ کرے بولے

معذرت ماما جان مگر ہمیں آپ کو کچھ بتانا ہے وہ آروش آپی۔ حریم اتنا کہتی خاموش ہوئی۔

کیا ہوا آروش کو؟ شہباز شاہ آروش کے نام پہ پریشان ہوئے۔

نانون جان انہیں زہر پِلانے کا حکم دے رہی ہم نے ڈرامے میں دیکھا تھا وہاں کہہ رہے تھے زہر پینے سے انسان مر جاتا ہے۔ حریم کی بات پہ شہباز شاہ کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا وہ اُٹھے اور آروش کے کمرے کی طرف بڑھے۔

شاہ سائیں۔ کلثوم بیگم نے اُن کو آواز دی تو وہ جیسے ہوش میں آئے۔

www.novelsclubb.com

جب اُس نے بتایا تھا تب میں نے کہا تھا اُس سے حریم کی معصومیت میں بتائی ہوئی وہ بات بہت ضروری تھی ورنہ ہماری آرو کو نقصان بھی ہو سکتا تھا۔ شہباز شاہ نے سنجیدگی سے کہہ کر اپنے کمرے سے باہر جانے لگے

کیااب آپ دُرید سے بات کرنے والے ہیں؟کلثوم بیگم نے پیچھے سے آواز دی۔

ہمممم۔شہباز شاہ نے مختصر جواب دیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

رات کا وقت تھا شازل گھر واپس لوٹا تو ماہی کو ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا پایا۔

ماہی میرے لیے ایک کپ کافی بنا کر کمرے میں لاؤ۔شازل اُس سے کہتا اپنے کمرے کی جانب چل گیا اُس کے جانے کے بعد ماہی نے وال کلاک پہ وقت دیکھا جہاں رات کے گیارہ بج رہے تھے صبح تو اُس نے بڑی دلیری سے شازل کے ہوش اُڑا دیئے تھے مگر اب اُس کو شازل کا سامنا کرنے میں ہچکچاہت سی محسوس ہو رہی تھی۔

اللہ کرے صبح کے مطلق وہ کوئی بات نہ کرے۔ماہی دعائیہ انداز میں کہتی کچن میں چلی گئ کافی بنانے کے لیے۔

www.novelsclubb.com

یااللہ خیر۔شازل کے کمرے کے پاس کھڑی ہو کر اُس نے گہری سانس بھر کر خود کو ہمت دلائی پھر دروازے کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھ کر دروازہ کھول کر وہ کمر میں داخل ہوئی جہاں شازل سنجیدگی سے بیڈ پہ لیپ ٹاپ لیے کسی کام میں مصروف تھا ماہی نے شکر کا سانس

خارج کیااور کافی کا کپ سائیڈ ٹیبل پہ رکھ کر وہ جانے کے لیے جیسے ہی پلٹی اُس کی کلائی شازل کی آہنی گرفت میں آ گئی جس کو محسوس کر کے اُس نے اپنی آنکھوں کو زور سے میچا۔

❤❤❤❤❤❤❤

دُرید کمرے میں آیا تو بیڈ پہ بیٹھے وجود کو دیکھ کر اُس کے زخم پھر سے تازہ ہوئے وہ دندناتا اُس کے قریب آتا بازوں سے پکڑ بیڈ سے نیچے اُتارہ جس سے وہ اُس کی اتنی سخت گرفت میں حریم کراہ اُٹھی۔

کیا کہہ رہی ہو یہاں۔دُرید اشاہ دھاڑا

وہ ہم۔ حریم کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا بولے اُس کے لیے دُرید کا یہ رویہ پہلی بار دیکھنے کو ملا تھا جس سے اُس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی ہمیشہ پیار سے بات کرنے والا شخص کیسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

کیاوہاں کیاوہ یہ مگر مجھ کے آنسو میرے سامنے نہیں چلے گے کیا سمجھتا آرہا تھا میں تمہیں اور کیا نکلی تم۔دُرید اُس کا بازوں اپنی سخت آہنی گرفت میں لیتا غصے سے پھنکارا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ حریم کو شوٹ کر دیتا۔

ہم آپ سے محبت کرتے ہیں۔ حریم اُس کی بات پہ تڑپ کے بولی

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ بہت شوق تھا نہ تمہیں مجھ سے شادی رچانے کا تو خوش ہو جاؤ ہو گیا شوق پورا تمہارا پر میری بات ذہین نشین کر لوں میں نہ کل تمہارا تھا اور نہ کبھی ہو گا بیٹھی رہو یہاں میرے نام پہ ہمیشہ۔دُرید اُس کو پیچھے دھکیلتا بولا جس سے وہ بیڈ پہ اوندھے منہ گری۔

آپ ہمارے ساتھ ایسے نہیں کر سکتے۔ حریم نے التجائیہ انداز میں کہا مگر وہ بے حس بن کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 31

دُرید کمرے میں آیا تو بیڈ پہ بیٹھے وجود کو دیکھ کر اُس کے زخم پھر سے تازہ ہوئے وہ دندناتا اُس کے قریب آتا بازوں سے پکڑ بیڈ سے نیچے اُتارہ جس سے وہ اُس کی اتنی سخت گرفت میں حریم کراہ اُٹھی۔

کیا کہہ رہی ہو یہاں۔دُرید اشاہ دھاڑا

وہ ہم۔ حریم کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا بولے اُس کے لیے دُرید کا یہ رویہ پہلی بار دیکھنے کو ملا تھا جس سے اُس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی ہمیشہ پیار سے بات کرنے والا شخص کیسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

کیا وہ ہاں کیا وہ یہ مگر مجھ کے آنسو میرے سامنے نہیں چلے گے کیا سمجھتا آرہا تھا میں تمہیں اور کیا نکلی تم۔دُرید اُس کا بازوں اپنی سخت آہنی گرفت میں لیتا غصے سے پھنکارا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ حریم کو شوٹ کر دیتا۔

ہم آپ سے محبت کرتے ہیں۔ حریم اُس کی بات پہ تڑپ کے بولی

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ بہت شوق تھا نہ تمہیں مجھ سے شادی رچانے کا تو خوش ہو جاؤ ہو گیا شوق پورا تمہارا اپر میری بات ذہین نشین کر لوں میں نہ کل تمہارا تھا اور نہ کبھی ہو گا بیٹھی رہو یہاں میرے نام پہ ہمیشہ۔دُرید اُس کو پیچھے دھکیلتا بولا جس سے وہ بیڈ پہ اوندھے منہ گری۔

آپ ہمارے ساتھ ایسے نہیں کر سکتے۔حریم نے التجائیہ انداز میں کہا مگر وہ بے حس بن کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

آپ ہمارے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے پلیز ہمیں چھوڑ کر نہ جائے۔

حریم

پلیز مت جائے ہمیں چھوڑ کر

حریم ہوش میں آؤ کیا ہو گیا ہے تمیں۔کلثوم بیگم حریم کو جھنجھوڑ کر بولی تو وہ ہڑ بڑا کر اُٹھی۔

کیا ہوا ہے۔کلثوم بیگم نے پریشانی سے اُس کے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر کہا تو حریم نے سہمی نظروں سے آس پاس دیکھا جہاں وہ اپنے کمرے میں تھی دُرید شاہ کے کمرے میں نہیں۔

تو کیا وہ خواب تھا؟ حریم اپنے سوکھے ہونٹوں پہ زبان پھیر کر بے ساختہ بڑبڑائی۔

تمہاری طبیعت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی۔ کلثوم بیگم پریشانی سے اُس کا ماتھا چھو کر بولی

آپ اِس وقت یہاں ہمارے کمرے میں کوئی کام تھا۔ حریم اُن کی بات نظر انداز کیے بولی

ہاں بس ہم دیکھنے آئے تھے تمہیں رات کا ڈنر بھی نہیں کیا تو مجھے فکر ہو رہی تھی۔ کلثوم بیگم نے بتایا

ہمیں بھوک نہیں تھی اِس لیے۔ حریم نے جواب دیا

ٹھیک ہے آیۃ الکرسی پڑھ کر سو جاؤ پھر کوئی بُرا خواب نہیں آئے گا۔ کلثوم بیگم نے کہا تو اُس نے بس سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

میرا ہاتھ چھوڑے۔ ماہی نے بنا اُس کی جانب پلٹے آنکھیں میچ کر کہا

اگر میں نہ چھوڑوں تو؟ شازل نے مسکراہٹ دبا کر کہا

کیوں نہیں چھوڑے گے؟ ماہی نے سوال کے بدلے سوال کیا۔

میں نے شیو کروائی ہے وہ دیکھ لو پہلے صبح کہہ رہی تھی نہ بڑھ گئی ہے تو میں نے سوچا کلین شیو ہو جاؤں اب دیکھو اور بتاؤ کیسا لگ رہا ہوں۔ شازل کے لہجے میں شرارت صاف عیاں تھی۔

اچھے لگ رہے ہیں اب میرا ہاتھ چھوڑے مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے۔ ماہی نے جیسے جان چھڑائی۔

اِدھر دیکھو میری طرف بنا دیکھے کیوں بول رہی ہو۔ شازل تھوڑا سائیڈ پہ ہو کر اُس کے لیے جگہ بنائی تو وہ بیڈ پہ بیٹھی۔

اچھے لگ رہے ہیں اب تو میں نے دیکھ بھی لیا۔ ماہی نے نظریں اُٹھا کر کہا

آج ناشتے میں کیا لیا تھا۔ شازل نے اِس سوال پہ ماہی حیران ہوئی۔

www.novelsclubb.com

کیوں؟ ماہی نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھا۔

تم بتاؤ۔ شازل نے زور دیا

انڈا پراٹھا کھایا تھا آپ کے سامنے ہی۔ ماہی نے جیسے یاد کروانا چاہا

کھایا تو نارمل تھا پھر ہو کیا گیا تھا تمہیں ایسا برتاؤ کیوں کیا؟ شازل نے آخر وہ سوال کر لیا جس سے وہ بچنا چاہ رہی تھی۔

تاکہ وہ یہ نا سمجھے کے ہمارے درمیان کچھ نارمل نہیں۔ماہی نے سر جھکا کر بتایا

کیا ہمارے درمیان ابنارمل چیزیں ہیں۔ شازل کو جانے کیوں آج بات پہ بات ہنسی آ رہی تھی۔

آپ مجھے تنگ کرنے بند کرے ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی۔ماہی چڑ کر بولی تو شازل کا قہقہہ بے ساختہ تھا ماہی نے غور سے اُس کی مسکراہٹ کو دیکھا تھا۔

آپ مسکراہٹ بہت پیاری ہے۔ماہی تعریف کیے بنا نہ رہ پائی۔

عائشہ بھی یہی بولتی ہے۔ شازل نے اِس بار جان بوجھ کر عائشہ کا نام لیا تو ماہی کے تاثرات یوں ہو گئے جیسے کڑوا بادام نگل لیا ہو۔

آپ کی مسکراہٹ مجھے اِس لیے اچھی لگی کیونکہ آپ جب ہنس رہے تھے تو آپ کی آنکھیں بھی مسکرا رہی تھی تو اُن کی چمک بہت خوبصورت ہے۔ماہی نے کسی ٹرانس کیفیت میں کہا تو شازل کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

میں نے تمہیں زیادہ ہنستے نہیں دیکھا مسکراتی رہا کرو مجھے یقین ہے تمہاری مسکراہٹ میری مسکراہٹ سے زیادہ پیاری ہو گی۔ شازل اُس کے ماتھے پہ چپت لگا کر بولا تو ماہی کے چہرہ پہ حیا کے رنگ بِکھرے تھے جو شازل سمجھ نہیں پایا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

دُرید مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ شہباز شاہ نے دُرید شاہ کو ڈیرے سے باہر جاتا دیکھا تو سنجیدگی سے کہا۔

کونسی بات؟ دُرید اپنا اجرک ٹھیک کرتا سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولا۔

میں نے تمہاری شادی حریم سے کرنے کا سوچا ہے۔ شہباز شاہ نے جیسے اُن پہ بم گرایا

میری شادی کے فیصلے کا حق صرف میرے پاس ہے۔ دُرید گھمبیر لہجے میں بولا

میں تمہارا باپ ہوں اور تمہاری زندگی کے بارے میں فیصلہ لینے کا پورا اختیار ہے میرے پاس۔ شہباز شاہ نے حکمیہ انداز میں کہا

جانتاہوں کے آپ میرے باپ ہیں یہ بھی یاد ہے جو سالوں پہلے آپ نے میرے ساتھ کیااُس کے بعد میں اپنے زندگی کے کسی بھی فیصلے کااختیار نہیں دیتا حریم کی شادی تابش سے ہو گی وہ بھی اِسی جمعہ مبارک کے دن۔دُرید اپنی بات کہتااُٹھ کھڑا ہوا۔

میں نے حریم کو زبان دی ہے تم مجھے اُس کے سامنے شرمندہ نہیں کر سکتے۔شہباز شاہ نے روعب بھرے انداز میں کہا۔

اگر آپ چاہتے ہیں میں سالوں پہلے کی طرح حویلی چھوڑ کر نہ جاؤں تو مجھے فورس نہیں کرینگے آپ۔دُرید اُن کے روعب میں آئے بنا بولا

میں نے اُس بچی سے واعدہ کیا ہے۔شہباز شاہ نے دوٹوک کہا

وہ بچی آپ کی نہیں میری زمیداری ہے اُس کی زندگی کا فیصلہ کل بھی میں کرتا تھااور آگے بھی میں کیا کروں گااُس کے لیے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔دُرید اپنی بات سامنے کرتا وہاں سے چلا گیا۔

آج یمان کی سالگرہ اور منگنی کی تیاریاں خان وِلا میں بہت زور سے شور ہو رہی تھی یمان ٹیرس پہ کھڑا خاموشی سے سب دیکھ رہا تھا کیونکہ یہ سارے انتظامات بڑے سے لان میں ہو رہے تھے۔

کیا ہوا اتنے خاموش کیوں ہو؟عیشا نے یمان کو اکیلا کھڑا پایا تو اُس کے ساتھ کھڑی ہوئی۔

میں منگنی کے حق میں نہیں تھا۔ یمان نے جواب دیا۔

راضی تو تھے اِس لیے یہ سب ہو رہا ہے ماننا پڑے گا دلاور خان نے سچ میں تمہیں اپنا بیٹا مانتا تبھی تو آج پیسا پانی کی طرح بہا رہے ہیں۔عیشا نے ستائش لہجے میں کہا

انہوں نے میرے لیے بہت کیا ہے آپی اگر وہ اب مجھ سے کچھ چاہتے ہیں تو میں انکار نہیں کر سکتا۔ یمان نے کہا

یمان تم یہاں کیا کر رہے ہو مہمانوں کی آمد رفت جا رہی ہے جاؤ جا کر جلدی سے تیار ہو جاؤ۔وہ ابھی آپس میں محو گفتگو کر رہے تھے جب نور عجلت بھرے انداز میں اُس سے بولی

جی میں بس جا رہا تھا۔ یمان نے جواب دیا

تم بھی تیار ہو جاؤ۔نور نے یمان کے جانے کے بعد مسکرا کر عیشا سے کہا

پہلے بچوں کو کر دوں اُس کے بعد عیشا نے جوابً مسکرا کر کہا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

حریم مجھے تم سے بات کرنی ہے۔دُرید حریم کے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑا اُس سے بولا

ہم سن رہے ہیں۔ حریم رخ موڑ کر بولی تو دُرید نے گہری سانس ہوا میں خارج کی۔

تمہیں پتا ہے میں تم سے عمر میں بارہ سال بڑا ہوں تم عمر کے جس حصے میں ہوں یہ سب بچکانہ بات ہے

ہماری محبت کی کی تزلیل نہ کرے۔ حریم دُرید کی بات درمیان میں کاٹ کر بولی

www.novelsclubb.com

یہ محبت کا بھوت اپنے دماغ سے اُتار دو حریم میں بس یہ کہنا چاہ رہا ہوں جمعہ کو تمہارا نکاح ہے تابش سے اپنا مائینڈ سیٹ کر لینا اگر تم یہ سمجھی ہوں بابا سائیں کی باتوں میں آ کر میں تم سے شادی کرنے پہ رضامندی ظاہر کر لوں گا تو ایسا کچھ نہیں ہونے والا۔دُرید نے سنجیدگی سے کہا

آپ ہمیں جان سے مار کیوں نہیں دیتے۔ حریم نے چیخ کر کہا

حریم۔دُرید نے تنبیہہ کی۔

پلیز ایسا نہیں کرے کیوں زبردستی ہماری شادی کسی اور سے کروا رہے ہیں اگر یہی سب کرنا تھا تو ہمیں آپ نے خود کے قریب کیوں کیا کیوں ہم سے اتنا پیار کیوں ہمارا کہا مانتے تھے۔ حریم دُرید کا گریبان پکڑ کر چیخ کر اُس سے جواب طلب ہوئی تو دُرید سپاٹ انداز میں کبھی اُس کا رویا چہرہ دیکھتا تو کبھی اُس کے ہاتھ جو اُس کے گریبان تک پہنچے تھے اگر یہ حرکت کوئی اور کرتا تو یقیناً دُرید نے اُس کے ہاتھ کاٹ دینے تھے مگر سامنے والی شخصیت اُس کو عزیز تھی۔

عقل سے کام لو میرا ساتھ تمہیں محرومیوں کے سوا کچھ نہیں دے سکتا تم ایک بہت اچھی خوبصورت لائیف ڈیزرو کرتی ہوں اور وہ لائیف میں تمہیں نہیں دے سکتا۔دُرید اُس کا ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتا بولا

ہمیں محرو میاں منظور ہے پر آپ سے جُدائی نہیں۔ حریم اُس کے سینے پہ سر ٹِکاتی بولی تو دُرید نے فورن سے اُس کو خود سے دور کیے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے پیچھے وہ اپنی قسمت پہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

یمان تم یہاں ہو میں کب سے تمہیں تلاش کر رہی تھی۔ یمان یامین کے شوز لیس باندھ رہا تھا جب روزی بلیک کلر کی بیک لیس ساڑھی میں ملبوس یمان کے پاس آتی بولی خود یمان سنجیدہ تاثرات سجائے بلیک ڈنر سوٹ میں بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

کوئی کام تھا۔ یمان بنا اُس پہ ایک نظر ڈالے بولا

آج ہماری انگیجمنٹ ہے تم کیک کٹ کر لوں گے تبھی تو رِنگ ایکسچینج ہو گی۔ روزی اپنا ہاتھ اُس بازوں میں حائل کرتی بولی۔

www.novelsclubb.com

فجر یہ لڑکی مجھے یمان کے لیے بلکل اچھی نہیں لگ رہی ڈریس دیکھو کتنا واحیات ہے اِس کا اُپر سے میڈیاں والے بھی موجود ہیں تصاویر کھینچنے کے لیے۔ عیشا نے ایک نظر روزی اور یمان پہ ڈال کر فجر سے بولی

کوئی تو بات ہو گی جو یمان مان گیا ہے۔ فجر نے جوابً کہا۔

مجھے کام ہے فلحال تم پارٹی انجوائے کرو۔ یمان فاصلہ قائم کرتا اُس سے بولا۔

سر پکچر پلیز۔ یمان روزی کو جواب دیتا یامین کو لیتا جانے والا تھا جب فوٹو گرافر نے کہا تو مجبوراً یمان کو روزی کے ساتھ کھڑا ہونا پڑا جس سے روزی کا دل باغ باغ ہو گیا۔

سر شویو ئرڈ مپلز پلیز۔ فوٹو گرافر نے پکچر کلک کرنے کے درمیان بولا تو یمان کے چہرے پہ کوفت بھرے تاثرات نمایان ہوئے

❤❤❤❤❤❤❤❤

کیا تم رو رہی ہو؟ نازنین کی آواز پہ آروش نے چونک کر اُس کو دیکھا جو مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

ن نہیں تو میں کیوں روؤں گی۔ آروش جو نیوز پہ یمان کی سالگرہ اور انگیجمنٹ کی خبر سُننے میں محو ہو گئ تھی اُس کو پتا ہی نہیں چلا کب اُس کی آنکھ سے آنسو نکل کر گال پہ پھسلا

یہ دیکھو۔ نازنین نے اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر اپنا اُس کے سامنے کیا تو آروش حیران ہوئی کیا وہ اتنی بے خبر ہو گئ تھی۔

چینل تو کمال کا لگا ہوا ہے پھر تمہارا یوں ایمو شنل ہونا سمجھ نہیں آتا دیکھنا اب یہ سنگر اپنی فیانسی کے لیے گانا بھی گائے گا وہ بھی رومانٹک کپل ڈانس کے ساتھ۔ نازنین کندھے اچکا کر مزے سے اُس کو بتانے لگی تو آروش نے چبھتی نظروں سے ٹی وی اسکرین کو دیکھا جہاں یمان اور روزی کی تصاویریں منظرِ عام پہ تھی۔

میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں۔ آروش ناگواری سے کہہ کر وہاں سے اُٹھ گئی۔

دو گھنٹے سے نیوز چینل کے سامنے بیٹھی ہے اور بول رہی فالتو وقت نہیں۔ آروش کے جانے کے بعد نازنین طنزیہ بڑبڑائی۔

یہ مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے۔ کمرے میں آ کر آروش پریشانی کا شکار ہوئی۔

مجھے شیطان کے بہکاوے میں نہیں آنا میں بابا سائیں سے کہہ دوں گی اگر وہ میری شادی کروانا چاہتے ہیں تو کروا دے اب مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ آروش کسی نتیجے پہ آ کر پہنچی مگر بار بار عجیب خیالات آئے تو وہ اپنے وارڈروب کی جانب بڑھی وہاں سے اپنی ڈائری نکال کر بیڈ پہ بیٹھ گی کافی دیر تک بیٹھنے کے بعد اُس کو سمجھ نہیں آیا وہ آخر لکھے تو کیا لکھے یہ ڈائری

دو سالوں سے اُس کے پاس تھی جب جب وہ پریشان ہوتی تو اِس میں کچھ نہ کچھ لکھتی رہتی ابھی بھی دماغ میں کچھ کوندہ تو پین پکڑ کر اُس نے لکھا شروع کیا۔

یہ غم کیا دل کی عادت ہے؟ نہیں تو

کسی سے مجھے شکایت ہے؟ نہیں تو

کسی کے بن کسی کی یاد کے بن

جینے جانے کی ہمت ہے؟ نہیں تو

www.novelsclubb.com

ہے وہ ایک خواب ہے تعبیر اُس کو

بھلا دینے کی نیت ہے کیا؟ نہیں تو

کسی صورت میں دل لگتا نہیں؟ ہاں

تو کچھ دن سے یہ حالت ہے؟ نہیں تو

تیرے اِس حال پہ سب کو حیرت

تجھے بھی اِس پہ حیرت ہے؟ نہیں تو

ہم آہنگی نہیں دنیا سے تیری

تجھے اُس پہ ندامت ہے کیا؟ نہیں تو

www.novelsclubb.com

ہوا جو یہ ہی مقسوم تھا کیا

یہ ہی ساری حکایت ہے؟ نہیں تو

اذیت ناک اُمیدوں سے تجھ کو

اماں پانے کی حسرت ہے؟ نہیں تو

تو رہتا ہے خیال و خواب میں گم

تو اُس وجہ فرصت ہے؟ نہیں تو

سبب جو اِس جدائی کا بنا ہے

وہ مجھ سے خوبصورت ہے کیا؟ نہیں تو

جون ایلیا۔

لکھنے کے بعد اُس نے گہری سانس لی اور اپنا سر بیڈ کراؤن سے ٹِکا لیا۔

www.novelsclubb.com

کیک کٹ کرنے کے بعد یمان نے سب سے پہلے دلاور خان کے پاس آیا پھر زوبیہ بیگم کے بعد اُس کے بعد فجر اور عیشا کی جانب آگیا۔

میرے خیال سے اب منگنی کی رسم بھی ہو جائے۔زوبیہ بیگم نے کچھ دیر بعد کہا تو روزی کی والدہ نے روزی کو ایک انگھوٹی بڑھائی

یمان ہاتھ آگے کرو۔یمان کو اپنا ہاتھ آگے نہ کرتا دیکھ کر روزی نے کہا تو یمان نے زوبیہ بیگم کو دیکھا جن کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ تھی یہ دیکھ کر یمان نے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا روزی نے اُس کو انگھوٹی پہنائی تو سب تالیاں بجانے میں لگ گئے۔

اب تمہاری باری۔نور نے ایک خوبصورت انگھوٹی یمان کی طرف بڑھائی تو یمان کے دماغ میں بے ساختہ آروش کا خیال آیا۔

میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں۔یمان نے بے بسی سے سوچا

یمان کیا سوچ رہے ہو رِنگ پہناؤ۔نور نے جیسے اُس کو ہوش میں لانا چاہا۔

جی۔یمان کہتا جیسے ہی رِنگ پہنانے والا تھا اُس کی کانوں میں یہ الفاظ پڑے تو اُس کے ہاتھ تھم سے گئے۔

فجر یامین سیڑھیوں سے گر گیا ہے۔عیشا کی پریشان بھری آواز سن کر یمان انگھوٹی وہی پھینکتا سب کو سائیڈ پہ کرتا یامین کی جانب بھاگنے والے انداز میں کہا باقی سب پریشانی سے سارا معاملہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگے۔

یامین۔فجر کا دل دھل سے گیا بے ہوش یامین کے سر سے خون نکلتا دیکھ کر

آپی آپ پریشان نہ ہو یامین کو کچھ نہیں ہو گا۔یمان روتی ہوئی فجر کو تسلی دیتا خود یامین کو گود میں اُٹھاتا باہر کی جانب جانے لگا۔

فجر رلیکس۔عیشا نے اُس کو اپنے ساتھ لگایا۔

عیشا وہ یامین کے سر سے بہت سارا خون بہہ رہا تھا۔فجر نے روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان کہا۔

فجر بیٹے پریشان نہ ہو ہم چلتے ہیں ہسپتال دیکھنا کچھ نہیں ہوا۔زوبیہ بیگم نے کہا تو اُس نے محض سر ہلایا۔

آج آپ باہر نہیں گئے۔ماہی نے صبح سے شازل کو اپنے کمرے میں دیکھا تو اُس کے پاس آکر پوچھنے لگی جو لیپ ٹاپ میں بزی تھا۔

ہاں ضروری کام ہے کچھ اِس وجہ سے باہر نہیں گیا سوچا کام ختم کرلوں۔شازل نے جواب دیا۔

اچھا میں کچھ پوچھو آپ سے ؟ماہی نے اِجازت چاہی۔

ہاں ضرور پوچھو۔شازل اپنی بیئرڈ پہ ہاتھ پھیرتا اُس سے جواب جب کی اُس کی پر سوچ نظریں لیپ ٹاپ کی اسکرین پہ تھی۔

آپ کا فیورٹ کلر کونسا ہے ؟ماہی نے مسلسل لیپ ٹاپ میں مصروف شازل سے پوچھا

ریڈ۔شازل نے مصروف انداز میں بتایا۔

www.novelsclubb.com

اچھا۔ماہی کو اُس کا یوں لیپ ٹاپ پہ دھیان دینا ایک آنکھ نہ بھایا۔

تمہارا فیورٹ کلر کونسا ہے۔شازل نے اُس کو خاموش دیکھا تو پوچھ لیا۔

میرا؟؟؟؟ماہی سوچ میں پڑ گئی۔

نہیں پڑوس کی سیما کا۔شازل نے طنزیہ کیا تو ماہی اُس کو دیکھتی رہ گئی جو طنزیہ کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔

بڑا معلوم ہے پڑوس کی لڑکیوں کا۔ماہی بڑبڑائی پھر بولی۔

میرا ابھی موسٹ فیورٹ کلر ریڈ ہے آمنہ کہتی ہے لال کلر تو بنا ہی تمہارے لیے ہے۔ماہی نے بڑھا چڑھا کر بتایا

اچھا۔شازل کو جانے کیوں ہنسی آئی۔

ہاں نہ۔ماہی نے فورن سے کہا

کبھی پہننا ریڈ کلر پھر میں دیکھ کر بتاؤں گا یہ کلر تم پہ کیسا لگتا ہے۔شازل لیپ ٹاپ بند کرتا بولا تو ماہی بلش کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

جی ضرور آپ یہ بتائے آپ کو چائے زیادہ پسند ہے یا کافی۔ماہی نے دوسرا سوال داغا۔

کافی اور تمہیں؟شازل نے بتانے کے بعد پوچھا

مجھے بھی کافی بہت پسند ہے۔یہ بتاتے وقت ماہی کو یاد نہیں آیا اُس نے کب کافی پی ہو۔اُس کے اِس جواب پہ شازل سمجھ گیا وہ جھوٹ موٹ کا بتا رہی ہے۔

نائیس۔شازل غور سے اُس کو دیکھ کر بولا

اور آپ یہ بتائے کھانے میں کیا چیز آپ کو زیادہ پسند ہے۔ماہی نے آرام سے نیا سوال داغا

کریلے اور بینڈیاں مجھے بہت پسند ہیں یقیناً تمہیں بھی یہ پسند ہو گا کیونکہ غالباً ہماری پسند آپس میں بہت ملتی جلتی ہے۔شازل اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا ماہی سے بولا جس کے شکل کریلوں کے نام پہ کریلے جیسی بن گئی تھی۔

جی بہت پسند ہے۔ماہی نے زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر کہا

واہ دیٹس گریٹ چلو پھر ہم کچن میں چلتے ہیں کریلے اور بینڈیاں پکائے گے اور کھانے کے وقت دیکھے گے کس نے زیادہ کھایا۔شازل پرجوش آواز میں بولا تو ماہی کے چہرے کی رنگت پل بھر میں اُڑی تھی خدا گواہ تھا اُس کو کبھی کریلے اور بینڈی کی سبزی پسند نہیں آئی تھی اور اب اُس کا شوہر مقابلے کی بات کر رہا تھا وہ بہت بُرا پھنسی تھی مگر اب تیر کمان سے نکل چُکا تھا۔

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 32

کیا ہوا؟ چلو۔ شازل نے اُس کو ہلتا جُلتا نہ دیکھا تو کہا

وہ میں سوچ رہی تھی سبزیاں پسند ہے تو پسند ہیں اِس وقت کھانے کی یا مقابلے کی کیا ضرورت ہے۔ ماہی نے بات سنبھالنا چاہی۔

بلکل ضرورت ہے آؤ۔ شازل اُس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتا اپنے ساتھ لیکر جانے لگا۔

گھر میں بینڈیاں اور کریلے نہیں ہے۔ ماہی اُس کی تلقین میں چلتی بتانے لگی

www.novelsclubb.com

ہیں فریج میں۔ شازل نے مزے سے بتایا

یہ لو تم ترتیب سے کریلے اور بینڈیاں کٹ کرو میں تب تک آتا گوندلیتا ہوں۔ کہنیوں کے کف فولڈ کر کے شازل نے جان بوجھ کر ماہی کو یہ کام دیا۔

آٹامیں گوندہ لوں گی آپ اپنا ضروری کام کریں۔ماہی نے گہری سانس بھر کر اُس سے کہا وہ سمجھ گئی تھی اب راہِ فرار ممکن نہیں

تم نے کیا مجھے ظالم شوہر سمجھا ہوا ہے جو خود آرام سے بیٹھ کر بیوی سے کام کروائے گا۔شازل نے مصنوعی افسوس سے کہا۔

ایسی بات نہیں۔ماہی نے فورن سے کہا

ایسی بات نہیں تو وہ کرو جو کہا ہے۔شازل نے بناتاخیر کیے بولا تو ماہی بے دلی سے سبزیاں کاٹنے لگی۔

اور بنو شوہر کی فرمانبرداری بیوی اور ملاؤ شوہر کی ہاں میں ہاں۔سبزیاں کاٹنے کے درمیان وہ دانت کچکچا کر سوچنے لگی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤

حریم یہ تمہارے نکاح کا جوڑا اور کچھ دیگر سامان ہیں۔فاریہ بیگم حریم کے کمرے میں آتی اُس کی جانب ایک بیگ بڑھا کر بولی

مامی جان ہمیں یہ شادی نہیں کرنی۔حریم نے نم آنکھوں سے اُن کو دیکھ کر کہا

بچے مانا تم یہ شادی نہیں کرنا چاہتی مگر ایک نہ ایک دن تو شادی ہونی ہے نہ اِس لیے دل چھوٹا نہ کرو۔ فاریہ بیگم اُس کی اندر کی کیفیت سے بے نیاز سمجھانے لگی۔

ہمیں تابش لالہ سے نہیں دُرلہ سے شادی کرنی ہے۔ حریم کی بات پہ فاریہ بیگم کا ہاتھ منہ پہ پڑا

حریم کیا پاگل ہو گئی ہو یہ کیا بات کہی تم نے خبردار جو دوبارہ ایسا کچھ کہا بھی۔ فاریہ بیگم نے اُس کو جھڑکا۔

کیوں مامی جان آخر کیوں اِس میں قباحت کیا ہے ہمیں دُرلا سے محبت اور سب ہماری محبت کو گناہ کیوں بنا رہے ہیں۔ حریم نے روتے ہوئے کہا

حریم روؤ مت بیٹا یہ سب قسمت کا کھیل ہے دُرید شاہ کبھی تمہیں نہیں اپنائے گا وہ سینے میں دل کے بجائے پتھر لیکر گھومتا ہے اگر وہ تم سے شازل سے آروش سے ہنس کر بات کر لیتا ہے تو اُس کا یہ مطلب بلکل نہیں کے وہ خوش مزاج شخصیت کا مالک ہے دُرید نے ایک بار محبت کی ہے جس کا نتیجہ اُس کے لیے اچھا ثابت نہیں ہوا تھا وہ تمہیں کچھ نہیں دے سکتا اُس کا ساتھ بس تمہیں تڑپائے گا بہتر ہے ابھی سے تم سنبھل جاؤ اور خوشی خوشی

اِس شادی کے لیے تیاریاں کرو۔فاریہ بیگم اُس کو اپنے ساتھ لگا کر سمجھانے والے انداز میں بولی جب کی حریم کی سانسیں ایک بات پہ رُک سی گئی تھی۔(دُرید نے ایک بار محبت کی ہے جس کا نتیجہ اُس کے لیے اچھا ثابت نہیں ہوا تھا)

کس سے محبت کی تھی انہوں نے؟ حریم کو لگا اُس کا دل بند ہو جائے گا وہ اتنی بے خبر کیسے ممکن سکتی تھی آخر دُرید شاہ کے معاملے میں

کومل نام تھا۔فاریہ بیگم افسوس بھرے لہجے میں بتانے لگی۔

تھا مطلب؟ حریم نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگی۔

وہ اب اِس دنیا میں نہیں مر گئی بے چاری۔فاریہ بیگم کی بات نے جیسے اُس کے جسم میں جان پھُوک دی ہو۔

شکر ہے مر گئی ورنہ ہم اپنے ہاتھوں سے اُن کا قتل کر دیتے۔حریم جنونیت سے بولی تو فاریہ بیگم اُس کو دیکھتی رہ گئی۔

بُری بات حریم ایسا نہیں بولتے۔فاریہ بیگم نے اُس کو ٹوکا

کیوں نہ بولے ہم دُر لا اور اُن کی محبت پہ صرف اور صرف ہمارا حق ہے۔ حریم بے خوف سی بولی۔

دُرید نے بہت بڑی غلطی کر دی تمہیں اتنا لاڈ پیار دے کر وہ یہ تو سوچتا ایک دن تمہیں اپنے گھر بھی جانا ہے ایک دن تمہاری شادی بھی ہونی ہے۔ فاریہ بیگم کو افسوس ہوا حریم کی باتیں سن کر۔

❤❤❤❤❤❤❤

ماتھے پہ ہم نے بینڈیج کر لی ہے بس خوف کی وجہ سے وہ بیہوش ہوئے تھے۔ ڈاکٹر نے مسکرا کر یمان سے کہا تو فجر کی اٹکی سانس بحال ہوئی۔

میں مل سکتی ہوں اپنے بیٹے سے؟ فجر نے بے چینی سے پوچھا

شیور صبح ڈسچارج بھی مل جائے گا۔ ڈاکٹر نے بتایا تو فجر فورن سے یامین کے کمرے میں گئی۔

تمہیں انگھوٹی یوں پھینکنی نہیں چاہیے تھی۔ روزی نے دیوار سے ٹِکائے یمان سے کہا

پریشانی میں مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔ یمان نے جوابً کہا

یہ لو اور پہناؤ مجھے۔روزی نے انگھوٹی اُس کے سامنے کی۔

یہاں تک لائی ہو تو پہن بھی لو مجھے کچھ ضروری کام ہے۔یمان ایک نظر اُس کے ہاتھ میں موجود انگھوٹی پہ ڈال کر کہتا سائیڈ سے گزر گیا پیچھے روزی کی شعلہ باری نظروں نے دور تک اُس کا پیچھا کیا تھا۔

ہسپتال سے باہر نکلتے ہی یمان نے ایک نمبر ڈائل کیا۔

السلام علیکم سر۔دوسری طرف ارمان نے کال اُٹھاتے ہی سلام کیا۔

وعلیکم السلام کہاں ہو؟ یمان نے سلام کا جواب دینے بعد پوچھا

آپ نے لاہور بھیجا تھا بھول گئے ورنہ میں تو آپ کی سالگرہ کے دن ساتھ رہنا چاہتا تھا۔ارمان شکایت بھرے انداز میں بتانے لگا۔

www.novelsclubb.com

اچھا اگر کام ختم ہو گیا ہے تو واپس آجانا کل۔یمان نے سنجیدگی سے کہا

خیریت میرا مطلب سب ٹھیک ہے؟ارمان نے اُس کا سنجیدہ انداز نوٹ کیا تو پوچھا

آجاؤ پھر بات ہو گی۔ یمان اتنا کہہ کر کال کٹ کر لی اُس کے بعد گاڑی میں بیٹھتا بے مقصد گاڑی یہاں سے وہاں چلاتا رہا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ماہی نے اپنے سامنے سالن سے بھری پلیٹ دیکھ کر بے ساختہ تھوک نگلا جس میں سوائے بینڈیوں اور کریلے کچھ نہیں تھا شازل نے چن چن اُس کی پلیٹ میں سبزی ڈالی تھی ماہی کو سمجھ نہیں آرہا تھا آخر آج شازل اُس سے کس بات سے بدلا لے رہا تھا اگر وہ اُس کی گئی شرارت کا بدلا لے رہا تھا تو ماہی نے توبہ کر لی تھی اُس سے پنگا لینے سے۔

کیا ہوا کھانا شروع کرو۔ شازل روٹی کا نِوالہ لیتا اُس کی حالت سے لطف اندوز ہوا۔

جی کھاتی ہوں۔ ماہی نے اتنا کہہ کر روٹی میں تھوڑی سی بینڈی میکس کی پھر چبانے کے بجائے سیدھا نگل گئی۔

www.novelsclubb.com

تمہیں پتا ہے یہ سبزی میری اور آروش کی موسٹ فیورٹ ہے ہمارے درمیان اکثر بہت لڑائی ہوئی کے کون زیادہ کھاتا ہے اور کون کم۔ شازل نے کھانے کے درمیان اُس کی معلومات میں اضافہ کیا۔

تبھی تو وہ اتنا کڑوا بولتی ہے۔شازل کی بات پہ اُس نے بے ساختہ سوچا۔

یہ آروش کھاتی ہے؟ماہی نے جیسے کنفرم کرنا چاہا

شوق سے بتایا جو لڑائی ہوتی ہے ہم مقابلہ بازی کرتے تھے کے کون زیادہ اور جلدی کھالیتا ہے مزے کی بات یہ ہم دونوں جیت جاتے تھے۔شازل نے مزے سے بتایا۔

آپ دونوں کی کیمسٹری بہت اچھی ہے۔ماہی نے بس یہ کہا

ہمم مجھے پتا ہے میری اور آرو کی بہت بنتی ہے ہم بھائی بہن سے زیادہ اور پہلے آپس میں بیسٹ فرینڈز ہیں ہر بات ہم ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کرتے ہیں پر اہم بات یہ کے لڑائی بھی بہت ہوتی ہے۔شازل کے لہجے میں آروش کے لیے بے انتہا محبت تھی جس کو محسوس کر کے ماہی کو بے اختیار آروش پہ رشک سا آیا۔

کیا کبھی شازل مجھ سے بھی اتنی محبت کرے گا کیا کبھی میرے ذکر میں بھی اُس کے لہجے میں اتنی میٹھاس اور محبت ہو گی۔شازل کا خوبصورت چہرہ دیکھتی وہ خود سے سوال کرنے لگی جس کا جواب فلوقت اُس کے پاس موجود نہیں تھا۔

تم سُست کیوں ہو گئ ہو کھانے میں رُکو میں کھیلاتا ہوں جیسے تم نے مجھے کافی پِلانے کی آفر کی تھی مگر میں آفر نہیں دے رہا کر کے بھی دیکھاؤں گا۔شازل اپنا کھانا چھوڑتا بلکل اُس کے پاس والی چیئر پہ بیٹھا تو ماہی چہرے کی ہوائیاں اُڑنے لگی۔

آپ زحمت نہیں کرے میں کھالوں گی خود ہی۔ماہی نے اُس کو نوالہ بناتے دیکھا تو فورن سے کہا

خاموش میں کھیلا رہا ہوں نہ ویسے بھی محرم ہوں تمہارا۔شازل عام لہجے میں بولا تو ماہی کو چپ لگ گئ۔

منہ کھولوں یا وہ بھی میں کھولوں۔شازل نوالہ اُس کے سامنے کرتا مزاحیہ لہجے میں بولا تو ماہی کو جھجھک سی ہونے لگی شازل سے۔

کیا صبح برش نہیں کیا تم نے؟جو منہ کھولنے سے کترا رہی ہو۔شازل شوخ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔

کیا ہے۔ماہی فٹ سے بولی

تو شاباش اچھے بچوں کی طرح منہ کھولوں۔شازل نے بچوں کی طرح اُس کو پچکارنے لگا۔

آپ کے ہاتھ سے تو زہر بھی خوشی خوشی کھالوں گی یہ کریلے اور بینڈی کیا چیز ہیں آپ نے جو میرے لیے کیا ہے وہ شاید ہی کوئی کسی کے لیے کرتا ہو۔ہلکہ سا منہ کھول کر ماہی نے بے ساختہ سوچا۔

آپ بھی کھائے نہ۔ماہی نے شازل کو دیکھ کر کہا

ہاں ایک منٹ؟ شازل کا موبائل رِنگ کرنے لگا تو اُس نے خاموش رہنے کا اِشارہ دیا۔

ہیلو ارحم اِس وقت کال خیریت۔شازل نے کال اٹینڈ کرتے کہا

اوکے میں آتا ہوں سیریسلی میں بھول گیا تھا۔دوسری جانب جانے کیا کہا گیا تھا جب شازل اپنی آنکھوں کو زور سے میچ کر بولا۔ماہی غور سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگی جو بات بات پہ الگ سے ایکسپریشن دے رہا تھا

کیا ہوا کس کا فون تھا؟ ماہی نے کال ڈراپ کرنے بعد شازل کو اُٹھتا دیکھا تو پوچھا

میرے فرینڈ کی برتھ ڈے ہے میں وہاں جا رہا ہوں تم سو جانا اوکے کافی میں کل تمہیں پلا دوں گا۔بات کرتے کرتے آخر میں شازل کا لہجہ شوخ ہوا۔

ابھی تو بہت رات ہو گئی ہے۔ماہی کو یوں شازل کا جانا اچھا نہیں لگا۔

جانا بہت ضروری ہے تم میرا انتظار مت کرنا سو جانا۔شازل اُس کو ہدایت دیتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔

توبہ کتنے چلاک ہیں شازل مجھے لگا میرے پہ پیار آیا ہے مگر نہیں انہوں نے بڑی چلاکی سے خود کچھ نہیں کہا بلکہ کڑوا کریلا اور بینڈیاں مجھے کھلائی۔ماہی کی نظریں جیسے ہی شازل کی پلیٹ پہ پڑی تو اُس کا منہ حیرت سے کھل گیا اُس کو شازل ایسی عقلمندی کی توقع نہیں۔

میرے منہ کا زائقہ ہی خراب ہو گیا ہے لگتا ہے اگین برش کرنا پڑے گا۔ماہی کو اب اپنے منہ کا زائقہ خراب محسوس ہوا جب اپنی پلیٹ پہ نظر پڑی تو جہاں شازل نے اپنی میٹھی میٹھی باتوں کے جال میں پھنسا کر اُس کو ساری سبزی کھلادی تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤

تم نے لگتا ہے ہم سے پردہ شروع کر لیا ہے۔شازل کلب پہنچا تو رضا اُس سے ملتا بولا

ایسی بات نہیں بس مصروف تھا کچھ۔شازل نے مسکرا کر بتایا۔

شکر ہے تم آئے تو ورنہ مجھے اُمید نہیں تھی۔ارحم اُس کی جانب وائن کا گلاس بڑھا کر بولا

میں آج ڈرنک نہیں کروں گا۔شازل نے انکار کیا۔

کیوں بھئی یہ کیا بات ہوئی تم ہمیشہ ڈرنک کرتے آئے ہو تو آج کیوں نہیں۔ارحم کو شازل کے انکار پہ حیرت ہوئی۔

بیوی اپنے ساتھ لایا ہے شاید اُس نے منع کیا ہو۔رضاارحم کے ہاتھ پہ تالی مارتا بولا تو ارحم ہنس پڑا۔

ایسی بات نہیں۔اپنے گلے موجود چین کو گھماتا لاپرواہ انداز میں بولا

تو پی نہ یار آج میرا دن ہے۔ارحم نے زبردستی اُس کے ہاتھ میں وائن کا گلاس تھمایا

ہیوی تو نہیں نہ؟شازل نے پینے سے پہلے کنفرم کرنا چاہا

تو آج ڈرنک کرنے سے ڈر کیوں رہا ہے؟ارحم اُس کے جواب پہ چڑ گیا۔

www.novelsclubb.com

ڈرور نہیں رہا بس ایسے ہی پوچھا۔شازل ایک ہی گھونٹ میں سارا گلاس خالی کرتا اُس سے بولا تو شازل کو احساس ہوا کے جو اُس نے ڈرنک کی ہے وہ ہیوی تھی۔

سناٹا کتنا ہے یار میوزک وغیرہ لگاؤ۔رضا نے پر جوش آواز میں کہا تو ارحم نے ڈی جے کو اِشارہ کیا۔

دوسرا گلاس دوں؟ارحم نے شازل کو بار بار آنکھیں جھپکتا دیکھا تو کہا

نہیں ایکچوئلی مجھے گھر جانا چاہیے اِس سے پہلے مجھے پہ ڈرنک کا نشہ پوری طرح سے حاوی ہو۔شازل اپنے قدم پیچھے کی جانب بڑھاتا اُس سے بولا

یار شازل کیا ہو گیا ہے کیوں ایسے بیہیو کر رہے ہو کوئی پہلی بار تو تم نے پی نہیں۔ارحم کو شازل کا انداز سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

پہلے کی بات اور تھی۔شازل اتنا کہتا باہر کی جانب گیا آج اُس کو کلب میں رہنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ شازل واپس کیوں چلا گیا؟رضا نے حیرت سے ارحم سے کہا

پتا نہیں۔ارحم نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

کلب سے باہر نکلنے کے بعد شازل فورن سے اپنی گاڑی میں بیٹھا اُس کو بس گھر جانے کی جلدی اِس لیے گاڑی کو فل اسپیڈ میں چھوڑ دیا یہ جانتے ہوئے بھی اُس کی یہ حرکت نقصان بھی دے سکتی ہے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

یمان رات کے پہر بیچ سڑک پہ اپنی گاڑی رُکتا کھڑا تھا اُس کی سپاٹ نظریں آسمان میں موجود چاند پہ تھی وہ ابھی یہ دیکھنے میں لگا ہوا تھا جب ٹھاہ کی آواز سے اُس کی گاڑی سے کسی اپنی گاڑی ٹھوکی تھی یمان اگر اپنی گاڑی سے کچھ دور کھڑا نہ ہوتا تو یقین وہ اپنا بیلنس برقرار نہیں رکھ پاتا۔

آپ ٹھیک ہیں؟ یمان نے گاڑی سے کسی کو اُترتا نہیں دیکھا تو پاس جاتا ونڈو پہ نوک کرتا پوچھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

ہاں میں ٹھیک ہوں۔ دوسری طرف شازل جو سامنے کھڑی گاڑی دیکھ نہیں پایا تھا تبھی اُس گاڑی ٹکراؤ ہو گیا تھا اُس نے بچانے کی کوشش کی مگر تب تک دیر ہو چکی تھی اُس نے

اپنے پاس کسی کی بھاری آواز سُنی تو ونڈو کھولتا اُس کو جواب دینے لگا اُس کا سر بُری طرح سے چکرا رہا تھا وائن آہستہ آہستہ اُس پہ اثر کر رہی تھی۔

آپ نے ڈرنک کی ہے؟ یمان کی نظروں میں ناگواریت بھرے تاثرات نمایاں ہوئے اُس کو یہ چہرہ دیکھا دیکھا سا لگا مگر اُس نے زیادہ توجہ نہ دی۔

ہاں کیا تم نے کبھی نہیں کی؟ شازل کی آواز لڑکھڑا سی گئی۔

الحمداللہ نہیں خیر آئے میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں اِس حالت میں آپ کا ڈرائیو کرنا سیو نہیں۔ یمان نے کہا

میں کونسا تمہارے چچا کا پُتر ہوں جو میری مدد کر رہے ہو۔ شازل نے ہنس کر کہا

انسانیت بھی کسی چیز کا نام ہے۔ یمان نے جتایا

www.novelsclubb.com

اوکے اگر تم اتنا انسسٹ کر رہے ہو تو چھوڑ آؤ میری بیگم گھر میں اکیلی ہے۔ شازل سیٹ بیلٹ کھولتا جیسے اُس پہ احسان کرنے لگا۔

جی بڑی مہربانی آپ مجھے شرف بخشا۔ یمان نے میٹھا سا طنز یہ کیا(اگر اُس کو معلوم ہوتا وہ آروش کا بھائی ہے تو ایسے بات کرنے کا سوچتا بھی نہ)

آرام سے۔ یمان نے اُس کو گرتا دیکھا تو جلدی سے اُس کے پاس آیا

اپنے گھر کا ایڈریس بتائے؟ یمان نے اُس کو فرنٹ سیٹ پہ بیٹھانے کے بعد خود ڈرائیونگ سیٹ پہ آیا گاڑی اسٹارٹ کرنے سے پہلے اُس نے ایڈریس پوچھنا لازمی سمجھا

بلوورلڈ سِٹی۔ شازل ٹھوڑی پہ انگلی رکھتا پر سوچ لہجے میں بولا

بلوورلڈ سِٹی میں بس آپ کا گھر تو نہیں ہوگا نہ۔ یمان نے گہری سانس بھر کر کہا

تم گاڑی تو چلاؤ سوسائٹی بتائی ہے تو گھر بھی بتادوں گا پریشان کیوں ہوتے ہو۔ شازل مکمل طور پہ اپنے حواس کھو رہا تھا یمان نے اُس کی بات سن کر غور سے اُس کی جانب دیکھا دیکھنے میں وہ اُس کو بہت میچیور اور پڑھا لکھا لگا مگر جب وہ بات کر رہا تھا تو کہی سے بھی میچیورٹی نظر نہیں آئی شاید اُس کی وجہ نشے میں ہونا تھا شازل نے ٹھیک سے اپنے گھر کا پتا بھی دے دیا تھا مگر جانے کیوں یمان کو شازل جانا پہچانا سا لگ رہا تھا۔

ایسے غور سے مت دیکھو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں میری چمڑی چاہے جتنی بھی گوری ہو پر خوبصورتی میں تم مجھ سے زیادہ پیارے ہو۔ شازل نے اُس کی نظریں خود پہ محسوس کی تو شریر لہجے میں بولا

مجھے ایسی کوئی خوشفہمی نہیں اور نہ میں ایسا کچھ سوچ رہا تھا۔ یمان سر جھٹک کر بولا اُس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کوئی اتنا سیلف کونشئس بھی ہو سکتا ہے کم سے کم اُس کو کسی لڑکے سے ایسی اُمید نہیں تھی کے وہ اپنے سمارٹنس کی بات کرے گا اُس کے خیال میں رنگت اور خوبصورتی کی بات صرف لڑکیاں ہی کیا کرتی ہو گی۔

خوشفہمی کہاں میں تو تمہاری تعریف کر رہا ہوں تمہیں خوش ہونا چاہیے ورنہ آج تک میں نے اپنی بیوی کی بھی تعریف نہیں کی۔ شازل نے بتایا۔

تمہارا گھر آ گیا۔ یمان نے گاڑی کو بریک لگاتا بولا

شکریہ شکریہ ویسے تمہارا نام کیا ہے؟ شازل کو اچانک نام پوچھنے کا خیال آیا۔

یمان مستقیم۔ یمان نے بتایا

بہت اچھا ہے نام تمہاری شخصیت سے میل کھاتا ہے ویسے میرا نام سید شازل شاہ ہے۔ شازل سیٹ بیلٹ کھول کر بولا۔

نائیس نیم۔ یمان نے مروتً کہا

اوکے میں چلتا ہوں پھر ملے گے۔ شازل گاڑی سے باہر نکلتا ہاتھ ہلاتا اُس سے بولا تو یمان نے گاڑی ریورس کی۔

آپ اتنی جلدی واپس آ گئے۔ ماہی نے شازل کو سیڑھیاں چڑھتا دیکھا تو تعجب سے پوچھا اُس کے خیال میں شازل جیسی باتیں کر کے گیا تھا اب اُس نے دیر واپس آنا ہو گا۔

ہمم۔ شازل اتنا کہتا سیڑھیاں چڑھنے لگا جب اُس کے قدم لڑکھڑا سے گئے جس کو دیکھ کر ماہی بھاگ کر اُس کے پاس جانے لگی

www.novelsclubb.com

آپ ٹھیک ہیں۔ ماہی نے پریشانی سے پوچھا

ہاں میں ٹھیک ہوں۔ شازل اُس سے کچھ فاصلہ کیے بولا تو ماہی کو شازل کے منہ سے عجیب قسم کی بوء محسوس ہوئی۔

شازل آپ نے شراب پی ہے؟ ماہی کے لہجے میں افسوس تھا وہ بھی سوچ بھی نہیں سکتی شازل کسی حرام چیز کو منہ بھی لگا سکتا ہے۔

ہاں مجھے تو عادت ہے پینے کی پر تمہیں پتا ہے آج میرے کمینے دوست نے زبردستی مجھے پلائی ورنہ میرا پینے کا دل نہیں تھا۔ شازل کمرے میں داخل ہوتا اُس کو بتانے لگا۔

میں آپ کے لیے لیموں پانی لاتی ہوں پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ماہی کو اچانک خیال آیا تو وہ اُس کو بتا کر جانے لگی جب شازل نے اُس کی کلائی پکڑ کر اپنی جانب کھینچا۔

کہاں جا رہی ہو مجھے چھوڑ کر۔ شازل اُس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا معصوم شکل بنائے بولا مگر اُس کے لہجے میں بے قراری صاف عیاں تھی جو اُس کے اتنے پاس آنے کی وجہ سے گھبراہٹ کا شکار ہوتی ماہی محسوس نہیں کر پائی۔

آپ کے لیے لیموں پانی لینے۔ ماہی نے سوکھے لبوں پہ زبان پھیر کر بتایا اُس کو شازل کی حالت جاننے کے بعد باوجود بھی کمرے داخل ہونا اپنا بے وقوفانہ عمل لگا تھا۔

مجھے نہیں چاہیے پلیز تم مجھے چھوڑ کر مت جاؤ مجھے کسی لیموں کی ضرورت نہیں ہے۔ شازل اُس کو اپنے سینے سے لگاتا التجائیہ انداز میں بولا تو ماہی کا دل زور سے دھڑکا اُس

نے شازل کو خود سے دور کرنا چاہا مگر اُس کی گرفت مضبوط تھی جس کو محسوس کر کے تھک ہار کر ماہی نے اپنا آپ شازل کے حوالے کر دیا

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 33

یمان

یمان

تم ٹھیک ہوں؟ یمان صبح فجر کے وقت گھر آیا تھا ابھی وہ سونے کا اِرادہ کیے ہوئے تھا جب دلاور خان پریشانی سے اُس کو آواز دیتے کمرے میں داخل ہوئے۔

www.novelsclubb.com

میں ٹھیک ہوں مگر آپ کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے سب خیریت؟ یمان بیڈ سے اُٹھتا اُن کے پاس آیا

تمہاری گاڑی دیکھی میں نے کیا تمہارا ایکسیڈنٹ ہوا تھا؟ دلاور خان نے پوچھا

نہیں ایکسیڈنٹ تو نہیں ہوا بس کسی نے غلطی سے گاڑی کو پیچھے سے ہِٹ کر لیا تھا۔ یمان نے جواب دیا۔

تمہیں چوٹ وغیرہ تو نہیں آئی؟ دلاور خان نے ایک بار پوچھا

جی کوئی چوٹ نہیں میں بلکل ٹھیک ہوں آپ پریشان مت ہو۔ یمان نے ہلکہ سا مسکرا کر کہا تو دلاور خان کچھ پر سکون ہوئے۔

تمہیں ایک بات بتانا چاہ رہا تھا۔ دلاور خان جانے والے تھے پھر ایک خیال کے تحت وہ اُس کی طرف پلٹے جی بتائے۔

میں شہر سے کچھ دن دور جا رہا تھا ایک بہت ضروری کام سے دعا کرنا ہو جائے گا۔ دلاور خان نے سنجیدگی سے کہا

www.novelsclubb.com

کونسا کام آپ کہے تو میں چلوں ساتھ؟ یمان نے بغور اُن کے تاثرات جانچے۔

نہیں میں اکیلے چلا جاؤں گا تمہیں تو لاہور جانا ہے نہ تم وہاں جانا بس یوں سمجھ لوں میری قیمتی چیز کسی اور کے پاس ہے اُس کو لینے جا رہا ہوں دعا کرنا وہ محفوظ ہوں۔ دلاور خان نے کہا تو یمان نے محض سر کو جنبش دی آج اُس کو دلاور خان کا انداز بے حد مختلف لگا تھا۔

جیسا آپ کو مناسب لگے میں ویسے بھی ایک گھنٹے بعد ہسپتال جاؤں گا آپی اکیلی ہے یامین کے ساتھ جب کی لاہور کی فلائٹ تو میری دو تین دن بعد ہے۔ یمان نے بتایا

❤❤❤❤❤❤❤

مما آپ کا بلکل خیال نہیں رکھتی تبھی آپ کو چوٹ آئی نہ۔ ارمان صبح ہی اسلام آباد پہنچا تھا اُس کو جیسے ہی یامین کی چوٹ کا پتا چلا تھا وہ فورن اپنے گھر کے بجائے ہسپتال آیا تھا یامین کے سر پہ پٹی بندھی دیکھ کر اُس کو بہت افسوس ہوا۔

میں خیال رکھتی ہوں بس کل جانے کیسے لاپرواہی ہو گئی۔ فجر یامین کا ہاتھ چومتی فکر مندی سے گویا ہوئی آج اُس کو ارمان کی بات سے چڑ نہیں ہوئی تھی وہ یامین کے لیے پریشان تھی۔

جانتاہوں میں بس یامین کو ہنسانا چاہ رہا تھا۔ارمان نے ایک نظر چاکلیٹ کھاتے یامین کو دیکھ کر اُس سے کہا

آپ کل کہاں تھے؟ یامین نے ارمان سے پوچھا

میں کل شہر سے باہر تھا آپ کے جو ماموں ہیں نہ انہوں نے کام سے بھیجا تھا۔ارمان نے مسکرا کر کہا۔

فجر رہ بات سننا۔عیشا ایک نظر مسکرا کر یامین سے بات کرتے ارمان کو دیکھ کر فجر سے بولی تو فجر اسٹول سے اُٹھ کر باہر کی جانب گئی۔

یہ یمان کا اسسٹنٹ یہاں کیا کر رہا ہے؟ فجر باہر آئی تو عیشا نے پہلا سوال یہی داغا

یمان نے شاید بھیجا ہو۔ فجر نے کہا

www.novelsclubb.com

شاید پر تمہیں نہیں لگتا یامین کو اُس کے ساتھ اتنا اٹیچ ہونا چاہیے؟عیشا نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

تمہارے کہنے کا مطلب کیا ہے وہ یمان کی عمر کا ہے تم اگر کچھ اُلٹا سوچ رہوں تو اُس خیال کو اپنے ذہن سے نکال دو۔ فجر نے سختی سے اُس کو جھڑکا۔

غصہ مت ہو میں نے جسٹ ایک جنرل بات کہی وہ یمان سے چھوٹا نہیں دوسری بات یہ کے یامین کو کسی اجنبی کے ساتھ اتنا کلوز ہونا نہیں چاہیے۔ عیشا نے اُس کو غصہ کرتا دیکھا تو اپنی بات کا مطلب سنجھایا

میں خیال کروں گی۔ فجر نے بس یہ کہا۔

❤❤❤❤❤❤❤

صبح شازل کی آنکھ مسلسل اپنے فون پہ آتی کال پہ کُھلی اُس نے ہاتھ بڑھا کر دیکھا تو دُرید شاہ کی کال تھی اُس کو اپنا سر درد سے پھٹتا محسوس ہو رہا تھا اُس نے سائیڈ ٹیبل پہ دیکھا تو لیموں پانی کا گلاس بھی پڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

لالہ کی وہ بھی اتنی صبح صبح۔ شازل بیٹھنے کی کوشش کرتا پریشان ہوا دُرید کی کال دیکھ کر۔

السلام علیکم لالہ خیریت؟ شازل کال ریسیو کرتا دُرید سے بولا جب کے دوسرے ہاتھ سے اُس نے لیموں پانی کا گلاس اُٹھایا

تم کل رات پھر کلب گئے تھے؟ دوسری جانب دُرید شاہ نے سخت لہجے میں استفسار کیا۔

آپ کو کس نے بتایا؟ شازل نے سنجیدگی سے پوچھا

مجھے سوال کے بدلے سوال نہیں بلکہ تم سے جواب چاہیے۔ دُرید نے دوٹوک کہا

جی گیا تھا ارحم کی برتھ ڈے تھی اور آپ پلیز میری جاسوسی نہ کروایا کرے میں کوئی بچہ نہیں۔ شازل بیزار ہوا۔

تم نے ہیوی ڈوزلی تھی کسی اور کی گاڑی بھی ہٹ کرلی تھی تمہیں پتا ہے اگر اُس کو نقصان ہوتا تو تم کتنے مسئلے میں پڑ سکتے تھے جس کی گاڑی تم نے ٹھوکی تھی وہ کوئی معمولی شخصیت نہیں تھی۔ دُرید نے غصے سے کہا

آپ یہ مت پوچھنا مجھے کہی چوٹ تو نہیں آئی بس یہ فکر ہے کہی اُس شخصیت کو نقصان پہنچ جاتا تو یہ ہوتا کون تھا وہ پرائم منسٹر تھا۔ شازل چڑ گیا۔

گلوکار تھا یمان مستقیم۔ دُرید نے بتایا تو شازل کو یاد آیا۔

وہ جس کو کچھ ماہ پہلے ہارٹ اٹیک بھی آیا تھا؟ شازل نے کان کی لو کُھجا کر پوچھا

میں نے تمہیں اِس لیے کال نہیں کی کے تم مجھ سے یمان مستقیم کا بائیو ڈیٹا لو میں نے اِس لیے کال کی ہے کے اب تم شادی شدہ ہو اِس لیے خود میں بدلاؤ لاؤ۔دُرید نے سختی سے کہا جب کی اُس کے کمرے میں آتی آروش یمان مستقیم نام سن کر ایک پل کو ساکت ہوئی تھی۔

جی اور کوئی حکم۔شازل نے کہا

یہی کر لوں بڑی بات ہے۔دُرید طنزیہ انداز میں کہتا کال کٹ کر گیا جبھی اُس کی نظر دروازے کے پاس گم سم کھڑی آروش پہ پڑی

آرو وہاں کیوں کھڑی ہو اندر آؤ کوئی کام تھا؟دُرید نے آروش کو دیکھ کر مسکرا کر کہا

جی بات کرنی تھی ویسے آپ کس سے بات کر رہے تھے؟آروش نے اپنا لہجہ نارمل کیے پوچھا

www.novelsclubb.com

تمہارے نالائق لالہ شازل سے۔دُرید نے بتایا

ایسے تو بولے وہ بہت اچھے ہیں۔آروش فورن شازل کے دفع میں بولی۔

چھوڑو شازل کو تم بتاؤ کیا بات کرنے آئی تھی۔دُرید نے کہا

میں حریم کے سلسلے میں آپ سے بات کرنے آئی تھی کیا آپ کو نہیں لگتا یہ سب بہت جلدی ہو رہا ہے اگر آپ اُس کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا چاہتے تو حریم کی شادی بھی نہ کروائے۔آروش نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا

وہ تو بچی ہے کم سے کم تم تو بچی ہونے کا مظاہرہ نہ کرو یہی وقت ہے حریم کی شادی کا وہ آہستہ آہستہ سمجھ بھی جائے گی۔دُرید نے کہا

آپ اُس سے شادی کیوں نہیں کر لیتے مانا کے عمروں کا فرق ہے مگر وہ آپ سے بہت پیار کرتی ہے آپ کے علاوہ اُس کو کوئی خوش نہیں رکھ سکتا آپ جانتے ہیں محبت کے کھونے کا دُکھ تو آپ کیوں چاہتے

آروش خاموش۔آروش جو اُس کو سمجھانے کی خاطر بول رہی تھی دُرید نے سختی سے اُس کو ٹوک دیا۔

میں بس

میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا اُس معاملے میں مجھے تم سب سے زیادہ حریم کی فکر ہے میں کوئی بھی فیصلہ اُس کے لیے غلط نہیں لے سکتا اور جو میں لے رہا ہوں وہ ہی بہتر فیصلہ ہے۔دُرید دوبارہ سے اُس کی بات کاٹی تو آروش خاموشی سے اُس کے کمرے سے جانی لگی تو دُرید کو احساس ہوا وہ بہت سخت ہو گیا تھا تبھی اُس کو آواز دی

آرو ایک منٹ میری بات سنو۔

آج کے لیے اتنا کافی ہے یہ آپ لوگوں کا آپسی معاملہ ہے مجھے درمیان میں نہیں آنا چاہیے تھا۔آروش بنا مڑے بولی

ایسی بات نہیں۔دُرید شرمندہ ہوا۔

چلتی ہوں۔آروش سنجیدگی سے کہتی کمرے سے نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

شٹ یار۔دُرید کو خود پہ غصہ آنے لگا۔

❤❤❤❤❤❤❤

دُرید سے بات کرنے کے بعد شازل فریش ہو کر کمرے سے باہر آیا تو ماہی اُس کو کہی نظر نہیں آئی اُس نے چاروں اطراف نظر گھما کر اپنا رخ کچن میں کیا تو ماہی کو کچن میں پایا۔

گُڈمارننگ۔شازل اُس کو مارننگ وِش کرتا فریج سے پانی کی بوتل نکالنے لگا دوسری طرف ماہی شازل کی موجودگی محسوس کر کے کانپ سی گئی تھی۔

کیا ہوا؟ شازل نے اُس کو جواب دیتا نہیں پایا تو پوچھا

ک کچھ نہ نہیں۔ماہی نے لڑکھڑاہٹ بھرے لہجے میں کہا

تمہاری زبان لڑکھڑا کیوں رہی ہے طبیعت تو ٹھیک ہے؟ شازل نے ہاتھ بڑھا کر اُس کی پیشانی چھونا چاہی پر ماہی بدک کر اُس سے دوری ہوئی۔

میں ٹھیک ہوں بلکل۔ماتھے پہ آیا پسینا صاف کرتے ماہی نے جواب دیا کل رات کے بعد اُس میں ہمت نہیں تھی شازل سے نظریں ملانے کی جب کی دل میں کہی نہ کہی اُس کو یہ ڈر بھی لگ رہا تھا کے شازل سب کچھ بھول تو نہیں گیا اکثر اُس نے ناولوں میں پڑھا تھا شراب پینے کے بعد انسان کو کچھ نہیں رہتا اور شازل کا اتنا نارمل ری ایکشن اُس کو الگ الگ وسوسو سے روشناس کروا رہا تھا۔

لگ تو نہیں رہی خیر بریک فاسٹ تیار ہے تو دے دو مجھے باہر جانا ہے۔شازل نے کندھے اُچکا کر بولا

آپ جائے میں لاتی ہوں۔ماہی نے کہااُس کو شازل کی موجودگی ڈسٹرب کر رہی تھی جب کی اُس کی بات سن کر شازل کچن سے نکلتا ڈائینگ ٹیبل پہ جا کر بیٹھ گیا اُس کے جانے کے بعد ماہی خود میں ہمت جمع کرتی اُس کے لیے ناشتہ لیتی باہر آئی ٹیبل پہ وہ اُس کا ناشتہ سجاتی خود جانے لگی تو شازل نے ہاتھ پکڑ کر اُس کو روکا

کیا آج تم میرے ساتھ نہیں کرو گی ناشتہ ؟ شازل نے اُس کو یوں جاتا دیکھا تو پوچھا

مجھے بھوک نہیں۔ماہی نے زور سے آنکھوں کو میچ کر جواب دیا

یہ کیا بات ہوئی روز ساتھ کرتی ہو تو آج بھی کرو۔ شازل کو اُس کی بات نامعقول لگی۔

آپ کر لے میں بعد میں کر لوں گی۔ماہی نے بہانا تراشا

میرے ساتھ کرنے میں کیا مسئلہ ہے اور آج تمہیں ہو کیا گیا ہے ؟ شازل نے بالآخر پوچھ لیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں ہوا۔ماہی جواب دیتی خود بھی کُرسی گھسیٹ کر بیٹھ گی اُس نے منٹ میں فیصلہ کر لیا تھا اگر شازل نارمل انداز میں اُس سے بات کر رہا تھا تو وہ بھی نارمل رہنے کی کوشش کرے گی۔

تمہاری اسکن کو کیا ہوا ہے؟ سلائس کھاتے شازل کی نظریں اُس کے چہرے پہ پڑی تو پوچھا

میری اسکن کجھ بھی تو نہیں۔ماہی گال پہ ہاتھ رکھتی بولی

تمہارا چہرہ لال ہوا پڑا ہے تبھی پوچھا۔شازل نے جیسے وجہ بتائی جب کی اُس کی بات سن کر ماہی اُس کا منہ تکتی رہ گئ

افففف اللہ کیا بے نیازی ہے اِن موصوف کو یہ بھی نہیں پتا کے مجھے اِن سے شرماہٹ محسوس ہو رہی ہے۔ماہی نے شازل کو رغبت سے ناشتہ کرتا دیکھا تو بے ساختہ سوچا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ماموں مجھے آئسکریم میں کھانی ہے۔یمان یامین کے ڈسچارج ہونے کے بعد اُس کو پارک لیکر گیا تھا اب وہ اُس کو لیکر گھر جانے والا تھا جب اُس نے فرمائشی انداز میں کہا

اوکے چلتے ہیں آئسکریم پارلر۔یمان اُس کی بات سن کر مسکرا کر بولا اور گاڑی آئسکریم پارلر کی جانب موڑی۔

شازل کسی کام سے کورٹ جانے والا تھا جب اُس کی نظر آئسکریم پارلر میں موجود کسی بچے کے ساتھ کھڑے یمان پہ پڑی جہاں بس اکا دکا ہی لوگ تھے وہ کچھ سوچتا اپنی گاڑی سے اُترتا یمان کے پاس گیا۔

ہائے۔ شازل نے اُس کو اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا

السلام علیکم۔ یمان ایک نظر اُس کو دیکھتا سلام کرنے لگا

وعلیکم السلام میں کل ہوش میں نہیں تھا پھر بھی تمہیں پہچان لیا مگر لگتا ہے تم نے نہیں پہچانا مجھے۔ شازل مسکرا کر کہتا پاس والی چیئر پہ بیٹھا۔

آپ کو ایسا کیوں لگا میں نے آپ کو پہچانا نہیں ہو گا۔ یمان اپنا دھیان یامین سے ہٹاتا اُس کی جانب کیے بولا

کیونکہ آپ کا اٹیٹیوڈ یہی بتا رہا ہے۔ شازل نے غور سے یامین کو دیکھ کر اُس سے کہا

ایسی بات نہیں میں نے آپ کو پہنچان لیا تھا شازل شاہ نام ہے نہ آپ کا۔ یمان نے کہا

بلکل اچھی بات ہے آپ کو میں یاد ہوں دراصل مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا تھا تبھی یہاں آیا مجھے لگتا ہے کل میں نے نہیں کیا ہو گا۔شازل نے کہا

اٹس اوکے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔یمان نے عام انداز میں کہا

میں نے تمہیں کل تنگ تو نہیں کیا تھا مطلب کل غلطی سے میں ہیوی ڈوز لیکر گیا تھا اِس لیے پوچھ رہا ہوں۔شازل نے جاننا چاہا

میں کونسا لڑکی تھا جو نشے میں ہونے کی وجہ سے آپ مجھے تنگ کرتے۔یمان اُس کی بات کے جواب میں بولا تو شازل ہنس پڑا

کافی اچھی باتیں کر لیتے ہو خیر یہ بتاؤ تمہارا بیٹا ہے یہ اور اِس کے سر پہ کیا ہوا ہے؟شازل نے آئسکریم کھاتے یامین کو دیکھا کر یمان سے پوچھا

www.novelsclubb.com

بھانجا ہے میرا سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے چوٹ آئی ہے۔یمان نے بتایا

سیریسلی تمہارا بھانجا ہے سیم تمہاری کاپی ہے مگر اِس پاس ڈمپلز ہیں شاید تمہارے پاس نہیں۔شازل نے غور سے یامین کو دیکھا تو کہا کیونکہ آئسکریم کھانے کی وجہ سے یامین کے گالوں پہ ڈمپلز کے نشان نمایاں ہوئے رہے تھے۔

بھانجے اپنے ماموں پہ ہی جاتے ہیں۔یمان محبت سے یامین کو دیکھتا بولا مگر اُس نے یہ بتانا ضروری نہیں سمجھا گہرے ڈمپلز تو اُس کے گالوں میں پڑتے ہیں۔

تم سنگر ہو رائٹ؟ شازل نے جاننے کے باوجود بھی اُس سے پوچھا جانے کیوں اُس کو یمان سے بات کرنا اچھا لگ رہا تھا۔

رائٹ۔یمان نے مختصر جواب دیا۔

اکیلے رہتے ہو یا فیملی کے ساتھ؟ شازل اُس سے ایسے سوالات کر رہا تھا جیسے جانے کتنے برسو کی جان پہچان ہو

فیملی کے ساتھ۔یمان نے بتایا

اچھا نائیس میں یہاں پہلے اکیلا رہتا تھا مگر اب اپنی بیوی کے ساتھ رہتا ہوں۔شازل نے خود ہی بتایا

www.novelsclubb.com

لگتا ہے آپ اپنی بیوی سے بہت پیار کرتے ہیں تبھی کل رات بھی اُس ذکر اب بھی۔بیوی لفظ پہ یمان کے دماغ میں کل والا واقع تازہ ہوا تو کہا۔

اچھامیں بار بار کر رہا تھا۔شازل کو ہنسی آئی تھی۔

ہمم۔یمان نے ہنکارہ بھرا

ویسے تم مجھے آپ نہیں تم کہہ کر پُکار سکتے ہو آپ سے عجیب بڑھاپے والی فیلنگز آتی ہیں۔شازل نے کہاتو یمان نے محض سر کو جنبش دی

اوکے پھر میں چلتاہوں مجھے کسی ضروری کام سے جانا تھااور یہاں میں تم سے باتوں میں لگ گیا۔شازل کو وقت کااحساس ہوا تواُٹھ کھڑا ہوا۔

ٹھیک ہے۔یمان نے کہا

ویسے تم معروف گلوکار ہو مگر حیرت کی بات مجھے یہ لگی کے تم میں غرور نہیں۔شازل ایک مسکراتی نظر اُس پہ ڈال کر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

خاک ہوں خاک میں مل جاؤں گا پھر غرور کس چیز پہ کروں؟اپنے خاک ہونے پہ۔یمان شازل کی پشت کو تکتا سوچنے لگا۔

پڑ سو حریم کا نکاح ہے تم شازل کو حویلی آنے کا کہو۔ شہباز شاہ نے دُرید شاہ سے کہا

جی میں کال کر کے اُس سے کہوں گی۔دُرید نے جوابً کہا۔

ہمم تمہاری بھابھی ماں کی عدت بھی پوری ہو چکی ہے کل لگے ہاتھ اُس کا نکاح بھی دیدار شاہ سے ہو گا۔ شہباز شاہ نے بتایا

آپ نے اُن سے پوچھا ہے ؟دُرید نے جاننا چاہا

پوچھنا کیا ہے بس یہ طے پایا گیا ہے تو ہو کر رہے گا۔ شہباز شاہ نے کہا

آپ آروش کے بارے میں کوئی فیصلہ کیوں نہیں لیتے۔دُرید نے کہا

آروش کے لیے کیا کونسا فیصلہ ؟شہباز شاہ نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھا

اگلے ماہ وہ ماشااللہ سے پچیس سال کی ہو جائے گی آپ کو نہیں اب اُس کی شادی کر دینی چاہیے حریم کی شادی ہو جائے گی شازل بھی شہر میں اپنی زندگی بسا بیٹھا ہے بھابھی ماں کا نکاح دوبارہ ہونے جا رہا ہے کچھ ماہ بعد نازنین اور نور بھی اپنے گھر کی ہو جائے گی ایسے میں آروش تو تنہا ہو جائے گی۔دُرید کے لہجے میں آروش کے لیے فکر تھی۔

اگر میں یہی بات تمہیں کہوں تو وہ تو خیر سے پچیس کی ہے مگر تم تو بتیس سال کے ہو تمہارے کیا اِرادے ہیں؟ شہباز شاہ نے بڑے خوبصورت طریقے سے بات کا رخ آروش کے بجائے اُس کی جانب موڑا

مجھے اب چلنا چاہیے۔ دُرید اُن کی بات نظر انداز کیے اُٹھ کھڑا ہوا

کہاں؟ شہباز شاہ کا اُس کا یوں جواب نہ دینا بُرا لگا۔

حریم کو شاپنگ کروانا چاہتا ہوں۔ دُرید کی بات سن کر اُن کے چہرے پہ استہزائیہ مسکراہٹ آئی۔

اب تم اُس پہ اتنے مہربانیاں کرنے کی ضروری نہیں جب شادی سے انکار کر دیا ہے تو اب بس چھوڑ دو اُس کی فکر کرنا۔ شہباز شاہ نے طنزیہ انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

میرا فیصلہ دُرست ہے اِس بات کا اندازہ آپ سب کو ایک دن ہو جائے گا۔ دُرید سنجیدگی سے بولا

تمہارا فیصلہ بہت غلط ہے اور بہت جلد اچھے سے تمہیں پتا چل جائے گا۔ شہباز شاہ نے کہا تو دُرید وہاں سے چلا گیا۔

شاہ سائیں آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔ شہباز شاہ دُرید کے جانے کے بعد زمینوں کا حساب چیک کر رہے تھے جب ایک آدمی نے آکر بتایا

کون؟ شہباز شاہ نے پوچھا

نام نہیں بتایا مگر میں نے مہمان خانے میں اُن کو بیٹھایا ہے خود کو آپ کا دوست بتا رہے تھے گاؤں کے لگتے نہیں شاید کسی شہر سے آئے ہیں۔ آدمی نے بتایا تو شہباز شاہ پر سوچ ہوئے۔

ٹھیک ہے اُس کی مہمان نوازی کا انتظام کرو میں آتا ہوں۔ شہباز شاہ نے کہا تو وہ سر ہلاتا چلا گیا تھوڑی دیر گزرنے کے بعد شہباز شاہ بھی اُٹھ کر اپنا رخ مہمان خانے کی جانب کیا۔

السلام علیکم۔ شہباز شاہ نے اندر آکر کسی کو پشت کیے کھڑا پایا تو سلام کیا جواب میں سامنے جو بھی تھا اُس نے اپنا رخ شہباز شاہ کی طرف کیا تو شہباز شاہ کو اپنا وجود سناٹوں کی زد میں آتا محسوس ہوا کیونکہ وہ جس شخصیت سے آج اُن کا سامنا ہوا تھا انہوں نے کبھی نہ ملنے کی خواہش کی تھی۔

وعلیکم السلام میرے یار کیسے ہو۔وہ چلتا ہوا بڑے گرمجوشی سے اُن سے ملنے لگا مگر شہباز شاہ کو ابھی بھی سب خواب سا لگ رہا تھا اُن کے اندر گرمجوشی کی تو دور کی بات ہلکی سی خوشی بھی نہیں تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ماہی پورے گھر کی صفائی کرنے کے بعد ٹی وی دیکھنے بیٹھی تھی جب شازل اُس کے پاس آتا بیٹھ گیا۔

آپ نے لیٹ کر دی آنے میں۔ماہی نے ٹی وی کی آواز کم کر کے پوچھا

ہمم کام تھا خیر تمہیں شاپنگ کروادوں اُس کے بعد ہمیں گاؤں کے لیے نکلنا ہے۔شازل کی بات پہ پہلے تو ماہی نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی مگر گاؤں جانے والی بات پہ اُس کے چہرے کی رنگت پل بھر میں متغیر ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

گاؤں کیوں؟ماہی نے اپنی گھبراہٹ چُھپا کر پوچھا

حریم کی شادی ہے لالہ کا فون آیا گاؤں آنے کا حکم دیا ہے۔شازل نے بتایا

حریم تو ابھی چھوٹی ہے نہ؟ماہی حریم کی شادی کا سن کر کچھ حیران ہوئی۔

ہاں چھوٹی ہے پر ہمارے یہاں زیادہ تر اِسی عمر میں لڑکیوں کی شادی ہوتی ہے مطلب اگر پہلا رشتہ آئے تو ہم فورن انکار نہیں کرتے سوچتے ہیں کچھ پھر جب مناسب لگتا ہے تو ہاں کر دیتے ہیں ہمارے یہاں منگنیوں کا جھنجھٹ نہیں ہوتا اور ڈائریکٹ نکاح ہوتا ہے پھر رخصتی کرنے میں ہم تاخیر نہیں کرتے۔شازل نے بتایا

میرا جانا کیا ضروری ہے آپ کے ساتھ؟ماہی نے جھجھک کر پوچھا

بلکل ضروری ہے تم میری بیوی ہوں۔شازل نے فورن سے جواب دیا

میں ونی میں آئی ہوئی لڑکی ہوں۔ماہی نے جیسے یاد کروایا

اگر تمہارے بھائی نے قتل نہیں کیا تو پریشان مت ہو سچ جلد سب کے سامنے آجائے گا۔شازل پُر یقین لہجے میں بولا۔

پھر کیا ہو گا آپ مجھے میرے گھر چھوڑ دینگے؟ماہی کے اندر ایک ڈر سا بیٹھ گیا شازل کی بات پہ۔

تیار ہو جاؤ ہمیں شاپنگ کے بعد گاؤں کے لیے نکلنا ہے وقت بہت کم ہے۔شازل اُس کی بات نظر انداز کرتا اُٹھ کھڑا ہوا تو ماہی نے افسوس بھری نظروں سے اُس کو دیکھا

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 34

اماں جان حریم کہاں ہیں؟دُرید کلثوم بیگم کے پاس آتا حریم کا پوچھنے لگا۔

صدف آئی تھی اُس کو اپنے ساتھ لیکر گئی ہے۔کلثوم بیگم نے بتایا

خالہ جان آئی تھی پر حریم کو اپنے ساتھ کیوں لیکر گئی اور کہاں گئے ہیں وہ؟دُرید نے سنجیدگی سے پوچھا

نکاح کا جوڑا تو اُس نے اپنی پسند کا لیا تھا پر ولیمے کا جوڑا وہ حریم کو اُس کی پسند کا دِلانا چاہتی تھی تبھی ساتھ لیکر گئی ہے۔کلثوم بیگم نے وضاحت دی۔

www.novelsclubb.com

ہمارے یہاں ایسا نہیں ہوتا کیا آپ نے خالہ جان کو بتایا نہیں اور حریم پانی تک تو میری اِجازت سے پیتی نہیں خالہ جان کے ساتھ حویلی سے باہر چلی گئی مجھ سے پوچھنا تو دور بتانا تک گوارا نہیں کیا۔دُرید کو حریم کا اِس طرح جانا ہضم نہیں ہو رہا تھا۔

پہلے کی بات اور ہوتی اب بات اور ہے حریم کا اور تمہارا رشتہ پہلے جیسا نہیں ہو سکتا نہیں نہ وہ اب بنا تمہاری اِجازت کے تمہاری کمرے میں آسکتی ہے نہ تم سے لاڈ اٹھوانا چاہے گی وہ اب تم سے فاصلہ کرے گی تم نے اُس کو ریجیکٹ کیا اور کوئی بھی لڑکی اپنا ریجیکشن برداشت نہیں کر سکتی خاص طور پہ اُس انسان سے جس سے وہ سب سے زیادہ محبت کرتی ہوں۔کلثوم بیگم سپاٹ انداز میں بولی تو دُرید کو اپنا زمین میں دھنستا محسوس ہوا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

تم نے ٹِکٹ خرید لی؟فجر نے ارمان کو دیکھا تو پوچھا

www.novelsclubb.com

آپ یہاں کیوں نہیں رہ لیتی یہاں سب ہیں سب سے بڑی بات یا مین یہاں بہت خوش ہے۔ارمان نے اُس کے جانے کی بات سُنی تو بولا

مجھے یہاں رہنا پسند نہیں تم بس وہ بتاؤ جو پوچھا ہے۔فجر نے سنجیدگی سے کہا

جی آج شام کی ہے آپ تیار ہو جانا میں خود آپ کو چھوڑ آؤں گا۔ارمان نے گہری سانس بھر کر بتایا

تم کیوں ہم خود چلے جائے گا۔ فجر نے کہا

سر کا حکم ہے۔ارمان نے بتایا

میں یمان سے خود بات کر لوں گی تمہیں زحمت دینے کی ضرورت نہیں۔ فجر کچھ سوچ کر بولی

اِس میں زحمت والی تو کوئی بات نہیں آپ کو اگر مجھ سے مسئلہ ہے تو وہ الگ بات ہے۔ارمان نے کہا

مجھے تم سے کیا مسئلہ ہونا ہے؟ فجر نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

آپ کو مجھ سے کیا مسئلہ ہے یہ تو آپ کو پتا ہو گا۔ارمان نے کندھے اُچکا کر کہا تو فجر نے گھور کر اُس کو دیکھا

تمہارا اتنا فضول بولنا ضروری ہوتا ہے کیا؟ فجر نے طنزیہ کیا

آپ کا ہر بات میں گھورنا ضروری ہوتا ہے کیا انسان نارمل لہجے میں بات بھی کر سکتا ہے۔ارمان ترکی پہ ترکی بولا

تم سے بات ہی کیوں کر رہی ہوں میں۔فجر اپنی عقل پہ ماتم کرتی جانے لگی۔

کیونکہ آپ کو مجھ سے بات کرنا اچھا لگ رہا ہے۔ارمان نے پیچھے سے ہانک لگائی جو فجر سرے سے نظر انداز کر گئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

سر آپ کچھ سُنا دیں۔یمان اپنے اسٹوڈیو جا رہا تھا جب راستے میں اُس کے فینز نے آگھیرا۔

گانا نہیں سُنا سکتا میرا گلا خراب ہے۔یمان نے کچھ اِس انداز سے کہا کے سب کی ہنسی نکل گئی۔

کوئی شعر کوئی غزل ہی سُنا دے محبت پہ یا جُدائی پہ آپ بہت اچھے سُناتے ہیں۔ایک فین نے اصرار کیا تو یمان کی پیشانی پہ سوچ کی پرچھائیاں چھائی۔

ٹھیک ہے۔یمان اتنا کہتا اپنا گلا کھنکارنے لگا۔

اتنے بے جان سہارے تو نہیں ہوتے ناں

درد دریا کہ کنارے تو نہیں ہوتے ناں

رنجشیں ہجر کا معیار گھٹا دیتی ہیں

روٹھ جانے سے گزارے تو نہیں ہوتے ناں

راس رہتی ہے محبت بھی کئی لوگوں کو

وہ بھی عرشوں سے اتارے تو نہیں ہوتے ناں

ہونٹ سینے سے کہاں بات چھپی رہتی ہے

بند آنکھوں سے اشارے تو نہیں ہوتے ناں

ہجر تو اور محبت کو بڑھا دیتا ہے

اب محبت میں خسارے تو نہیں ہوتے ناں

اک شخص ہی ہوتا ہے متاعِ جاں بھی

دل میں اب لوگ بھی سارے تو نہیں ہوتے ناں

یمان کہتا خاموش ہوا تو سب نے خوش ہو کر یاہو کا نعرہ لگایا

❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

کس سے پوچھ کر تم خالہ جان کے ساتھ گئی تھی؟ حریم گھر واپس آئی تو دُرید نے سخت لہجے میں اُس سے پوچھا

ہم آپ کے جوابدہ نہیں۔ حریم نے بے رخی سے کہا

حریم بد تمیزی مت کرو۔دُرید نے ٹوکا

ہمیں آپ سے بات ہی نہیں کرنی۔ حریم اپنے لہجے میں ناگواری سموئے بولی تو دُرید دنگ سا اُس کو دیکھتا رہا جو بلکل اجنبیوں سے زیادہ رُوکھے لہجے میں اُس سے بات کر رہی تھی یہ اُس کی حریم تو نہیں تھی جو چنچل سی ہوتی تھی جو ایک ایک لفظ تک سوچ سمجھ کر اُس کے سامنے ادا کیا کرتی تھی۔

تم ایسی تو نہیں تھی اتنی جلدی بدل گئی ہو تم۔دُرید کے لہجے میں افسوس تھا اُس کو حریم کا ایسا بات کرنا تکلیف پہنچا رہا تھا۔

آپ کو پتا ہے جب آپ نے ہمارے چہرے پہ تھپڑ مارا تھا تو ٹیس ہمارے دل میں اُٹھی تھی ہم اُس ٹیس اُس کو تکلیف کو نظر انداز کیے اپنی عزت نفس کو مجروح کیے اپنی انا کو مار کر ایک بار پھر خود کو آپ کے سامنے بے مول کیا تھا اور آپ نے کیا کیا تھا ہمیں خالی ہاتھ لوٹا دیا ہم نے کیا چاہا تھا بس آپ سے آپ کا نام چاہا تھا ہماری ڈیمانڈ کوئی بڑی تو نہیں تھی ہم آپ کے کمرے کے کسی کونے میں پڑے رہتے آپ سے اف تک نہ کہتے آپ کا ہر ظلم مسکرا کر سہہ جاتے ہم نے کوئی آپ سے یہ تو نہیں کہا تھا ہمیں آپ کی محبت چاہیے ہمیں

آپ کی توجہ چاہیے ہم نے بس یہ کہا تھا ہمیں اپنے نکاح میں لے اُس کے بعد چاہے آپ ہم پہ ایک نظر نہ ڈال لیتے کوئی حقیر چیز سمجھ لیتے مگر ہمیں تب ایک چیز کا افسوس تو نہ ہوتا کے ہم نے جس کو دل دیا ہے وہ ہمارا نا محرم نہیں بلکہ محرم ہے اِس جہاں میں اُس کا ساتھ نہ بھی ملا تو خیر تو اُس جہاں میں ضرور ملے گا جو کی دائمی ہے مگر افسوس اب ہماری زندگی میں بس پچھتاوا رہے گا کے ہم نے خیانت کی ہے اُس انسان کے ساتھ جس کو اللہ نے ہمارے لیے چُنا تھا اور ہم شیطان کے بہکاوے میں آکر کسی نا محرم سے عشق کر بیٹھے جو کبھی ہمارا تھا ہی نہیں یہ تو بس ہمارا خود کا وہم تھا۔ حریم ایک کے بعد ایک وار دُرید کے دل پہ کرتی چلی گئی وہ تو بس شدسا اُس کی دیوانگی دیکھ رہا تھا حریم کی آنکھوں سے نکلتے آنسو اُس کو کس تکلیف سے دوچار کر رہے تھے وہ کوئی اُس سے پوچھتا۔

میں نے بس تمہیں ہمیشہ سے بچی سمجھا۔دُرید نے کمزور سی دلیل دی۔

www.novelsclubb.com

کاش آپ ہمیں جذبات رکھنے والا انسان بھی سمجھتے آپ کو پتا ہے وقت آنے پہ جب آپ کو آپ کی زیادتی کا احساس ہو گا اور آپ ہمارے پاس آکر شادی کی پیش کش رکھے گیں تو خُدا کی قسم ہم انکار کر دینگے کیونکہ ہم اُن میں سے نہیں جو ایک ہی پتھر سے بار بار ٹھوکر

کھاتے ہیں۔ حریم بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتی وہاں رُکی نہیں تھی پیچھے دُرید شاہ کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ زوردار تماچا مار کر اپنے تھپڑ کا حساب برابر کر گئی ہو۔

اپنے کمرے میں آ کر اُس نے کھینچ کر اپنا حجاب اُتارا اور عبایا اُتار کر نیچے پھینک دیا دُرید کے سامنے تو وہ اپنے اندر کا غبار نکال آئی تھی مگر اب اُس کو خود پہ انتہا کا غصہ آ رہا تھا وہ پاگلوں کی طرح در پہ در خود کو تھپڑ مارنے لگی۔

کیوں اتنی باتیں سنائی ہم نے اُنہیں کیا ہماری محبت ایسی ہے ذلیل کرنے والی آخر کیوں ہمارے دل نے ہم رسوا کر دیا کیوں ہم نے اُس کی سُنی کیوں۔ حریم زور سے اپنا گال پہ تھپڑ مار کر خود پہ غصہ اُتارنے لگی۔

ہمیں آپ سے محبت کبھی نہ ہوتی اگر آپ ہمیں اتنی محبت نہ دیتے۔ حریم تصور میں اُس کو مخاطب ہوتی رو پڑی۔

www.novelsclubb.com

سوچوں تو ساری عمر محبت میں گزر گئی

.دیکھوں تو ایک شخص بھی میرا نہیں ہوا

دد لاور۔ شہباز شاہ کی آواز میں لڑکھڑاہٹ واضع تھی اُن کو یقین نہیں آرہا تھا اتنے سالوں بعد وہ دلاور خان سے مل پائے گے۔

بہت سال گزر گئے تمہاری تلاش میں ہم آپس میں جگری یار تھے مگر تم نے کبھی مجھے اپنے گاؤں کا نام تک نہیں بتایا نہ ہی رابطہ جس سے تمہارا پوچھتا سب لاعلمی کا اظہار کرتے۔ دلاور خان اُن کے گلے ملتے پر جوش آواز میں بولے اُن کی آواز میں کھنک سی تھی چہرہ خوشی کے مارے چمک رہا تھا اُن کے برعکس شہباز شاہ کا جیسے سارا خون چہرے پہ سمٹ سا گیا ہو۔

شاہ تمہیں مجھے دیکھ کر خوشی نہیں ہوئی کیا؟ دلاور خان نے اُن کی خاموشی نوٹ کیے پوچھا

اای ایسی بات نہیں بس اتنے سالوں بعد یوں اچانک تمہیں دیکھ کر بس حیران سا ہو گیا ہوں۔ شہباز شاہ اپنی حالت پہ قابو کیے بولے۔

بس دیکھ لو میں نے تمہیں تلاش کر لیا۔ دلاور خان شرارت سے بولے

بیٹھو۔ شہباز شاہ نے بیٹھنے کا اِشارہ کیا۔

تم بلکل نہیں بدلے۔دلاور خان نے غور سے اُن کی جانب دیکھ کر کہا

کیسے آنا ہوا؟شہباز شاہ نے کسی فالتو بات کو طویل نہ دی سیدھا اصل بات پہ آئے۔

تم سے ملنے آیا تھا اور اپنی امانت لینے آیا ہوں۔دلاور خان پر سکون لہجے میں بولے۔

کونسی امانت؟شہباز شاہ نے بے خبری کا مظاہرہ کیا۔

اپنی بیٹی حور کو لینے آیا ہوں جو تمہیں دی تھی چوبیس سال پہلے امانت کے طور پہ۔دلاور خان کو اُن کے ایسے پوچھنے کی سمجھ نہیں آئی تھی اُن کا دل انجانے خوف سے دھڑک اُٹھا تھا۔

وہ چوبیس سال پُرانی بات تھی جو چوبیس سال پہلے ختم ہو چکی ہے۔شہباز شاہ کے لہجے میں بلا کا اعتماد آ چُکا تھا۔

www.novelsclubb.com

شاہ بات ختم نہیں ہوئی تھی مت بھولوں میں نے اپنی بیٹی اپنا خون تمہیں سونپا تھا اعتبار کیا تھا اگر تمہیں یاد نہ ہو تو کروا دوں تم نے واعدہ کیا تھا امانت میں خیانت نہیں کروں گے۔دلاور خان کو غصہ آ گیا تھا۔

پٹھان کا خون جوش مار رہا ہے۔ شہباز شاہ اتنے کہہ کر ہنس پڑے

خان تمہارے پاس چار بیٹیاں ہیں نہ اُن کے ساتھ خوش رہو بھلا اولاد بھی کوئی امانت میں دینے والی چیز ہے۔ شہباز شاہ نے کہا

میری بیٹی کہاں ہے؟ دلار خان نے سرد انداز میں پوچھا

اپنے گھر میں ہے تمہیں یہ تو یاد ہے میں نے کیا کہا تھا تو یہ بھی یاد ہو گا تم نے کیا کہا تھا میری بیٹی کو اپنا نام دو تو میں نے اُس کو اپنا نام دے دیا اب تم جس کو لینے آئے ہو بطور امانت تو وہ شہباز شاہ کی بیٹی ہے تین یا چار کی نہیں ماشااللہ سے چوبیس سال کی ہے وہ کبھی تمہیں اپنا باپ تسلیم نہیں کرے گے کیونکہ اُس کی نظر میں اُس کا باپ شہباز شاہ ہے اور وہ شہباز شاہ سے پیار کرتی ہے اُس کے ہر ڈاکیومینٹس میں کوئی حور دلاور خان نہیں بلکہ سیدہ آروش شہباز شاہ ملے گی بچہ جب بولنے لگتا ہے تو ماں لفظ نکالتا ہے جب کی جس کو تم اپنی بیٹی بول رہے ہو اُس نے پہلا لفظ مجھے دیکھ کر بابا بولا تھا رات کے وقت سونے کے لیے بچے کو زیادہ تر ماں کی ضرورت ہے مگر آروش کو جب تک رات میں گود میں نہ اُٹھاتا اُس کو نیند نہیں آتی تھی اُس کا آئیڈیل باپ فلم انڈسٹری میں کام کرنے والا دلاور خان نہیں وہ کسی دلاور

خان کو نہیں جانتی اگر جانتی بھی ہو گی تو بس اِس حیثیت سے کے فلاں فلم کا ڈائریکٹر دلاور خان تھا فلاں فلم کا رائٹر دلاور خان تھا آروش شاہ کی زندگی تین مردوں کے گرد گھومتی ہے پہلا شہباز شاہ جو اُس کا باپ ہے دوسرا اُدرید شاہ جو اُس کا بھائی جس کو لالہ لالہ کہتے وہ نہیں تھکتی اور تیسرا شازل شاہ جس میں اُس کی جان بستی ہے تم خود سوچو کیا وہ تمہارے پاس آئے گی بس یہ سن کر کے تم اُس کے حقیقی باپ ہو یہ سن کر کیا وہ اپنی زندگی کے وہ چوبیس سال بھول جائے گی جہاں اُس نے اپنی آنکھ کھولی جہاں اُس نے چلنا سیکھا۔ شہباز شاہ نے مغرور لہجے میں کہا اُن کے ہر ایک لفظ پہ غرور اور حقیقت کی جھلک تھی۔

تو میں یہ سمجھو میرا دوست غدار نکلا کیونکہ اسلام ہمیں یہ اجازت نہیں دیتا کے کسی بچے کے نام پہ اُس کے اصل باپ کے علاوہ کسی اور کا نام لگایا جائے مجھے افسوس ہوا جان کر تم نے کبھی حور کو یہ نہیں بتایا اُس کا باپ کون ہے۔ دلاور خان کو تکلیف ہوئی اپنے جگری دوست سے ایسی باتیں سن کر

www.novelsclubb.com

حور نہیں آروش شاہ کہو دوسری بات شہباز شاہ اپنے قول کے پکا ہے میں تم سے غداری نہیں کروں گا۔ شہباز شاہ سنجیدگی سے بولے

مجھے میری بیٹی چاہیے اُس کے لیے میں تمہیں منہ مانگی قیمتی دوں گا۔دلاور خان کا یقین شہباز سے اُٹھ گیا تھا۔

میں تم اپنا سب کچھ دیتا ہوں زمینے کاروبار روپیا پیسا بس تم جس خاموشی سے آئے ہو اُس خاموشی سے چلے جاؤ یہ تمہاری کوئی پانچویں بیٹی بھی ہے۔شہباز شاہ نے کہا

میں اپنی بیٹی کا سودا نہیں کروں گا۔دلاور خان ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

غصہ آیا نہ سن کر اُس بیٹی کے لیے جس کو تم نے بس چند گھنٹے اپنی بانہوں میں اُٹھایا تھا تو سوچو مجھے کتنا غصہ آیا ہو گا تمہاری بات سن کر میں نے چوبیس سال سے اُس کو بیٹی بنا کر رکھا اپنے سگے بیٹوں سے زیادہ اُس کو محبت دی کیا میں اُس کا سودا کروں گا۔شہباز شاہ بھی اُٹھ کر طنز کیا۔

دیکھو شاہ وہ میری بیٹی ہے یہ ایک ایسی حقیت ہے جس کو تم جھٹلا نہیں سکتے پیار دینے سے وہ تمہاری بیٹی نہیں ہو سکتی۔دلاور خان نے کہا

ٹھیک کہا میں نہیں چاہوں گا ہماری دوستی میں کوئی رکاوٹ آئے میں نے تم سے امانت لی تھی امانت واپس بھی کروں گا پر اُس کے لیے مجھے وقت چاہیے۔ شہباز شاہ نے کچھ سوچ کر کہا

وقت کیوں؟ دلاور خان نے پوچھا جب کے دل کے کسی کونے میں سکون کی لہر ڈور گئ تھی۔

میں نے کہا نہ وہ کوئی چار یا پانچ سال کی بچی نہیں جس کو تم بتاؤ گے میں تمہارا باپ ہوں تو وہ تمہارے ساتھ لپٹ جائے گی چوبیس سال اُس نے جس کو اپنا باپ سمجھا وہ اُس باپ نہیں اُس کو حقیقت بتانے کے لیے وقت چاہیے حویلی میں کسی کو نہیں پتا آروش کا سوائے میرے اور میری بیوی کے بہت لوگوں کو سمجھانا ہے اُس کے بھائی ہیں جو کبھی اُس کو جانے نہیں دینگے اُن کو سنبھالنے کے لیے وقت چاہیے۔ شہباز شاہ نے کہا پہلے جو اُن کی نیت بدل گئ تھی اب اچانک سے انہوں نے اپنے دل کو ڈپٹ دیا تھا۔

ایک دفع میں اپنی بیٹی کو دیکھ لوں اُس کی کوئی تصویر وغیرہ بھی مل جاتی تو اچھا ہوتا اُس کی ماں دیکھ لیتی تو چین آجاتا۔ دلاور خان نے کہا

ہمارے یہاں فلحال شادی کا ماحول ہے وہ گزر جائے خیریت سے اُس کے بعد تم اپنی امانت لیکر جا سکتے ہو مگر ہم جب چاہے آروش سے مل سکتے ہیں اُس پہ کوئی پابندی نہیں ہو گی۔ شہباز شاہ نے ابھی سے دوٹوک کہا۔

اُس کے لیے تم پریشان مت ہونا کیونکہ مجھے پتا ہے میری بیٹی پر میرے سے زیادہ تمہارا حق ہے۔ دلاور خان نے پہلی بار مسکرا کر کہا۔

ہمم کچھ ماہ پھر صبر کرو۔ شہباز شاہ نے کہا

دو ماہ بعد حور کی سالگرہ ہے اُس سے پہلے اگر چلتی تو۔ دلاور خان اتنا کہتے چپ ہو گئے۔

میں پھر بتاؤں گا سوچ کر تم اپنا نمبر دیتے جاؤ۔ شہباز شاہ نے کہا

میرا نمبر وہی ہے جو آج سے چوبیس سال پہلے تھا میں نے چینج نہیں کیا کیونکہ مجھے لگتا تھا شاید تم کوئی رابطہ کرو۔ دلاور خان نے مسکرا کر کہا

ٹھیک ہے پھر میں تمہیں کال پہ بتا دوں گا۔ شہباز شاہ نے گہری سانس بھر کر کہا تو انہوں سر کو خم دیا شہباز شاہ کے سینے میں اُداسی سی پھیل گئی تھی۔

ویسے میری بیٹی دیکھنے میں کسی ہے؟دلاور خان کو اچانک خیال آیا تو اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا

تمہاری کاپی ہے بس آنکھوں کا رنگ مختلف ہے پٹھانوں کا منہ بولتا ثبوت ہے مگر پٹھانوں والا غصہ اُس کو نہیں آتا۔شہباز شاہ نے بتایا تو ان کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

اُداس کیوں ہو؟شازل گاڑی ڈرائیو کرتا خاموش بیٹھی ماہی سے بولا وہ دونوں گاؤں جانے کے لیے نکل گئے تھے۔

اُداس نہیں ہوں۔ماہی نے گہری سانس بھر کر کہا

پھر کیا بات ہے جو تمہیں پریشان کر رہی ہے ورنہ تو ایسے تم خاموش نہیں بیٹھا کرتی۔شازل نے ماحول میں چھائی خاموشی کو ختم کرنے کے غرض سے مزاحیہ انداز اپنایا

بس اپنی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی کیا سے کیا ہو گئی ہے میں نے ایسا سوچا بھی نہیں تھا جیسا میرا ساتھ ہو گیا ہے۔ماہی نے کھوئے انداز میں کہا تو شازل نے گردن موڑ کر

اُس کو دیکھا آج اُس کو ماہی بہت سنجیدہ لگی ورنہ جب پہلی بار وہ اُس سے ملا تھا تھوڑا ڈری سہمی ضرور تھی مگر وہ ایسی باتیں نہیں کیا کرتی تھی۔

کیا ہوا ہے تمہارے ساتھ اچھی خاصی زندگی تو گزر رہی ہے تمہاری۔ شازل نے ایسا کہا جیسے کچھ جانتا ہی نہ ہو۔

آپ کو کیا نہیں پتا میں کس بارے میں بات کر رہی ہو؟ ماہی نے پوچھا

دیکھو ماہی۔ شازل نے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تو اُس کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔

مانا کے تمہاری شادی عام حالات میں نہیں ہوئی اپنے مستقبل کے لیے تم نے بھی کچھ سوچا ہو گا مگر میں ایک بات کلیئر کر دینا چاہتا ہوں میری وجہ سے تمہیں کبھی کوئی پریشانی نہیں ہو گی میں کبھی تمہاری خواہشات میں رکاوٹ نہیں بنوں گا۔ شازل نے مان بھرے لہجے میں کہا تو اُس کے چہرے پہ اطمینان بکھرا تبھی بنا کچھ کہے اُس نے اپنا شازل کے بازوں پہ رکھ دیا اُس کی حرکت پہ شازل محض مسکرا دیا

گانا سُننا چاہوں گی؟ شازل نے پوچھا

ضرور۔ ماہی نے جھٹ سے کہا تو شازل نے سونگ آن کیا۔

دل مانگ رہا ہے مہلت

تیرے ساتھ دھڑکنے کی

تیرے نام سے جینے کی

تیرے نام سے مرنے کی

گانا چلنے کی وجہ سے ماحول اچانک سے ماہی کو رومانٹک ہوتا محسوس ہوا تو وہ شازل کو گانا سننے کی حامی پہ جی بھر کر پچھتائی تھی اُس نے اپنا سر آہستہ سے شازل کے بازوں سے ہٹا دیا پھر اپنا دھیان گانے کے بجائے کھڑکی سے باہر چلتے مناظر پہ جما دی۔

www.novelsclubb.com

دل مانگ رہا ہے مہلت

تیرے ساتھ دھڑکنے کی

تیرے نام سے جینے کی

تیرے نام سے مرنے کی

تیرے سنگ چلوں ہر پل

بن کر کے پرچھائی

ایک بار اجازت دے

مجھے خود میں ڈھلنے کی

گانا سٹاپ کر دے یا کوئی اور لگا دے۔ماہی کی اچانک کی گئی بات پہ شازل نے چونک کر اُس کو دیکھا

www.novelsclubb.com

کیوں؟شازل نے تعجب سے پوچھا اُس کا سارا دھیان گانے کے بجائے ڈرائیونگ پہ تھا جس وجہ سے وہ سمجھ نہیں پایا ماہی آخر کس چیز پہ خفت کا شکار ہو رہی ہے۔

بس ایسے۔ماہی اُس کی جانب دیکھے بنا بولی

دیکھا ہے جب سے تجھ کو

میں نے یہ جانا ہے میرے

خواہش کے شہر میں

بس تیرا ٹھکانا ہے

میں بھول گیا خود کو بھی

بس یاد رہا ہے توں آ تیری ہتھیلی

پہ اِس دل کو میں رکھ لوں

دل بول رہا ہے حسرت

ہر حد سے گزرنے کی

تیرے نام سے جینے کی

تیرے نام سے مرنے کی

www.novelsclubb.com

شازل نے اب گانے پہ غور کیا تو جیسے وہ ساری بات کی تہہ تک پہنچ گیا اُس کے چہرے پہ اچانک معنی خیز مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

میں نہیں کرنے والا بند لمبا سفر ہے میں بور ہو جاؤں گا تم تو کچھ منٹس میں آرام سے سو جاؤں گی میرے کندھے پہ سر رکھ کر میں کس کے کندھے پہ سر رکھوں گا۔ شازل نے مزے سے کہا تو ماہی نے دانت کچکچائے اُس کے بعد شازل نے سوائے اِس گانے کے کوئی اور گانا نہیں سُنا تھا ماہی سوائے ضبط کے کچھ نہیں کر پائی وہ سمجھ گئی تھی شازل جان بوجھ کر اُسے زچ کر رہا ہے اور واللہ وہ زچ کرنے میں انتہا کر دیتا ہے۔

جانے کیا سکون ملتا ہے مجھے بے سکون کرنے پہ۔ ٹیڑھی نظروں سے شازل کو دیکھ کر وہ بس سوچ سکی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 35

کاش آپ ہمیں جذبات رکھنے والاانسان بھی سمجھتے آپ کو پتا ہے وقت آنے پہ جب آپ کو آپ کی زیادتی کا احساس ہو گا اور آپ ہمارے پاس آکر شادی کی پیش کش رکھے گیں تو خُدا کی قسم ہم انکار کر دینگے کیونکہ ہم اُن میں سے نہیں جو ایک ہی پتھر سے بار بار ٹھوکر کھاتے ہیں۔

رات کا وقت تھا دُرید سونے کی کوشش کرنے میں تھا مگر نیند اُس کی آنکھوں سے کوسو دور تھی اُس کے کانوں میں بار بار حریم کے جملے گونج رہے تھے جو اُس کو پریشان کر رہا تھا وہ کروٹ پہ کروٹ بدلتا پریشان ہوا تو تھک ہار بیڈ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

کیسے کہوں حریم تم مجھے عزیز ہو مگر میں تمہیں وہ پیار نہیں دے سکتا جو تم ڈیزرو کرتی ہوں مجھے تم سے محبت ہے مگر وہ نہیں جو تمہیں مجھ سے ہے جو تم مجھ سے چاہتی ہو۔دُرید اپنا سر ہاتھوں میں گراتا تصور میں حریم سے مخاطب ہوا اُس کی آنکھوں کے سامنے بار بار حریم کی روئی روئی آنکھیں آرہی تھی جو اُس کو بے چین کر رہی تھی۔

میری دعا ہے تم ہمیشہ خوش رہو تابش کے ساتھ وہ تمہیں ہر وہ چیز دے جو تم ڈیزور کرتی ہو۔دُرید کے چہرے پہ بھولی بُسری مسکراہٹ آئی اُس نے سائیڈ ٹیبل پہ پڑا اپنا والٹ اُٹھا کر کھولا جہاں کومل کی تصویر آج بھی موجود تھی تصویر دیکھ کر اُس نے گہری سانس خارج۔

میں تمہارا مجرم ہوں مجھے معاف کر دینا نہ میں تمہیں گاؤں آنے کا کہتا اور نہ تمہاری جان جاتی۔تصویر کو دیکھ کر دُرید نے بے ساختہ سوچا

اے میری گل زر میں تجھے چاہ تھی کتاب کی

اہل کتاب نے مگر۔کیا حال تیرا کر دیا

www.novelsclubb.com

ممکنہ فیصلوں میں اک حجر کا فیصلہ بھی تھا

ہم نے تو ایک بات کی اُس نے کمال کر دیا

میرے لبوں پہ مہر تھی؛پر مہرے شیشہ رونے تو

شہر کے شہر کو میرا واقف حال کر دیا

چہرہ نام ایک ساتھ آج نہ یاد آ سکے

وقت نے کس شبیہہ کو خواب و خیال کر دیا

❤❤❤❤❤❤

یمان آج اپنے سیکریٹ روم آیا تھا جو اُس نے دلاور خان کے گھر میں ہی تھا مگر یمان نے کبھی کسی کو وہاں آنے کی اجازت نہیں دی تھی جبھی دلاور خان نے اُس کو سیکریٹ روم کا نام دیا تھا اور بہت بار یمان کو چِڑایا بھی تھا یمان کمرے میں داخل ہوتا دروازے کو بند کیے آس پاس دیکھنے لگا جہاں سِوائے ایک پینٹنگ کے کچھ نہیں تھا یمان چلتا ہوا پینٹنگ کے پاس آیا اور اُس کے اُپر سے پردہ ہٹایا تو شُہد آنکھوں کا اسکیچ اُس کے سامنے تھا دلاور خان کو شک

ہوا تھا کے یمان نے اِس کمرے میں شاید اُس لڑکی کی کوئی تصویر رکھی ہے تبھی یمان نے پینٹنگ کے نام پہ وہ اسکیچ یہاں محفوظ کیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا اِس بات کی کسی کو بھنک پڑے۔

سب کہتے ہیں آپ کو بھول جاؤں پر میرے دل سے آپ جاتی ہی نہیں میں آپ کا اسیر بن گیا تھا سالوں پہلے اور آج بھی آپ اسیر ہوں۔ یمان سامنے کی جانب دیکھتا ایسے بولا جیسے وہ سچ میں اُس کے سامنے کھڑی اُس کی باتیں سن رہی ہوں۔

میں نے کہی پڑھا تھا۔

وہ جو چاہے تو کیا نہیں ممکن

وہ جو نہ چاہے تو کیا کرے کوئی۔

اگر ایسا ہے تو مجھے لگتا ہے آپ کا اور میرا سامنا ضرور ہو گا ورنہ کسی کے لیے محبت بے وجہ تو نہیں ہوتی۔ یمان کی آنکھوں میں اُمید کے جگنوں آج بھی تازہ تھے۔

حدود عشق کی جانچ کے پیمانے نہیں ہوتے

وہ جو مخلص ہوں ہر ایک کے دیوانے نہیں ہوتے

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شاہ سائیں خیریت آج آپ نے آنے میں دیر کر دی رات کے دو بج رہے ہیں۔ شہباز شاہ حویلی میں داخل ہوئے تو کلثوم بیگم پریشانی سے پوچھنے لگی۔

میں کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔ شہباز شاہ اُن کی جانب دیکھے بغیر بول کر اپنے کمرے میں جانے کے بجائے اسٹڈی روم میں داخل ہوئے جہاں ڈھیر ساری کتابوں کا مجموعہ تو تھا ہی مگر دیوار پہ بچپن سے لیکر مختلف جگہوں پہ کھینچی گی آروش کی تصاویر بھی تھی جس میں کہی وہ چلنا سیکھ رہی تھی تو کسی تصویر میں دُرید شاہ اور شازل شاہ کو گھوڑا بنایا ہوا تھا اور خود اُن کے اُپر بیٹھی ہوئی تھی کہی وہ کھیل رہی تھی تو کہی رونے والی شکل بنائی ہوئی تھی اور کچھ تصویر اُس کے اسکول میں لی گئی تھی شہباز شاہ اُن سب تصاویر پہ نظر ڈالنے کے بعد وہ وقت یاد کرنے لگے جب انہوں نے بیٹی جیسی رحمت کو پایا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

!ماضی

ہسپتال کے کوریڈور میں تیس سالہ نوجوان یہاں سے وہاں چکر لگانے میں مصروف تھا اُن کا دل تیز رفتار سے دھڑک تھا اُن کی بیوی حاملہ تھا اور آج وہ اُن کی خواہش کو پُورا کرنے والی تھی اُن کو بیٹی کی صورت میں شہباز شاہ جن کو گاؤں کا سرپنچ بنے ابھی کچھ عرصہ ہی ہوا تھا اُن کو کسی وارث کی خواہش نہیں بلکہ پھول جیسی بیٹی کی تمنا تھی جو آج دس سال بعد دو بیٹے کے پیدا ہونے کے بعد اُن کو ایک بیٹی بھی مل رہی تھی جن کے لیے انہوں نے بہت ساری دعائیں بھی کی تھی اپنی بیوی کلثوم کے حاملہ ہونے کے وقت وہ ان کا خیال تو بہت رکھتے تھے مگر جب سے ان کو پتا چلا تھا اِس بار اللہ کے حکم سے بیٹی ہے تو اُنہوں اپنے گاؤں میں کسی دائی سے رجوع نہیں کیا تھا بلکہ اُن کو لیکر شہر آ گئے تھے تاکہ اُن کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو اُن کے اِس طرح شہر آ جانے سے اُن کی باپ اسد اللہ نے اور ماں مہتاب بیگم نے اعتراض تو بہت اُٹھایا تھا مگر شہباز شاہ سب کو راضی کیے شہر آ گئے تھے اِس وقت اُن کا ہر عضو دعا میں مشغول تھا کے اُن کی بیٹی صحیح سلامت ہو کیونکہ ڈاکٹرز نے اُن کو کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا مگر اُن کے اندر ایک اُمید تھی کے اُن کی بیٹی صحیح سلامت ہی ہو گی مگر اللہ کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا۔

شاہ سائیں۔ایک فیمل ڈاکٹر نے اُن کو آواز دی تو شہباز سے تیر کی تیزی سے اُن کی جانب پہنچے تھے۔

کیسی ہے ہماری بیٹی؟ان کی آواز میں بلا کا رعب تھا جس کو محسوس کرتی ڈاکٹر کے وجود میں سنسی سی ڈور گئی تھی۔

آپ کی بیوی نے مردہ بیٹی کو جنم دیا ہے۔ڈاکٹر نے ڈر ڈر کے بتایا تو شہباز شاہ کو لگا جیسے کسی نے اُن پہ پہاڑ گرا دیا ہو اُن کے خواب اُن کی خواہشات جو بیٹی کے روپ میں انہوں نے سوچے ہوئی تھی وہ کرچی کرچی ہو گئی تھی۔

یہ جھوٹ ہے ایسا کیسا ہو سکتا ہے۔شہباز شاہ بے یقین لہجے میں بولے۔

یہ سچ ہے شاہ سائیں ہم نے آپ کو پہلے سے بتا دیا تھا بچہ ٹھیک کنڈیشن نہیں اُس کو گرا دے ماں کے پیٹ سے کیونکہ ایسے میں ماں اور بچہ دونوں خطرے میں مگر آپ نے بات نہیں مانی آپ کی بیوی تو اللہ کے حکم سے ٹھیک ہے مگر بچی نہیں۔ڈاکٹر نے بتایا تو شہباز شاہ نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچ کر باہر آتی نمی کو اندر دھکیلا وہ تھکے ہوئے قدموں کے ساتھ کمرے میں گئے جہاں کلثوم بیگم کو رکھا گیا تھا وہ جیسے ہی اندر آئے نرس نے مردہ بیٹی اُن

کے سامنے کی جس کو دیکھ کر اُن کا دل تڑپ اُٹھا تھا انہوں نرس کو باہر جانے کا اِشارہ کیا اور خود کلثوم بیگم کی جانب آئے جنہوں نے رو رو کر اپنا حال بے حال کر دیا تھا۔

مجھے معاف کر دے شاہ سائیں میں آپ کو بیٹی جیسی رحمت نہیں دے سکی۔ کلثوم بیگم نے اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رو کر بولی ضبط سے شہباز شاہ کی آنکھوں میں سرخ ڈورے نمایاں ہو رہے تھے جن کو دیکھ کر کلثوم بیگم کا دل خوفزدہ ہو رہا تھا۔

یہ دیکھو۔ شہباز شاہ نے اپنی جیب کی پاکٹ سے ایک چھوٹی سی خوبصورت چین نکال کر اُن کے سامنے کی جو ہارٹ شیپ پہ بنی ہوئی تھی کلثوم بیگم کانپتے ہاتھوں سے وہ چین اپنے ہاتھ میں لیکر اُس کو کھولا تو ہارٹ کی ایک سائیڈ پہ بڑے خوبصورت طریقے سے آروش شاہ نام کندہ ہوا تھا جن کو دیکھ کر ان کے رونے میں روانگی آئی تھی۔

میں نے اپنی بیٹی کا نام بھی سوچ لیا تھا۔ شہباز شاہ گھمبیر لہجے میں بولے

اللہ کو یہی منظور تھا۔ کلثوم بیگم نے کہا جبھی شہباز شاہ کا موبائل رِنگ کرنے لگا پہلے تو انہوں نے خاص توجہ نہ دی مگر بار بار کالز آنے پہ وہ موبائل کو بند کرنے والے تھے مگر

اسکرین پہ خان کالنگ دیکھ کر اُنہوں کے کال اٹینڈ کرلی کیونکہ کال کرنے والا اُن کا جگری دوست تھا جس کو وہ نظر انداز نہیں کر سکتے تھے

السلام علیکم۔ شہباز شاہ اپنا لہجہ نارمل کیے سلام کیا۔

وعلیکم السلام۔ کیا تم اسلام آباد آ سکتے ہو؟ دوسری طرف بڑی سنجیدگی سے کہا گیا تھا۔

میں اسلام آباد میں ہوں تم بتاؤ کیا بات ہے خان؟ پریشان لگ رہے ہو۔ شہباز شاہ اُٹھ کر کمرے سے باہر آ کر اُن سے بولے۔

میں پریشان ہوں بس تم جلدی سے میرے بتائے ہوئے ہسپتال پہنچ جاؤ۔ خان جن کا پورا نام دلاور خان تھا وہ بولے

میں آتا ہوں۔ شہباز شاہ نے مثبت جواب دے کر کال کٹ کر دی۔ پھر واپس کمرے میں کلثوم بیگم کے پاس آئے۔

www.novelsclubb.com

میں کسی کام سے باہر جا رہا ہوں جلدی واپس آ جاؤں گا تب تک تم آرام کرو۔ شہباز شاہ نے سنجیدہ بھرے لہجے میں اُن سے کہا

آپ نے حویلی میں کسی کو خبر دی۔کلثوم بیگم اُن کی بات پہ بس یہ بولی۔

میری ہمت نہیں جب واپس جائے گے تب خود بتادینا کل سے اُن کی کال پہ کال آرہی ہے مگر میں ریسیو نہیں کررہا تھا۔شہباز شاہ کے لہجے میں ایک دکھ تھا۔

مع

تم معافی مت مانگوں میں کام سے جارہاہوں جلدی واپس آؤں گا۔کلثوم بیگم کی بات درمیان کاٹ کر وہ سپاٹ انداز میں اُن سے بول کر باہر نکل گئے۔

خان کیا بات ہے اتنی ایمرجنسی میں مجھے کیوں بُلایا؟شہباز شاہ دلاور خان کے بتائے ہوئے ہسپتال پہنچ کر پریشان کن لہجے میں اُن سے بولے تو دلاور خان اُن کا ہاتھ پکڑ کر دوسری طرف لے گئے جہاں فلوقت کوئی نہیں تھا۔

تمہیں پتا ہے میں اپنے سب دوستوں سے زیادہ تم پہ اعتبار کرتا ہوں اور اِسی اعتبار کی وجہ سے میں نے تمہیں یہاں آنے کا کہا اُمید ہے تم میری لاج رکھو گے۔ہسپتال کے کوریڈور

میں دلاور خان جس کی بانہوں میں نو مولوں بچہ تھا اُس نے اپنے سامنے کھڑے شہباز شاہ سے کہا جو اُن کا ہم عمر تھا اور ایک اچھا مضلص دوست تھا

بلکل میرے یار تم حکم کرو۔ شہباز شاہ اپنا غم بھول کر اُن کا حوصلہ بڑھایا

تمہیں پتا ہے میری چار بیٹیاں ہیں ہمارے یہاں بچیوں کو ناپسند کیا جاتا ہے میری اماں حضور ان کو جانے کیسے برداشت کر رہی ہیں پر اِس بار ان کی سخت تاکید تھی بیٹے کی ورنہ بیٹی اگر ہوئی تو جان سے مارنے کی دھمکی دی ہے۔ دلاور خان نے بے بسی سے بتایا

بیٹیاں تو رحمت ہوتی ہے تمہیں اپنی اولاد کے لیے اسٹینڈ لینا چاہیے۔ شہباز شاہ افسوس کا اظہارہ کیا بیٹی کی قدر اہمیت کوئی اُن سے پوچھتا

سب میرے خلاف ہے میرے کام کی وجہ سے اُس کے بعد پسند کی شادی پھر اب بیٹیاں۔ اتنا کہتے دلاور خان خاموش ہو گیا

اب مجھ سے کیا چاہتے ہو تم۔ گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے شہباز شاہ نے پوچھا

میں چاہتا ہوں میری بچی کی پرورش تم کرو اُس کو اپنا نام دوں پر یہ میری امانت ہو گی جو وقت آنے پہ میں واپس لوں گا۔ اپنے دوست کی بات پہ شہباز شاہ کی نظر اُن کی گود میں

خوبصورت بچی پہ پڑی جس کی آنکھیں بند تھی انہوں نے بے اختیار اُس کو اپنی بانہوں میں بھر کر ماتھا چوما جس سے بچی کسمسا کر اپنی آنکھیں کھول کر کبھی اُن کو دیکھتی تو کبھی اپنے اصل باپ کو۔

تمہاری بچی تو بہت پیاری ہے ماشااللہ۔ شہباز شاہ نے محبت سے اُس بچی کو دیکھ کر کہا تو اُن کے چہرے پہ تلخ مسکراہٹ آئی

تم لیکر جاؤ گے پیار دو گے اُس کو باپ کا۔ دلاور خان نے آس بھرے لہجے میں پوچھا

ہاں اور میرا وعدہ ہے تمہاری بیٹی کو اپنے بچوں سے زیادہ پیار دوں گا۔ شہباز شاہ نے بچی کا چھوٹا سا ہاتھ چوم کر کہا اُن کی تو جیسے آج مراد پوری ہو گئی تھی اپنی بیٹی کے مردہ پیدا ہونے کا غم وہ یکسر بھول سے گئے تھے۔

میری بچی کا بہت خیال رکھنا اُس کی ہر فرمائش پوری کرنا۔ اب کی دلاور خان نے پر سکون لہجے میں کہا

کہانہ پریشان مت ہو آج سے یہ میری بیٹی تمہیں نہیں پتا مجھے بیٹی کی کتنی چاہ تھی جو آج پوری ہو گئی۔ شہباز شاہ پر جوش آواز میں بولے

امانت ہے میری بیٹی۔دلاور خان کا دل کسی خدشے کے تحت دھڑکا تبھی بولے

اور میں امانت میں خیانت نہیں کروں گا تم میرے جگری یار ہو تو کیسے میں تمہارے خون کو تکلیف دوں گا۔شہباز شاہ نے دل موہ لینے والا جواب دیا

میں تمہارا تا عمر شکر گزار رہوں گا اور اِس کا نام حور رکھنا۔دلاور خان نے سکون بھری سانس کھینچ کر کہا تو انہوں نے محض سر کو جنبش دی۔

تین یا چار سال بعد میں آؤں گا واپس لینے بس تب تک تم خیال رکھنا میں اپنے بیوی بچوں سمیت باہر سیٹل ہونے کا سوچ رہا ہوں۔دلاور خان نے بتایا۔

ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں میری بیوی ہسپتال میں اکیلی ہے۔شہباز شاہ نے کہا

کیوں ویسے خیریت تو ہے؟دلاور خان نے پوچھا

www.novelsclubb.com

ہاں بس اللہ کا شکر ہے۔شہباز شاہ نے مسکرا کر کہا

❤❤❤❤❤❤❤

کلثوم۔شہباز شاہ نے ہسپتال پہنچ کر کلثوم بیگم کو آواز دی جو ابھی سوئی تھی۔

شاہ یہ کون۔ کلثوم بیگم نے آنکھیں کھولی تو ان کی گود میں بچی دیکھ کر حیران ہوئی

دلاور خان کی بیٹی تھی مگر اب یہ ہماری بیٹی ہے دیکھو ماشااللہ سے کتنی پیاری ہے۔ شہباز شاہ کا چہرہ خوشی کے مارے چمک رہا تھا۔

کیا انہوں نے اپنی بیٹی ہمیں دے دی۔ کلثوم بیگم بے یقین لہجے میں اُن سے استفسار ہوئی۔

وہ سب چھوڑو بس یہ بات یاد رکھو ہماری بیٹی مردہ پیدا نہیں ہوئی یہ ہے ہماری بیٹی آروش شہباز شاہ۔ شہباز شاہ اُن کی بات نظر انداز کیے بولی۔

شاہ سائیں مجھے سب سچ سچ بتائے۔ کلثوم بیگم نے ساری حقیقت سے آگاہ ہونا چاہا۔

دلاور خان نے اپنی بیٹی مجھے امانت کے طور پہ دی ہے ان کے یہاں بیٹیوں کو منحوس کہا جاتا ہے اُس کے پاس چار بیٹیاں پہلے سے ہیں مگر پانچویں بیٹی کو خطرہ ہے اِس وجہ سے اُن نے مجھے دی ہے۔ شہباز شاہ نے مختصر بتایا

www.novelsclubb.com

اگر یہ امانت ہے تو ہماری بیٹی کیسے ہوئی آج نہیں تو کل انہوں نے واپس لینی ہے اپنی امانت۔ کلثوم بیگم ساری بات سننے کے بعد بولی۔

کل کا سوچ کر آج کی خوشی برباد مت کرو بتایا نہ اُس کے پاس چار بیٹیاں پہلے سے موجود ہے تو اُس کو کہاں آروش یاد ہو گی۔ شہباز شاہ نے سنجیدگی سے کہا

اولاد کیا بھولنے والی چیز ہے؟ کلثوم بیگم نے سوال اُٹھایا۔

اُس کو نہیں پتا کچھ ویسے بھی میں اُس سے رابطہ ختم کر لوں گا۔ شہباز شاہ کی نیت بدل گئ تھی۔

امانت میں خیانت کرینگے؟ کلثوم بیگم کو افسوس ہوا۔

تمہیں بات بتائی ہے اب میری بات غور سے سُنو یہ آج سے ہماری بیٹی ہے حویلی میں سب کو یہی بتانا ہے ٹھیک ہے؟ شہباز شاہ نے تائید کرتی نظروں سے اُن کو دیکھا تو کلثوم بیگم نے اپنا سر اثبات میں ہلایا

گُڈ کوشش کرنا دیدار اور دلدار میری بیٹی کے دودھ شریک بھائی بن جائے کیونکہ میں نہیں چاہتا میری بیٹی حویلی میں قید رہے حویلی میں سب اُس کے اپنے ہو گے تو یہ تتلی کی طرح ہر جگہ اُڑا کرے گی کوئی روک ٹوک نہیں ہو گی۔ شہباز شاہ بچی کا ماتھا چوم کر بولے

تو کلثوم بیگم بس اُن کی بیٹی کے لیے دیوانگی دیکھتی رہ گئی اگر اپنے دوست کی بیٹی سے اتنا پیار ہے تو خود کی بیٹی کے لیے تو جانے کیا کر گزرتے۔ کلثوم بیگم جھرجھری لیکر بس سوچ سکی۔

مجھے دے۔ کلثوم بیگم نے اُن کی گود میں بچی کو دیکھ کر کہا تو شہباز شاہ نے احتیاط سے اُن کی گود میں بچی کو ڈالا۔

پٹھانوں کی اولاد لوگ دور سے پہچان لیتے ہیں کیا حویلی میں کسی کو شک نہیں ہو گا کے اِس بچی کے نین نقش شاہوں خاندان کے بجائے پٹھانوں جیسے ہیں آپ غور سے اِس کا چہرہ دیکھے جو ابھی سے اِس کے پٹھان ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کلثوم بیگم اُس بچی کا ماتھا چوم کر بولی

منہوسیت پھیلانے کی ضرورت نہیں لوگ وہ دیکھے گے جو میں اُن کو دیکھاؤں گا یہ ہمارے ساتھ رہے گی تو ہمارے جیسی بن جائے گی۔ شہباز شاہ سخت لہجے میں بولے تو وہ خاموش ہو گئی۔

تو کیا اِس بچی پہ وہ اصول لاگو ہو گے جو ایک سید زادی پہ ہوتے ہیں جبکہ اِس بات سے آپ واقف ہیں یہ سید زادی نہیں ہو گی۔ کلثوم بیگم زیادہ دیر تک خاموش نہ رہ سکی۔

سید شہباز شاہ کی بیٹی ہے اب سے یہ تو سید زادی ہو گی نہ اور اصول آروش شاہ پہ بھی لاگو ہو گے۔ شہباز شاہ تکبر بھرے لہجے میں بولا

❤❤❤❤❤❤❤

تیری بیٹی اتنی الگ کیوں ہے مطلب دُرید جیسے تھوڑا تجھ پہ اور کلثوم پہ ملتا جُلتا ہے شازل تیری کاپی ہے اُس طرح یہ تجھ پہ کیوں نہیں گئ۔ مہتاب بیگم تنقید بھری نظروں سے بچی کا جائزہ لیتی بولی۔

ابھی چھوٹی ہے آپ کیسے بول سکتی ہیں ایسے ویسے بھی ہم پہ جائے یا نہیں جائے اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ شہباز شاہ پُر اعتماد لہجے میں بولے۔

ٹھیک بات ہے مگر مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے اِس کے نین پٹھان سے میل جول رکھتے ہیں۔ مہتاب بیگم کے لہجے میں شک کا عنصر نمایاں تھا۔

میری بیٹی کو پیار دینے کے بجائے آپ بہت خراب باتیں کر رہی ہیں یہ میری بیٹی ہے پھر آپ کی کیا تک بنتی ہے جو پٹھانوں سے ملا رہی ہے۔ شہباز شاہ نے اپنا لہجہ سخت کیے بولے۔

غصہ کیوں ہو رہے ہو میں نے جو سمجھا وہ بتایا۔ مہتاب بیگم نے کہا

اچھا مجھے آروش دے اِس کے سونے کا وقت ہو گیا ہے۔ شہباز شاہ نے اُن کی گود سے آروش کو لیا۔

ہمم لو ویسے تمہاری بیٹی بڑی ہو کر بہت خوبصورت بنے گی آنکھیں دیکھو کتنی پیاری ہے۔ مہتاب بیگم اُس کی شہد آنکھوں کو دیکھ کف شہباز شاہ سے بولی۔

میری بچی تو ابھی سے بہت پیاری ہے۔ شہباز شاہ محبت سے اُس کا چہرہ دیکھ کر اُس کی آنکھوں پہ بوسہ دینے لگے۔

!حال

شہباز شاہ ماضی کی یادوں میں اِس قدر کھوئے ہوئے تھے کے ان کو احساس ہی نہیں ہوا کے کوئی اُن کے بلکل پاس بیٹھ کر اُن کی جانب مسلسل دیکھ رہا تھا جیسے جاننا چاہ رہا ہوں کے اتنی گہری سوچ میں ڈوب کر آخر ایسا بھی وہ کیا سوچ رہے ہیں جو اُن کو اپنی آنکھوں میں اُتر آتی نمی تک کا احساس نہیں ہوا۔

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 36

باباسائیں۔آروش نے اُن کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر جیسے اُن کو اپنی موجودگی کا احساس کروانا چاہا

آرو تم یہاں کب آئی؟شہباز شاہ جیسے گہری نیند سے جاگے۔

صبح سے یہی ہوں آپ کو دیکھ رہی ہوں کیا ہوا یہ آپ کی آنکھوں میں نمی کیوں ہے؟

آروش ہاتھ بڑھا کر اُن کی آنکھوں میں موجود نمی صاف کیے پوچھنے لگی۔

صبح ہو گئی ہے؟شہباز شاہ حیران ہوئے۔

www.novelsclubb.com

جی باباسائیں صبح ہو گئی ہے اور آج آپ نے فجر کی نماز بھی نہیں پڑھی لگتا ہے ساری رات آپ سوئے بھی نہیں۔آروش نے گہری سانس بھر کر بتایا۔

میں قضا پڑھ لوں۔شہباز شاہ اُٹھ کر بولے تو آروش نے اُن کا ہاتھ تھاما

کیاہوا ہے آپ کو کیا کوئی بات ہے جو آپ کو پریشان کر رہی ہے مجھے بتائے۔آروش کے لہجے میں فکر مندی کا عنصر نمایاں تھا۔

کوئی بات نہیں ہے تم پریشان مت ہو۔شہباز شاہ زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولے۔

اچھا۔آروش کو یقین تو نہیں آیا مگر زیادہ اصرار بھی نہیں کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

شازل اور ماہی حویلی پہنچے تو شازل سے سب گرمجوشی سے ملے مگر اُس کے ساتھ کھڑی ماہی کو شعلہ برساتی نظروں سے دیکھا تو ماہی شازل کے پیچھے کھڑی ہو گئی تھی۔

اِس کو ساتھ لائے ہو تو اب یہ یہی رہے گی وفی بن کر تاکہ اپنی اوقات یاد رکھے۔فردوس بیگم حقارت بھرے لہجے میں ماہی کو دیکھ کر کہا تو ماہی نے زور سے شازل کا بازوں دبوچہ جس پہ شازل نے اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ دے کر اپنے ہونے کا اعتماد بخشا۔

میری بیوی ہے یہ اور اِس کی اوقات کیا ہے وہ آپ لوگوں میں سے کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں۔شازل بے تاثر نظروں سے اُن کو دیکھ کر کہا

شازل

سفر لمبا تھا ہم تھک گئے آرام کرنا چاہتے ہیں۔فردوس بیگم کچھ کہنا چاہ رہی تھی مگر وہ اُن کی ان سنی کرتا ماہی کو اپنے حصار میں لیتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

ایسی بے حیائی تو پہلے کسی نے حویلی میں نہیں کی۔فردوس بیگم کو شازل کا ایسا بے باک انداز ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

تم یہی بیٹھو میں آروش سے مل آؤں۔شازل ماہی کو کمرے میں چھوڑتا اُس سے بولا۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ماہی نے کہا

ڈر کیوں۔شازل اُس کی جانب دیکھتا سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

بس لگ رہا ہے۔ماہی نے کہا تو شازل نے گہری سانس لی۔

www.novelsclubb.com

یہاں بیٹھو۔شازل نے اُس کو بیڈ پہ بیٹھنے کا اِشارہ کرنے لگا اور خود اُس کے ساتھ بیٹھا۔

تمہیں اگر میرے گھر والوں سے ڈر لگ رہا ہے تو ڈرنا چھوڑ دو میں تمہارے ساتھ ہوں اور آج نہیں تو کل تمہارے بھائی کی بے گناہی سب کے سامنے لا کر رہوں گا۔ شازل اُس کے گال پہ ہاتھ رکھتا یقین دلانے کی کوشش کرنے لگا۔

اُس سے کیا ہو گا میرے گھر والے مجھے اپنے ساتھ لیکر چلے جائے گے کیا میرے جانے سے آپ کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ماہی نے آس بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا جیسے اُس کو یقین ہو شازل کہے گا تمہیں میں جانے نہیں دوں گا اپنے پاس رکھوں گا ہمیشہ کے لیے

جو وقت آیا نہیں اُس کے بارے میں ابھی سے کیا سوچنا وہ تمہارا گھر ہے اگر تم وہاں جاؤں گی تو مجھے کیا اعتراض ہو گا۔ شازل کے جواب نے چھناک سے اُس کے خوابوں کا محل توڑا تھا

www.novelsclubb.com

ہمممم ٹھیک کہا آپ نے۔ ماہی نے شازل کا ہاتھ اپنے گال سے ہٹا کر کہا

ماہی۔ شازل کو بُرا لگا۔

آپ کو آروش کے پاس جانا تھا نہ جائے پھر۔ماہی اُٹھ کھڑی بولی تو شازل بس اُس کو دیکھتا رہ گیا۔

آروش تم فری ہو؟ شازل آروش کے کمرے کا دروازہ نوک کرتا بولا

السلام علیکم لالہ جی میں فری ہوں آپ آئے۔آروش نے مسکرا کر کہا

وعلیکم السلام تم سے پوچھنا تھا یہ حریم کی شادی اتنی جلدی کیوں اُس نے تو ابھی پڑھنا تھا نہ۔ شازل بیڈ پہ بیٹھتا اُس سے پوچھنے لگا۔

بس خالہ جان نے حریم کا رشتہ مانگا تو اماں سائیں نے انکار نہیں کیا دُرید لالہ کو بھی اعتراض نہیں۔آروش نے کندھے اُچکائے۔

www.novelsclubb.com

اور حریم کیا وہ راضی ہے اہم تو اُس کی رضامندی ہے نہ؟ شازل نے کہا۔

دُرید لالہ نے اُس کو راضی کر لیا ہے آپ اُس کی ٹینشن نہ لے یہ بتائے آپ کی زندگی کیسی چل رہی ہے؟ آروش نے بات کا رخ اُس کی جانب موڑا

اچھی چل رہی ہے۔شازل نے بس یہ کہا

کیا آپ پریشان ہیں؟آروش نے اندازہ لگایا

نہیں پریشان تو کوئی نہیں بس میں چلتا ہوں بابا سائیں اور اماں جان سے ملنا ہے۔شازل اُٹھ کر بولا تو آروش نے سر اثبات میں ہلایا۔

❤❤❤❤❤❤

مطلب اب فائنلی ہم اپنی بہن سے ملے گے میں زرگل زرفشاں زرنور کو پاکستان بُلواتی ہوں۔نور پرجوش آواز میں اپنی سب بہنوں کو نام لیتی دلاور خان اور زوبیہ بیگم سے بولی

نہیں ابھی نہیں حور آجائے ایک بار اُس کے بعد۔زوبیہ بیگم اُس کی خوشی دیکھ کر مسکرا کر بولی۔

ڈیڈ ویسے وہ تھی کیسی مطلب ہم بہنوں پہ گئی ہیں یا موم پہ؟نور نے اشتیاق بھرے لہجے میں اُن سے پوچھا

بھئی میری بیٹی تو مجھے پہ گئی ہے۔دلاور خان اپنے ہاتھ اُپر کیے فخریہ انداز میں بولے

ہیں واقع؟نور کا منہ بن گیا۔

آنکھیں تو پوری مجھ پہ گئی ہو گی پھر؟زوبیہ بیگم نے جاننا چاہا

لگتا ہے جب وہ پیدا ہوئی تھی تم نے غور نہیں کیا تھا پر میں نے اپنی بچی پہ غور کیا تھا اُس کی آنکھوں کا رنگ ہم سب سے مختلف تھا۔دلاور خان نے مسکرا کر بتایا۔

السلام علیکم۔یمان نے سب کو ایک ساتھ بیٹھا پایا تو خود بھی وہاں آ گیا۔

وعلیکم السلام کیسے ہو؟لاہور کی فلائٹ کب ہے تمہاری؟زوبیہ بیگم نے سلام جا جواب دینے کے ساتھ پوچھا

پرسو کی فلائٹ ہے۔یمان نے بتایا پھر اپنے سیل فون میں بزی ہو گیا

اچھا ڈیڈ یہ بتائے پھر کونسا کلر ہے اُس کی آنکھوں کا ہمیں تو بتایا ہی نہیں کبھی اُس کے بارے میں؟نور نے سلسلہ کلام وہی سے جوڑا

شہد رنگ کی آنکھیں ہیں۔دلاور خان نے مسکرا کر بتایا تو اپنے سیل فون پہ کچھ ٹائپنگ کرتے یمان کے ہاتھ کچھ پل کے لیے تھمے تھے۔

www.novelsclubb.com

کس کی آنکھوں کا رنگ شہد ہے؟ یمان کے لہجے میں بے قراری صاف عیاں تھی جو اپنی خوشی میں مگن وہ تینوں محسوس نہیں کر پائے۔

ہماری پانچویں بیٹی حور کی آنکھوں کا رنگ شہد ہے۔زوبیہ بیگم نے مسکرا کر بتایا

اچھا اچھا۔یمان زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولا

❤❤❤❤❤❤❤❤

شاہ سائیں آخر ایسی کیا بات ہے جو آپ کو پریشان کر رہی ہیں پلیز مجھے بتائے۔کلثوم بیگم فکر مند لہجے میں شہباز شاہ سے بولی جو اُن کو بہت کھوئے کھوئے سے لگ رہے تھے

مجھے بد دعا لگ گئی کلثوم۔شہباز شاہ غیر معی نقطے کو گھور کر اُن سے بولے

بد دعا کس کی؟ یہ آج آپ کیا بول رہے ہیں؟ کلثوم بیگم اُن کے ساتھ بیٹھ کر بولی۔

فراز احمد کی۔شہباز شاہ کی بات پہ کلثوم بیگم ساکت ہوئی تھی۔

فراز احمد کومل کا باپ؟ کلثوم بیگم اپنے خوف کو قابو میں کیے پوچھنے لگی تو شہباز شاہ نے گردن موڑ کر کلثوم بیگم کو دیکھا جن کے چہرے کی رنگت اُڑی ہوئی تھی

!ماضی

آرو ٹھیک سے کھاؤ سارا عبایا اپنا خراب کر دیا۔ شہباز شاہ ڈیڑے پہ بیٹھے تھے جہاں اِس وقت اُن کے ساتھ کوئی تھا کیونکہ آج وہ اپنے ساتھ چودہ پندرہ سالہ آروش کو لیکر آئے تھے جو عبایا اور حجاب پہنے اُن کے ساتھ بیٹھی آئسکریم کھا کم گرا زیادہ رہی تھی اور شہباز شاہ اپنی شال سے اُس کی آئسکریم صاف کرنے کے ساتھ ساتھ اُس کو سمجھا بھی رہے تھے۔

میں نے تو ایسے ہی کھانی ہے۔ آروش شرارت سے کہتی اِس بار آئسکریم شہباز شاہ کی ناک پہ لگائی تو وہ غصہ کرنے کے بجائے ہنس پڑے۔

تمہاری ماں ٹھیک کہتی ہے پوری شیطان کی اماں بن گئی ہو۔ شہباز شاہ اپنی ناک صاف کیے مصنوعی گھوری سے نواز کر بولے۔

ہمم اماں جان یہ بھی ٹھیک کہتی ہے یہ سب شاہ سائیں (کلثوم بیگم کی نقل اُتارتے ہوئے) آپ کا کیا دھڑا ہے۔ آروش کے انداز پہ شہباز شاہ کا قہقہہ بلند ہوا تھا ابھی وہ کچھ

کہتے اُس سے کے کوئی غصے میں اُن کے ڈیڑے میں اندر داخل ہوئے تھے جب کی کچھ لوگ جو اُس کو روک رہت تھے وہ دروازے کے پاس ہی کھڑے ہو گئے

شہباز شاہ۔ سامنے والے آدمی نے غصے سے اُن کا نام لیا تو آروش کانپ کر شہباز شاہ کے پیچھے چُھپ گئ۔

کون ہو تم اور اِس گستاخی کا نتیجہ جانتے ہو۔ شہباز شاہ نے کڑک آواز میں کہا

بہت اچھے سے جانتا ہوں نتیجہ تم کر ہی کیا سکتے ہو سِوائے معصوم لوگوں کو قتل کروانے کے علاوہ۔ آدمی کا لہجہ حد درجہ گُستاخ تھا۔

اپنے آنے کا مقصد بیان کرو اور جاؤ ورنہ تمہاری لاش کتوں کو بھی نہیں ملے گی۔ شہباز شاہ آروش کی موجودگی کا لحاظ کیے اُس سے بولے

www.novelsclubb.com

تمہیں پتا ہے میں کون ہوں؟ اُس نے پوچھا

نہ جانتا ہوں اور نہ جاننا چاہتا ہوں۔ شہباز شاہ کا لہجہ غرور سے بھرا ہوا تھا

فراز احمد ہوں میں کومل کا باپ جس کا تم نے بے رحمی سے قتل کیا تھا۔فراز آدمی شخص نے کہا تو شہباز شاہ کے دماغ میں کچھ کلک ہوا

میں نے کوئی قتل نہیں کیا۔شہباز شاہ انجانے بنے۔

تم نے نہ کیا ہو اپنے بھتیجے سے تو کروایا نہ میری بات ہمیشہ یاد رکھنا میں اپنی بیٹی کے قتل کا بدلا ایک دن ضرور تم سے لوں گا وہ کوئی لاوارث نہیں تھی۔فراز نے چیخ کر کہا

جس کے سامنے تم کھڑے ہو کر دھمکی دے رہے ہو اگر وہ چاہے تو ابھی تمہارا سینہ گولیوں سے چھلنی کر سکتا ہے۔شہباز شاہ اپنی بندوق اُٹھا کر اُس سے بولے

بابا۔آروش سسک پڑی اُس کی آواز پہ فراز کی نظر آروش پہ پڑی

آرو میری جان ڈرو نہیں بابا ہیں تمہارے پاس۔شہباز شاہ جھک کر اُس سے بولے

www.novelsclubb.com

لگت ہے بیٹی بہت عزیز ہے۔فراز کی بات پہ شہباز شاہ نے شعلہ برساتی نظروں سے اُس کو گھورا

ایک دن ایسا آئے گا جب تمہاری بیٹی تمہاری آنکھوں کے سامنے کوئی لیکر جائے گا اور تم خاموش تماشائی بننے کے علاوہ کچھ نہیں کر پاؤ گے اُس دن تمہیں احساس ہو گا کے جوان بیٹی کے مرنے کا دُکھ کیا ہوتا ہے۔ فراز کی بات سن شہباز شاہ آروش سے الگ ہوتے اپنی بندوق اٹھا کر اُس پہ فائیر کیا تھا

!حال

کون ہماری بچی کو لیکر جائے گا؟ کلثوم بیگم نے پوچھا

دلاور خان اپنی امانت واپس لینے آیا ہے۔ شہباز شاہ کی بات سن کر کلثوم بیگم جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی

www.novelsclubb.com

امانت؟ کونسی امانت وہ امانت جو چوبیس سال پہلے اُنہوں نے دی تھی اُن کو اب خیال آیا ہے کے ان کی کوئی امانت آپ کے پاس رہتی ہے ان سالوں میں وہ کہاں تھے اُن کو پہلے خیال کیوں نہیں آیا یہ اچانک اتنے سالوں بعد آیا اُس سے پہلے کبھی ملنے تک تو نہیں آئے

خیر و خبر تک نہیں لی اپنی بیٹی اور اب آ گئے ہیں اپنی امانت لینے۔ کلثوم بیگم چیخ کر بولی تو شہباز شاہ نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچا

یہ دن تو آنا تھا۔ شہباز شاہ اپنے دل پہ پتھر رکھ کر بولے۔

آروش کہی نہیں جائے گی وہ ہماری بیٹی ہے۔ کلثوم بیگم جذباتی ہوئی۔

خود کو تیار کرو کلثوم مجھے کسی مشکل امتحان میں مت ڈالوں کیونکہ میں پہلے سے پریشان ہوں کے ساری حقیقت سے سب کو کیسے واقف کرنا ہے۔ شہباز شاہ نے سنجیدگی سے کہا

شاہ سائیں

کلثوم بیگم نے کچھ کہنا چاہا

بس کلثوم شہباز شاہ نے اُن کو آگے بولنے سے باز رکھا جب کی کلثوم بیگم اپنے آنسو پہ بندھ باندھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

آپ حریم علی ولد فردین علی تابش ولد محمد خان کو دس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔۔ قبول ہے۔

دولہن کے جوڑے میں ملبوس لال چنڑی خود پہ اوڑھے وہ نکاح کے لیے خود کو تیار کیے بیٹھی اُس کے کمرے میں آج عورتوں کا مجموعہ اکھٹا تھا جن کا چہرہ بھی اپنے اپنے ڈوپٹوں میں چُھپا ہوا تھا وجہ وہاں کمرے میں دیدار شاہ دُرید شاہ اور شازل شاہ کا ہونا تھا آج کے دن کے لیے کچھ خواب اُس نے بھی سجائے تھے اور وہ بس یہ تھا دُرید شاہ کی دولہن ہونا مگر آج جو خود پہ لال چُنڑی اوڑھی تھی اُس بڑے حروف میں تابش کی دولہن لکھا ہوا تھا دوسرا ستم اُس پہ یہ تھا نکاح کی رضامندی جاننے کے لیے مولوی صاحب نہیں بلکہ وہ ستمگر خود تھا جو اُس کی خواہشات کا گلا دبانے کے بعد اُس سے اُس کی رضامندی مانگنے آیا تھا اِس وقت اُس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا مگر آنکھیں بنجر تھی اور لبوں پہ جیسے خاموشی کا قفل لگ گیا تھا۔

حریم۔فاریہ بیگم نے آہستہ سے اُس کا نام لیا تاکہ وہ ہوش کی دُنیا میں آئے۔

یہ محبت کا بھوت اپنے دماغ سے اُتار دو حریم میں بس یہ کہنا چاہ رہا ہوں جمعہ کو تمہارا نکاح ہے تابش سے اپنا مائینڈ سیٹ کر لینا اگر تم یہ سمجھی ہوں بابا سائیں کی باتوں میں آ کر میں تم سے شادی کرنے پہ رضامندی ظاہر کر لوں گا تو ایسا کچھ نہیں ہونے والا۔

!قبول ہے

دُرید کے الفاظ کانوں میں ابھی بھی گونج رہے تھے اپنے دل پہ پتھر رکھ کر اُس نے بھرائی ہوئی آواز میں قبول ہے کہا جس کو سن کر ہاتھ میں تھامے نکاح نامے سے نظریں ہٹا کر دُرید شاہ نے اُس کو دیکھا جو عورتوں کے درمیان چھپ سی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

آپ حریم علی ولد فردین علی تابش ولد محمد خان کو دس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔قبول ہے۔

عقل سے کام لو میرا ساتھ تمہیں محرومیوں کے سوا کچھ نہیں دے سکتا تم ایک بہت اچھی خوبصورت لائیف ڈیزرو کرتی ہوں اور وہ لائیف میں تمہیں نہیں دے سکتا

!قبول ہے

اُس نے دُرید شاہ کی آواز سے جان چھڑوانا چاہی۔

آپ حریم علی ولد فردین علی تابش ولد محمد خان کو دس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔۔قبول ہے۔

www.novelsclubb.com

تیسرے بار جب دُرید شاہ نے اُس سے پوچھا تو اُس کا دل چاہا انکار کر دے مگر اُس دن اپنی کہی باتیں یاد آئی تو اپنی تمام خواہشات کے ساتھ اِس خواہش کو بھی ختم کر دیا۔

!قبول ہے

حریم کے تیسری بار قبول ہے کہنے پہ مبارک باد کا شور اُٹھا۔

مبارک ہو میری بچی۔کلثوم بیگم اُس کا ماتھا چومتی بولی۔

مبارک ہو لالہ۔شازل دُرید شاہ کے گلے ملتا بولا تو دُرید اُس سے ملتا نکاح نامہ لیکر حریم کی جانب آیا تاکہ اُس کے دستخط لے سکے۔

حریم۔دُرید نے اُس کے سامنے نکاح نامہ رکھا پھر پین بڑھائی تو حریم نے اُس کے ہاتھ سے پین پکڑ کر نکاح نامے پہ دستخط کرنے لگی تو اُس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر نکاح نامے والی جگہ پہ گرا تو دُرید نے اُس کے سر پہ ہاتھ رکھا

www.novelsclubb.com

مجھے حریم سے کچھ بات کرنی ہے۔دُرید نے گھمبیر آواز میں وہاں کھڑے سب لوگوں سے کہا تو سب باری باری کمرے سے باہر چلے گئے تو حریم نے چُنڑی اُتار کر دوری کی اُس کو اپنا سانس رُکتا محسوس ہو رہا تھا۔

حریم۔دُرید اُس کے خوبصورت سراپے سے نظریں چُراتا اُس کو آواز دینے لگا مگر حریم کی طرف سے مکمل طور پہ خاموشی تھی اُس نے کوئی جواب نہیں دیا ایسے بنی رہی جیسے کچھ سُنا ہی نہ ہو اُس کا ایسا رویہ دیکھ کر دُرید نے گہری سانس ہوا کے سپرد کی۔

تم ہمیشہ خوش رہوں گی دیکھنا کچھ وقت بعد تمہیں یہ سب یاد نہیں رہے گا۔دُرید شاہ نے دولہن بنی حریم سے کہا جس نے ایک لفظ تک نہیں بولا تھا بلکل خاموش تھی جیسے بولنا ہی بھول چُکی ہو۔

تم خاموش کیوں ہو کچھ بول کیوں نہیں رہی۔دُرید نے کہا تو حریم نے زخمی نظروں سے اُس کو دیکھا جس سے دُرید نظریں چُرا گیا۔

آپ نے ہمارے ساتھ جو کیا ہے نہ وہ ہم کبھی نہیں بھولے گے ہم آپ کو کبھی معاف نہیں کرے گے ہم بہت دور چلے جائے گی آپ کی زندگی سے اتنا کے آپ ہماری پرچھائی دیکھنے کے لیے بھی ترس جائے گے مگر حریم نام کی کسی چیز لڑکی کا آپ کا سامنا نہیں ہو گا آپ نے ہمارے دل پہ وار کیا ہے ہمیں لہولہان کیا ہے آپ نے جو ہمارے ساتھ کیا ہے نہ اُس کا احساس آپ کو ان شاءاللہ ایک دن ہو جائے گا مگر تب بہت دور ہو چکی ہو گی اُس

وقت آپ کے پاس سِوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں ہو گا۔ حریم بنا دُرید کی جانب دیکھ کر پتھریلے لہجے میں گویا ہوئی تو دُرید کو وہ کہی سے بھی وہ نارمل نہیں لگی یہ وہ حریم نہیں تھی جس کو وہ جانتا تھا یہ تو جانے کون تھی جس کے لہجے میں نہ شوخ پن تھا نہ شرارت تھی۔

تمہاری یہ باتیں مجھے تکلیف پہنچا رہی ہیں۔دُرید نے کہا

وہ تکلیف آپ محسوس نہیں کر سکتے جو ہم پچھلے ایک ماہ سے برداشت کرتے آئے ہیں اور جواب ساری زندگی سہے گی آپ ہمیں زندہ قبر میں دفنا دیتے مگر یہ شادی نہ ہونے دیتے۔ حریم پوری قوت سے چیخ کر اُس کا گریبان پکڑ کر بولی تو اُس کی کلائیوں میں موجود چوڑیوں کا شور برپا ہوا اور شاید دُرید شاہ کے دل میں بھی وہ آج حشر برپا کر چکی تھی دُرید اپنی حالت سے گھبراہٹ کا شکار ہوتا اُس کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتا فاصلے پہ کھڑا ہوا۔

آپ نے ماما جان کا بدلا ہم سے لیا ہے اگر آپ کو آپ کی محبت نہیں ملی تو آپ نے ہم سے بھی ہماری محبت چھین لی ماما جان سے انتقام لینے کے چکر میں آپ نے ہمیں کہی کا نہیں چھوڑا ہمارے دل میں ہمارے دماغ میں ہمارے جسم میں آپ خون کی مانند ڈورتے ہیں یہ جانتے ہوئے بھی آپ نے ہمارا نکاح کسی اور سے کروا دیا ہمیں گنہگار بنا دیا۔ حریم اپنے خالی

ہاتھوں کو دیکھتی اُس سے بول کر نیچے فرش پہ بیٹھتی چلی گئی دل میں موجود سارا غبار اب نکل پڑا تھا دوسری طرف دُرید جو اپنی حالت سے پریشان تھا حریم کو یوں پھوٹ پھوٹ کر روتا دیکھا تو گھٹنوں کے بل آتا اُس کے پاس بیٹھا

حریم۔دُرید نے اُس کو سہارا دینا چاہا

مر گئی حریم آپ نے مار دیا حریم کو اگر ہمارے ساتھ یہی سب کرنا تھا تو اپنے بہت پاس کر کے یوں اجنبی کیوں کر دیا؟ ہمیں آپ کا یہ وقتی سہارا نہیں چاہیے بلکہ ہمیں آپ کی شکل تک نہیں دیکھنی خدارا یہاں سے چلے جائے کبھی ہمیں اپنی یہ شکل مت دیکھایئے گا کیونکہ ہم جب جب آپ کا یہ چہرہ دیکھے گے ہمیں ہمارا خسارا یاد آئے گا۔ حریم ہذیاتی انداز میں چیخ کر بولی تو دُرید کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی اُتری تھی وہ حریم کو اِس حال میں چھوڑنا نہیں چاہتا تھا مگر اُس کا رونا اُس سے دیکھا نہیں جا رہا تھا تبھی ایک جھٹکے سے اُٹھ کر اُس کے کمرے سے چلا گیا۔

یا اللہ یہ ہم سے کیا کروا دیا کیوں ہمارے دل میں دُرلا کی محبت ڈالی جب قسمت میں کسی اور کا ساتھ دیا تھا ہم کیسے اِس بوجھ کے ساتھ زندگی جیئے گے کے ہم نے اتنا بڑا گناہ کر دیا کسی

غیر کی محبت اپنے سینے میں ڈال کر۔ حریم اپنا چہرہ ہاتھوں میں چُھپاتی زار و قطار رونے لگی آج اُس کی حالت آروش سے زیادہ بدتر تھی۔ جہاں کچھ سال پہلے آروش شاہ تھی وہاں آج حریم علی تھی تاریخ جیسے دوبارہ سے پلٹ آئی تھی۔

❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 37

حریم کو ہمیشہ خوش رکھنا اُس کی آنکھوں میں کبھی کوئی آنسو مت آنے دینا۔ دُرید نے خود کو اور اپنی حالت کو سنبھال لیا تھا رخصتی کا وقت جب قریب ہوا تو اُس نے گہرے سنجیدہ لہجے میں تابش سے کہا

www.novelsclubb.com

جی لالہ۔ تابش نظریں نیچے کرتا اُس سے بولا

وہ جو کہے اُس کی بات فورن سے مان لیا کرنا اُس کو کوئی کام کرنے بھول کر بھی مت کہنا اُس کو اِن سب کی عادت نہیں۔دُرید نے مزید کہا تو تابش نے سر اُٹھا کر اُس کو دیکھا جس کا چہرہ ہر احساس سے عاری تھا۔

میں جانتا ہوں آپ نے اُس کو بہت لاڈ پیار سے پالا ہے مگر ایک بات کہنا چاہوں گا لڑکی کی زندگی شادی سے پہلے الگ ہوتی ہے اور شادی کے بعد بہت مختلف ہو جایا کرتی ہے۔تابش کا لہجہ خاصا جتایا ہوا تھا

کیا تم میری باتوں سے انحراف کر رہے ہو؟دُرید نے تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھا تو تابش ہڑ بڑا سا گیا۔

بلکل بھی نہیں لالہ میں جسٹ ایک بات کر رہا تھا حریم جیسے پہلے تھی ویسے ہی میرے گھر رہ لیا کرے گی آپ کو کسی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔تابش نے کہا

اچھی بات ہے اور جب کبھی تمہیں غصہ آئے تو اُس وقت اپنے گھر مت آیا کرنا یو نو کچھ ہوتے ہیں جاہل لوگ جو اپنی فرسٹریشن معصوم بیویوں پہ اُتارتے ہیں تو میں ایسا بلکل نہیں چاہوں گا کے تم غصے میں آکر حریم کو ایک حروف بھی کہو۔دُرید نے وارن کرتی نظروں

سے اُس کو دیکھ کر کہا تو تابش تپ اُٹھا تھا اُس کو لگتا تھا لڑکیوں کے خاندان والے اُس کے سسرالیوں کے سامنے جھک کر رہتے ہیں مگر دُرید کی باتوں میں چھپی دھمکیوں سے اُس کو غصہ آگیا تھا جو اُس نے بڑی مشکل سے دبایا تھا وہ جانتا اگر کچھ بھی ایسا ویسا کہا تھا تو دُرید ایک لمحہ نہیں لگائے گا اُس کا منہ توڑنے میں۔

لالہ اگر حریم اتنی نازوں کی پلی اور آپ کو عزیز ہے تو میرے ساتھ اُس کی شادی کیوں کروانی چاہی ایسی لڑکیوں کو بس نخرے کرنے آتے ہیں گھر بسانا نہیں آتا۔تابش کی زبان نے دغا بازی کر دی۔

حریم کے شوہر نہ ہوتے تو اچھے سے اِس بات کا جواب دیتا۔دُرید اُس کے ہاتھ پہ دباؤ دیتا سپاٹ انداز میں بولا تو تابش کو اپنا ہاتھ ٹوٹتا محسوس ہوا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

آج بہت پیاری لگ رہی تھی تم۔شازل نے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی جیولری اُتارتی ماہی کے پیچھے کھڑے ہو کر مرر میں اُس کا عکس دیکھ کر کہا تو ماہی نے نظر اُٹھا آئینے سے نظر آتا اُس کا عکس دیکھا جو ان دونوں کو بہت مکمل کر رہا تھا آج اتفاق سے دونوں کی سیم

ڈرسینگ ہو گئی تھی جس سے حویلی میں موجود بہت لوگ جلن کا شکار ہوئے تھے اور شازل کے تو کیا ہی کہنے تھے حویلی میں آئے سب لوگوں سے اُس کا تعارف ایسے کروا رہا تھا جیسے دونوں کی لو میرج ہو ماہی کو اپنی قسمت پہ کبھی کبھی رشک آتا تو کبھی کبھی رونا آتا وہ یہ بات سمجھ گئی تھی حویلی کا ہر فرد اُس کے لیے ایک مسٹری کے سِوا کچھ نہیں ان کے بارے میں وہ جتنا سوچے گی اُتنا اُلجھ جائے گی اِس لیے اُس نے سوچنا ہی ختم کر دیا تھا اگر اُس کی سمجھ میں اپنا شوہر شازل جس کے ساتھ اب وہ دن کے چوبیس گھنٹے ہوتی ہے اگر اُس کو سمجھ نہیں پا رہی تھی تو کسی اور کو کیا خاک سمجھنا تھا اُس نے۔

دل سے تعریف کر رہے ہیں؟ آج جانے کیوں ماہی کو اُس کی بات سے حیا نہ آئی تھی نہ اُس کے چہرے پہ سرخ رنگ بُ ِکھرا تھا کیونکہ وہ ابھی تک اُس دن کہی شازل کی باتوں کو بھولی نہیں تھی جو اُس کے دل پہ گہرا تاثر چھوڑ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم اِن ڈائریکٹلی مجھے جھوٹا بول رہی ہو۔ شازل کو جیسے افسوس ہوا۔

میں بس خود کو مزید غلطفہمیوں کا شکار ہونے سے بچا رہی ہوں۔ ماہی سنجیدگی سے جواب دیتی واشروم میں جانے لگی جب شازل اُس کی کلائی تھامتا اپنے روبرو کر گیا۔

ناراض ہو؟شازل نے پوچھا

میں کیوں ناراض ہو گی آپ سے کیا ہمارے درمیان ایسا رشتہ ہے جو ایک روٹھے اور دوسرا منائے۔ماہی اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی

تم کیا چاہتی ہو میں تمہیں ہر بار ڈیفینڈ کرتا ہوں مگر تم پھر بھی مجھ سے خوش نہیں ہوتی اب بھی روٹھی روٹھی سی ہو۔شازل اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر بولا وہ جیسے تھک سا گیا تھا۔

کیا آپ کو میرے روٹھنے سے فرق پڑتا ہے؟ماہی نے جاننا چاہا

افکورس پڑتا ہے۔شازل بنا تاخیر کیے بولا

کیوں پڑتا ہے؟ماہی ایک قدم اُس کے پاس بڑھا کر بولی تو شازل کو سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے۔

www.novelsclubb.com

جواب نہیں نہ آپ کے پاس؟ماہی کے چہرے پہ استہزائیہ مسکراہٹ آئی۔

جب میری اِس بات کا جواب ہو تب آپ پوچھ لینا کے میں ناراض ہوں یا نہیں۔ماہی اُس کے ہاتھ سے اپنی کلائی آزاد کرواتی واشروم چلی گئی پیچھے شازل گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

حریم کو تابش کے کمرے میں بیٹھایا گیا تھا فاریہ بیگم اور کلثوم بیگم نے بہت سمجھا کر اُس کو رخصت کیا تھا مگر اب بیڈ پہ اپنا لہنگا پھیلائے بیٹھی حریم کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیسے اپنی زندگی ایک ان چاہے جیون ساتھی کے ساتھ گزارے گی؟ اُس کا دل بہت وسوسوں کا شکار تھا ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے آج اُس کا آخری دن ہے۔

جانے وہ کونسے لوگ ہوتے ہیں جن کو محبت نہیں ملتی تو یا اُن کو ہارٹ اٹیک آ جاتا ہے یا دماغ کی نسیں پھٹ جاتی ہیں مجھ کو تو ایسا کچھ بھی نہیں ہوا نہ دماغ کی نس پھٹی اور نہ ہی دل کی والز پہ کوئی اثر پڑا۔ حریم تلخ انداز میں سوچنے لگی۔

اپنا یہ بھاری لہنگا ہٹاؤ مجھے سُونا ہے۔ حریم اپنی سوچوں میں گم تھی جب کسی مردانہ آواز پہ اُس نے چونک کر سر اُٹھایا

www.novelsclubb.com

اگر تمہیں لگتا ہے میں تمہارا گھونگھٹ اُٹھا کر تمہاری تعریفوں میں زمین آسمان ایک کر دوں گا تو اِس غلطفہمی سے باہر آ جاؤ۔ تابش نے طنز کیا تو حریم نے اُس کی بات کا کوئی

جواب دینا ضروری نہیں سمجھا خاموشی سے اپنا لہنگا سنبھالتی وہ چینج کرنے کے غرض سے واشروم جانے والی تھی جب تابش نے اُس کا بازوں دوبوچا۔

یہ کیا کر رہے ہیں چھوڑے ہمیں۔ حریم اپنا بازوں اُس کی سخت گرفت سے آزاد کروانی کی جدوجہد کرتی ہوئی بولی

یہ نخرا کس کو دیکھا رہی ہو سُنو میں تمہارا دُر لا نہیں جو تمہارے ایسے رویے پہ فدا ہو جاؤں گا۔تابش کے اِس قدر ہتک آمیز لہجے میں حریم دنگ رہ گئ۔

ہوش میں رہے ہم آپ کی بیوی ہیں۔ حریم نے اُس کو شرم دلانی چاہی۔

یہ تم خود کو اتنی عزت کیوں دے رہی ہو سنو حریم دوبارہ میں لفظ استعمال کرنا ہم کیا تو اچھا نہیں ہو گا۔تابش نے جیسے وارن کیا۔

آپ ہم سے اِس طرح بات کیوں کر رہے ہیں؟ حریم کو اندازہ نہیں تھا شادی کی پہلی رات ہی اُس کو نئی آزمائش سے گزرنا ہو گا۔

میری بات ایک دفع میں سمجھ جایا کرو دوبارہ ہم ورڈ استعمال مت کرنا۔تابش نے گھور کر کہا تو حریم کو سمجھ نہیں آیا اُس کے ہم کہنے سے تابش کو کیا اور کیوں اعتراض تھا۔

ہمیں کیوں نہ کرے استعمال بچپن سے عادت ہے۔ حریم نے بڑی مشکل سے خود کو رونے سے باز رکھا۔

دیکھو حریم میں اِس وقت بہت تھکا ہوا ہوں تم سے کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا اِس لیے سامنے سے ہٹو۔ تابش بیزار لہجے میں کہتا بیڈ پہ آ بیٹھا حریم بے تاثر نظروں سے تابش کو دیکھنے لگی جس کے ساتھ نکاح کیے ابھی چند گھنٹے ہوئے تھے اور وہ کیسا رویہ اختیار کر رہا تھا۔

تو یہ تھا آپ کا انتخاب میرے لیے جس کو پانے کے بعد ہم سب کچھ بھول کر اپنی زندگی میں مگن ہونے والے تھے۔ تابش کو دیکھ کر وہ تصور میں دُرید شاہ سے مخاطب ہوئی۔

کیا آپ اِس شادی سے خوش نہیں تھے؟ حریم نے ابھی سے جاننا ضروری سمجھا

بلکل بھی نہیں۔ تابش نے صاف لفظوں میں کہا

www.novelsclubb.com

پھر شادی کیوں کی؟ دوسرا سوال

تم بہت امیر ہو اِس لیے اب سب جان لیا تو سو جاؤ۔ تابش نے کوفت کا مظاہرہ کیا

وہ اگر تمہاری ماں تھی تو یہ بات بھی جان لو ان کی ہر چیز پہ صرف تمہارا حق ہے یہ حویلی اِس میں تمہارا حصہ بھی اُتنا ہی نکلتا ہے جتنا کے بابا سائیں چچا جان والوں کا نکلتا ہے کیونکہ پھوپھو جان کا جو حصہ تھا وہ تمہیں ہی ملے گا نہ آخر کو تم اُن کی اکلوتی اولاد ہو اِس لیے دوبارہ یہ مت کہنا تم اِس گھر کی مکین نہیں یا تمہاری یہاں کوئی جگہ نہیں کیونکہ جتنی جائیداد تمہاری ہے نہ اُتنی تو دریدلالہ یا شازل لالہ کی بھی نہیں وجہ یہ کے تمہارے باپ کی جو جائیداد تھی اُس میں بھی اُن کے مرنے کے بعد تمہارے ہی حصے میں آئی تھی وہ تمہیں تب ملے گی جب تم اٹھارہ سال کی ہو جاؤ گی۔

تابش کی بات سن کر حریم کو آروش کے کہے جُملے یاد آئے تو دل میں ایک ٹیس اُٹھی۔

تو کیا خالہ جان نے اِس لیے شادی کا شور مچایا ہوا کیونکہ کچھ ماہ بعد ہم اٹھارہ سال کے ہو جائے گے پر اِن کو کیا ضرورت ہے ایسی واحیات حرکت کرنے کی۔ حریم الجھ سی گئی تھی انسان اتنا لالچی اور مطلب پرست ہوتا ہے یہ بات اُس کو آج معلوم ہوئی تھی۔

ناجانے اب اور کیا کیا دیکھنا باقی رہ گیا ہے۔ حریم افسوس سے سوچتی واشروم میں گُھس گئ اُس کو اب ہر حال میں خود کو آنے والے حالات کے لیے تیار کرنا وہ اتنا سمجھ گئ تھی دُنیا بہت ظالم ہے اگر وہ کمزور پڑی تو اُس کو چیر پھاڑ دینگے۔

❤❤❤❤❤❤

شازل چینج کر کے واشروم سے باہر آیا تو ماہی کو گہری نیند میں سوتا پایا اُس کو دیکھ کر شازل گہری سانس بھرتا چل کر اُس کے پاس آیا جو کروٹ کے بل لیٹی ہوئی تھی اُس کا چہرہ دیکھ کر شازل بے ساختہ مسکرایا کیونکہ نیند میں بھی ماہی کے تاثرات ناراضگی سے بھرے ہوئے تھے۔

تعریف تمہاری دل سے کی تھی آج تم واقع بہت پیاری لگ رہی تھی۔ شازل تھوڑا جُھک کر اُس کے چہرے سے آئی آوارہ لٹوں کو ہٹاتا ہوا آہستہ سے بولا

www.novelsclubb.com

تمہاری ناراضگی ناجانے کیوں میرے دل پہ گہرا اثر چھوڑنے لگی ہے مجھے عادت نہیں تمہاری ناراضگی کی مجھے بس تمہاری بے تکی باتوں اور بے تُکے سوالوں کی عادت ہے۔ شازل آہستہ سے سرگوشی نما آواز میں کہہ کر اُس کے ماتھے پہ اپنا لمس چھوڑا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

آروش کو کب بتانا ہے؟کلثوم بیگم نے سنجیدگی سے پوچھا

میں اُس کو اسلام آباد بھیج رہا ہوں۔شہباز شاہ کی بات پہ وہ چونک پڑی۔

اسلام آباد کیوں؟کلثوم بیگم کو سمجھ نہیں آیا۔

شازل کے پاس بھیجوں گا میں ساری حقیقت اُس کو وہاں بتانا چاہوں گا۔شہباز شاہ نے گہری سانس بھر کر بتایا

جیسے آپ کی مرضی مگر آپ کو اس حقیقت سے سب کو آگاہ پہلے سے کرنا چاہیے تھا اب سب کو پتا چلے گا کتنے مسائل ہو گے گاؤں والے حویلی والے یہ سب کیا باتیں بنائے گے۔کلثوم بیگم پریشانی سے بولی۔

مجھے اِس وقت بس آروش کی ٹینشن ہے جانے وہ کیسا ری ایکٹ کرے مجھے یہ ڈر ہے کہیں وہ ساری بات جان کر مجھ سے نفرت نہ کرنے لگے۔شہباز شاہ کسی خدشے کے تحت بولے

وہ کیوں کرے گی آپ سے نفرت کونسا ہم نے اُس کو اُس کے باپ سے چوری کیا تھا یا لیا تھا اُس کے باپ نے خود ہمیں سونپی تھی۔کلثوم بیگم کو اُن کی بات پسند نہیں آئی۔

جو بھی دُرید اور شازل یہ دونوں میرے سر کا درد ہے آروش سے بہت پیار کرتے ہیں ساری حقیقت جاننے کے بعد اصل تماشا تو انہوں نے کرنا ہے۔شہباز شاہ اپنا ماتھا مسل کر بولے۔

آپ اپنے جگر کا ٹکرا انہیں سونپ رہے ہیں تو وہ دونوں بھی خاموش رہے گے ہاں شازل شاید اوورری ایکٹ کرے کیونکہ وہ آروش سے بہت اٹیچ ہے۔کلثوم بیگم نے اپنی راے کا اظہار کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

ماہی سامان پیک کر لینا ہمیں جلدی نکلنا ہے۔شازل کمرے میں آتا ماہی سے بولا

پیکنگ میں نے کر لی ہے اپنی بھی اور آپ کی بھی۔ماہی نے اُس کو دیکھ کر بتایا

اچھا اوکے گُڈ پھر تیار وہو جاؤ میں جب تک سب سے مل لوں۔شازل نے کہا تو ماہی نے سر اثبات میں ہلایا۔

حویلی میں کام کرتی مومل میری سہیلی ہے وہ بتا رہی تھی ماہی بی بی بڑی خوش ہے اپنے شوہر کے ساتھ۔ستارہ بیگم اور آمنہ باورچی خانے میں ملازمہ کے ساتھ مل کر کھانے کی تیاریوں میں تھی جب ان کی ملازمہ نے بتایا

ونی میں گئی ہوئی لڑکیوں کو شوہر نہیں ہوتا۔ستارہ بیگم نے سر جھٹک کر کہا جب کی آمنہ کی نظریں ملازمہ پہ تھی۔

نہیں جی وہ بتا رہی تھی جب حویلی میں شادی کا ماحول تھا تب شازل شاہ نے بڑی عزت سے ماہی بی بی کو سب سے ملوایا اور ماہی بی بی بڑی خوش تھی مہنگا ڈریس اور جیولری پہنی ہوئی تھی کسی کو لگ ہی نہیں رہا تھا وہ ونی میں گئی ہوئی ہیں۔ملازمہ نے کہا تو آمنہ نے آسودگی بھری سانس خارج کی۔

www.novelsclubb.com

اچھا اب باتیں نہ بگاڑو جاؤ جا کر چھت سے لال مرچیں اُٹھا لاؤ۔ستارہ بیگم نے اُس کو باہر بھیجا۔

امی یہ ٹھیک بول رہی ہیں جب ماہی یہاں آئی تھی تو بہت خوش تھی۔آمنہ نے ستارہ بیگم سے کہا

تمہیں نہیں پتا شازل کا بہت عیاش پرست قسم کا ہے شہر میں بھی بس عیاشی کرنے کے لیے رہتا ہے پتا نہیں شاہ خاندان میں کیسے پیدا ہو گیا۔ستارہ بیگم نے نخوت سے کہا

آپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں ماہی نے جیسا بتایا شازل اُس سے بہت مختلف ہے شازل شہر میں رہتا ہے تبھی سب نے اُس کے لیے یہ خود ساختہ سوچ سوچی ہوئی ہے۔آمنہ نے ان کی بات کی نفی کی۔

اچھا تو بتا پھر وہ شہر میں کیوں رہتا ہے جب اُس کے ماں باپ سب یہاں رہتے ہیں تو۔ستارہ بیگم نے سوال اُٹھایا۔

سُنا ہے اُس نے اور دُرید شاہ نے وکالت کی ہوئی ہے دُرید شاہ نے اپنی ڈگری ردی میں پھینک دی پر شازل شاہ شہر اپنے کام کی وجہ سے رہتا ہے۔آمنہ نے سرسری لہجے میں بتایا

پتا نہیں کب کی انہوں نے وکالت میں نے تو کبھی نہیں سُنا پتا نہیں تمہیں کون ایسی خبریں دیتا ہے خیر شازل نے کیا کرنا ہے وکالت کا سر پنچ کا بیٹا ہے آگے چل کر اِس نے بھی یہی کرنا ہے جو اُس کا باپ کر رہا ہے۔ستارہ بیگم نے کہا

وہ تو دُرید شاہ بنے گا کیونکہ بڑا وہ ہے ویسے بھی سر پنچ شازل شاہ کبھی نہیں ہونا چاہے گا وہ جانتا ہے اگر وہ ایک بار سر پنچ بن گیا تو دوبارہ وہ شہر نہیں جا پائے گا۔آمنہ نے اپنے علم مطابق بات کہی۔

ذین کے اُپر سے قتل کا داغ اُتر جائے اور ماہی گھر واپس آ جائے یہی بڑی بات ہے۔ستارہ بیگم نے کہا

ماہی کے آنے کا امکان تو نہیں مگر ہاں شاید کوئی خوشخبری آ جائے اُس کی جانب سے ایک سال ہونے والا ہے۔آمنہ اپنی بات کہتی فورن سے کچن سے باہر نکل گئی جبکہ ستارہ بیگم نے جاتی ہوئی آمنہ کی پشت کو گھورا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤

!کچھ دن بعد

آرو اگر تمہیں اسلام آباد آنا تھا تو پہلے کیوں نہیں آئی جب میں اور ماہی آرہے تھے۔شازل نے ڈرائیونگ کرتے آروش سے کہا جو جانے کن سوچ میں گم تھی۔

میں نہیں آنا چاہ رہی تھی پر بابا سائیں نے کہا اسلام آباد گھوم پھِر آؤ حویلی میں رہ کر بور ہو جاتی ہو گی۔آروش نے جواب دیا

شکر ہے انہیں احساس ہوا۔شازل مزاحیہ انداز میں بولا

بُری بات لالہ۔آروش نے ٹوکا

سوری بابا سائیں چمچی۔شازل نے کہا تو آروش ہنسی

میں نے ماہی سے کہا تھا تمہیں لینے جا رہا ہوں تو اچھا سا کچھ بنائے۔شازل نے بتایا

اُس کی کیا ضرورت تھی۔آروش نے کہا

www.novelsclubb.com

بلکل ضرورت تھی

شازل مزید کچھ کہتا جب اُس کی گاڑی کو بریک لگ گئ۔

کیا ہوا لالہ؟اچانک گاڑی رُکنے پہ آروش نے شازل سے پوچھا

پتا نہیں شاید گاڑی کا انجن خراب ہو گیا ہے۔شازل اُس کو جواب دیتا گاڑی سے باہر نکلا

میں باہر آجاؤں؟آروش نے ونڈو سے چہرہ باہر نکال کر اجازت چاہی۔

آجاؤ پوچھنے والی کیا بات ہے تم نے ویسے بھی عبایا پہنا ہوا ہے۔شازل اُس کی بات سنتا مسکرا کر بولا تو آروش بھی گاڑی سے اُتر آئی۔

اب کیا کرینگے؟آروش نے آس پاس دیکھ کر پوچھا

کیب منگواتا ہوں پانی پتا نہیں یہاں ہو گا بھی کے نہیں۔شازل نے بتایا

کسی مکنیک کو فون کرے۔آروش نے مشورہ دیا

ہمم

شازل ابھی کچھ کہتا کے کسی گاڑی کے رکنے کی چرچرنے خاموش ہونے پہ مجبور کیا۔

www.novelsclubb.com

کوئی ہیلپ چاہیے؟یمان جو اپنے کسی کام سے لاہور جانے والا تھا کسی کو ایسے کھڑا پایا تو اپنی گاڑی کو بریک لگاتا پوچھنے لگا۔

یمان کی آواز پہ آروش نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا تھا عین وقت یمان کی نظر بھی اُس پہ پڑی تھی یمان اُس کو دیکھ کر اپنی جگہ جم گیا تھا جبکہ آروش اپنی نظریں نیچے کرتی شازل کے پیچھے چُھپ گئی تھی۔

یمان تم اچھا ہوا آ گئے دراصل میری گاڑی خراب ہو گئی ہے۔ شازل بنا اُس کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھتا بتانے لگا مگر دوسری جانب یمان نے تو جیسے اُس کی بات سُنی ہی نہیں تھی اُس کی آنکھیں تو اُس کے پیچھے چُھپنے والے وجود پہ جمی تھی۔

کیا یہ میرا وہم ہے؟ یمان کے اندر سے اچانک آواز آئی

یمان

یمان

کہاں کھوئے ہو؟ شازل نے اُس کو خاموش دیکھا تو اُس کے پاس آتا چٹکی بجا کر بولا

کہیں نہیں یہاں تم بتاؤ۔ یمان ہوش میں آتا بولا

ڈراب کر دو گے ؟اگر تمہیں مسئلہ نہ ہو تو میں اکیلا ہوتا تو کوئی مسئلہ نہیں تھا مگر۔شازل اتنا بتاتا خاموش ہوا۔

میں یہاں پہلے اکیلا رہتا تھا مگر اب اپنی بیوی کے ساتھ رہتا ہوں۔یمان کے کانوں پہ کچھ وقت کہے پہلے شازل کے جُملے آئے تو اُس کو لگا جیسے اُس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 38

www.novelsclubb.com

یمان کیا ہو گیا ہے ؟لگتا ہے تمہاری آج طبیعت ٹھیک نہیں۔شازل نے اُس کو کھویا کھویا سا دیکھا تو با قاعدہ اُس کا ماتھا چھو کر بولا

م میں ٹھیی ٹھیک ہ ہوں آئے آپ دونوں کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔ یمان اپنے ٹوٹتے دل کی کرچیاں سمیٹتا اُس سے بولا

تھینکس یار آرو تم بیک سیٹ پہ بیٹھ جاؤ۔ شازل یمان کا شکریہ ادا کرتا آروش سے بول کر خود فرنٹ سیٹ کی جانب بڑھا تھا جب کی آروش کے قدم جیسے زمین میں جکڑ سے گئے تھے ایک بار من میں خیال آیا شازل کو منع کر دے لفٹ لینے سے مگر پھر دوسرا خیال آیا کیا پتا یمان نے اُس کو نہ پہچانا ہو مگر کوئی اُس کو بتاتا یمان نے اُس کی آنکھوں سے عشق کیا تھا اُس کے پردہ کرنے کی ادا سے عشق کیا تھا اُس کی آواز سے عشق کیا تھا تو کیسے ممکن تھا وہ آج اُس کو نہ پہنچان پاتا اپنی طرف سے اُس نے تو اپنے خواب و خیال میں بھی نہیں سوچا تھا کے اُس کا سامنا کبھی دوبارہ یمان سے ہو گا وہ بھی اِس طرح سے وہ نظریں چُراتی آگے بھر کر بیک سیٹ پہ بیٹھنے لگی وہ یمان پہ خود پہ جمی نظروں سے خوب واقف تھی اُس کو اُلجھن ہو رہی تھی۔" یمان ساکت نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا جیسے بول رہا ہوں ایک ہی دل ہے کتنی بار توڑے گی؟

www.novelsclubb.com

یمان پلیز آجاؤاب۔شازل کی آواز پہ وہ ہوش میں آیااُس کادل اِس وقت شدت سے رونے کو چاہ رہا تھاایک اُمید تھی اُس کے پاس کے وہ اپنی محبت کو پالے گا مگر آہستہ آہستہ اُس کو احساس ہو رہا تھا یہ زندگی ہے یہاں ہر کسی کو سب کچھ نہیں ملتا خواہشات کبھی سب پوری نہیں ہوا کرتی کچھ ادھوری بن کر حسرتیں بن جاتی ہے۔"اپنی آنکھوں میں اُتر آتی نمی کو بار بار اندر کی جانب دھکیلتا وہ ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا اسٹئرنگ پہ اُس کی گرفت سخت سے سخت ہوتی جا رہی تھی جس سے اُس کے ہاتھ کی رگیں تک نمایاں ہو رہی تھی اُس کو اپنے ساتھ بیٹھے شازل سے نفرت محسوس ہو رہی تھی رُقابت کا احساس شدت سے ہوا تھا۔

لالہ اِس کو کیسے پہچانتے ہیں اگر لالہ کو سالوں پُرانہ واقع معلوم ہوا تو وہ مجھ سے نفرت" کرنے لگے گیں اُن کی نظروں میں بھی میرے لیے حقارت ہو گی جیسے دلدار لالہ اور دیدار لالہ کی نظروں میں میرے لیے تھی یااللہ میں کیا کروں گی تب مجھے برداشت نہیں ہو گا اگر دُرید لالہ یا شازل لالہ مجھ سے نفرت کرنے لگے گے تو۔دوسری طرف آروش کو اپنی پریشانیوں نے آگھیرا تھا اُس کو یمان کی نہیں بس اس بات کی پرواہ تھی اگر شازل کو ساری حقیقت کا پتا چل گیا تو کیا ہو گا۔

تھینکس اگین۔گاڑی رُکنے پہ شازل نے یمان سے کہا جس نے کوئی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا جب کی آروش تیر کی تیزی سے گاڑی سے اُتر کر گھر کے اندر بڑھی تھی۔

شازل کے اُترنے کے بعد یمان ریش ڈرائیونگ کرتا لاہور جانے کے بجائے اپنے گھر کے راستے جانے لگا۔

❤❤❤❤❤❤❤

ماشااللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔حریم لاؤنج میں آئی تو صدف بیگم نے مسکرا کر اُس کی تعریف کی حریم نے تاسف سے اُن کے دوغلے پن کو دیکھا تھا اُس کو یقین نہیں آرہا تھا کلثوم بیگم جو خود سُلجھی ہوئی صلحہ مزاج کی تھی اُن کی بہن ایسی بھی ہو سکتی ہے اُس کی شادی کو آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا اور اِس بیچ وہ صدف بیگم کا یہ پیار بھرا انداز دیکھ رہی تھی اُس کو بس انتظار تھا کب وہ اپنے چہرے پہ لگا نقاب اُتارتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

شکریہ۔حریم نے جواباً کہا تبھی وہاں تابش بھی آکر بیٹھا۔

آج زمینوں سے جلدی واپس آگئے؟صدف بیگم نے اُس کو دیکھ کر پوچھا

جی بس۔تابش بس یہ بولا

آپ کے لیے پانی لاؤ؟ حریم نے پوچھا

"اُس کو کوئی کام کرنے کا بھول کر بھی مت کہنا اُس کو اِن سب کی عادت نہیں۔"

حریم کی بات پہ تابش کے کانوں میں دُرید شاہ کی جُملے گونجے۔

مجھے ضرورت نہیں۔ تابش اپنا سر جھٹک کر بولا

حریم تم حویلی جاؤ نہ بار بار وہاں سے فون آرہا ہے کے تم کیوں نہیں چکر لگا رہی جاؤ اور اپنا سامان بھی لیکر آؤ۔ صدف بیگم نے کہا

ہم فلحال وہاں نہیں جانا چاہتے دوسری بات میرا وہاں کوئی سامان نہیں۔ حریم نے سنجیدگی سے کہا تو تابش نے اپنی ماں کو دیکھا

پیپرز وغیرہ تو ہوگے نہ؟ صدف بیگم نے ڈھکے چُھپے لفظوں میں کہا

کونسے پیپرز؟ حریم جان کر انجان بنی۔

تمہاری ماں کی جائداد اور تمہارے باپ کی جائداد کے پیپرز وہ تمہیں ملنے والی تھی نہ جب تم نے اٹھارہ سال کا ہو جانا تھا۔تابش ڈائریکٹ مدعے کی بات پہ آیا تو صدف بیگم نے گھور کر اُس کو دیکھا مگر تابش نظر انداز کر گیا۔

ہماری کوئی جائداد نہیں دُرلا نے ہمارا بہت خیال کیا تھا ہمیں اچھے اسکول کالجز میں پڑھی وہاں حویلی میں کھایا پیا اِس لیے ہمارا جو کچھ بھی تھا وہ ہم نے دُرلا کے نام کر دیا تھا کیونکہ ہمیں اِن سب کی ضرورت نہیں تھی۔حریم نے اُن دونوں کے سروں پہ دھماکا کیا۔

ایسے کیسے ہو سکتا ہے تم ابھی اٹھارہ کی نہیں ہوئی تو کیسے ممکن ہے تم اپنی مرضی سے کسی کے نام کرو۔تابش غصے سے پاگل ہوا

آپ کیوں اتنا غصہ ہو رہے ہو ہماری چیز تھی ہماری مرضی ہم جس کو بھی دے اور آپ کو ایک بات بتا دوں دُرلا نے وکالت کی ہوئی ہے کاغذات بنانا اور بنوانا اُن کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے ہم نے اپنے سائن دے دیئے بس قانونی کارروائی رہتی ہے وہ بھی ہو جائے گی جلد۔حریم پر سکون لہجے میں بولی اُس نے سوچ لیا تھا اپنے باپ کی حلال کی کمائی وہ اِن

لالچی لوگوں کو نہیں دے گی بلکہ کسی دارلامان میں دے گی کم سے کم اُس کو ثواب تو ملے گا۔

حریم تمہاری کسی بھی چیز پہ دُرید شاہ کا کوئی حق نہیں اور کس وکالت کی بات کر رہی ہو تمہیں نہیں پتا دُرید کے پاس کوئی ڈگری نہیں اُس نے جانے کس ردی کے سامان میں پھینک دی تھی۔اِس بار صدف بیگم نے کہا تو حریم کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ نے احاطہ کیا اب وہ اُن کو کیا بتاتی وہ دُرید شاہ کے قدموں کی دھول تک کو سنبھالتی تھی پھر کیسے ممکن تھا وہ دُرید شاہ کی اتنی قیمتی چیز کو کسی ردی کے سامان کے نظر کرتی .

ہم نے تو اپنا سب کچھ اُن کے نام کر دیا نہ پھر چاہے اُن کا حق تھا یا نہیں۔حریم کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولی

اِس کو کسی سائکاٹرسٹ کو دیکھائے زیادہ نہیں تو اِس کا ہم کہنا تو بند ہو۔تابش طیش کے عالم میں اُٹھ کر کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا گھر سے باہر چلا گیا۔

حریم تم حویلی جاؤ گی اور درید سے کہو گی تم اپنا سب کچھ تابش کے نام کرنا چاہتی ہو کیونکہ وہ تمہارا شوہر ہے تمہاری ہر چیز پہ بس اُس کا حق ہے۔ صدف بیگم نے کچھ سخت لہجہ اختیار کیا۔

پھر تو تابش کو بھی اپنا سب کچھ ہمارے نام کر دینا چاہیے کیونکہ ہم اُنکی بیوی ہیں ان کی ہر چیز پہ ہمارا برابر کا حق ہے۔ حریم دوبدو بولی

حریم تمہیں کسی نے سِکھایا نہیں سسرال میں کیسے رہا کرتے ہیں اِس قدر زبان درازی کرنے کا مطلب سمجھتی ہو تم کیسے سمجھتی ماں ہوتی تو اخلاقیات کا درس بھی دیتی۔ صدف بیگم کے لفظوں نے اُس کے دل پہ وار کیا تھا۔

ہماری ماں چاہے نہیں پر تابش کی تو ہیں اُن کو کونسا اخلاقیات کا درس حاصل ہے

www.novelsclubb.com

حریم

چٹاخ

حریم کی اِس قدر بد تمیزی پہ صدف بیگم اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس کے گال پہ تھپڑ دے مارا تو" حریم کو اپنے کان سائیں سائیں کرتے محسوس ہوئے اُس نے ساکت نظروں سے صدف بیگم کو دیکھا جو خونخوار نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھیں۔

اَستَغفِرُاللہ اللہ معاف کرے اِتنی بداخلاق ہو تم اگر مجھے پہلے پتا ہوتا تو میں کبھی تمہیں اپنے گھر کی بہو نہ بناتی تابش کو کہتی ہوں تمہیں لگام دے کر رکھے ورنہ کل کو تو تم ہمارے سروں پہ ناچوں گی۔ صدف بیگم کانوں کو ہاتھ لگاتی ہوئی بولی۔

ہم کوئی گائے بھینس بکری نہیں جس کو آپ لگام دینے کی بات کر رہی ہیں ایک جیتی جاگتی انسان ہیں اور آپ ہم سے اخلاق کی اُمید کیسے لگا سکتی ہیں جس کا شوہر اُس کی شادی کی پہلی رات سے اُس کو باور کروا دیتا ہے کے اُس نے شادی محض جائداد کی وجہ سے کی ہے۔ حریم اُن کی بات سن کر چیخ پڑی۔

www.novelsclubb.com

مزاق کیا ہو گا۔اب کی صدف سٹپٹاتی نظریں چُرا کر بولی۔

بے وقوف نہیں جو مزاق اور حقیقت کو سمجھ نہ پائے۔ حریم طنزیہ لہجے میں بولی۔

اچھا اب بس اپنے کمرے میں جاؤ سسرال کے طور طریقے میں تمہیں اچھے سے سکھایا کروں گی لڑکیوں کو ایسے نہیں برتاؤ کرنا ہوتا سسرال میں ہر قدم پھونک پھونک کر اُٹھایا جاتا ہے اگر تم اپنا گھر بچانا چاہتی ہو تو جیسا میں کہو گی ویسا کرنا ہو گا تمہیں۔ صدف بیگم حکیمہ لہجے میں بولی تو حریم بنا کچھ کہے اپنے کمرے میں چلی گئ۔

ضرورت کیا تھی تابش کو ابھی سے سب بتانے کی پیار کا ناٹک کر کے سب کچھ اپنے نام کروا دیتا۔ حریم کے جانے کے بعد وہ پریشانی سے بڑبڑائی۔

❤❤❤❤❤❤❤

حریم سے بات ہوتی ہے آپ کی ؟دُرید کلثوم بیگم کے کمرے میں آتا اُن سے بولا جو قرآن پاک کی تلاوت کرنے میں مصروف تھی۔

ایک ہفتے سے زیادہ وقت ہو گیا ہے حریم تو جیسے ہم سب کو بھول چُکی ہے یہاں آنا تو دور کال پہ بات تک نہیں کرتی۔ کلثوم بیگم قرآن پاک کو سینے سے لگاتی اُٹھ کر اپنی جگہ پہ رکھ کر بولی۔ "کلثو بیگم کی بات سن کر دُرید کے ماتھے پہ پریشانی کی لکیریں نمایاں ہوئی۔

آپ وہاں جائے حریم کے پاس جانے وہ کیسی ہو گی۔ دُرید کے لہجے میں فکر مندی تھی۔

یہاں حویلی میں بہت کام ہوتے ہیں فرصت نہیں ملتی میں صدف سے کہوں گی حریم کو یہاں لے آئے۔کلثوم بیگم نے سنجیدگی سے کہا

میں جاؤں اُس سے ملنے؟دُرید کچھ سوچ کر بولا

تمہارا جانا معیوب سمجھا جائے گا مانا کے تم نے اُس کا بچپن سے بہت خیال کیا مگر اب وہ شادی شدہ ہے تمہارا اُس کے لیے یوں فکر مند ہونا ملنا وغیرہ سب کو مشکوک لگے گا ویسے میں بھی نہیں چاہتی تم حریم سے ملو۔کلثوم بیگم نے سنجیدگی سے بولی

معیوب کسی کو سمجھنا چاہیے نہیں اور آپ ایسا کیوں چاہتی ہیں کے میں اُس سے نہ ملو؟دُرید نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھ کر پوچھا

وجہ تو اچھے سے جانتے ہو تم حریم کو اُس کے سسرال میں قدم جمانے دو اگر تم ایسے ہی اُس سے ملتے رہے تو اُس کے قدم ڈگمگا جائے گیں اچھا اسی میں ہے وہ تمہیں بھول جائے۔کلثوم بیگم بنا لگی لپٹی کے بولی تو دُرید کی زبان کو جیسے قفل لگ گیا۔

حریم کی شادی ہو گئی ہے اِس کا یہ مطلب تو نہیں نہ کے میرا اُس پہ کوئی حق نہ رہا۔دُرید کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولا

تمہارا کونسا حق حریم پہ نکلتا ہے؟کلثوم بیگم نے سوال اُٹھایا تو دُرید سمجھ نہیں پایا وہ اِس بات کا کیا جواب دے۔

کوئی نہیں نکلتا۔دُرید کو خوامخواہ چڑ ہونے لگی تو وہ اُن کے کمرے سے باہر چلا گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

یمان گھر داخل ہوتا سیدھا اپنے کمرے میں گیا تھا اُس نے اپنے کمرے کی ساری چیزیوں کو تہس نہس کر دیا تھا۔

کیوں؟

کیوں؟

آخر میرے ساتھ ہی کیوں؟ڈریسنگ ٹیبل سے سارا سامان وہ نیچے پھینکتا خود سے جواب طلب ہوا آنکھیں خون چھلکانے کی حد تک لال ہو گئی تھی ہاتھ تک زخمی ہو گئے تھے مگر ایک یمان تھا جس کو کسی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا اُس کے سینے میں آگ لگی ہوئی تھی جو بُجھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

گھر میں موجود ملازموں نے جب یمان کے کمرے سے شور سُنا تو دلاور خان کا فون کرنے لگے۔

میں مر کیوں نہیں جاتا آخر کیوں مجھے اُن سے محبت ہوئی کیا اُن کی نظر میں میری محبت کی ذرہ قدر و قیمت نہیں۔ کمرے کا حشر نشر کرنے کے بعد وہ نیچے بیٹھ کر گھٹنے فولڈ کیے بیٹھ گیا اُس کو اپنا دل درد سے پھٹتا محسوس ہو رہا تھا۔ ہاتھ میں لگے زخم سے خون رس کر فرش کو رنگین کر رہا تھا یمان بے تاثر نظروں سے اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگا جہاں کانچ چُبھا ہوا تھا اُس کے دل میں جانے کیا سمائی جو اپنے دوسرے ہاتھ اُس کانچ کو بے دردی سے اپنے ہاتھ سے نکالا جس سے جہاں اُس کو تکلیف محسوس ہونے کے بجائے عجیب سا سکون محسوس ہونے لگا وہ پاگل ہوتا جا رہا تھا خود کو تکلیف میں دیکھ کر اُس کو تو سکون مل رہا تھا مگر دل کو بے سکونی نے ہر طرف سے گھیر رکھا تھا۔ کچھ دیر بعد دلاور خان بھی گھر پہنچ گئے تھے اُنہوں نے جب یمان کی حالت اور کمرے کا حال دیکھا تو ایسا لگا جیسے وہ کسی کبار خانے میں آ گئے ہو جہاں ہر طرف کانچ کی کرچیاں تھی ڈریسنگ ٹیبل کا سارا سامان نیچے اپنی حالت پہ ماتم کناں تھا مگر جو بات ان کو تکلیف پہنچا رہی تھی وہ یمان کی حالت تھی جو بکھرے بال سرخ آنکھیں سمیت ٹوٹا سا بیٹھا تھا وہ جب شو میں گانا گاتا تو سب اُس کی فیم دیکھ کر اُس کو دُنیا کا

خوشقسمت انسان کا نام دیتے جس کے پاس سب کچھ تھا پئسا دولت نام اپنی خود کی پہچان مگر کوئی یمان کی آج والی حالت دیکھتا تو انہیں پتا چلا کے اِس منزل تک پہنچنے کے لیے اُس نے کیا کچھ نہیں جھیلا تھا کس کس کو نہیں کھویا تھا باہر سے جتنا وہ مضبوط نظر آتا تھا اندر سے وہ اتنا ٹوٹا ہوا بکھرا سا تھا کہنے کو تو اُس کے پاس سب کچھ تھا مگر سچ بات تو یہ تھی اُس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ ہمیشہ وہ نہیں ہوتا جو نظر آتا ہے ہم انسان دوسرے انسان کی ظاہری شخصیت دیکھ کر اُن سے ایمپریس ہو جاتے ہیں ان کو خوشقسمت قرار دیتے ہیں مگر ہم اُن کی اندرونی کیفیت سے یکسر انجان ہوتے ہیں۔

یمان میرے بیٹے یہ کیا حال اپنا بنا لیا ہے اور تمہارا ہاتھ او مائی گوڈ یمان کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ دلاور خان پریشانی سے اُس کی جانب آتے بولے مگر جب اُن کی نظر یمان کے ہاتھ پہ پڑی تو اُن کی فکر میں اضافہ ہوا انہوں تیز آواز میں ملازم سے فرسٹ ایڈ بوکس لانے کا کہا۔

کیا بات ہے یمان تمہیں تو دوبارہ سے آج لاہور جانا تھا نہ پھر یہ سب ؟ دلاور خان اُس کے بکھرے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پوچھنے لگی۔

آج میں نے ان کو دیکھا جن کو دیکھنے کی دعا میری ہر سانس کرتی تھی۔ یمان خالی خالی نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولا

کس کی بات کر رہے ہو؟ دلاور خان کو سمجھ نہیں آیا" جب کمرے میں ملازم داخل ہوا تو انہوں نے جلدی سے اُس کے ہاتھ سے فرسٹ ایڈ بوکس لیکر یمان کے زخم پہ مرہم لگانے لگے۔

جن سے میں پیار کرتا ہوں آپ کو پتا ہے انہوں نے شادی کر لی کیا میری یاد ان کو کبھی نہیں آئی میری محبت کی زرہ پرواہ نہیں انہیں۔ یمان کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی جس کو اِس بار اُس نے اندر کی جانب دھکیلنا ضروری نہیں سمجھا۔

یہ تو ہونا تھا نہ یمان تم کیوں خود کو ایک سیراب کے پیچھے بھگا کر اذیت میں مبتلا کر رہے ہو گزرے واقعے کو سات سال سے زیادہ عرصہ ہونے والا ہے محبت تم نے اُس لڑکی سے کی تھی اُس نے نہیں پھر تمہیں کیوں ایسا لگا وہ تمہارے انتظار میں بیٹھی جوگن بن گئ ہو گی۔ دلاور خان اُس کی ساری بات سمجھ کر گہری سانس بھر کر بولے۔

انہوں نے کیوں کیا ایسا؟ یمان کی ایک ہی رٹ۔

تم نے جب مجھے اپنے ماضی سے آگاہ کیا تھا تو بتایا تھا نہ وہ شاہ خاندان سے ہے جہاں شادی اُن کے اپنوں میں ہوتی ہے خاندان سے باہر نہیں تو جب سارا کچھ تمہیں پتا ہے تو ان سب کا کیا فائدہ۔ دلاور خان نے کہا

مجھے ایک اُمید تھی ان کے ملنے کی مگر آج مجھے یہاں بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ یمان نے اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھ کر بے بسی سے بتایا تو دلاور خان کو اُس پہ ترس آنے لگا جس نے خود پہ خوشیاں حرام کی ہوئی تھی۔

وہ مجھے کیوں نہیں مل سکتی؟ یمان اپنی سرخ آنکھوں سے ان کو دیکھ کر بولا

کچھ چیزیں ہمارے اختیار میں نہیں ہوتی۔ دلاور خان سمجھانے والے انداز میں بولے

میرا دل آج چاہ رہا تھا میں اُس انسان کا قتل کر دوں اُس کے خوبصورت چہرے کا نقشہ بگاڑ دوں میں ایسا کر بھی دیتا اگر گاڑی میں وہ نہ بیٹھی ہوتی تو میں گاڑی کہی ٹھوک دیتا۔ یمان کی نظروں کے سامنے شازل کا عکس لہرایا تو اُس کو نئے سرے سے تکلیف ہونے لگی۔

ایسا نہیں بولتے خود کو سنبھالوں یمان اور اُس کو بھول جاؤ۔ دلاور خان اُس کے اِرادے جان کر اُس کو اپنے ساتھ لگائے بولے انہیں لگ رہا تھا یمان اپنے ہوش میں نہیں تبھی تبھی ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے مگر اُن کو شاید پتا نہیں تھا یمان کی نظر میں اب مار پیٹ عام سی بات تھی۔

میرے بس میں نہیں میرا سانس رُکنے لگتا ہے اگر ایسا سوچتا بھی ہوں تو۔ یمان اُن کے سینے لگتا اپنی دل کی حالت بتانے لگا۔

تمہیں اُس کی آنکھوں سے عشق تھا نہ تو بس میں اُس آنکھوں والی کوئی لڑکی تمہارے لیے تلاش کرتا ہوں۔ دلاور خان نے اُس کا دھیان بٹانے کے غرض سے مزاحیہ انداز میں بولے

مجھے بس وہ چاہیے۔ یمان زخمی انداز اپناتا بولا

اور کوئی نہیں آئے گا ہمارے دل پہ

ختم کر دی محبت ہم نے ایک پہ

❤❤❤❤❤❤❤❤

آروش نماز پڑھ کر اللہ سے اپنے لیے بہتری کی دعا مانگنے کے بعد ابھی بیٹھی ہی تھی جب ماہی دروازہ نوک کرتی اُس کے کمرے میں آئی۔

ڈنر تیار ہے آجاؤ میں نے سب تمہاری پسند کا بنایا ہے۔ماہی نے مسکرا کر پر جوش آواز میں بتایا

میری پسند کا؟ تمہیں کیسے معلوم؟آروش کو شازل سے ہوئی بات یاد نہیں تھی۔

شازل نے بتایا تھا ایک دن تو مجھے یاد تھا اِس لیے سوچا آج بنادوں۔ماہی نے بتایا تو آروش سر اثبات میں ہلاتی اُس کے ساتھ نیچے آئی۔

تم بیٹھو کھانا شروع کرو میں تب پانی کا جگ لاتی ہوں شازل بھی تب تک آجائے گے۔ماہی اُس سے کہتی خود کچن کی طرف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

آروش نے گہری سانس بھر کر ایک ڈونگے کا ڈھکن اُٹھایا تو اُس کو حیرت ہوئی کیونکہ ڈھکن ہٹانے سے اُس کو نظر آئی گرم گرم بھنڈیا جو ڈونگے میں رکھی ہوئی تھی اُس کو لگا شاید ماہی

کو پسند ہو یہ سبزی تبھی اُس نے اپنا ہاتھ دوسرے ڈونگے کی جانب کیا تو وہاں کریلے پڑے ہوئے تھے جس کو دیکھ کر کھائے بنا اُس کی زبان کڑوی ہو گئی تبھی وہاں ماہی بھی آ گئی۔

کیا ہوا تم نے کھانا شروع نہیں کیا ابھی تک؟ ماہی نے اُس کے سامنے کوئی پلیٹ نہ دیکھی تو تعجب سے پوچھا

یہ سب؟ آروش نے ٹیبل پہ موجود لوازمات کی جانب اِشارہ کیا جیسے کہنا چاہ رہی ہو تم نے تو کہا تھا سب تمہاری پسند کا ہے۔

بھنڈیاں اور کریلے تمہارے موسٹ فیورٹ ہیں نہ شازل نے بتایا تھا بچپن میں تم دونوں کی بہت لڑائی ہوا کرتی تھی کے کون زیادہ کھاتا ہے اور کون کم کبھی کبھی تو آپ دونوں مقابلہ کرتے تھے رائٹ اور دونوں جیت بھی جاتے تھے۔ ماہی کو آروش کا ایسے پوچھنا سمجھ نہیں آیا تبھی پرجوش آواز میں بتایا اُس کی بات پہ آروش یاد کرنے لگی اُس نے کب یہ دونوں سبزیاں کھائی تھی۔

ارے واہ میرے بغیر کھانا شروع کر دیا۔ شازل وہاں آتا مصنوعی افسوس سے بولا مگر نظر جیسے ہی سامنے پڑی تو آنکھوں میں حیرت در آئی اُس نے بے ساختہ تھوک نگلا۔

ابھی کہامیں آپ کاویٹ کررہی تھی سوچا بچپن کی یادیں تازہ کردی جائے ایک ساتھ بھنڈیاں کھاکر۔آروش بھنڈیوں کی پلیٹ شازل کے سامنے کرتی ہوئی بولی تو شازل نے ماہی کودیکھاجو مسکراتی نظروں سے اُس کودیکھ رہی تھی پھر آروش کودیکھاجواپنی ایک آئبرواُپر کرتی اُس کودیکھ کرایسے جتارہی تھی جیسے کہناچاہ رہی ہو میری پسند کاتو مجھ سے زیادہ آپ کوپتاہے۔دونوں کوایسے تاثرات دیکھ کر شازل کواپناآپ بیوی اور بہن کے درمیان بُری طرح سے پھنستا محسوس ہورہاتھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 39

www.novelsclubb.com

میں پیزاآرڈر کرتاہوں۔شازل زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجاکر بولا

پیزاکیوں؟ماہی نے جلدی سے پوچھا

ماہی یار مجھے سمجھ نہیں آیا میں تم کیا کہوں معصوم یا پھر بے وقوف میں نے مزاق کیا تھا تم سے اور تم نے اُس کو سیریسلی لے لیا۔ شازل اپنی جیب سے موبائل نکالتا اُس سے بولا تو ماہی کا منہ بن گیا بلاوجہ شرمندگی کا احساس الگ سے ہونے لگا۔

لالہ باہر سے کچھ منگوانے کی ضرورت نہیں۔ آروش نے دونوں کو ایک نظر دیکھ کر کہا

کیوں؟ شازل نے سے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا۔

ہم سب یہی کھائے گے۔ آروش سکون بھرے لہجے میں کہتی خود کے لیے روٹیاں نکالنے لگی۔

مجھے یہ پسند نہیں تمہیں پتا ہے۔ شازل نے احتجاجاً کہا

مجھے بھی نہیں پسند۔ ماہی نے بھی بولنا ضروری سمجھا۔

www.novelsclubb.com

تم نے تو کہا تھا تمہارا موسٹ فیورٹ ہے۔ شازل نے اُس کو گھور کر کہا

اور اگر یہی سوال میں آپ سے کروں تو۔ ماہی دوبدو بولی۔ "جب کی آروش خاموش نظروں سے اُن کو ایک دوسرے سے لڑتا دیکھ رہی تھی۔

پسند تو مجھے بھی نہیں پر اگر بنایا ہے تو کھانا پڑے گا ورنہ رزق کا ضائع ہو جائے گا اور رزق کی بے حرمتی نہیں کرنی چاہیے اِس لیے پسند ہے یا نہیں کھانا لازمی ہے۔آروش نے سنجیدگی سے کہا تو وہ دونوں خاموش ہوئے کیونکہ دونوں کو آروش کی بات درست لگی۔

❤❤❤❤❤❤❤

!!...میں

!!...اُسکی زندگی کی کتاب کا

!!...لاسٹ پیج ہوں

!!...جِس پر وہ ایکسٹرا لکھتی ہے

!!...رف، بے دھیانی میں

...اور بے ڈھنگ

www.novelsclubb.com

یمان یہ تمہارے ہاتھ پہ کیا ہوا ہے؟زوبیہ بیگم نے رات کے ڈنر کے وقت یمان کا زخمی ہاتھ دیکھا تو فکر مندی سے پوچھنے لگی اُن کو ساری بات کا علم نہیں تھا دلاور خان نے یمان کے کمرے کا حال بہتر کروالیا تھا اور زوبیہ بیگم کو نہیں بتایا وہ جانتے تھے اگر وہ زوبیہ بیگم کو بتائے گے تو وہ پریشان ہو جائے گی اور زوبیہ بیگم اُس وقت گھر پہ نہیں تھیں تو اُن کو پتا بھی نہیں چلا۔

کچھ نہیں بس زرہ سی چوٹ لگ گئی تھی۔یمان سپاٹ لہجے میں بولا

زرہ سی چوٹ تو نہیں لگ رہی تمہاری آنکھیں بھی بہت سرخ ہے۔نور نے اُس کا جائزہ لیکر کہا

میں ٹھیک ہوں۔یمان نے جیسے بات ختم کی۔

لاہور کیوں نہیں گئے؟زوبیہ بیگم کو اچانک خیال آیا تو پوچھ لیا۔

پھر کبھی جاؤں گی۔یمان کو اتنے سوالوں سے کوفت ہونے لگی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ہمیں صوفے پہ نیند آتی۔حریم تابش کے سر پہ کھڑی ہوتی ہوئی بولی

تو؟تابش نے بیزاری سے اُس کو دیکھا

تو یہ کے یا آپ ہمارے لیے الگ روم کُھلوائے یا خود صوفے پہ سو جائے۔ حریم نے اپنی بات اُس کے سامنے کی۔

میں تمہارے دُر لا کا نوکر نہیں جو تمہاری ہر بات پہ لبیک پڑھوں گا۔تابش نے اُس کو گھورا

آپ بات پہ بات دُر لاز کر مت چھیڑا کرے۔ حریم کو اُس کا یوں بار بار دُرید کے نام پہ طعنہ دینا بُرا لگ رہا ہے وہ دُرید کے بارے میں اب سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی مگر ایک اُس کا شوہر تھا جو اپنے جاہل ہونے کا ثبوت دے رہا تھا۔

حریم پہلی اور آخری بات میں تمہیں بہت بار کہہ چُکا ہوں مجھے تمہارا یہ ہم لفظ کوفت میں مبتلا کرتا ہے اِس لیے اچھا یہی ہے تمہاری لیے کے یہ لفظ استعمال نہ کرو۔تابش اُس کی بات نظر انداز کرتا بولا

www.novelsclubb.com

کوشش کرینگے۔ حریم نے ہر بار بحث کرنا ضروری نہیں سمجھا

ہمم گُڈ دوسری سائیڈ پہ سو جاؤ الگ کمرے میں جاؤں گی تو یہ بات پورے گاؤں میں پھیل جائے گی یہاں ملازم بھی رہتے ہیں۔تابش سنجیدگی سے کہتا خود لیٹ گیا۔

حویلی میں جو ملازم ہوتے ہیں وہ تو حویلی کی باتیں باہر نہیں کرتے۔ حریم بیڈ کی دوسری سائیڈ پہ آکر بولی

یہاں شہباز شاہ نہیں رہتا نہ۔ تابش نے طنزیہ کیا۔

ایک بات پوچھو؟ حریم نے کچھ سوچ کر اُس کو مخاطب کیا۔

پوچھو۔ تابش نے اِجازت دی۔

کیا آپ کسی اور کو پسند کرتے تھے؟ حریم نے کچھ جھجھک کر پوچھا

میرا مزاج تمہارے دُرلا اور شازل کی طرح عاشق مزاج نہیں ایک تمہارا دُرلا تھا جو اپنی محبت کے پیچھے خوار ہوا تو دوسرا شازل لالہ تمہارا جو ایک ونی میں آئی ہوئی لڑکی کو اپنے سر پہ بیٹھا رہا ہے جب کی اُس کو چاہیے تھا اپنی جُتی کے نوک پہ رکھتا۔ تابش تکبر سے بولا

www.novelsclubb.com

حویلی کے مردوں کو عورت کی عزت کرنا آتی ہے۔ حریم کا لہجہ خاصا جتایا ہوا تھا۔

تم کیا کہنا چاہتی ہو مجھے عورت کی عزت کرنا نہیں آتی۔ تابش اُٹھ کر اُس کا بازوں دبوچ کر بولا تو تکلیف کے احساس سے حریم نے اپنی آنکھوں کو زور سے میچا

جو مرد اپنی بیوی کی عزت نہیں کر سکتا وہ کسی اور لڑکی کو عزت کیا خاک دے گا۔ حریم اپنی تکلیف نظر انداز کرتی ہوئی بولی تو تابش کی مردانہ انا کو ٹھیس پہنچی۔اُس نے حریم کو بالوں سے پکڑ کر در پہ در اُس کے چہرے پہ تھپڑ رسید کیے اُس کی یہاں بس نہیں ہوئی تھی ذہنی اور جسمانی تکلیف وہ اُس کو ساری رات دیتا رہا جس پہ حریم نے بے ساختہ اپنے مرنے کی دعا کی۔

حریم کی زندگی کی یہ رات بہت بھیانک تھی جس نے اُس کے ہر احساسات کو چھین لیا تھا آج کی رات نے حریم پہ بہت بھاری تھی اور وہ اندر سے پوری طرح سے مر چُکی تھی جس کا زمیدار وہ بس دُرید شاہ کو سمجھتی تھی

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

دُرید کافی وقت سے سونے کی کوشش کر رہا تھا مگر نیند تھی جو شاید اُس سے روٹھی ہوئی تھی جو آنے کا نام تک نہیں لے رہی تھی اُس کو اپنے اندر آج عجیب سے بے چینی محسوس ہو رہی تھی جس کو وہ کوئی نام نہیں دے پا رہا تھا۔

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے حریم تکلیف میں ہے۔دُرید بیڈ سے اُٹھتا اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا ہوتا بڑبڑایا۔

میں کچھ زیادہ سوچ رہا ہوں اُس کے بارے میں۔دُرید نے اپنے دل کو ڈپٹا۔

تابش کو کال کرتا ہوں۔کسی خیال کے تحت وہ اپنے فون کی جانب بڑھا تو موبائل کی اسکرین آن کی تو اُس کو احساس ہوا۔

ایک بج رہا ہے اِس وقت کال کرنا ٹھیک نہیں وہ سب سو چکے ہو گے۔دُرید نے اپنی بات کی نفی اور اپنا سر پکڑتا بیڈ پہ بیٹھ گیا اُس کا دل کسی انہونی کے احساس سے دھڑک رہا تھا جیسے کچھ بُرا نہیں بہت بُرا ہونے والا ہو اور اُس کے سامنے بار بار حریم کا چہرہ آ رہا تھا جو اُس کو بے چین کر رہا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

تم سوئی نہیں ابھی تک؟ماہی جو کچن سے پانی لینے کے غرض سے جا رہی تھی اُس نے جب لاؤنج میں آروش کو بیٹھا پایا تو اُس کے پاس آ کر بولی۔

میں نے حریم کے مطلق بہت بُرا خواب دیکھا ہے اِس لیے مجھے نیند نہیں آرہی گھبراہٹ ہورہی ہے اور یہ گھبراہٹ تب تک رہے گی جب تک میں حریم کی آواز نہ سن لوں۔آروش اُس کو دیکھ کر بولی۔

سب ٹھیک ہوگا ایک خواب کے بارے میں اتنا مت سوچو۔ماہی نے اُس کو تسلی کروائی۔

میں کسی خواب کو اتنا سنجیدگی سے خود بھی نہیں لیتی مگر حریم رو رو ہی تھی اور تم نہیں پتا ہماری حریم بہت بہادر ہے وہ بلاوجہ روتی نہیں ہے۔آروش نے اُس کی بات سن کر کہا تم بہت پیار کرتی ہو حریم سے؟ماہی نے اُس کی فکر مندی دیکھ کر اندازہ لگایا۔

حریم مجھے عزیز ہے میری کوئی چھوٹی بہن نہیں جس طرح میں لالہ والوں سے چھوٹی ہوں تو وہ میری ٹانگ کھینچا کرتے تھے بچپن میں میری چیزیں غائب کیا کرتے تھے ٹھیک اُسی طرح یہ سب میں حریم کے ساتھ کیا کرتی تھی وہ تب چھوٹی تھی بہت تو ایک بار رونے پہ آجاتی تو بس پھر روتی چلی جاتی اگر کوئی اُس کو خاموش کروانا چاہتا تو اُس کے رونے میں مزید روانگی آجاتی تب میں اُس کو اٹینشن سیکر کہا کرتی تھی سارا وقت دریدلالہ کے پیچھے ہوا کرتی تھی کھانا تک اُن کے ہاتھ سے کھایا کرتی تھی مگر جب وہ پڑھائی کے سلسلے میں باہر

گئے تو میں نے تھوڑا بہت اُس کا خیال رکھنا شروع کیا وہ بہت حساس تھی اُس کے پاس نہ ماں تھی نہ باپ کا پیار ہم جب اپنی ماؤں کے ساتھ ہوتی تو سب کو وہ حسرت کی نگاہوں سے دیکھتی تھی مگر جب دُرید لالہ ہوتے تو اُس محترمہ کے مزاج ہی نہیں ملتے تھے کے ہم سب سے بڑے دُرید لالہ تھے دلدار لالہ تو حویلی میں کم پائے جاتے تھے تو ہم سب بچوں کا خیال دُرید لالہ رکھتے اور حریم چھوٹی چھوٹی بات لالہ کو بتاتی میری تو جانے کتنی چغلیاں وہ اُن کو دیتی تھی چاہے دُرید لالہ مجھ سے کتنا پیار کیوں نہ کرے مگر جب حریم اُن کے سامنے ہوتی تو میرے بجائے وہ اُن کی سنتے کیونکہ پھپھو جان نے حریم کی زمیداری لالہ کو دی تھی اِس لیے وہ حریم کا کام سب خود کیا کرتے تھے اماں سائیں یا گھر کے ملازموں سے نہیں۔ماہی کے ایک سوال پہ آروش اُس کو سب کچھ بتاتی چلی گئی اور ماہی کچھ حیرت سے اُس کو دیکھ رہی تھی اتنے وقت میں آروش کو اُس نے اتنا زیادہ بولتا نہیں دیکھا تھا کیونکہ وہ اُس کی بات کا ہمیشہ مختصر جواب دیا کرتی تھی مگر آج وہ بہت اچھے سے اُس کو جواب دے رہی تھی ماہی کو آروش آج بہت مختلف لگی۔

مجھے ایسا لگتا ہے جیسے تم نظر آتی ہو ویسی ہو نہیں۔ماہی سے رہا نہیں گیا تو کہا۔

آروش جو حریم کے مطلق سوچ رہی تھی ماہی کی اِس بات پہ وہ چونک پڑی

میں سمجھی نہیں۔آروش نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

میری بات کا مطلب یہ کے تم دیکھنے میں بہت سخت مزاج کی لگتی ہو اور تم بولتی بھی بہت سخت قسم کا ہو مگر آج مجھے ایسا بلکل نہیں لگا آج تم مجھے حساس مزاج کی پیار کرنے والی سب کا خیال کرنے والی لگی ہو۔ماہی اُس کو دیکھ کر مسکرا کر بولی

رات بہت ہو گئی ہے تمہیں اپنے کمرے میں جانا چاہیے لالہ انتظار کر رہے ہو گے۔آروش نے اُس کی بات پہ یہ کہا تو ماہی نے اُس کو گھورا

کھڑوس۔ماہی اُس کو دیکھتی نئے لقب سے نوازنے لگی۔

❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

ہے یمان۔

شازل اپنے کلائنٹ سے ملنے مونال ریسٹورنٹ آیا تھا جہاں اُس کو یمان فینز کے درمیان کھڑا پایا تو اُس کو آواز دی۔

یمان نے اپنے نام کی پُکار پہ سامنے دیکھا تو شازل اُس کو آواز دے رہا تھا شازل کو دیکھ کر یمان کو اپنے زخم تازہ ہوتے محسوس ہوئے اُس نے اپنے ساتھ کھڑے لوگوں سے ایکسکیوز کیا اور نا چاہنے کے باوجود بھی شازل کے پاس آیا

السلام علیکم۔ یمان اُس کے پاس والی چیئر پہ بیٹھ کر سلام کرنے لگا۔

وعلیکم السلام کیسے ہو؟ شازل نے مسکرا کر اُس کو دیکھا جو آج معمول سے زیادہ سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔

تمہارے سامنے ہوں۔ یمان تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھ کر آپ جناب کا تکلف چھوڑ کر "بولا" شازل اُس کو ہینڈسم ڈیشنگ پرسنالٹی کا مالک لگا مگر اپنے مقابلے میں کم لگا

اِن سے زیادہ تو میں اچھا ہوا پھر انہیں اِس میں کیا نظر آ گیا۔ یمان اپنا چہرہ دوسری جانب کیے سوچنے لگا

www.novelsclubb.com

مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا تھا اگر کل تم نہ ہوتے تو پریشانی کا سامنا کرنا کیب جانے کب آتی اور میری بہن مجھ پہ غصہ ہوتی۔ شازل کے بہن لفظ پہ یمان کو حیرت کا شدید قسم کا جھٹکا لگا وہ آنکھیں پھاڑ کر اُس کو دیکھنے لگا اُس کو اپنے کانوں پہ یقین نہیں آیا۔

بہن؟ یمان دھڑکتے دل کے ساتھ اُس کو دیکھنے لگا اُس کا رواں رواں شازل کے جواب کا منتظر تھا۔

ہاں بہن بھول گئے کیا کل جو میرے ساتھ تھی وہ۔ شازل نے کہا تو یمان کو اپنے کم عقل ہونے پہ جی بھر کر غصہ آیا اور دل کے کسی کونے میں سکون ملا پھر اچانک اپناری ایکشن یاد آیا تو اُس کے چہرے پہ ہنسی آئی۔

ازایوری تھنگ فائن؟ شازل نے اُس کو مسکراتا دیکھا تو کچھ تعجب سے پوچھا اُس کو سب سے زیادہ حیرانی یمان کے ڈمپلز دیکھ کر ہوئی تھی اُس کے حساب سے یمان کے گالوں پہ ڈمپلز نہیں تھے مگر اِس وقت اُس کے اتنے گہرے گڑھے دیکھ کر وہ حیران بھی ہوا تھا اور اُس کو وہ ڈمپلز خوبصورت بھی لگے تھے۔

ہاں فائن۔ یمان نے خوشگوار لہجے میں کہا اُس کا موڈ اچانک سے فریش ہو گیا تھا ساری رات جو اُس نے کانٹوں پہ گزاری تھی اب جیسے بھڑکتے دل کو قرار سا آیا تھا۔

یہ چوٹ کب آئی؟ شازل کی نظر اب اُس کے ہاتھ پہ گئی۔

یہ چوٹ میرے بے وقوف ہونے کا ثبوت ہے۔ یمان اپنا ہاتھ دیکھ کر بولا

سیریسلی۔شازل اُس کے جواب پہ مسکرایا۔

ہاں تم بتاؤ کچھ کھاؤ گے ! یمان نے سخاوت کا مظاہرہ کیا

بل تم پے کرو گے ؟شازل نے شرارت سے اُس کو دیکھا

بلکل میں کروں گا اور تم بتاؤ کیا کرتے ہو؟ یمان نے مسکرا کر پوچھا

آج تم مجھے کافی خوش دیکھائی دے رہے ہو میں اتنی بار تم سے ملا ہوں اور مجھے اب پتا چلا ہے تمہارے پاس اتنے پیارے پیارے ڈمپلز ہیں سچی بتاؤ تو مجھے پہلے لگتا تھا یہ ڈمپلز بس لڑکیوں پہ سوٹ کرتے ہیں مگر تمہیں دیکھا تو میری سوچ بدل گئ۔شازل اُس کی بات کا جواب دینے کے بجائے یہ بولا

میں خود اپنے ڈمپلز کم دیکھتا ہوں۔یمان اپنی بیئرڈ پہ ہاتھ پھیر کر گول مٹول سا جواب دینے لگا تو شازل قہقہہ لگانے لگا۔

کبھی کبھی تم مجھے بہت فنی لگتے ہو۔شازل نے اپنی راے کا اظہار کیا جس پہ یمان محض مسکرایا۔

تم تیار ہو تو چلے ہم نے شہر جانا ہے۔ شہباز شاہ سوچ میں گم کلثوم بیگم سے بولے

ایک مرتبہ سوچ لے شاہ صاحب آروش کا ردعمل شدید ہو گا۔ کلثوم بیگم نے انہیں باز رکھنا چاہا

میں جانتا ہوں مگر بتانا تو ہے آخر کو ایک دن اُس کو اپنوں کے پاس جانا تھا۔ شہباز شاہ نے یہ بات کس دل سے کہی تھی یہ بس وہ جانتے تھے

حویلی کتنی سونی ہو جائے گی نہ اُس کے بنا۔ کلثوم بیگم افسردگی سے بولی

حویلی کا پتا نہیں دل ضرور سُونا سُونا ہو جائے گا۔ شہباز شاہ کے کہا تو انہوں نے ضبط سے اپنی آنکھوں کو میچا۔

❤❤❤❤❤❤❤

یہ حریم ابھی تک اُٹھی نہیں کیا اور تابش وہ کہاں ہے نظر نہیں آرہا کیا وہ بھی ابھی تک سو رہا ہے؟ صدف بیگم نے ٹیبل پہ ناشتہ سجاتی ملازمہ سے پوچھا

جی وہ حریم بی بی تو شاید ابھی تک سو رہی ہیں مگر تابش بابا صبح سویرے کے گئے ہیں اور ابھی تک واپس نہیں آئے۔ ملازمہ نے بتایا

اچھاتابش چلا گیاپر یہ حریم کیوں نہیں آئی اُس کو تو صبح سویرے اُٹھنے کی عادت ہے۔صدف بیگم پر سوچ لہجے میں بولی

میں دیکھ آؤں ؟ملازمہ نے اِجازت چاہی۔

السلام علیکم۔ابھی صدف بیگم اُس کو کوئی جواب دیتی اُس سے پہلے درید شاہ کی بھاری آواز سن کر صدف بیگم اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

وعلیکم السلام دُرید بیٹا خیریت تم اتنی صبح صبح یہاں ؟صدف بیگم نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھا

جی میں بس حریم سے ملنے آیا تھا۔دُرید نے سنجیدگی سے بتا کر آس پاس نظر ڈورانے لگا کل پوری رات اُس کی کروٹیں بدل بدل کر گزری تھی تبھی وہ صبح ہوتے ہی یہاں چلا آیا تھا۔

حریم سو رہی ہے تم بیٹھو میں اُس کو جگاتی ہوں۔صدف بیگم نے اُس کو بیٹھنے کا اِشارہ کیا

میں بھی چلتا ہوں دروازے کے پاس رُک جاؤں گا۔دُرید نے کہا

آؤں۔صدف بیگم اُس کی بات پہ سر کو جنبش دیتی اُپر کی جانب بڑھی تو دُرید بھی اُن کے پیچھے جانے لگا۔

حری

صدف بیگم کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب انہوں نے بیڈ پہ کافی بکھرے انداز میں حریم کو بے سود لیٹا پایا اُن کے چہرے کی ہوائیاں اُڑ گئی تھی۔

دُرید کو نظریں نیچے کرتا آرہا تھا صدف بیگم کے اَدھورے جُملے پہ بے اختیار اُس نے اپنا سر اٹھایا تو نظر حریم کی ایسی لٹی ہوئی حالت پہ پڑی تو اُس نے ڈھرکتے کے دل کے ساتھ اپنی نظروں کا رخ موڑا جب کی صدف بیگم بھاگ کر اُس کے پاس پہنچتی چادر سے اُس کا وجود ڈھانپنے لگی۔

www.novelsclubb.com

حریم۔

صدف بیگم کے منہ سے الفاظ نکل ہی نہیں پا رہے تھے حریم کی ایسی حالت دیکھ کر جس کا پورا وجود اُس کے ساتھ ہوئی درندگی کا ثبوت دے رہا تھا۔

ہٹے آپ۔درید کپکپاہٹ بھری آواز سے کہتا صدف بیگم کو حریم سے دور کرتا ہوا بولا

در

مجھے کچھ نہیں سُننا بس اپنے بیٹے کے لیے کفن کا بندوبست کرے۔دُرید اُن کی بات بیچ میں کاٹتا دھاڑنے والی انداز میں بول کر اپنی پہنی شال اُتار کر حریم کو اچھے طریقے سے پہنائی جس سے اُس کا پورا وجود چُھپ گیا پھر اپنے بازوؤں میں اُٹھانے لگا حریم کا ایسے ڈھیلا ڈھلا سا وجود پھر اُس کا زخموں سے چور چہرہ دیکھ کر دُرید کو اپنا دل پھٹتا محسوس ہو رہا تھا آنکھوں سے وہ منظر ہٹ نہیں رہا تھا جو اُس نے کمرے میں داخل ہوتے حریم کو ایسی حالت میں دیکھا تھا۔

دُرید میری بات تو سنو۔صدف بیگم نے اُس سے کچھ کہنا چاہا مگر دُرید اَن سنی کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر جانے لگا۔

اپنی موت کو دعوت دے دی تابش توں نے۔صدف بیگم گرنے والے انداز میں بیڈ پہ بیٹھ کر بولی دُرید کا اتنا شدت بھرا ردعمل دیکھ وہ جان گئی تھی تابش کو دُرید کے ارتکاب سے سِوائے ایک زات کے کوئی بچا نہیں سکتی۔

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 40

شہباز شاہ کی گاڑی ابھی گاؤں کی حدود سے گزرنے والی تھی جب اُس کا سیل فون رِنگ کرنے لگا۔

السلام علیکم۔ شہباز شاہ نے کال اٹینڈ کر کے سلام کیا کیونکہ کال اُن کے خاص آدمی کی تھی۔

وعلیکم السلام شاہ سائیں غضب ہو گیا۔ دوسری طرف سے بتانے والی بات پہ شہباز شاہ کے ماتھے پہ ان گنت بلوں کا جال بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

گاڑی واپس موڑو۔ شہباز شاہ موبائیل بند کر کے ڈرائیور سے بولے۔

شاہ سائیں کیا ہوا؟ کلثوم بیگم نے بہت ہلکی آواز میں پوچھا۔

حویلی چلو پتا چل جائے گا۔ شہباز شاہ نے تاثر لہجے میں بولے تو کلثوم بیگم نے پھر کوئی اور بات نہیں کی۔

❤❤❤❤❤❤❤

ہمیں پولیس کو انوالو کرنا ہو گا۔ دُرید حریم کو لیکر ہسپتال آیا تھا جہاں سب حریم کی حالت دیکھ کر پہلے اُس کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہے تھے مگر دُرید کو جاننے کے بعد انہوں نے کوئی سوال نہیں کیا تھا مگر اب ڈاکٹر کی اِس بات پہ دُرید جو وٹینگ ایریا میں بیٹھا تھا چونک پڑا تھا۔

پولیس کو کیوں؟ دُرید جس کی آنکھیں شدتِ ضبط کی وجہ سے سرخ ہو گئی تھی وہ اپنے سامنے کھڑی لیڈی ڈاکٹر سے پوچھنے لگی۔

دیکھے پیشنٹ کا ریپ کیا گیا ہے اور ایسے کسس میں پولیس کا ہونے لازمی ہے۔ ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا

ریپ؟ دُرید کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اُس میں سما جائے۔

جی ریپ بہت برے طریقے سے کسی نے اُن کو اپنی درندگی کا نشانہ بنایا ہے اب جب تک پولیس نہیں آجاتی میں ٹریٹمنٹ شروع نہیں کر سکتے۔ڈاکٹر کی بات دُرید کو تپانے کے لیے کافی تھی۔

اُس کے شوہر نے کیا ہے ریپ سن لیا جان لیا اب جلدی سے علاج شروع کرے ورنہ مجھے ایک منٹ نہیں لگے گا اِس پورے ہسپتال کو آگ لگانے میں۔دُرید شیر کی مانند دھاڑا تو ڈاکٹر ڈر کر اُس سے کچھ قدم دور کھڑی ہوئی۔

ج جی۔وہ جلدی سے جواب دیتی وہاں سے بھاگنے والے انداز میں گئ۔جب کی دُرید کا دل حریم کی حالت جان کر پھٹنے کے قریب تھا۔

آپ نے ہمارے ساتھ جو کیا ہے نہ وہ ہم کبھی نہیں بھولے گے ہم آپ کو کبھی معاف نہیں کرے گے ہم بہت دور چلے جائے گی آپ کی زندگی سے اتنا کے آپ ہماری پرچھائی دیکھنے کے لیے بھی ترس جائے گے مگر حریم نام کی کسی چیز لڑکی کا آپ کا سامنا نہیں ہو گا آپ نے ہمارے دل پہ وار کیا ہے ہمیں لہولہان کیا ہے آپ نے جو ہمارے ساتھ کیا ہے نہ

اُس کا احساس آپ کو ان شاءاللہ ایک دن ہو جائے گا مگر تب بہت دور ہو چکی ہو گی اُس وقت آپ کے پاس سِوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں ہو گا۔

مجھے معاف کر دو حریم مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی تم نے ٹھیک کہا تھا میں پچھتا رہا ہوں مگر پلیز تم کہی دور مت جانا مجھے سچ میں بہت تکلیف ہو رہی ہے یا یوں سمجھو جو میں اِس وقت محسوس کر رہا ہوں اُس کے لیے تکلیف لفظ بہت چھوٹا ہے۔دُرید کے کانوں میں حریم کے الفاظ گونجے تو وہ بے بسی کی انتہا کو چھوتا تصور میں اُس سے مخاطب ہوا اُس کے جسم کا ہر ایک عضو حریم کی سلامتی کی دعا مانگ رہا تھا۔

وہ تکلیف آپ محسوس نہیں کر سکتے جو ہم پچھلے ایک ماہ سے برداشت کرتے آئے ہیں اور جواب ساری زندگی سہے گی آپ ہمیں زندہ قبر میں دفنا دیتے مگر یہ شادی نہ ہونے دیتے۔

دُرید کو ایسا لگ رہا تھا جیسے حریم اُس کے سامنے کھڑی اُس پہ دوبارہ سے گرج رہی ہو مگر ایسا نہیں تھا حریم اُس کے پاس نہیں تھی وہ اپنا کہا سچ ثابت کر رہی تھی اُس کو پچھتاوے کے احساس میں ڈال کر سکون سے ہوش و حواس سے بیگانا تھی۔

آپ نے ماما جان کا بدلا ہم سے لیا ہے اگر آپ کو آپ کی محبت نہیں ملی تو آپ نے ہم سے بھی ہماری محبت چھین لی ماما جان سے انتقام لینے کے چکر میں آپ نے ہمیں کہی کا نہیں چھوڑا ہمارے دل میں ہمارے دماغ میں ہمارے جسم میں آپ خون کی مانند ڈورتے ہیں یہ جانتے ہوئے بھی آپ نے ہمارا نکاح کسی اور سے کروادیا ہمیں گنہگار بنادیا۔

میری زندگی کی بہت بڑی غلطی تھی یہ جو میں نے تمہیں اُس حیوان کے ہاتھ سونپا تم تو شروع سے میری زمیداری تھی میں کیوں اپنی زمیداری سے دستبردار ہوا کیوں تمہاری ایک نہ سُنی مگر یہ سچ ہے میں نے کبھی تم سے بدلا نہیں لیا بھلا میں کیوں بابا سائیں کا بدلا تم سے لوں گا تم میرے لیے بہت اہم تھی حریم میں نے تمہارے لیے اچھا سوچا تھا میں چاہتا

تھا تم ہمیشہ خوش رہو اگر مجھے زرہ بھی شک ہوتا میرے ایک ایسے فیصلے پہ تمہارا یہ حال ہو گا تو میں کبھی میں ایسا نہ کرتا۔دُرید بے بسی اپنی آنکھوں کو زور سے میچ کر بولا

پلیز حریم مجھے معاف کر دینا۔دُرید کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا جس کو دُرید خود بھی محسوس نہیں کر پایا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

پریشان ہو؟شازل نے آروش کو بار بار یہاں سے وہاں ٹہلتا پایا تو پوچھا

لالہ مجھے گاؤں جانا ہے۔آروش نے شازل کی بات سن کر کہا

پر کیوں تم تو یہاں اسٹے کرنے والی تھی۔شازل اُس کی بات پہ حیران ہوا

مجھے اچھا محسوس نہیں ہو رہا تھا صبح سے اماں سائیں بابا سائیں دُرید لالہ کو کال کر رہی ہو مگر کوئی بھی کال ریسیو نہیں کر رہا پتا نہیں حریم کیسی ہو گی۔آروش پریشانی کے عالم میں بولی

حریم اُس کا کیا زکر؟شازل نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔

کل خواب دیکھا تو آروش نے تب سے پریشان ہے۔ماہی شازل کی جانب کافی کا مگ بڑھا کر بولی۔

ایک خواب

شازل کی بات اپنے سیل فون پہ آتی کال کی وجہ سے آدھی رہ گئ

کس کا فون ہے؟آروش نے بے چینی سے پوچھا

حویلی سے ہے۔شازل اُس کو جواب دیتا کال ریسیو کرنے لگا۔

ہیلو دیدار لالہ سب خیریت؟شازل نے کال اُٹھا کر کہا

کجھ خیریت نہیں شہر رہتے ہو تم سے یہ نہیں ہوتا گاؤں میں کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں۔دوسری طرف دیدار شاہ نے اُس پہ طنز کیا۔

www.novelsclubb.com

طنز کرنے کے لیے کال کی ہے؟شازل ایک نظر آروش پہ ڈال کر بولا

نہیں بلکہ یہ بتانے کے لیے کال کی ہے کے شام میں حریم کا جنازہ ہے بیوی کے قدموں سے اُٹھنے سے اگر فرصت مل جائے تو جنازے میں شرکت کر لینا۔دیدار شاہ دوبارہ سے طنزیہ کرتا کال ڈراپ کر گیا جب کی اُس کی بات سن کر شازل سمجھ نہیں پایا وہ کیا کہے۔

کیا ہوا لالہ سب ٹھیک ہے؟آروش نے اُس کے نافہم تاثرات دیکھے تو پوچھا

تیاری کر لوں گاؤں کے لیے نکلنا ہے۔شازل سنجیدگی سے دونوں سے کہتا اُٹھ کھڑا ہوا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

مجھے معاف کر دو مجھے نہیں تھا پتا تابش ایسا کچھ کرے گا۔صدف بیگم حویلی آتی کلثوم بیگم کے قدموں میں بیٹھ کر بولی جو ساری حقیقیت جاننے کے بعد پتھر سی ہو گئی تھی۔

غیروں کا وحشیانہ انداز دیکھا تو مگر اپنے بھی ایسے ڈستے ہیں جان کر بڑا افسوس ہوا ہم نے کتنے چاہ سے اپنے آنگن کا پھول تمہارے حوالے کیا تھا اور تم جاہل لوگوں نے کیا کر دیا اُس کو پھول سمجھ کر توڑ ہی دیا۔فاریہ بیگم سخت نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولی اتنی تکلیف تو ان کو اپنے بیٹے کی موت پہ بھی نہیں ہوئی تھی جتنی حریم کی حالت جاننے کے بعد ہو رہی تھی۔

میں شرمندہ ہوں۔صدف بیگم نادم ہوئی۔

تمہارا شرمندہ ہونا ہماری حریم کو پہلے جیسا نہیں بنا سکتا آخری وقت تک وہ بے چاری کہتی رہی مامی جان ہمیں شادی نہیں کرنی ہماری شادی نہ کروائے مگر ہم سب جیسے بہرے بن گئے تھے اُس کی آہ پُکار کو سُنا ہی نہیں تھا۔کلثوم بیگم کے لہجے میں ندامت تھی کیونکہ حریم کی شادی میں اُن کا بڑا ہاتھ تھا۔

تابش معافی مانگ لے گا دوبارہ ایسا نہیں ہوگا۔صدف بیگم کی بات پہ سب کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔

حریم کیا اتنی گی گزری ہے یا اُس کا کوئی ولی وارث نہیں جو تم لوگوں کے ایسے رویے کے بعد ہم دوبارہ سے اُس کو تمہارے حوالے کرے گے حیرت ہے ایسی سوچ آئی بھی کیسے تمہارے دماغ میں۔فردوس بیگم جواب تک خاموش تھی صدف بیگم کی بات پہ بولی۔

مجھے تو دُرید پہ حیرت ہو رہی ہے اور غصہ بھی آرہا ہے کہاں وہ اُس کے کپڑوں سے لیکر جوتوں تک میں احتیاط کرتا ہے پھر جب اتنا بڑا معاملہ ہوا تو دُرید نے کیا تابش کی نیچر جاننے

کی کوشش نہیں کے وہ انسان بھی ہے یا انسان کے روپ میں درندہ۔شبانا کلثوم بیگم کے سامنے پانی کا گلاس رکھتی بولی۔

بس اللہ کرے حریم جلدی ٹھیک ہو جائے ابھی تک تو کوئی تسلی بخش جواب بھی نہیں ملا۔فاریہ بیگم پریشانی سے بولی۔

دُرید ہسپتال میں ہو گا اگر کہی اور ہوتا تو اب تک تابش کے قتل کی خبر آ پہنچی ہوتی۔شبانا ٹیڑھی نظروں سے صدف بیگم کو دیکھ کر بولی

اچھی اچھی باتیں کرو۔فردوس بیگم نے اُس کو ٹوکا

آپ شاید وہ واقعہ بھول چُکی ہے پر مجھے اچھے سے یاد ہے جب دُرید پندرہ اور حریم تین سال کی تھی تو لان میں کھیلتے وقت جب حریم کے پاؤں میں صرف ایک کانٹا چُھبا تھا تو کیسے دُرید نے مالی کی جان عذاب کر دی تھی کے وہ لان کی صفائی ٹھیک سے کیوں نہیں کرتا۔شبانا نے ہاتھ نچا نچا کر بتایا

یاد ہے مجھے اُس دن کے بعد نہ مالی حویلی کے لان میں نظر آیا اور نہ کوئی خبر ملی اُس کی۔ فردوس بیگم اور شبانا کی باتیں صدف بیگم کا دل دھڑکا رہی تھی اُن کو اب حریم کے بجائے اپنے بیٹے کی فکر لاحق ہوئی تھی جو جانے کس کونے میں چُھپ کر بیٹھ گیا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

آج آپ کو اپنے دوست کے پاس جانا چاہیے ہماری بیٹی کو اب واپس آجانا چاہیے ہمارے پاس۔ زوبیہ بیگم ٹی وی دیکھنے میں مشغول دلاور خان سے بولی

ہمم میں بھی یہی سوچ رہا تھا اُس نے کال کر کے کوئی رابطہ بھی نہیں کیا اب تو اتنا وقت بیت چُکا ہے شادی کا ماحول بھی ختم ہو گیا ہو گا۔ دلاور خان اُن کی بات سے متفق ہوئے

پھر آپ آج ہی جائے اور ایسا کرے یمان کو بھی ساتھ لیکر جائے اور ہماری بچی کو واپس لائے۔ زوبیہ بیگم نے عجلت دیکھائی۔

www.novelsclubb.com

کل جاؤں گا ابھی نکلوں گا تو رات ہو جائے گی۔ دلاور خان نے گہری سانس بھر کر کہا

میں نے یمان کا بھی کہا۔ زوبیہ پھر سے بولی

کل دیکھتے ہیں۔ دلاور خان کو اُس دن والی یمان کی حالت کا خیال آیا تو کہا۔

❤❤❤❤❤❤❤

شازل ماہی اور آروش کو حویلی چھوڑتا خود ہسپتال آیا تھا جہاں شہباز شاہ دُرید اور دیدار موجود تھے۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ شازل اُن تک پہنچ کر بولا

حریم کو تابش نے تشدد کا نشانہ بنایا ہے اور پھر روپوش ہو گیا ہے۔ جواب دیدار شاہ نے دیا"

دُرید کی ایسی حالت نہیں تھی کے وہ کچھ بولتا۔

اُس نے ایسا کیوں کیا۔ شازل کو حیرانی ہوئی۔

موت کا شوق چڑھا تھا اِس لیے۔ کاٹ دار لہجے میں اِس بار دُرید نے بتایا۔

جوش میں آکر ہوش نہ گنوا بیٹھنا اِس وقت بس ہمیں حریم کی سوچنی چاہیے تابش کا فیصلہ بعد میں ہو گا۔ دیدار اُس کے اِرادے بھانپتا بولا۔

www.novelsclubb.com

جو ہو چُکا ہے اُس کے بعد سوچنے کی گنجائش نہیں نکلتی۔ دُرید اتنا کہتا اُٹھ کھڑا ہوا۔

آپ کہاں حریم کو جب ہوش آئے گا وہ سب سے پہلے آپ کا نام لے گی۔شازل نے اُس کو اُٹھتا دیکھا تو جلدی سے کہا۔

وہ میرا نام نہیں لے گی۔دُرید کے چہرے پہ عجیب قسم کی مسکراہٹ آئی۔

پر لالہ آپ کا یہاں ہونا ضروری ہے۔شازل نے کہا

میں ایک بہت ضروری کام سے جا رہا ہوں وہ نپٹا لوں اُس کے بعد یہی رہوں گا مگر جب تک میں نہیں آ جاتا تم یہاں سے کہیں اور مت جانا۔دُرید اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا سنجیدگی سے بولا تو شازل نے سر اثبات میں ہلایا۔

❤❤❤❤❤❤❤

حریم ٹھیک تو ہے نہ کوئی خطرے والی بات تو نہیں؟آروش نے کلثوم بیگم سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

سانسیں چل رہی ہیں بس۔کلثوم بیگم نے گہری سانس خارج کی۔

وہ بچی تھی آپ لوگوں نے اچھا نہیں کیا تھا اُس کی شادی کروا کر۔آروش تلخ ہوئی۔

ہمیں تھوڑی پتا تھا میرا بھانجا ایسا نکلے گا۔کلثوم بیگم کے لہجے میں ملال تھا۔

کیا ہم نہیں جا سکتے ہسپتال؟آروش نے آس بھری نظروں سے اُن کو دیکھا

اپنے بابا سائیں سے کہو کیا پتا وہ تمہیں آنے کی اِجازت دے وہاں کسی عورت کا ہونا بھی ضروری ہے۔کلثوم بیگم نے کہا

میں شازل لالہ سے کہتی ہوں مجھے لینے آئے۔آروش فورن سے اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

آرو میں ابھی نہیں آ سکتا تم تھوڑا انتظار کرو تھوڑی دیر تک میں آ جاؤں گا تمہیں لینے ابھی دُرید لالہ نے کہا ہے میں ہسپتال سے باہر نہ جاؤں جب تک وہ نہیں آ جاتے۔آروش نے شازل کو کال کی تو شازل نے کہا

www.novelsclubb.com

لالہ ہسپتال نہیں؟آروش کو حیرانی ہوئی۔

وہ کسی کام کا کہہ کر گئے ہیں۔شازل نے بتایا۔

آپ کو نہیں جانے دینا چاہیے تھا۔آروش فکر مندی سے بولی

کیوں جانے نہیں دیتا؟ شازل کوریڈور میں آتا پوچھنے لگا۔

دُرید لالہ حریم کی وجہ سے ٹینس ہو گے وہ جانے اب کہاں اور کیا کرینگے اگر تابش لالہ اُن کے ہاتھ آ گئے تو دُرید لالہ تو ان کی بوٹی بوٹی کر کے کتوں کے سامنے کرینگے۔ آروش نے کہا

وہ اِسی قابل ہے پانچ گھنٹے سے کسی ڈاکٹر نے حریم کی طرف سے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا اُس نے حیوان نے بہت بُرا کیا ہے اُس کو جینے کا کوئی حق نہیں۔ شازل سر جھٹک کر بولا

❤❤❤❤❤❤❤

کوئی ہے؟

پلیز مجھے باہر نکالو۔

www.novelsclubb.com

اندھیرے کمرے میں کُرسی پہ بندھا تابش زور زور سے جانے کتنے وقت سے چلا رہا تھا مگر کوئی اُس کی فریاد سُننے والا نہیں تھا وہ شہر بھاگنے کے چکر میں تھا مگر کچھ لوگوں نے اُس کو یہاں قید کر لیا تھا۔

تمہیں کیا تمہارے جسم سے روح تک آج نکل جائے گی۔کسی کی بھاری سرد آواز سن کر تابش کا گلا خشک ہوا۔

ددرید لالہ ؟تابش نے اٹک اٹک کر اُس کا نام لینے لگا اُس کا پورا وجود کانپ اُٹھا تھا دُرید کی آواز سن کر۔

خبر دار جو مجھے لالہ کہا بھی تو۔دُرید ایک جست میں اُس تک پہنچتا اُس کا گلا دبوچ کر بولا۔

م مم معاف کک کر دے۔تابش کے گلے سے بمشکل آواز نکلی۔

چٹاخ

چٹاخ

معافی تمہیں لگتا ہے میں تمہیں معافی دوں گا کمینے انسان میں آج تمہیں جان سے مار دوں گا۔دُرید اُس کا گلا چھوڑ کر اُس کا چہرہ تھپڑوں سے لال کرتا ہوا غرایا۔

غصہ آگیا تھا پر میں دوبارہ ایسے نہیں کروں گا بس ایک موقع دے۔تابش منت پہ اُتر آیا

وارننگ دی تھی میں نے تمہیں پر تم سمجھنے والی ہڈی نہیں ہو خود تم نے اپنی موت کو دعوت دی ہے۔دُرید اُس کو بالوں سے پکڑتا نفرت سے اُس کو دیکھ کر بولا۔

نہیں لالہ خدا کے واسطے مجھے مت مارنا میں حریم سے م

چٹاخ

حریم کا نام بھی اپنی گندی زبان سے لیا تو زبان کاٹ کے ہاتھ میں دے دوں گا۔دُرید پھر سے اُس کے چہرے پہ تھپڑوں اور مکوں کی برسات کرتا ہوا بولا۔

میں کل بہک گیا تھا۔تابش کو اپنے کان سائیں سائیں کرتے محسوس ہو رہے تھے دُرید کی مار کی وجہ سے مگر اپنی سی کوشش کے شاید وہ اُس پہ رحم کھا جائے۔

پانی لاؤ۔دُرید اُس کی بات نظر انداز کرتا تیز آواز میں بولا تو دو سے تین آدمی گرم پانی کی بڑی بالٹی لائے جس کو دیکھ کر تابش کا رنق فق ہونے لگا اُس کو دُرید کے اِرادے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔

نہیں نہیں۔ گرم پانی کی بالٹی دیکھ کر تابش اپنا سر نفی میں ہلانے لگا۔

اِس کے اُپر گراؤ پانی کی ساری بالٹی۔دُرید نے حکم صادر کیا تو تابش اُٹھنے کی کوشش کرنا لگا مگر رسیوں میں بندھے ہاتھوں کی وجہ سے وہ کچھ کر نہیں پایا۔

آآہ آہ

رررح ممم کرے

آآہ

ان آدمیوں نے جیسے ہی تابش کے اُپر گرم پانی گرایا تو تابش کی دلخراش چیخ گونج اُٹھی اُس کو اپنا سارا جسم گرم پانی سے جھلستا محسوس ہو رہا تھا مگر دُرید کو جیسے سکون مل رہا تھا اُس کی آہوں پُکار سن کر۔

لڑکیوں پہ تو بڑی اپنی مردانگی دیکھاتے ہو اور اب یہی پہ تمہاری بس ہو گئی۔وہ آدمی اپنا کام کر کے چلے گئے تو دُرید مصنوعی افسوس سے اُس سے بولا پر تابش میں اتنی سکت نہیں تھی کے وہ کچھ بولتا۔

www.novelsclubb.com

تمہیں پتا ہے تابش اتنی سی تھی حریم۔دُرید نے اپنے دونوں ہاتھوں کے اِشارے سے اُس کو بتایا۔تابش مندی مندی آنکھوں سے اُس کو دیکھ رہا تھا مگر سوچنے سمجھنے کی صلاحیت اُس کی مفلوج ہو چکی تھی۔

پھپھو مریم نے اپنے کمرے میں مجھے بُلایا تھا اور کہا تھا دُرید یہ میری پھول جیسی بچی اب تمہاری زمیداری ہے اُس کی آنکھوں میں کبھی آنسو آنے نہ دینا تب سے میں اُس کو ہر سرد دھوپ چھاؤں سے بچاتا آرہا تھا اُس پہ ایک خراش مجھے برداشت نہیں ہوتی تھی پر میرے ایک غلط فیصلے سے وہ پھول پوری طرح سے مرجھایا گیا ہے جہاں میں ایک خراش برداشت نہیں کر سکتا تھا وہاں تم نے اُس کا پورا وجود زخموں سے چور کر دیا ہے تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں معاف کروں گا تم نے اُس کو بس جسمانی تکلیف نہیں دی تابش اُس کو اندر سے بھی پوری طرح سے توڑ دیا ہے میں کیسے اُس کو سمیٹوں گا اور تمہیں کس کس غلطیوں کی معافی دوں گا میں نے ہمیشہ اُس کو خوش دیکھنا چاہا دُنیا کی ہر خوشی اُس کے قدموں میں رکھنا چاہا اور تم نے کیا کیا؟اُس کے سامنے تکلیفوں کا پہاڑ سامنے کیا میرا دل پھٹنے کے قریب ہو رہا ہے جب جب دماغ میں یہ خیال آرہا ہے کے وہ رات کو کتنا تڑپی

ہو گی کتنا احتجاج کیا ہو گا کتنی چیخی ماری ہو گی پر تم نے اُس معصوم پہ رحم نہیں کھایا تو مجھ سے کیسے رحم کی اُمیدیں لگا رہے ہو۔دُرید برفیلے لہجے میں کہتا اپنی جیب سے پستول نکالی۔

نہیں نہی نہیں۔تابش کی آنکھیں خوف کے مارے پھیل سی گئی تھی جب کی دُرید کی آنکھوں میں شیطانی چمک تھی اُس نے اپنے پستول کا ٹریگر دبایا۔

ٹھاہ

ٹھاہ

ٹھاہ

ٹھاہ

دُرید بنا اُس کی حالت پہ رحم کھاتا چھ کی چھ گولیاں اُس کے سینے میں پیوست کی۔جس سے تابش کا سر ایک طرف کو لڑھک سا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اِنّا للّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون

دُرید پستول دوبارہ اپنی جیب میں رکھتا حقارت بھری نظروں سے اُس کا مردہ وجود دیکھ کر بڑبڑایا

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 41

حریم کیا ہوا رو کیوں رہی ہو؟ دُرید شاہ دس سالہ حریم سے پوچھنے لگا

دُرلا آروش آپی نے امیں مالا۔ حریم نے روتے ہوئے دُرید سے آروش کی شکایت کی جو مٹی کے برتن بنانے میں مصروف تھی

www.novelsclubb.com

امیں نہیں ہمیں ہوتا ہے اور مالا نہیں مارا ہوتا بولنا نہ آتا ہو تو بندے کو چاہیے خاموش رہے۔

سولہ سالہ آروش نے اُس کو گھور کر کہا تو حریم اور زور سے رونے لگی۔

آروش۔ دُرید نے مصنوعی گھوری سے اُس کو نواز کر حریم کو اپنے ساتھ لگایا

لالہ یہ ایک نمبر کی جھوٹی ہے خود اِس نے میرے سارے محنت سے بنائے ہوئے برتن توڑے ہیں اور اب میسنی بن کر آپ کو میری شکایت لگا رہی ہے اگر ایسا رہا تو میں نے سچ میں اِس کے کان کے نیچے زور سے تھپڑ لگانا ہے۔آروش غصے سے اپنی ناک پُھولا کر بولی

ام جھوٹے نہیں۔ حریم نے احتجاج کیا۔

سؤ جھوٹے مرے ہو گے جب تمہارا جنم ہوا ہو گا۔آروش نے پھر سے کہا

حریم علی جھوٹ نہیں بولتی۔ حریم ہونٹ لٹکا کر کیوٹ سی شکل بنائی تو دُرید کو بے ساختہ اُس پہ پیار آیا تبھی جھک کر اُس نے حریم پہ ماتھے پہ بوسہ دیا

حریم علی کا یہی سب سے بڑا جھوٹ ہے کے وہ جھوٹ نہیں بولتی۔آروش نے اُس کو تپایا

دُرلا۔ حریم پھر سے روتی دُرید کے سینے میں چہرہ چُھپانے لگی

www.novelsclubb.com

میں تمہیں تھپڑ ماروں گا آرو کیوں تنگ کر رہی ہو حریم کو یہ تو بچی ہے تم تو بڑی ہو نہ۔دُرید حریم کے بال سہلاتا ہوا اُس سے بولا

جی نہیں ہم بچی وہ بھی چھوٹی سی کاکی سی کل ہی تو جنم ہوا تھا میرا۔آروش فورن بولی

کل کیوں تمہارا تو صبح جنم ہوا تھا بس صحتمند ہونے کی وجہ سے یہاں آ گئی مٹی کے برتن بنانے۔دُرید اُس کو گھور کر بولا

لالہ مجھے یوں گھورے مت میں بتا رہی ہوں بابا سائیں کو آپ کی شکایت لگاؤں گی۔آروش نے اپنی طرف سے دُرید کو دھمکایا

ماما جان کی چمچی۔حریم منہ بسور کر بولی تو دُرید نے لب دانتو تلے دبائے اپنی مسکراہٹ دبائی جب کی آروش کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

خود کیا ہو تم دُرید لالہ کی چمچی۔آروش اُٹھ کر اپنے مٹی والے ہاتھ اُس کے گال پہ لگا کر بولی۔

دُرلا کی آرو جیلس ہو رہی ہے۔حریم نے چڑایا

میں ابھی بابا سائیں سے کہتی ہوں کے آپ دونوں کی کلاس لگائے ٹھنڈ میں آج کی رات آپ دونوں کو ننگے پاؤں لان میں کھڑا کرے تب پتا چلے گا آروش شاہ سے پنگا اِز نیور چنگا۔آروش باہر کی جانب بڑھتی ہوئی۔

او چھوٹا پیک بڑا دھماکا حریم کا نام مت لینا۔دُرید نے اُس کو جاتا دیکھا تو کہا

سب سے پہلے تواِس میسنی کا نام لوں گی۔آروش دُرید کی بات پہ پلٹ کر بولی۔

آگے جا کر تمہارا نام جھوٹوں لی لیسٹ میں سر فہرست ہو گا۔دُرید تپ اُٹھا۔

جی نہیں یہ اعزاز تو آپ چہیتی حریم کا ہے میں کیوں کسی کی جگہ لینے لگی آروش شاہ کسی کی جگہ لیتی نہیں بلکہ خود کی جگہ بناتی ہے۔آروش شانِ بے نیازی سے کہتی باہر کو بھاگو۔

باتوں میں تواِس کا کوئی ثانی نہیں۔دُرید اُس کی اتنی ڈائیلاگ بازی پہ حیران ہو رہا تھا۔

تھاراوت تیوی دے کے گی تو ایشا ہوتا نا۔(سارا وقت ٹی وی دیکھے گی تو ایسا ہو گا نہ) حریم نے دُرید کی معلومات میں اُضافہ کیا۔

تمہیں بڑا پتا ہے۔دُرید اُس کی ناک دبا کر بولا۔

تیوں تی ام بی اُن تے سات ہوتے اے۔(کیونکہ ہم بھی اُن کے ساتھ ہوتے ہیں) حریم اُس کے کان کے پاس آتی بتانے لگی۔

www.novelsclubb.com

اچھا یہ بتاؤ آرو نے کہاں مارا؟جو تم اتنا روئی۔دُرید کچھ سنجیدہ ہوا۔

وہ یہاں بازوں پہ انہوں نے اپنا ناخن دبایا۔ حریم پھر سے رونے والی شکل بنائے بتانے لگی۔ تو دُرید عش عش کر اُٹھا

سیریسلی حریم آرو کے ناخن تو بہت چھوٹے ہیں تم جو اتنا روئی میں نے سوچا خدانخواستہ آرو نے تمہارا سر تو نہیں پھاڑ دیا۔ دُرید اُس کے دونوں بازوں چیک کرتا بولا جہاں کوئی چوٹ یا ناخن تک کا کوئی نشان نہیں تھا۔

آپ تو لگے تو پتا چلے۔ (آپ کو لگے تو پتا چلے) اتنی درد ہوتی ہے۔ حریم ناراض لہجے میں بولی۔

اچھا درد ہوا ہو گا مگر حریم بہادر بنو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں میں رویا نہیں کرتے کہو اب حریم بڑی ہو کر بہادر بنے گی۔ دُرید نے نرمی سے اُس کو سمجھانے کی خاطر کہا تو حریم زور زور سے نفی میں سر کو جنبش دینے لگی۔

کیوں نہیں کہو گی بولو۔ دُرید نے تھوڑا سختی سے کہا

ام بادر نہیں آپ تی ٹیوی بنے گے۔ (ہم بہادر نہیں آپ کی بیوی بنے گی) حریم نے منہ پُھلا کر کہا

کیا کیا بنوں گی؟دُرید کو سمجھ نہیں آیا

ٹیوی وہی جو ماما جی تی مامی جی ہیں وہ ہی ام آپ تی بنے گی۔(بیوی وہی جو ماما جی کی مامی جی ہیں وہ ہی ہم آپ کی بنے گی۔دس سالہ حریم اب قدرے شرما کر بولی تو ساری بات سمجھ آنے کے بعد دُرید کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا

ٹی وی تم تیوی بولتی ہو اور بیوی کو تم ٹیوی بول رہی ہو حریم یار اب مجھے تمہاری فکر ہو رہی ہے ماشااللہ سے دس کی ہو مگر تمہارا توتلہ پن نہیں جا رہا اگر بیس سال کے ہونے کے بعد بھی تم ایسی رہی نہ تو آرو نے سچ میں تمہارا مزاق اُڑا اُڑا کر جینا دشوار کرنا ہے لگتا ہے مجھے تمہارا چیک اپ کروانا پڑے گا۔دُرید ہنس کر بولا

ام مجاق نہیں ترر ہے۔حریم بُرا مان گئی۔

مجھے پتا ہے آپ مذاق نہیں کرتی آپ بہت سیریس بندی ہے آپ مزاق کو بھی مزاق نہیں بلکہ سیریسلی لیتی ہیں مگر لگتا ہے تمہیں انار زیادہ کِھلوانا پڑے گا اور چیک اپ بھی کروانا پڑے گا تاکہ توتلہ پن تو ختم ہو۔دُرید مسکراہٹ ضبط کرتا بولا

چھوٹے سائیں شاہ سائیں آپ کو بُلا رہے ہیں۔ حریم کچھ کہنے والی تھی جب وہاں ملازمہ سر جھکا کر دُرید سے بولی۔

حریم لگتا ہے تمہارے ماما جی چچی نے ہماری چغلی دی ہے اب ہمیں واقع ساری رات لان میں گزارنی ہو گی۔ دُرید افسوس بھری شکل بناتا حریم سے بولا تو وہ کھی کھی کر کے ہنسنے لگی۔

. . . . . .

ہسپتال سے کال آئی تھی شازل سائیں آپ کو ہسپتال آنے کا بول رہے۔ دُرید ماضی کی یادوں میں کھویا ہوا تھا جب ایک آدمی نے اُس کو بتایا تو ہوش حقیقت کی دُنیا میں پہنچا۔

ہمم تم جاؤ۔ دُرید سنجیدگی سے اُس کو بولا تو وہ سر کو جنبش دیتا چلا گیا۔

ایک ناخن لگنے پہ اتنا روتی تھی اتنی ساری تکلیف کیسے برداشت کی ہو گی تم نے۔ دُرید آج خود کو بہت بے بس پا رہا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

چٹاخ

خاموش کوریڈور میں تھپڑ کی آواز زور سے گونجی تھی جو شہباز شاہ نے دُرید کے آتے ہی اُس کے گال پہ رسید کیا تھا۔

باباسائیں۔شازل نے اُن کو روکنا چاہا

چپ کوئی نہیں بولے گا۔شہباز شاہ نے ہاتھ کے اِشارے سے اُس کو خاموش رہنے کا کہا۔

تمہیں پتا ہے دُرید تم نے کیا حماقت کی ہے قتل کر دیا تم نے اِس کا انجام جانتے ہو۔شہباز شاہ کی بات پہ دیدار اور شازل کو شدید قسم کا حیرت سے جھٹکا تھا۔

قتل وہ بھی لالہ نے۔شازل کو یقین نہیں آرہا تھا۔

پہلا قتل نہیں کیا تمہارے لالہ جو اتنا حیران ہو رہے ہو۔دیدار شاہ نے اُس کی بڑبڑاہٹ سُنی تو کہا۔

www.novelsclubb.com

تو میں اور کیا کرتا اُس کو زندہ زمین پہ چلنے پِھرتے دیکھتا اِسے انسان کا انجام ایسا ہی ہونا چاہیے جو عورتوں کو کمزور لاچار بے بس سمجھتے ہیں ان کو جینے کا کوئی حق نہیں عورت کی پیٹ سے پیدا ہو کر عورت کو ہی اپنے پیروں کی جوتی سمجھنے لگتے ہیں میری نظر میں اُن کا کام تمام کرنا

ہی عقلمندی ہے۔دُرید آہستہ مگر سخت لہجے میں بولا اُس کو اپنے عمل پہ کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔

مگر لالہ قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔شازل افسوس بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

تم اب دین کا درس دینے نہ لگ جانا۔دیدار شاہ نے اُس کو ٹوکا۔

قتل کرنا گناہ ہے تو کسی معصوم کو اپنی درندگی کا نشانہ بنانا کیا ثواب کا کام ہے ساری رات اُس کو تشدد کا نشانہ نیکی کا عمل ہے۔دُرید اُس کی بات سن کر سرد لہجے میں بولا تو شازل خاموش ہو گیا۔

ٹھیک تمہاری بات دُرست ہے ایسے تو جانے کتنے مرد تمہیں ملے گے جو آتی جاتی لڑکیوں کو اپنی حوس کا نشانا بناتے ہیں کوئی مرد اپنی بیوی کو مارتا پیٹتا ہے بہتان بازی کرتا ہے تو ان کا کیا کرو گے انہیں بھی جاؤ اور جا کر قتل کر دو ایک کے مرنے سے کیا ہو گا آج ایک مرا ہے کل دوسرا پھر تیسرا ایک کے مرنے سے بُرائیاں ختم نہیں ہو جاتی دُرید اور نہ لوگ پھر گناہ کرنا چھوڑ دیتے اگر کسی ایک کی موت دوسرے کے لیے عبرت کا نشان ہوتی نہ تو آج کہی

کوئی گناہ کوئی بُرائی تمہیں نظر نہ آتی اگر لوگوں کو عبرت لینی ہوتی تو قرآن سے لیتے توبہ کر لیتے۔ شہباز شاہ نے کرخت آواز میں کہا تو اُس نے اپنا سر جھٹکا

میری نظر کے سامنے اگر اُن کو گزر ہو گا تو میں وہ بھی کروں گا چاہے پھر مجھے پھانسی ہوتی یا عمر قید حریم کے ساتھ جو ہوا میں نے فلحال بس اُس کا حساب لیا ہے تاکہ کل دوسرا تابش پیدا نہ ہو تابش کو نہ اب غسل نصیب ہو گا اور نہ قبر نہ ہی اُس کا جنازہ ہو گا نہ کوئی اُس کے لیے جنازہ نماز ادا کرے گا۔ دُرید پھنکارا۔

ہمارے یہاں کوئی قانون نہیں ہوتا دُرید ہم اپنے گاؤں کے جج بھی خود ہوتے ہیں اور وکیل بھی ہمارا فیصلہ کوئی کورٹ یا پولیس والے نہیں کرتے یہ سب ہمارے گاؤں کے معزز لوگ کرتے ہیں اور تم نے چاہے جو کچھ کیا جس کے لیے بھی کیا اُس کا حساب تو الگ سے ہو گا۔ دیدار کی بات پہ شازل کے دماغ میں کچھ کلک ہوا

www.novelsclubb.com

کیا ایک بار پھر سے جرگہ بیٹھایا جائے گا۔ شازل جیسے دیدار شاہ کی ساری بات سمجھ گیا۔

ظاہر ہے دوسری پارٹی خاموش تو نہیں رہے گی۔ دیدار شاہ نے کہا۔

جرگہ بیٹھانے سے پہلے اُن کو ڈوب کر مر جانا چاہیے کیونکہ اُن کو جرگے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا سِوائے زلت کے۔دُرید کو کوئی فرق نہیں پڑا۔

ایکسکیوزمی پلیز شور مت کرے مریض ڈسٹرب ہو رہے ہیں۔پاس سے گزرتی نرس نے اُن کی آواز سُنی تو کہا

حریم کیسی ہے؟دُرید نے بے چینی سے پوچھا

کون حریم؟نرس نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

جس کو ابھی آپ لوگوں نے روم نمبر ٹو نٹی فائیو میں شفٹ کیا ہے۔اِس بار شازل نے سمجھایا۔

جی وہ ابھی خطرے سے باہر نہیں وہ کوئی رسپانس نہیں کر رہی جیسے اُن کے اندر جینے کی تمنا نہ ہو وہ مزید جینا نہیں چاہتی۔نرس نے بتایا

وہ کیا چاہتی ہے اور کیا نہیں اُس کی پرواہ کرنے کے بجائے ٹھیک سے علاج کرے آپ کو گ۔دُرید نرس کی بات سن کر بھڑک اُٹھا۔

جی ہم وہ ہی کر رہے ہیں۔نرس گڑبڑا کر بول کر وہاں سے چلی گئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

جس طرح جھنگل میں آگ پھیلتی ہے ٹھیک اُسی طرح دُرید نے تابش کا قتل کر دیا یہ بات پورے گاؤں میں پھیل چُکی تھی جس سے حویلی میں جہاں پہلے ہی غم کے بادل تھے اب مزید بڑھ گئے تھے۔

مجھے پتا تھا یہی ہو گا۔شبانا سب پہ ایک نظر ڈال کر بولی اُس کا لہجہ خاصا طنزیہ سے بھرپور تھا۔

نجومی جو ہیں۔آروش کا اُس کا انداز پسند نہیں آیا۔

اپنے لیے دعا کرو اب جرگہ بیٹھے گا تو سب سے پہلے ونی مانگے گے۔شبانا نے شیطانی نظروں سے اُس کو دیکھ کر مصنوعی فکر مندی چہرے پہ سجا کر کہا

سید زادیاں ونی میں نہیں جایا کرتی اگر مجھے اپنے لالہ کے لیے جانا بھی پڑا تو شوق سے جاؤں گی آپ کو میری فکر مندی میں گھُلنے کی ضرورت نہیں۔آروش نے بے تاثر لہجے میں کہا تو شبانا کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

آروش کے پاس بیٹھی ماہی نے رشک سے اُس کا پر سکون چہرہ دیکھا تھا۔

اُن کا تعلق شاہ خاندان سے ان کو چاہیے ایسی رواج ایسے قانون ختم کریں اگر خدانخواستہ کل کلاں اُن کی بیٹی قصاص کے نام پہ جائے وہ بھی غیر سید کے پاس تو وہ کیا کریں گے۔

ماہی کو ماضی میں کہے اپنے جُملے یاد آئے تو اُس نے شرمندگی سے اپنا سر نیچے کر لیا اُس کو آج اپنے الفاظوں پہ پچھتاوا ہو رہا تھا۔

کلثوم آپا۔ وہ سب عورتیں ہال میں بیٹھی ہوئی تھی جب صدف بیگم اُجڑی ہوئی حالت میں حویلی داخل ہوئی۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا؟ فردوس بیگم نے سپاٹ تاثرات سے پوچھا

کیاہوا یہ سوال ابھی بھی پوچھنا بنتا ہے میرا بڑا بیٹا تم حویلی والوں نے مارا ہے وہ کہاں ہیں مجھے اپنے بیٹے کا آخری دیدار کرنا ہے دُرید سے کہے مجھے اپنا بیٹا لا کر دے۔ صدف بیگم چیخ چیخ کر بولی۔

آپ خالہ جان اُس وقت کہاں تھی جب حریم پہ اتنا ظلم ہو رہا تھا ہمیں آپ حریم پہلے جیسی واپس کر دے پھر آپ جانے اور آپ کا بیٹا۔ آروش اپنی جگہ سے اُٹھتی اُن کے سامنے آئی۔

دیکھو آروش اگر مجھے میرا بیٹا نہ ملا تو میں جرگہ بیٹھاؤں گی۔ صدف بیگم سب پہ نظر ڈال کر دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔ ماہی پریشانی سے سب کو دیکھنے لگی اُس کو اپنی موجودگی مس فٹ لگ رہی تھی۔

جرگہ بیٹھانے کا کوئی فائدہ نہیں صدف جو تمہارے بیٹے نے کیا تھا اُس حساب سے جرگہ ہم لوگوں کو بیٹھانا تھا پر دُرید نے خود ہی کام پورا کر دیا اِس لیے تمہاری کوششیں رائیگان جاری گی۔ کلثوم بیگم نے سرد لہجے میں کہا

آپ تو میری بہن ہیں پھر بھی ایسی باتیں بول رہی ہیں۔ صدف بے یقین نظروں سے اُن کو دیکھنے لگی۔

میں تمہاری بہن ہوں اِس بات کا افسوس مجھے تا عمر رہے گا ابھی یہاں سے چلی جاؤں ہم سب پہلے سے ہی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ کلثوم بیگم نے سنجیدگی سے کہا۔

میرا بیٹا قتل ہوا ہے۔ وہ چیخ پڑی۔

ہمارے حریم اُس کا کیا جو آپ کے بیٹے نے اُس کے ساتھ کیا قصور کیا تھا اُس کا وہ تو معصوم تھی۔ آروش کو اُن کا میرا بیٹا میرا بیٹا کہنا پسند نہیں آیا۔

تم نے اپنے بیٹے کی اچھی پروش نہیں کی کم سے کم اُس کو عورت کی عزت کرنا تو سکھاتی تا کہ وہ اپنی عورت کی عصمت نہ لوٹتا۔ فاریہ بیگم جد درجہ ٹھنڈے لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

یمان تم کیا مصروف ہو؟ دلاور خان نے یمان کو موبائیل میں مصروف دیکھا تو پوچھا

نہیں بس وہ آن لائن ٹِکٹ بُک کروا رہا تھا۔

آج رات میرا شو ہے لاہور میں۔ یمان نے بتایا۔

اچھا مطلب بزی ہو۔ دلاور خان اُس کی بات سننے کے بعد بولے۔

ابھی ایک گھنٹہ فری ہوں آپ کو کوئی کام ہے تو بتادے۔ یمان نے کہا

میں گاؤں جارہا تھا اپنی امانت لینے سوچا تمہیں ساتھ لے چلوں پر اگر تم لاہور جانے کی تیاری میں ہو تو ٹھیک ہے پھر میں خود چلا جاتا ہوں۔ دلاور خان نے کہا

آپ ہمیشہ امانت لفظ یوز کرتے ہیں آپ کی امانت ہے کیا؟ یمان نے آج پوچھ لیا۔

میری بیٹی۔ دلاور خان نے بتایا۔

بیٹی؟ یمان کے چہرے پہ نا سمجھی والے تاثرات نمایاں ہوئے۔

ہاں بیٹی جب یہاں آئے گی تو مل لینا۔ دلاور خان نے مسکراہٹ سے جواب دیا

www.novelsclubb.com

اوکے۔ یمان نے کندھے اُچکائے۔

آپ کے پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔ڈاکٹر کی بات نے جیسے سب پہ خاص طور پہ دُرید کے جسم میں نئی روح پھونک دی ہو۔

میں مل سکتا ہوں؟دُرید نے پوچھا

جی مگر کوئی اسٹریس والی بات اُس کے سامنے مت کیجئے گا۔ڈاکٹر نے ہدایت کی تو دُرید سر اثبات میں ہلاتا اُس سے ملنے جانے والا تھا مگر شہباز شاہ نے اُس کا بازوں پکڑا۔

بابا سائیں؟دُرید سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھنے لگا۔

بیوہ کر دیا ہے تم نے اُس کو عدت میں بیٹھے گی وہ اب تو تمہارا چار ماہ دس دن اُس سے کوئی ملنا نہیں ہو گا۔شہباز شاہ کی بات کسی بم کی طرح اُس پہ گری وہ ساکت نظروں سے شہباز شاہ کو دیکھنے لگا جو بلکل سنجیدہ تھے۔

www.novelsclubb.com

میں اتنا وقت اُس سے دور کیسے رہوں گا مجھے حریم کو سنبھالنا ہے۔دُرید کی زبان لڑکھڑاہٹ کا شکار ہوئی۔

تم نے حریم کا خیال کیا اُس کا یہ مطلب نہیں ہوتا تم اُس کے لیے محرم بن گئے ہو وہ تمہاری ہے تو کزن نہ اُس کا تم سے پردہ بنتا ہے میں نے پہلے کبھی حریم سے نہیں کہا وہ تم سے اپنا

چہرہ چُھپائے کیونکہ میں یہ نہیں چاہتا تھا وہ یہ سمجھے کے ہم اُس سے پیار نہیں کرتے یا وہ کسی غلطفہمی کا شکار بنے تمہارا پہلے جو کوئی اُس پہ حق تھا وہ اُس دن ختم ہو گیا تھا جس دن تم نے اُس کو تابش کے ساتھ رخصت کیا تھا تم اُس کے لیے نامحرم ہو اور حریم کے عدت کے دن ہیں غلطی سے بھی اُس کے سامنے مت آنا۔ شہباز شاہ ایک کے بعد ایک جھٹکا دُرید کو دیتے رہے۔ دُرید بس بے بسی سے اُن کو دیکھنے لگا جب کی شازل اور دیدار خاموش تھے کیونکہ اُن کو پتا تھا شہباز شاہ درست بات کر رہے تھے۔

چار ماہ بہت بڑا عرصہ ہے حریم کو میری ضروری ہے۔ دُرید نے احتجاج کیا

اُس کو تمہاری ضرورت تھی دُرید پر تب تم نے اپنا ہاتھ چھڑوا لیا میں اُس بچی کے سامنے پہلے سے ہی شرمندہ ہوں وہ بھی تمہاری وجہ سے اب جب تم اُس کے لیے فکر مندی دیکھا رہے ہو مجھے غصہ آرہا ہے۔ شہباز شاہ نے طنز یہ کیا۔

www.novelsclubb.com

اُس کے اور میرے درمیان نامحرم والا فرق نہیں۔ دُرید سر جھکا کر بولا

کیوں نہیں ہے فرق ہے فرق وہ تمہاری لگتی کیا ہے جب اُس کا نکاح ہو رہا تھا نہ تب اُس کے پانچ منٹ پہلے میں نے تم سے کہا تھا حریم سے خود نکاح کر لوں مگر تب نے میری بات نہیں سُنی تو بس اب تمہارا کوئی تعلق نہیں حریم سے۔ شہباز شاہ سختی سے بولے

آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے میرا آپ لوگوں سے زیادہ اُس پہ حق ہے میں نے بچپن سے اُس کو پالا ہے۔ دُرید کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے۔

حریم جس حال میں ہے وہ خود تمہاری شکل دیکھنا نہیں چاہے گی حریم سے تم بے فکر ہو جائے آروش تم سے زیادہ اچھے طریقے سے خیال رکھے گی۔ شہباز شاہ نے دو ٹوک کہا

حریم بس میرے قریب رہی ہے۔ دُرید پھر سے بولا

آروش حریم کی آئیڈیل رہی ہے وہ ہمیشہ سے اپنا وقت آروش کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی اور اب وہی ہو گا جو حریم چاہے گی۔ شہباز شاہ نے جیسے پورا پلان ترتیب دے رکھا تھا۔

زیادتی ہے میرے ساتھ آپ دوبارہ میرے ساتھ کر رہے ہیں۔ دُرید نے کہا

زیادتی وہ ہے جو حریم کے ساتھ ہوئی ہے اور دُرید تم ضد کیوں کر رہے ہو چچا جان کے ساتھ کیا تم بھول گئے ہو ہمارے خاندان کے رسم و رواج کو حریم نے دس سال کی عمر میں

مجھ سے شازل سے دلدار لالہ سے سب سے پردہ کرنا شروع کیا تھا مگر تمہارے کمرے میں وہ جب چاہے آجایا کرتی تھی جس حال میں بھی وہ ہو اُس بات پہ سب کو اعتراض تھا مگر پھر بھی کسی نے کچھ نہیں کہا کیونکہ تم نے بچپن سے لیکر اُس کا خیال رکھا تھا مگر اب حالات پہلے جیسے نہیں ہے تم زیادہ نہیں تو حریم کی عدت ختم ہونے تک کا صبر کرو۔اِس بار نے دیدار نے سنجیدگی سے کہا

تمہیں اگر لگتا ہے تمہیں دیکھ کر حریم تم سے لپٹ جائے گی اور پہلے کی طرح سب کی تمہارے ساتھ شکایت کرے گی تو یہ تمہاری خام خیالی ہے۔ شہباز شاہ نے جیسے اُس کے دل پہ وار کیا دُرید سے اُن سب کی باتیں برداشت سے باہر ہو رہی تھی تبھی بنا کچھ کہتا وہاں سے نکلتا ہسپتال سے باہر چلا گیا۔اُن سب کی باتوں سے اُس کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا کتنا انتظار کیا تھا اُس نے کے حریم کو ہوش آئے اور جب اتنے وقت بعد ہوش آیا بھی تو کوئی اُس سے ملنے نہیں دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 42

شہباز شاہ حریم کے پاس آئے تو اُس کو آنکھیں موند کر لیٹا پایا انہوں نے حریم کو دیکھ کر گہری سانس خارج کی اور چلتے ہوئے اُس کے پاس آئے۔

حریم۔ شہباز شاہ نے آہستہ سے اُس کا نام لیا مگر حریم کے وجود میں کوئی جنبش نہ ہوئی۔

حریم بات کرو مجھ سے۔ شہباز شاہ نے اُس کے ڈرب لگے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔

ماما۔ حریم کے ہونٹ پھڑپھڑائے۔

میں یہی ہوں میرا بچہ۔ شہباز شاہ نے اُس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھا تو حریم نے اپنی آنکھیں کھولی تو اُس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

www.novelsclubb.com

روتے نہیں میرا بچہ آپ تو بہادر ہو نہ۔ شہباز شاہ نے اُس کے آنسو صاف کیے تو حریم نفی میں سر کو ہلانے لگی۔

آروش آرہی ہے آپ سے ملنے پریشان مت ہو۔ شہباز شاہ نے کہا

ہمارا کیا قصور تھا؟ حریم نے بہت آہستہ آواز میں پوچھا

کوئی قصور نہیں تھا خود کو ہلکان مت کرو جو ہوا بھول جاؤ اللہ اپنے پیاروں کو آزماتا ہے تم بھی آزمائش سمجھ کر بھول جاؤ۔ شہباز شاہ نے کہا

ہم مرنا چاہتے ہیں ہم مر کیوں نہیں جاتے ہم اتنے ڈھیٹ کیوں ہیں ہمارے دماغ کی نس کیوں نہیں پھٹتی۔ حریم کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی۔

حریم بیٹے سنبھالوں خود کو۔ شہباز شاہ فکر مند ہوئے۔

آپ ہمارا گلا دبا دے ہمیں مار دے ہمیں نہیں جینا پلیز آپ ہمیں مار دے آپ کا ہم پہ احسان ہو گا۔ حریم اپنے ہاتھوں سے ڈرپ نوچتی اُن کو منت کرنے لگی۔

حریم نہیں تکلیف ہو گی تمہیں بیٹے۔ شہباز شاہ نے جلدی سے اُس کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے۔

www.novelsclubb.com

اِسی تکلیف سے ہی تو چھٹکارا حاصل پانا چاہتے ہیں ہمیں مار دے ہم مزید برداشت نہیں کر سکتے یہ دُنیا اور اِس کے لوگ بہت ظالم ہے یہاں بھیڑے رہتے ہیں ہمیں اِن بھیڑیوں

کی خوراک نہیں بننا۔ حریم ہذیاتی انداز میں چیخیں مارنے لگی تو کمرے میں نرس داخل ہوئی۔

آپ پلیز باہر جائے ہمیں پیشنٹ کو آرام کا انجیکشن لگانا ہے۔ایک نرس نے شہباز شاہ سے کہاتو وہ سر اثبات میں ہلاتے وہاں سے چلے گئے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

تنہائی میں بیٹھا وُرید سوچ رہا تھا کب اُس نے اپنی زندگی میں خود کو اتنا بے بس پایا تھا؟ کبھی بھی تو نہیں مگر جس کیفیت سے وہ آج گزر رہا تھا وہ بے حد مختلف تھی ایک الگ احساس تھا جس کو وہ چاہ کر بھی کوئی نام نہیں دے پا رہا تھا اُس کو اپنے آپ پہ حیرت ہو رہی تھی کیسے ایک چھٹانگ بھر کی لڑکی نے اُس کے چاروں چھانے چت کر دیئے تھے جس کو ہمیشہ وہ بس ایک بچی سمجھتا آیا تھا کیسے وہ اُس کا سکون برباد کر کے خود آرام سے لیٹی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہمیں آپ سے محبت ہے۔

کانوں میں بے بسی سے کہا ہوا حریم کا جُملا گونجا تو اُس نے آنکھوں کو زور سے میچ لیا ایک باغی آنسو آنکھ سے بہہ کر ڈاڑھی میں جذب ہوا۔

مانا میں غلط تھا مگر یہ سزا بہت بڑی ملی ہے میں اِس کا حقدار نہیں حریم میرے فیصلے نے اگر تمہاری زندگی خراب کی ہے تو مجھے کم سے کم ایک موقع تو دو میں اُن سب کا ازالہ کروں۔دُرید تصویر میں حریم سے مخاطب ہوا وہ ہسپتال سے سیدھا حویلی آکر خود کو کمرے میں بند کر دیا تھا وہ جانتا تھا اُس کے والد کی بات اپنی جگہ ٹھیک تھی مگر یہ بھی سچ تھا وہ حریم سے ملنا چاہتا تھا ایک نظر اُس کو دیکھنا چاہتا تھا اس کو اپنے اندر کچھ خالی پن سا محسوس ہو رہا تھا ایک بے چینی تھی جس نے اُس کو اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا۔

❤❤❤❤❤❤

سُنا ہے دو دن بعد جرگہ بیٹھایا جائے گا۔آمنہ نے زین سے کہا

ہمم میں نے بھی سُنا ہے خون کے بدلے خون چاہتے ہیں تابش کا باپ نواب شاہ بہت بپھرا بیٹھا ہے ان کو لاش بھی نہیں ملی تابش کی۔زین نے بتایا

اصولنً جرگہ کرنا نہیں چاہیے کسی کو کیونکہ انہوں نے جو حویلی والوں کی بیٹی کے ساتھ کیا انہوں نے تو بس حساب لیا اپنا۔آمنہ زین کو دیکھتی بولی۔

تابش نے جو کیا مگر اُس کا فیصلہ بھی جرگہ کرتا دُرید شاہ نے جوش میں آکر بہت غلط قدم اُٹھایا ہے۔زین گہری سانس بھر کر بولا

اللہ خیر کرے پر ماہی بھی شہر سے واپس آئی ہے تم نے پتا کیا دلدار شاہ کا قتل کس نے کیا تھا جب اُس کا اصل قاتل سامنے آئے گا تبھی ہمیں ماہی ملے گی۔آمنہ نے فکر مندی ظاہر کی۔

کوشش کر رہا ہوں ان شاءاللہ پتا چل جائے گا۔زین نے کہا تو آمنہ زِیر لب آمین بولی

❤❤❤❤❤❤❤

تم ہسپتال میں تھے خیریت؟ دلاور خان جو گاؤں پہنچ کر ڈیرے پہ آئے تھے شہباز شاہ سے بولے۔

بس کیا بتاؤں اللہ نے آزمائش میں ڈالا ہ دعا کرنا سب ٹھیک ہو جائے۔شہباز شاہ گہری سانس بھر کر بولے

ہوا کیا ہے مجھے بتاؤ۔دلاور خان نے پوچھا تو شہباز شاہ نے سب کچھ اُن کے گوش گزار کیا جس کو سن کر دلاور خان سن کر کافی پریشان ہوئے۔

اللہ ہر بیٹی کے نصیب کرے واقع آج کل تو انسان کے روپ میں جانور پائے جاتے ہیں۔دلاور خان افسوس سے بولے۔

ہمم تم سے ایک بات کہنا چاہ رہا تھا میں۔شہباز شاہ نے اُن کو دیکھ کر کہا

کہو کیا بات ہے؟دلاور خان اُن کی جانب متوجہ ہوا۔

میری بھانجی کی کنڈیشن تمہارے سامنے ہیں حویلی میں عجیب سوگواریت کا ماحول ہے ایسے میں اگر میں آروش تمہارے حوالے کروں گا تو پریشانیوں میں اضافہ ہو گا یہ وقت ایسا نہیں کے میں آروش کو حقیقت سے آگاہ کروں وہ اِس وقت میری کسی بات کا یقین نہیں کرے گی وہ پریشان ہے حریم کے لیے میں چاہتا ہوں وہ کچھ عرصہ ہمارے پاس رہے دیکھو دلاور انکار مت کرنا جب تمہیں ضرورت تھی مدد کی میں نے تمہاری کی اب مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے اُمید ہے تم انکار نہیں کرو گے۔شہباز شاہ نے سنجیدہ لہجے میں اپنی بات اُن کے سامنے کی۔

میری تمہاری بات سمجھ رہا ہوں پر شاہ کیا تمہیں نہیں لگتا میری بیٹی سے ساری سچائی چُھپا کر تم نے مجھ سے اور اُس کے ساتھ دونوں کے ساتھ زیادتی کی ہے جہاں میں نے

چو بیس سال صبر کیا ہے وہاں کچھ ماہ اور ٹھیک مگر اِس سے کیا ہو گا کیا چو بیس سالہ لڑکی اچانک اپنے ماں باپ کے بدلنے پہ کیا اُس حقیقت کو تسلیم کرے گی تم نے مجھے بہت مشکل میں ڈال دیا ہے میں کیسے اُس کو فیس کروں گا؟ کیا وہ میرے ساتھ آنے پہ راضی ہو جائے گی؟ یقین جانوں یہ سوچ مجھے چین سے سونے نہیں دیتی۔ دلاور خان شہباز شاہ کی بات سن کر پریشانی کے بولے۔

مجھے نہیں لگتا میں نے کوئی زیادتی کی ہے ہم سید ہیں بنا کسی رشتے کے کسی بچی کی پروش نہیں کر سکتے تھے میں نے جو کیا وہ بلکل ٹھیک تھا اگر ایسا نہ کرتا تو وہ مقام آروش کبھی حاصل نہ کر پاتی جو آج اُس کا ہے رہی بات فیس کرنے کی تو بُرا مت ماننا یہ تمہیں تب سوچنا چاہیے تھا جب تم نے اپنی بیٹی میری گود میں ڈالی تھی کوئی بھی باپ کوئی بھی باپ ہو خان جہاں بات اولاد پہ آئے وہ بے بس نہیں ہوتا مگر یہاں معاملہ تو بیٹی کا تھا جو خدا کی طرف سے رحمت ہوتی ہے پر اُس معاملے میں تم بے بس ہو گئے وہ بھی چو بیس سال تک کون اپنی بیٹی سے اتنا فاصلہ کرتا ہے اگر میں نے تم سے کوئی رابطہ نہیں کیا تو تم نے کونسا اُس کی خبر گیری لی بیٹی کا معاملا بہت نازک ہوتا بیٹی بچی ہو یا بالغ باپ کو سوچنا چاہیے وہ جہاں اپنی بیٹی کو بھیج رہا ہے وہاں اُس کا رہنا سیف ہو گا تم نے دیکھے ہو گے وہ مرد جو اپنی بیٹی کو ایک دن کے لیے

www.novelsclubb.com

نہیں رہنے دیتے کیونکہ وہ بیٹی کے معاملے اپنے سگے رشتیداروں تک یقین نہیں کر پاتے میں تو پھر بھی تمہارا دوست تھا تمہیں پتا ہے تمہاری بیٹی بہت خوبصورت ہے اگر میں وہاں اُس کو اپنی بیٹی کے بجائے تمہاری بیٹی کی حیثیت سے رکھتا نہ تو چاہے میری حویلی میں سید مرد رہتے تھے مگر شیطان ہر ایک کو بہکاتا ہے بنا کسی رشتے کی رہتی تو ہو سکتا تھا میرے بھتیجے اُس کو حراس کرتے ٹارچر کرتے وہ جب حویلی سے باہر نکلتی ہے نہ تو گاؤں کا کوئی آوارہ لڑکا بھی اُس کو دیکھ کر نظریں نیچے کر لیتا ہے اِس لیے نہیں کے وہ گاؤں کے سرپنچ کی بیٹی ہے بھلا جن کو اپنے رب کا خوف نہ ہو ان کو میرا کیا ہو گا وہ پتا ہے کیوں کرتے ہیں ایسا کیونکہ اِس لیے کے اُس کی آنکھوں میں حیا ہوتی ہے وہ پردہ کرتی ہے سب سے بڑی بات اُن کی نظر میں وہ ایک سید زادی ہوتی ہے جس پہ غلط نگاہ ڈال کر وہ گناہ نہیں کر سکتے آروش کو میں نے ہر جگہ سے پروٹیکشن دی ہے ہماری حویلی میں جو میرے دو تین بھتیجے ہیں نہ اُن سے بھی اُس کا دودھ کا رشتہ ہے دودھ شریک بھائی ہیں اُن کے میں نہیں چاہتا تھا کل کو میرے بھائی اُس کا رشتہ مانگے کیونکہ مجھے یقین تو نہیں بس شک تھا کے تم اُس کو لینے آؤ تو میں کیا جواب دوں گا اگر مجھے امانت میں خیانت کرنی ہوتی تو میں ایسا کرتا اُس کی شادی اپنے کسی بھتیجے سے کرتا یا اُس کو دودھ کسی اور کا دے کر اپنے کسی بیٹے سے شادی کروا دیتا مگر اُس

کو میں نے اپنی بیوی کی گود میں ڈالا تھا جس نے اپنی بیٹی کھوئی تھی جس کا نام ہم آروش رکھنے والے تھے تمہیں نہیں پتا اُس وقت ہم دونوں پہ کیا گزر رہی تھی میرا غم الگ تھا میری بیوی کو تھا پر بیٹی کھونے سے زیادہ اُن کو یہ تھا کے وہ مجھے بیٹی کی رحمت سے نہیں نواز پائی میری بیٹی سے محبت دیکھ کر اُس کو شک ہوتا تھا کے جس طرح بیٹوں کی لالچ میں مرد دوسری تیسری شادی کرتا ہے اُس طرح میں بیٹی کے لیے نہ کر دوں مگر تمہیں میں دلچسپ بات بتاتا چلوں میں کبھی ایسا نہ کرتا کیونکہ اولاد مرد کی قسمت سے ہوتی ہے اُس میں عورت کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا جو مرد اولاد کے لیے کرتے دوسری تیسری وہ شادی نہیں بے وقوفی ہوتی ہے اگر اللہ نے ان کو اولاد کی نعمت اور رحمت سے نواز ہو گا تو وہ پہلی سے ہی عطا کر دے گا میری قسمت میں اپنی خود کی بیٹی نہیں تھی مگر بیٹی تھی جو تمہارے ذریعے مجھے ملی اگر میرے ایسا کرنے سے تم اُس کو زیادتی کا نام دیتے ہو تو یہ ہی ٹھیک مگر معاشرے میں مرد اگر عزت کرتا ہے نہ تو وہ بس اپنی ماں بہن کی دوسروں کی بہن اُن کے لیے بس لطف کا سامان ہوتی ہے کچھ مائیں ہوتی ہیں جو اپنے بیٹوں کو عورت کی عزت کرنا سیکھاتی ہے مگر کچھ عورتیں خود عورت بن کر بیٹے کو سمجھاتی ہیں یہ لڑکی ہے اِس کو جُتی کی نوک پہ رکھنا تمہاری بیٹی کو جب ہم نے اُس کی گود میں ڈالا تھا نہ تو وہ اپنی بیٹی

بھول گی اِن سالوں میں اُس نے کبھی بھول کر بھی اپنی بیٹی کا ذکر نہیں کیا کیونکہ ہمارے پاس تو تھی نہ تمہاری بیٹی جس کو اپنی سمجھ رہے تھے۔ شہباز شاہ جو پہلے سے پریشان تھے اب دلاور خان کی بات نے اُن کو مزید پریشان کیا جس وجہ سے انہوں نے اپنے دل کا سارا غبار اُن پہ نکالا جس پہ دلاور خان کبھی آبدیدہ ہوئے تو کبھی شرمندہ۔

مجھے آج کوئی ایسا دن بتاؤں کے میں جب آؤں تو تم میرے بنا کہے مجھے میری بیٹی دو کوئی بات کوئی بہانا کوئی پریشانی بتائے بنا۔ دلاور خان اُن کی باتوں کے جواب میں بس یہی بول پائے۔

آج سے پانچ ماہ بعد آنا کوئی بہانا نہیں ہو گا میں آروش کو تمہارے ساتھ رخصت کر دوں گا۔ شہباز شاہ نے سر جھٹک کر کہا

پانچ ماہ زیادہ عرصہ نہیں؟ دلاور خان نے پوچھا

اگر اُس سے پہلے ساری حقیقت جاننے کے بعد آروش تمہارے پاس آنا چاہے گی تو میں تمہیں کال کر دوں گا۔ شہباز شاہ کی بات پہ اُن کے چہرے پہ اطمینان بکھرا۔

میں تمہارا احسانمند رہوں گا تا عمر تم نے میری بیٹی کو عزت اور پیار بھری زندگی عطا کی ہے اُس کی ساری خواہشوں کو بھی پورا کیا ہو گا۔دلاور خان مشکور نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولے۔

میں نے اُس کی ہر بات مانی ہے مگر ایک بات نہیں مان پایا اُس کی خواہش کو حسرت میں بدل دیا ایسا کرنا میری مجبوری تھی میرے بس میں نہیں تھا۔شہباز شاہ گہری سوچ میں ڈوب کر بولے۔

کونسی خواہش؟ مجھے بتاؤ کیا پتا وہ میرے بس میں ہو اور میں اُس کو پورا کر دوں مجھے اطمینان ہو گا چلو اپنی بیٹی کے لیے میں نے بھی کچھ کیا۔دلاور خان متجسس بھری نظروں سے اُن کو دیکھ کر کہا۔

اب تو بہت دیر ہو گئی ہے۔شہباز شاہ نے کہا تو دلاور خان کے چہرے پہ مایوسی بھرے تاثرات اترے

❤❤❤❤❤❤❤❤

پریشان ہیں؟ ماہی شازل کے پاس بیٹھ کر اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر بولی۔

ہمم بہت تمہیں پتا ہے پہلے جب جرگہ بیٹھایا گیا تھا میں تب بھی پریشان تھا کے جانے کسی معصوم کے ساتھ اب کیا ہو گا اُس کو ونی کیا جائے گا مگر اِس وقت میں پریشان ہوں حد سے زیادہ پریشان ہوں کیونکہ اِس بار میری اپنی خود کی بہن خطرے میں ہے شاید میری وجہ سے۔شازل پریشانی سے بتاتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

آپ کی وجہ سے کیوں؟ماہی کو سمجھ نہیں آیا

پہلے جب جرگہ ہو رہا تھا تو میں بابا سائیں کو سمجھانے آیا تھا تب غلطی سے میں یہ بول بیٹھا کے اگر کل کلاں کو مجھ سے اگر قتل ہو جائے تو کیا آروش کو ونی میں دیا جائے گا تب بابا سائیں نے میری بات بیچ میں کاٹی تھی مگر دیکھو میں ایک بھائی ہو کر اپنی بہن کے لیے کیسے ایسی بات کر گیا اب مجھے وہ بات سمجھ آئی جو لوگ کہتے ہیں کے ہمیشہ سوچ سمجھ کر بولا کرو کوئی وقت قبولیت کا بھی ہوتا ہے اور اب مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ وقت قبولیت کا تھا۔شازل کی بات سن کر ماہی نے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لیے اب وہ کیا بتاتی تمہاری بات تو بیچ میں کاٹ دی گئی تھی مگر میں جلن اور غصے میں آ کر ایسی بات بول بیٹھی تھی جس کا پچھتاوا آج اُس کو بھی ہو رہا تھا کیا پتا تب وہ اُس کی قبولیت کا وقت ہو۔

آپ خود کو قصوروار کیوں سمجھ رہے ہیں ابھی جرگے میں وقت ہے اور اُس کا فیصلہ کیا ہو گا یہ بھی باقی ہے کیا پتا ایسا کچھ نہ ہو جیسا آپ سمجھ اور سوچ رہے ہیں آپ کے بابا کبھی آروش کو ونی میں ہونے نہیں دینگے۔ماہی نے اُس کو پر سکون کرنے کی خاطر کہا

جانتا ہوں مگر آروش پاگل ہے وہ مان جائے گی وہ یہ نہیں چاہے گی کے کوئی لالہ کا نام لے۔شازل نے کہا

سب اچھا ہو گا اگر آپ اچھا سوچے گیں تو میں آپ کے لیے کافی بنا کر آتی ہوں۔ماہی نے مسکرا کر کہا۔

یہاں کافی شاید نہ ہوا گر کچھ بنانا چاہتی ہو تو بس قہوہ بنا دینا۔شازل نے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلاتی کمرے سے باہر نکلی وہ جب باورچی خانے میں آئی تو آروش کو پہلے سے وہاں موجود پایا جو جانے کن سوچو میں گم تھی۔

کیا تم جرگے کی وجہ سے پریشان ہو کے جانے کیا فیصلہ ہو گا اور شاید ڈر بھی ہو گا کہی وہ ونی نہ مانگے۔ماہی نے اُس کو دیکھ کر اندازہ لگاتا تو آروش اُس کی بات پہ چونک پڑی۔

میں شہباز شاہ کی بیٹی ہوں اُن کے دل کا ٹکڑا وہ تو مجھے کیا میرے بھائی تک مجھے وٹی میں نہیں کرے گے اتنا مجھے یقین نہیں ہے اور میں بے فکر ہوں میں اگر پریشان ہوں تو اُس وجہ سے اپنے لیے پریشان نہیں ہوں حریم کی وجہ سے پریشان ہوں۔آروش نے ایک منٹ میں ماہی کو لاجواب کیا۔

تمہیں بہت مان ہے اپنے باپ پہ؟ماہی نے غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر پوچھا

ہر لڑکی کا مان پہلے اُس کا باپ پھر بھائی ہوتا ہے اور میرے بھی یہی ہیں میرے بھائی اور میرے بابا سائیں۔آروش نے اُس کی بات کے جواب میں کہا

ایک بات پوچھوا گر بُرا نہ مانو تو؟ماہی نے ہچکچاہٹ سے کہا

اگر تمہیں لگتا ہے تمہاری بات سے میں بُرا مان جاؤں گی تو کہہ کیوں رہی ہو مت کہو۔آروش نے کندھے اُچکا کر کہا

www.novelsclubb.com

تم بہت لڑکی ہو آروش تمہارے پاس جو بھی رشتے ہیں وہ سب تم سے بہت پیار کرتے ہیں ہمیشہ تمہارے ہمقدم ہو گے اور ایسا کم لوگوں کی قسمت ہوتا ہے کوئی تمہارا نام نہیں لے سکتا سب تمہارے اپنے تمہارے پاس ہیں جن سے تم محبت کرتی ہو جو تم سے محبت کرتے

ہیں۔ماہی سر جھٹک کر آروش سے بولی تو آروش کے کانوں میں کوئی اور جُملا گونجنے لگا دماغ میں پرانی بات تازہ ہوئی تھی۔

آپ ایک دفع مجھ ناچیز پہ اعتبار کر لیں دیکھیے گا یہ بندہ بشر آپ کو کبھی رسوا ہونے نہیں دے گا زندگی کے ہر سفر میں آپ مجھے اپنے ہمقدم پائے گی اگر کوئی آپ کے بارے میں کچھ غلط کہے گا تو گدی سے زبان کھینچ لوں گا پر آپ کی ذات پہ ایک حرف آنے نہیں دوں گا میں بہت محبت کرتا ہوں آپ سے۔

ہاں واقع میں بہت لکی ہوں میرے سب اپنے میرے پاس ہیں جن سے میں پیار کرتی ہوں اور جو مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں میری لائیف ایک آئیڈیل لائیف اور پرفیکٹ لائیف ہے جس میں سب کچھ ہے کسی چیز کی کمی نہیں۔آروش اپنا سر جھٹک کر زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولی۔

تمہاری آنکھیں تمہارا لہجہ تمہاری بات کا ساتھ نہیں دے رہا ہاں جو تم بول رہی ہو وہ سب ٹھیک ہے مگر مجھے ایسا لگتا ہے کچھ ہے جو تم چُھپاتی پھِرتی ہو سب سے شاید خود سے بھی مگر تمہارا چہرہ سب کچھ عیاں کر دیتا ہے تمہیں پتا ہے میں نے کہی پڑھا تھا آنکھیں دل کا آئینہ ہوتی ہے جہاں انسان کو سب پتا چل جاتا ہے دوسرا کیا سوچ رہا ہے اور کیا چاہتا ہے مگر تمہاری آنکھیں بے تاثر ہوتی ہے بے رونق سی مگر تمہارا چہرہ بہت ایکسپریسیو ہے تم جو جو بات کرتی ہوں تمہارے چہرے کے زاویئے بھی ایسے بن جاتے ہیں تم بھلے سب کچھ چُھپالوں مگر تمہارے چہرے کے تاثرات تمہارا ساتھ نہیں دیتے۔ماہی نے آج جیسے اُس کو اندر تک جھانک لیا تھا۔

تمہیں مجھ پہ ریسرچ کرنے کی ضرورت نہیں اپنے کام سے کام رکھا کرو اور پلیز میرے معاملات میں مت آیا کرو میں جو ہوں جیسی ہوں جیسے نظر آتی ہوں جیسے نظر آنا چاہتی ہوں اُس کے بارے میں تمہیں سوچنے کی ضرورت نہیں یہ صرف میرا معاملہ ہے تمہارا اُس سے کوئی لینا دینا نہیں مجھے بلکل پسند نہیں کوئی میرے معاملات میں دخل اندازی کرے مجھے سخت چڑ ہے اِس بات سے۔آروش کی جیسے کسی کے چوری پکڑلی تھی تبھی ماہی

www.novelsclubb.com

کی بات سن کر حد درجہ سخت لہجہ اختیار کر گئ تھی جس سے ماہی کو شرمندگی کے احساس نے آگھیرا۔

سوری اگر تمہیں بُرا لگا ہو تو۔ماہی نے معذرت خواہ لہجے میں کہا تو آروش بنا جواب دیئے وہاں سے چلی گئ۔

آروش کے جانے کے بعد ماہی شازل کے لیے قہوہ بناتی کمرے میں داخل ہوئی۔

لیٹ کیوں کر دی۔شازل نے پوچھا

آروش سے بات کر رہی تھی تو بس دیر ہو گئ۔ماہی نے آہستہ آواز میں بتایا

کیا ہوا آرو نے کچھ کہا تم سے؟شازل نے اُس کے تاثرات نوٹ کیے تو پوچھا۔

نہیں ویسے ہی نیند آ رہی ہے۔ماہی قہوہ اُس کی جانب بڑھاتی نظریں چُرا کر بولی

www.novelsclubb.com

اگر آرو نے کچھ کہا ہے تو بتا دو ویسے تم آرو کی بات دل پہ مت لیا کرو وہ بہت اچھی ہے بس کبھی کبھی زبان کی تیز ہو جایا کرتی ہے کیا ہے وہ دل میں کچھ نہیں چُھپاتی جو ہوتا ہے سامنے والے کے منہ پہ مارتی ہے۔شازل نے مسکرا کر کہا تو ماہی کی آنکھوں میں شکوہ اُتر آیا۔

کیاہوا؟شازل ناسمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولا

کچھ نہیں۔ماہی اُس کو جواب دیتی بیڈ پہ کروٹ لیٹی سونے کی کوشش کرنے لگی۔

ماہی کچھ ہے تو شیئر کرو۔شازل قہوہ کا کپ سائیڈ پہ کرتا اُس کی جانب پوری طرح سے متوجہ ہوا۔

کچھ نہیں بس انجانے میں آروش کے ساتھ پرسنل ہو گئی تو اُس نے ڈانٹ دیا۔ماہی سیدھی ہوتی لیٹ کر جس انداز میں اُس کو بتایا شازل کو وہ بہت پیاری لگی۔

تم سچ میں بہت معصوم ہو۔شازل اُس کا گال کھینچ کر بولا۔

سیدھا سیدھا بے وقوف کیوں نہیں کہتے۔ماہی نے بُرا مان کر کہا تو شازل قہقہہ لگانے لگا۔

یار اب مجھ کیوں ناراض ہو رہی ہو میں نے تھوڑی آروش سے کہا تمہیں ڈانٹیں مگر تم فکر نہیں کرو میں صبح اُس سے کہوں گا میری بیوی کو دوبارہ مت ڈانٹیں۔شازل کہنیوں کے بل لیٹتا مسکراہٹ ضبط کیے اُس سے بولا

ڈانٹ ہی نہ لے آپ اُسے۔ماہی کو زرہ برابر یقین نہیں آیا۔

اچھا سو جاؤ تمہیں نیند آ رہی تھی نہ۔شازل اُس کی جانب کھسک کر آتا اُس کا سر اپنے بازوں پہ رکھ کر بولا

میں جس کروٹ پہ لیٹتی ہوں تو جب جاگ ہوتی ہے پھر بھی وہی ہوتی ہوں۔ماہی نے سر اُٹھا کر شازل سے کہا جو اُس کے بال سہلا رہا تھا

مجھے بتانے کا مقصد؟شازل نے پوچھا

مقصد یہ کے آپ کا بازوں صبح تک سن اور ساکت ہو جائے گا۔ماہی نے سکون سے کہا

کچھ نہیں ہوتا تم آنکھیں موند لوں۔شازل نے مسکراہٹ سے کہا۔

ٹھیک ہے میرا کام آپ کو خبر دار کرنا تھا سو میں نے کر دیا اب آپ جانے اور آپ کا سُن سُنا تا بازوں۔ماہی مزے سے کہتی اُس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی آنکھیں بند کر گئی تو شازل بھی نفی میں سر ہلاتا خود بھی سونے کی کوشش کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 43

آپ مانے یا نہیں مانے مگر سچ یہی ہے کے آپ کے دوست کی نیت میں کھوٹ ہے وہ ہمیں اپنی بیٹی واپس کرنا ہی نہیں چاہتے کاش آپ اُس وقت میرے ساتھ مشورہ کر لیتے تو یہ دن نہیں دیکھنا پڑتا مگر عجیب بات ہے ہم اپنی بیٹی کے لیے اُن کے محتاج ہے۔دلاور خان اگلے دن واپس آئے اور اُن کے ساتھ آروش کو نا پا کر زوبیہ بیگم نے پوچھا تو دلاور خان نے اُن کو ساری بات سے آگاہ کیا جن کو سن کر زوبیہ بیگم ناگواری سے بولی۔

وہ ایسا نہیں چاہتا وہ اِس وقت پریشان ہے تبھی ایسا بول رہا ہے اور مجھے اُس کا ساتھ دینا ہے وہ ہماری بیٹی ہمیں واپس کرے گا تم پریشان مت ہو مجھے شاہ پہ پورا بھروسہ ہے اگر ایسا کچھ ہوتا تو اُس کے پاس بہت مواقع تھے۔دلاور نے اُن کو تسلی کروائی۔

مجھے نہیں لگتا وہ کیوں تصویر تک تو آپ کو دیکھا نہیں رہا۔زوبیہ بیگم اُن کی بات سے انکاری ہوئی۔

تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟ شازل نے ماہی کی زرد ہوتی رنگت دیکھی تو اُس کا ماتھا چھو کر پوچھنے لگا۔

جی میں ٹھیک ہوں۔ ماہی زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولی ورنہ حقیقت تو یہ تھی اُس کو صبح سے اپنی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی عجیب بوجھل پن کا احساس ہو رہا تھا۔

پکا؟ شازل نے کنفرم کرنا چاہا

جی پکا۔ ماہی نے جواب کہا

اوکے پھر چلو ناشتہ کرنے۔ شازل نے کہا

آپ کرے میرا دل نہیں۔ ماہی نے انکار کیا۔

دل کیوں نہیں یہ کیا بات ہوئی ایسا کرو تم یہی بیٹھو آج میں تمہارے لیے بریک فاسٹ بناتا ہوں۔ شازل نے خود ہی پلان ترتیب دیا

www.novelsclubb.com

نہیں شازل پلیز حویلی میں سب کیا سوچے گے۔ ماہی کو گھبراہٹ ہونے لگی۔

مجھ کسی کی پرواہ نہیں اِس لیے تم بھی کسی کا مت سوچو یہی بیٹھو میں آتا ہوں۔ شازل جلدی سے اُس کو کہتا خود باہر چلا گیا۔

ماہی اُس کے پیچھے جانے والی تھی مگر اُس کو اپنا سر چکراتا محسوس ہوا تو بیڈ پہ بیٹھ گئ۔

. . . . . .

شازل تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ فردوس بیگم باورچی خانے میں آئی تو شازل کو دیکھا تو حیرت سے بولی

میں بریک فاسٹ بنا رہا ہوں۔ شازل نے مصروف انداز میں بتانے لگا۔

کیاااا؟ فاریہ بیگم گرتے گرتے بچی۔

جی بریک فاسٹ مطلب ناشتہ۔ شازل کو لگا شاید اُن کو مطلب سمجھ نہیں آیا

www.novelsclubb.com

پتا ہے بیٹا پانچویں تک تو ہم نے بھی اسکول کی شکل دیکھی ہے۔ فردوس بیگم نے طنزیہ کہا

اچھا۔ شازل جانے کیوں ہنس پڑا

تم یہاں کیا کر رہے ہو مرد باورچی خانے میں نہیں آتا۔ فردوس بیگم نے سنجیدگی سے کہا

ایسا کس کتاب میں لکھا ہے اور کونسے چیپٹر میں لکھا ہے ذرہ مجھے بھی بتائے تاکہ میں لکھاری کو اکیس توپوں کی سلامی پیش کروں۔ شازل کہنیوں کے کف فولڈ کرتا اپیرن پہن کر بولا

شازل تم اپنی حیثیت مت بولوں اور تم ایک ہاتھ سے کیوں کام کر رہے ہو دوسرے ہاتھ کو کیا ہوا ہے تمہارے۔ فردوس بیگم زچ ہوئی۔

وہ میرا ایک بازوں سن ہو گیا ہے۔ شازل اب اُن کی موجودگی ڈسٹرب کرنے لگی۔

سُن کیوں؟ فردوس بیگم نے مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھا

یہ کچھ پرسنل سوال ہے میں نہیں بتاتا مجھے شرم آتی ہے۔ شازل نے ڈرامائی انداز میں کہا

تمہیں پتا ہے حویلی میں اگر کسی کو پتا چلا کے تم یہاں کھڑے ہو کر بیوی کی غلامی کر رہے ہو وہ بھی اُس کی جوونی میں آئی ہوئی ہے تو کتنا خراب سمجھے گے وہ تمہاری کون عزت کرے گا۔ فردوس بیگم نے اُس کو گھور کر کہا

عزت وہ دیتا ہے جس کے پاس عزت ہوتی ہے اور یہ میری زندگی ہے میں اپنی بیوی کی غلامی کروں یا اُس سے غلامی کرواؤں کسی اور کو اُس میں سر درد نہیں ہونا چاہیے اینڈ پلیز

ایکسکیوزمی میری بیوی کو بھوک لگی ہے میں اُس تک ناشتہ پہنچادوں۔شازل اپیرن اُتار کر ٹرے ہاتھ میں لیتا فردوس بیگم کے تن بدن میں آگ لگاتا اُن کی سائیڈ سے گزر گیا۔

جانے اُس ڈائن نے کیا جادوں ٹوٹکا کر دیا ہے۔فردوس بیگم نخوت سے سوچنے لگی۔

. . . . . .

یہ لے میڈم آپ کا گرما گرم انڈا پراٹھا۔شازل کمرے میں آتا ماہی سے بولا

آپ نے تکلف کیوں کیا شازل جانے وہ اب میرے بارے میں سوچ رہے ہوگے۔ماہی شرمندگی سے بولی

میں نے اُن کو بتادیا اب آپ لوگوں نے میری اتنی کھڑوس لڑکی سے شادی کروائی تو مجھے بھگتنا تو پڑے گا نہ۔شازل چہرے پہ مظلومیت طاری کیا بولا

ہاں شازل میں آپ کو کھڑوس لگتی ہوں اور آپ مجھے بھگتے ہیں۔ماہی کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

ہاں اور نہیں تو کیا تم خود کوئی مجھے ایک بیوی والی خوبی بتاؤ جو تمہارے اندر ہو اور میرے سامنے کی ہو۔شازل شیطانی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے بولا تو ماہی سوچ میں پڑ گئی۔

ایسی باتیں نہ کرے میں صبح سویرے آپ کے لیے ناشتہ تیار کرتی ہوں اگر آپ کو کہی جانا ہو تو کپڑے پریس کرتی ہوں آپ کے لیے لنچ تیار کرتی ہوں رات دیر تک ڈنر کے لیے آپ کا انتظار کرتی ہوں جب تک آپ ڈنر نہیں کرتے میں بھی نہیں کرتی اور یہ سب ایک بیوی کر سکتی ہے جو میں کرتی ہوں پھر بھی آپ ایسا بول رہے کے مجھ میں بیویوں والی خوبی نہیں۔ماہی بنا سانس لیے بولی تو شازل کا دل کیا قہقہہ لگائے مگر اپنی مسکرائٹ اُس نے ضبط کی۔

بیویوں کے اور بھی بہت فرائض ہوتے ہیں جن سے تم سرے سے انجان ہو یا انجان ظاہر کرتی ہو۔شازل شانِ بے نیازی سے بولا

نہیں شازل مجھے نہیں پتا آپ بتائے میں انہیں بھی پورا کروں گی۔ماہی روہانسی ہو گئ۔

تم نے کیا کبھی ڈرامے فلمیں وغیرہ نہیں دیکھی کیا؟ شازل نے اُس کو دیکھ کر کہا

دیکھے ہیں نہ ڈرامے بن روئے من مائل وہ ایک پل عشقیہ خانی دل کیا کرے گل رانا اے مشت خاک حبس اور بھی بہت مگر یہ سب آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ماہی اُس کو سارے ڈراموں کے نام بتاتی آخر میں پوچھ بیٹھی شازل بس ہونک بنا اُس کو دیکھنے لگا۔

یہ اتنے سب دیکھے ہیں مگر اِن سے سیکھا کیا ہے۔شازل نے اب کی اُس کو گھورا

آپ ڈراموں کی چھوڑے یہ بتائے بیوی کے اور کونسے فرائض ہوتے ہیں جو میں پورے نہیں کرتی۔ماہی نے بے چینی سے پوچھا

بیویاں اپنی شوہروں کو ساتھ اچھی اچھی باتیں کرتی ہیں اُن کے لیے خود کو سنوارتی ہیں اور بھی بہت کچھ کرتی ہیں مگر ایک تم ہو جو مجھ سے فرمائشیں تک نہیں کرتی۔شازل نے انگلیوں کے اِشارے سے بتانے لگا۔

فرمائشیں کیسی؟شازل کی باتیں ماہی کے سر پہ سے گزری۔

ماہی یار میں تمہیں کیا کہوں بے وقوف یا معصوم۔شازل نے ہر بار کہا جُملا پھر سے دوہرا ہا

پلیز بتائے نہ۔ماہی نے پوچھا

www.novelsclubb.com

یہی کے شیمپو لادو تیل لادو۔شازل جلے کٹے انداز میں بولا وہ سخت بیزار ہوا تھا ماہی کی اِس قدر بے نیازی پہ

شیمپو وغیرہ تو ہر وقت موجود ہوتا ہے باقی تیل میں یوز نہیں کرتی۔ماہی بہت دیر تک سوچنے کے بعد بولی تو شازل اُس کے جواب پہ عش عش کر اُٹھا اُس کو حیرانی ہو رہی تھی ماہی اب تک اُس کی باتوں کا مطلب نہیں سمجھی تھی۔

چھوڑو ان سب کو ناشتہ کرو ٹھنڈا ہو رہا ہے۔شازل سر جھٹک کر بولا

پتا ہے شازل مجھے ایسا لگ رہا ہے اگر میں یہ کھاؤں گی تو مجھے قے آئے گی۔ماہی چہرے کے عجیب تاثرات سجاتی شازل سے بولی

اتنا بُرا ابھی ناشتہ نہیں بنا تا جو تمہیں قے ہی آجائے گی۔شازل اُس کی بات پہ جلدی سے بولا

نہیں وہ بات نہیں ہے۔ماہی نے وضاحت کرنا چاہی۔

چپ چاپ ناشتہ کرو۔شازل خود ہی نوالہ بنا تا اُس کے منہ کے پاس کرنے لگا تو ماہی نے ہار مانی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

کچھ کھا کیوں نہیں رہی حریم پلیز میرے لیے کچھ کھالوں۔آروش پریشانی سے حریم کو دیکھ کر بولی جو آج اُس کی جانب دیکھ تک نہیں رہی تھی۔

ہمیں بھوک نہیں۔بہت دیر بعد حریم نے اپنوں ہونٹوں کو جنبش دی۔

کھانے سے منہ نہیں موڑتے اللہ ناراض ہوتا ہے اِس لیے کچھ کھالوں۔آروش نے اُس کو سمجھانا چاہا۔

اللہ میاں ہم سے ویسے بھی خوش نہیں ناراض ہیں اگر تھوڑا اور ہو جائے گے تو کیا فرق پڑتا ہے۔حریم تلخ لہجے میں بولی۔

بُری بات ہے حریم ایسے نہیں بولتے۔آروش نے اُس کو ٹوکا

پتا ہے آروش آپی ہم تین چار دنوں سے یہاں ہیں اور سوچ رہے ہیں ہم نے اپنی زندگی میں کب اور کس کے ساتھ اتنا بُرا کیا ہے جو اللہ نے ہمیں سزا دی ہے؟ مگر پتا ہے حیرانکن بات کیا ہے کوئی ایک واقع بھی ہمارے ذہن میں نہیں آیا شاید ہم اپنے گناہوں سے اتنا غافل ہیں کے کچھ یاد نہیں۔حریم کی پلکیں بھیگ چکی تھی۔اُس کو ایسے حال میں دیکھنا آروش کے لیے تکلیف دہ ثابت ہو رہا تھا۔

بعض دفع ہمارے ساتھ بُرا اِس لیے نہیں ہوتا کے ہم بُرے ہوتے ہیں کبھی کبھی اِس لیے بُرا ہوتا ہے کے ہمارا رب ہمیں آزماتا ہے ضروری نہیں کے ہر دفع آپ غلط ہو تمہیں شاید پتا نہیں اللہ بس اپنے پیاروں کو آزماتا ہے تاکہ وہ اپنے رب سے غافل نہ ہو۔ آروش اُس کے گال پہ ہاتھ رکھتی نرم لہجے میں بولی۔

محبت خدا سے ہو یا اُس کے بندے سے محبت بس رُلاتی ہے ایسا کیوں ہوتا ہے آپی۔ حریم اتنا کہتی زار و زار رونے لگی۔

ایسا نہیں ہے حریم خدا کی محبت سنوارتی ہے رُلاتی نہیں رُلاتی تو بس نامحرم کی محبت ہے۔ آروش اُس کو اپنے ساتھ لگاتی کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔

ہمیں بہت تکلیف ہوتی ہے آپی ہم نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ حریم نے روتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

اللہ تمہیں صبر دے گا حریم جس نے تمہارے ساتھ بُرا کیا ہے نہ اللہ کبھی اُن کے ساتھ اچھا نہیں کرے گا۔ آروش اُس کے بال سہلاتی بولی۔

ہمارا دم گھٹتا ہے سانس رُک رُک کر آتی ہے۔ حریم نے بتایا

اللہ کا نام لیا کرو جو کچھ ہوا اُس کو بھولنے کی کوشش کرو دیکھنا اب تمہارے ساتھ کچھ بُرا نہیں ہوگا۔ آروش نے اُس کو دلاسہ دیا۔

اور کیا بُرا ہوگا آپی اتنا کچھ تو ہو گیا ہے۔ حریم نے کہا تو آروش کے سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ لیے اگر اُس کے بس میں ہوتا تو وہ کبھی حریم کو اتنی تکلیف میں رہنے نہیں دیتی مگر وہ خود بے بس تھی۔

تمہیں آگے بڑھنا ہے حریم فضول لوگوں کے لیے خود کی زندگی خراب مت کرو تمہارے سامنے ابھی بہت کچھ ہے ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا تمہیں ٹھیک ہونا ہے حریم یہ رونا دھونا تم پہ سوٹ نہیں کرتا تم بہادر ہو اللہ نے عورت کو بہادر بنایا ہے اگر وہ ہمیں آزماتا ہے تو اُس کا اجر بھی دیتا ہے خود کو یوں کمزور مت کرو اگر اپنا نہیں تو ہمارا سوچو تمہیں اِس حال میں دیکھ کر ہمیں بہت تکلیف ہوتی ہے اِس لیے اپنے لیے نہیں تو ہمارے لیے دوبارہ مسکرانا سیکھو زندگی میں کئی مشکلات آتی ہے اُس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کے انسان جینا چھوڑ دے یہ جو مشکلات ہماری زندگی میں اِس لیے نہیں آتی کے ہمیں کمزور کرے بلکہ اِن مشکلات کا

سامنا کرنے سے ہم بہادر بن جاتے ہیں ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے۔آروش اُس کو رخ اپنی جانب کرتی اُس کا ماتھا چوم کر بولی۔

ہم بہادر نہیں ہے۔حریم نے کسی مجرم کی طرح بتایا

کس نے کہا تم بہادر نہیں تم بہادر ہو اور اگر تم مجھ سے یا حویلی میں کسی سے بھی پیار کرتی ہوں ہمیں اپنا سمجھتی ہو تو موو آن کرو میں تمہارے ساتھ ہوں اور ہمیشہ رہوں گی اب وہ ہو گا جو تم چاہتی ہو تم میری بات سمجھ رہی ہو نہ؟آروش نے بات کرنے کے درمیان اُس سے پوچھا

جی آپی۔حریم اتنا کہتی اُس کے گلے لگی۔

تم بہت معصوم ہو حریم بہت تمہیں سنبھالنا مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں میں جانتی ہوں تم پیار کی بھوکی ہوں اور پیار توجہ یہ سب تمہاری کمزوری ہیں تم نے اپنے ماں باپ کو بچپن میں ہی کھویا ہے اُن کی محبت کی ترسی ہوئی ہو یہ وہ خُلا ہے تمہاری زندگی کا جس کو کوئی پُر نہیں کر سکتا دریدلالہ بھی نہیں وہ چاہے تم سے کتنی محبت کے دعوے دار تھے مگر انہوں نے کبھی تمہارے ماں باپ کی جگہ نہ لی کیونکہ ماں باپ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا پر

ہاں اگر اماں سائیں یا چاچی جان والے تمہیں اپنی بیٹی سمجھتے تو شاید آج حالات کچھ مختلف ہوتے اب حریم حریم سب کر رہے مگر جب حریم اُن کے سامنے ٹھیک صحیح سلامت تھی تو سب کی آنکھوں میں کھٹکتی تھی۔ حریم کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی آروش بس یہ سب سوچ سکی آج حریم کی حالت دیکھ کر اُس کو اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا اگر اُس کے ساتھ ہر کوئی نرمی سے پیش آئے گا اُس کو اعتماد کی ڈوری پکڑائے گا تو وہ جلدی اپنے کل سے نکل کر آنے والے کل کے بارے میں اچھا سوچے گی۔

❤❤❤❤❤❤❤

آج جرگہ تھا اور سب اُس جگہ پہ پہنچ چکے تھے تابش کے گھر سے اُس کا چھوٹا بھائی عاقب اور اُس کا باپ عاکف آیا تھا جب کی حویلی سے شہباز شاہ ارباز شاہ دیدار شاہ دُرید شاہ اور شازل شاہ یہ سب اور گاؤں کے معزز لوگ بھی آئے تھے جن میں حشمت اللہ اور حق اللہ کا بھی شمار ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

لالہ یہ سب مجھے ایسے کیوں گھور رہے ہیں جیسے میں اِن کا قرضا لیکر بھاگ گیا ہوں۔ شازل نے سب لوگوں کی نظریں خود پہ جمی دیکھی تو خاموش بیٹھے دُرید سے پوچھا

اپنی ڈرسنگ دیکھو جواب مل جائے گا۔جواب دُرید کے بجائے دیدار شاہ نے دیا تھا جو اُس کے برابر بیٹھا تھا اور خود شازل اُن دونوں کے درمیان بیٹھا تھا

شازل نے ایک نظر اپنی ڈریس پہ ڈالی وہ اِس وقت بلیک ٹی شرٹ کے ساتھ گھٹنوں سے پھٹی جینز پینٹ میں ملبوس تھا گلے میں بڑی سالا کیٹ پہنا ہوا تھا جس پہ ہمیشہ کی طرح آج بھی ہاتھ حرکت کر رہے تھے۔

شازل نے خود کو غور سے دیکھا پھر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا جو جیل سے سیٹ ہوئے تھے پھر اپنی ڈاڑھی پہ ہاتھ پھیرا جو آتے وقت اُس نے شیو کی تھی۔

سب کچھ سیٹ تو ہے۔شازل بڑبڑایا مگر تبھی اُس کی نظر اپنے گھٹنوں پہ پڑی جہاں سے جینز پھٹی ہوئی تھی۔

مطلب یہ میری گوری چِٹی پنڈلیاں دیکھ رہے ہیں شرم آنی چاہیے اِن کو۔شازل اپنے دونوں گھٹنوں پہ ہاتھ رکھ کر بولا تو دُرید اور دیدار نے زبردست قسم کی گھوری سے اُس کو نوازہ تو شازل گڑبڑا گیا۔

گاؤں کے سب لوگوں نے شلوار قمیض پہنی ہوئی ہے بس ایک تم ہو جس نے اپنا یہ عجیب و حلیہ بقول تمہارے شہری کپڑے پہنے ہوئے ہیں تبھی سب تمہیں عجیب نظروں سے دیکھ رہے ہیں زیادہ نہیں تو جتنے وقت یہاں رہتے ہو تو شلوار قمیض پہنا کرو۔دیدار شاہ نے اچھا خاصا اُس کو لتاڑا اُس سے پہلے شازل کچھ کہتا جرگہ شروع ہوا۔

جیسا کے آپ سب کو پتا ہے یہاں ہم سب کیوں آئے ہیں۔شہباز شاہ نے بات کا آغاز کیا

میرے جواب بیٹے کا قتل کیا ہے دُرید شاہ نے ہمیں اپنے بیٹے کے خون کے بدلے دُرید شاہ کا خون چاہیے۔تابش کا باپ عاکف شاہ بولے

کتنی بوتلیں چاہیے خون کی ہمیں بتادے ہم مینیج کرلے گے۔شازل نے بڑی سنجیدگی سے کہا مگر آنکھوں میں تپانے والے تاثرات صاف عیاں تھے۔

یہاں کوئی مذاق نہیں ہو رہا شازل ہمیں دُرید کی جان چاہیے۔عاقب ناگواری سے بولا

تمہیں جان کیوں چاہیے عزرائیل ہو کیا؟شازل نے طنزیہ کیا

اپنی حد میں رہو اور ہم بڑوں کو بات کرنے دو۔عاکف شاہ نے اُس کو ٹوکا

بات ختم ہو چکی ہے آپ کے حیوان بیٹے نے جو کیا تھا ہم نے بس اُس کو اُس کا جواب دیا ہے ہم نے اپنا فیصلہ خود کر دیا اب کوئی جرگہ نہیں بنتا۔ شازل کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔

میرے بیٹے نے جو کیا وہ اُس کا حق تھا۔ عاکف شاہ کی بات پہ دُرید نے زور سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا

وہ اُس کی بیوی تھی کوئی گائے بکری نہیں جس کے ساتھ آپ لوگون نے جانوروں جیسا سلوک کیا تھا جرگہ تو ہمارا آپ پہ بنتا ہے ہماری معصوم بہن کی زندگی کے ہر رنگ آپ لوگوں نے چھینے ہیں اُس کی معصومیت چھینی ہے۔ اِس بات دیدار شاہ کاٹ دار لہجے میں کہا

اچھا ہو گا جو اِس بات کا فیصلہ ہم بڑے کرے۔ گاؤں کے معزز آدمی نے مداخلت کی۔

ٹھیک ہے کرے آپ لوگ فیصلہ مگر دیدار کی بات ٹھیک ہے جرگہ بنتا نہیں تابش کے ساتھ جو میں نے کیا وہ اُس کے مستحق تھا اگر دوبارہ گاؤں کے کسی لڑکے نے ایسا کیا تو اُس کا انجام بھی تابش سے مختلف نہیں ہو گا۔ دُرید کے لہجے میں سختی تھی۔

ہمیں دُرید کا خون یا اُس کی بہن چاہیے ونی میں۔عاکف شاہ کی بات پہ اچانک ماحول میں سناٹ چھا گیا تھا شہباز شاہ کا ہاتھ بے ساختہ اپنے پستول پہ پڑا تھا

میری بہن کا اگر کسی نے نام بھی لیا تو میں اُس کا وہ حشر کروں گا اُن کی روح تک کانپ اُٹھے گی۔دُرید اچانک شیر کی مانند دھاڑا۔

لالہ رلیکس۔شازل ایک نظر جرگہ میں بیٹھے لوگوں پہ ڈالتا دُرید سے بولا تو اُس نے سر جھٹکا۔

ٹھیک ہے اگر آرو

ہماری بیٹی کا نام یہاں کوئی نہیں لے گا۔گاؤں کا معزز آدمی کچھ کہنے والا تھا جب سرپنچ کی جگہ بیٹھے شہباز شاہ نے انہیں خبردار کیا۔

www.novelsclubb.com

اصول سب پہ وہی ہیں دُرید اگر آپ کا بیٹا ہے تو اِس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کے اُس کو سزا نہیں ملے گی۔دوسرے آدمی نے ناپسندیدہ نظروں سے دُرید کو دیکھ کر کہا

ہم سبز قدموں والی چاہیے بھی نہیں اگر حویلی سے کوئی لڑکی نہیں آسکتی کیونکہ وہ سیدزادیاں ہیں تو ٹھیک ہیں ہمیں غیر سید لڑکی چاہیے ونی میں۔تابش کا چھوٹا بھائی بولا تو سب نے ناسمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

لگتا ہے یہ حویلی کی ملازماؤ کی بات کر رہا ہے حویلی میں آتے وقت کسی پہ دل آگیا ہوگا۔شازل بڑبڑایا تو دُرید نے کڑی نظروں سے اُس کو گھورا جس کو ایسی پیچیدہ حالات میں بھی لطیفے سوجھ رہے تھے

ہمیں وہ لڑکی چاہیے جو حویلی میں ونی کے طور پہ گئی تھی حشمت اللہ کی بیٹی۔تابش کے چھوٹے بھائی عاقب نے کہا تو شازل کی آنکھوں میں خون اُتر آیا

میں تمہاری زبان کاٹ دوں گا اگر میری بیوی کا نام بھی لیا تو۔شازل کے چہرے کی رگیں غصے سے تن چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہمیں ونی چاہیے وہ حشمت اللہ کی بیٹ

کمینے انسان میں تمہیں جہنم وصل کرنے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا پھر مانگتے رہنا ونی وہ میری بیوی ہے میری عزت ہے کسی حشمت اللہ کی بیٹی نہیں۔عاقب اُس سے پہلے مزید

کچھ کہتا شازل ایک ہی جست میں اُس تک پہنچتا گلا پکڑ کر چہرے پہ مکے برسانے لگا۔شازل کے رد عمل پہ سب لوگ فورن سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے۔

شازل چھوڑو اُسے۔دُرید اُس کو عاقب سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگا مگر شازل پہ جیسے جنون سوار ہو گیا تھا وہ جو کچھ پہلے دُرید کو پر سکون کرنا چاہ رہا تھا اب خود آپے سے باہر ہو گیا تھا۔شُہباز شاہ سنجیدہ نظروں سے اپنے بیٹے جو ہمیشہ کول ڈاؤن رہتا تھا اُس کو دیکھ رہے تھے اُس کا رد عمل اُنہیں بہت کچھ سمجھا گیا تھا۔

شازل میں نے کہا ہٹو۔دُرید نے زبردستی اُس کو عاقب سے ہٹایا مگر تب بھی شازل نے ایک زوردار لات عاقب کے پیٹ پہ ماری جس سے وہ کراہ اُٹھا۔

تو سیدھا کہو نہ تمہارے دل بہلانے کا کام وہ خوب اچھے سے کر رہی ہے تبھی تو تم اُس کو چھوڑنے کا نام نہیں لے رہے۔عاقب اپنی ناک سے بہتا خون صاف کرتا فضول بولنے سے باز نہیں آیا۔

شازل نے اُس کی بات پہ ہاتھوں کی مٹھیاں زور سے بھینچی تبھی اُس کی نظر لڑکے کے ہاتھ میں موجود بندوق پہ پڑی تو اُس سے بندوق چھیننے لگا۔

کلمہ پڑھ لو۔شازل بندوق کا رخ اُس کی جانب کرتا پتھریلے لہجے میں بول کر اُس پہ فائر کھول دیا

ٹھاہ

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 44

یہ کیوں کیا کیا لالہ۔شازل جیسے فائر کرنے والا تھا دُرید نے اُس کا ہاتھ اُپر کر لیا تھا جس وجہ سے نشانہ مس ہو گیا تھا تبھی شازل غصے بھری نظروں سے عاقب کو دیکھتا دُرید سے بولا جب کی وہاں موجود سب لوگوں کی اٹکی سانسیں بحال ہوئی تھی۔عاکف شاہ نے جلدی سے عاقب کو اپنے پیچھا کھڑا کر لیا تھا۔

یہ بھی پوچھ سکتا ہوں کیا کرنے والے تھے تم جُرم کے خلاف آواز اُٹھاتے ہو اور اب خود جُرم کرنے والے تھے مجھے بتاتے تھے کے قتل گناہ ہے تو پھر کیوں خود قتل کرنے والے تھے۔دُرید ایک ایک لفظ چبا کر بول کر اُس کے ہاتھ سے بندوق چھینی۔

یہ جُرم نہیں تھا لالہ یہ کمینہ انسان میری بیوی کے بارے میں اتنا گھٹیاں بول رہا تھا اور میں خاموش تماشائی کا رول ادا کرتا کیا اتنا بے غیرت سمجھ ہوا ہے۔شازل غصے سے پھنکارا۔

شازل عقل سے کام لو۔دُرید نے جھڑکا۔

میں آپ سے بات کیوں کر ہی کیوں رہا ہوں میں آج اِس کمینے کو چھوڑوں گا نہیں۔شازل ایک بار پھر عاقب کو مارنے کے لیے بڑھا مگر وہاں کھڑے لوگ درمیان میں آ گئے۔

جرگہ میں کیا تماشا بنایا ہوا ہے۔وہاں موجود ایک آدمی نے کہا

تماشا تو یہ ہمارے گھر کی عورتوں کو لگا رہے ہیں اگر یہ سب ایک منٹ سے پہلے نہیں گئے تو خدا کی قسم میں ان باپ بیٹے کو زندہ قبر میں دفناؤں گا۔شازل غصے سے چیخا۔

جرگہ کل دوبارہ ہو گا ابھی سب جائے۔شہباز شاہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر سنجیدہ بھرے لہجے میں بولے تو سب ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنے لگے۔

یہ کیا بات ہوئی آپ ایسا کیسے کر سکتے۔ایک آدمی نے اعتراض اُٹھایا

ٹھیک ہے فیصلہ کل ہو گا مگر آپ سب خود پہ کنڑول کرنا ایسا نہ ہو کل بھی وہ تماشا ہو جو آج ہوا ہے۔ حشمت اللہ نے شہباز شاہ کی بات پہ اتفاق کیا تو انہوں نے سر کو اثبات میں ہلایا تو باری باری سب وہاں سے چلتے گئے۔

میں تو تمہیں ایویں کم ہمت ڈرپوک سمجھتا تھا مگر آج تو تم نے ثابت کر دیا کے تمہاری رگوں میں بھی شاہوں خاندان کا خون ہے۔دیدار شاہ نے داد دیتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا جس پہ شازل نے سر جھٹکا۔

ویسے تمہیں غصہ کچھ زیادہ آ گیا ایسا ہی ہوتا ہے جو لوگ کبھی کبھی غصہ کرتے ہیں اُن کے غصے میں بلا کا رعب ہوتا ہے کیونکہ وہ سردیوں کی شام کی طرح خاموش اور پُراسرار نظر آتے ہیں مگر پھر بعد میں طوفان کھڑا کرتے ہیں جیسے کے تم نے کیا۔دیدار نے مزید کہا تو شازل نے زچ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا

میں اگر چھوٹا ہوتا تم سے تو تمہاری یہ لال انگارہ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر ضرور ڈر جاتا مگر کیا ہے کے میں تم سے بڑا ہوں اِس لیے مجھے ڈر بلکل بھی نہیں لگ رہا۔دیدار شاہ اُس کا کندھا تھپتھپا کر بولا۔

❤❤❤❤❤❤❤

جانے جرگہ میں کیا ہو رہا ہے۔فاریہ بیگم فکر مندی سے بولی۔

اللہ خیر کرے گا دُرید اگر عقل سے کام لیتا تو اچھی بات تھی ہم یوں سب پریشان تو نہ ہوتے۔فردوس بیگم نے کہا

دُرید نے جو کیا وہ بلکل ٹھیک کیا ایسے لوگ صرف زمین پہ بوجھ ہوتے ہیں۔کلثوم بیگم فردوس بیگم کی بات کے جواب میں بولی۔

وہ سب آ گئے ہیں جرگہ سے۔ملازمہ نے آ کر اُن کو اطلاع دی تو سب نے اچھے سے خود پہ چادر لی۔

شازل

شازل کیاہوا کیابناوہاں؟کلثوم بیگم نے تیز قدموں سے چلتے شازل کو سیڑھیوں کی طرف جاتا دیکھا تواُس سے پوچھنے لگی۔ مگر شازل اَن سنی کرتا وہاں سے چلا گیا۔

اِس کو کیاہوا؟فردوس بیگم تعجب سے بولی

اب تو دیدار یا دُرید سے پتا چلے گا وہاں ہوا کیا۔فاریہ بیگم گہری سانس بھر کر بولی۔

. . . . . .

آپ آ گئے کیا فیصلہ ہوا وہاں؟ماہی نے کمرے میں شازل کو آتا دیکھا تو فورن سے اُس کی جانب لپکی مگر شازل کی سرخ آنکھیں بکھرے بال دیکھ کر اُس کو ڈر بھی لگا۔

آپ کو کیاہوا؟ماہی نے شازل سے پوچھا جو بس خاموش نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا۔

بتائے شاز

www.novelsclubb.com

ابھی ماہی اپنی بات مکمل کرتی اُس سے پہلے شازل آگے بھرتا اُس کو اپنے سینے لگا گیا۔ماہی کا دل زور سے دھڑکا اُس کو شازل سے ایسی کسی حرکت کی توقع نہیں تھی۔

شازل چھوڑے۔ماہی نے شازل کی گرفت مضبوط ہوتی محسوس کی تو فورن سے کہا اُس کو ایسا لگ رہا تھا جیسے شازل اُس کی ہڈیاں توڑ کر ہی دم لے گا۔

تم صرف میری ہوں۔شازل اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بڑبڑایا

کیا بول رہے ہیں؟ماہی کو سمجھ نہیں آیا۔

تم کس کی ہو؟شازل اُس کا چہرہ اپنے روبرو کرتا پوچھنے لگا تو ماہی اُس سے پہلے شکر کا سانس ادا کرتی شازل کے بے قرار لہجے میں نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

یہ کیسا سوال ہے؟ماہی کو سمجھ نہیں آیا

تم کس کی ہو ماہی آج میں تمہاری کوئی بے وقوفی برداشت کرنے والا نہیں جو پوچھا ہے اُس کا جواب دو تم یہاں ونی میں میرے نکاح میں آئی تھی تو بتاؤ کس کی ہو۔شازل اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا پوچھنے لگا۔ماہی کو تو آج شازل کا انداز دیکھ کر غش کھانے کے در پہ تھی جواب کیا خاک دینا تھا اُس نے۔

بہری ہوں میں کچھ پوچھ رہا ہوں سُنائی نہیں دے رہا۔شازل اُس پہ دھاڑا تو ماہی کو اپنی جان جاتی محسوس ہوئی۔

آآپ ک کی ہ ہوں۔ماہی نے اٹک اٹک کر بتایا۔

ہممم گُڈ تو کوئی تمہیں مجھ سے چھین نہیں سکتا سمجھ آ رہی ہے نہ میری بات؟ شازل اُس کے چہرے پہ ہاتھ پھیرتا جنون بھرے لہجے میں بولا تو ماہی نے فورن سے سر اثبات میں ہلایا۔

کسی کی ہمت کیسے ہوئی تمہارے بارے میں کچھ کہنے کی۔ شازل اُس کو دوبارہ سے اپنے سینے سے لگاتا بڑبڑایا مگر اِس بار ماہی نے خاموش رہنے میں ہی عافیت سمجھی۔

میں منہ توڑ دوں گا اُس سالے کا جس نے تمہارے بارے میں سوچا بھی۔ شازل اُس کے بالوں میں بوسہ دیتا طیش میں غرایا تو اپنے دل کے دھڑکنے کی آواز ماہی کو اپنے کانوں تک سُنائی دی اُس کو اب شازل سے جھجھک محسوس ہونے لگی۔

❤❤❤❤❤❤❤

میں نہ کہتی تھی آپ کی اولاد عاشق مزاج ہے اور یہ شازل مجھے اِس سے تو عشق معشوقی کی اُمید خواب میں بھی نہ تھی کیسے شادی کے نام پہ پتنگے لگ جاتے تھے اور اب جرگہ میں اتنا بڑا تماشا لگایا اُس نے۔ فاریہ بیگم ساری بات جاننے کے بعد بولی۔

یہ وقت مذاق کا نہیں فاریہ۔ کلثوم بیگم نے اُن کو ڈپٹا

مذاق میں کونسا کر رہی ہوں میں تو بس بتا رہی ہوں شازل کو کیا ہو گیا ہے کہاں وہ نکاح کے بعد شہر بھاگ گیا تھا اور اب اُس لڑکی کے پیچھے اتنا پاگل ہوا پڑا ہے۔فاریہ بیگم بُرا مان کر بولی۔

ہے بھی تو خوبصورت لڑکی پھنسا لیا ہو گا اپنی اداؤں میں۔فردوس بیگم نے باتوں میں حصہ لیا۔

لگتی تو ایسی نہیں میں نے دیکھا بہت معصوم ہے بے چاری جب کوئی ملازمہ بھی اُس پہ ہاتھ اُٹھاتی تو گونگی بہری بن جاتی مگر افففف تک نہیں کرتی تھی ورنہ اگر شازل یہاں آنے میں ایک دن دیر کرتا تو جیسا حشر شبانا نے اُس کا کیا تھا اُس نے تو تڑپ کر مر جانا تھا۔فاریہ بیگم تاسف سے بولی۔

کوئی معصوم بے چاری نہیں سب ڈرامہ ہے اُس کا میں تو اب اِس کو حویلی میں برداشت نہیں کروں گی ونی میں آئی تھی جس کی اوقات دو ٹکے کی نہیں تھی اور اب سالی شازل شاہ کے دل پہ راز کرے گی اپنی اوقات بھول گئی ہے جو میں اُس کو اچھے سے یاد کرواؤں

گی۔شبانا نفرت بھرے انداز میں بولی جب سے اُس نے سُنا تھا اُس کے دل میں آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔

شازل بڑی مشکل سے یہاں رُکا ہے اب تم کچھ ایسا نہ کر دینا کے وہ پھر سے چلا جائے یہاں سے۔کلثوم بیگم نے شبانا کی بات سن کر اُس کو باز رکھنا چاہا

اگر آپ لوگ کچھ نہیں کر رہے تھے تو مجھے کرنے دے ایسا نہ ہو پھر وہ کوئی وارث پیدا کر کے دے اگر ایسا ہوا تو اُس کے قدم یہاں مضبوط ہو جائے گے۔شبانا نے فورن سے کہا

سوچ سمجھ کر و بولوں اب کیا یہ ونی میں آئی ہوئی لڑکی شاہ خاندان کو وارث دے گی۔فردوس بیگم ناگواری سے بولی۔

رنگ ڈھنگ نہیں دیکھے آپ نے اِس کے تھی کیسی اور ہو کیسی گئ ہے شہر کی ہوا خوب لگی ہے اُسے۔شبانا نے غصے سے کہا

www.novelsclubb.com

دس سال ہو گئے تھے تمہاری شادی کو مگر تم نے میرے بیٹے دلدار کو وارث نہیں دیا اب اگر یہ دے گی تو شاہ خاندان کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں ہو گا۔فاریہ بیگم کو دونوں ماں بیٹی کی باتیں پسند نہیں آئی تو مداخلت کی۔

آپ مجھے بانجھ ہونے کا طعنہ دے رہی ہیں جب کی یہ بات اچھے سے جانتی ہیں کمی مجھ میں نہیں آپ کے بیٹے میں تھی۔شبانا تپ اُٹھی۔

مانا کے میرے بیٹے میں خامی تھی مگر اب کیا میرے دوسرے بیٹے میں بھی خامی ہے اتنا عرصہ تو ہو گیا ہے پھر بھی تمہاری طرف سے کوئی خوشخبری نہیں آئی۔فاریہ بیگم کی اِس بات سے شبانا شرم سے پانی پانی ہو گی اُس کو ذرہ برابر اُمید نہیں تھی اُس کی چچی جورشتے میں ساس بھی یہ بات سب کے سامنے کرے گی۔

تمہاری بات کا مطلب اب یہ لڑکی حویلی کو وارث دے گی جس کا تعلق سید گھرانے سے نہیں اِس کو تو ہم چلتا کرے گے شازل کی دوبارہ شادی ہو گی وہ بھی خاندان کی لڑکی سے۔فردوس بیگم تیکھی نظروں سے فاریہ بیگم کو دیکھ کر بولی۔

آپ اُس لڑکی کا پتہ کاٹ سکتی ہیں مگر اُس کے بچے کا نہیں کیونکہ وہ بچہ شازل کا ہو گا یعنی سید زادہ ہو گا اور کون باپ اپنی اولاد سے بیگانی رہے گا۔فاریہ بیگم نے کہا

تم لوگ بحث میں ایسے پڑی ہو جیسے سچ میں وہ آج ہمیں وارث دینے والی ہوا بھی ایسا کچھ نہیں ہوا تو بات کرنے کا مقصد۔ کلثوم بیگم کو اُن سب کی باتوں سے بیزاری ہوئی تو ٹوکا جس پہ وہ سب اپنا سا منہ لیکر رہ گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤

کیسی ہے وہ؟ دُرید ہسپتال آتا آروش سے حریم کی خیریت معلوم کرنے لگا۔

زندہ ہے۔ آروش نے جواب دیا۔

ایسا کیوں کہہ رہی ہو؟ دُرید کو تکلیف ہوئی۔

جس ٹروما میں وہ ہے اُس کا زندہ رہنا بڑی بات ہے آپ کو نہیں پتا وہ راتوں کو ڈر جاتی ہے اُس کی طبیعت بِگڑتی رہتی ہے۔ آروش نے پریشانی سے بتایا

کاش میں اُس سے مل پاتا۔ دُرید کے لہجے میں حسرت تھی۔

حریم عدت میں ہے یہ بات وہ خود نہیں جانتی کیونکہ میں نے اُس کو نہیں بتایا کے آپ نے اُس کے مجرم کا قتل کیا ہے۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

اچھا کیا جب وہ پوری طرح سے صحتیاب ہو جائے تو تب بتا دینا۔دُرید نے کہا۔

اگر آپ حریم سے بات کرنا چاہتے ہیں تو میں کال پہ بات کروا دوں کیا پتا وہ آپ سے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لے اُس کو جب سے ہوش آیا ہے اُس نے ایک مرتبہ بھی مجھ سے خالہ یا تابش کا ذکر نہیں کیا۔آروش دُرید کی حالت سمجھتی گہری سانس لیکر بولی۔

اُس نے میرا نام لیا ہے؟میں اُس سے ملنے کیوں نہیں آیا اُس کی خیریت معلوم کیوں نہیں کی کیا اُس نے وجہ پوچھی ہے؟دُرید نے آروش سے پوچھا تو اُس نے نفی میں سر کو جنبش دی جس پہ دُرید کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ آئی۔

پھر میں کیسے مان لوں وہ مجھ سے کال پہ بات کرنے کے لیے راضی ہو جائے گی۔دُرید کے چہرے پہ اُداس مسکراہٹ آئی۔

جرگہ میں کیا ہوا؟اور حریم کو ڈسچارج کب ملے گا وہ یہاں بے سکون ہے حویلی چلے گی تو اچھا محسوس کرے گی۔آروش نے بات کا رخ بدلا۔

فیصلہ کل ہو گا جرگے کا اور میں ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں کے ڈسچارج پیپرز تیار کرے۔دُرید نے کہا تو آروش نے سر اثبات میں ہلایا۔

کیا بات ہے جب سے آپ کی جرگہ سے واپسی ہوئی ہے آپ کے چہرے پہ عجیب سا سکون ہے اور اب یہ مسکراہٹ؟ بختاور بیگم نے حشمت اللہ صاحب کو پر سکون دیکھا تو پوچھ لیا

ہاں میں واقع بہت خوش ہوں کیونکہ آج میں نے شازل کو دیکھا جو ماہی کا شوہر ہے میرے اندر پہلے بہت وسوسے تھے ماہی کو لیکر جب تم نے بتایا تھا ماہی یہاں آئی تھی اور بہت خوش تھی تو مجھے اطمینان نہیں آیا تھا مگر آج جب اُس جا شوہر اُس کے لیے وہاں سب سے لڑا تو دل میں اطمینان اُترا ایک خلش تھی جو آج ختم ہو گئی میری بیٹی واقع وہاں خوش ہو گی کیونکہ اُس کا شوہر شازل ہے اور مجھے شازل سب سے منفرد لگا عورتوں کی عزت کرنے والا اور کروانے والا۔ حشمت اللہ صاحب پر سکون لہجے میں ان کو بتانے لگے۔

ہماری بیٹی وہاں ونی کے طور پہ گئی تھی اگر اُس کا شوہر شازل نہ ہوتا تو اب تک ہماری بیٹی زندہ نہ ہوتی وہ تو اللہ کا شکر ہے اُس کا نکاح شازل سے ہوا اور سسرال میں لڑکی کی عزت تبھی ہوتی ہے جب اُس کا شوہر اُس کو اپنے ہونے کا احساس کرواتا ہے اُس کو اطمینان بخشتا

ہے اور میرے رب کا شکر ہے شازل نے ماہی کو وٹی کی حیثیت سے نہیں بلکہ اپنی بیوی اور اپنی عزت سمجھا۔بختاور بیگم بھی اُن کی بات سے متفق ہوئی۔

بس اب ذین کا سچ ثابت ہو جائے اصل قاتل کون تھا پھر ہم اپنی بیٹی کو واپس لائے گے۔ حشمت اللہ صاحب نے گہری سانس بھر کر کہا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

رات کے اِس وقت تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ ماہی جو باورچی خانے میں پانی لینے کے غرض سے آئی تھی اپنے پیچھے شبانا کی آواز سن کر وہ ڈر پلٹی۔

پانی لینے آئی تھی۔ماہی نے اپنے ڈر پہ قابو پایا۔

شازل پہ کونسا جادوں کیا ہے تم نے جو وہ تیری وجہ سے قتل کرنے چلا تھا۔شبانا اُس کے بال مٹھی میں جکڑ کر بولی تو ماہی حیرانکن نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

بال چھوڑے میرے۔ماہی نے جلدی سے اُس کو خود سے دور کیا تو شبانا نے خونخوار نظروں سے اُس کو گھورا جو کندھوں سے اپنا ڈوپٹہ ٹھیک کر رہی تھی۔

تیری اتنی ہمت۔شبانا نے زور سے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا

میں نے شازل پہ کوئی جادو نہیں کیا اور میں نہیں جانتی آپ کس قتل کی بات کر رہی ہیں۔ماہی اپنے قدم پیچھے لیتی ہمت کر کے بولی۔

اوا چھا اِس میسنی شکل پہ شازل مرتا ہو گا میں نہیں آنے والی تیرے جھانسے میں جتنا ہو سکے اُتنا دور رہ شازل سے ورنہ وہ حال کروں گی کے یاد رکھوں گی۔شبانا نے دھمکی آمیز لہجے میں اُس کو وارن کیا۔

آپ مجھے ڈرا نہیں سکتی وہ میرے شوہر ہے میں اُن سے دور رہوں یا پاس اُس کا فیصلہ آپ نہیں میں خود کروں گی۔ماہی کی حاضر جوابی پہ شبانا حیرت سے گنگ ہوتی نظروں سے اُس کو گھورنے لگی جو پہلے آنکھیں اُٹھا کر نہیں دیکھتی تھی اور آج اُس کو جواب دے رہی تھی۔

آ گئی نہ اپنی اصلیت پہ اور یہ کس کی شے پہ بہادری کا مظاہرہ کر رہی ہو؟شبانا اُس کی ٹھوڑی پکڑ کر طنزیہ بولی۔

www.novelsclubb.com

شازل کی شے پہ انہوں نے کہا مجھے کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اور مجھے اب سمجھ آ رہا ہے واقع میں مجھے کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں میں کیوں ڈروں جب میرے بھائی بے قصور ہیں میں بے قصور ہوں تو کیوں آپ لوگوں کے بلاوجہ ظلم سہو میں کوئی گڑیا

نہیں جس کو آپ اپنی مرضی سے چلائے گی۔ماہی اُس کا ہاتھ جھٹک کر بولی ڈرپوک تو وہ پہلے بھی کبھی نہیں تھی مگر اُس پہ جو حالات آ گئے تھے اُس نے اُس کی ہمت چھین لی تھی جو دوبارہ شازل کے اعتماد کی وجہ سے آئی تھی۔

میں تمہاری زبان کاٹ دوں گی۔شبانا اُس پہ دھاڑی مگر آج پہلی بار ماہی کو اُس سے خوف نہیں آیا

سوچ لے شازل آپ کے ہاتھ کاٹ دینگے۔ماہی تُرکی پہ تُرکی بولی۔

تیری تو

گالی مت دیجئے گا سُنا ہے ایک گالی پہ قبر میں بہت کیڑے کاٹنے آتے ہیں تعداد فلحال میں بھول چُکی ہوں مگر جب یاد آئے گی تو بتادوں گی ناؤ ایکسکیوزمی میرے شوہر میرا انتظار کر رہے ہیں اگر میں نہیں گئی تو میری تلاش میں وہ خود یہاں آجائے گے۔شبانا اُس سے کچھ کہنے والی تھی جب ماہی اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بول کر سائیڈ سے گزری۔

تمہارا تو پتہ میں کاٹ کر رہوں گی۔شبانا نے غصے اُس سے کہا۔

شبانا کی بات پہ ماہی رُک کر پلٹ کر اُس کو دیکھنے لگی۔

میں کوئی درخت نہیں ہوں انسان ہوں۔ماہی اُس کو جواب دیتی وہاں سے چلتی بنی پیچھے شبانا پیچ وتاب کھاتی رہ گئ۔

. . . . . .

لو جی میں وہاں بڑی بڑی چھوڑ کر آئی ہوں کے میرے شوہر میرے انتظار میں ہیں مگر ایک میرے شوہر محترم ہیں جن کو سونے سے فرصت نہیں۔ماہی اپنے کمرے میں آئی تو شازل کو گہری نیند میں سوتا دیکھ کر بڑبڑائی۔

شازل۔ماہی بیڈ پہ بیٹھتی شازل کو آواز دینی لگی کے شاید جاگ جائے۔

شازل اُٹھے نہ باتیں کرتے ہیں۔ماہی شازل کا بازوں ہلاتی اُس سے بولی۔

یار ماہی آج مجھے معاف کرو میں اپنا دوسرا بازوں تم پہ قربان نہیں کر سکتا پہلے والا ہی ابھی زخمی ہے۔شازل کی نیند میں ڈوبی آواز سن کر ماہی نے اپنی آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھورا۔

صبح تو بڑا پیار آرہا ہے تھا(نقل اُتارتے ہوئے)ماہی تم صرف میری ہوں ونی میں میرے نکاح میں آئی ہوں اور اب محترم کے مزاج ہی نہیں مل رہے۔ماہی نے بلند آواز میں اُس کی نقل اُتارنے لگی۔

یار ماہی تمہیں باتیں رات کے وقت کیوں یاد آتی ہے سو جاؤ اچھے بچوں کی طرح۔شازل اُس کی جانب کروٹ لیتا بولا

میں اچھی بچی نہیں ہوں۔ماہی نے فورن سے کہا

اِدھر آؤ۔شازل نے اپنا ہاتھ اُس کی جانب بڑھایا تو ماہی کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی اُس نے اپنا ہاتھ شازل کی چوڑی ہتھیلی پہ رکھا تو شازل سیدھا لیٹتا اُس کا سر اپنے سینے پہ رکھنا۔

مجھے پتا نہیں تھا تمہارا سر اتنا بھاری ہو گا جو میرا معصوم بازوں اتنا سُن ہو جائے گا۔شازل نے شرارت سے کہا تو ماہی نے اُس کے سینے پہ مُکہ برسایا

کوئی نہیں میرا سر بھاری بس آپ کے ڈرامے ہیں۔ماہی خفگی سے بولی۔

اچھا جی میری غلطی پر اب تم سونے کی کرو۔شازل نے ہنس کر کہا

ایسے نیند نہیں آئے گی۔ماہی نے کہا

تو پھر کیسے آئے گی؟شازل نے تعجب سے پوچھا

آپ اپنا ہاتھ میرے بالوں میں رکھ کر اُنہیں سہلائے پھر آئے گی۔ماہی شرم سے سرخ ہوتی اُس سے بولی تو شازل کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا۔

چلو شکر میری بیوی نے کوئی تو فرمائش کی۔شازل اُس کے بال سہلاتا ہنس کر بولا تو ماہی پر سکون ہوتی اپنی آنکھیں موند گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

جرگہ پہ سب لوگ پہنچ گئے تھے اور آج اصل فیصلہ ہونا تھا۔

آپ لوگوں نے مل بیٹھ کر فیصلہ کیا ہو گا تو بتائے پھر آپ کو چاہیے عاکف شاہ بیشک دُرید شاہ اپنی جگہ ٹھیک تھا مگر اُس کو تابش کا قتل نہیں کرنا چاہیے تھا بلکہ جرگہ بیٹھانا تھا پھر اُس کا فیصلہ ہوتا۔گاؤں کے بزرگ نے سنجیدگی سے اپنی بات سب کے سامنے رکھی۔

سر پنچ شہباز شاہ ہے مہربانی ہو گی اگر آپ اُن کو فیصلہ کرنے دے۔شازل نے سب پہ کڑی نظریں ڈال کر کہا

بیشک یہاں کے سرپنچ شہباز شاہ ہیں مگر جرگہ پہ سب کو اپنی رائے دینے کا حق ہے اور فیصلہ انصاف کا ہوگا شہباز شاہ کو اپنے بیٹے کے لیے بھی وہی فیصلہ لینا ہوگا جو باقی سب کے لیے کرتے ہیں۔ بزرگ نے جواباً کہا

انصاف کی بات تو آپ نہ ہی کرے تو بہتر ہوگا کیونکہ جرگے کا مطلب میری ڈکشنری میں معصوموں کے ساتھ ناانصافی اور معصوم لڑکیوں کے ارمانوں کا قتل ہوتا ہے جو یہاں کسی اور کے گناہ کی بھینٹ چڑھتی ہے۔ شازل کا انداز خاصا طنزیہ تھا جس پہ وہ بزرگ اپنی جگہ چور سے ہو گئے۔

آج یقین ہو گیا کے تم واقع میں وکیل ہو جس کے پاس ایک کے بعد ایک دلائل موجود ہوتی ہیں۔ دیدار شاہ اُس کے کان کے پاس آتا بولا تو شازل کے چہرے پہ پہلی بار مسکراہٹ آئی۔

www.novelsclubb.com

فیصلہ ہونے سے پہلے میں ایک بات سے سب کو آگاہ کرتا چلوں۔ شہباز شاہ کی سپاٹ آواز پہ سب لوگ اُن کی جانب متوجہ ہوئے

ونی میں کوئی نہیں جائے گی قتل کے بدلے کیونکہ میری کوئی بیٹی نہیں۔ شہباز شاہ کی بات پہ سب لوگ حیرانگی سے ایک دوسرے کا چہرہ تکنے لگے شازل کے چہرے کی مسکراہٹ یکدم غائب ہو گئی تھی دُرید کو شدید قسم کا حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

باباسائیں آپ کو جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں۔ شازل بہت دیر بعد بولنے کے قابل ہوا۔

کوئی اپنی بیٹی کے ہوتے ہوئے ایسے کیسے انکاری ہو سکتا ہے۔

بس ونی میں نہ کرنے کے بہانے ہیں لاڈلی جو ہے۔ شہباز شاہ کی بات پہ سب لوگ آپس میں چہ مگوئیاں کرنے لگے۔

میں شہباز شاہ ہوں مجھے اپنی بات منوانے کے لیے نہ تو جھوٹ بولنے کی ضرورت ہے اور نہ بہانے کرنے کی میری کوئی بیٹی نہیں جو میری بیٹی حیثیت سے میرے پاس رہتی ہے وہ میرے دوست دلاور خان کی بیٹی ہے جو امانت کے طور پہ آج سے چوبیس سال پہلے اُس نے مجھے دی تھی اگر میری اتنی وضاحت کے باوجود بھی بھی کسی کو یقین نہیں آیا تو ڈی این اے ٹیسٹ اگر کوئی کروانا چاہے تو بیشک کروا سکتا ہے۔ شہباز شاہ کی بات پہ اچانک

خاموشی چھا گئی تھی جیسے کسی کے پاس بولنے کے لیے کچھ بچا ہی نہیں تھا دُرید شاہ اور شازل شاہ بے یقین نظروں سے شہباز شاہ کو دیکھ رہے تھے جن کا چہرہ ہر احساس سے عاری تھا در حقیقت شہباز شاہ خود بے یقین تھے انہوں نے آروش کی حقیقت ایسے کسی کو بتانا نہیں چاہی تھی وہ جو پہلے سوچتے تھے کس طرح وہ سب کو بتائے گے کس طرح آروش کا سامنا کرے گے ؟آج زندگی نے اُن کو ایسے موڑ پہ لا یا تھا جو وہ پورے گاؤں والوں کے سامنے آروش کی حقیقت بیان کرنے پہ مجبور ہو گئے تھے اِس وقت اُن کی اندرونی کیفیت سے کوئی واقف نہیں تھا آج جو کچھ انہوں نے کہا تھا وہ کس دل سے کہا یہ بس وہ خود جانتے تھے۔

❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

www.novelsclubb.com

تحریر رمشا حسین

Episode 45

اگر یہ سچ ہے تو ہمیں پہلے کیوں نہیں پتا چلا؟ گاؤں کے کسی آدمی نے کہا

کیونکہ یہ بات جاننا آپ کے لیے ضروری نہیں تھا۔ شہباز شاہ نے دوٹوک انداز میں کہا

ہمیں ونی نہیں چاہیے نہ دُرید شاہ کا خون ہمیں کچھ زمینیں چاہیے۔ عاکف شاہ کی بات پہ سب لوگ اُن کو دیکھنے لگے۔

زمینیں کیا تم اپنے بیٹے کے عیوض زمینوں کے خواہش مند ہو؟ لوگوں نے جیسے مذاق اُڑایا۔

خاموش اگر عاکف کی یہی خواہش ہے تو ٹھیک ہے مگر اُس کے بعد ہمارا کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ شہباز شاہ نے گھمبیر آواز میں کہا تو سب نے سر اثبات میں ہلایا

. . . . . .

یہ کیا تھا بابا سائیں اتنا بڑا سچ آپ ہم سے کیسے چُھپا سکتے ہیں۔ وہ لوگ ڈیرے پہ پہنچے تو دُرید شاہ نے خاموش بیٹھے شہباز شاہ سے پوچھا

تم لوگوں کا جاننا ضروری نہیں تھا۔ شہباز شاہ نے سپاٹ انداز میں کہا

دلاور خان کیا وہ ہے جس کی فلم کو اِس سال کی بیسٹ فلم ہونے کا ایوارڈز ملا تھا؟ شازل سنجیدہ بھرے لہجے میں بولا

ہاں وہ دلاور خان جس نے مجبوری کے تحت اپنہ بیٹی کی ذمیداری مجھے سونپی تھی مگر اب کچھ ماہ سے وہ چاہتا ہے میں اُس کو اُس کی امانت واپس لوٹاؤں۔ شہباز شاہ کے چہرے پہ مایوسی بھرے تاثرات نمایاں ہوئے

آروش کے نین نقش آنکھوں کو رنگ سب مختلف ہوتا ہے اُس کا رنگ گورا چٹا ہے پر وہ جیسے پٹھان خاندان کی لگتی ہے آپ نے کبھی اُس کے گال دیکھے ہیں کیسے سرخ و سپید

شہباز شاہ کے جواب پہ شازل کے کانوں میں ماہی کے الفاظ گونجے۔

آرو کہی نہیں جائے گی

www.novelsclubb.com

آروش کہی نہیں جائے گی۔

دُرید اور شازل یکدم ایک ساتھ بولے تو شہباز شاہ مسکرائے۔

بابا سائیں میں اِس سچائی کو نہیں مانتا آرو حویلی سے کہی نہیں جائے گی اگر کسی کو اعتراض ہوا تو میں اُس کو اپنے ساتھ رکھوں گا مگر وہ کسی دلاور خان کے پاس نہیں جائے گی اُن کا لائیف اسٹائیل بہت الگ ہے جب کی ہماری آرو الگ انداز میں اپنی زندگی گزاری ہے وہ وہاں ایڈجسٹ نہیں کرے پائے گی دوسری بات کے وہ خود کہی نہیں جائے گی۔ شازل کا انداز حتمی تھا۔

میں شازل کے ساتھ ہوں اگر آروش ہماری بہن نہیں اُن کی بیٹی ہے یہ خیال اُن کو اب کیوں آیا چوبیس سال پہلے کیوں نہیں آیا۔ دُرید بھی دوٹوک انداز میں بولا

تم دونوں آروش سے مجھ سے زیادہ پیار نہیں کرتے اگر میں راضی ہو گیا ہوں تو تم دونوں کو بھی ہو جانا چاہیے اگر نہ بھی ہو تو میں تم دونوں کا اعتراض کسی خاطے میں نہیں لانے والا۔ شہباز شاہ نے سرد لہجے میں بولے

www.novelsclubb.com

مانا کے آپ ہم سے زیادہ پیار کرتے ہیں مگر وہ بہن ہے ہماری ہمارا حق ہے اُس پہ ایسے کیسے آپ اُس کو جانے دے سکتے ہیں۔ شازل کو اُن کی بات پسند نہیں آئی۔

آپ ہماری بات کسی خاطے میں چاہے نہ لائے پر آروش کا سوچے کبھی اُس کے بارے میں سوچا ہے حقیقت جاننے کے بعد اُس کا کیا ری ایکشن ہو گا؟ کتنی تکلیف ہو گی اُس کو کتنا مشکل ہو گا اُس کے لیے اِس حقیقت کو تسلیم کرنا اور اللہ جانے وہ کبھی تسلیم کر پائے گی بھی یا نہیں دُرید پریشانی سے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

وہ سمجھدار ہیں۔ شہباز شاہ بس یہی بول پائے۔

آپ کی سمجھدار بیٹی آپ کو کسی سے شیئر نہیں کرتی تھی اگر بچپن میں آپ غلطی سے ہمیں دیکھ لیتے تو وہ رونے لگ جاتی تھی کے آپ نے اپنی نظریں اُس پہ کیسے اور کیوں ہٹائے گی تو آپ کیسے بول سکتے ہیں وہ یہ بات مانے گی کے شہباز شاہ اُس کا آئیڈیل فادر اُس کا اپنا باپ نہیں بلکہ دلاور خان ہے جس کی زندگی بس فلمیں بنانے میں گزری ہے۔ شازل تو اُن کے جُملے پہ بھڑک اُٹھا۔

www.novelsclubb.com

پیار سے سمجھاؤں گا تو سمجھ جائے گی جب تک حریم ٹھیک نہیں ہو جاتی یہ بات آروش کو پتا نہیں چلنی چاہیے کیونکہ حریم کو آروش کی ضرورت ہے ایسے میں اگر آروش یہاں سے چلی گئی تو جو سُدھار حریم کی صحت پہ آرہا ہے وہ ختم ہو جائے گا۔ شہباز شاہ نے کہا

آرو کا سوچے رو رو کر خود کو نڈھال کر لے گی آپ سے ناراض ہو جائے گی میں بتا رہا ہوں۔شازل نے اُن کو سمجھانا چاہا

میں جانتا ہوں تم آروش سے بہت پیار کرتے ہو مگر یقین کرو میں زیادہ اُس سے پیار کرتا ہوں اور مجھے پتا ہے اُس کو کیسے سنبھالنا ہے۔شہباز شاہ کی بات پہ شازل کو چپ لگ گئ۔

❤❤❤❤❤❤

آؤ کچن میں کام میری مدد کرواؤ مفت میں تو روٹیاں توڑنے نہیں دوں گی میں تمہیں۔ماہی اپنے کمرے کی صفائی کر رہی تھی جب شبانا کمرے میں آ کر طنزیہ لہجے میں بولی

آپ جائے میں آتی ہوں۔ماہی نے جواب دیا

ہمم جلدی آنا۔شبانا ایک تیکھی نظر اُس کے سراپے پہ ڈال کر کمرے سے باہر چلی گئ۔

یااللہ میری مدد کرنا ایک تو شازل بھی حویلی میں نہیں ضرورت کیا تھی مجھے اِن لوگوں کے سامنے زبان چلانے کی۔ماہی نے کل تو بہادر کا مظاہرہ کر لیا تھا مگر اب اُس کو ڈر لگ رہا تھا خود میں ہمت جما کرتی وہ باورچی خانے میں آئی تو وہاں فردوس بیگم شبانا اور ملازمائیں پہلے سے موجود تھی جن کو دیکھ کر اُس نے اپنا خشک ہوتا گلا تر کیا۔

میں کیا بناؤں؟ ماہی اپنے ماتھے سے آتا پسینا صاف کرتی پوچھنے لگی اُس کو اچانک سے گھبراہٹ کا احساس ہونے لگا تھا۔

پلاؤ اور گاجر کا حلوہ بنا دو مہربانی ہو گی تمہاری۔ شبانا نے طنزیہ کہا تو ماہی نے ملازماؤ کو دیکھا جو چھ سے سات تھی وہ سمجھ گئ تھی وہ اپنی انا کی تسکین کے لیے اُس سے کام کروانا چاہتی ہیں ورنہ اُس کی یہاں ضرورت نہیں تھی۔

چاول میں نے بھگو دیئے ہیں وہ پڑے ہیں سامنے۔ ایک ملامہ نے اِشارے سے اُس کو بتایا اندھی نہیں ہے وہ نظر آتا ہے تم اپنے کام پہ توجہ دو۔ شبانا نے ملازمہ کو لتاڑا۔

ماہی خاموشی سے اپنا کام کرنے لگی وہ جلدی سے ان سب سے دور جانا چاہتی تھی۔

تیرے کو اتنا پسینا کیوں آرہا ہے گرمی تو نہیں ہے۔ فردوس بیگم اُس کے ماتھے پہ پسینے کی بوندیں دیکھی تو تنقیدی نظروں سے اُس کو گھورا

طبیعت ٹھیک کچھ دنوں سے۔ ماہی نے بنا دیکھے جواب دیا اُس کے ہاتھ تیزی سے گاجر کاٹنے میں مصروف تھے۔

اماں۔شبانا نے فردوس بیگم کا بازوں پکڑا تو انہوں نے تنبیہہ کرتی نظروں سے اُس کو وارن کیا۔

اچھا کیا ہوا ہے کچھ دِنوں سے تمہیں؟فردوس بیگم نے باورچی خانے میں موجود سبھی ملازموں کو جانے کا اِشارہ کیے ماہی سے پوچھا

طبیعت ٹھیک نہیں تو چکر آتے ہیں اور قے وغیرہ آجاتی ہر دس پندرہ منٹ بعد آج شازل سے دوائی وغیرہ کی بات کروں گی۔ماہی کی بات سن کر اُن دونوں ماں بیٹی کی رنگت پل بھر اُڑی تھی۔

ک ک کوئی کوئی ضرورت نہیں دوائی میں دوں گی کھالینا حویلی میں رہنے والی عورتیں تھوڑی تھوڑی سی بات اپنے شوہروں کو نہیں بتاتی۔شبانا نے بڑی مشکل سے اپنی حالت کو قابو پائے اُس سے کہا۔

www.novelsclubb.com

تم جاؤ یہاں سے۔فردوس بیگم نے اُس کے ہاتھ سے چھڑی کھینچ کر بولی تو ماہی کے ہاتھ میں کٹ لگ گیا۔

ج جی۔ماہی اپنا ہاتھ دیکھتی فورن وہاں سے بھاگی۔

میرا شک ٹھیک نکلا یہ بدبخت سچ میں وارث دینے والی ہے۔شبانا پریشانی سے فردوس بیگم سے بولی۔

نجومی بننے کی ضرورت نہیں کرتے ہیں ابھی تو اِس کو خود نہیں پتا اچھی بات ہے ہم خود ہی کر لیتے ہیں کچھ اور وارث ہی ہو ضروری نہیں کیا پتا بیٹی ہو۔فردوس بیگم پر سوچ لہجے میں بولی۔

بیٹی ہو یا بیٹا مسئلہ وہ نہیں مسئلہ اولاد کا ہے جو وہ دینے والی ہوں میں بتا رہی ہوں اماں اِس قاتل کی بہن کو میں یہاں برداشت نہیں کر پاتی تو بچہ کیسے کروں گی۔شبانا نے جلدی سے کہا

اِس کو وہ ٹیبلیٹ دیتے ہیں حمل روکنے والی اُس سے تو کسی کو شک بھی نہیں ہو گا۔فردوس بیگم کی آنکھوں میں شیطانی چمک آئی۔

www.novelsclubb.com

حمل سے تو ہو گئی ہے نہ۔شبانا نے جیسے اُن کی عقل پہ ماتم کیا۔

میری اماں نہ بن دیکھنا میری دی ہوئی دوائی سے بچہ پیدا ہونے سے پہلے مر جائے گا۔فردوس بیگم نے کہا تو شبانا بھی سمجھنے والے انداز میں سر ہلانے لگی۔

. . . . . .

ڈسچارج ملنے پہ آروش حریم کو لیکر حویلی آ گئی تھی حریم زیادہ نہیں تو پہلے سے کچھ بہتر تھی۔

السلام علیکم۔ماہی جو کمرے میں جانے والی تھی اُن دونوں کو دیکھا تو سلام کیا۔

وعلیکم السلام۔آروش نے جواب دیا جب کی حریم اپنا نقاب اُتارنے لگی۔

کیسی ہو تم؟ماہی نے مسکرا کر حریم سے پوچھا

ٹھیک۔حریم نے مختصر جواب دیا۔

کچھ کھاؤ گی میں بنا دیتی ہوں ہسپتال میں تو پرہیزی کھانا کھا کر اُکتا گئی ہو گی۔ماہی نے اپنائیت بھرے لہجے میں پوچھا

www.novelsclubb.com

ہمیں بھوک نہیں سونا چاہتے ہیں اگر کچھ کھانا ہو گا تو ہم بتا دینگے۔حریم نے آہستہ آواز میں کہا

مجھے تم سے سوری کرنا تھا۔آروش نے سنجیدگی سے ماہی کو دیکھ کر کہا

سوری کیوں؟ماہی ناسمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولی

میں اُس رات تم سے روڈ ہو گئی تھی مجھے بعد میں احساس ہوا اپنے رویئے کا دراصل میں پریشان تھی ایسے میں تمہاری باتوں سے مزید ڈسٹرب ہو رہی تھی۔آروش کی بات پہ ماہی مسکرائی۔

مجھے پتا ہے تم حریم کی وجہ سے پریشان تھی میں نے تمہارے رویے کا بُرا نہیں منایا تھا بس تھوڑا دُکھ ہوا تھا۔ماہی نے صاف گوئی سے کہا

شکریہ۔آروش اُس کو جوابً کہتی حریم کی جانب متوجہ ہوئی جو غور سے ماہی کو دیکھ رہی تھی۔

اپنے کمرے میں چلوں گی میرے ساتھ روم شیئر کرو گی؟آروش نے سوچوں میں گم حریم سے پوچھا جس کی نظریں تو ماہی پہ تھی مگر دماغ جانے کہاں تھا

آپ کے کمرے میں رہنا چاہتی ہوں۔حریم نے سر جھکائے کہا تو آروش نے سر اثبات میں ہلایا

آپ کی رنگت کیوں پیلی ہو رہی ہے کیا پھر سے آپ کو کسی نے مارا ہے؟ حریم ناچاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھی اُس کی بات سن کر آروش نے چونک کر ماہی کا جائزہ لیا مگر اُن دونوں کے برعکس ماہی کے چہرے پہ حریم کے سوال پہ گہری مسکراہٹ آئی جو خود تکلیف میں ہونے کے باوجود اُس کی فکر کر رہی تھی۔

مجھ کسی نے نہیں مارا میں ٹھیک ہو بس تم ٹھیک ہو جاؤ۔ ماہی نرمی سے اُس کا گال چھو کر بولی۔

اگر بخار وغیرہ ہے تو مجھے بتا دو میں میڈیسن دے دیتی ہوں۔ آروش کو بھی وہ ٹھیک نہیں لگی تو کہا۔

ہاں پلیز اگر میڈیسن ہے تو مجھے دے دو ایک ہفتے سے کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔ ماہی نے اُس کی بات پہ فورن سے کہا

www.novelsclubb.com

ایک ہفتے سے بیمار ہو پہلے بتا دیتی خیر میں حریم کو کمرے میں چھوڑ آؤں اُس کے بعد تمہارے پاس آتی ہوں۔ آروش حریم کا ہاتھ تھام کر اُس سے بولی تو ماہی نے سر اثبات میں ہلایا۔

. . . . . .

تم یہاں لیٹو کوئی فضول بات نہیں سوچنی بس آنکھیں موند کر سونے کی کوشش کرو تھوڑی دیر تک میں بھی آتی ہوں۔ کمرے میں آکر آروش حریم کے اُپر چادر ٹھیک کرتی اُس کو ہدایت دینے لگی۔

آپ کا شکریہ میرا بہت خیال رکھا ہے آپ نے۔ حریم مشکور نظروں سے آروش کو دیکھ کر بولی۔

تمہاری جگہ اگر میری اپنی چھوٹی بہن ہوتی تو شاید میں تب بھی یہی کرتی میں اگر تم سے کبھی روڈ ہو جایا کرتی تھی تو اِس کا یہ مطلب نہیں مجھے تم عزیز نہیں تھی میں تمہارا خیال رکھ رہی ہوں اُس کے لیے تمہیں شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ آروش اُس کا ماتھا چوم کر نرمی سے بولی تو حریم نے گہری سانس لی۔

www.novelsclubb.com

لائیٹ آن رہنے دے۔ حریم نے آروش کو لائیٹ بند کرتا دیکھا تو بولی۔

اچھا ٹھیک ہے۔ آروش اُس کو جواب دیتی خود کمرے سے باہر چلی گئی۔

آروش کے جانے کے بعد حریم سونے والی تھی جب اُس کی نظر دوسری سائیڈ پہ تکیے کے نیچے کسی شے پہ پڑی جو تھوڑا نظر آرہا تھا حریم نے ہاتھ بڑھا کر تکیہ دور کیا تھا ایک گلابی رنگ کی ڈائری تھی جس کو دیکھ کر حریم متجسس ہوئی اُس نے ایک نظر دروازے پہ ڈالی جہاں سے آروش گئی تھی پھر ڈائری لیتی ایسے ہی ورق اُلٹ پلٹ کرنے لگی تو اُس کی نظر ایک ورق پہ موجود شعر پہ تھم سی گئی۔

دی-دارج-وہ-وا۔۔۔۔ای-ک ت-ی-ری۔۔۔۔۔۔ن-گاہ۔۔۔س-ے۔۔

ق-دموں ن-ے آگ-ے۔۔۔۔چ-لن-ے س-ے۔۔۔۔۔۔ان-کار ک-ر

دی-ا۔۔

www.novelsclubb.com

آپی کو شاعری پسند ہے کیا؟ کیا میں اُن کی ڈائری پڑھوں مجھے پڑھنا چاہیے اُن کی اِجازت کے بغیر؟ حریم ڈائری کو دیکھتی سوچنے لگی اُس کا بہت دل چاہ رہا تھا ڈائری کھول کر پڑھنے کا۔

ابھی رکھتی ہوں پھر کبھی پڑھوں گی۔ حریم ڈائری کو اپنے تکیے کے پیچھے رکھتی ہوئی بولی

❤❤❤❤❤❤❤

سوچا نہیں تھا کے میں کبھی یہ کہوں گا کے آروش میری بیٹی نہیں۔ شہباز شاہ غیر معی نقطے پہ نظر جمائے بولے۔

میرا دل بہت اُداس ہے شاہ سائیں وہ تو ہماری بچی تھی چاہے میں نے اُس کو جہنم نہیں دیا تھا مگر وہ تھی تو چند گھنٹوں کی جب آپ اُس کو میرے پاس لائے تھے۔ کلثوم بیگم اُس کے پاس بیٹھ کر بولی۔

مجھے آروش کی فکر ہو رہی ہے۔ شہباز شاہ نے کہا

ٹوٹ جائے گی وہ گزرے واقع نے اُس پہ گہرا اثر چھوڑا تھا جس وجہ سے اُس کے لہجے میں کڑواہٹ گھل گئی تھی حویلی میں دندناتی سب کی ناک میں دم کرنے والی آروش ایک خاموش مزاج لڑکی بن گئی تھی جہاں پہلے حویلی میں اُس کے قہقہہ گونجتے تھے وہاں ہم اُس کی مسکراہٹ کو ترس گئے تھے مگر جواب ہونے والا ہے وہ تو ہماری بچی سے سانسیں چھین لے گا پہلے محبت کا رشتہ نہیں تھا تو احساس حال ہو گیا میری بچی کا مگر اب تو اُس کو اپنے

باپ سے اپنے بھائیوں سے اپنی ذات سے اپنے نام سے عشق ہے تو وہ کیسے اِن سب کے الگ رہ پائے گی چوبیس سال بہت بڑا عرصہ ہے شاہ سائیں آروش سے ساری حقیقت چُھپا دے اپنے دوست سے کہے جیسے چوبیس سال گزارے ویسے باقی کے سال بھی گزار لے۔ کلثوم بیگم کے لہجے میں ماں کی تڑپ تھی۔

بہت بار سوچا میں نے اِس بارے میں پر یہی فیصلہ ہوا آروش امانت کے طور پہ ملی تھی جس پہ میں نے دیانتداری کی مگر اب خیانت نہیں کر سکتا مزید اُس سے اُس کی اصل پہچان نہیں چُھپا سکتا۔ شہباز شاہ کرب سے بولے۔

کاش ہم نے اُس کا کسی سے دودہ کا رشتہ نہ بنایا ہوتا تو وہ ہمیشہ یہاں رہ لیتی۔ کلثوم بیگم کے لہجے میں حسرت تھی۔

یہ سوچ کے ہم اپنی بیٹی کی شادی کروا رہے ہیں اور اب اُس کی رخصتی کا وقت آ پہنچا ہے ہمیں چاہیے کے خوشی خوشی اُس کو رخصت کرے۔ شہباز شاہ نے کہا

ہم اپنے دل کو کوئی بھی دلاسہ دے کر سنبھال لے گے مگر آروش کیا وہ اُس کے لیے کوئی دلاسہ کام آئے گا کاش آپ اُس سے اتنی محبت نہ کرتے اُس کو اپنے لاڈ پیار کا عادی نہ بناتے

اُس کی غلطیوں پہ اُس کو پیار دینے کے بجائے اُس کو سخت ڈانٹ دیتے تو شاید کچھ ٹھیک ہوتا۔ کلثوم بیگم کے لہجے میں افسوس بول رہا تھا مگر اُن کی باتوں کا جواب شہباز شاہ کے پاس نہیں تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

پریشان ہو میں جانتا ہوں سچ کہوں تو مجھے بھی بڑا افسوس ہوا جان کر۔ دیدار شاہ نے حویلی کی پچھلی سائیڈ پہ شازل کو خاموش کھڑا پایا تو اُس کے پاس آتا کہنے لگا۔

آپ کو افسوس ہوا ہو گا لیکن جو میں محسوس کہہ رہا ہوں اُس کو میں الفاظوں میں بیان نہیں کر سکتا۔ شازل کی بات پہ وہ لاجواب ہوا۔

ہمم ٹھیک کہہ رہے ہو گے اب تو جانے کیوں ایک کے بعد پریشانیاں حویلی کا رخ احاطہ کیے ہوئے ہیں بہت بُری نظر لگی ہے حویلی کو تبھی تو خوشیاں رخ موڑ گئی ہیں۔ دیدار گہری سانس بھر کر بولا

میں آروش سے مل آؤں۔ شازل اُس کی بات سنتا اندر کی طرف جانے لگا۔

. . . . . .

آروش میڈیسن لیتی ماہی کے پاس جانے والی تھی جب اُس کو لگا پاس کھڑی دو ملازمین اُس کو دیکھ کر آپس میں بات کر رہی ہیں پہلے اُس کو اپنا وہم لگا مگر جب اُس نے واقع اپنا نام سُنا تو اُن کے روبرو کھڑی ہوتی بازوں فولڈ کیے اُن کو دیکھنے لگی جو اُس کو دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔

خاموش کیوں ہو گئی ہو مجھے بتاؤ تاکہ مجھے بھی پتا چلے میرے بارے میں کیا باتیں کر رہی ہو۔آروش نے ناگوار نظروں سے دونوں کو دیکھ کر کہا

ایسی بات نہیں آپ کے بارے میں بات نہیں کر رہے ہم۔ایک نے ہمت کر کے کہا

مجھے جھوٹا ثابت کرنے کی ضرورت نہیں جو پوچھا ہے اُس کا جواب دو۔آروش نے سخت لہجہ اختیار کیا حویلی میں داخل ہوتے شازل نے گہری سانس بھر کر اُس کو دیکھا

جی وہ میرے شوہر نے بتایا وہ جرگہ میں تھے اُس نے سُنا کے شاہ سائیں نے کہا اُن کی کوئی بیٹی نہیں اگر کسی کو یقین نہیں تو ڈی این اے ٹیسٹ بھی ہو سکتا ہے۔دوسری ملازمہ نے ڈر کر بتایا۔

کیا بکواس ہے یہ ہوش میں ہو تم جانتی بھی ہو کیا بات کر رہی ہو۔آروش اُس کی ساری بات سن کر چیخی۔شازل فورن سے اُس کے پاس آیا

آرو۔شازل نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

لالہ اچھا ہوا آپ آ گئے اِنہیں دیکھے کیا بکواس کر رہی ہیں اگر بابا سائیں کو پتا چل گیا یہ اُن کے بارے میں اور میرے بارے میں کیا بول رہی ہیں وہ اِن دونوں کو چھوڑے گے نہیں۔آروش شازل کی طرف رُخ کرتی ایک سانس میں اُس کو بتانے لگی۔

تم دونوں جاؤ یہاں سے دوبارہ مجھے نظر نہ آؤ۔شازل نے اُن دونوں کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر کہا تو وہ فورن سے رفو چکر ہوئی۔

آپ تھے نہ وہاں بتائے مجھے کیا فیصلہ ہوا وہاں بابا سائیں نے کیا باتیں کی۔آروش شازل کا چہرہ اپنی جانب کیے بے چینی سے کہا

آرو۔شازل اُس کا ہاتھ تھام کر بے بسی سے اُس کو دیکھتا رہا اُس میں ہمت نہیں تھی آروش کو کچھ بھی بتانے کی۔

www.novelsclubb.com

کیا آرو لالہ بتائے مجھے جو میں پوچھ رہی ہوں یا میں جاؤں بابا سائیں کے پاس۔آروش اپنا ہاتھ چھڑوا کر بولی۔

اِدھر آؤ۔شازل نے اُس کو اپنے ساتھ لگایا

لالہ مجھے سچ بتائے میں جانتی ہوں مگر پھر بھی آپ بتائے مجھے پتا ہے میرے بابا سائیں کبھی ایسا نہیں بول سکتے وہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں انہیں پتا ہے اگر وہ ایسا مذاق میں بھی بولے گے تو میں اُن سے ناراض ہو جاؤں گی۔آروش شازل سے دور ہوتی اپنا سر نفی میں ہلانے لگی شازل اُس کو دیکھ کر اپنے لب سختی سے بھینچ گیا۔

میری بات سُنو پہلے۔شازل نے کہا

مجھے نہیں سُننا مجھے بابا سائیں کے پاس جانا ہے آپ میرے پیچھے مت آیئے گا۔آروش شازل کو دیکھتی اپنے قدم پیچھے لینے لگی ہمیشہ سر پہ رہنے والا اُس کا ڈوپٹہ کندھوں تک لڑھک آیا تھا جب کی کندھوں پہ پڑی شال کب کا نیچے گر پڑی تھی مگر اِس وقت آروش کو کسی چیز کا ہوش نہیں تھا وہ تیز قدم سے سیڑھیاں چلتی شہباز شاہ کے کمرے میں جانے لگی آج اُس کو یہ سیڑھیاں طویل سے طویل ہوتی محسوس ہو رہی تھی اُس کا پورا وجود کانپ رہا تھا اُس کے کانوں میں بار بار ملازمہ کی بات گونج رہی تھی جو اُس کو عجیب گھبراہٹ کا شکار کر رہی تھی سیڑھیاں ختم ہوئی تو اُس کی جان میں جیسے جان آئی وہ بھاگ کر شہباز شاہ کے کمرے کے پاس آئی مگر دروازے کے پاس اُس کے قدم انکاری ہوئے اُس نے گہرے

سانس لیکر خود کو پر سکون کرنا چاہا مگر کر نہ پائی اُس نے دھڑام سے دروازہ کھولا تو سامنے بیڈ پہ شہباز شاہ اور کلثوم کو ایک ساتھ بیٹھ پایا جو اُس کے ایسے آنے پہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے کلثوم بیگم اُس کے حُلیے پہ حیران ہوئی تھی جب کی شہباز شاہ بہت کچھ سمجھ گئے تھے۔

یہ آپ نے سب گاؤں والوں کے سامنے کیا کہا کے میں آپ کی بیٹی نہیں؟ آروش شہباز شاہ کے کمرے میں آتی بے یقین نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولی

آرو یہ کیا طریقہ ہے کمرے میں آنے کا اور اپنے باپ سے بات کرنے کا؟ کلثوم بیگم نے ناگواری سے کہا

یہی تو میں آپ دونوں سے پوچھنے آئی ہوں کے یہ کیا طریقہ ہے اپنی بیٹی کے ہوتے ہوئے انہوں نے ایسا کیوں کہا کے اِن کی کوئی بے بیٹی نہیں ڈی این اے ٹیسٹ تک راضی ہو گئے۔ آروش اُن کی بات پہ چیخی۔

آرو میری جان

نہیں ہوں میں آپ کی جان نہ آپ کے دل کا ٹکڑا آپ جھوٹ بولتے ہیں مجھ سے کے آپ مجھ سے بیٹوں سے زیادہ پیار کرتے ہیں جھوٹ بولتی ہیں اماں سائیں جنہوں نے کہا تھا آپ میری پیدائش پہ بہت خوش ہوئے تھے آپ کے پیر زمین پہ نہیں ٹِک رہے تھے مجھے دھوکے میں رکھا تھا آپ لوگوں نے۔ آروش کے گلے میں آنسوؤں کا گولہ اٹک گیا۔

ایسی بات نہیں ہے چندہ۔ کلثوم بیگم کو اُس کو ایسے دیکھ کر تکلیف ہوئی۔

تو کیسی بات ہے بتائے مجھے آپ مجھے ونی کر دیتے خدا کی قسم بابا سائیں نہ مجھے کوئی تکلیف ہوتی اور نہ میں کبھی اففف کرتی میں اپنے لالہ کے لیے ہنسی خوشی یہ قربانی دے ڈالتی مگر جو آپ نے یہ کہا آروش ہماری بیٹی نہیں اِس جُملے نے مجھے بہت تکلیف پہنچائی ہے۔ آروش شہباز شاہ کے روبرو آتی نم نظروں سے دیکھتی نم لہجے میں بولی تو شہباز شاہ کو لگا جیسے کسی نے اُن کا دل چیر کے رکھ دیا ہو

www.novelsclubb.com

یہ سچ ہے آروش تم ہماری بیٹی نہیں۔ شہباز شاہ نے ہمت کر کے کہا مگر وہ آروش کی آنکھوں میں نہ دیکھ پائے اپنا رخ بدل گئے جب کی اُن کے ایک جُملے پہ آروش کو اپنا وجود سناٹوں کی زد میں آتا محسوس ہوا اُس نے بڑی مشکل سے اپنا گلا تر کیا۔

مجھے ایسے مذاق نہیں پسند۔آروش کو اپنی آواز کھائی سی آتی محسوس ہوئی جب کی کلثوم بیگم کا کلیجہ منہ کو آیا۔

یہ کڑوا سچ ہے تم میری بیٹی نہیں مگر مجھے خود کی بیٹی سے زیادہ عزیز ہو میری جان میرے دل کا ٹکڑا ہو اُس میں کوئی جھول نہیں میں نے ہمیشہ تمہیں اپنی بیٹی مانا ہے تم سے کوئی جھوٹ نہیں بولا مجھے سچ میں اپنے بیٹوں سے زیادہ عزیز اور پیاری ہو۔شہباز شاہ نے اپنی آنکھوں کو زور سے میچ کر کہا اُن کے لیے بہت تکلیف دہ عمل تھا آروش کو ساری سچائی سے روشناس کروانے کا۔

اچھا پھر بتائے کس کچڑے کے ڈبے سے ملی تھی میں آپ کو۔آروش اپنے آنسو بے دردی سے صاف کرتی اُن سے جواب طلب ہوئی تو شہباز شاہ تڑپ کر اُس کی جانب مڑے۔

آروش ایسے نہیں کہو مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔شہباز شاہ اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر بولے

تکلیف؟آروش نے اُن کا الفاظ دُھرایا

اِس وقت آپ میری تکلیف کا اندازہ لگا سکتے ہیں آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کے جب ایک باپ اپنی بیٹی سے یہ کہتا ہے کے تم میری بیٹی نہیں تو اُس بیٹی پہ کیا گزرتی ہیں۔آروش بے تاثر نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولی

مجھے اندازہ ہے میرے بچے۔شہباز شاہ نے بے بسی سے کہا

اگر ہوتا تو یہ سب مجھ سے نہ کہتے۔آروش اُن کی بات سے انکاری ہوئی

میں بے بس ہوں آروش تمہارا باپ دلاور خان اگر میرے پاس نہ آتا تو میں کبھی یہ راز فاش نہ کرتا وہ تمہیں واپس اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہے تم بتاؤ میں کیا کروں اُس کی دی ہوئی امانت اپنے پاس رکھ لوں اپنے دوست سے دغا بازی کرو تا کہ دوستی کے اُپر سے لوگوں کا اعتبار اُٹھ جائے میں لاکھ بُرا صحیح آروش پر اپنے جُڑے رشتوں کے ساتھ مخلص ہوں۔شہباز شاہ اُس کو اپنے حصار میں لیکر آہستہ آواز میں بولے

آپ بے بس نہیں میرے مجرم ہیں میں آپ کو معاف نہیں کروں گی اور مجھے کسی دلاور خان کے پاس نہیں جانا میرے باپ آپ ہیں شہباز شاہ میں آروش شہباز شاہ ہوں آپ میرے نام سے اپنا نام الگ نہیں کر سکتے اتنی بڑی زیادتی کرنے کا حق میں آپ کو نہیں

دوں گی آپ تو مجھ سے پیار کرتے ہیں پھر کیسے مجھے کسی اور کے پاس بھیج سکتے ہیں آپ کو تو ایک منٹ کے لیے بھی میرا وجود حویلی سے باہر برداشت نہیں ہوتا تو پھر کیسے ہمیشہ کے لیے کسی اور در پہ چھوڑ سکتے ہیں بتائے مجھے کیا ہے جواب؟ آپ کے پاس میرے سوالوں کا۔ آروش نے اُن کو جھنجھوڑا۔

وہ کوئی اور نہیں تمہارا باپ ہے۔ شہباز شاہ نے اُس کو سمجھایا۔

وہ باپ جس کو میں نے کبھی دیکھا نہیں وہ باپ جس کی آواز تک میں نے نہیں سُنی یا وہ باپ اگر میرے سامنے بھی آگیا تو میں پہچان نہ پاؤں وہ باپ جس کا لمس میں نے اپنی زندگی کے چوبیس سالوں سے محسوس نہیں کیا وہ باپ جس کے وجود سے میں سرے سے ناواقف تھی یا وہ باپ جس کا نام بھی آج جانی ہوں وہ بھی چوبیس سال بعد۔ آروش بولنے پہ آئی تو بولتی چلی گی شہباز شاہ کا چہرہ شرم سے جھک گیا تھا جب کی کلثوم بیگم بس آروش کو دیکھ رہی تھی۔

میں ہوں کیا آپ بتادے کیا ہوں میں؟ کٹھ پتلی گڑیا مطلب حد نہیں چوبیس سالوں سے میں اپنی زندگی ایک گمان کے تحت گزار رہی تھی میری ساری سچائی جھوٹی تھی میں خود کو

ایک سید زادی سمجھ رہی تھی وہ زندگی جیتی آرہی تھی اپنے سید گھرانے پہ مجھے فخر تھا جہاں لڑکیاں بقول اُن کے ماڈل زمانے کی تھی جینز پینٹ پہنا کرتی تھی اور ایک میں تھی جو اِس جدید دوَر میں عبایا پہنتی تھی سادہ حُلیہ اختیار کرتی ہے اپنے اللہ کو راضی کرتی ہے نامحرم کے سامنے اپنی نمائش نہیں کرتی تھی اُس کو اپنے باپ دادا پہ فخر تھا جنہوں نے ہمیں بچپن سے ایسا ماحول دیا جو ہمیں کبھی عبایا بوجھ نہیں لگا حجاب اولڈ فیشن نہیں لگا نقاب سے گھٹن نہیں ہوئی بلکہ ایک سکون محسوس ہوتا کے میں محفوظ ہوں بُری نظروں سے مگر آج آپ مجھے بتا رہے ہیں میرا تو اِس خاندان سے دور دور تک کوئی تعلق ہی نہیں میں اِس خاندان کی بیٹی نہیں کسی دلاور خان شخص نامی کی بیٹی ہوں جس کو چوبیس سال بعد یاد آیا ہے کے اُس کی ایک بیٹی ہے جو اُس نے اپنے دوست کو ایک امانت پہ دی تھی چلو اب واپس کرتے ہیں بہت رکھ لیا اپنا بوجھ کسی اور در پہ۔ آروش کا لہجہ طنزیہ بے بسی افسوس دُکھ تکلیف سے بھرپور تھا وہ کبھی بولتے بولتے ہنس پڑتی تو کبھی اپنی حالت پہ آنسوؤ کو بے دردی سے صاف کرتی۔

تعلق ہے میرا بچہ خون کا نہیں تو کیا ہوا اپنائیت کا احساس کا رشتہ ہے جو خون سے زیادہ مضبوط ہے اور گہرا ہوتا ہے۔ کلثوم بیگم نے پہلی بات لب کشائی کی۔

میں کہیں نہیں جاؤں گی آپ لوگ پلیز مجھے جانے مت دینے اگر میں نہیں چاہتی تو بات ختم ہوئی نہ۔آروش شہباز شاہ کے سینے سے لگتی روتے ہوئے بولی۔

وہ باپ ہے ایک بار مل تو لو تمہاری ایک ماں ہے اُس کی تڑپ کا اندازہ لگالو۔شہباز شاہ اُس کے بالوں میں بوسہ دے کر بولے۔

ان کو میرا خیال تب نہیں آیا جب وہ مجھے آپ کے ہاتھ سونپ رہے تھے ایک ماں کو تو اپنی اولاد سے دوری ایک منٹ کے لیے بھی برداشت نہیں ہوتی وہ کیسی ماں تھی جو چوبیس سال رہ لی اُن کو اپنا وجود خالی محسوس نہیں ہوا تبھی تو مجھے کچھ احساس نہیں ہوا کے میرا ایک حصہ یہاں ہے دوسرا کہی اور۔آروش کی باتوں میں صداقت تھی جس پہ شہباز شاہ نے فلوقت اُس پہ کوئی پریشر نہیں ڈالا نہ کسی بات کا زیادہ دباؤ دیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 46

ماہی اپنے کمرے میں بیٹھی آروش کا انتظار کر رہی تھی مگر بہت وقت گزر جانے کے بعد بھی آروش نہیں آئی تو اُس نے خود جانے کا سوچا وپ ابھی دروازہ کھول کر باہر جانے والی تھی جب سامنے شبانا بھی شاید اُس کے کمرے میں آنے والی تھی۔

جی؟ ماہی نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھو

یہ لو۔ شبانا نے اپنا ہاتھ اُس کے سامنے کیا جہاں کوئی ٹیبلیٹ تھی۔

یہ کیا ہے؟ ماہی نے بے تکہ سوال کیا۔

سر درد کی گولی ہے نظر نہیں آرہا ہے؟ شبانا نے گھور کر کہا

کل تک تو مجھے بندوق کی گولی سے مارنے کے درپہ تھیں اور آج یہ سر درد کی گولی یا اللہ تیری کایا۔ ماہی شبانا کا چہرہ دیکھتی بس یہ سوچ سکی۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا لو اور کھاؤ۔ شبانا نے اُس کو خاموش دیکھا تو کہا

میں نے آج سے پہلے تو کبھی کسی کو سر درد کے لیے یہ گولی لیتے نہیں دیکھا۔ ماہی کے سوال پہ وہ گڑبڑا سی گئی۔

ہم یہی کھاتے ہیں اب لو جلدی سے میرے سامنے کھاؤ۔شبانا اپنی حالت پہ قابو پائے اُس پہ سختی سے پیش آئی۔

میں نے صبح سے کچھ کھایا نہیں وہ کھالوں پہلے اُس کے بعد یہ کھاؤں گی۔ماہی اُس کے ہاتھ سے ٹیبلیٹ لیکر بولی

ہمم جلدی سے کھالینا۔شبانا اتنا کہتی وہاں سے چلی گئی۔

جو کل تک میری جانی دُشمن بنی ہوئی تھی اور اب اگر میں اُن کے ہاتھ سے پانی کا گھونٹ بھی پیو تو لعنت ہے مجھ پہ میرے جسم سے تو ابھی اِن کی مار کے نِشان تک نہیں مٹے تو میں کیسے سوچ لوں یہ میرے لیے کچھ اچھا سوچ سکتے ہیں مرنے کے قریب بھی ہو گی تو ایک قطرہ اِن سے پانی کا گھونٹ نہیں لوں گی یہ ٹیبلیٹ کھانا تو بہت دور کی بات ہے۔ماہی شبانا کی دی ہوئی ٹیبلیٹ کو نیچے پھینکتی اُس کو پاؤں سے مسل کر بڑبڑائی۔

ایویں شازل کو میں بے وقوف لگتی ہوں ورنہ عقلمندی تو مجھ پہ شروع اور مجھ پہ ختم ہے۔ماہی شوخی ہوئی۔عین اُسی وقت شازل کمرے میں داخل ہوا۔

آپ کو کیا ہوا ہے؟ماہی نے شازل کو اتنا خاموش دیکھا تو فکر مندی سے پوچھنے لگی۔

سر میں درد ہے تھوڑا۔شازل سنجیدگی سے اُس کو جواب دیتا بیڈ پہ سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھ گیا۔

اچھا ٹیبلیٹ دوں کوئی پیناڈول یا بروفون یا جو آپ کہے؟ماہی کی بات پہ شازل نے سر اُٹھا کر اُس کو دیکھا جس کے چہرے پہ فکرمندی کا تاثرات صاف نمایاں تھے۔

تمہارے پاس اِس وقت کونسی گولی ہے؟شازل کے سوال پہ ماہی کو چپ لگ گئ۔

کوئی بھی نہیں۔ماہی یہاں وہاں دیکھتی بولی۔

پوچھا تو ایسے جیسے اسٹور پہ کھڑی ہو۔شازل سر جھٹک کر بولا

میں آروش سے مانگ کر دیتی ویسے سر درد زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ماہی اُس کی کشادہ پیشانی چھوتی بولی۔

www.novelsclubb.com

ہاں بہت ہے۔شازل اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر بولا

میں دبا دوں؟ماہی نے پوچھا

دبادو۔شازل نے جواب دیا تو ماہی جلدی سے بیڈ پہ آتی آرام سے اُس کا سر دبانے لگی تو شازل کو اپنے اندر سکون اُترتا محسوس ہوا عین اُسی وقت شازل کے سیل پہ کال آنے لگی شازل نے ایسے ہی بیٹھے پینٹ کی پاکٹ سے موبائیل نکالا تو عائشہ کالنگ لکھا آرہا تھا جو ماہی نے بھی دیکھ لیا تھا۔

یہ چڑیل اِس وقت کال کیوں کر رہی ہے۔ماہی شازل کا سر زور سے دباتی دانت پیس کر بولی

ہیلو عائشہ۔شازل کال اسپیکر پہ کرتا اُس سے بولا۔

سر درد سے پھٹا جارہا ہے مگر موصوف کو عائشہ کی کال پھر بھی ریسیو کرنی ہے۔ماہی کے اندر آگ کا شعلہ بھڑکنے لگا۔

کہاں ہو میں تمہارے گھر آئی تھی پر تمہارا فلیٹ لاک ملا۔دوسری طرف عائشہ نے کہا

ہمیں پتا تھا تم آؤں گی بنابُلائے مہمان کی طرح تبھی ہم وہاں سے بھاگ گئے۔ماہی کلس کر سوچنے لگی۔

میں اپنے گاؤں آیا ہوں۔شازل نے بتایا

اوو مجھے کیوں نہیں بتایا تمہیں پتا ہے نہ مجھے کتنا شوق ہے تمہارا گاؤں دیکھنے کا۔عائشہ خفگی بھرے لہجے میں بولی۔

تمہیں شوق ہو گا گاؤں دیکھنے لگا مگر گاؤں کو شوق نہیں جو تمہارے بھاری قدموں کا بوجھ برداشت کرے۔ماہی کے ہاتھوں کی حرکت تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی جس سے شازل کو اپنے سر کا درد کم ہونے کے بجائے مزید بڑھتا محسوس ہو رہا تھا تبھی اُس نے ماہی کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر اُس کو روک لیا۔

نیکسٹ ٹائیم تمہیں انفارم کروں گا ابھی میں مصروف ہوں پھر بات کرتا ہوں۔شازل اُس کو جواب دیتا کال کٹ کر گیا۔

کیا؟ شازل کال کٹ کرتا ماہی کو دیکھنے لگا تو اُس نے کہا

وہی تو میں پوچھنا چاہ رہا ہوں کیا؟ میرے سر سے کونسی جنگ عزیم لڑنے کا اِرادہ ہے۔شازل کی بات پہ ماہی شرمندہ ہو گئ۔

اب ٹھیک سے دباؤں گی۔ماہی نے کہا

نہیں ضرورت کوئی۔شازل نے سر جھٹک کر کہا

اچھانہ ناراض تو نہ سچی میں پیار سے دباؤں گی۔ماہی نے اصرار کیا تو شازل اُس کو دیکھتا خاموشی سے اُس کی گود میں سر رکھتا لیٹ گیا جس پہ ماہی جتنا حیران ہوتی اُتنا کم تھا۔

مجھے سکون چاہیے اِس لیے خاموش رہو تاکہ میں سو جاؤں۔شازل اُس کے بالوں کی لٹ اپنے ہاتھ کی انگلی میں لپیٹتا بولا

شازل کیا کوئی بات ہے جو آپ کو پریشان کر رہی ہے آج جرگہ تھا نہ کیا ہوا پھر وہاں؟ماہی اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی پوچھنے لگی۔

تمہارا اندازہ ٹھیک تھی ماہی۔شازل بس اتنا بولا

کونسا اندازہ؟ماہی سمجھ نہیں پائی۔

یہی کے آروش کا تعلق پٹھان خاندان سے لگتا ہے وہ واقع پٹھان خاندان سے ہے۔شازل کے چہرے پہ اُداسی سے بھرپور مسکراہٹ آئی۔

یہ کیا بول رہے ہیں آپ؟ماہی کے ہاتھ ساکت ہوئے تھے شازل کی بات سن کر۔

www.novelsclubb.com

یہ سچ ہے پورے گاؤں کو یہ بات پتا چل گئی ہے حویلی میں بھی پھیل جائے گی۔شازل گہری سانس لیکر بولا

وہ تو آپ کی بہن ہے نہ؟ماہی پریشانی سے بولی

وہ میری بہن ہے مگر شہباز شاہ کی بیٹی نہیں ہے۔شازل کی بات پہ ماہی شازل کو بس دیکھتی رہ گئی جس کے چہرے کے تاثرات بہت افسردہ تھے۔

آپ آروش سے بہت پیار کرتے ہیں اگر جو آپ بول رہے ہیں وہ سچ ہے تو میں آپ کی تکلیف محسوس کر سکتی ہوں یہ نہیں کہوں گی بلکہ میں بس آپ کی تکلیف کا اندازہ لگا سکتی ہوں محسوس نہیں کر سکتی کیونکہ کوئی بھی انسان تب تک کسی کی تکلیف محسوس نہیں کر سکتا جب تک وہ خود اُس تکلیف سے نہ گزرا ہو۔ماہی آہستہ آواز میں بولی مگر تب تک شازل گہری نیند میں چلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آپ کو میں نے ہمیشہ بولتے اور مسکراتے دیکھا ہے پلیز اب بھی پہلے جیسے بن جائے یہ سنجیدگی یہ خاموشی آپ پہ تھوڑی بھی سوٹ نہیں کر رہی۔ماہی نے شازل کو سوتا پایا تو اُس کے ماتھے پہ بوسہ دیتی اُس کے کان کے پاس آکر سرگوشی نما آواز میں بولی۔

آروش مرے مرے قدموں کے ساتھ اپنے کمرے میں آئی تو حریم کو سونے کے بجائے نماز پڑھتا دیکھا تو وہ خاموشی سے آکر بیڈ کی پائینی پہ بیٹھ گئ۔

حریم نماز پڑھنے سے فارغ ہوئی تو خود بھی آروش کے پاس فاصلے پہ بیٹھ گی اُس کی نظر آروش کے چہرے پہ ابھی نہیں پڑی تھی۔

آپ نے ٹھیک کہا تھا بعض دفع مشکلات اللہ اِس لیے نہیں دیتا کے وہ ناراض ہوتا ہے بلکہ وہ اپنے بندوں کو آزمائش میں ڈال کر اُس کو آزماتا ہے کے اُس کا بندہ اُس کی دی ہوئی آزمائش سے کچھ سیکھتا ہے یا مزید اُس سے غافل ہو جاتا ہے وہ چاہتا ہے اُس کے بندے اُس کو یاد کرے آپ کو پتا ہے آپی پہلے ہم نماز وقت پہ نہیں پڑھتے تھے فجر والی نماز تو ہم نے کبھی پڑھی ہی نہیں نیند عزیز ہوتی تھی نماز سے مگر ایک دلچسپ بات بتاؤں کیا اُس حادثے سے ہم نے کچھ سیکھا ہو یا نہ ہو نماز پانچ وقت کی وقت پہ ادا کرنا ضرور سیکھا ہے پہلے ہم اللہ سے ناراض تھے کے اُنہوں نے ہمیں ایسی مشکل میں کیوں ڈالا پر ایک آیت ہمارے ذہن میں آئی جس میں لکھا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی اپنے بندوں کو اُس کی برداشت

سے زیادہ نہیں آزماتا پھر بہت سی خبریں جو کبھی ہم نے ایسے ہی دیکھی ہوں جس میں نیوز چینل والے بتاتے ہیں آج نو سال بچی کے ساتھ زیادتی کا حادثہ پیش آیا اُس کی لاش بیچ سڑک پہ برہنہ حالت میں ملی تو کبھی یہ سُننے کو ملتا ہے آج اِس جھنگل میں لڑکی کے ساتھ یہ واقع پیش آیا جس کو اپنی درندگی کے نشانہ بنانے کے بعد فلاں نے یہاں پھینک دی کبھی معلوم ہوتا ہے ناکام عاشق نے محبت نہ ملنے پہ ایک معصوم لڑکی کے چہرے پہ تیزاب پھینک دیا اگر ہم اِن باتوں کو مدعے نظر کر اپنے بارے میں سوچے تو ہمارے ساتھ جو ہوا وہ کرنے والا ہمارا اپنا محرم انسان تھا ہمارا غم اگر بڑا ہے تو اُن کا پہاڑ جیسا ہے جن کے ساتھ زنا کرنے کے بعد بھی چین نہیں آتا تو بے دردی سے قتل کر دیتے ہیں اُن پہ کیا گزرتی ہو گی اُن کے ماں باپ پہ کیا گزرتی ہو گی جب اُن کو ایسی باتیں پتا چلتی ہو گی اپنی بیٹیوں کے معاملے پہ کاش ہمارا معاشرہ جتنی محنت بیٹیوں کی پرورش میں کرتا اُس کا آدھا حصہ بیٹوں کی تربیت میں لگائے جیسے بیٹیوں کو حکم دیتے ہیں سر سے ڈوپٹہ نہ اُترے کسی غیر مرد کے سامنے ویسے ہی اپنے بیٹوں سے بھی کہا اگر کوئی لڑکی سامنے سے گزرے تو بیٹا عزت سے اُس کو راستہ دینا اپنی نگاہیں نیچے رکھنا بیٹیوں پہ اکثر بہت پابندیاں ہوتی ہیں کاش کچھ پابندیاں بیٹوں پہ بھی کرے تو زیادہ نہیں تو کم معصوم لڑکیوں اور بچیوں کی عصمت پامال

ہونے سے بچ جائے ماں باپ کو چاہیے وہ اپنے بیٹے کی ہر ایکٹویٹی پہ نظر رکھے وہ کس سے ملتا جُلتا ہے اُس کی دوستی کس قسم کے لڑکوں سے ہے بیٹوں کو کیوں اتنی چھوٹ دیتے ہیں؟ کیوں اُن کو آزادی دیتے ہیں اتنی؟ کہتے ہیں یہ معاشرہ مردوں کا ہے تو کوئی اُن سے پوچھے اگر سب کچھ مردوں کو ہے تو اللہ نے عورت جیسی رحمت کیوں پیدا کی؟" حریم بہت سنجیدہ انداز میں اپنے دل کا حال کھولتی بہت گہری باتیں کر گئی۔ "آروش گردن موڑ کر اُس کو دیکھنے لگی جس کا چہرہ بے رونق سا تھا ہمیشہ والی شوخی چنچلا پن کا نام و نشان تک نہیں تھا۔" حریم کو دیکھ کر آروش کو اپنا غم چھوٹا لگنے لگا اور ایک حریم تھی جس کو اپنا غم دوسروں کے سامنے چھوٹا لگ رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اصل زیادتی ہوئی کس کے ساتھ ہے؟ حریم کے ساتھ؟ جس کو جب زندگی کے خوبصورت رنگوں سے روشناس ہونا تھا تو قسمت نے دُنیا کا بھیانک روپ اُس کے سامنے کر کے اُس کے خود کے رنگ چھین لیے تھے یا اُس کے ساتھ جس کی چوبیس سال زندگی اپنی اصل شُناخت کے بغیر گزری تھی۔

کہاں سے سیکھی ہیں یہ باتیں؟ آروش غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر بولی

بہت پہلے سیکھی تھی مگر جب خود پہ آئی ہے تو غور بھی کرنے لگی ہوں پہلے سُنتی تھی کسی کی بھی زندگی پرفیکٹ مکمل نہیں ہوتی مگر اب واقع یقین تک آگیا ہے کے ہاں زندگی میں کچھ بھی پرفیکٹ مکمل نہیں ہوتا سب کچھ مل بھی جائے تو کسی نہ کسی چیز کی حسرت رہ جاتی ہے۔ حریم کے چہرے پہ اتنے وقت بعد مسکراہٹ آئی تھی مگر اُداسی سے بھرپور تھی۔

سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا بس اچھے کی اُمید رکھو۔ آروش اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتی بولی۔

اُمیدیں رکھنا چھوڑ دیا ہے ہم نے کیونکہ جب اُمیدیں ٹوٹتی ہیں تو اُن کے ٹوٹنے کی آواز روح تک گھائل کر دیتی ہیں۔ حریم نے آج آروش کو اپنی باتوں سے لاجواب کر دیا تھا۔

❤❤❤❤❤❤

تجھے پکا یقین ہے یہی وہ شخص ہے جس نے میرے جانے کے بعد دلدار شاہ کا قتل کیا تھا؟ ذہن اپنے ہاتھ میں موجود موبائل پہ ایک تصویر دیکھتا اپنے دوست ساجد سے بولا

سو فیصد یقین ہے پر معاف کرنا یار میں نے اتنا وقت برباد کر دیا پر میں بھی کیا کرتا مجبور تھا اپنے باپ اور بیوی کے سامنے۔ ساجد نے تھوڑا شرمندہ ہو کر کہا

کوئی بات نہیں بس یہ شخص ہے کون اور اِس نے کیوں قتل کیا دلدار شاہ کا یہ بات معلوم ہو جائے گا مگر مسئلہ یہ ہے کے پہلے اِس شخص کو ڈھونڈنا پڑے گا۔ذین پر سوچ نگاہوں سے اُس تصویر کو دیکھتا ہوا بولا

اُس کے لیے توں کیوں فکر مند ہو رہا ہے شازل شاہ سے بول آخر کو اُس کے چچازاد بھائی کا اصل قاتل یہی ہے اُپر سے وہ خود وکیل ہے اچھے سے سب سنبھال لے گا اُس کو پتا ہو گا کیسے مجرم کو سامنے لانا ہے۔ساجد نے پر جوش آواز میں کہا

وہ شازل شاہ وکیل ہے پر کافی نان سیریس آدمی ہے وہ کیسے مجرم کو پکڑے گا وکیل ہے پولیس یا ایجنٹ نہیں مجھے خود کچھ کرنا پڑے گا۔ذین کو ساجد کی بات ٹھیک نہیں لگی۔

توں پھر کونسا پولیس یا ایجنسی کا بندہ ہے دیکھ شازل کی پہلی مُلاقات کا اثر نہ لے وہ بہت کام کا انسان ہے ہر کیس وہ جیتا ہے جس میں بھی ہاتھ ڈالتا ہے سب سے دلچسپ کام وہ غریبوں کے کیس لیتا ہے کیونکہ اُن کے پاس پیسے نہیں ہوتے کوئی اچھا سا وکیل ہائیر کرنے کے لیے تو وہ ایسے اُن لوگوں کی مدد کر لیتا ہے ورنہ خود سوچ اُس کو کیا ضروری ہے وکیل بننے کی زمیندار کا بیٹا ہے جو گاؤں کا سرپنچ ہے وہ اگر نان سیریس رہتا ہے تو اپنی عادت سے مجبور

ہے ورنہ اپنے پیشے سے وہ بہت سیریس مخلص انسان ہے بہت نام ہے اُس کا شہر میں بس میسنا بنتا ہے کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی اُس کی کیونکہ وہ لگنے نہیں دیتا بھلا تو خود سوچ وہ صرف شہر کیوں رہتا ہے؟" اتنی بڑی حویلی ہے اُس کی پر وہ اسلام آباد کے تین کمروں کے فلیٹ میں رہتا ہے اپنے کام کی وجہ سے وہ وہاں ہوتا ہے۔ ساجد نے شازل کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر لیے۔

جتنی تعریف تم کر رہے ہو دیکھنے میں تو وہ اُس کے مستحق نہیں لگتا میں نے تو یہی سُنا ہے کے وہ عیاشی کرتا ہے شہر میں بہت غلط لوگوں سے اُس کا اُٹھنا بیٹھنا ہے۔ ذین سر جھٹک کر بولا

جتنے لوگ اُتنی زبانیں اُن کو چھوڑ میری بات مان اور شازل سے رابطہ کر آخر کو تم اپنی بہن بھی تو لینی ہے اُن سے۔ ساجد کی یہ بات ذین کے دل پہ لگی۔

www.novelsclubb.com

ہمم میں کرتا ہوں اُس سے رابطہ مگر یار کیا ہے ابھی وہ کسی اور باتوں کی وجہ سے پریشان ہے ایسے میں مجھے نہیں لگتا شازل کو دلدار شاہ کے معاملے میں کوئی انٹرسٹ ہو گا کیونکہ اِس بار وہ اپنی بہن کی وجہ سے ٹینس ہو گا۔ ذین کچھ سوچ کر کہا

پھر تو یہ اچھا موقع ہوا نہ وہ پریشان ہے تم جو کہو گے وہ مان لے گا اگر تم کہو گے مجھے اپنی بہن چاہیے تو وہ کچھ نہیں بولے گا کیونکہ کہی نہ کہی اُس کو بھی لگتا ہے کے اصل قاتل کوئی اور ہے۔ساجد نے کہا

میں نے کہا تھا وہ نان سیریس ہے یہ نہیں کہا تھا کے وہ بیوقوف ہے۔ذین کوفت سے بولا تم بات کرو پھر خود پتا چلے گا۔ساجد نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے کہا تو ذین سوچ میں پڑ گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

حریم ٹھیک سے کھانا کھاؤ کمزور ہو گئی ہو پہلے ہی۔آروش نے حریم کو ٹھیک سے کھانا نہیں کھاتے دیکھا تو کہا

آپی ہمارا دل متلا رہا ہے مزید نہیں کھایا جائے گا۔حریم کھانے سے ہاتھ کھینچ کر بولی۔

ایسے کیسے تم نے کچھ کھایا ہی نہیں حریم تم نے دوائی بھی کھانی ہوتی ہے اِس لیے خیال کرو اپنا۔آروش فکر مندی سے بولی۔

اگر کچھ کھانا نہیں چاہتی تو یہ دودھ پیو۔فاریہ بیگم اُس کے لیے دودھ کا گلاس لاتی اُس سے بولی۔

ہاں یہ

دور کرے۔آروش فاریہ بیگم سے دودہ کا گلاس لیتی حریم کو پِلانے والی تھی جب وہ دودہ کا گلاس دور کرتی منہ پہ ہاتھ رکھتی واشروم کی جانب بھاگی۔

حریم

حریم

کیا ہوا؟آروش پریشانی سے واشروم کے دروازے کے پاس کھڑی اُس کو آوازیں دینے لگی مگر وہاں سے حریم کوئی جواب نہیں آیا

حریم کیا تم ٹھیک ہو؟آروش کی پریشانی کم ہونے کو نہیں آرہی تھی۔

چچی آپ دیکھے حریم کو جانے کیا ہوا؟آروش فاریہ بیگم سے بولی جن کی پر سوچ نظریں واشروم کے دروازے پہ ٹِکی ہوئی تھی۔

ہم۔ہم۔ٹ ٹھیک ہیں۔ حریم واشروم کا دروازہ کھولتی نڈھال حالت میں باہر آئی۔

یااللہ حریم دیکھو کیسی پیلی رنگت ہو گئی ہے تمہاری ٹھیک سے اپنا خیال کیوں نہیں کرتی۔آروش جلدی سے آگے بڑھتی اُس کو سہارا دیتی بولی۔

حریم بیٹے یہاں آؤ بیٹھو آرام سے۔فاریہ بیگم حریم کو بیڈ پہ بیٹھاتی اُس پہ چادر ٹھیک کرنے لگی۔

آروش تم کسی ملازمہ سے کہو عبداللہ صاحب کی بیگم کو بُلا کر لائے۔فاریہ بیگم حریم کا ماتھا چومتی آروش سے بولی

وہ جو دوائیاں لکھتی ہیں؟آروش نے اندازہ لگایا۔

ہاں وہی جلدی سے کہو ملازمہ سے۔فاریہ بیگم نے کہا

ہم ٹھیک ہے آپ کسی کو مت بُلائے۔حریم نے اُن کو رُوکنا چاہا

www.novelsclubb.com

ضروری ہے بیٹا تم خاموش رہو۔فاریہ بیگم نے اُس کو پیار سے ڈپٹا۔

. . . . . .

آرام سے کہا جا رہی ہو بھاگ کر؟دُرید شاہ نے آروش کو اتنا عجلت میں دیکھا تو فورن سے سامنے آتا بولا

لالہ وہ حریم کو تے آئی

حریم کو تے آئی تھی اگر اُس کی طبیعت خراب تھی تو پہلے مجھے بتانا چاہیے تو میں اُس کو ڈاکٹر کے پاس لیکر جاتا۔آروش کچھ بتانے والی تھی جب اُس سے پہلے دُرید درمیان میں اُس کی بات کاٹ کر بولا

وہ شہر کیسے جاسکتی ہے لالہ۔آروش نے یاد کروایا۔

میں کچھ نہیں جانتا تم بس اُس کو تیار کرو میں گاڑی میں تم دونوں کا انتظار کر رہا ہوں۔دُرید سنجیدگی سے بولا۔

بابا سائیں ناراض ہو گے۔آروش نے کہا

تم ہو گی تو کچھ نہیں کہے گے ویسے بھی اُن کے کہے مطابق میں دو ماہ سے حریم کے سامنے نہیں آیا مگر اب اُس کی طبیعت اگر خراب ہے تو میں کوئی رِسک نہیں لے سکتا۔دُرید کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔

حریم کو راضی کرتی ہوں۔آروش تھکی ہوئی سانس خارج کرتی سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 47

حریم۔آروش کمرے میں آتی حریم کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اُس کا نام لینے لگی جو آنکھیں موندے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی۔

جی۔حریم سیدھی ہوتی اُس کو دیکھنے لگی۔

تیار ہو جاؤ ہمیں شہر جانا ہے۔آروش نے کہا

شہر کیوں؟حریم نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

ہوسپٹل دُرید لالہ نے کہا ہے کے وہاں ٹھیک سے علاج ہو گا۔آروش کی بات پہ حریم کے دل نے ایک بیٹ مس کی آج اتنے وقت بعد اُس کا نام سُنا تھا شاید دیکھنا بھی ہوتا۔

وہ کون ہوتے ہیں ہمارے بارے میں فیصلہ لینے والا ہم کہیں نہیں جانا اُن کے ساتھ تو بلکل بھی نہیں۔ حریم سپاٹ انداز میں بولی

حریم ضد مت کرو اپنی حالت دیکھو کیا تھی اور کیا بن گئی ہو۔ آروش نے اُس کو سمجھانا چاہا

ہم جو تھے اور جو ہیں اُن کا زمیدار آپ کے لالہ ہیں جنہوں نے ہمیں کانٹوں بھرے راستے میں تنہا چھوڑ کر اُس کو پار کرنے کا کہا تھا۔ حریم طنزیہ انداز میں بولی

لالہ کا کیا قصور اُن کو تھوڑی پتا تھا اِس سب باتوں کا۔ آروش نے اُس کو سمجھانا چاہا

عقل سے کام لو میرا ساتھ تمہیں محرومیوں کے سوا کچھ نہیں دے سکتا تم ایک بہت اچھی خوبصورت لائیف ڈیزرو کرتی ہوں اور وہ لائیف میں تمہیں نہیں دے سکتا۔

www.novelsclubb.com

آروش کی بات پہ حریم کے کانوں میں دُرید کے کہے جُملے گونجے تو وہ پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی۔ آروش حیرت سے اُس کو دیکھنے لگی۔

حریم۔آروش کو سمجھ نہیں آیا کیا کہے۔

ہاہاہاہا پتا ہے کیا آپ کے سو کولڈ لالہ نے ہم سے کیا کہا تھا وہ میری شادی کروا کر ایک خوبصورت زندگی مہیا کر رہے ہیں دیکھے کتنی اچھی زندگی بسر کر رہے ہیں ہم۔ حریم ہنستے ہوئے بتانے لگی تو آروش کا دل کٹ کے رہ گیا۔

ایسے مت ہنسو۔آروش نے دُکھ بھری نظروں سے اُس کو دیکھا جس کا پورا چہرہ لال ہو گیا تھا اور اتنا ہنسنے کی وجہ سے آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی۔

ہم تیار ہو کر آتے ہیں ویسے بھی اب کوئی فرق نہیں پڑتا ہمیں وہ پاس ہو یا دور ہمارے لیے ایک بات ہے۔ حریم اب کی سنجیدہ ہو کر بولی۔

. . . . . .

www.novelsclubb.com

وہ نہی

دُرید آروش کو اکیلا دیکھ کر کچھ کہنے والا تھا جب اُس کے پیچھے آتی حریم کو دیکھ کر دُرید نے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

دوسری طرف حریم نظریں جُھکائے بناڈُرید کی موجودگی کا احساس کرتی گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھ گئ۔ڈُرید نے گہری سانس بھر کر اُس کو دیکھا تھا جس نے اُس پہ ایک نظر بھی ڈالنا گوارا نہیں کیا تھا حریم کا یہ بیگانہ پن اُس کو تکلیف پہنچا رہا تھا بہت تکلیف۔

آپ کو پتا ہے جب آپ نے ہمارے چہرے پہ تھپڑ مارا تھا تو ٹیس ہمارے دل میں اُٹھی تھی ہم اُس ٹیس اُس کو تکلیف کو نظر انداز کیے اپنی عزت نفس کو مجروح کیے اپنی انا کو مار کر ایک بار پھر خود کو آپ کے سامنے بے مول کیا تھا اور آپ نے کیا کیا تھا ہمیں خالی ہاتھ لوٹا دیا ہم نے کیا چاہا تھا بس آپ سے آپ کا نام چاہا تھا ہماری ڈیمانڈ کوئی بڑی تو نہیں تھی ہم آپ کے کمرے کے کسی کونے میں پڑے رہتے آپ سے اف تک نہ کہتے آپ کا ہر ظلم مسکرا کر سہہ جاتے ہم نے کوئی آپ سے یہ تو نہیں کہا تھا ہمیں آپ کی محبت چاہیے ہمیں آپ کی توجہ چاہیے ہم نے بس یہ کہا تھا ہمیں اپنے نکاح میں لے اُس کے بعد چاہے آپ ہم پہ ایک نظر نہ ڈال لیتے کوئی حقیر چیز سمجھ لیتے مگر ہمیں تب ایک چیز کا افسوس تو نہ ہوتا کے ہم نے جس کو دل دیا ہے وہ ہمارا نا محرم نہیں بلکہ محرم ہے اِس جہاں میں اُس کا ساتھ

نہ بھی ملا تو خیر تو اُس جہاں میں ضرور ملے گا جو کی دائمی ہے مگر افسوس اب ہماری زندگی میں بس پچھتاوا رہے گا کے ہم نے خیانت کی ہے اُس انسان کے ساتھ جس کو اللہ نے ہمارے لیے چُنا تھا اور ہم شیطان کے بہکاوے میں آکر کسی نامحرم سے عشق کر بیٹھے جو کبھی ہمارا تھا ہی نہیں یہ تو بس ہمارا خود کا وہم تھا۔

حریم کی باتیں اُس کے کانوں میں سُنائی دی تو دُرید نے ایک افسردہ سانس خارج کی۔

لالہ آجائے۔ حریم کے ساتھ بیٹھی آروش نے دُرید کو ایک جگہ جما دیکھا تو آواز دی' جس پہ دُرید اپنا دماغ ہر سوچ سے آزاد کرتا ڈرائیونگ سیٹ پہ آیا خالی فرنٹ سیٹ کو دیکھ کر اُس نے بیک ویو مرر کی جانب دیکھا جہاں حریم کا چہرہ صاف نظر آرہا تھا مگر اُس کی نظریں جُھکی ہوئی تھی اُس کو حریم کی اتنی خاموشی برداشت نہیں ہو رہی تھی مگر وہ مجبور تھا کیونکہ قصوروار تھا تبھی بنا کچھ کہے اُس نے گاڑی سٹارٹ کی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

دو ماہ پہلے!

شازل آپ کے فون پہ کال آرہی ہے۔ماہی بیڈ شیٹ دُرست کرتی شازل سے بولی جو چینجنگ روم میں تھا۔

چیک کرو کس کا ہے۔شازل نے وہی سے آواز دی تو ماہی چلتی ہوئی سائیڈ ٹیبل پہ موجود شازل کا فون ہاتھ میں لیا جہاں کسی انون نمبر سے کال تھی۔

نیو نمبر ہے۔ماہی نے بتایا

اچھا میں آتا ہوں۔شازل اتنا کہتا کمرے میں آیا۔

میرے لیے کافی تو لانا۔شازل موبائل ہاتھ میں لیتا ماہی سے بولا تو وہ سر اثبات میں ہلاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

السلام علیکم۔شازل تیسری بار آتی کال ریسیو کرتا سلام کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام میں ذین سالک بات کر رہا ہوں۔دوسری طرف سے بتا گیا۔

میں کسی ذین سالک کو نہیں جانتا۔شازل نے کندھے اُچکائے کہتے مرر میں دیکھتا اپنے ایک ہاتھ سے بال سیٹ کرنے لگا۔

میں ماہی کا بھائی ہوں جس پہ دلدار شاہ کے قتل کا الزام لگا تھا۔ذین نے بتایا

اوو تو یوں کہوں نہ سالے صاحب یار کہاں غائب تھے کوئی رابطہ ہی نہیں کیا کبھی۔شازل کا لہجہ اچانک بے تکلف ہو گیا تھا جیسے جانے کتنے سالوں کی جان پہچان ہو اُس کے بر عکس زین اپنے کان سے موبائیل ہٹاتا اسکرین کی گھورنے لگا۔

مجھے ضروری بات کرنی ہے تم سے۔زین سنجیدگی سے بولا

فالتو اور غیر ضروری بات میں سنتا بھی نہیں۔شازل نے جواباً کہا

کیا تم دو منٹس کے لیے سیریس ہو سکتے ہو؟زین زچ ہوتا بولا

کیونکہ آئے سی یو روم میں لیکر جانا ہے؟یا ایمرجنسی وارڈ میں؟شازل مصنوعی حیرت سے بولا

www.novelsclubb.com

تمہارا مسئلہ کیا ہے؟زین بے اختیار چیخ پڑا

بتاؤں تو حل کرو گے؟شازل نے فورن سے پوچھا

مجھے لگ رہا ہے میں نے بہت بڑی غلطی کر دی۔ذین اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا گہرے سانس لیکر بولا

اچھا کونسی غلطی؟شازل کمرے میں داخل ہوتی ماہی کو دیکھ کر بولا

تمہیں کال کی وہ غلطی۔زین دانت پیس کر بولا

مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے کے میں نے تمہاری کال ریسیو کر کے بہت بڑی غلطی کی۔شازل ماہی کو دیکھ کر آنکھ ونک کیے زین سے بولا"جب کی اُس کی حرکت پہ ماہی سٹپٹا کر کافی اُس کے پاس رکھ کر کمرے سے باہر چلی گئ۔

مجھے دلدار شاہ کے قتل کے بارے میں بہت اہم باتیں ڈسکس کرنی ہے اور ایک تم ہو جس کو مزاکرات سُوجھ رہی ہیں۔ذین تپ کر بولا

www.novelsclubb.com

مزاکرات سے مراد؟شازل اپنی ڈاڑھی کُھجاتا پوچھنے لگا۔

میں نے دلدار شاہ کا قتل نہیں کیا۔زین اُس کی بات نظر انداز کیے بولا

جانتا ہوں۔شازل بناتاخیر کیے بولا ساتھ میں کافی کا گھونٹ بھرنے لگا۔

اگر جانتے ہو تو میری بہن کو اپنی قید میں کیوں رکھا ہے؟ زین سنجیدگی سے بولا

اُس کو قید میں چھوڑنے والے تم سب تھے۔ شازل نے کندھے اُچکائے

مجھے میری بہن چاہیے۔ زین نے کہا

تمہاری بہن کوئی سامان یا چیز تو ہے نہیں جس کو میں اُٹھا کر تمہیں دے دوں وہ میری بیوی ہے اور ایک بیوی اپنے شوہر کے ساتھ رہتی چاہے حالات جیسے بھی ہو۔ شازل دوٹوک انداز میں بولا

وہ میرے عیوض آئی تھی تو اگر میں نے کچھ کیا نہیں تو وہ کیوں تم لوگوں کے پاس رہے۔ زین نے کہا

یہ بات تمہیں اب یاد آئی ہے جب ایک سال سے زائد وقت گزر چُکا ہے۔ شازل نے طنزیہ کیا۔

www.novelsclubb.com

تب میرے پاس ثبوت نہیں تھا اپنی بے گناہی کا اب ہے۔ زین نے جتایا

حالات بہتر ہو جائے میں ماہی کو ملوانے کے لیے لے آؤں گا۔شازل نے جیسے اُس کو تسلی دی۔

ملوانے سے کیا مراد ہے وہ میری بہن ہے اب بس ہمارے پاس رہے گی۔ذین کو اُس کی بات ناگوار گزری

وہ کہاں رہے گی اِس بات کا فیصلہ تم نہیں میں کروں گا۔شازل سرد لہجے میں بولا

وہ بہن ہے میری میں بھائی ہوں اُس کا اُس کو جو میں کہوں گا وہ کرے گی۔زین کو طیش آیا

تمہاری بہن تھی اب وہ میری بیوی ہے جب ایک لڑکی قصاص کے نام پہ کی جاتی ہے تو اُس کا سب بائیکاٹ ہو جاتا ہے ماہی کا بھی سمجھو۔شازل نے پر سکون لہجے میں کہا

جب میں نے کچھ کیا نہیں تو قصاص کیسا؟زین کا بس نہیں چل رہا تھا وہ فون کے اندر گُھس جاتا۔

www.novelsclubb.com

دیکھو سالے صاحب وہ قصاص میں آئی آسمان سے ٹپکی یا زمین پھاڑ کر چیر کر آئی بر حال وہ اب میری بیوی ہے اور میں ہر گز نہیں چاہوں گا تم ایسے اُس پہ حق جتاؤ اگر میں نے کہا ملوانے لاؤں گا تو لاؤں گا بس اُس پہ ہی صبر شکر کروں باقی رہی لالہ کے قتل کی بات تو میں

تم سے ملنا چاہوں گا یہ باتیں فون پہ ڈسکس نہیں ہو سکتی۔شازل سنجیدگی سے اپنی بات کہتا کال ڈراپ کر گیا بنازین کو کچھ کہنے کا موقع دیئے۔

ساری کافی کا مزہ خراب کر دیا۔شازل نے کافی کا گھونٹ پیا تو سخت بدمزہ ہوتا بڑبڑایا

❤❤❤❤❤❤❤❤

کیا سوچ رہی ہیں؟فاریہ بیگم نے کلثوم بیگم کو خاموش دیکھا تو پوچھا

تم نے شازل کی بیوی کو دیکھا ہے؟کلثوم بیگم نے کہا

ہاں بہت بار پر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟فاریہ ناسمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی

اُس کی طبیعت دن بدن گرتی محسوس ہو رہی ہے اور ایک شازل ہے جس کو نظر نہیں آرہی اپنی بیوی کی حالت۔کلثوم بیگم نے کہا

www.novelsclubb.com

شازل سے کہے وہ شہر لیکر جائے چیک اپ کے لیے پرائی بچی ہے اگر کل کلاں کوئی اُونچ نیچ ہو جائے تو کیا جواب دینگے اُس کے ماں باپ کو۔فاریہ بیگم نے کہا

آئے شازل تو کہتی ہوں۔کلثوم بیگم گہرک سانس بھر کر بولی

oooooooooooooooooooooooo

شازل کمرے میں آیا تو ماہی کو اپنا سر دباتا دیکھا۔

کیا ہوا؟ سر میں درد ہے؟ شازل اُس کے پاس چل کر آتا بولا۔

ہاں تھوڑا سا۔ ماہی نے بتایا

آؤ میں دباتا ہوں۔ شازل اُس کے پاس بیٹھ کر بولا

نہیں شکریہ اتنا نہیں ہے خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔ ماہی نے انکار کرنا چاہا

میں دباتا ہوں اور تمہاری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی۔ شازل آہستہ آہستہ اُس کا سر دباتا ہوا بولا

ہاں کچھ دنوں سے مجھے بھی ایسا لگ رہا ہے۔ ماہی نے بتایا

www.novelsclubb.com

کیا مطلب تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔ شازل اُس کی بات پہ فکر مند ہوا۔

سر درد مجھے لگا خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔ ماہی سرسری لہجے میں کہا تو شازل کو اُس کی لاپرواہی پہ غصہ آیا۔

مجھے کسی کام سے باہر جانا تھا تم تیار ہو جاؤ ہو سپٹل چلتے ہیں۔ شازل اپنی جگہ سے اُٹھتا اُس سے بولا۔

شازل ہو سپٹل کیوں میں ٹھیک ہوں۔ ماہی نے بتانا چاہا

تمہاری راے نہیں مانگی جو کہا ہے وہ کرو چہرہ دیکھا ہے اپنا کیسے زردی مائل ہو گیا ہے مجھے غصہ تم پہ زیادہ خود پہ آرہا ہے پتا نہیں کیسے میں اتنا غافل ہو گیا۔ شازل سنجیدگی سے بولا

آپ خوامخواہ پریشان ہو رہے۔ ماہی نے کہا

دس منٹ ہیں تمہارے پاس جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ شازل نے آنکھیں دیکھائی تو ناچار ماہی کو اُس کی ماننی پڑی۔

oooooooooooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

یہ شازل پتا نہیں اُس لڑکی کو کہاں لیکر گیا ہے؟ شبانا نے پریشانی سے فردوس بیگم سے کہا

شہر ڈاکٹر کے پاس۔ فردوس بیگم نخوت سے بولی

یہ تو پھر ٹھیک نہیں۔ شبانا۔ حقارت سے اُن کی بات سن کر بولی۔

فکر نہیں کرو اُس گولی نے اپنا کام کر لیا ہو گا۔فردوس بیگم نے پر سکون لہجے میں کہا

آپ کو پکا یقین ہے۔شبانا کو چین نہیں آ رہا تھا۔

سو فیصد یقین ہے ایسا ہی ہو گا کسی کو شک بھی نہیں ہو گا کے وہ کبھی ماں بننے والی تھی یا نہیں۔فردوس بیگم کا اعتماد قابلِ دید تھا۔

ویسے مجھے چچی جان نے کہا کے اُس بد بخت کو اُن کے کمرے میں آنے کا کہوں۔شبانا نے بتایا

یہ اِس ونی میں آئی ہوئی لڑکی کو اتنا سر پہ کیوں چڑھا رہے ہیں؟فردوس بیگم تپ اُٹھی۔

مجھے نہیں پتا بس میرا بچہ ہو جائے تا کہ خاندانی کنگن مجھے ملے نا کہ شازل کی بیوی کو۔شبانا نے شیطانی مسکراہٹ سے بولی

www.novelsclubb.com

اُس کی تو فکر نہیں کرو دیکھنا اگلا سردار تیرا بیٹا ہو گا دُرید شاہ کبھی شادی نہیں کرے گا اور یہ جو شازل کی بیوی ہے آج ہے کل نہیں ہو گی سمجھو ساری رُکاوٹیں ہی ختم۔فردوس بیگم بہت دور کے خیالات سوچ رہی تھی۔

ہائے اماں تیرے منہ میں گلاب جامن۔شبانا خوش ہوتی بولی۔

چل میں ذرہ کلثوم کے پاس جاؤں اور اُس کو کہوں ونی میں آئی دو ٹکے کی لڑکی کی فکر نہ کرے تو اچھا ہے۔فردوس بیگم اپنی جگہ سے اُٹھ کر بولی

میرا تو کلیجہ جلتا ہے جب اُس کو دیکھتی ہوں تو۔شبانا دانت پہ دانت جمائے بولی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

چیک اپ تو آپ کا ہو گیا ہے اور باقی رپورٹس آنے تک پتا چل جائے گا پریشانی کی ویسے کوئی بات نہیں اکثر ایسی حالت میں ہوتا ہے۔شازل ماہی کو شہر کے قریب ہسپتال لایا تو ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا

کس حالت میں ایسا ہوتا ہے؟ماہی کے اندر پلتا سوال شازل نے پوچھا

کیا آپ کو نہیں پتا چلا ابھی تک؟ڈاکٹر نے کافی حیران نظروں سے دونوں کو دیکھا

جی آپ کیا بات کر رہی ہیں؟اِس بار ماہی نے پوچھا

آپ ماشااللہ سے

ایکسکیوزمی۔ڈاکٹر کچھ بتانے والی تھی جب شازل کے سیل فون پہ کال آنے لگی۔

اِٹس اوکے۔ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا

آپ ماہی کو سب سمجھا دے میں کال سن کر آیا بہت ضروری ہے۔شازل اُن دونوں کو دیکھ کر کہتا کیبن سے باہر چلا گیا۔

آپ کیا بتا رہی تھی؟ماہی نے پوچھا

آپ ایک ماہ سے ایکسیپٹ کر رہی ہیں۔ڈاکٹر کی بات ماہی حیران کن نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی اُس کو یقین نہیں آ رہا تھا یہ سب کیا کہا ڈاکٹر نے اور اُس نے کیا سُنا؟گزری رات والا منظر آنکھوں کے پردوں میں لہرایا تو صبح والی شازل کی بیگانگی بھی اُس کو یاد آئی جس پہ اُس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔

آآری یو شیور ڈاکٹر؟ماہی نے بمشکل اپنی لڑکھڑاہٹ پہ قابو پایا

یس باقی رپورٹس آجائے اُس کے بعد تصدیق ہو جائے گی۔ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا

شک شکریہ۔ماہی نے آہستہ آواز میں کہہ کر اُٹھ کھڑی ہوئی اُس کو اِس وقت خوشی محسوس کرنے کے بجائے خوف محسوس ہو رہا تھا

اگر شازل نے بچے پہ سوال اُٹھایا تو؟اُن کو تو شاید کچھ یاد بھی نہیں اور کیا حویلی والے ونی میں آئی ہوئی لڑکی کا بچہ قبول کرے گے کاش رپورٹس میں ایسا کچھ نہ ہو۔کیبن سے باہر نکلتی ماہی کے چہرے پہ پریشانی کے سائے لہرانے لگے اُس کا پورا وجود کانپ رہا تھا وہ یہ سب کس دل سے سوچ رہی تھی بس وہ جانتی تھی۔

تم یہاں کیوں کھڑی ہو؟شازل نے ماہی کو دیوار کے ساتھ لگے گم سم کھڑا پایا تو اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولا

ایسے ہی۔ماہی یکدم سیدھی ہوئی۔

رپورٹ کا بتایا وہ کب تک آئے گی؟شازل کی بات پہ ماہی نے چونک کر اُس کو دیکھا۔

ایک ہفتہ بعد۔ماہی نے بتایا

اوکے میں لے آؤں گا ویسے تو کوئی بات نہیں نہ پریشانی والی؟شازل اُس کی بات سن کر بولا

نہیں ہے ایسی تو کوئی بات۔ماہی نے کہا

چلو پھر۔شازل نے مسکرا کر کہا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آج آپ بات کرینگے شازل سے؟آمنہ نے قہوہ کا کپ زین کی جانب بڑھا کر پوچھا

ہاں شام میں اُس سے ملنا ہے دل تو نہیں چاہ رہا پر مجبوری ہے۔زین کے قہوہ کا کپ ہاتھ میں لیے کہا

ایسا کیوں بول رہے؟آمنہ کو سمجھ نہیں آیا

بہت نخرا ہے اُس میں ماہی ماہی ایسے بول رہا تھا جیسے ہم نے اپنی بہن کو خوشی خوشی اُس کے ساتھ رخصت کیا ہو۔زین سر جھٹک کر بولا

www.novelsclubb.com

شاہ خاندان سے ہے تھوڑا بہت تو ایٹیٹیوڈ دیکھائے گا نہ ورنہ شاہوں کیسے لگے گا۔آمنہ اُس کی بات سن کر مسکرا کر بولی

جو بھی پر مجھے اُس کے بات کا انداز ایک آنکھ نہیں بھایا ایسا نان سیریس انسان میری بہن ڈیزرو نہیں کرتا۔زین نے سنجیدگی سے کہا

آپ ماہی کو یہاں لائے گے بھی تو وہ ساری عمر اِس در پہ بیٹھی رہے گی کیونکہ حویلی والوں کے یہاں طلاقیں نہیں ہوا کرتی چاہے کوئی رشتہ نبھانا چاہے یا نہیں بہت معیوب سمجھا جاتا ہے وہاں ایک بار جیسے تیسے رشتہ جڑ سو جڑ گیا اُس کو قبر تک نبھانا پڑے گا دُرید شاہ نے کیوں قتل کیا اپنے خالہ زاد بھائی کا اِس لیے نہ کیونکہ اُس کو پتا تھا اگر وہ زندہ رہا تو حریم کو ساری زندگی اُس کے نام پہ بیٹھنا پڑے گا تبھی اُس نے حریم کو بیوہ کر دیا کیونکہ اُن کے یہاں بیوہ ہونا طلاقِ یافتہ سے بہتر ہے۔آمنہ کی بات پہ زین لاجواب ہوا تھا۔

اگر ایسا ہوا تو ہم کورٹ سے خلع لینگے۔زین کے دماغ میں اچانک خیال آیا تو کہا

ماہی کی مرضی جان کر۔آمنہ نے جیسے اُس کا جُملہ مکمل کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 48

یہ اُس کی تصویر ہے جس نے قتل کیا تھا۔ذین نے اپنا فون شازل کی طرف کیا

شکل سے تو ایسے لگ رہا ہے جیسے زندگی میں کبھی مکھی بھی نہیں ماری ہو گی اتنا بے دردی سے قتل کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔شازل نے تصویر دیکھ کر اُس پہ تبصرہ کرنا ضروری سمجھا۔

کسی کی شکل پہ ظاہر نہیں ہوتا وہ قاتل ہے یا نہا منہا کا کا۔زین نے دانت پہ دانت جمائے کہا

تم اب یہ بتاؤ مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ میں کیا کروں گا اِس قاتل کا دیدار کر کے۔شازل اصل بات کی جانب آیا۔

مجھے بس اتنا پتا ہے کے یہ لاہور کا رہائشی ہے اسلام آباد میں اِس کا آنا جانا رہتا ہے

www.novelsclubb.com

میرے پاس تو کبھی نہیں آیا۔شازل اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولا۔

میں نے یہی نہیں کہا کے یہ اسلام آباد میں تم سے ملنے آتا ہے۔زین صبر کے گھونٹ پی کر بولا

اچھا آ گے۔شازل سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دیتا اُس کو بات جاری کرنے کا اِشارہ کرنے لگا۔

تمہارے شہر میں کُونٹیکٹس ہو گے تمہارے لیے اِس کے بارے میں کچھ معلوم کروانا مشکل کام نہیں۔زین اتنا کہتا خاموش ہوا

اِس کا مطلب تم اِن ڈائریکٹلی مجھ سے یہ بول رہے ہو میں اسلام آباد سے لاہور پھر لاہور سے اسلام آباد جاؤں؟ شازل اپنے ہاتھ کی مٹھی ہونٹوں پہ رکھتا داد دیتی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔

ہاں میں ایسا چاہتا ہوں کیونکہ میری بے گناہی ثابت ہونے کا بس یہ ایک راستہ ہے دوسرا یہ کے تمہارے کزن کا قاتل بھی پکڑا جائے گا۔زین سنجیدگی سے بولا

ٹھیک ہے میں چلا جاؤں گا اور پورے گاؤں کے سامنے اِس قاتل کا چہرہ بھی لاؤں گا اور کچھ؟ شازل زین کو اُس کا فون واپس کرتا ہوا بولا

میری بہن چاہیے مجھے بہت مظالم اُس نے سہہ لیے بے قصور ہو کر۔زین کی بات پہ شازل کے ماتھے پہ بل آئے۔

اُس بے قصور کو بلی کا بکرا بنانے والے بھی تم خود ہو۔شازل نے طنزیہ کیا

میں ماہی کو کب لینے آؤں؟زین اُس کی بات نظر انداز کر کے بولا

وہ اب میری بیوی دوسری بات یہ کے میں جس کام سے جا رہا ہوں وہاں میرا ایک ٹھکانہ نہیں ہو گا اور ماہی کو میں انجان شہر میں اکیلا چھوڑ نہیں سکتا اِس لیے جب تک میری واپسی نہیں ہو گی وہ تم لوگ کے پاس رہے گی مگر اُس کے بعد میں اُس کو لینے آ جاؤں گا۔شازل نے سنجیدگی سے کہا

کیا تم یہ رشتہ نبھانہ چاہتے ہو؟زین نے سنجیدگی سے پوچھا

تمہیں کیا لگتا ہے؟شازل نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا

پہلے قاتل سامنے آ جائے اُس کے بعد دیکھے گے آگے کیا ہونا ہے۔زین کندھے اُچکا کر بولا

www.novelsclubb.com

وہ ہو گا جو میں چاہوں گا اور ایک بات میں کلیئر کر دوں سید شازل شاہ کو اپنے راستے میں رُکاوٹیں پسند نہیں اِس لیے دھیان رکھنا ایسا نہ ہو پھر میں تمہیں لات مار کر اپنے راستے سے ہٹاؤں کسی گلی میں پڑے پتھر کی طرح۔شازل اُس کے پاس تھوڑا جُھکتا سپاٹ انداز میں کہہ کر بہت کچھ باور کروا گیا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

آروش کمرے میں آنا۔کلثوم بیگم نے پانی کا جگ اُٹھا کر جاتی آروش کو سیڑھیاں چڑھتا دیکھا تو کہا۔

آپ کو کام تھا؟آروش اُن کے کمرے میں داخل ہوتی پوچھنے لگی۔

ناراض ہو؟کلثوم بیگم اُس کو اپنے پاس بیٹھاتی پوچھنے لگی۔

کیا میرا حق ہے ناراض ہونے کا؟آروش نے اُلٹا اُن سے سوال داغا

ایسا لہجہ مت اختیار کیا کرو دل کٹ سا جاتا ہے۔کلثوم بیگم نے افسوس بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

میرا اپنا دل کٹا ہوا ہے اماں سائیں۔آروش اُداس مسکراہٹ سے بولی

www.novelsclubb.com

ہم نے تمہاری حقیقت چُھپائی اُس میں ہماری مجبوری تھی بیٹا۔کلثوم بیگم نے آہستہ آواز میں کہا

مجھ کسی سے کوئی شکوہ نہیں۔آروش نے سنجیدگی سے کہا

کب تک سب کچھ اپنے تک محدود رکھو گی؟ دل میں جو کچھ ہے اُس کو باہر کرو یقین جانو جس سکون کی تلاش میں ہو وہ مل جائے گا۔ کلثوم بیگم اُس کے سر پہ ہاتھ پھیر کر بولی۔

مجھے کسی کی تلاش نہیں اور نہ میرے اندر کچھ ہے اب میں چلتی ہوں حریم کمرے میں اکیلی ہے اُس کو میری ضرورت ہے اگر کمرے میں کوئی ساتھ نہ ہو تو وہ ڈر جاتی ہے۔ آروش سنجیدگی سے کہتی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

حریم کو اپنا عادی مت بناؤ آروش یہ جو حالات اُس پہ آئے اکیلے لڑنے دو ورنہ وہ بس دوسروں میں پناہ تلاش کرتی رہے گی خود کچھ نہیں کر پائے گی یہ لڑائی اُس کی اپنی ہے اچھا ہے وہ خود لڑے۔ کلثوم بیگم نے اُس کو سمجھانا چاہا

معذرت اماں سائیں وہ بچی ہے اور اُس کو سہارے کی ضروری ہے میں اُس کو سہارہ دے کر بے سہارہ نہیں کر سکتی اُس نے سب کچھ اکیلے جھیلا ہے اب ساتھ کی ضرورت ہے جو میں اُس کو دوں گی اور آپ فکر نہیں کرے وہ میری عادی نہیں بنے گی بہت مضبوط دل کی ہے پہلے اُس کی باتیں دُرید لالہ سے شروع اور اُن پہ ختم ہوا کرتی تھی اور اب دُرید لالہ کا ذکر بھول سے بھی نہیں کرتی۔ آروش سپاٹ لہجے میں بول کر کمرے سے باہر چلی گئ۔

ماہی مجھے تم سے بات کرنی ہے ایک۔ماہی سونے کے لیے لٹنے والی تھی جب شازل نے اُس کو مخاطب کیا۔

جی کہیے۔ماہی اُس کی جانب متوجہ ہوئی۔

میں کسی ضروری کام سے لاہور جارہا ہوں تو میں چاہتا ہوں جاتے وقت تمہیں تمہارے والدین کے پاس چھوڑ آؤں مجھے حویلی والوں پہ یقین نہیں جانے وہ کیسا رویہ اختیار کرے میرے جانے کے بعد تمہارے ساتھ آرو کو بھی اب اپنا ہوش نہیں ہوتا ہر وقت حریم میں لگی ہوئی ہوتی ہے۔شازل اپنی بات کہتا اُس کو دیکھنے لگا جو جانے کہاں کھوئی ہوئی تھی۔

میں یہی ٹھیک ہوں۔ماہی نے بس یہ کہا وہ جس کنڈیشن میں تھی اُس کو اپنے گھر جانا ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تم شیور ہو؟ شازل کو اُس کی بات عجیب لگی مگر اُس نے اپنی بات اُس پہ مسلط کرنا ٹھیک نہیں سمجھا۔

جی آپ نے خود ہی بولا تھا میں ونی میں آئی ہوں حویلی والے مجھے اپنے گھر جانے نہیں دینگے۔ماہی اُداس مسکراہٹ سے بولی

ہاں مگر اب سب کلیئر ہے قاتل تمہارا بھائی نہیں۔شازل نے کہا

کیا آپ مجھ سے جان چھڑوانا چاہتے ہیں؟ماہی بد گمان ہوئی۔

ایسی کوئی بات نہیں فضول بکواس نہیں کرو میں نے اِس لیے کہا کیونکہ تمہارا بھائی چاہ رہا تھا تم اُن کے پاس آؤ۔شازل کو اُس کی بات پہ غصہ آیا تبھی سخت لہجے میں بولا

مجھے ایسا لگ رہا ہے اگر میں یہاں سے گئی تو حویلی کے دروازے میرے لیے ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے گے۔ماہی کو ایک پل کے لیے خیال آیا وہ شازل کو ساری بات بتادے مگر اُس میں ہمت نہیں ہوئی۔

www.novelsclubb.com

حویلی کے لیے دروازے بند بھی ہو جائے تو پریشان مت ہوں میرے گھر کے دروازے ہمیشہ تمہارے لیے کُھلے ہوئے ہو گے۔شازل کا اِشارہ اپنے اسلام آباد والے گھر کی جانب تھا جو ماہی اچھے سے سمجھ گئی تھی۔

ٹھیک ہے پھر آپ مجھے امی کے گھر چھوڑ آیئے گا۔ماہی کچھ سوچ کر بولی۔

جو تم کہو مگر پریشان مت ہو میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا اگر کوئی اور بات ہے جو تم کہنا چاہ رہی ہو تو بے جھجھک ہو کر بول دو۔ شازل اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا اُس کو اعتماد بخشنے لگا۔

کوئی بات نہیں۔ ماہی خود کو ہشاش بشاش ظاہر کرتی بولی۔

ٹھیک ہے سو جاؤ پھر میں کوشش کروں گا ہسپتال سے تمہاری رپورٹس لیکر اُس کے بعد لاہور جاؤ۔ شازل نے مسکرا کر کہا تو ماہی کا خون خشک ہوا۔

رپورٹس کے رہنے دے میں ٹھیک تو ہوں۔ ماہی اپنے ڈر پہ قابو پائے بولی۔

رپورٹس لانی تو ضروری ہیں نہ یہ کیا بات ہوئی۔ شازل کو اُس کی بات عجیب لگی مگر ماہی کا دل انجانے وسوسوں سے گھیرا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

حریم نے کروٹ لیکر اپنے ساتھ لیٹی آروش کو دیکھا جو گہری نیند میں تھی حریم نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اُس کے چہرے کے سامنے لہرایا تاکہ یقین ہو سکے آروش واقع سو گئی ہے کے نہیں وہ ایک بات جان گئی تھی آروش بہت محتاط ہو کر اُس کے ساتھ سوتی تھی اُس کی ایک

آہٹ پہ اُٹھ کر بیٹھ جایا کرتی تھی جو حریم کو سمجھ نہیں آتا آروش کی نیند کچی ہوا کرتی تھی یا نیند میں بھی وہ اُس کی خاطر فکر مند ہوتی تھی۔

آپی سو گئی ہیں یہی صحیح موقع ہے ڈائری پڑھنے کا۔ حریم آروش کو غور سے دیکھتی سوچنے لگی جب سے اُس کے ہاتھ میں آروش کی ڈائری آئی تھی تب سے اُس کو تحسس ہوتا تھا کے آخر اُس ڈائری میں لکھا کیا ہو گا۔ وہ آہستہ سے اپنے پیر بیڈ سے نیچے کرتی ڈائری ہاتھ میں لیتی بنا قدموں کی چاپ کیے اُس کے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں آئی۔ اپنے کمرے کا دروازہ لاک کیے اُس نے آگے سے پردے ڈال لیے تاکہ کسی کو شک نہ ہو۔

لائٹ آن کرتی حریم صوفے پہ بیٹھی ڈائری کے ورق گردانی کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

بات نہیں ہوتی مگر یقین کیجیے

وہ میرے لیے بہت خاص ہے۔

الفاظ گرا دیتے ہیں جذبات کی قیمت

ہر بات الفاظوں سے تو نہیں کی جا سکتی

ایک شخص آیا تھا میری زندگی میں

پھر میری زندگی بن گیا

اور پھر تیری سوچ نے

میری زندگی اُجاڑ دی

www.novelsclubb.com

اُن سے بچھڑ جانے میں ہی بھلائی تھی

آج یہ احساس ہو گیا

یہ کافی ہے کے وہ میرا ہوا تھا

اِس بات کو تو چھوڑ کہ

وہ اب کس کا ہے

حال کر لینا' گنوا دینا' یہ الگ دُکھ ہیں

لیکن کل تک جو آپکا تھا آج اُسے کسی اور

دیکھنا' حوصلے ٹوٹ جاتے ہیں

www.novelsclubb.com

دوریوں سے سکون ملنے لگے تو

جُدائی کا ڈر ختم ہو جاتا ہے

خزاں کی دھوپ سے شکوہ فضول ہے

محسن میں یوں بھی پھول تھی

مجھے آخر بکھرنا تھا

یہ کیا اِس میں تو بس شاعری ہیں ہم نے تو سوچا تھا آپی نے اپنے دل کی باتیں بیان کی ہو گی مگر وہ تو عجیب ہیں انسانوں سے کیا اپنی ڈائری میں بھی کچھ نہیں لکھا۔ حریم ڈائری بند کرتی بے دلی سے بڑبڑائی اُس کا خراب موڈ مزید خراب ہو گیا تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

جلدی آیئے گا۔ شازل نے ماہی کے گھر کے باہر گاڑی رُوکی تو اُس نے شازل کی جانب رُخ کیے کہا

میں یہی کوشش کروں گا بس تم پریشان مت ہونا کیونکہ دیر سویر ہو سکتی ہے بس دعا کرنا میرا مقصد پورا ہو جائے۔ شازل نے مسکرا کر کہا

میری دعا آپ کے ساتھ ہیں بس آپ جلدی آیئے گا۔ ماہی نے سنجیدگی سے کہا

ماہی میں ایک بار پوچھتا ہوں اگر کوئی بات ہے تو مجھے بتاؤ مجھے تم بہت کھوئی کھوئی سی لگ رہی ہو۔ شازل اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا بولا۔

اگر کوئی بات ہو گی تو میں سب سے پہلے آپ کو ہی بتاؤں گی۔ ماہی نے زبردستی مسکراہٹ سے کہا تو شازل نے مزید اصرار نہیں کیا وہ چاہتا تھا ماہی خود اُس کو سب کچھ بتائے جو اُس کے دل میں چُھپا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooo

ماہی میری بچی خدا کا شکر تم اپنے گھر واپس آ گئی۔ بختاور بیگم ماہی کو دیکھ کر خوشی سے نہال ہو گئی تھی باقی سب بھی اُس کے گرد جمع ہو گئے تھے۔

شازل لاہور گئے تھے تبھی مجھے یہاں چھوڑ گئے ہیں۔ ماہی نے جانے کیا جتانا چاہا مگر سب اُس کو دیکھ کر خوشی میں اتنے مگن تھے کے غور ہی نہیں کیا۔

کتنی کمزور ہو گئی ہو کیا کھاتی پیتی نہیں تھی۔ بختاور بیگم اُس کے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر بولی

میں ٹھیک ہوں بس آپ لوگوں نے بہت وقت بعد دیکھا ہے تبھی لگ رہا۔ ماہی نے مسکرا کر کہا

میری بچی مجھ سے ناراض تو نہیں؟ حشمت صاحب اُس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر بولے

بلکل بھی نہیں۔ماہی مسکرا کر کہتی اُن کے سینے سے لگی باقی سب بھی آبدیدہ ہو گئے تھے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

!حال

دُرید شاہ اور آروش اِس وقت ویٹنگ ایریا میں تھے حریم کا چیک اپ ہو رہا تھا جس وجہ سے وہ ڈاکٹر کے انتظار میں تھے۔

ڈاکٹر حریم کیسی ہیں اُس کو کیا ہوا تھا؟ ڈاکٹر باہر آئی تو دُرید بے چینی سے پوچھنے لگا

آپ دونوں میرے کیبن میں آئے۔ڈاکٹر سنجیدگی سے اُن دونوں کو دیکھ کر بولی۔

جی بتائے کیا کوئی خطرے والی بات تو نہیں؟ آروش دُرید کے ساتھ کیبن میں آتی پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

She is expecting;

ڈاکٹر اُن دونوں کو یہ خبر سُناتے ہوئے کافی ناخوش نظر آرہی تھی جب کی اُن دونوں پہ تو جیسے کسی نے بم گرایا تھا۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔آروش کو اپنی آواز کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی جب کی دُرید کجھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہا تھا۔

Is she unmarried?

ڈاکٹر دونوں کے تاثرات جانچتی اپنا اندازہ لگانے لگی تو دُرید کی آنکھوں میں خون اُتر آیا جب کی آروش کو بھی اُن کا ایسے پوچھنا پسند نہیں آیا تھا۔

ایکسکیوزمی ڈاکٹر وہ شادی شدہ ہے ہم بس اُس کی عمر کی وجہ سے پریشان ہو گئے تھے سن کر۔دُرید اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر بولا

رائٹ میں خود پریشان ہو گی تھی کیونکہ وہ بہت کم عمر اور کمزور سی ہیں ایسے میں اُن کا پریگننٹ ہونا خطرے سے خالی نہیں پر آپ لوگوں کی حیرانی سمجھ نہیں آئی وہ اگر آپ لوگوں کو بھی چھوٹی لگ رہی ہے تو شادی کیوں کروائی اُس کی اتنی جلدی پھر یہ سب تو ہونا تھا نہ ابھی تو وہ خود بچی ہے آجکل کہاں ایسے ہوتا ہے قانونی حساب سے یہ جرم بھی

ہے۔ڈاکٹر باتوں سے اُن کو کافی بے باک معلوم ہوئی جب کی آروش اپنی جگہ پہلو بدل کر رہ گئی۔

وہ ایک بالغ لڑکی ہے پھر جرم کیسا۔آروش نے سوال کیا تو دُرید نے اُس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر خاموش رہنے کا اِشارہ کیا

ہم بہت خیال رکھے گے حریم کا آپ بس اُن کی ڈائیٹ کا بتادے اُس کے لیے کیا ٹھیک رہے گا اور کیا نہیں۔دُرید سنجیدگی سے بولا

آپ سب کو اُن کا بہت خیال رکھنا بھی چاہیے ورنہ بہت کرائسس سے اُن کو گزرنا ہو گا خیر میں کچھ سیمپلز وغیرہ لکھ کر دے رہی ہوں اور ایک چارٹ بنا کر دوں گی آپ کو وہ فالو کرنا ہو گا۔ڈاکٹر اب کی پروفیشنل انداز میں بولی

اگر حریم کی جان کو نقصان ہے تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کے بچہ نہ ہو۔دُرید کی بات پہ آروش جھٹکے سے سر اُٹھا کر دُرید شاہ کو دیکھنے لگی جس کا انداز سرد سپاٹ تھا

لالہ۔آروش نے اُس کو باز رکھنا چاہا

مجھے بات کرنے دو آرو حریم کی ایسی کنڈیشن نہیں جو بے بی کا خیال رکھ سکے میرے لیے سب سے پہلے حریم ہے۔دُرید نے اُس کو ٹوک کر کہا

کیا آپ اُن کے ہسبنڈ ہیں؟ کیونکہ مجھے اُن کے ہسبنڈ کو سب کچھ سمجھانا چاہتی ہوں تاکہ کسی بھی کام میں کوتاہی نہ ہو۔ڈاکٹر دُرید کی بات سن کر اُس سے استفسار ہوئی۔

آپ پلیز یہ بتائے جو میں نے پوچھا۔دُرید نے ان کی بات نظر انداز کی۔

اگر آپ کا اِشارہ ابارشن کی جانب ہیں تو میں کلیئر کر دوں یہ ایک غیر قانونی عمل ہے ہمارے ہوسپٹل میں ایسا نہیں ہوتا ہم کسی معصوم کی جان نہیں لیتے۔ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا

ہمیں کوئی ابارشن نہیں کروانا آپ بس احتیاطاً چیزیں بتائے ہم سب حریم کا بہت خیال رکھے گے۔آروش دُرید کو دیکھتی ڈاکٹر سے بولی۔

جی ٹھیک مگر ایک بات کہنا چاہوں گی اگر آپ لوگوں کو اُن کے پریگننٹ ہونے پہ ایشو ہے تو یہ تب سوچنا چاہیے تھا جب اُس کی شادی کروا رہے تھے یہ سب پہلے ہوا کرتا تھا آج کے زمانے میں بچیوں کی اتنی جلدی شادیاں نہیں ہوتی آپ لوگ خود سوچے کیا سترہ اٹھارہ

سالہ لڑکی کی شادی کروانا ایک دُرست عمل ہے؟ پریگنسی میں بہت پیچیدگیاں ہوتی ہے کئی لڑکیوں کی جان بھی چلی جاتی ہے۔ڈاکٹر دونوں کو دیکھتی بولی تو وہ دونوں خاموش رہے کیونکہ کسی کے پاس اُن کی باتوں کا جواب نہیں تھا۔

oooooooooooooooooooooo

کیا آپ کو ڈاکٹر سے ایسی بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔وہ دونوں کیبن سے باہر آئے تو آروش نے دُرید سے کہا

جانتا ہوں میں اِس وقت تمہیں بہت بُرا لگ رہا ہوں مگر میں کیا کرتا اُن کی بات سن کر مجھے گھبراہٹ ہونے لگی تھی اگر حریم کو کچھ ہو جاتا تو۔دُرید بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولا

اُس کو کچھ نہیں ہو گا لالہ آپ پریشان نہ ہو بس اُس کے لیے دعا کرے وہ ٹھیک ہوں سب کچھ خیریت سے ہو جائے۔آروش نے سنجیدگی سے کہا

ہمم ٹھیک تم حریم سے کہو وہ آئے ہمیں اب گاؤں کے لیے نکلنا چاہیے۔دُرید نے کہا تو آروش نے سر کو جنبش دیتے حریم کی جانب بڑھی جو روم میں تھی۔

❤❤❤❤❤❤

اِس بار تمہارا ٹرِپ کافی لمبہ نہیں گزرا؟ زوبیہ بیگم یمان کا وجیہہ چہرہ دیکھتی اُس سے پوچھنی لگی جو ابھی لاہور سے آیا تھا۔

جی بس مصروفیت بہت ہو گئی تھی وہاں ایک دو انڈسٹریز تھی جہاں سے آفر ملی تھی سو نگز تھی اُن کی رکارڈنگ سے فارغ ہوا پھر لاہور کا موسم خراب ہو گیا تھا راستے بند ہو گئے تھے اِس لیے واپس آنے میں وقت لگ گیا۔ یمان ہلکی سی مسکراہٹ سے بولا

ہم نے تمہیں بہت مس کیا تمہارے بنا گھر سُونا سُونا سا ہو گیا تھا۔ زوبیہ بیگم اُس کا ماتھا چوم کر بولی۔

اب تو یقیناً تم فری ہو گے ؟ دلاور خان نے پوچھا

جی فری ہوں اور تھکا ہوا بھی آرام کروں گا۔ یمان نے جواب دیا۔

چلو اچھا ہے آرام کرو باتیں تو اب ہوتی رہے گی کمزور بھی لگ رہے ہو اپنا خیال بلکل بھی نہیں کرتے۔ زوبیہ بیگم نے خفگی بھرے لہجے میں کہا

کہاں کمزور ہے اتنا ہٹا کٹا تو سامنے بیٹھا ہے۔ یمان کے کچھ کہنے سے پہلے دلاور خان بول پڑے

آپ بس نظر لگانا میرے بچے کو۔ زوبیہ بیگم نے اُن کو گھورا کر کہا تو یمان ہنس پڑا جب کی دلاور خان نے اپنے ہاتھ اُپر کر لیے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 49

حریم۔ آروش کمرے میں آئی تو حریم کو خاموش دیکھا جس پہ اُس کو اندازہ ہو گیا تھا کے حریم اپنی پریگنسی کی بات جان گئی ہے۔

www.novelsclubb.com

آپ کو پتا چلا ڈاکٹر نے کیا کہا؟ حریم بنا آروش کی جانب دیکھے بولی۔

جانتی ہوں۔ آروش بس اتنا بولی۔

ہمیں لگ رہا ہے جیسے اللہ نے ہمیں ہمارے صبر کا اجر دیا اولاد کی صورت میں۔ حریم کی بات پہ آروش چونک کر اُس کو دیکھنی لگی وہ تو سمجھی تھی حریم یہ خبر جان کر شور مچائے گی بچہ گرانے والی بات کرے گی مگر اُس کے تاثرات خوشگوار تھے اور بہت وقت بعد آروش نے دیکھے تھے۔

تم خوش ہو؟ آروش کو پتا نہیں کیوں یقین نہیں آیا

کیا ہمیں خوش نہیں ہونا چاہیے آپی؟ ہمارا اپنا بچہ ہو گا آپی ہمارے وجود کا حصہ آپ کو پتا ہے نہ ہمیں بچے کتنے پسند ہیں پر اس بار تو ہمارا اپنا ہو گا آپ کو پتا نہیں ہمیں کتنی خوش محسوس ہو رہی ہے۔ حریم نے بتایا تو آروش کو وہ کوئی پاگل لگی۔

مجھے تمہاری خوشی سمجھ نہیں آ رہی؟ آروش کہے بنا نہ رہ پائی۔

کیوں آپی کیا ہمارا خوش ہونا جائز نہیں؟ حریم نے پوچھا تو آروش اُس کے ساتھ بیٹھی۔

ایسی بات نہیں ہے مگر وہ تابش

وہ ہمارا بچہ ہو گا آپی کسی اور کا نہیں ہم اُس کی پرورش کرینگے اور جی جان لگا دینگے بیٹی ہو گی یا بیٹا بیٹے کو کسی تابش کی طرح نہیں بنائے گے اور نہ بیٹی کو کمزور بنائے گے ہم نے دیکھا ہے

اولاد کے لیے لوگوں کو ترستے ہوئے مگر جب ہمیں بنا مانگے مل رہی ہے تو ہم ناخوش ہو کر کفر نہیں کرینگے آپ خود کہتی ہیں اللہ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے تو ہم نے اِس بات کو اللہ کی رضا سمجھ کر خود کو راضی کر لیا ہے ہم اِس معصوم سے نفرت (حریم نے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھا) کیوں کرے جو سر سے ہر بات سے انجان ہے جو ابھی اِس دُنیا میں آیا بھی نہیں ہم نے ایک بات سیکھ لی ہے انسان سے محبت کرو گے تو رُل جاؤں گے مگر اللہ سے محبت کرو گے تو سنور جاؤں گے ہمیں آہستہ آہستہ ساری بات سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اگر ہمیں اولاد سے نواز رہا ہے تو ان شاءاللہ اُس کو پالنے کی سکت بھی دینگے۔ حریم اُس کی بات کاٹ کر بولی تو اور آج وہ اپنی باتوں سے آروش کو لاجواب کر چکی تھی وہ جو کچھ اُس نے نہیں سوچا تھا وہ حریم نے بیان کر دیا تھا۔

تم بدل گئی ہو حریم۔ آروش بس یہی بول پائی اگر کسی اور وقت حریم یہ باتیں کرتی تو وہ خوش ہو جاتی مگر آج جانے کیوں اُس کو افسوس ہو رہا تھا اُس کو حریم کی بچکانہ باتیں سننے کی عادی تھی جس کی بات کی شروعات کسی سنگر سے شروع اور ایکٹر پہ ختم ہو جاتی تھی اور آج اُس کے منہ سے اتنی گہری بات سن کر جانے کیوں اُس کو دُکھ ہوا تھا

www.novelsclubb.com

ہم بدلنا چاہتے ہیں آپی۔ حریم اُداس سا مسکرائی

❤❤❤❤❤❤❤

وہ ہمسفر تھا

ہاں وہ ہمسفر تھا

وہ ہم سفر تھا مگر اس سے ہم نوائی نہ تھی

وہ ہم سفر تھا مگر اس سے ہم نوائی نہ تھی

کہ دھوپ چھاؤں

کہ دھوپ چھاؤں کا عالم رہا جدائی نہ تھی

www.novelsclubb.com

وہ ہم سفر تھا مگر اس سے ہم نوائی نہ تھی

کہ دھوپ چھاؤں

کہ دھوپ چھاؤں کا عالم رہا جدائی نہ تھی

وہ ہمسفر تھا

ہاں وہ ہمسفر تھا

MuSic/

آمنہ ماہی کے کمرے میں آئی تو اُس کو دیکھ کر ٹھنڈی سانس خارج کی جو اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس گم سم کھڑی تھی جب کی کمرے کا میوزم سسٹم آن تھا جو یقیناً ماہی نے ہی آن کیا ہو گا۔

عداوتیں تھیں، تغافل تھا، رنجشیں تھیں مگر

www.novelsclubb.com

عداوتیں تھیں، تغافل تھا، رنجشیں تھیں مگر

بچھڑنے والے میں سب کچھ تھا، بے وفائی نہ تھی

بچھڑنے والے میں سب کچھ تھا، بے وفائی نہ تھی

کہ دھوپ چھاؤں

کہ دھوپ چھاؤں کا عالم رہا جدائی نہ تھی۔

وہ ہمسفر تھا

وہ ہمسفر تھا

آمنہ چلتی ہوئی ماہی کے برابر کھڑی ہوتی اُس کو دیکھنے لگی جس کی آنکھیں تواُداس تھی مگر چہرے پہ ایک عجیب سی رونق تھی ماں بننے کی رونق۔

www.novelsclubb.com

ماہی کے ماں بننے والی خبر اُن سب کے لیے کسی دھماکے سے کم نہ تھی وہ جو ماہی کے لیے خلع کا نوٹس تیار کرنے ہوئے کا سوچے ہوئے یہ خبر جاننے کے بعد تھم سے گئے تھے۔

بچھڑتے وقت ان آنکھوں میں تھی ہماری غزل

بچھڑتے وقت ان آنکھوں میں تھی ہماری غزل

غزل بھی وہ جو کسی کو کبھی سنائی نہ تھی

غزل بھی وہ جو کسی کو کبھی سنائی نہ تھی

کہ دھوپ چھاؤں

کہ دھوپ چھاؤں کا عالم رہا جدائی نہ تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ ہمسفر تھا

وہ ہمسفر تھا

تمہیں آج پھر جانا چاہیے۔آمنہ کچھ دیر خاموش کھڑی ہونے کے بعد ماہی سے بولی جس کو چُپ لگ گئی تھی۔

کہاں؟ماہی بنا اُس کی جانب دیکھے بولی

شاہ حویلی۔آمنہ نے بتایا

ایک بار گئی تھی چوکیدار نے اندر ہی نہیں جانے دیا لالہ اسلام آباد بھی گئے تھے مگر شازل پتا نہیں کہاں چلے گئے ہیں۔ماہی کندھے اُچکا کر بولی

اسلام آباد کو چھوڑو اِس بار حویلی جاؤ دیکھنا کوئی کچھ نہیں کہے گا آخر کو تم اُن کو وارث دینے والی ہو۔آمنہ نے اُس کو حوصلہ دینا چاہا

ان کو ونی میں جانے والی لڑکی سے وارث چاہیے ہوتا تو کیا ہی بات ہوتی۔ماہی اپنا مزاق اُڑاتی ہوئی بولی۔

www.novelsclubb.com

ماہی پاگلوں جیسی باتیں نہیں کرو یہ بہت پیچیدہ معاملات ہوتے ہیں تم یہ بات جتنا اُن سے چھپاؤ گی اُتنا تمہارے لیے مسئلہ کھڑا ہو جائے گا اِس لیے ہوش کے ناخن لو اور جاؤ حویلی تم

شازل شاہ کی بیوی ہو حویلی پہ تمہارا حق ہے اپنے حق کے لیے آواز اُٹھاؤ اگر اپنے لیے نہیں تو اِس بچے کے لیے۔آمنہ نے اِس بار سخت لہجے میں کہا

وہ میرے بچے کو نقصان نہ پہنچادے۔ماہی نے نیا خدشا ظاہر کیا۔

مجھے تم پہ پہلے ہی بہت غصہ ہے ماہی ایک تو تم نے اتنی بڑی بات اپنے شوہر سے چُھپائی ہے دوسرا تم اپنی ضد پہ اڑی ہوئی ہو میں تمہارے لیے چادر نکالتی ہو جاؤ حویلی یا میں بھی ساتھ چلتی ہوں۔آمنہ نے سنجیدگی سے کہا

چادر لاؤ میں اکیلی جاؤں گی۔ماہی نے کہا تو آمنہ نے شکر کا سانس خارج کیا

❤❤❤❤❤❤❤

تم یہاں کوئی کام تھا؟فجر یامین کو اسکول سے واپسی لاتی گھر آئی تو اپنے گھر کے باہر ارمان کو دیکھ کر حیران ہوئی۔

www.novelsclubb.com

جی یامین سے ملنے آیا تھا بہت عرصہ ہو گیا ہے ہم پارک نہیں گئے۔ارمان یامین کو اپنی گود میں اُٹھاتا فجر کو دیکھ کر بولا

یامین اسکول سے تھکا ہوا آیا ہے کہی نہیں جائے گا کھانا کھائے گا پھر آرام کرے گا۔ فجر نے سنجیدگی سے کہا

نہیں ممی مجھے جانا ہے۔ارمان کے کچھ کہنے سے پہلے یامین نے کہا تو ارمان کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی جبکی فجر نے اُس کو گھورا

کوئی ضرورت نہیں سیر سپاٹے کرنے کی۔ فجر دوٹوک کہتی ارمان سے یامین لینے لگی مگر ارمان نے جلدی سے یامین کو پیچھے کیا۔

کیا ہو گیا ہے کیوں ضد کر رہی ہیں خود تو معصوم کو پاس والے پارک تک نہیں لیکر جاتی اور مجھے بھی منع کر رہی ہیں میں اتنی دور سے آیا ہوں اُس کا ہی لحاظ کر لے۔ارمان کو آج فجر کا انداز پسند نہیں آیا تو کہا

یامین میرا بیٹا ہے میری مرضی میں جو کچھ کروں تم اِس معاملات سے دور رہو تو بہتر ہے اور رہی بات دور سے آنے کی تو اپنی مرضی سے آتے ہو میں نہیں آنے کا کہتی آنے کے لیے۔ فجر بے رخی سے بولی

آپ بھی کہہ کے دیکھ لے سچی بھاگا بھاگا آؤں گا۔ارمان شرارت سے بولا

مجھے کوئی ضرورت نہیں تم بس جاؤ یہاں سے۔ فجر نے اُس کو آنکھیں دیکھائی۔

ہم تو پارک جائے گے اگر آپ نے جوائن کرنا ہے تو موسٹ ویلکم۔ارمان بھی اپنے نام کا ایک تھا

بھاڑ میں جاؤ تم مجھے اپنا بیٹا واپس کرو۔ فجر زچ ہوئی اُس کی ایک ہی رٹ پہ

ٹھیک ہے اب آپ نے خود اجازت دی ہے تو ہم چلتے ہیں۔ارمان اتنا باہر کی جانب بڑھنے لگا تو فجر فورن سے اُس کے راستے میں حائل ہوئی

کہاں؟ فجر نے آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھورا

آپ نے جو کہا ابھی بھاڑ میں جاؤ تو بس ہم وہی جا رہے ہیں۔ارمان معصوم شکل بنائے بولا تو یامین کھی کھی کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

تم جہنم میں جاؤ یا بھاڑ میں مگر مجھے میرا بیٹا واپس کرو پر مجھے ارمان غصہ مت دلاؤ۔ فجر نے سختی سے کہا

مجھے کیا ضرورت آپ کو غصہ دلانے کی وہ تو ہر وقت آپ کی ناک میں پہلے سے موجود ہوتا۔ارمان نے جلے پہ نمک چھڑکا

ارمانہہ ننننن۔فجر نے غصے سے اُس کے نام کو کھینچ کر ادا کیا۔

جی میں سن رہا ہوں۔فجر نے جتنے غصے سے اُس کا نام لیا ارمان نے اُتنے ہی پیار سے کہا تو فجر جھنجھلا اُٹھی۔

دفع ہو جہاں جانا ہے جاؤ میری بلا سے۔فجر زچ ہو کر کہتی اندر جانے لگی جب ارمان نے مزید آگ لگائی۔

دفع کیسے جاؤں آپ ایڈریس سینڈ کریں یا چھوڑ آتی تو زیادہ بہتر ہوتا۔ارمان کی بات پہ فجر نے پلٹ کر کھا جانے والی نظروں سے اُس کو گھورا تو ارمان نے یامین کو باہر لے جانے میں ہی عافیت سمجھی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤

حویلی کے لیے دروازے بند بھی ہو جائے تو پریشان مت ہوں میرے گھر کے دروازے ہمیشہ تمہارے لیے کُھلے ہوئے ہوں گے۔

ماہی جیسے تیسے کر کے حویلی میں داخل ہوئی مگر اُس کے کانوں میں بار بار شازل کی آوازیں گونجنے لگی تو اُس کی آنکھیں پل بھر میں نم ہوئی تھی۔

آپ نے تو میرے لیے کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں چھوڑا شازل۔ماہی نے بے ساختہ تصور میں شازل سے شکوہ کیا تبھی شابانا کی نظر اُس پہ پڑی تو دندناتی اُس کے سر پہ نازل ہوئی۔

تم یہاں پھر آ گئی۔شابانا نے بڑی سی چادر میں چُھپے ماہی کے وجود کو دیکھ کر چنگاڑتی آواز میں کہا

مجھے شازل سے ملنا ہے کہاں ہیں وہ؟ مجھے بہت ضروری بات بتانی ہے اُنہیں۔ماہی نے اپنے آنسوؤ کا گلا گھونٹ کر کہا

اوبی بی نہیں ہے وہ یہاں اور تم پہلی فرصت سے یہاں سے باہر نکلو ورنہ دھکا دے کر باہر کروں گی۔شابانا اُس کا بازوں دبوچتی بولی۔

شازل اسلام آباد میں بھی نہیں ہے آپ پلیز بتائے وہ کہاں ہیں مجھے بہت ضروری بات بتانی ہے اُنہیں میں اُن کے بچے کی ماں بننے والی ہوں پلیز مجھ پہ رحم کرے میرا ملنا شازل

سے بہت ضروری ہے۔ماہی نے روتے ہوئے منت کی جب کی اُس کی بات پہ شبانا کے چہرے پہ ایک رنگ آرہا تھا تو دوسرا جارہا تھا۔

کیا بکواس ہے یہ۔شبانا چیخی

بکواس نہیں ہے سچ میں پریگننٹ ہوں دو ماہ سے خدارا میری بات پہ یقین کرے اور بتائے شازل کہاں ہیں؟ماہی پھوٹ پھوٹ کر روتی زمین پہ بیٹھتی چلی گئ۔

جانے کس کا گند ہمارے بیٹے پہ تھوپ رہی ہے یہ بدبخت۔فردوس بیگم جو ابھی آئی تھی اُس کی بات سُنتی بالوں سے پکڑ کر بولی۔جس کی تکلیف سے وہ کراہ اُٹھی مگر اُس کو زیادہ سے زیادہ تکلیف شازل کے غائب ہو جانے پہ تھی جانے وہ کہاں چلا گیا تھا جو اُس سے ایک بار اتنے وقت میں رابطہ تک نہیں کیا تھا۔

مجھ پہ بہتان لگاتے ہوئے اللہ سے ڈرے۔ماہی افسوس بھری نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولی

اچھابی بی ہم بہتان لگا رہے ہیں تو یہ بچہ پہلے تو ظاہر نہیں تھا جب توں اپنی ماں کے گھر گئی تو یہ بچہ اچانک سے آگیا۔ فردوس بیگم کی اِس قدر گھٹیاں بات پہ ماہی کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا جواب دے۔

میں آپ میں سے کسی کے سامنے بھی جوابدہ نہیں مجھے بس شازل سے بات کرنی ہے۔ماہی اپنے آنسو صاف کرتی اُن سے بولی

بولا نہیں

کیا ہو رہا ہے یہاں؟ شبانا ابھی کچھ کہنے والی تھی جب کلثوم بیگم فاریہ بیگم کے ساتھ ہال میں آتی رعبدار آواز میں پوچھنے لگی "کلثوم بیگم کو دیکھ کر ماہی کو کچھ سکون ملا اُس کو ایک اُمید کی کرن نظر آئی۔

آنٹی مجھے شازل سے بات کرنی ہے پلیز میری بات کا یقین کرے میرے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ شازل کا ہے خدا کے واسطے مجھ پہ کوئی بہتان نہ لگائے۔ماہی بھاگ کر کلثوم بیگم کے پاس آتی بولی تو حیرت سے سر تا پیر اُس کو دیکھنے لگی

شازل تو حویلی نہیں وہ تو تمہیں تمہارے گھر چھوڑ کر خود شہر کے لیے نکل گیا تھا۔فاریہ بیگم اپنی حیرانگی چُھپاتی اُس کو جواب دینے لگی۔

تم ماں بننے والی ہو؟کلثوم بیگم کے لہجے میں خوشگوار حیرت تھی جس کو محسوس کر کے ماہی کو کچھ ڈھارس ملی۔

چچی جان کیا ہو گیا ہے آپ کو اسی کی سُن کیوں رہی ہیں باہر نکالے جانے کس کا گند شازل کے نام کر رہی ہے دو ماہ سے اپنے ماں کے گھر تھی جانے کس کے ساتھ منہ کالا کیا ہے۔شبانا حقارت بھرے لہجے میں کہتی ہر حد پار کر گئ

شبانا ہوش میں ہو کیا بول رہی ہو کسی کے کردار پہ بہتان لگانا جانتی بھی ہو کتنا بڑا گناہ ہے اللہ کا سخت عذاب نازل ہوتا ہے۔فاریہ بیگم شبانا کی بات سن کر ناگواری سے بولی

تم یہاں بیٹھو۔کلثوم بیگم ایک اچٹتی نظر شبانا پہ ڈال کر ماہی کو پاس پڑے سینٹر صوفے پہ بیٹھانے لگی جس کے پورے وجود میں کپکپی طاری تھی

کب معلوم ہوا تمہیں اور کیا شازل کو پتا ہے یہ بات؟کلثوم بیگم نے اُس کی زرد ہوتی رنگت دیکھ کر اُس سے پوچھا

جس دن شازل مجھے شہر علاج کے لیے لیکر گئے تھے مجھے تب پتا چلا تھا پر اس بات سے شازل لا علم ہے۔ماہی نے ڈر کر بتایا

دیکھا ابھی اِس کا جھوٹ پکڑ گیا بھلا شازل کو کیسے نہیں پتا چلا جب وہ ساتھ تھا۔شبانا باز نہ آئی۔

آنٹی میں آپ کو ساری بات بتاؤں گی پر آپ میرا یقین کرے ایسا کچھ نہیں جیسے یہ بول رہی ہے۔ماہی نے بے بسی سے کلثوم بیگم کے ہاتھ تھام کر بولی۔

تم فلحال اپنے کمرے میں جاؤ پھر بات ہو گی تمہاری طبیعت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی۔کلثوم بیگم اُس کے ماتھے پہ پسینے کی بوندیں دیکھ کر بولی۔

چچی

خاموش شبانا بہت بول لیا تم نے مگر اب چپ کر جاؤ یہ بچہ شازل کا ہی ہے مجھے تو پہلے ہی اِس کی طبیعت پہ شک ہو رہا تھا مگر شازل اِس کو میکے لیکر گیا تو میں خاموش ہو گی اَب مجھے پتا چلا شازل کیوں اِس کو حویلی میں نہیں چھوڑتا کیونکہ اُس کو پتا ہے تم لوگوں کا رویہ اِس کے ساتھ جانوروں سے زیادہ بدتر ہو گا مگر میری ایک بات سن لو تم سب پہلے میں خاموش تھی

تم لوگوں کا اِس معصوم کے ساتھ رویہ جیسا بھی تھا میں نے دیکھ کر اَن دیکھا کر دیا کیونکہ مجھے لگتا تھا یہ تمہارے سہاگ کے قاتل کی بہن ہے تمہارا وقتی غصہ ہے پر اب تم نے دوسری شادی کر لی ہے اب دیدار شاہ تمہارا سہاگ ہے اِس لیے بہتر یہی ہے اُس پہ توجہ دو تمہارا ایک شوہر تھا تو فاریہ کا بڑا بیٹا تھا اُس نے کبھی اِس پہ غصے سے بھری نگاہ بھی نہیں ڈالی تھی پھر تم کیوں اِس کے پیچھے پڑی ہوئی ہو بخش دو اب اِس کو ویسے بھی کچھ دن کی مہمان ہے پھر شازل اِس کو اپنے ساتھ شہر لیکر جائے گا۔ کلثوم بیگم نے بُری طرح سے فردوس بیگم اور شبانا کو ایک ساتھ لتاڑہ جس سے دونوں کا چہرہ بے عزتی کے احساس سے سرخ ہو گیا تھا۔

اِس دو ٹکے کی لڑکی کی وجہ سے آپ میری بے عزتی کر رہی ہیں میں اِس حویلی کی بڑی بہو ہوں۔ شبانا چیخی

www.novelsclubb.com

جس لڑکی کو تم دو ٹکے کا بول رہی ہو وہ حویلی کے چھوٹے اور لاڈلے بیٹے شازل کی بیوی ہے اگر اُس کو پتا چل گیا نہ تو کوئی لحاظ نہیں کرے گا وہ۔ کلثوم بیگم نے طنزیہ انداز اپنایا

یہ ایک ونی میں آئی ہوئی لڑکی ہے آپ کیوں اِس اوقات بھول رہی ہیں۔شبانا پاگل ہونے کے درپہ تھی جب کی ماہی بس رونے میں مصروف تھی

اِس کی اوقات یہ ہے کے یہ لڑکی حویلی کو وارث دینے والی ہے جو تم نے دس سالوں تک نہیں دیا۔کلثوم بیگم نے دوٹوک کہا

آپ میری بے عزتی پہ بے بے عزتی کیے جارہی ہے میں برداشت نہیں کروں گی۔شبانا غصے سے ماہی کو دیکھ کر کلثوم بیگم سے بولی

میں بس تمہیں حقیقت سے روشناس کروارہی ہو۔کلثوم بیگم کا آج انداز ہی الگ تھا

یہ وارث نہیں دے گی۔شبانا نے غصے سے کہا

اُٹھو میں تمہیں تمہارے کمرے تک چھوڑ آؤ۔کلثوم بیگم شبانا کو نظرانداز کرتی ماہی کو سہارہ دیتی بولی تو ماہی نے تشکر بھری نظروں سے اُن کو دیکھا جو آج اُن کے لیے وسیلہ بن کر آئی تھی اور اب وہ ماہی کو کسی فرشتے سے کم نہ لگی۔

السلام علیکم۔دُرید شاہ آروش حریم یہ بھی اِس وقت شہر سے واپس آئے تو سب کو ایک ساتھ کھڑا پایا تو سلام کیا۔

وعلیکم السلام آ گئے تم سب کیا ہوا تھا حریم کو؟ فاریہ بیگم سلام کا جواب دیتی پوچھنے لگی۔

آپ سب بیٹھے میں بتاتی ہوں۔ آروش ایک نظر حریم پہ ڈال کر بولی جب کی کلثوم بیگم ماہی کو لیکر اُپر چلی گئی تھی۔

آپی ہم اپنے کمرے میں جائینگے۔ حریم آروش سے بولی تو اُس نے محض سر اثبات میں ہلایا

بتا بھی چُکو کیا ہوا ہے؟ فردوس بیگم جلے کٹے انداز میں بولی۔

السلام علیکم چاچا سائیں۔ آروش نے ارباز شاہ کو حویلی میں آتا دیکھا تو سلام کیا

وعلیکم السلام۔ ارباز شاہ سلام کا جواب دیتے اُن لوگوں کے ساتھ بیٹھ گئے۔

حریم ماں بننے والی ہے۔ آروش سب کو دیکھ کر بولی تو سب اپنی جگہ ساکت ہوئے تھے

سوائے فاریہ بیگم کے کیونکہ اُن کو پہلے سے اِس بات کا علم ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا کہا تم نے میں نے ٹھیک سے سُنا نہیں؟ فردوس بیگم اپنا کان اُس کے سامنے کیے بولی تو

آروش نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچا

حریم ماں بننے والی ہے۔ آروش اِس بات کچھ تیز آواز میں بولی۔

ماشااللہ مجھے پتا تھا یہی بات ہو گی پر حریم کا رد عمل کیسا تھا۔فاریہ بیگم کچھ فکر مندی سے بولی

ہمیں تابش کا بچہ نہیں چاہیے حریم کو چاہیے وہ اپنا بچہ گرا ئے۔آروش کے کچھ کہنے سے پہلے فردوس بیگم حقارت سے سر جھٹک کر بولی ہال میں سناٹا سا چھا گیا تھا اُن کی بات پہ جب کی اُن سب کے درمیان بیٹھا دُرید شاہ بس اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔

سوچ سمجھ کر بولا کرو فردوس کیا جانتی نہیں کتنا بڑا گناہ ہے۔فاریہ بیگم نے سختی سے اُن کو ڈپٹا

بلکل ٹھیک بول رہی ہیں اماں اب کیا ہم اُس بدبخت کے بچہ حویلی میں پالے گے۔شبانا نخوت سے سر جھٹک کر بولی

تم دونوں ماں بیٹی کو ہو کیا گیا ہے۔فاریہ بیگم اُن دونوں کو دیکھ کر کوفت سے بولی جو پہلے ماہی کے پیچھے پڑے تھے اور اب حریم کے۔

www.novelsclubb.com

وہ صرف تابش لالہ کا بچہ نہیں ہو گا حریم کا بھی ہو گا آپ لوگوں کو اندازہ بھی نہ ہوا ایسے جُملے حریم کے دل پہ کیا اثر کرینگے وہ خود اُس معصوم سے نفرت کرنے لگے گی جو اِس دنیا میں آیا ہی نہیں۔آروش فردوس بیگم کے خاموش ہونے کے بعد حریم کے دفاع میں بولی

خون تواُس تابش کا ہو گا نہ۔فردوس بیگم طنزیہ بولی

مگر پرورش تو یہاں حویلی میں ہو گی نہ خون سے زیادہ پرورش اثر کرتی ہے نہ اُس کی پرورش یہاں حویلی میں ہو گی تواِن باتوں کا مطلب۔آروش نے سنجیدگی سے کہا

حریم کا بچہ یہاں نہیں رہے گا تو مطلب نہیں رہے گا۔فردوس بیگم اپنی جگہ بضد ہوئی۔

میں حریم سے نکاح کروں گا اُس کی عدت کے دوسرے دن دیکھتا ہوں پھر کون میرے بچے کے بارے میں ایسی بات کرتا ہے۔دُرید کی بات اُن سب کے سروں پہ بجلی کی طرح گری۔

ہوش میں ہو برخوردار؟ارباز شاہ نے طنزیہ کیا۔

بلکل ہوش میں ہوں نکاح سادگی سے ہو گااِس لیے کسی کو کوئی بھی تیاری کرنے کی ضرورت نہیں۔دُرید بے تاثر لہجے میں بولا

www.novelsclubb.com

ایسا نہیں ہو سکتا۔فردوس بیگم نے اعتراض اُٹھایا

ایسا ہو سکتا ہے یا نہیں اِس بات کا فیصلہ میں کروں گا۔دُرید کا لہجہ حد درجہ سرد ہو گیا تھا

بیٹا جی عقل کے ناخن لو جوش میں ہوش گنوا بیٹھے ہو حریم ماں بننے والی ہے تو پھر کیسے تم اُس کی عدت کے اگلے دن نکاح کرو گے۔فردوس بیگم کا لہجہ طنزیہ سے بھرپور تھا۔

میں سمجھا نہیں۔دریدنا سمجھی سے اُن سب کو دیکھ کر بولا

لالہ اگر لڑکی ماں بننے والی ہو تو اُس درمیان نہ طلاق ہو سکتی ہے اور نہ دوسرا نکاح آپ اگر حریم سے نکاح کرنا بھی چاہتے ہیں تو بچے کے پیدا ہونے تک کا انتظار کرنا پڑے گا۔اِس بار آروش نے دُرید کو سمجھانے والے انداز میں کہا تو دُرید خاموش ہو گیا تھا اُس کے لیے انتظار کی گھڑیاں طویل سے طویل ہوتی جا رہی تھیں۔

❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

www.novelsclubb.com

Episode 50

تم ٹھیک ہوں؟ارحم فکر مندی سے شازل کو دیکھ کر بولا جو ہسپتال کے بیڈ پہ لیٹا ہوا تھا

میں ٹھیک ہوں مگر اُس کمینے کو میں چھوڑوں گا نہیں جس نے میرا خوبصورت حُلیہ بگاڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ شازل اپنے ماتھے پہ ہاتھ رکھتا سیل فون کی فرنٹ کیمرہ کھول کر اپنا چہرہ دیکھ کر بولا

شکر کر تیری جان بچ گئی ہے اور ایک تو ہے جس کو اپنی شکل کی پڑی ہوئی ہے اگر جان ہی نہ رہتی تو اِس شکل کا تو نے اچاڑ ڈالنا تھا۔ رضا جو دونوں سے اُس کے لیے پریشان تھا شازل کی ہوش میں آنے کے بعد ایسی بات سن کر دانت پیس کر بولا

میں اچار نہیں کھاتا خیر یہ بتاؤ میرا ایکسیڈنٹ کرنے کے بعد وہ کمینہ پکڑا گیا یا موقع پہ ہی بھاگ گیا۔ شازل نے دونوں کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔

پکڑا گیا ہے اُس کی فکر نہیں کرو تم۔ ارحم نے جواب دیا

میرے پاس اور بھی بہت سے کام ہے سِوائے اِس فکر کے۔ شازل منہ کے زاویئے بناتا اپنی سیلفی بنانے لگا۔

تم یہ فون اِدھر کرو۔ رضا نے تپ کر اُس کے ہاتھ سے موبائیل چھینا۔

کیا یار یادگار تصاویر تو بنانے دو تا کہ یاد رہے مجھے چوٹ بھی آئی تھی۔شازل اُس کی طرف ہاتھ بڑھا کر بولا

یہ کوئی اتنا خاص موقع نہیں جو تم نے یادگار بنانا ہے تمہارا پورے دو ماہ سے گھر سے رابطہ نہیں ہوا تمہیں اندازہ ہے وہ کتنے پریشان ہوئے ہو گے۔ارحم نے اُس کو گھڑکا

اوہ ہاں ماہی تو بہت پریشان ہو رہی ہو گی۔شازل کو اچانک خیال آیا تو کہا تو اپنے سر پہ ہاتھ مار کر بولا

ماہی؟رضا اور ارحم نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگے

تم دونوں کی بھابھی ہے اِس لیے بھابھی بولو اور مجھے یاد آیا میرے ہاتھ میں کچھ رپورٹس تھی وہ کہاں گئ؟شازل فکر مندی والے تاثرات سجائے بولا

وہ تو میری گاڑی میں ہے کس چیز کی رپورٹس تھی ہم نے چیک نہیں کی تھی۔رضا نے جواب دیا

وہ دراصل مجھے شرم آرہی ہے۔شازل دونوں کو دیکھتا شرمانے کی ناکام کوشش کرتا ہوا بولا

شازل توں نہ آج ہمیں بہت غصہ دلا رہا ہے۔اِس بار ارحم زچ ہوا

یار کیا کروں بات ہی کچھ ایسی ہے۔شازل یہاں وہاں دیکھ کر بولا

نہ بتا ارحم تو گاڑی سے رپورٹس لاؤ خود ہی دیکھ لینگے کیا ماجرہ ہے۔رضا ارحم سے بولا

ارے نہیں نہیں میں بتاتا ہوں دراصل میں باپ کے رتبے پہ فائز ہونے والا ہوں کتنی عجیب بات ہے نہ حویلی میں سب سے چھوٹا بیٹا ہوں میں اور سب سے پہلے یہ شرف مجھے حاصل ہو رہا ہے۔شازل اپنی دُھن میں بتانے لگا جبکہ ارحم اور رضا مُنہ کھوُلے اُس کو دیکھنے لگے جس کا چہرہ یہ بات بتاتے وقت چمک رہا تھا۔

تم مذاق کر رہے ہو؟رضا نے اپنی حیرت پہ قابو پائے پوچھا

مذاق کرنے کے لیے مجھے یہی بات رہ گئی تھی کیا کے میں باپ بننے والا ہوں کمینوں میں سچ میں باپ بننے والا ہوں۔شازل بدمزہ ہوتا دونوں کو گھور کر بولا

www.novelsclubb.com

اتنی جلدی توں تو پہلے اِس شادی سے خوش نہیں تھا۔رضا اب بھی ماننے سے انکاری تھا۔

ہاں اور کیسے نکاح کے دن یہاں اسلام آباد پہنچ گیا تھا۔ارحم بھی رضا کی بات سے متفق ہوا۔

سب سے پہلے اتنا جلدی نہیں ہوا ڈیڑھ سال ہو گیا ہے ہماری شادی کو اور الحمداللہ اب ایسا کچھ نہیں وہ پہلے کی بات تھی۔شازل مزے سے بولا

یار ارحم کوئی پہلے بڑے ڈنکے کی چوٹ پہ کہا کرتا تھا کے میں سید شازل شاہ ہوں میں کبھی شادی نہیں کروں گا اور اب وہ باپ کے رتبے پہ فائز ہونے والا ہے واقع یہ بہت عجیب بات ہے نہیں؟رضا چڑانے والی نظروں سے شازل کو دیکھ کر ارحم سے بولا تو شازل کچھ سٹپٹایا

ارے یہ تو کچھ بھی نہیں یاد ہے ایک دفع شازل نے کیا کہا تھا؟ارحم رضا کا ساتھ دیتا سوچنے کی اداکاری کیے رضا سے بولا تو شازل نے اُس کو آنکھیں دیکھائی مگر اُن دونوں کو فرق نہیں پڑا۔

مجھے یاد ہے مگر تم ٹھیک سے یاد کروادوں۔رضا ارحم کو دیکھ کر بولا۔

محترم سید شازل شاہ کے انمول الفاظوں میں سے چند الفاظ زیر اثر یہ ہیں کے (نقل اُتارتے ہوئے)

مجھے ان لوگوں پہ تعجب ہوتا ہے جو محبت کے نام پہ اپنی ساری زندگی ایک لڑکی کے ساتھ گزار لیتے ہیں میں تو دو دن ایک ہی لڑکی کی شکل دیکھوں تو بوریت ہوتی ہے زندگی ایک بار ملتی ہے تو کیا گزارا بھی ایک سے ہو نو نیور ہو نہہ۔ارحم باقاعدہ شازل کی نقل اُتارتے رضا کی گرد چکر کاٹتا بولا تو رضا ہنس پڑا

اب بس بھی کرو پُرانی باتیں تھیں۔شازل اُن کو زچ کیے پچھتایا

کہاں پُرانی باتیں یار ہمارے لیے تو کل کی بات ہے ہمیں تو یقین نہیں ہو رہا تھا دو دن ایک شکل دیکھ کر بوریت کا شکار ہونے والا شخص ایک لڑکی کی شکل ڈیڑھ سال کیسے برداشت کر گیا۔ارحم باز نہیں آیا۔

www.novelsclubb.com

مار کھاؤ گے اب تم دونوں مجھ سے۔شازل نے دانت پیس کر کہا

ہمارا پتا نہیں بیوی سے تجھے ضرور مار پڑنے والی ہے۔رضا اتنا بول کر زور سے قہقہہ لگانے لگا تو شازل نے دانت کچکچائے۔

یہ آج سے تمہارے ساتھ رہے گی۔کلثوم بیگم نے پاس کھڑی ملامہ کی جانب اِشارہ کیے ماہی کو بتایا

پر کیوں؟ماہی کو سمجھ نہیں آیا

کیونکہ تم ماشااللہ سے ماں بننے والی ہو تو کوئی تو ہو جو تمہارا خیال رکھے اور تم نے لاپرواہی کا مظاہرہ نہیں کرنا اپنا بہت سارا خیال رکھنا ہے۔کلثوم بیگم نے سمجھایا

آپ کا شکریہ اگر کل آپ نہ ہوتی تو میں یہاں نہ ہوتی۔مامی سر جھکائے بس اتنا بولی

شکریہ کی کوئی بات نہیں تم میرے شازل کی بیوی ہو ایسے میں میرا فرض ہے تمہارا خیال رکھنا خیر اپنا دماغ ہر سوچ سے آزاد کرو زیادہ سوچنا اچھی بات نہیں بس آرام کرو۔کلثوم بیگم اُس کے سر پہ ہاتھ پھیر کر بولی تو ماہی نے سر اثبات میں ہلایا۔

میں نے ناہید کو تمہارے کھانے پینے کا بتا دیا ہے اِس لیے یہ جو کہے تمہیں ماننا ہو گا۔کلثوم بیگم جاتے جاتے تاکید کرنا نہ بھولی۔

oooooooooooooooooo

کیاہوا آج آپ خاموش ہیں؟ حریم نے آروش کو آج معمول سے زیادہ سنجیدہ دیکھا تو پوچھا

تمہیں بتایا تھا نہ میں بابا سائیں کی بیٹی نہیں؟ آروش سپاٹ لہجے میں اُس سے بولی

جی۔ حریم بس یہ بول پائی۔

کچھ ماہ بعد میں یہاں سے چلی جاؤں گی ہمیشہ کے لیے جانے سے پہلے ایک بات کہوں گی

تمہارے دُر لا بہت اچھے ہیں انہوں نے اگر تمہاری محبت کو قبول نہیں کیا تو اُس میں انہوں

نے تمہارا بھلا چاہا تھا تم یہ بات مت سوچنا کے وہ تمہیں اپنے قابل نہیں سمجھتے تھے بلکہ وہ

خود کو تمہارے قابل نہیں سمجھتے تھے اماں سائیں نے جب تمہارے لیے تابش لالہ کا رشتہ

سامنے کیا تو انہوں نے انکار کیا تھا پھر تمہاری لالہ سے شادی کرنے کی ضد نے انہیں مجبور

کیا کوئی سخت قدم اُٹھانے پہ انہوں نے اپنی محبت کو پانے سے پہلے کھویا تھا حریم جب وہ

محض بیس اکیس سال کے تھے تمہیں اُن کے غم کا اندازہ نہیں ہو سکتا وہ سمجھتے تھے اگر

تمہاری شادی اُن سے ہو گی تو وہ کہی تمہارے ساتھ ناانصافی نہ کر جائے دُرید شاہ جو

میرے لالہ ہے وہ جب تمہارے لیے کچھ خریدتے تھے تو چپل تک ملائم لیتے تھے کے

کہیں چلنے میں تمہیں مسئلہ نہ ہو تمہارے پیروں میں کہیں درد نہ پڑ جائے وہ بہت محتاط

رہتے تھے مگر حریم اُن کے ایک غلط فیصلے کی وجہ سے وہ محبت نہ بھولنا جو انہوں نے تمہیں دی تھی جو وہ تم پہ لُٹا چُکے تھے دُرید لالہ نے دو قتل کیے ہیں اور وہ دو ہی قتل تمہاری وجہ سے کیے ہیں پہلا قتل اپنی پندرہ سالہ زندگی میں کیا تھا مالی کا قتل صرف اِس بات پہ کے اُن کی ایک غلطی کی وجہ سے تمہارے پاؤں پہ چوٹ آئی تھی تمہاری آنکھوں سے آنسو نکلے تھے لالہ رات کے پہر اپنا دایاں پیر جلتے کوئلوں پہ رکھتے تب تک رکھا جب تک تمہارا پاؤں بلکل ٹھیک نہیں ہوا تمہاری چوٹ کا نشان تو مٹ گیا مگر لالہ کا دایاں پیر اگر دیکھو گی نہ تو آج بھی وہ نشان نظر آئے گے لالہ نے تم سے بہت کی ہے مگر اُس میں پانے کی خواہش حاصل کی تمنا نہیں تھی لالہ کی محبت بس اتنی ہے کے وہ بس تمہیں خوش اور مطمئن دیکھنا چاہتے تھے وہ تمہاری زندگی گُلزار بنانا چاہتے تھے سب کو لگتا تھا لالہ شادی اِس لیے نہیں کرتے کیونکہ اُن سے اُن کی محبت چھینی گئی مگر در حقیقت انہوں نے تمہاری وجہ سے شادی نہیں کی اگر وہ شادی کرتے تو یقیناً اپنی ازواجی زندگی میں مگن ہو جاتے اُن کی توجہ تم پہ ہٹتی تو نہ مگر کم ضرور ہو جاتی جو لالہ نہیں چاہتے تھے ایک بارہ سال کے بچے کا ذہن کچا ہوتا ہے جو بعد میں بہت پکا ثابت ہوتا ہے بڑے لوگ باتیں فراموش کر جاتے ہیں مگر بچے نہیں لالہ بارہ کے تھے پھپھو نے تمہاری ذمیداری لالہ کو دی تھی لالہ چاہتے تو وہ اُن کی

بات کو نارملی لیتے کوئی کچھ کہتا بھی نہ کیونکہ وہ بچے تھے دُرید شاہ جو اپنی استعمال شدہ چیزیں بھی کسی کو نہیں دیتے تھے انہوں نے اپنا کمرہ تک تمہارے ساتھ شیئر کیا وہ تو تم جب چھ سال کی ہوئی تو اماں سائیں نے ان سے کہا حریم کا اب تمہارے کمرے میں رہنا ٹھیک نہیں لگتا اُس کو دوسرے کمرے میں رہنا چاہیے تو لالہ مان گئے تمہیں اگر چوٹ لگتی ہے تو تم سے زیادہ تکلیف اُنہیں ہوتی ہے تمہارے ساتھ جو حادثہ پیش آیا اُس کو تم قسمت کا لکھا سمجھتی ہو تو لالہ کو زمیدار مگر کبھی یہ بھی سوچا کرو تمہاری تکلیف پہ اُن کو کتنی تکلیف ہوئی ہو گی جو انہوں نے تابش لالہ کا قتل تک کر ڈالا اب جب تم انہیں کہو گی میری حالت کے اصل گنہگار آپ ہیں تو یہ لالہ کے ساتھ حقیقتاً ناانصافی ہو گی انہیں جان بوجھ کر تمہارے لیے کوئی غلط فیصلہ نہیں لیا غلطیاں انسان کرتے ہیں غلط فیصلے بھی انہیں سے ہوا کرتے ہیں مگر ایک بات کی وجہ سے گزری ہوئی بے لوث محبت کو فراموش نہیں کیا جاتا اگر تمہارے لیے یہ فیصلہ لالہ کے بجائے تمہارے والدین سے ہوتا تم ان کو معافی کر دیتی تو میں بس یہ کہوں گی ان کو بھی معاف کر دینا ضروری نہیں پچھتاوا محبت کا کھونا احساسِ ندامت بس میرے دُرید لالہ کے حصے میں آئے اُن کی زندگی میں بھی خوشیاں مختصر ہی رہی ہیں کسی کی بھی زندگی مکمل نہیں ہوا کرتی تھی میرے لالہ کی تو بلکل بھی نہیں۔ آروش حریم کا ہاتھ

پکڑتی ٹھیرے ہوئے لہجے میں اُس کو بتانے لگی جب کی حریم اپنی سانسیں تک رُوک چکی تھیں آروش نے جانے اُس سے کیا کچھ کہا تھا مگر اُس کے کانوں میں بس یہ الفاظ گونج رہے تھے۔

دُرید لالہ نے دو قتل کیے ہیں اور وہ دو ہی قتل تمہاری وجہ سے کیے ہیں پہلا قتل اپنی پندرہ سالہ زندگی میں کیا تھا مالی کا قتل صرف اِس بات پہ کے اُن کی ایک غلطی کی وجہ سے تمہارے پاؤں پہ چوٹ آئی تھی تمہاری آنکھوں سے آنسو نکلے تھے لالہ رات کے پہر اپنا دایاں پیر جلتے کوئلوں پہ رکھتے تب تک رکھا جب تک تمہارا پاؤں بلکل ٹھیک نہیں ہوا تمہاری چوٹ کا نشان تو مٹ گیا مگر لالہ کا دایاں پیر اگر دیکھو گی نہ تو آج بھی وہ نشان نظر آئے گے۔

www.novelsclubb.com

ایک شخص کر رہا ہے ابھی تک وفا کا ذکر

کاش! اُس زبان دراز کا منہ نوچ لے کوئی

جون ایلیا

اگر انہوں نے ہم سے بے لوث محبت کی ہے تو ہمیں بے لوث زخم بھی دیئے ہیں جن کی تکلیف اُن کی دی گئی محبتوں سے زیادہ ہے ہم تکلیف کو بُھلا کر محبت یاد کرنا بھی چاہے تو ہم سے نہ ہو پائے گا معافی مانگنا مشکل نہیں پر کسی کو معاف کرنا بہت مشکل ہے۔ حریم اپنا ہاتھ آروش کے ہاتھ سے چھڑواتی سپاٹ لہجے میں بولی تو آروش نے افسوس بھری نظروں سے اُس کو دیکھا

تم لالہ کے معاملے میں خود غرضی کا مظاہرہ کر رہی ہو اگر یہی سب تم لالہ کے ساتھ کرتی تو وہ جواب میں اففففف تک نہ کرتے کیونکہ اُن کا دل تمہارے معاملے میں وسیع ہے وہ تمہارے سو قتل تک معاف کر دینگے۔ آروش افسوس بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

www.novelsclubb.com

اگر کوئی آپ کی محبت کو ٹھکرائے تو آپ کیا کرے گی؟ حریم کے سوال پہ آروش کے قدم زمین پہ جکڑ سے گئے تھے۔

میں ایک سید زادی ہوں یہ نہیں کہوں گی کیونکہ اب میرے پاس وہ حق نہیں ہے مگر ایک سید گھرانے سے پرورش پانے کے بعد اتنا ضرور کہوں گی میرا دل مضبوط ہے میں نے اپنے دل کے دروازے پہ سخت پہرے لگائے ہیں جو کم سے کم کوئی نامحرم مرد نہیں کھول سکتا جو ٹھکرانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور ایک بات میں واضع کر لوں لالہ نے تمہاری محبت کو ٹھکرایا نہیں ہے وہ ایسا مر کر بھی نہیں کر سکتے بس ان کی ایک خواہش تمہیں ہمیشہ خوش دیکھنے کی نے ہر ایک کے سامنے مجرم بنا دیا ہے سب کو لالہ کا فیصلہ نظر آ رہا ہے مگر کوئی یہ نہیں دیکھتا انہوں نے ایسا فیصلہ کیوں کیا لالہ نے حریم علی کے معیار کا لڑکا بہت اُونچا سوچا ہوا تھا وہ خود کو بھی اُس معیار پہ پورا نہیں سمجھتے تھے انہیں لگا تھا تابش لالہ تمہارے لیے آئیڈیل شوہر ثابت ہو گے لالہ کوئی نجومی نہیں تھے جو اُن کو پتا چل جاتا سب پہلے سے جوڑے آسمانوں پہ بنتے ہیں تمہارا نکاح تابش لالہ سے پہلے سے لکھا ہوا تھا جو کوئی کچھ بھی کرتا ہو کر ہی رہنا تھا۔ آروش سنجیدہ بھرے لہجے میں کہتی کمرے میں رُکی نہیں تھی جب کی حریم تو جیسے پتھر کی بن گئی تھی آروش کی باتیں اُس کو کسی تماچے سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

آپ کو کیا پتا آپی جب آپ کسی کو حد سے زیادہ چاہوں اور وہ ہی انسان آپ کا ہاتھ پکڑ کر کسی اور کے حوالے کرے تو کیا محسوس ہوتا ہے خواب کرچی کرچی ہو جاتے ہیں دل ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے جینے کی تمنا آہستہ ختم ہو جاتی ہے پر آپ یہ نہیں سمجھ سکتی کیونکہ آپ کو کبھی کسی سے پیار نہیں ہوا یا آپ ایسی محبت کو مانتی نہیں اپنی انا کا پرچم بُلند کرنا چاہتی ہیں ورنہ اگر محبت ہونی ہوتی ہے تو ہو جاتی ہے چاہے پھر آپ اپنے دل پہ کوئی مضبوط قلعہ ہی کیوں نہ باندھ لو بس محبت کے دو اقسام ہوتے ہیں ایک وہ محبت جس میں آپ بے اختیار ہو جاتے ہیں تو دوسری محبت میں آپ کو اپنی محبت پانے سے زیادہ اپنی انا عزیز ہوتی ہے اور ہمیں جو محبت ہوئی ہے اُس میں ہم بے اختیار ہوئے تھے۔ حریم اپنا سر گھٹنوں میں گراتی اُداس مسکراہٹ سے سوچنے لگی۔

www.novelsclubb.com

ہم کو آتا اگر شرمندہ ور سوا کرنا

آپ کو تو ہم کہیں کا بھی رہنے نہ دیتے

شازل گاؤں پہنچ گیا تھا مگر اُس کو پہنچتے پہنچتے رات ہو گئی تھی تبھی وہ سیدھا حویلی آیا تھا ماہی کے پاس اگلے دن جانے کا سوچا تھا اُس نے کیونکہ اُس کو لگ رہا تھا ماہی ابھی تک اپنے والدین کے پاس ہو گی مگر جب وہ اپنے کمرے آ کر لائیٹ آن کی تو بیڈ پہ لیٹے وجود کو دیکھ کر اُس کو حیرت کے بجائے خوشگوار احساس نے آگھیرا' شازل آہستہ قدموں کے ساتھ چلتا بیٹھ پہ بیٹھ کر غور سے ماہی کو دیکھتا اُس کے چہرے پہ گرے بال پیچھے کرنے لگا تو ماہی نے چونک کر آنکھیں کھولی اُس کو اتنی جلدی آنکھیں کھولتا دیکھ کر شازل کو حیرت ضرور ہوئی۔

شازل؟ ماہی ایک جست میں اُٹھتی شازل کے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر اُس کی موجودگی کا احساس کرنے لگی اُس کو یہ سچ ایک خواب لگ رہا تھا۔

ہاں میں مگر تم ایسے ری ایکٹ کیوں کر رہی ہو؟ شازل اُس کا ہاتھ پکڑے نرمی سے پوچھنے لگا تو ماہی جیسے نیند سے جاگی۔

شازل آپ سچ میں ہیں۔ ماہی کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی۔

نہیں میرا بھوت تم سے ملنا آیا ہے۔ شازل اُس کے ایک ہی سوال پہ چڑ کر بولا

آپ کہاں چلے گئے تھے مجھ سے ایک بار بھی رابطہ نہیں کیا آپ کتنے ظالم ہیں کتنی آسانی سے مجھے بھول جاتے ہیں ایسا کون کرتا ہے؟ باتیں تو بہت بڑی بڑی چھوڑتے ہیں مگر عمل تھوڑا بھی نہیں کرتے آپ بلکل اچھا نہیں کرتے میرے ساتھ میں بہت بہت ناراض ہوں آپ سے دو ماہ بعد واپس آئے ہیں پر اِس عرصے میں ایک بار بھی یہ نہیں سوچا ماہی کیسی ہو گی؟ کیا آپ کو میری ذرہ پرواہ نہیں؟ ماہی زور سے شازل کے گلے لگتی روتی ہوئی بولنے لگی۔ شازل جو اُس کی حرکت پہ حیران تھا مگر اُس کی باتیں سن کر اُس کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

یہاں دیکھو میری طرح کیوں رو رہی ہو اتنا میں نے کونسا آنے میں دس سال لگا دیئے اور اِس بیچ تمہارے بالوں میں چاندی گھل گئی اور میرے انتظار میں تمہاری جوانی برباد ہو گئی۔ شازل اُس کا چہرہ سامنے کرتا اُس کے آنسو صاف کرنے لگا تو ماہی جو رونے میں مصروف تھی شازل کے منہ سے ایسی سیریس سچویشن میں بے تُکی بات سن کر منہ کھولے اُس کو دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

شازل آپ بہت مین ہیں۔ماہی اُس کے کندھے پہ مکے برساتی دور ہونے لگی جب شازل ہنس کر اُس کو دوبارہ سے اپنے سینے سے لگایا۔

مذاق کر رہا تھا یار سوچا تمہارا موڈ ٹھیک ہو جائے گا مجھے کیا پتا تھا تمہارا ٹیمپریچر گرم ہے۔شازل آرام سے کہتا آخر میں اپنی عادت سے مجبور ہوا۔

بات نہ کرے آپ۔ماہی منہ بسور کر بولی

پھر کس سے کروں؟شازل اُس کے بالوں میں بوسہ دیتا شرارت سے بولا

اپنی ہوتی سوتی سے۔ماہی نے کہا

اچھا نہ ادھر دیکھو میری طرف یہاں کیسے آئی تم؟میں نے تو تمہیں تمہارے والدین کے پاس چھوڑا تھا؟شازل کچھ سیریس ہوا۔

www.novelsclubb.com

آپ تو چاہتے ہی یہی ہیں میں کبھی نہ آؤں یہاں۔ماہی اُس کی بات پہ بُرا مان کر بولی۔

میں ایسا کیوں چاہوں گا اللہ اللہ کر کے تو بیوی ملی ہے۔شازل اُس کی بات پہ فورن سے بولا

شازل اور کتنی بیویوں کی چاہت ہے آپ کو؟ جو یوں حسرت سے بول رہے۔ ماہی تپ اُٹھی۔

بیویوں کی کہاں بس ایک تمہاری ہی چاہت ہے۔ شازل اُس کو دیکھ کر آنکھ وِنک کیے بولا تو ماہی جھنپ سی گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 50 part 2

میں آپ سے ناراض ہوں۔ ماہی اپنے دھڑکتے دل پہ قابو پائے بس یہ بولی

www.novelsclubb.com

اچھا تو اُس ناراضگی کو دور کیسے کیا جائے۔ شازل نے مسکرا کر اُس کے پُھولے گال کھینچ کر پوچھا

جب آپ کان پکڑ کر اُٹھکبیٹھک نہیں کر جاتے۔ماہی اتنا کہتی زور سے آنکھوں کو میچ گئ جب کی شازل کی مسکراہٹ یکدم سمٹ گئ تھی وہ حیرت سے ماہی کو دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا

کیا کہا تم نے؟ شازل اُس کا چہرہ اپنی طرف کیے جیسے کنفرم کرنا چاہ رہا تھا۔

اُٹھک بیٹھک۔ماہی نے سٹپٹا کر کہا

کیا ہو گیا ہے ماہی میں کوئی بچہ ہوں سید شازل شاہ ہوں میں اور یہ سب میں نہیں کر سکتا کچھ اور کہو۔شازل اچانک سے سنجیدہ ہو گیا تھا جس کو محسوس کر کے ماہی کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی۔

اب کیا ہو گیا ہے ماہی رو کیوں رہی ہو سچی بہت روندو قسم کو ہو۔شازل اُس کو اپنے ساتھ لگائے

آپ خود کو بھی تو دیکھے اتنے وقت بعد آئے ہیں اور بات بھی ایسے کر رہے ہیں تو مجھے رونا تو آئے گا نہ۔ماہی نے سارا الزام اُس پہ ڈالا

یار تم لڑکیاں کبھی اپنی غلطی بھی مان لیا کرو اب کون اپنے شوہر سے یہ کان پکڑ کر اُٹھک بیٹھک کرواتا ہے۔شازل ماہی کی بات پہ فورن سے بولا

بیوی ہوں آپ کی اگر کہہ دیا تو کونسا بڑی بات ہو گی ڈراموں میں تو کرتے ہیں ہیروں۔ماہی نے منہ بسور کر کہا

ہاں یہ ٹھیک ہے ڈراموں میں دیکھا تو تم نے سوچا ہو گا کیوں نہ اب اپنے مجازی خدا پہ ٹرائے کرے۔شازل نے طنزیہ کہا۔

اچھانہ سوری۔ماہی اپنا سر اُس کے سینے سے ہٹاتی کان پکڑ کر کیوٹ شکل بنائے بولی تو شازل کو بے اختیار اُس پہ پیار آیا تبھی جھک کر اُس کے ماتھے پہ بوسہ دیا۔

اوشٹ۔شازل کو کچھ یاد آیا تو بڑبڑایا۔ماہی جو آنکھیں بند کیے ماتھے پہ اُس کا لمس محسوس کر رہی تھی شازل کی آواز پہ چونک کر اُس کو دیکھا۔

کیا ہوا شازل؟ماہی نے پوچھا

میں تمہاری رپورٹس اپنے دوست کے پاس بھول آیا۔شازل نے بتایا تو ماہی کے چہرے کی رنگت پل بھر میں فق ہوئی تھی شازل کو دیکھ کر وہ رپورٹس والی بات بلکل فراموش کیے ہوئے تھی مگر اُس کو اب یاد آیا وہ پریگننٹ ہے جو بات وہ شازل سے چُھپانا چاہتی تھی اُس کو شازل کے ری ایکشن سے ڈر لگ رہا تھا اور اب یہی ہو رہا تھا۔

کیا یہ خوبصورت لمحات چند پل کے تھے؟ شازل کا چہرہ دیکھ کر اُس نے بے اختیار سوچا

تھینک یو سو مچ ماہی مجھے اتنی بڑی خوشخبری دینے کے لیے تمہیں پتا نہیں جب ڈاکٹر نے مجھے رپورٹس پکڑا کر یہ بات بتائی تو میں کتنا خوش ہوا مجھے یقین نہیں ہو رہا تھا کے ایسا بھی کچھ ہو سکتا ہے میرا بس نہیں چل رہا تھا میں اُسی وقت اُڑ کر تمہارے پاس آ جاتا مگر آ نہیں پایا۔ ماہی اپنی سوچوں میں ہی مگن تھی جب شازل اچانک سے اُس کو خود میں بھینچ کر بولا تو ماہی کو دریہ درحیرت کے شدید جھٹکے لگ رہے تھے۔

تم کیا خوش نہیں؟ شازل نے اُس کی طرف خاموشی محسوس کی تو اُس کا چہرہ سامنے کیے سنجیدگی سے پوچھنے لگا جواب میں ماہی رونے میں مصروف ہو گئی۔

ماہی سیلاب لانا ہے کیا رو کیوں رہی ہو؟ شازل اب بیزار ہوا۔

میرا ڈر میری خوشی پہ غالب آ گیا میں وہ خوشی محسوس ہی نہیں کر پائی جو ایک ماں اپنے پہلے بچے کے آنے کی خوشی میں کرتی ہے۔ ماہی ہچکیوں کے درمیان بتانے لگی۔

کس بات کا ڈر؟ شازل نے پوچھا تو ماہی نے نظریں اُٹھا کر شازل کو دیکھا وہ سمجھ نہیں پائی شازل کو اب کیا جواب دے۔

مجھے لگا آپ میرے بچے کو قبول نہیں کرے گے بلکہ اپنا بچہ ماننے سے ہی انکار کر دینگے۔ماہی کی بات پہ شازل کے ماتھے پہ بل نمایاں ہوئے تھے پل بھر میں اُس کی سفید رنگت سرخ ہو گئی تھی۔

اِس بکواس کا مطلب؟ یہ خناس خُرافات باتیں تمہارے اِس کوڑے دماغ میں کس نے ڈالی؟ شازل اُس کی کنپٹی پہ نوک کرتا ضبط کی انتہا کو چھو کر پوچھنے لگا۔ماہی کی باتیں اُس کو کسی تماچے سے کم نہیں لگ رہی تھی مگر وہ اُس کے رونے کا اور جس کنڈیشن میں وہ تھی اُس کا لحاظ کر رہا تھا ورنہ وہ کیا کر گزرتا وہ خود نہیں جانتا تھا۔

آپ نشے میں تھے اُس رات۔ماہی شازل سے تھوڑا دور کھسک کر بولی

تو؟ شازل کو سمجھ نہیں آیا

دوسرے دن آپ کا بیہیو ئر نارمل تھا مجھے لگا آپ کو کچھ یاد نہیں اِس وجہ سے۔ماہی نے انگلیاں چٹخا کر کہا

تو؟ شازل نے زور سے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا

تو میرے اندر بہت خدشات پیدا ہونے لگے اور میں نے اکثر ڈراموں میں دیکھا ہے ہیروں شراب کی حالت پہ سب کچھ کر دیتا ہے پھر دوسرے دن اُس کو کچھ یاد نہیں رہتا پھر جب ہیروئن ماں بننے والی ہوتی ہے نہ تو ہیروں اُس بچے کو اپنا ماننے سے انکار کر دیتا ہے اور ہیروئن کو گھر سے بے دخل کر دیتا پھر احساس اُس کو ڈرامے کی لاسٹ ایپیسوڈ میں ہوتا ہے۔ماہی نے آہستہ آواز میں اپنی کیفیت بھی بیان کی ساتھ میں ڈرامے کی کہانی بھی اُس کے گوش گزار کی۔شازل بڑے ضبط سے اُس کی چلتی زبان کو دیکھ رہا تھا

یار ماہی میں تمہیں کیا کہوں معصوم یا حد درجہ بے وقوف۔شازل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا جھجھلا کر بولا

میں بے وقوف نہیں۔ماہی بُرا مان کر بولی

سب سے پہلے تم خود کو کسی ڈرامے کی ہیروئن اور مجھے ہیرو سمجھنا چھوڑ دو سچی بہت بڑا احسان ہو گا تمہارا میرے پہ۔شازل اُس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر دانت پہ دانت جمائے بولا

ایسا کیوں کر رہے ہیں آپ۔ماہی نے فورن سے اُس کے ہاتھ نیچے کیے۔

آج کے بعد تم کوئی ڈرامہ نہیں دیکھوں گی تمہارا جو یہ مینٹل پیس دماغ ہے نہ مزید خراب ہوتا جارہا ہے۔شازل نے اُس کو وارن کیا۔

آپ میری بے عزتی کر رہے۔ماہی نے پھر سے رونے کی تیاری پکڑی

ماہی سب سے پہلے اپنا رونا بند کرو اگر تمہاری وجہ سے ہمارا بچہ روندو پیدا ہوا نہ تو میں تمہیں بخشو گا نہیں۔شازل اُس کے بار بار رونے پہ زچ ہوا

ہاں آپ کو تو بہانا چاہیے مجھ پہ غصہ ہونے کا۔ماہی روتی ہوئی بولی۔

ماہی تمہاری بات کسی بھی غیرت مند مرد کو بہت کچھ کرنے پہ اُکسا سکتی ہے میرا رویہ نارمل تھا تو تم کیا چاہتی ہو میں کیا کرتا دوسرے دن۔شازل کی بات پہ ماہی گڑبڑائی

مجھے نیند آرہی ہے۔ماہی جمائی لیتی ہوئی بولی تو شازل اُس کی چلاکی پہ عش عش کر اُٹھا۔

www.novelsclubb.com

پہلے یہ بتاؤ تم یہاں کیسے آئی؟شازل کو جو بات بار بار ستا رہی تھی وہ بالآخر پوچھ لی۔

آپ نے مجھے امی کے جب گھر چھوڑا تو ایک ہفتے بعد اُن کو میری پریگنسی کا پتا چل گیا تھا گھر میں سب کو یہ بات جانے کیوں ناگوار لگی بابا اور اماں والے خلع کے کاغذات تیار کروانا

چاہتے تھے مگر میں پریگننٹ تھی تو انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا آمنہ مجھ پہ بہت غصہ ہوئی تھی میں نے آپ سے یہ اتنی بڑی بات کیوں چُھپائی

تو کیا تم پہلے سے ہی یہ بات جانتی تھی؟ شازل اُس کی بات کاٹ کر بولا تو ماہی نے کسی مجرم کی طرح اپنا سر جُھکا لیا

میرے اتنے بار پوچھنے پہ بھی تم نے مجھے لاعلم رکھا؟ شازل کو اب افسوس ہوا۔

سوری شازل اُس وقت میں جس کیفیت سے گزر رہی تھی اُس کا شاید ہی آپ کو کچھ اندازہ ہو حویلی والوں کے سخت رویے کے بعد جس طرح آپ میری ڈھال بنے مجھے سہارہ دیا اُس کے بعد میں ٹوٹ جاتی اگر آپ مجھ سے نفرت کرنے لگ جاتے تو۔ ماہی نے نظریں جُھکائے کہا

میں تمہارا ڈھال بنا تمہیں سہارا دیا مگر مجھے افسوس رہے گا میں تمہارا اعتبار تک نہ جیت سکا۔ شازل کی بات پہ ماہی نے تڑپ کر شازل کو دیکھا

ایسی بات نہیں شازل مجھے خُدا کے بعد آپ پہ اعتبار ہے۔ ماہی نے جلدی سے کہا

اگر اعتبار ہوتا تو یوں سہارا دے کر میں تمہیں بے سہارا کروں گا یہ بات نہ سوچتی تم تمہیں پتا ہے ماہی جو گھٹیاں بات تم نے کی ہے نہ وہ تو میں مر کر بھی نہیں سوچ نہیں سکتا تھا مگر تم نے سوچنا کیا بول بھی دیا۔شازل نے سنجیدگی سے کہا۔

مجھے معاف کر دے غلطی ہو گئ۔ماہی نے ندامت سے کہا

کان پکڑ کر اُٹھک بیٹھک کر وتب میں سوچوں گا معاف کرنا ہے یا نہیں۔شازل تھوڑا مغرور ہوا

شازل آپ کو پتا ہے پریگننٹ ہوں آپ میری اِس کنڈیشن میں مجھ سے اُٹھک بیٹھک کرائے گے پھر اُس کے بعد بھی سوچے گے معاف کرنا ہے یا نہیں؟ماہی کا حیرت کے مارے مُنہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

ہاں تو جس طرح اِس کنڈیشن میں چلنا کھانا پینا آرام کرنا ضروری ہوتا ہے اُٹھک بیٹھک بھی لازمی ہونا چاہیے ایسے پیٹ کم باہر نکلے گا۔شازل کی عجیب فلاسفی سن کر ماہی کی شکل دیکھنے لائق تھی اُس کے تاثرات جانچ کر شازل نے بڑی مشکل سے اپنے قہقہہ کا گلا گھونٹا۔

شازل آپ بہت بہت بُرے ہیں بُرے سے بھی زیادہ بُرے ہیں۔ماہی اُس کے اُپر کشن پھینکتی چیخی۔

افففف اللہ ماہی ایک منٹ مجھے امیجن کرنے دو تم کیسی لگوں گی بڑھے ہوئے پیٹ کے ساتھ۔شازل پھر بھی باز نہ آیا جلتی پہ تیل کا کام اُس نے خوب اچھے سے انجام دیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

دو ماہ پہلے۔

تم نے تصویر دے کر تو مجھ پہ احسان کیا ہے اب اُس کا نام وغیرہ بتا کر دوسرا احسان بھی کر دو۔آج شازل کو لاہور آئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا مگر اُس کو اُس آدمی کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہوا تھا تبھی اُس نے تپ کر زین کو کال کی تھی۔

مجھے اگر یہ سب پتا ہوتا تو میں خود اُس کو لاہور سے یہاں گاؤں میں نہیں پکڑ آتا۔دوسری طرف زین بھی بُرے موڈ میں معلوم ہو رہا تھا۔

تو یہاں تم نے مجھے تیلاب سے سوئی ڈھونے بھیجا ہے؟شازل جل کر خاک ہوا تھا

اپنے بھائی کا اصل قاتل ڈھونڈنے آئے ہو مجھ پہ کوئی احسان نہیں کر رہے ہو جو اٹیٹیوڈ دیکھا رہے ہو اپنا یہ شاہوں والا لہجہ حویلی میں استعمال کیا کرو۔زین کو اُس کا لہجہ ایک آنکھ نہ بھایا تو کہا

مجھے اپنے لالہ کے لیے قاتل تلاش کرنے کی ضرورت نہیں اور جو میں یہاں آیا ہوں اُس کو احسان ہی سمجھو کیونکہ ہم سب کی نظر میں قاتل تم ہو ایسے میں اگر وہ آدمی مل بھی جاتا ہے تو تمہارا فائدہ ہوا تمہارے ماتھے پہ لگا قاتل کا ٹھپا جو ہے نہ بڑے حرفوں سے لکھا وہ ہٹ جائے گا۔وہ بھی شازل تھا ایٹ کا جواب پتھر سا دینا اُس کو خوب آتا تھا۔

میں اپنے دوست سے کہوں گا وہ کچھ معلومات حاصل کرے۔زین نے جیسے جان چھڑائی۔

جی بڑا احسان ہو گا میں وکیل ہوں یہاں کا پرائم منسٹر یا اُستاد نہیں جو ہر ایک بندے کا مجھے پتا ہو گا میری جان پہچان ہو گی۔شازل اپنی بات کہتا کھٹاک سے کال بند کر گیا دوسری طرف سے زین بس ضبط کرتا رہ گیا۔

ماہی تم پریگننٹ ہو اور یہ بات تم نے شازل شاہ کو نہیں بتائی ہوش ہے تمہیں اِس بات کی وجہ سے کتنا غلط ہو سکتا ہے تمہارے ساتھ۔آمنہ نے ماہی سے ساری بات جانی تو اُس پہ چیخی

میں کیا کرتی مجھے ڈر تھا کہی شازل مجھ سے بدزن نہ ہو جاتے۔ماہی نے نم لہجے میں بولی

اور اب کیا اب اُس کو پتا نہیں چلے گا بے وقوف لڑکی وہ تو اب زیادہ بدزن ہو گا تم یہاں ہو شازل شاہ کو آج یا کل ساری بات پتا چل جانی ہے یہ ایسی بات نہیں جس کو تم چُھپانا چاہوں گی اور وہ چُھپ جائے گی۔آمنہ نے اُس کی عقل پہ ماتم کیا

مجھے کچھ نہیں پتا اُس وقت جو مجھے سمجھ آیا میں نے وہ کیا بنا انجام کا سوچے۔ماہی نے اپنا سر ہاتھوں میں گرائے بے بسی سے بتایا

میں نہیں جانتی تم حویلی جاؤ اور انہیں بتاؤ تم شازل شاہ کے بچے کی ماں بننے والی ہو پہلے جو بھی پر اس حالت میں تمہارا یہاں رہنا صحیح نہیں۔آمنہ نے جیسے حکم صادر کیا۔

میں ونی میں گئی تھی وہاں لاڈیا چاہ سے بیاہ کر نہیں لیکر گئے تھے وہ جو میں کہوں گی میں شازل کے بچے کی ماں بننے والی ہوں اور وہ مجھے گلے سے لگا دینگے۔ماہی سر جھٹک کر بولی

ماہی اچھا سوچو گی تو اچھا ہو گا وہ تمہیں چاہ سے بیاہ کر لے گئے ہو یا تم قصاص میں دی گئی تھی یہ ضروری نہیں ضروری یہ ہے کے اب تم اُنہیں وارث دینے والی ہو۔آمنہ اُس کے ساتھ بیٹھی سمجھانے لگی۔

آمنہ پلیز تم اِس وقت مجھے اکیلا رہنے دو۔ماہی نے التجائیہ انداز میں بولی تو آمنہ اُس کو دیکھتی رہ گئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شازل کو دلدار شاہ کے قاتل کو تلاش کرنے میں آج ایک ماہ ہو گیا تھا اور اُس کو یہ معلوم ہوا تھا کے اُس کا نام غفار فراز ہے جو اب کسی بزنس کے سلسلے میں اسلام آباد گیا ہوا ہے تبھی شازل نے اسلام آباد کی ٹِکٹ بُک کروائی تھی اور اپنے دوستوں کو کال پہ اطلاع دے کر اُس غفار نامی شخص کے ساتھ ملاقات بھی فِکس کروائی تھی اِس لیے وہ اسلام آباد پہنچ کر سیدھا مونال ریسٹورنٹ آیا تھا جہاں غفار فراز اُس کے انتظار میں تھا۔

السلام علیکم۔شازل غفار سے مصافحہ کیے سلام کرنے لگا

وعلیکم السلام ویسے تو میں دُشمنوں سے ہاتھ نہیں ملاتا مگر تم سے ملا دیتا ہوں۔ غفار تیکھی نظروں سے شازل کا جائزہ لیتا ہاتھ ملا کر اُس سے بولا جو اُس کو ہو بہو شہباز شاہ کی کاپی لگ رہا تھا اگر دونوں میں کچھ فرق تھا تھا نیچر کا تھا۔

یہ تو مجھ ناچیز پہ آپ کا بہت بڑا احسان ہوا پتا نہیں میں اب میں یہ اتنا بڑا احسان کیسے چُکا پاؤں گا اگر آپ مجھ سے مصافحہ نہ کرتے تو میں تو کسی کو منہ دِکھانے کے قابل نہ رہتا۔ شازل نے خاصا طنزیہ لہجہ اختیار کیا

مجھے لوگوں کا اٹیٹیوڈ دیکھانا پسند نہیں اِس لیے مجھ سے بات کرتے وقت حد میں رہو۔ غفار نے گھور کر کہا

زندگی میں بہت ایسے کام ہوتے ہیں جو انسان دل پہ جبر رکھ کر کرتا ہے ناچاہتے ہوئے بھی جیسے اب تم میری مثال لو اِس وقت تمہاری شکل مجھے بہت منحوس لگ رہی ہے مگر دیکھو میں کیسے پھر بھی تمہیں مسکرا کر دیکھ رہا ہوں اور رہی بات حد کی تو سید شازل شہباز شاہ کی حد کیا ہے وہ یہ خود ڈیسائیڈ کرتا ہے کسی اور کو موقع دینے سے پہلے اُس کا نام نشان مٹا دینا زیادہ ضروری سمجھتا ہے۔ شازل نے بڑی آسانی سے آپ سے تم تک کا سفر کیا

یہ بول تمہیں بہت مہنگے پڑ سکتے ہیں۔ غفار نے اُس کو وارن کیا

سستی چیزیں میں اپنی شوز کی نوک پہ رکھتا ہوں۔ شازل نے یکدم اپنی ٹانگ ٹیبل پہ رکھ کر اُس کا رخ غفار کی جانب کیا جیسے اپنے چمکتے شوز دیکھانے چاہے پر غفار نے جلدی سے اپنا چہرہ دوسری جانب کیا۔

میرا وقت برباد کرنے کا مقصد؟ غفار نے غصے سے پوچھا

میرے لالہ کا قتل کیوں کیا؟ شازل نے سنجیدگی سے پوچھا

تم سے کس نے کہا میں نے قتل کیا ہے کوئی؟ غفار نے طنزیہ کیا

میں چاہوں نہ مار مار کر تمہارا کچومڑ بنا سکتا ہوں پھر ایک منٹ میں تم تسلیم کرو گے کے تم نے قتل کیا ہے اِس لیے عزت سے پوچھ رہا ہوں عزت سے جواب دو۔ شازل وارن کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

www.novelsclubb.com

کچومڑ؟ غفار ہنسا

ہاں کچومڑ جو میں ابھی تمہارا بنانے والا ہوں۔شازل اپنی شرٹ کے بازوں فولڈ کرتا اُس سے بولا تو ایک منٹ کے لیے غفار کے چہرے پہ گھبراہٹ کے تاثرات نمایاں ہوئے تھے۔

میں بتاؤں گا پر آج نہیں کچھ دن بعد جب تم میری بتائی ہوئی جگہ پہنچو گے۔غفار نے اُس کے خطرناک اِرادے جان کر جلدی سے کہا

گُڈ بوائے خوامخواہ کول مائینڈڈ بندے کا ٹیمپریچر لوز کر رہے تھے۔شازل اُس کی بات پہ گہری مسکراہٹ سے اُس کا کندھا تھپتھپا کر بولا

❤❤❤❤❤❤❤

آپ اندر نہیں جا سکتی۔آمنہ کے بار بار اصرار پہ جب ماہی حویلی میں داخل ہونے لگی تو بڑے سے گیٹ پہ موجود چوکیدار اُس کے راستے میں حائل ہوتا بولا

کیا مطلب میں شازل شاہ کی بیوی ہوں آپ مجھے اندر جانے سے نہیں روک سکتے۔ماہی اپنی چادر کو کونا مضبوطی سے پکڑے چوکیدار سے بولی

ہم اندر سے یہی کہا گیا ہے آپ کو حویلی میں نہ آنے دیا جائے۔چوکیدار سنجیدگی سے جوابً بولا تو ماہی کی آنکھیں لبالب پانی سے بھر گئ

مجھے اندر جانے دے اگر شازل کو پتا چل گیا نہ تو وہ کسی کو چھوڑے گے نہیں۔ماہی نے اپنی طرف سے اُن کو ڈرانا چاہا

دیکھے وہ یہاں نہیں ہیں آپ بھی یہاں سے جائے۔چوکیدار نے اب کی اُس کو دھکا دے کر کہا تو ماہی گرتے گرتے بچی

یہ کیا بدتمیزی۔ماہی چیخی

شور نہ کرے میڈم جائے یہاں۔اب کی دوسرا چوکیدار بھی بولا تو ماہی کو اپنی بے بسی پہ جی بھر رونا آیا اُس نے حسرت سے حویلی کو دیکھا جو بہت بڑی اور خوبصورت تھی مگر وہاں رہنے والے لوگ خوبصورت تو تھے مگر اُن کا دل بڑا نہیں تھا ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔

شازل کہاں ہیں آپ؟ماہی بے ساختہ تصور میں اُس سے مخاطب ہوئی۔

اب تم کیا کروگے ؟ارحم نے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھے شازل سے پوچھا

ابھی تو ہسپتال جانا ہے ضروری کام ہے وہاں جو میں بھول گیا تھا۔شازل نے جواب دیا

ہسپتال کیوں میری مانو فلحال تم کہی آنا جانا بند کرو ایک تو تم نے قاتل کو اتنا ایزی لیکر اُس کو دھمکایا ہے ڈر ہے وہ کہیں تمہیں بھی نہ نقصان پہنچادے۔ارحم نے اُس کو سمجھایا

میں کسی سے ڈرتا نہیں ہسپتال جانا میرا ضروری ہے پھر ملتے ہیں۔شازل فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اُس سے بولا

ان شاءاللہ ٹیک کیئر۔ارحم اُس کی بات سن کر گہری سانس بھر کر بولا

oooooooooooooooooooooooo

آپ بہت لیٹ آئے ہیں رپورٹس لینے۔ڈاکٹر نے شازل کو دیکھا تو کہا

www.novelsclubb.com

جی بس مصروفیت کی وجہ سے خیر آپ یہ بتائے رپورٹس تو ٹھیک ہے نہ مطلب میری وائیف کو کیا ہوا تھا؟شازل تھوڑا فکر مند ہوا

جی پریشانی کی کوئی بات نہیں یہ میں پہلے سے بتا چکی ہوں اور یہ رہی آپ کی وائیف کی رپورٹس جو پوزیٹو آئی ہیں ماشااللہ سے آپ باپ بننے والے ہیں۔ڈاکٹر نے مسکرا کر رپورٹس اُس کی جانب کر کے بتایا تو شازل بے یقین نظروں سے اُن کو دیکھنے لگا

سیریسلی؟ شازل کے چہرے پہ خوشگوار تاثرات نمایاں ہوئے

جی بلکل پروف آپ کے سامنے ہیں۔ڈاکٹر کا اِشارہ رپورٹس کی جانب تھا۔

بہت شکریہ۔شازل رپورٹس ہاتھ میں لیتا خوشدلی سے بولا۔

افففف کاش میں ماہی کو سیل فون لیکر دیتا تو کم سے کم آج اُس سے بات تو ہو پاتی جانے اب وہ کیسی ہو گی اپنا خیال رکھ بھی رہی ہو گی یا نہیں۔شازل ہسپتال سے باہر آتا سوچنے لگا اُس کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ تھی جس کو دور سے گاڑی میں بیٹھے کسی نے حسد بھری نظروں سے دیکھا اُس نے اپنے ہاتھ کی گرفت اسٹیئرنگ پہ مضبوط کی اور تیز رفتار سے گاڑی چلاتا شازل کا پیچھے کرنے لگا دوسری طرف وہ بھی روڈ کراس کرنے والا تھا جب کوئی تیز رفتار گاڑی اُس کو ہِٹ کر کے جا چکی تھی شازل کا سر بُری طرح پتھر پہ لگا تھا جس

وجہ سے اُس کے سر سے خون بل بل کر نکل رہا تھا جب کی اُس کے ہاتھ میں پکڑی رپورٹس دور جا کر گری تھی

❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 50 part 3

!حال

صبح ماہی کی آنکھ شازل کے جاگنے سے پہلے کُھلی تھی وہ بہت غور سے شازل کو دیکھ رہی تھی جب اُس کی نظر شازل کے ماتھے پہ پڑی جہاں کسی چوٹ کا خاصا نشان تھا کل رات اپنی دُھن میں اُس نے غور نہیں کیا مگر اب اُس کے چہرے پہ فکر مندی کے سائے لہرائے تھے۔

یہ کس چیز کا نشان ہو گا؟ ماہی اپنا ہاتھ شازل کے ماتھے پہ چوٹ کے نشان پہ رکھتی بڑبڑائی۔

جس چیز کا بھی ہو تمہاری عقل پہ یہ بات نہیں آنی۔شازل کی اچانک آواز پہ ماہی نے چونک کر اُس کو دیکھا جس کی آنکھیں تو بند تھی مگر ہونٹوں پہ شریر قسم کی مسکراہٹ تھی۔

ناراض ہوں میں آپ سے۔ماہی نے جتایا

میں بھی ناراض ہوں۔شازل سیدھا ہو کر لیٹا۔

یہ اچھی بات ہے روٹھے ہوئے کو ماننے سے بہتر خود بھی ناراض ہو جائے۔ماہی بُرا مان کر بولی تبھی شازل کا سیل رِنگ کرنے لگا۔

ہیلو رضا۔شازل ایک نظر ماہی پہ ڈال کر کال ریسیو کیے رضا سے کہا

شازل میں غفار کو لیے گاؤں پہنچ گیا ہوں تم بس گاؤں کے لوگ جمع کرو غفار سب کے سامنے سچ بتائے گا کے اُس نے تمہارے لالہ کا قتل کیوں کیا۔دوسری طرف رضا نے کہا

ٹھیک ہے میں پنچائیت بیٹھاتا ہوں۔شازل مختصر بول کر کال ڈراپ کر گیا۔

کس لیے پنچائیت بیٹھائے گے؟ماہی نے نا سمجھی سے شازل کو دیکھ کر پوچھا

مُبارک ہو تمہارے بھائی سے آج قتل کا الزام ہٹ جائے گا۔ شازل مسکرا کر بس یہی بولا

❤❤❤❤❤❤❤

حریم کیسی ہے؟ آروش دُرید کے کمرے میں آتی اُس کا وارڈروب سیٹ کر رہی تھی جب دُرید نے پوچھا

ٹھیک ہے آہستہ آہستہ زندگی کی طرف لوٹ رہی ہے اور یہ سب بچے کے آنے کی وجہ سے ہو رہا ہے دیکھیے گا بچے کی پیدائش کے بعد وہ پہلے والی حریم بن جائے گی۔ آروش کے لہجے میں اُمید کی کرن تھی جس کو محسوس کیے دُرید زِیرلب مسکرایا

تم اُس کا بہت خیال رکھ رہی ہو تبھی وہ زندگی کی طرف لوٹ رہی ہے۔ دُرید نے مسکرا کر کہا

اگر وجہ میں ہوتی اُس کے ٹھیک ہونے کی تو وہ کب کا ٹھیک ہو جاتی مگر اُس میں بدلاؤ بچے کی وجہ سے آرہا ہے گھنٹوں پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر اُس سے باتیں کرتی ہے جیسے وہ سن یا سمجھ رہا ہو۔۔ آروش سر جھٹک کر بتانے لگی

ایسی باتیں مت کرو۔ دُرید نے کہا تو آروش ناسمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی

کیوں لالہ؟آروش نے بالآخر پوچھ لیا

اُس کے لیے سب سے ضروری میری ذات ہوا کرتی تھی اور اب جب کسی اور کو وہ اہمیت دے رہی ہے تو مجھے جیلسی ہو رہی ہے۔دُرید عجیب لب و لہجے میں بولا

وہ کوئی اور نہیں ہماری حریم کا بچہ ہو گا اور ابھی تو آپ جیلسی والا ورڈیوز کر رہے ہیں مجھے پتا ہے بچے کی آنے کی دیر ہے آپ نے دوسرے بچے کو بھی پالنا ہے جیسے حریم کا خیال رکھا تھا۔آروش جوابً بولی

تمہیں لگتا ہے حریم مجھے اتنا حق دے گی وہ بچے کے پاس میرا سایہ برداشت کر لے وہ ہی بڑی بات ہے۔دُرید کے لہجے میں مایوسی تھی۔

ایسی مایوسی والی باتیں آپ کب سے کرنے لگے لالہ یقین جانے آپ پہ بلکل سوٹ نہیں کر رہی۔آروش دُرید کی باتیں سن کر اُداس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

زندگی بہت عجیب ہے آرو ہم سے وہ کام کروا دیتی ہے جس کو کرنے کے بعد سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں ہوتا میں نے حریم کے لیے پُھولوں کی سیج کو چاہا تھا مگر میری وجہ

سے اُس کا سامنا کانٹوں سے ہو گیا۔دُرید گہری سوچ میں ڈوب کے بولا تو آروش کا دل کٹ کے رہ گیا۔

سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا لا الہ آپ اُداس مت ہو مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔آروش دُرید کا اپنے ہاتھ میں لیکر التجا کرنے لگی

میں اُداس نہیں ہوں آرو بس آنے والے وقت کے لیے خود کو تیار کر رہا ہوں حریم مجھ سے نفرت کرنے لگی ہے وہ حریم علی جس کی زبان دُرلا دُرلا کہہ کر تھکتی نہیں تھی۔دُرید اُس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر بولا

آپ کچھ بھی کہہ لے لا الہ مگر مجھے پتا ہے حریم مر تو سکتی ہے مگر آپ سے کبھی نفرت نہیں کر سکتی وہ آپ سے خفا ضرور ہے مگر وہ کبھی آپ سے نفرت نہیں کر سکتی یہ اُس کے بس میں نہیں ہے۔آروش نے کہا تو دُرید خاموش ہو گیا اُس کے پاس کہنے کو کچھ بچا ہی نہیں تھا۔

تم تو ہمارے گاؤں کے نہیں پھر کیوں دلدار شاہ کا قتل کیے روپوش ہو گئے؟ پنچایت میں بیٹھے موجود لوگوں میں سے ایک بزرگ نے غفار سے سوال پوچھا جو خاموش بیٹھا تھا باقی سب بھی اُس کے جواب کے منتظر تھے۔

میں دلدار شاہ کو قتل نہیں کرنا چاہتا تھا میرا مقصد شہباز شاہ کے بیٹوں کو قتل کرنا تھا مگر پھر میرا خیال بدل گیا۔ غفار نفرت بھری نظروں سے شہباز شاہ اور شازل شاہ کو دیکھ کر بولا دُرید جب کی موجود نہیں تھا۔

میرے بیٹوں سے تمہاری کیا دُشمنی؟ شہباز شاہ نے رعبدار آواز میں پوچھا

شاید آپ نے مجھے پہچانا نہیں میں غفار فراز ہوں جس کے باپ اور بہن کا تم نے قتل کروایا تھا اسی گاؤں میں۔ غفار نے حقارت سے اُن کو دیکھ کر کہا تو شازل کی پیشانی میں بل نمایاں ہوئے تھے جب کی شہباز شاہ سوچ میں پڑ گئے کے سامنے والا شخص کس قتل کے بارے میں بات کر رہا ہے انہوں نے تو جانے کتنے قتل کروائے تھے اور کیے تھے تو یہ کون تھا جو بدلا لینے پہنچ گیا۔

میرے بابا سے تمیز سے بات کرو ورنہ آئے تو اپنی ٹانگوں سے ہو جانے کے لیے کسی کے کندھوں کی ضرورت پڑے گی۔ شازل نے سخت لہجے میں کہا

کس کی بات کر رہے ہو تم؟ شہباز شاہ شازل کو خاموش رہنے کا اِشارہ کیے غفار سے بولے

فراز احمد کا بیٹا غفار احمد اور کومل کا بھائی ہوں میں کیا اب بھی نہیں پہچانا مجھے میری بہن کا قتل کروایا تم نے کیونکہ وہ تمہارے بڑے بیٹے دُرید شاہ سے شادی کرنا چاہتی تھی میرے باپ کو خود تم نے مارا کیونکہ وہ انصاف چاہتے تھے۔ غفار چیخا تو چہ مگوئیاں شروع ہو گئی تھی اُس کی بات سن کر جہاں شہباز شاہ خاموش ہوئے تھے وہی شازل نے شکر ادا کیا تھا کے دُرید شاہ نہیں ورنہ یقیناً وہ نئی تکلیف سے گزرتا۔

جو ہو گیا سو ہو گیا بات ختم پنچایت ختم۔ شہباز شاہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر رعب بھرے لہجے میں کہتے کھڑے ہوئے تو باقی سب بھی کھڑے ہوئے۔

مجھے انصاف چاہیے۔ غفار تڑپا

اِس دُنیا میں کسی کو انصاف نہیں ملتا اگلے جہاں میں شاید تمہیں مل جائے۔ شہباز شاہ کو تنکے کا بھی فرق نہیں پڑا۔

کچھ ماہ بعد!

وقت تیزی سے گزرتا جا رہا تھا ماہی کو پریگنسی کا سات ماہ تھا تو دوسری طرف حریم کا پانچواں مہینہ شروع ہو گیا تھا شازل نے ماہی کو ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھا تھا اُس کی ہر ضرورت ہر بات کا خیال رکھا تھا تو کہی اُس کے گول مٹول ہوتے وجود کو دیکھ کر خوب رکارڈ بھی کر ڈالا تھا اُن دونوں کی زندگی بہت خوشگوار تھی جب کی حریم اب بھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوئی تھی آروش نے اُس کا بہت خیال رکھا تھا مگر ایک سال ہو گیا تھا حریم نے دُرید سے کوئی بات چیت نہیں کی تھی جب اُس کی شادی ہوئی تھی اُس دن کے بعد پھر کوئی بات نہ ہوئی۔

یمان مستقیم نے اپنا نام مزید بنایا تھا اب زوبیہ بیگم اُس کی شادی کروانے کے ہاتھ دھو کر پیچھے پڑی تھی مگر ایک یمان تھا جو ہر بار ٹال مٹول دیتا۔

ارمان فجر کو پسند کرتا تھا یا شاید پسندیدگی سے زیادہ بات آگے کو تھی مگر اُس نے سوچ لیا تھا وہ اب مزید وقت برباد نہیں کرے گا اپنا پرپوزل فجر کے سامنے ضرور پیش کرے گا پھر چاہے فجر اُس کا سر ہی کیوں نہ توڑ دیتی اُس کو پرواہ نہیں تھی۔

❤❤❤❤❤❤

دیکھ لو شاہ آج پورے آٹھ ماہ بعد آیا ہوں اب تمہیں چاہیے اپنا واعدہ پورا کرو۔ دلاور خان آج پھر شہباز شاہ کے ڈیرے پہ موجود تھے مگر اِس بار وہ یہ عزم کیے ہوئے تھے کے آروش کو ضرور ساتھ لیکر جائے گے۔

میں اپنا واعدا پورا کروں گا آج آروش تمہارے ساتھ جائے گی وہ میری بات کبھی ٹال نہیں سکتی دوسرا میں نے اُس کو تمہارا بتا دیا تھا۔ شہباز شاہ بے تاثر لہجے میں بولے

تو پھر جلدی مجھے میری بچی سے ملواؤ بہت انتظار کیا ہے پچیس سال معمولی عرصہ نہیں۔ دلاور خان بے چینی سے بولے

تم گاڑی تیار رکھو دو گھنٹے کے اندر وہ تمہارے ساتھ ہو گی۔ شہباز شاہ بس یہی بول پائے۔

❤❤❤❤❤❤

کتنا وزن بڑھ گیا ہے میرا پیٹ بھی ایسا لگ رہا ہے جیسے ڈریمون سے لیا ہے۔ماہی آئینے کے پاس کھڑی ہوتی ہر اینگل سے اپنا جائزہ لیتی بڑبڑائی

ماہی تم نے فروٹ کیوں نہیں کھایا دن بدن لاپرواہ ہوتی جا رہی ہو تم۔شازل کمرے میں داخل ہوا تو اُس کی نظر پلیٹ پہ موجود فروٹ پہ پڑی جو جوں کا توں پڑا ہوا تھا تبھی شازل نے سختی سے کہا

شازل یہ دیکھے میں کتنی موٹی ہو گئی ہوں۔ماہی اُس کی بات نظر انداز کرتی روہانسے لہجے میں بولی

تمہیں تو میں روز دیکھتا ہوں میری گولوں مولوں بیوی۔شازل اُس کو اپنے حصار میں لیتا شرارت سے بولا

شازل مجھے موٹی نہیں ہونا۔ماہی رونے کے درپہ تھی

ماہی تم موٹی ہو گئی ہو۔شازل نے اُس کو چِڑایا

شازل بات نہ کرے آپ مجھ سے۔ماہی اُس کا حصار توڑ کمرے سے باہر چلی گئی شازل بھی ہنستا بیڈ پہ بیٹھ گیا

❤❤❤❤❤❤

تمہارا باپ آج تمہیں لینے آیا ہے تیار ہو جاؤ۔آروش باورچی خانے میں حریم کے لیے دودھ گرم کر رہی تھی جب کلثوم بیگم نے اُس سے کہا

مجھے نہیں جانا اماں سائیں۔آروش کا دل زور سے دھڑکا اُن کی بات سن کر

بچوں جیسی باتیں مت کرو آروش تمہارے بابا سائیں نے واعدہ کیا ہے اُن سے اب تم کیا چاہتی ہو وہ اُن کے سامنے جھوٹے ثابت ہو۔کلثوم بیگم جذباتی لہجے میں کہا

بابا سائیں کہاں ہیں میں خود اُن سے بات کر لوں گی۔آروش اتنا کہتی جانے لگی جب کلثوم بیگم نے اُس کا بازوں پکڑ کر روکا

شاہ سائیں دُرید یہ دونوں حویلی نہیں شازل کو بھی کسی کام سے باہر بھیجا ہے تم تیار ہو جاؤ باہر تمہارا باپ تمہارے انتظار میں ہے۔کلثوم بیگم نے بڑی مشکل سے الفاظ ادا کیے

میں آپ لوگوں کے بغیر کیسے رہ سکتی ہوں آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں لالہ والوں کو کیوں باہر بھیجا اگر وہ ہوتے تو مجھے کبھی جانے نہ دیتے۔آروش کی آنکھوں میں آج عرصے بعد نمی اُتر آئی تھی۔

حریم کو میں دودہ دے دوں گی تم جاؤ۔کلثوم بیگم اجنبی لہجے میں بولی تو آروش بس اُن کو دیکھتی رہ گی اُس کو یقین نہیں آرہا تھا سامنے والی اُس کی اماں سائیں تھی جو آج ایسے بات کر رہی تھی جیسے جانتی ہی نہ ہو

oooooooooooooooooooooo

آروش کو نہیں تھا پتا وہ کیسے اپنے کمرے میں گی کیسے عبایا پہنا حجاب پہنا نقاب کیا وہ بس اپنی ماں کلثوم بیگم کا رویہ اور شہباز شاہ کے بارے سوچ رہی تھی جو اُس پہ جان نچھاور کرتے تھے مگر آج جب وہ جا رہی تھی تو اُس کو پیار تک نہیں دے رہے تھے اپنی دعاؤں تک سے محروم رکھا ہوا تھا

حور میرا بچہ پہچانا اپنے باپ کو؟ دلاور خان نے اُس کو گیٹ سے باہر آتا دیکھا تو مسکرا کر اُس کے پاس آتے بولے جواب میں آروش نے نظریں اُٹھا کر خالی خالی نظروں سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو اُس کا اصل باپ تھا وہ سمجھ نہیں پائی اُس کس کیا کرنا چاہیے اپنے اصل باپ کے ملنے کی خوشی منائے یا پچیس سالوں سے جس کو اپنا باپ سمجھا اُس سے الگ ہونے کا سوگ منائے

بیٹھو بہت ساری باتیں کرنی ہیں تم سے ؟دلاور خان نے اُس کے لیے فرنٹ سٹ کا دروازہ کھولا تو آروش بنا کچھ کہے بیٹھ گئ۔

اپنے باپ کو اپنا چہرہ تو دیکھاؤ۔دلاور خان ڈرائیونگ سیٹ پہ آکر اپنا رخ اُس کی جانب کیے اُس کا دستانے پہنے ہوئے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیے بولے تو آروش جیسے گہری نیند سے جاگی۔

گ گھ گھر چلے۔آروش کی زبان پہلی بار لڑکھڑائی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے۔دلاور خان اُس کی بات پہ مسکرائے۔

تمہاری ماں اور بہن کراچی گئی ہوئی ہیں انویٹیشن پہ اُن کو پتا نہیں میں آج تمہیں لینے آرہا ہوں اگر پتا ہوتا وہ کبھی نہ جاتی دوسرا میں نے اُس کو سرپرائز دینے کا سوچا ہے خوبصورت سرپرائز تمہاری بدولت اور ایک بات تمہاری باقی تینوں بہنوں کو میں نے پاکستان آنے کا کہہ دیا ہے زرگل زرفشاں اور زرنوریہ ان شاءاللہ کل یا پرسوں تک آجائے گی بہت ناراض رہتی تھی مجھ سے مگر اب مجھے پتا ہے ناراضگی ختم ہو جائے گی اُن کی۔دلاور خان گاڑی ڈرائیو کرتے مسلسل اُس سے باتیں کیے جا رہے تھے مگر آروش کی توجہ کا مرکز اُن کی

باتیں نہیں بلکہ حویلی والے تھے اُس کو بہت دُکھ ہو رہا تھا وہ جا رہی تھی تو نہ اُس کو کسی سے ملنے دیا جا رہا تھا تو نا کوئی اُس سے ملنے آ رہا تھا۔

شازل لالہ کم سے کم آپ تو میرا ساتھ دیتے۔ آروش نے بے ساختہ تصور میں شازل سے شکوہ کیا اُس کو اُمید نہیں یقین تھا اگر دُرید یا شازل میں سے کوئی حویلی میں ہوتا تو وہ کبھی آروش کو جانے نہ دیتے

شاید اِس لیے بابا سائیں نے دونوں کو باہر بھیجا اور خود بھی چلے گئے۔ آروش نے افسوس سے سوچ کر اپنے چہرے کا رخ ڈرائیونگ کرتے دلاور خان پہ کیا جو فل براؤن کلر کے کوٹ پینٹ میں ملبوس تھے بال شاید جیل سے سیٹ کیے ہوئے تھے چہرے کی رنگت گوری چِٹی صاف تھی اتنی کے اُبھری ہوئی رگیں بھی واضع ہو رہی تھی اور چہرے پہ ہلکی سی ڈاڑھی تھی وہ اپنی عمر سے بہت کم ایج معلوم ہوئے اُس کو اُس نے شازل کے علاوہ کسی کو بھی جینز پینٹ شرٹ نہیں دیکھا تھا شہباز شاہ سے لیکر دُرید شاہ تک سب شلوار قمیض پہنا کرتے تھے جو اُن پہ بہت جچتی تھی جب کی شہر زیادہ رہنے کی وجہ سے شازل سوائے عید والے دن کے کبھی بھی شلوار قمیض نہیں پہنتا تھا۔

آروش اپنا سر جھٹک کر اپنا سر سیٹ سے ٹِکا کر آنکھیں موندلی تھی باقی کا سارا راستہ خاموشی کی نظر نہیں ہوا تھا دلاور خان کی ڈرائیونگ کافی تیز تھی آروش نے بہت بار سوچا کے آہستہ کہنے کا بولے مگر دل کی بات دل میں رہ گئ۔

آگیا ہمارا۔آروش جواب نیند سے جھول رہی تھی دلاور خان کی آواز پہ چونک کر اُس نے سامنے دیکھا پھر اپنی سیٹ کا ڈور کھول کر باہر آئی تو ایک عالیشان گھر اُس کے سامنے تھا جو باہر سے اُس کی حویلی کی طرح بڑا تو نہیں تھا مگر خوبصورت ضرور تھا مگر آروش کو کوئی کشش محسوس نہیں کی اُس کی نظریں سے قطار پہ کھڑے مرد اور عورت کے ٹولے پہ تھی جو ہاتھ میں پھولوں کا تھال پکڑے ہوئے تھے یقیناً اُس کے استقبال کے لیے۔

تمہارا پہلا دن ہے تو سوچا کچھ اسپیشل کیا جائے اپنی چپل اُتار دو باقی کے راستہ تمہیں پھولوں پہ قدم رکھ کر طے کرنا ہے اور اب تم یہ نقاب پہ ہٹا سکتی ہو۔دلاور خان اُس کو اپنے ساتھ لگائے مسکرا کر بولے اُن کا چہرہ خوشی کے مارے چمک رہا تھا۔

اب کیا نا محرم مرد میرے اُپر پھولوں کی برسات کرینگے ؟آروش نے دل میں سوچا اُس کے چہرے پہ ناپسندیدگی کے تاثرات اُبھرے تھے جو نقاب ہونے کی صورت میں کوئی دیکھ نہ پایا

مجھے پھولوں سے الرجی ہے آپ پلیز اِن سب سے کہے یہاں سے جائے۔آروش نے سنجیدگی سے کہا تو دلاور خان کی مسکراہٹ پھیکی ہوئی۔

سوری بیٹا مجھے معلوم نہیں تھا۔دلاور خان نے بلاوجہ شرمندہ ہوئے انہوں نے نیچے دیکھا جہاں لائن سے پھول بچھے ہوئے تھے پھر اُن سب ملازموں کو اِشارے سے جانے کا کہا

اندر آؤ۔دلاور خان اُس کا ہاتھ پکڑے اندر آئے۔آروش نے ایک چور نگاہ آس پاس ڈالی کسی کو نہ پا کر اُس نے اپنا نقاب اُتارا اُس کے چہرے کو دیکھ کر دلاور خان کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی آج اُن کے چہرے پہ عجیب چمک اور باپ والی شفقت نمایاں تھی۔

ماشااللہ میری بچی تو میری سوچ اور باقی اولاد سے زیادہ پیاری ہے۔دلاور خان اُس کا ماتھا چوم کر بولے تو آروش کو بے ساختہ شہباز شاہ کی یاد آئی۔

مجھے پتا ہے تم ناراض ہو مگر میں تمہیں سب کچھ بتاؤں گا۔دلاور خان نے آروش کو خاموش دیکھا تو کہا

میرے سر میں درد ہے اگر آپ بُرا نہ مانے تو مجھے کسی کمرے کا بتائے آرام کرنا چاہتی ہوں۔آروش بس یہی بولی وہ چاہ کر بھی نارمل رویہ اختیار نہیں کر پا رہی تھی اُس کے لیے مشکل لگ رہا تھا بھلے وہ اُس کا باپ تھا مگر اُس نے ساری عمر کسی اور کو باپ دیکھا تھا کچی عمر سے لیکر جوانی کی دہلیز پہ قدم رکھنے تک

ہاں کیوں نہ تم آرام کرو مجھے تمہارے آرام کا خیال ہی نہیں آیا باپ ہوں نہ اتنے سالوں بعد اپنی بچی کو دیکھا ہے تو سمجھ نہیں آرہا کیسے ری ایکٹ کرو۔دلاور خان اُس کی بات سن کر اپنے سر پہ ہاتھ مار کر بولے تو آروش مسکرا بھی نہ پائی۔

تمہیں پہلے کچھ کھانا چاہیے سفر لمبا تھا بھوک لگی ہو گی کچھ کھالوں اُس کے بعد پین کلر لیکر آرام کرنا تمہارا کمرہ میں نے تیار کروا دیا ہے تمہیں پسند آئے گا بہت۔دلاور خان کو اُس کی بھوک کا خیال آیا تو کہا

نہیں ابھی بس مجھے آرام کرنا ہے۔آروش نے انکار کیا

اچھا ٹھیک ہے تمہارا کمرہ اُپر ہے رائٹ جا کر جو پہلا کمرہ ہے وہ تمہارے بھائی کا ہے اُس کے ساتھ والا کمرہ میں نے تمہارے لیے سیٹ کیا ہوا ہے میں لیکر چلتا ہوں تمہیں اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو کمرے میں انٹر کام موجود ہے نہیں لیفٹ سائیڈ پہ کمرہ نور کا ہے اُس کے پاس جانا۔دلاور خان نے تفصیل سے بتایا

کچن کہاں ہوتا ہے ؟اپنی بات کے جواب میں آروش کا یہ جواب سن کر دلاور خان چونکے ضرور تھے۔

کچن ؟دلاور خان کو لگا جیسے انہوں نے سُننے میں غلطی کی ہو

جی کچن مجھے اپنے کام خود کرنا اچھا لگتا ہے۔آروش نے جواب دیا

یہاں بہت ملازم ہیں تم بس حکم کرنا یہ تمہارا اپنا خود کا گھر ہے تکلف کی ضرورت نہیں۔دلاور خان نے کہا

www.novelsclubb.com

بات تکلف کی نہیں۔۔۔۔۔'آروش نے نے کہا

یہاں سیدھا جا کر ٹرن لینا وہاں کچن ہے۔دلاور خان نے ایک جانب اِشارہ کیا

تو۔۔۔۔۔۔۔"آروش نے سر اثبات میں ہلایا۔

oooooooooooooooooooooooooooo

ہیلو یمان کہاں ہو؟آروش کواُس کے کمرے میں چھوڑ آنے کے بعد دلاور خان نے "یمان 'کو کال کیے پوچھا

میں اسٹوڈیو ہوں خیریت؟ یمان نے جواب دینے کے بعد پوچھا

ہاں مجھے کال آئی ہے شوٹ پہ جانا تھا تم گھر آ سکتے ہو یہاں کوئی نہیں اور حورا کیلی ہو گی۔دلاور خان نے کہا۔

آپ نور آپی کی بات کر رہے؟ یمان کو لگا شاید اُن کو نام لینے میں غلطی ہو گئ ہے۔

نہیں یار تم بس گھر آنے کی تیار کرو ویسے بھی رات ہونے والی ہے۔دلاور خان نے عجلت دیکھائی

www.novelsclubb.com

موم کہاں ہیں؟ یمان نے اپنا سوال داغا

کراچی میں ہے بتایا جو تھا شادی میں انوائٹڈ تھے۔دلاور خان نے کہا تو بے اختیار یمان نے لب دانتوں تلے دبائے

سوری میرے مائینڈ سے نکل گیا تھا میں بس کچھ دیر تک آتا ہوں آپ اپنے شوٹ پہ جائے۔ یمان ہاتھ میں پہنی گھڑی پہ وقت دیکھ کر کہا

ٹھیک ہے جلدی۔ دلاور خان اتنا کہتے کال ڈراپ کر گئے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

آروش اپنا عبایا اُتار کر تھوڑا لیٹنے کے بعد اپنے کمرے کا جائزہ لینے لگی جو پورا پِنک کلر سے ڈیکوریٹ تھا اور وائٹ کلر کے پردے لگائے ہوئے تھے جو بہت خوبصورت لگ رہے تھے اور عام طور پہ لڑکیاں یہ کلرز زیادہ پسند کرتی تھی تبھی شاید دلاور خان نے اُس کا کمرہ اِس انداز سے تیار کروایا تھا مگر آروش کو پرپل کلر پسند تھا حویلی میں اُس کا کمرہ سب سے بڑا اور خوبصورت پرپل کلر سے سیٹ کیا ہوا تھا ویسے تو حویلی میں سب کمرے ایک سے بڑھ کر ایک تھے مگر آروش کا کمرہ سب سے خاص تھا۔

www.novelsclubb.com

اچھا ہے مگر میرا حویلی میں موجود زیادہ پیارا کمرہ ہے۔ آروش بیڈ شیٹ کی سطح پہ ہاتھ پھیرتی بڑبڑائی "اُس کی نظر وال کلاک پہ پڑی جہاں رات کے دس بجے کا وقت ہو رہا تھا۔

حویلی میں سب اِس وقت رات کا کھانا کھا رہے ہوگے۔ وقت دیکھ کر آروش کو خیال آیا

حریم دوائی کھا کر سوئی ہو گی بھی کے نہیں۔آروش کے ذہن میں مختلف قسم کے خیالات آنے لگے۔

میں اپنے لیے چائے بناتی ہوں نیند تو ویسے نہیں آنی۔آروش کچھ سوچتی بیڈ سے اُٹھ کھڑی "دلاور خان نے جیسا اُس کو بتایا تھا وہ وہاں آئی تو بڑا سا کچن اُس کے سامنے تھا۔

حیرت ہے لائیٹ آن ہے لگتا ہے رات کے وقت لائیٹ آف نہیں کرتے۔آروش نے کچن کی لائیٹس آن دیکھی تو اپنا ٹکا لگایا۔'پھر چلتی ہوئی فریج کی جانب آئی تاکہ دودھ نکال سکے مگر سامنے والی فریج بہت مختلف تھی اُس نے پہلی بار ایسی دیکھی تو تبھی اُس کو سمجھ نہیں آیا فریج کو کھولا کیسے جائے؟

فریج۔۔۔۔فریج ہوتی انسان عام بھی تو لے سکتا ہے مقصد تو صرف کولنگ کا ہوتا ہے نہ تو ایسی شو آف کرنے لیے عجیب و غریب فریج لینے کی کیا ضرورت جو دوسرا انسان یہ سمجھ نہ پائے کے فریج کو کھولا کیسے جائے؟آروش کو بہت دیر تک سمجھ نہیں آیا تو تپ کر بڑبڑائی۔""چاہے حویلی میں لیٹیسٹ چیزیں موجود ہوتی تھی اُس کو ہر چیز کا پتا ہوتا تھا مگر یہاں کی ہر چیز اُس کو عجیب لگ رہی تھی اگر وہ تھوڑا ٹھیک سے غور کرتی تو اُس کو معلوم

ہوتا شازل کے اسلام آباد والے فلیٹ میں بھی ایسی فریج موجود تھی جس کو وہ آسانی سے کھول اور بند بھی کر چکی تھی۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooo

یمان گھر آیا تھا تو اُس کو بہت دیر ہو چکی تھی "وجہ "ٹریفک کا ہونا تھا دوسری بات اُس کو بھوک بھی لگی ہوئی تھی اپنے لیے کچھ آرڈر کرنے کا سوچ کر وہ اُپر کی جانب جا رہا تھا جب اُس کو کچھ غیر معمولی سا محسوس ہوا اُس نے گردن پیچھے کی جانب موڑی تو کچن کی لائیٹس آن نظر آئی جو کی اُس کے لیے حیرانکن بات تھی۔

اِس وقت کون ہو گا کچن میں ؟ یمان اپنی ڈاڑھی میں ہاتھ پھیرتا پر سوچ انداز میں بڑبڑایا

اگر نور آپی ہیں تو اُن سے کہتا ہوں کچھ کھیلا دے۔ نور کا خیال جیسے ہی یمان کو آیا اُس نے اپنے قدم کچن کی طرف بڑھائے جہاں اُس کو آروش کی پشت نظر آئی

نور آپی آپ ہیں ؟ یمان نے آروش کی پشت کو دیکھا تو پیچھے سے آواز لگائی اُس کو لگا شاید نور ہو جب کی وہ یہ بات جانتا تھا نور ہیلدی اور لمبے قدم کی تھی مگر اِس وقت اِن چیزوں پہ غور کون کر رہا تھا دوسری طرف وہ جو اپنے دھیان میں مگن تھی جانی پہچانی مرادنہ آواز پہ اُس کا

دل اُچھل کر حلق میں آیا تھا وہ بے ساختہ پلٹی تھی یمان کی نظریں جو سامنے ہی تھی آروش کے پلٹنے پہ اُس کا دل زور سے دھڑکا تھا جیسے پسلیاں توڑ کر ابھی باہر آجائے گا' دوسری طرف آروش کا حال بھی اُس سے زیادہ مختلف نہیں تھی اُس کی شہد رنگ آنکھیں حیرت اور بے یقینی کے مارے پوری کُھلی کی کُھلی رہ گئی تھی وہ جو ہمیشہ اپنا چہرہ ہر ایک سے چُھپاتی تھی اُس کو آج یہ بھی خیال نہیں آیا تھا کے اُس کو حجاب تو تھا مگر چہرے پہ نقاب نہیں تھا مگر یمان کی نظریں اُس کے چہرے سے کسی بھی نقش دیکھنے کے بجائے آنکھوں پہ ٹکی ہوئی تھی جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو کے ہاں سچ ہے یا محض اُس کی آنکھوں کا دھوکہ۔

آپ؟ یمان کچھ توقع کے بعد بولنے کے قابل ہوا آروش کو اپنے اتنے پاس دیکھ کر اُس کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے اُس نے تو خواب میں بھی آروش کو بنا حجاب یا نقاب کے دیکھنے کا نہیں سوچا تھا مگر آج وہ حقیقت بن کر یوں اُس کے سامنے تھی تو یمان کی نظر خود بخود احتراماً جُھک گئی۔ایک منٹ کے حصے میں اُس نے خود کو ہزار بار ملامت کی تھی چاہے اِس وقت آروش کو خیال نہیں آیا تھا مگر اُس کو تو چاہیے تھا نہ کے وہ اپنی محبت اپنے عشق کے پردے کا خیال رکھتا چاہے اُس نے اِس وقت کا حد سے زیادہ بے صبری سے انتظار کیا تھا مگر بنا کسی پاک رشتے کے اُس کے اندر کبھی یہ خواہش نہیں ہوئی تھی کے وہ آروش کا چہرہ

دیکھتا اُس کی محبت پاک تھی اُس میں کسی بھی چیز کی حوس نہ تھی خوبصورتی کی نہ جسم کی۔۔اُس کو بس آروش شاہ چاہیے تھی جس کو اُس نے تب سے چاہا تھا جب وہ "محبت" کے "م" سے بھی پوری طرح سے ناواقف تھا۔

آروش جو حیرت سے گنگ کھڑی تھی یمان کے "آپ" کہنے پہ اُس کی حیرانگی میں اضافہ ہوا تھا تو کیا وہ اُس کو آج بھی یاد تھی مگر "کیوں" کیسے اُس کو پہچان بھی کیسے لیا۔اُس کی نظر یمان کی جُھکی نظروں پہ پڑی تو اُس کو یکدم خیال آیا وہ بے نقاب کھڑی ہے وہ بنا کچھ کہتی تیزی سے کچن سے باہر نکلتی بھاگتی اپنے کمرے کی جانب گئ۔یمان کی ڈھرکن اُس کے اتنا پاس آنے کے بعد دور جانے پہ تیزی سے دھڑکی ضرور تھی اُس کے اندر کا نظام درھم برھم ہو گیا تھا اُس کو امید تھی ایک دن سامنا ضرور ہو گا مگر یوں ہو گا یہ نہیں تھا پتا۔وہ جانتا تھا جب آروش شاہ اُس کے سامنے آئے گی تو وہ اپنے ہوش ضرور کھو بیٹھے گا مگر یوں اُس کی حالت غیر ہو جائے گی اِس طرح سے رونگھٹے کھڑے ہو گے یہ اُس کو نہیں تھا پتا۔ اُس کو ایک جگہ کھڑا ہوئے جانے کتنا وقت بیت گیا تھا اُس کے وجود میں ہلکی سی بھی جنبش نہیں ہوئی تھی اسٹل ہو کر کھڑا ہو گیا تھا جیسے خود کوئی مجسمہ ہو کچھ اور دیر گزری پھر یمان کی حیرت آہستہ آہستہ دور ہوتی جا رہی تھی بھینچے ہوئے ہونٹوں پہ خوبصورت مسکراہٹ

نے احاطہ کیا تھا پھر یمان مستقیم کی مسکراہٹ گہری سے گہری ہوتی جا رہی تھی آج اُس کے ڈمپل کھل کر سامنے آئے تھے چہرے پہ عجیب سی رونق در آئی تھی جس وجہ سے اُس کی وجیہہ شخصیت میں مزید نکھار آیا تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 51

کیا وہ سچ میں تھی؟ یا میرا وہم تھا؟ یمان کچھ بولنے کے قابل ہوا بھی تو یہی بول پایا۔

وہ سچ میں تھی مگر یہاں کیسے اور کیا میں اُن کو یاد تھا؟ یمان کچن سے باہر دیکھتا خود سے تانے بانے جوڑنے لگا۔

www.novelsclubb.com

پہچانہ تبھی تو ایسے بھاگی۔ یمان کو ہنسی آئی وہ کچن سے نکلتا اُپر کی جانب آیا تو اپنے کمرے میں کا دروازہ کھولنے والا تھا جب نظر اپنے پاس والے کمرے پہ پڑی جو آج کھلا ہوا تھا ورنہ اکثر اُس نے بند دیکھا تھا

تو کیا وہ میرے پاس والے کمرے میں قیام پزیر ہیں؟ یمان نے دور کی کوڑی پھینکی اپنے کمرے کے دروازے سے ہٹتا چلتا ہوا اُس کے کمرے کے دروازہ کے پاس پہنچا۔اُس نے دروازے کے پاس ہاتھ رکھ کر ابھی نوک کرنے والا تھا پھر رُک گیا

گھر میں تو ہمارے علاوہ کوئی نہیں ایسے میں کیا بات کروں گا میں اِن سے؟خوا مخواہ مجھے غلط سمجھ لے تو؟ یمان نے اپنے ہونٹ بے دردی سے کُچلے یہ اُس کی بچپن کی عادت تھی خود سے بڑبڑانے کی ساتھ میں ہونٹ دانتوں تلے دبانے کی۔

لیکن وہ یہاں کیسے کیوں یہ سولات مجھے بے چین کر دینگے اور ابھی کوئی ہے بھی نہیں تو ساری رات کیسے کٹے گی؟ یمان کا پریشانی سے بُرا حال تھا اُس کو سب کچھ جاننے کی جلدی تھی۔

وہ یہاں کیسے کیوں ہے کو رہنے دیتے ہیں اور وہ میرے پاس ہیں میں نے اُن کو دیکھا اِس بات کی خوشی مناتے ہیں۔ یمان نے بہت وقت بعد عقل کی بات سوچی۔

چل یمان اب صبح ہونے کا ویٹ کر کیونکہ یہ راز تو تب ہی کھل سکتا ہے۔ یمان کمرے میں آکر بیڈ پہ گرنے والے انداز میں لیٹ کر جیسے ہی آنکھوں کو بند کیا تو چھن سے آروش کا حیرانی سے بھرا خوبصورت چہرہ آیا جس پہ اُس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

آنکھیں تو خوبصورت ہے مگر محترمہ خود بھی پیاری ہے ایویں تو میں اُن کو گرویدہ نہیں بنا خیر پیاری نہ بھی ہوتی تو میں نے اُن سے ہی عشق کرنا تھا۔ یمان خود سے کہتا اپنی آنکھوں کو زور سے میچ گیا۔

oooooooooooooooooooooooooo

آروش کمرے میں آتی اپنی سانسیں بحال کرنے لگی اُس کو یقین نہیں آرہا تھا اُس نے اتنے سالوں بعد یمان کو دیکھا تھا اُس سب سے جو زیادہ بات اُس کو حیرانگی میں مبتلا کر رہی تھی وہ یہ تھی آخر یمان نے اُس کو پہچان کیسے لیا؟

وہ یہاں کیا کر رہا ہے؟ آروش کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہلتی بڑبڑائی۔

تمہارا کمرہ اُپر ہے رائٹ جا کر جو پہلا کمرہ ہے وہ تمہارے بھائی کا ہے اُس کے ساتھ والا کمرہ میں نے تمہارے لیے سیٹ کیا ہوا۔

توں یہ اُن کا اشارہ اِس کی جانب تھا یہ ہے میرا بھائی؟ آروش کے کانوں میں دلاور خان کے الفاظ گونجے تو بے تُکی سوچے اُس کے گرد منڈلانے لگی۔

نہیں یہ تو نہیں اُس کا گھر تو کراچی میں تھا نہ۔ آروش نے اپنی سوچ کی نفی کی۔

میری بلا سے وہ جہاں بھی ہو میں کیوں اُس کو اپنے سر پہ سوار کر رہی ہو مہمان ہو سکتا ہے کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ آروش خود کو ڈپٹنے کے بعد بھی یمان کو سوچنے لگی اُس کا دل عجیب خوف کے احساس سے دھڑک رہا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤

وہ ہماری بہن تھیں بابا سائیں آپ نے دوبارہ سے دھوکہ دیا ہے۔ دُرید کو اگلے دن جیسے ہی آروش کے جانے کا پتا چلا تھا وہ غصے سے بپھرا ہو گیا تھا۔ جب کی شازل بے یقین سے بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

اونچی آواز میں بات مت کرو دُرید باپ میں ہوں تمہارا تمہیں میرا باپ بننے کی ضرورت نہیں۔ شہباز شاہ کو دُرید کا انداز ایک آنکھ نہ بھایا

بابا سائیں آپ نے اچھا نہیں کیا آرو ہماری بہن تھیں آپ کیسے اُس کو کسی کے ساتھ بھی رخصت کر سکتے ہیں۔اب کی شازل غمزدہ لہجے میں اُن سے جواب طلب ہوا

وہ اُس کا باپ تھا اگر میں نے جانے دیا تو کچھ سوچ کر ہی جانے دیا ہو گا۔ شہباز شاہ تنگ آ کر بولے

مجھے نہیں پتا آپ نے کیا اور کیوں سوچا؟ مگر بات یہ ہے آپ نے ہمیں دھوکے سے اپنے کاموں میں اُلجھا کر آروش کو بھیج دیا۔دُرید نے ناگواری سے کہا

کوئی دھوکہ نہیں دیا تھا اب جاؤ دونوں۔ شہباز شاہ نے جانے کا اِشارہ کیا

بابا سائیں میں آرو واپس لاؤں گا اگر آپ یہاں اُس کو حویلی میں نہیں رکھ سکتے تو کوئی بات نہیں میں اپنے گھر لیکر جاؤں گا۔شازل کا انداز بے لچک تھا

پاگلوں والی باتیں کرنے کی ضروری نہیں آروش اپنے ماں باپ بہنوں کے پاس ہے اِس لیے کسی کو بھی اُس کو پریشان کرنے کی ضرورت نہیں اور کوئی تب تک اُس سے نہیں ملے گا جب تک آروش اپنے ماں باپ کے ساتھ ٹھیک نہیں ہو جاتی۔ شہباز شاہ نے سخت رویہ اختیار کیا۔

وہ کبھی اُن لوگوں کے ساتھ ٹھیک نہیں ہو گی آپ یہ بات سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کر رہے کہاں گی آپ کی وہ محبت جو اپنی بیٹی سے کرتے تھے مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا آپ نے اُس کو جانے کیسے دیا آپ کوئی بھی بہانا کر کے اپنے دوست کو ٹال سکتے تھے مگر آپ نے ایسا نہیں کیا وہ اتنے سالوں بعد آیا اور آپ نے آروش کو اُس کے ساتھ جانے دیا پتا نہیں وہ کیسے ہو گی؟ اُن کے گھر کا ماحول کیسا ہو گا؟ آروش کیسے ایڈجسٹ کر پائے گی؟ اُس کو تو اپنے کمرے کے علاوہ کہیں سکون بھی نہیں آتا۔ شازل یہاں سے وہاں چکر لگاتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر پریشانی کے عالم میں بولتا گیا۔

سکون کا سانس تم لو جہاں وہ اِس وقت موجود ہے وہ اُس کے والدین کا گھر ہے بلکل ایسا ہی ماحول ہے جیسا یہاں ہے۔ شہباز شاہ نے ایک نظر اُس کے پریشان چہرے پہ ڈال کر کہا

سیریسلی اگر اُن کا ماحول ہماری حویلی جیسا ہوتا تو پچیس سال پہلے وہ اپنی بیٹی آپ کو نہ دیتے پالنے کے لیے بلکہ خود اُس کی کفالت کرتے جانے کیسا باپ تھا۔۔۔ جو اپنی بیٹی کے لیے آواز نہ اُٹھا پایا۔ دُرید اُن کی بات سن کر دانت پیس کر بولا۔

تم دونوں حد سے بڑھ رہے ہو۔ شہباز شاہ کا دل چاہا دونوں کے منہ پہ تھپڑ مار دے۔

ہمیں تھپڑ مار کر اپنا شوق بھی پورا کر لے مگر ہمیں اپنی بہن چاہیے۔ شازل نے جیسے اُن کو اندر تک جانچ لیا۔

اپنی بیوی کے پاس جاؤ۔ شہباز شاہ نے اُس کو گھورا

یہ سیریس میٹر ہے بابا سائیں آپ نے ایسا کیوں کیا؟ دُرید کی سوئی ایک ہی بات پہ اٹکی ہوئی تھی۔

میں جانتا ہوں تم دونوں کی آروش سے محبت تم دونوں کو پتا چلتا تو اُس کو جانے نہ دیتے اور آروش تم دونوں کی ایسی حالت دیکھتی تو وہ کمزور پڑ جاتی کبھی نہ جاتی تبھی میں نے ایسا کیا سن لیا جواب اب ہو گی تسلی۔ شہباز شاہ نے سنجیدگی سے کہا

نہیں ہوئی تسلی اور تب نہیں ہو گی جب آپ آرو کو واپس لائینگے۔ شازل نے اُن کی بات سے انحراف کیا

www.novelsclubb.com

تم آج میرے ہاتھوں سے مار کھاؤ گے شازل باپ بننے والے ہو اُس کا لحاظ کرو ایسا نہ ہو میں تمہاری اولاد کے سامنے دُھلائی کرو۔ شہباز شاہ کی بات پہ شازل کا منہ حیرت سے کھلا تھا

میں آپ کو آپ کے اِن عظیم خیالوں اِرادو میں کبھی کامیاب ہونے نہیں دوں گا اور یہ کیا بات ہوئی باپ بننے والے ہو تو کیا کرو گو نگا بن جاؤ۔ شازل ایک سانس میں بولا

اپنی توں توں میں میں بند کرو۔ شہباز شاہ نے ڈپٹا۔ جب کی دُرید ایک تاسف بھری نگاہ اُن دونوں پہ ڈال کر چلا گیا۔

میں خود یہاں سے چلا جاتا ہوں مگر ایک بات میں آپ کو بتا دوں سخت قسم کا ناراض ہوں میں۔ شازل بھی جاتے وقت اُن کو جتا گیا

ایک سے بڑھ کر ایک نکمی نالائق بیٹے میرے ہی ہونے تھے۔ شہباز شاہ نے دونوں کے جانے کے بعد اپنا سر پکڑ لیا۔

oooooooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

شازل پریشان ہیں آپ؟ ماہی نے شازل کو کمرے میں آتا دیکھا تو فکر مندی سے اُس کی جانب دیکھا۔

مجھے کیا پریشان نہیں ہونا چاہیے آرو میری بہب تھی وہ یہاں سے کل چلی گئی اور مجھے اب پتا چل رہا ہے۔ شازل نے افسوس سے کہا

میں جانتی ہوں آپ بہت افسردہ ہیں مگر یہ تو ہونا تھا نہ وہ کب تک یہاں رہتی آروش نے ساری حقیقت جان لی تھی اُس کو ماں باپ کے پاس تو جانا تھا نہ۔ماہی شازل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتی ہوئی بولی۔

اُس کو نہیں جانا چاہیے تھا مجھے بہت غصہ ہے خود پہ سب پہ۔شازل بس یہی بولا

غصہ بے وجہ ہے آپ کو چاہیے بس اُس کے لیے دعا کرے کے وہ یہ حقیقت جلدی سے قبول کر لے۔ماہی نے اُس کو سمجھایا

ہمم خیر تم کھڑی کیوں ہو بیٹھو۔شازل کو اچانک خیال آیا تو جلدی سے اُس کو بیٹھنے میں مدد کی۔

آپ اپنی پریشانی دور کرے اور میں ٹھیک ہوں۔ماہی نے مسکرا کر کہا

www.novelsclubb.com

نظر آرہا ہے ماشااللہ سے دن بدن گول مٹول ہوتی جارہی ہو۔شازل اپنی جون میں آتا شرارت سے اُسکو دیکھ کر بولا

آپ پریشان اچھے تھے۔ماہی شازل کی بات پہ بدمزہ ہوتی بولی

ہاہاہاہاہا بہت بُری بیوی ہوا اچھی بیویاں شوہروں کو پریشان دیکھ کر خود بھی رونے لگ جاتی ہیں اور ایک تم ہو۔ شازل اُس کی بات پہ قہقہہ لگاتا ہوا بولا۔

شوہر اگر آپ جیسے ہو تو مجھ جیسی بیویاں شکر ادا کرتی ہو گی۔ ماہی دانت پیس کر کہتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

کہاں جا رہی ہو بیٹھو یہی اگر کہی گر ور گی تو کون اُٹھائے گا مجھے میں تو اتنی طاقت نہیں دوسرا کرین آنے میں بھی وقت لگ جائے گا۔ شازل نے اُس کو باہر جاتا دیکھا تو اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھائے شریر لہجے میں کہا۔

میں اگر بُری بیوی ہوں تو آپ بھی کوئی اچھے شوہر نہیں۔ ماہی اُس کے ساتھ بیٹھ کر منہ بنا کر بولی

اب جیسے کو تیسا ملتا ہے۔ شازل ہنکارہ بھر کر بولا تو ماہی روہانسی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

جب سے کیا ہے دلبر

میں نے دیدار تیرا

ہر پل مجھے رہتا ہے

بس انتظار تیرا

!!!!!!!!!!!کوئی جادوں

ہاں کوئی جادوں

بار بار ہونے!!!!!!لگا ہے

مجھے کو تیرا انتظار ہونے لگا ہے

کہتے ہیں میرے یار

یمان۔

www.novelsclubb.com

یمان جو صبح سویرے اپنے کمرے سے نکلتا سیڑھیاں اُتر رہا تھا ساتھ میں خوشگوار موڈ میں گانا گاتا جا رہا تھا تو ہال میں بیٹھے دلاور خان نے اُس کو ایسے دیکھا تو پُکارا

یس ڈیڈ۔ یمان جو کچن میں جانے والا تھا دلاور خان کی آواز پہ اُن کی جانب متوجہ ہوا۔

خیریت ہے؟دلاور خان نے بغور اُس کا جائزہ لیے پوچھا جو آج روز معمول سے زیادہ تیار تھا یا ان کو ایسا لگ رہا تھا۔

جی سب ٹھیک ہے پر آپ کیوں؟ایسے پوچھ رہے ہیں۔یمان نے اپنے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ سجا کر بولا تو دلاور خان کو غش آتے آتے رہ گیا ایسا اتنے سالوں میں پہلی بار ہوا تھا جو یمان اتنا خوش اور بات پہ بات مسکرا رہا تھا۔

تم آج ضرورت سے زیادہ خوش نظر آرہے ہو ماشااللہ اچھی بات ہے مگر وجہ سمجھ نہیں آرہی تمہاری اِس خوبصورت مسکراہٹ کی۔دلاور خان نے صاف گوئی سے کہا تو یمان اپنے اپنے سلکی بالوں میں ہاتھ پھیرتا قہقہہ لگانے لگا تو دلاور خان کو سمجھ نہیں آیا انہوں نے ایسا بھی کیا لطیفہ سُنا دیا۔

کیا آپ کو میری مسکراہٹ پسند نہیں آرہی؟یمان مصنوعی افسوس سے بولا

بلکل پسند آرہی ہے بلکہ میری تو سالوں سے یہ حسرت تھی تمہیں یوں خوش باش دیکھنا۔دلاور خان نے جلدی سے کہا

اچھا ڈیڈ میری چھوڑے یہ بتائے کیا گھر میں کوئی مہمان آیا ہے ہمارے؟ یمان اپنے مطلب کی بات پہ آیا جو کل رات سے اُس کو بے چین کیے ہوئی تھی۔

کیا تم نے حور کو دیکھا؟ دلاور خان نے مسکرا کر پوچھا

حور کو تو نہیں پری کو ضرور دیکھا۔ یمان کی آنکھوں کے پردے میں آروش کا سراپا لہرایا تو اُس کے منہ سے بے ساختہ پھسلا

مطلب؟ دلاور خان ناسمجھی سے اُس کو دیکھنے لگے

وہ میرا مطلب میں پوچھ رہا تھا کون حور؟ یمان گڑبڑا کر بولا

حور میری بیٹی تمہیں بتایا تھا نہ میں اُس کو لینے جا رہا ہوں پھر یہ بھی رات بتایا تھا حور اکیلی ہے تم جلدی آجانا۔ دلاور خان پرجوش لہجے میں اُس کو بتانے لگے۔

www.novelsclubb.com

کیوں دوبارہ ہارٹ اٹیک دلوانا چاہتے ہیں ڈیڈ۔ یمان اپنی گردن پہ ہاتھ پھیرتا بڑبڑایا۔۔۔اُس کی سوئی بس "بیٹی" لفظ پہ اٹک گئی تھی۔

کیا بڑبڑائے ہو زور سے کہو تا کہ میں بھی تو سُنوں۔دلاور خان نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر کہا

وہ کون بیٹی ہے آپ کی جن کی آنکھیں شہد ہیں؟ یمان فورن سے اُن کے پاس آتا بے چینی سے پوچھنے لگا اُس کا رواں رواں کان بن گیا تھا۔

ہاں حور کل تم اُس سے ملے؟ دلاور خان اپنی خوشی میں یمان کی بے چینی محسوس ہی نہیں کر پائے جو اُس کے چہرے پہ صاف عیاں تھی۔

مگر اُنہوں نے تو اپنا نام سیدہ آروش شاہ بتایا تھا۔یمان سامنے کی جانب اپنا رخ کیے ایک چور نگاہ دلاور خان پہ ڈالی۔

ہمم بس میں لاچار باپ نہ بنتا تو آج میری بیٹی خود کو خان خاندں کا کہلواتی شاہ خاندان کا نہیں۔دلاور خان افسوس بھرے لہجے میں بولے تو یمان کے ماتھے پہ نا سمجھی والی لکیریں اُبھری

میں سمجھا نہیں؟ یمان پوری طرح سے دلاور خان کی جانب متوجہ ہوا

تمہیں سب کچھ تو بتایا ہوا ہے میری پانچویں بیٹی میرے دوست کے پاس ہے وہ حور آروش ہے میری بیٹی جواب میرے پاس رہے گی۔دلاور خان نے مسکرا کر بتایا تو یمان کی آنکھیں بے یقینی سے پوری طرح کُھلی کی کُھلی رہ گئ

آپ مذاق کر رہے ہیں؟ یمان بس یہی بول پایا

میں کیوں تم سے مذاق کروں گا کیا وہ تمہیں میری بیٹی نہیں لگی؟ دلاور خان بُرا مان گئے

مگر وہ تو۔ یمان اتنا کہتا خاموش ہو گیا

میرا دوست سید تھا اِس لیے حور بھی خود کو سیدہ بتا رہی مگر وہ سیدہ نہیں ہے میری بیٹی ہے اُس کی رگوں میں سید زادے کا خون نہیں پٹھانوں کا خون ہے۔دلاور خان نے اُس کی آدھی بات کا مطلب اخذ کیے بتایا تو یمان کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا ری ایکشن دے اپنا۔۔۔سالوں پہلے جس وجہ کے طور پہ اُس کی محبت کو ٹھکرایا گیا تھا اصل میں وہ حقیقت تھی ہی نہیں۔

ایسا بھی ہوتا ہے؟ یمان سر جھٹک کر بولا

کیا مطلب؟ دلاور خان کو سمجھ نہیں آیا

میرا مطلب اگر وہ آپ کی بیٹی ہے مگر پرورش تو کہیں اور سے پائی ہیں تو کیا انہوں نے اتنے سالوں بعد جس کو باپ مانا جس خاندان کا طور اطوار قبول کیا تھا اچانک سے اگر سب بدل جائے تو کیا وہ نارمل رہی کچھ کہا نہیں ہے آپ سے شکوہ شکایت نہیں کی؟ یمان کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے تبھی یہی کہا

کل آئی ہے بہت بات چیت وغیرہ بھی نہیں ہوئی آج اُس کی ماں بھی آجائے تو کیا پتا وہ اپنا دل کھول دے۔ دلاور خان نے کہا

ناشتہ کیا ہے انہوں نے؟ یمان کو فکر ہوئی

نہیں سو رہی ہے شاید میں گیا تھا پر اُس نے دروازہ نہیں کھولا۔ دلاور نے کہا

اب تک تو اُٹھ جانا چاہیے تھا دس بج رہے ہیں پتا نہیں کل کچھ کھایا ہو گا یا نہیں۔ یمان نے اپنا لہجہ سرسری بنائے کہا

www.novelsclubb.com

میں دیکھتا ہوں۔ دلاور خان کو بھی خیال آیا تو وہ اُٹھ کھڑے ہوئے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

شہباز شاہ کمرے میں آئے تو کلثوم بیگم کو گم سم بیٹھا پایا۔

کیاہوا؟شہباز شاہ اندر داخل ہوئے استفسار ہوئے

آروش بہت اُداس ہو کر گئی ہے آپ نہ خود ملے نہ مجھے ٹھیک سے ملنے دیا جانے وہ کیا سوچ رہی ہو گی۔کلثوم بیگم نم لہجے میں بولی

مجھے میں اتنی ہمت نہیں تھی جو میں اُس کو یہاں سے جاتا ہوا دیکھتا۔شہباز شاہ سنجیدگی سے بولے کل سے وہ خود اضطرابی کیفیت کا شکار تھے۔

میں نہیں جانتی شاہ سائیں بس میرا دل اُداس ہو رہا ہے بار بار آروش کا منت بھرا التجا کرتا چہرہ آرہا ہے آپ کو پتا ہے نہ وہ کتنا پیار کرتی ہے سب سے۔کلثوم بیگم نے کہا تو انہوں نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچا

بس کچھ دنوں کی بات ہے پھر بات وغیرہ کر لینا۔شہباز شاہ نے کہا

www.novelsclubb.com

میں ملنا چاہوں گی۔کلثوم بیگم اُن کی بات سن کر بولی

ملنا ٹھیک نہیں ابھی۔شہباز شاہ نے ٹوکا تو وہ خاموش ہو گئی۔

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 52

میں اندر آسکتا ہوں؟ دلاور خان نے آروش کے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھا تو مسکرا کر پوچھا

ج جی۔ آروش جو اپنی سوچوں میں گُم تھی اُن کی آواز سن کر چونک پڑی۔

ناشتہ تیار ہے سوچا تمہیں بتادوں کل رات بھی تم نے ٹھیک سے نہیں کھایا کچھ تمہاری والدہ صاحبہ بھی آنے والی ہیں تھوڑی دیر تک۔ دلاور خان اُس کے سر پہ شفقت بھرا ہاتھ پھیر کر بولے

مجھے دراصل بابا سائیں سے بات کرنی ہے پتا نہیں انہوں نے کل رات دوائیں کھائی ہو گی بھی یا نہیں اور صبح کا ڈوز بھی دیتی ہوں اُن کو اگر وقت سے دوائیں نہ کھائے تو طبیعت بِگڑ جاتی ہے اُن کی۔۔ اگر آپ کے پاس نمبر ہے تو میری بات کروادے مجھے حریم کے بارے میں پوچھنا تھا پریگنسی کا پانچواں ماہ ہے اُس کا اور وہ کمزور ہے بہت اِس لیے اُس کی اچھی خوراک اور واک وغیرہ کا خیال میں کرتی ہوں ورنہ اُس کو تو کچھ ہوش نہیں ہوتا کے خود

سے کر لے کچھ اور کل اُس کی ڈاکٹر کے ساتھ اپائنمنٹ ہیں منتھلی چیک اپ کی شاید اب ڈاکٹر دوائی الگ کوئی دے اُس کی ڈائیٹ وغیرہ کا بتائے حریم کی رورپورٹس تک میرے پاس ہیں کسی اور کو نہیں پتا اُس کا۔۔آروش دلاور خان کی بات کے جواب میں یہ بولی اُس کو صرف اور صرف کبھی حریم کی فکر ستاتی تو کبھی شہباز شاہ کی اگر اُن دونوں سے دھیان ہٹتا تو سوچو کا رخ دُرید اور شازل کی جانب چلا جاتا

شاہ کوئی بچہ تو نہیں اور حور تمہارا والد میں ہوں اور رہی کوئی حریم تو اُس کا خیال بھی اب کوئی اور رکھ لے گا تمہیں اُس کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔دلاور خان تھوڑا سنجیدہ ہوئے اُن کو لگ رہا تھا وہ اپنی ماں یا بہن کا پوچھے گی مگر اُس کی توجہ کا مرکز حویلی والے تھے جو اُن کو بُرا لگ رہا تھا۔

میرا پیدائشی نام آروش ہے اور میں جانتی ہوں وہ کوئی بچے نہیں پر میرے بابا ہے جیسے اُن کو میری فکر ستاتی ہے ٹھیک مجھے بھی ستا رہی ہے اور وہ کوئی حریم نہیں ہے میری پھُپھو کی بیٹی ہے مجھے چھوٹی بہنوں کی طرح عزیز ہے مانا کے وہاں بہت سارے لوگ ہیں جو اُس کا خیال رکھ سکتے ہیں مگر اُس کو میری عادت ہو گئی ہے سارا کچھ مجھے پتا ہے کے کب حریم نے

کونسی دوا کھانی ہے؟کب حریم کو کھانا کھلانا چاہیے؟کب اُس کو واک کروانی ہے؟کب اُس کو آرام کرنا چاہیے؟اور میں یہ بھی جان گئی ہوں میرا خون کا رشتہ آپ کے ساتھ ہے مگر احساس؛محبت؛کا ایک مضبوط رشتہ ہے جو میرا اُن لوگوں کے ساتھ جڑا ہے میں نے اپنی زندگی کے پچیس سال وہاں گزارے ہیں جس میں میرے والد سید شہباز شاہ تھے اور اب بھی ہیں میرے دل میں اُن کے لیے محبت میں کمی نہیں آئی اور نہ آئے گی شاید باپ اور بیٹی کا رشتہ خدا نے بنایا ہی کچھ اِس طرح ہیں جو میرے والد میں بہت عیب ہونے کے باوجود میرے دل میں اُن کے لیے کینا نہیں آیا کوئی خلش پیدا نہیں ہوئی کبھی یہ خیال نہیں آیا کے کاش میرے بابا سائیں ایسے نہ ہوتے کیونکہ وہ جیسے بھی ہیں میرے بابا ہے مجھے ہر حال میں قبول ہے میری جان بستی ہے اُن میں۔میرے آئیڈیل بابا ہے آپ کو نہیں پتا میں ہر نماز کے بعد نفل ادا کرتی ہوں کسی میں اپنے بابا کی لمبی دعا مانگتی ہوں تو کسی میں اُن کے گناہوں کی معافی اور یہ کام میں تب سے کرتی ہوں جب میں نے اپنی آنکھوں سے اُن کو قتل کرتا دیکھا تھا(آروش کو وہ پل یاد آیا جب شہباز شاہ نے فراز احمد کو گولی ماری جو سیدھا اُن کے سینے میں پیوست ہوئی تھی)عام طور پہ ایسے حالات میں بچہ حراس ہو جاتا ہے اُس کو بُرے بُرے خواب آتے ہیں ڈر لگنے لگتا ہے اُس انسان سے مگر میرے ساتھ

ایسا نہیں ہوا نہ مجھے اپنے بابا سے ڈر لگا نہ میں حراس ہوئی اور نہ بُرے خوابوں نے مجھے ستایا کیونکہ میرے بابا سائیں کی محبت مجھ اِس انداز سے تھی کے کب میں اُن سے بد گمان ہو ہی نہیں پائی جتنا پیار انہوں نے مجھے دیا ہے شاید ہی کوئی باپ اپنی بیٹی کو دیتا ہو گا اُن کا میرے ساتھ خون کا رشتہ نہیں تھا یہ بات وہ جانتے تھے میں نہیں تو میں ساری حقیقت جاننے کے بعد اکثر یہ سوچتی تھی اگر میں اُن کی اپنی خود کی بیٹی تو پھر جانے وہ میرے لیے کیا کرتے ؟میرے منہ سے شاید آپ کو اُن کا ذکر بُرا لگ رہا ہو مگر میری زبان اُن کے ذکر کی عادی ہے جو میرے دل میں اُن کے لیے جگہ ہے وہ کسی کی بھی نہیں ہو سکتی میں ہر ایک چیز کے بغیر رہ سکتی ہوں مگر اپنے بابا سائیں کے بنا نہیں۔آروش کو دلاور خان کا انداز پسند نہیں آیا تھا اِس لیے جو جو منہ میں آتا گیا وہ بولتی گئی کیونکہ اُس کی آنکھوں کے سامنے بار بار شہباز شاہ کے ساتھ گزارا ہوا ہر لمحہ کسی فلم کی طرح چل رہا تھا جب کی دلاور خان دنگ سے ہو گئے تھے اُس کی شہباز شاہ سے ایسی محبت دیکھ کر جانے کیوں اُن کو اب اپنے سالوں پہلے لیے گئے فیصلے پہ پچھتاوا ہو رہا تھا۔

ٹھیک ہے میں آروش کہوں گا تمہیں اگر حور نام پسند نہیں تو اور مجھے بُرا نہیں لگے گا کیونکہ میں جانتا ہوں تم نے اپنی زندگی کا ایک حصہ وہاں گزارا ہے ساری حقیقت کو تسلیم کرنا

تمہارے لیے آسان نہیں میں نے جو سالوں پہلے فیصلہ لیا تھا اُس کے لیے تم ہم سے ناراض بھی ہو گی

میں آپ سے ناراض نہیں ہوں بلکہ میں کسی سے بھی ناراض نہیں کیونکہ اگر آپ ایسا نہ کرتے ایسا فیصلہ نہ لیتے تو میں آج جو ہوں وہ نہ ہوتی ایک بھائی کے پیار سے محروم ہوتی آپ کے فیصلے کی وجہ سے مجھے شہباز شاہ جیسا باپ ملا کلثوم شہباز شاہ جیسی ماں ملی دُرید شاہ جیسا لالہ ملا جو کبھی کبھی وقت آنے پہ باپ جیسا رول ادا کر دیتا تو کہیں شازل شاہ جیسا لالہ ملا جس سے میں کوئی بھی بات بلا جھجھک بول سکتی تھی وہ میرا لالہ بعد میں میرا ہمراز ہم زاد پہلے تھا جس سے چاہے جتنا بھی لڑ جھگڑ لو بعد میں معافی بھی وہ مانگ لیتا خود چوٹ کھا لے گا مگر اپنی بہن پہ ایک آنچ نہیں آنے دے گا مگر زندگی کے خوبصورت لمحات وہاں اُن لوگوں کے ساتھ گزرے ہیں میں آپ سے ناراض نہیں بلکہ میں آپ کی مشکور ہوں۔ آروش دلاور خان کی بات درمیان میں کاٹ کر کھوئے ہوئے لہجے میں بولی تو دلاور خان لاجواب ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

میں کوشش کروں گا تم یہاں کسی چیز کی کمی محسوس نہ ہو مگر بیٹا تمہارا اپنا گھر یہ ہے بہتر نہیں تم یہاں خود کو ایڈجسٹ کر لوں جیسے وہاں کا رنگ ڈھنگ اپنایا تھا ویسے یہاں کے اپنالوں کیونکہ حقیقت تو تمہاری یہی ہے۔دلاور خان مسکرا کر بولے۔

میں کوشش کروں گی کسی کو بھی مجھ سے شکایت نہ ہو۔آروش کچھ نارمل لہجے میں بولی

چلے پھر نیچے ؟دلاور خان نے پوچھا تو آروش نے سر اثبات میں ہلایا۔

وہ دونوں نیچے آئے تو ملازم ٹیبل پہ کھانا سیٹ کر رہے تھے میل سرونٹ کو دیکھ کر آروش نے اپنا چہرہ جلدی کور کر لیا تھا

میں اپنے کمرے میں ناشتہ کروں گی۔آروش کی بات پہ دلاور خان نے چونک کر پلٹ کر اُس کو دیکھا جس کی بس آنکھیں نظر آ رہی تھی۔

یہاں کیوں نہیں ؟اور تم نے اپنا چہرہ کیوں چُھپایا ہے ؟دلاور خان نے تعجب بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

میں پردہ کرتی ہوں آپ شاید بھول رہے میری پرورش کہاں ہوئی ہیں آپ پلیز یہاں سے ہر میل سرونٹ نکال دے اور جو بھی ہوتے ہیں ایسے میں یہاں ان کمفرٹیبل رہوں گی۔آروش نے سنجیدگی سے کہا

آروش تم سید زادی نہیں ہو اِس لیے بیٹا تمہیں اب یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں۔دلاور خان نے اُس کو سمجھانے کے غرض سے کہا تو آروش حیرت سے اُن کو دیکھنے لگی جو اُس کو پردہ کرنے سے روک رہا تھا۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟مانا کے میں سید زادی نہیں پر کیا میں اب یہ جان کر اپنا پچیس سالوں سے کیا پردہ توڑ دوں اُس کو ختم کر لوں کیونکہ اب سید زادی سے پٹھان بن گئ ہو۔آروش کے لہجے میں بے یقینی "بے بسی "اور جانے کونسے جذبات شامل تھے۔

میں فلم انڈسٹری کا مالک ہوں بیٹا ساتھ میں ایک مشہور فلم ڈائریکٹر تمہاری ماں اپنے زمانے کی ایک مشہور ماڈل رہ چکی ہیں اُن کی تو اب بھی بہت سوشل ایکٹویٹیز ہیں تمہاری بہنیں فلموں میں ایز آ ہیروئن کا رول پلے کر چکی ہیں ایسے میں تمہارا یہ سب ہمارے لیے

مشکلات کھڑی کر سکتا ہے۔دلاور خان کو سمجھ نہیں آیا وہ اپنی بات آروش کو کیسے سمجھائے۔

میرے پردے سے کسی کو یا آپ کو کیا مشکلات ہو گی؟آروش نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگی۔

لوگ عجیب عجیب باتیں کرئے گے اور ہم تمہارا تعارف کیسے کرائے گے اپنے سرکل میں موجود لوگوں سے اگر تم ایسے ہی رہی تو۔دلاور خان نے کہا

لوگوں کا کام باتیں کرنا ہے اور معذرت کے ساتھ میں آپ کے سرکل کے لوگوں کی وجہ سے خود کے لیے جہنم کا راستہ نہیں چُن سکتی میں چاہے ایک سید زادی نہیں مگر میرا تعلق تو ابھی بھی اپنے دین سے ہے میں تو مسلمان عورت ہوں نہ تو ایک مسلمان عورت کو اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم دیا ہے مجھے اُمید ہے آپ میری بات کو سمجھے گے اور پھر دوبارہ اِس بارے میں مجھ سے کوئی بات نہیں کرینگے اگر نہیں تو مجھے حویلی چھوڑ آئے۔آروش سنجیدگی سے کہتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئ۔جب کی دلاور خان کو حد درجہ پریشانی نے آگھیرا تھا۔

نوراور زوبیہ اچھے سے سمجھادینگی میں باپ تھامجھے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی اگر ماں یا بہنوں میں سے کوئی کہے گا تو خود ہی مان جائے گی۔دلاور خان کچھ سوچ کر پر سکون ہوئے۔

نجمہ۔انہوں نے ملازمہ کو آواز دی۔

جی صاحب؟ نجمہ فورن سے متوجہ ہوئی۔

اُپر آروش کے لیے اچھا سا بریک فاسٹ لیکر جاؤاور یمان کہاں ہیں؟دلاور خان ڈائینگ ٹیبل پہ بیٹھ کر بولے

میں یہاں ہوں۔ملازمہ کے کچھ کہنے سے پہلے یمان داخلی دروازے سے آتا دلاور خان سے بولا

www.novelsclubb.com

کہاں تھے؟دلاور خان نے پوچھا

کال تھی اِس لیے لان میں تھااور یہ آپ کی بیٹی کہاں ہیں؟یمان نے آس پاس گہری نظر ڈال کر اپنے لہجے کو سرسری کرنا چاہا مگر پھر بھی بے چینی صاف عیاں تھی۔

کمرے میں ہے وہاں ناشتہ کرے گی نجمہ لیکر جارہی ہے۔دلاور خان نے نجمہ کی جانب اِشارہ کیاجوایک ٹرے میں ناشتہ سیٹ کررہی تھی۔

بریڈجوس اور جیم کے بجائے پراٹھاٹھیک رہے گا کیونکہ عام طور پہ گاؤں کے رہنے والے یہی کھاتے ہیں۔یمان نے ٹرے میں ہلکہ پُلکہ سادیکھاتو کہے بِنانہ رہ پایاجب کی اُس کی بات پہ دلاور خان حیرت سے یمان کودیکھنے لگے جس کی فکرمند نظریں ٹرے میں تھی جو آروش کے لیے تیار ہورہی تھی۔

تمہیں کیسے پتاآروش گاؤں میں رہتی تھی؟۔دلاور خان کے سوال پہ یمان کی سِٹی گم ہوئی تھی۔

کیامطلب کیسے پتاآپ نے خود تو بتایا تھاوہ گاؤں میں رہتی ہے اب یوں مجھے مشکوک نظروں سے نہ دیکھے آپ نے خود ہی بتایا تھاورنہ میرے پاس کوئی غیبی علم تھوڑی ہے۔یمان گڑبڑاکر جلدی سے وضاحت دیتے بولا

مجھے توایسا کچھ یاد نہیں میں نے توگاؤں کالفظ استعمال ہی نہیں کیا تھا۔دلاور خان اپنے دماغ پہ زور دیئے بولے

آپ کی غلطی نہیں بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ باتیں بھول جانا عام بات ہے اِس لیے ڈونٹ وری۔ یمان سارا کچھ اُن کی عمر پہ ڈالتا جوس کا جگ اُٹھائے گلاس میں جوس انڈیلتا ٹرے میں رکھ کر ملازمہ کو اُپر جانے کا اِشارہ دینے لگا۔ جب کی دلاور خان یمان کو گھورنے میں مصروف تھے ایسا پہلی بار ہوا تھا جو کسی نے اُن کو عمر کا طعنہ دیا ہو اور وہ یمان نے یہ بات اُن کے لیے ناقابلِ قبول تھی تبھی وہ یہ محسوس نہیں کر پائے یمان آروش کے لیے کتنے بریڈز جمع کر تا ٹرے میں رکھ چُکا ہے اُس کے لیے حیران بس نجمہ ہو رہی تھی اُس نے بے ساختہ اپنا تھوک نگلا۔

صاحب ایک دو بریڈ ٹھیک ہے وہ اتنی سمارٹ اور گوری چِٹی ہے مجھے نہیں لگتا اتنا کچھ کھاتی ہو گی پراٹھا بھی آپ بول رہے ورنہ انہوں نے ایسا کچھ نہیں کہا بڑے صاحب کو۔ نجمہ نے جلدی سے ٹرے یمان کی پہنچ سے دور کیا جو ٹیبل پہ سارا کچھ ایک ٹرے میں رکھنے کے در پہ تھا۔

تمہیں بڑا پتا ہے۔ یمان نے آنکھیں چُھوٹی کیے اُس کو گھورا تو وہ گڑبڑائی اُس نے پہلی بار یمان کا ایسا انداز دیکھا تھا۔

اِسے چھوڑو میری طرف دیکھو کیا کہا میں بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں؟ بیٹا جی پٹھان کبھی بوڑھے نہیں ہوتے۔ دلاور خان نے یمان کا دھیان اپنی جانب کیا تو نجمہ فورن وہاں سے کھسک گئی۔

آئے واز جسٹ کڈنگ۔ یمان جوس کا گلاس منہ کے پاس کرتا جلدی سے بولا

بھئی مجھے ایسا مذاق پسند نہیں۔ دلاور خان نے ہاتھ اُپر کیے کہا

اچھی بات ہے۔ یمان نے جیسے جان چُھڑائی

oooooooooooooooooooo

ذات بدل گئی" ماں باپ بدل گئے "گھر بدل گیا" اب میں اپنا حُلیہ بھی بدل دوں کبھی نہیں میں نے بہت کمپرومائز کر لیا مگر اپنے پردے پہ بلکل کوئی کمپرومائز نہیں۔ آروش جب سے کمرے میں آئی تھی بڑبڑانے میں مصروف تھی تبھی دروازہ نوک ہوا

کون ہے؟ آروش نے کوفت بھری نظروں سے دروازے کو دیکھا

میں ہوں نجمہ آپ کے لیے ناشتہ لائی ہوں۔دروازے کے پار کھڑی نجمہ نے بتایا تواُس کی بھوک چمک اُٹھی تھی کل کا سارا دن اُس نے کچھ نہیں کھایا تھا جس وجہ سے اب زور کی بھوک نے اُس کو ستایا تھا۔

آجاؤ۔آروش نے اِجازت دی۔

یہ آپ کا ناشتہ۔ نجمہ نے مسکرا کر ناشتے کی ٹرے کمرے میں موجود شیشے کی ٹیبل پہ رکھی تو آروش کی نظر ٹیبل پہ پڑی تو ماتھے پہ بل نمایاں ہوئے

یہ کیا ہے؟آروش بریڈ کو عجیب نظروں سے دیکھ کر نجمہ سے بولی

بریڈ ہے جی۔ نجمہ نے پر جوش آواز میں بتایا تو آروش نے اُس کو گھورا

مجھے بھی نظر آرہا ہے مگر میں ناشتہ اتنا ہلکہ نہیں کرتی مجھے بھوک لگی ہے میرے لیے دیسی گیھ سے پراٹھا بناؤ دو تین۔آروش بریڈ ٹرے میں واپس رکھتی نجمہ سے بولی جس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئ تھی۔

دو تین پراٹھے وہ بھی دیسی گیھ کے ساتھ؟؟ نجمہ پورا منہ کھول کر کہتی ساتھ میں ہاتھ کی انگلیوں کو بھی اِشارہ کرنے لگی۔

ہاں کیوں؟ کیا گھر میں آٹا نہیں یا گیھ ختم ہے؟ آروش کو اُس کا اتنا حیران ہونا سمجھ نہیں آیا

آٹا تو بہت ہے جی مگر آپ دیسی گیھ والے پراٹھے نہ کھاؤ موٹی ہو جائے گی اور آجکل اچھے رشتے سلم و سمارٹ لڑکیوں کے لیے آتے ہیں۔ نجمہ نے اپنے مفت مشورے سے اُس کو نوازہ تو آروش نے اپنی آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھورا جیسے کچھ دیر قبل یمان نے گھورا تھا۔

میں بچپن سے یہی کھاتی آئی ہوں اور ایسی ہی ہوں تم شہری لوگوں کو کیا پتا دیسی گیھ کے فوائد۔ آروش سر جھٹک کر کہتی بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

وہ جی اصل بات یہ ہے کے یہاں دیسی گیھ نہیں۔ نجمہ گڑبڑا کر بولی

دیسی گیھ نہیں؟ آروش نے کنفرم کرنا چاہا

ہو گا جی کیوں نہیں ہو گا میں کچن میں دیکھتی ہوں۔ نجمہ اتنا کہتی کمرے سے باہر جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

سُنو یہ ٹرے واپس لے جاؤ مجھے نہیں کھانا روکھا سوکھا سا بریڈ۔ آروش منہ کے زاویئے بگاڑ کر بولی

رو کھاسو کھا کہاں ہیں جوس کا گلاس ہے اور جیم بھی تو ہے۔ نجمہ نے فورن سے کہا تو آروش تپ اُٹھی۔

تم لیکر اِسے۔ آروش نے بیزاری سے کہا

جی بہتر۔ نجمہ اتنا کہتی فورن ٹرے لیتی باہر نکلی۔

افففف یااللہ مجھے صبر دے مجھے نہیں رہنا یہاں عجیب لوگ ہے لنچ کے وقت ناشتہ کر رہے ہیں اور پتا نہیں لنچ کب تیار ہوتا ہو گا اِن کا۔ نجمہ کے جانے کے بعد آروش بڑبڑائی۔

oooooooooooooooooooooooooo

کیا ہوا؟ آروش نے کچھ نہیں کھایا؟ دلاور خان نے اُس کو ایسے واپس آتا دیکھا تو پوچھا یمان بھی اپنا کھانا بھول کر اُس کو دیکھ رہا تھا۔

وہ صاحب جی انہوں نے کہا مجھے دو تین دیسی گیھ والے پراٹھے کھانے ہیں میں یہ سب نہیں کھاتی ناشتے میں۔ نجمہ ایک نظر یمان پہ ڈالتی بولی تو دلاور خان کی نظریں بے ساختہ یمان پہ پڑی جو اُن کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے بول رہا ہوں میں نے تو پہلے ہی کہا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے وہ جو کہتی ہے تم بناؤ۔ دلاور خان نے کہا

مجھے پراٹھا نہیں بنانا آتا کُک بھی چُھٹی پہ ہے۔ نجمہ نے اپنا مسئلہ بتایا

تمہیں آسان سا پراٹھا بنانا نہیں آتا؟ دلاور خان کو یقین نہیں آیا

نہیں صاحب۔ نجمہ نے فورن سے کہا

مجھے آتا ہے میں بنا دیتا ہوں تم جلدی سے اُن کو دے آنا۔ یمان جلدی سے کہتا اپنی جگہ سے اُٹھ کر پہنی ہوئی براؤن لیدر کی جیکٹ اُتارتا شرٹ کی بازوں کے کف فولڈ کرنے لگا۔

صاحب آپ بنائے گے ؟

یمان تم پراٹھے بناؤ گے ؟ ملازمہ اور دلاور خان ایک آواز میں بولے تو یمان جو کف فولڈ کر رہا تھا اُن کو دیکھنے لگا جن کی آنکھیں حیرت سے پھیلی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہاں کیوں ڈید آپ نے میرے لیے اتنا کیا ہے میں آپ کی بیٹی کے لیے دو تین پراٹھا نہیں بنا سکتا۔ یمان جلدی سے بولا

تم نے کبھی بتایا نہیں ایسا کچھ اور تمہیں تو اسٹوڈیو جانا ہوتا ہے آج تو بارہ بج گئے ہیں۔دلاور خان ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر بولے

نہیں آج مجھے کہی نہیں جانا سوچا آج کا دن آپ کے ساتھ سپینڈ کروں۔یمان نے مسکرا کر کہا

چلو اچھا ہے سالوں بعد تمہیں میرا خیال تو آیا مگر تمہیں پراٹھا بنانے کی ضرورت نہیں میں ڈرائیور سے کہہ کر منگواتا ہوں۔دلاور خان نے جواباً مسکرا کر کہا

باہر سے کیسے جانے وہ کونسے آئلز ایک ساتھ ملا کر کھانے کی چیزوں میں ڈالتے ہیں ملاوٹ کرتے ہیں ایسے میں اُن کا گلا بھی خراب ہو سکتا ہے وہ بیمار بھی ہو سکتی ہے یہاں میں ٹھیک سے کر دوں گا سب کچھ۔دلاور خان کی بات پہ یمان نے اپنی بات پہ زور دیا۔

صاحب بنانے دے نہ اگر یہ اپنی بہن کے لیے بنانا چاہتے ہیں تو۔نجمہ ستائش بھری نظروں سے یمان کے ڈمپلز دیکھتی دلاور خان سے بولی تو یمان کی مسکراہٹ پل بھر سمٹ گئی تھی کشادہ پیشانی میں لاتعداد بلوں کا اُضافہ ہوا تھا

کیا کہا بہن کونسی بہن ہوش ہے کجھ۔ یمان بہن لفظ پہ تپ اُٹھا جب کی اُس کا انداز دیکھ نجمہ ڈر کر کجھ قدم دور ہوئی۔

کیا ہو گیا ہے یمان ہوش کرو اور جاؤ پراٹھا بناؤ آروش کو بھوک لگی ہو گی۔ دلاور خان کو اُس کا ایسا ردعمل سمجھ تو نہیں آیا مگر وہ نظر انداز کیے بولے

جی میں جاتا ہوں۔ یمان جو سخت نظروں سے نجمہ کو دیکھ رہا تھا آروش کے ذکر پہ جلدی سے بول کر کچن کی جانب بڑھا

تم بھی ساتھ جاؤ اُس کو کسی چیز کی ضرورت نہ پڑ جائے۔ دلاور خان نے نجمہ سے کہا جو خاموش کھڑی تھی۔

جی صاحب۔ نجمہ فرمانبرادی کا مظاہرہ کیے کچن میں آئی جہاں یمان کینٹ کے پاس کھڑا جانے کیا تلاش کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

میں آٹا گوندھ کے دیتی ہو۔ نجمہ نے یمان کو مخاطب کیے کہا

شکریہ مگر میں خود کر لوں گا۔ یمان نے صاف چٹا انکار کیا تو وہ اپنا سا منہ لیکر رہ گئ۔

ویسے آپ نے کبھی اپنے لیے بھی پراٹھا نہیں بنایا آج کیسے بنا رہے ہیں حیرت کی بات یہ راز کبھی آپ نے ظاہر تو نہیں کیا اور دلچسپ بات آپ کو آٹا گوندنا بھی آتا ہے یہ تو تعجب والی بات ہے ویسے۔ نجمہ نے یمان کو دیکھ کر بھرپور حیرانی کا مظاہرہ کیا جو آٹے میں تھوڑا پانی ڈال رہا تھا

یہ مجھے دے میں پکڑ لیتی ہوں۔ نجمہ نے یمان کو اپنی گھڑی اور دوسرے ہاتھ کی کلائی میں موجود مختلف بینڈز اُتارتا دیکھا تو کہا

شکریہ۔ یمان اپنی چیزیں اُس کو دیتا خود اپنے دونوں ہاتھ آٹا گوندنے میں لگا دیئے۔ پاس کھڑی نجمہ پر شوق نظروں سے کبھی اُس کو تو کبھی اُس کے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھیں جو اب آٹے سے لدے ہوئے تھے۔

مجھے کیا دیکھ رہی ہو؟ یمان جو آٹا گوند رہا تھا خود پہ اُس کی نظریں محسوس کی تو گھور کر پوچھا

صاحب ایمان سے بہت پیارے لگ رہے ہیں یوں آٹا گوندنے ہوئے آپ کے یہ گورے چِٹے ہاتھ گندمی آٹے میں کیا خوب جچ رہے ہیں پر ایک بات بتائے کیا آپ نیچرل گورے گورے ہیں یا گورے ہونے کا انجیکشن لگایا ہے میں نے نہ یوٹیوب پہ دیکھا تو ایک مشین

ہوتی ہیں وہ انسان جاتا ہے تو رنگت کالی ہوتی ہے مگر جب واپس مشین سے نکالتا ہے تو پورا گورا ہوتا ہے کہیں آپ نے بھی تو ایسا نہیں کیا اور مجھے تو آپ کے یہ دونوں ڈمپلز بھی نکلی لگتے ہیں ایسا لگتا ہے بھلا اتنے گہرے تھوڑی ہوتے ہیں اور آپ کی بیئرڈ بھی ہے تو بھی نظر آرہے۔ نجمہ پوری طرح سے یمان کا جائزہ لیتی بولی اتنے سالوں بعد اُس کو پہلی بار اتنا غور کرنے کا وقت ملا تھا تبھی اپنے اندر موجود ساری باتیں اُس کے سامنے کی۔

ایکسرا نکال لیا ہے تو مجھے گھورنا بند کرو۔ یمان اُس کی بات سن کر نفی میں سر ہلاتا کہہ کر سینک کی جانب بڑھ کر اپنے ہاتھ دھونے لگا

آپ یہی رُکے میں اپنا موبائل لاتی ہوں پھر سیلفی لیتے ہیں سچے بڑے پیارے لگ رہے ہیں۔ نجمہ اتنا کہتی کچن سے باہر کو بھاگی۔ یمان اُس کی بات پہ دھیان دیئے بنا اپنے کام میں مصروف رہا۔ نجمہ جب تک واپس آئی تب تک یمان ایک پراٹھا بنا چُکا تھا

آپ کی سپیڈ بڑی باسٹ (فاسٹ) ہے۔ نجمہ ایک نظر پراٹھے پہ ڈال کر اپنی فون کا کیمرہ آن کرنے لگی۔

مجھے تنگ مت کرو۔ نجمہ اُس کے پاس کھڑی ساتھ میں سیلفی لینے لگی تو یمان نے اُس کو ٹوکا

نہیں صاحب تنگ کہاں بس ایک دو اپنے ساتھ تصویریں لینے دے سچی میری بہنیں تو جل جل کے راکھ ہو جائے گی آفٹر آل آپ اتنے بڑے سٹار ہیں۔ نجمہ دانتوں کی نمائش کرتی بولی تو ناچار یمان نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اُس کے ساتھ تصویر نکلوانے لگا تو نجمہ کا موبائل گرتے گرتے بچا وہ خوشی سے نہال ہوتی تھر تھر تصویر اپنے موبائل میں کیچ کرنے لگی۔

اب فٹو یہاں سے۔ یمان سر جھٹک کر بولا تو نجمہ کھی کھی کر ہنسنے لگی۔

ہائے بنا فلٹر کے آپ کی تصویریں کتنی پیاری آئی ہے اگر میں ایک دو اپنی انسٹا اکاؤنٹ میں لگا دوں تو ضرور وائرل ہو جانی ہے پھر ہر ایک اپنے پیج پہ پوسٹ کرے گا اور کیپشن ہو گا پاکستان کا مشہور گلوکار یمان مستقیم کی پراٹھے بنانے وقت خوبصورت تصاویر سوشل میڈیا پہ دھوم مچاتے ہوئے۔ نجمہ نے بونگیاں مارنے پہ کوئی کثر نہیں چھوڑی۔

اگر تمہارا ہو گیا تو پراٹھے لیکر جاؤ۔ یمان اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کیے اُس سے بولا

ہائے بن گئے اتنی جلدی۔ نجمہ حیران ہوئی۔

ہمم یہ پکڑو۔ یمان نے ٹرے اُس کو پکڑائی۔

خوشبو تو بڑیا آرہی ہے۔ نجمہ بڑبڑاتی کچن سے باہر جانے لگی۔

سُنو۔ یمان نے اچانک سے اُس کو آواز دی

جی صاحب۔ نجمہ فورن سے پلٹی۔

اُن سے کہنا آج بنا دیسی گیھ کے کھائے کل دیسی گیھ والے پراٹھے ہو گے اور یہ سب تم اُس کو اپنی طرف سے کہو گی پراٹھے بھی تم نے بنائے ہیں اگر وہ پوچھے تو۔ یمان نے سنجیدگی سے اُس کو سمجھایا

جی وہ تو میں کہہ دوں مگر آپ اُن کو آپ کیوں بول رہے وہ آپ سے بڑی تو نہیں ہیں۔ نجمہ نے ناسمجھی سے اُس کو دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

پراٹھے ٹھنڈے ہو رہے ہیں۔ یمان اُس کی بات نظر انداز کیے بولا تو نجمہ منہ کے زاویئے بگاڑتی آروش کے کمرے کی جانب بڑھی۔

یااللہ مجھے بھی کوئی پراٹھے بنانے والا شخص دے دو۔ نجمہ حسرت بھری نظروں سے پراٹھوں کو دیکھ کر دعائیہ انداز میں بڑبڑانے لگی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 53

میں آجاؤں؟ نجمہ آروش کا دروازہ نوک کیے اُس سے اجازت طلب ہوئی

ہاں آجاؤ اتنا وقت کون لگاتا ہے پراٹھے بنانے میں۔ آروش نے اُس کو اجازت دیتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

اوجی بنانے والا وقت لگاتا ہے۔ نجمہ کی زبان میں کُھجلی ہوئی۔

میرے آگے کوئی نہیں بولتا اِس لیے خاموش رہو۔ آروش اُس کو گھور کر کہتی پراٹھا اپنی جانب کِھسکانے لگی جب کی نجمہ منہ لٹکائے اُس کو دیکھنے لگی۔

بیچارا قسمت کا مارا ہو گا جس کی اِن سے شادی ہو گی۔ نجمہ غور سے آروش کا سنجیدہ چہرہ دیکھتی ان دیکھے انسان سے ہمدردی کرنے لگی۔

آروش نے پراٹھے کا پہلا نوالہ توڑ کر کھانے لگی تو اُس کو بہت پسند آیا جو اُس کے چہرے سے ظاہر ہونے لگا تھا مگر اُس نے جلدی سے اپنے تاثرات پہ قابو پائے نارمل انداز میں کھانے لگی۔

بندہ ایک لفظ تعریف کر لیتا ہے کتنی محنت اور لگن سے یمان سر نے پراٹھے بنائے تھے جیسے کوئی قلعہ فتح کرنا ہوا اور ایک یہ ہے جو تعریف تک نہیں کر سکتی۔ نجمہ جو بہت دیر تک اُس انتظار میں تھی کے آروش کچھ کہے گی مگر اُس کو خاموشی سے کھاتا دیکھ کر منہ بنائے بڑبڑانے لگی۔

تم کیا یہاں بیٹھی میرے نوالے گِن رہی ہو جاؤ یہاں سے برتن میں خود لاؤں گی نیچے۔ آروش کی نظر نجمہ پہ پڑی تو فورن سے اُس کو ٹوکا تو ہڑبڑا کر کمرے سے باہر نکلی جہاں یمان یہاں سے وہاں ٹہلتا شاید اُس کے ہی انتظار میں تھا۔

کچھ کہا انہوں نے؟ یمان نے نجمہ کو دیکھا تو جلدی سے اُس کی جانب بڑھا

بڑے صاحب کی چاروں بیٹیاں ایک طرف اور یہ ایک طرف توبہ خدا کی اتنی کھڑوس ہیں کے کیا بتاؤ۔ نجمہ ہاتھ جھلا کر کہتی نیچے کی جانب بڑھی۔

بھلا مجھ سے بہتر کون جانتا ہے کے یہ کتنی کھڑوس ہیں۔ یمان آروش کے کمرے کا دروازہ دیکھ کر مسکرا کر خود سے بولا۔

❤❤❤❤❤❤

آپی کو ہم سے مل کر جانا چاہیے تھا۔ فاریہ بیگم حریم کے لیے کھانا لائی تو اُس نے شکوہ کناں لہجے میں کہا۔

میں کیا کہہ سکتی ہوں بیٹا یہاں ہم سب بھی پریشان ہے وہ کیسے پٹھان لوگ کے ساتھ رہ رہی ہو گی اور کچھ کھایا پیا ہو گا بھی یا نہیں۔ فاریہ بیگم نوالہ اُس کی جانب بڑھائے بولی

کیا اب آپی پٹھانوں کے ساتھ رہے گی؟ حریم کی آنکھوں میں اشتیاق اُبھر آیا

ہمم۔ فاریہ بیگم نے ہنکارہ بولا

کیا ہم اُن کے ساتھ رہ سکتے ہیں؟ آپ کو پتا ہے ہمیں پٹھان لوگ بہت پسند ہیں اُن کی لینگویج اتھارٹی بول چال طور طریقے سب بہت دلچسپ ہوتے ہیں اور اُن کا ڈریسنگ

سینس تو کمال کا ہوتا ہے وہ پتا نہیں گرارہ یا شرارہ پہنتے ہیں جس میں شیشوں کا کام ہوا ہوتا ہے اور اُن کے ماتھے پہ جھومر پہ پہنا ہوتا ہے یہ ہم نے ڈراموں میں دیکھا ہیں اور پٹھان لوگوں کو غصہ بھی بہت جلد آجاتا ہے اور بہت آتا ہے۔ حریم سارا کچھ بھول کر فاریہ بیگم کو بتانے لگی جو حیرت سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

بھئی یہ سب کچھ تو مجھے نہیں پتا مجھے بس آروش کی یہ فکر ہو رہی ہے کے وہ انجان لوگوں میں کیسے رہے گی۔ فاریہ بیگم نے کہا

انجان کہاں؟ وہ تو اُن کے والدین ہو گے نہ اور دیکھیے گا وہ بہت خوش رہے گی۔ حریم نے مسکرا کر کہا

کاش ایسا ہو جیسا تم بول رہی ہو۔ فاریہ بیگم بھی جواباً مسکرا کر بولی

آپ کی بات ہو تو ہم سے کروایئے گا ہم اُن سے تصاویریں مانگے گے پوری فیملی کی پھر جب ہمارا بچہ ہو جائے گا نہ تو ہم اُس کے ساتھ آپی کے پاس جائے گے۔ حریم کا لہجہ پر جوش ہوتا جا رہا تھا فاریہ بیگم کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی اُس کو پہلے جیسے انداز میں بات کرتا دیکھ کر۔

ٹھیک ہے میں دیدار سے کہہ کر آج ہی تمہاری اُس سے بات کرواتی ہوں پھر جو چاہے اُس سے پوچھ لینا اور مانگ لینا جتنی چاہے تصاویریں۔فاریہ بیگم اُس کے ماتھے بوسہ لیتی ہوئی بولی

شکریہ۔حریم خوش ہوئی

اچھا اب کھانا کھاؤ اُس کے بعد دوائیں بھی کھانی ہے۔فاریہ بیگم نے اُس کی توجہ کھانے کی جانب بڑھائی تو حریم نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا

oooooooooooooooooooooooo

ماہی کب سے نوٹ کر رہی تھی شازل کو جس کا پورا دھیان لیپ ٹاپ کی جانب تھا اور اُس کے ہاتھوں کی انگلیاں تیزی سے کیبورڈ پہ چل رہی تھی اُس کو مزید برداشت نہیں ہوا تو آہستہ سے چل کر بیڈ پہ اُس کے ساتھ بیٹھ کر لیپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھنے لگی تو اُس کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا کیونکہ شازل نے گوگل پہ پٹھان ذات سرچ کی ہوئی تھی۔

یہ آپ کیا کر رہے؟ماہی کو سمجھ نہیں آیا

بابا سائیں نے کہا تھا ہمارا ماحول اور جہاں آروش گئی ہے اُن کا ماحول ایک جیسا ہے تو وہی دیکھ رہا تھا کے پٹھان لوگ کیسے ہوا کرتے ہیں اُن کا رہن سہن پہننا اوڑھنا کافی دلچسپ اور خوبصورتی سے بیان ہے مگر صرف ایک پٹھان کی بات کرے جہاں میری بہن گئی ہے تو وہاں ایسا کچھ نہیں۔ شازل نے گہری سانس بھر کر سنجیدگی سے کہا

کیا مطلب؟ ماہی نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

یہ دیکھو۔ شازل نے ایک منٹ میں کچھ سرچ کرنے کے بعد لیپ ٹاپ کی اسکرین ماہی کی طرف کی۔

دلاور خان؟ ماہی نے اتنا کہہ کر شازل کو دیکھا

ہاں دلاور خان آروش کا ریئل فادر جس کو خاندان والوں نے عاق کر لیا تھا وجہ ایک کرسچن عورت سے شادی کرنا اُس کے بعد یہ فلموں میں کام کرنے کی وجہ سے سب خاندان والوں نے اعتراض اُٹھایا تھا اِن کے خاندان میں پردے پہ سختی تھی مگر دلاور خان جس طرح پہلے نون مسلم عورت سے شادی کی اُن کے لیے سب بیہودگی تھی دلاور خان نے بیوی نے اسلام تو قبول کیا مگر اسلام کو اپنایا نہیں عام طور پہ لڑکی اپنے شوہر کے حساب

سے طور طریقے اپناتی ہے مگر یہاں ایسا نہیں ہے یہاں دلاور خان نے اپنی بیگم کے طور طریقے اپنائے۔ شازل اتنا کچھ کہتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا تو ماہی نے غور سے شازل کا چہرہ دیکھا جہاں چاکلیٹی براؤں آنکھیں جس میں ایک الگ سی چمک ہوا کرتی تھی ایک عزم ہوتا تھا آج وہ اُداس تھی کشادہ پیشانی پہ بے شمار بل تھے کھڑی ناک عنابی ہونٹ جہاں ہر وقت خوبصورت مسکراہٹ کا احاطہ ہوا کرتا تھا آج سختی سے بھینچے ہوئے تھے تیز سفید رنگت جس میں ہلکہ سرخ پن بھی تھا بیشک وہ ایک شاندار مکمل انسان تھا جس کی خواہش ہر لڑکی کرتی ہو گی وہ صرف چہرے سے خوبصورت نہیں تھا اُس کی بس چہرے کی بناوٹ خوبصورت نہیں تھی بلکہ وہ خود پورا خوبصورت تھا اُس کا ہر انداز بے لچک اور شاندار تھا اُس کی شخصیت میں ایک الگ چارم ہوتا تھا جو اُس کو احساسِ کمتری کا شکار کرتا تھا وہ ایک بات اچھے سے جانتی تھی اگر وہ شازل کی زندگی میں بیوی یا دوست کی حیثیت سے نہ جاتی تو سامنے والا شخص کبھی بھی اُس پہ ایک نگاہ نہ ڈالتا وہ چاہے جتنا سج سنور لیتی مگر ظاہری خوبصورتی کے لحاظ سے وہ شازل سے بہت کم تھی۔

تمہیں کیا ہوا؟ شازل نے ماہی کی طرف سے خاموشی پائی تو گردن موڑ کر اُس کا چہرہ دیکھنے لگا جو بہت کھوئی ہوئی سی لگی۔

مجھے آپ کی یہ چین بہت پسند ہے آپ کے گلے میں بہت سوٹ کرتی ہے۔ماہی شازل کی چانک آواز پہ ہوش میں آتی شازل پہنی ہوئی لونگ چین کو اپنے ہاتھ میں لیتی ہوئی بولی تو شازل نے اُس کو گھورا کہاں وہ اُس کے ساتھ اپنا مسئلہ ڈسکس کر رہا تھا آروش کے مطلق اور کہاں یہ محترم اُس کی پہنی ہوئی چین میں اٹکی ہوئی۔

کہو تو تمہیں گفٹ کر دوں ویسے بھی بچے کی پیدائش پہ تمہیں کچھ تحفے میں دینا ہے تو یہی ٹھیک۔شازل لیپ ٹاپ دور کرتا اُس کو اپنے حصار میں لیے بولا

میرا وہ مطلب نہیں تھا یہ آپ کی ہے اور آپ پہ ہی سوٹ کرتی ہے میں نے تو بس ویسے ہی کہا رہی بات بچے کی پیدائش پہ تحفہ دینے کی تو وہ نہ بھی دے فرق نہیں پڑتا کونسا ہماری زندگی میں سب کچھ نارمل رہا ہے نہ آپ نے مجھے منہ دیکھائی دی اور نہ ہماری شادی کی پہلی انیورسری منائی اب تو خیر سے دوسری بھی آنے والی ہیں میری سالگرہ کے دن بھی آئے تھے کونسا آپ نے تب مجھے برتھ ڈے گفٹ کیا۔ماہی اُس کی شرٹ کے بٹنز سے چھیڑ چھاڑ کرتی اپنی شکایات کا اظہار کرنے لگی تو شازل نے اپنی ٹھوڑی اُس کے سر پہ رکھی۔

مجھے نہیں تھا پتا میری بیگم اتنی حساس ہو گی میری غلطی ہے مجھے تمہاری ہر چیز کا خیال رکھنا چاہیے تھا میں کوشش کروں گا تمہیں کبھی شکایت کا موقع نہ دوں۔ شازل اُس کے بالوں میں بوسہ دے کر بولا

میں نے ویسے ہی آپ سے دل کی بات کی ورنہ میرے لیے دنیاوی چیزوں سے زیادہ آپ کا ساتھ ضروری ہے میرے لیے آپ کا میرا ہونا کسی نعمت سے کم نہیں میں آپ کے قابل نہیں تھی مگر آپ کو مجھ سے نوازا گیا اور میں اتنی اچھی نہیں تھی جو میرا جیون ساتھی آپ بنے ہے میں بہت خوشقسمت ہوں شازل اور یہ بات مجھے آپ کے ملنے کے بعد پتا چلی ہے۔ ماہی جذب کے عالم پہ بولتی چلی گئ۔

کون کس چیز کا حقدار یہ بات ہمارا رب بہتر جانتا ہے تم اِس بات کے بارے میں مت سوچو اور تم نے کہا میں تمہارے لیے کسی نعمت سے کم نہیں تو کیا میں اِس کو اظہارِ محبت سمجھو؟ شازل کا لہجہ آخر میں شرارت سے بھرپور ہو گیا

جی نہیں نعمت ہی سمجھے۔ ماہی نے منہ بنا کر کہا تو شازل کا چھت پھاڑ قہقہہ گونج اُٹھا۔

oooooooooooooooooooooooooo

دُرید مجھے تم سے بات کرنی ہے بیٹا۔کلثوم بیگم دُرید کے کمرے میں آتی اُس سے بولی

جی کہیے میں سن رہا ہوں۔دُرید اُن کی جانب متوجہ ہوا

تمہاری شادی کروانا چاہتی ہو تمہاری عمر تیس سال سے اُپر ہو گئی ہے ماشااللہ سے اور اب میں تمہیں یوں اِس طرح اکیلے نہیں دیکھ سکتی۔کلثوم بیگم اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولی

اماں سائیں میں حریم سے شادی کروں گا بس اب کچھ ماہ ہے بچہ پیدا ہو جائے اُس کے بعد۔

دُرید نے جواب دیا

حریم سے شادی کا فیصلہ کرنے میں تم نے دیر لگادی ہے وہ نہیں مانے گی۔کلثوم بیگم گہری سانس بھر کر کہا

اُس کو منانا میرا کام ہے وہ مان جائے گی آپ فکر نہ کرے۔دُرید نے کلثوم بیگم سے زیادہ خود کو تسلی کروائی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤

صبح کو آنا تھا اور شام لگادی۔دلاور خان زوبیہ بیگم اور نور کو آتا دیکھا تو خوشگوار لہجے میں کہا

ٹریفک ایشو ڈیڈ۔نور نے اُن سے مل کر بتایا

میرے پاس سرپرائز تم دونوں کے لیے۔دلاور خان نے کہا تو زوبیہ بیگم اور نور ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔

زر گل زر فشاں اور زر نور آرہی ہے کل پاکستان کیا وہ سرپرائز؟نور نے اُن کو دیکھ کر کہا

وہ تو آرہی ہیں مگر سرپرائز دوسرا ہے چلو تو دیکھاؤ۔دلاور خان نے ایک طرف ہو کر راستہ دیا تو دونوں نے کندھے اُچکائے

لیٹس سی کے کیا سرپرائز ہے۔زوبیہ بیگم نے کہا تو نور نے تائید میں سر ہلایا

یہ دیکھو۔دلاور خان نے آروش کے کمرے کا دروازہ کھول کر اُن کو جانے کا اِشارہ دے کر کہا تو اُن کی نظر ایک لڑکی پہ پڑی جو مگن انداز میں کسی مسلے کے بغیر نماز پڑھنے میں مصروف تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ از شی؟نور نے نا سمجھی سے دلاور خان کو دیکھا

یہ حور ہے میری بچی؟زوبیہ بیگم آروش کی پشت دیکھی تو اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ کر نم لہجے میں دلاور خان سے پوچھا۔

بلکل یہ ہماری بچی ہے۔دلاور خان نے کہا نور کو بھی خوشگوار حیرت نے آگھیرا۔

وہ سب دس منٹس سے آروش کی نماز ختم ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔دوسری طرف آروش اپنے حساب سے نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو زوبیہ بیگم اور نور کو حیرت سے دیکھنی لگی۔

یہاں آؤ میرے پاس کیا تم نے مجھے پہچانا نہیں میں تمہاری ماں ہوں۔زوبیہ بیگم آروش کے پاس آتی اُس کو اپنے گلے لگائے کر خوشی سے چور لہجے میں بتانے لگی۔

اور میں تمہاری بہن زرتاشہ نور۔نور نے بھی اپنی موجودگی کا احساس کروایا تو آروش غور سے دونوں کا جائزہ لینے لگی پہلے زوبیہ بیگم کو دیکھا کندھوں تک آتے بال چہرے پہ فل میک اپ کیے ہوئے تھی کپڑوں کے لحاظ سے انہوں نے گھٹنوں تک آتی ریڈ اسکرٹ اور ٹائیٹس میں ملبوس تھی ڈوپٹے کے نام پہ گلے میں مفلر پہنا ہوا تھا۔زوبیہ بیگم کو دیکھنے کے بعد آروش کو کلثوم بیگم کا سراپا آیا جس کو اُس نے کبھی ایسے حُلیے میں تو کیا کبھی بنا ڈوپٹے

تک نہیں دیکھا ہمیشہ وہ سر پہ ڈوپٹہ پہنے دیکھا تھا رہی بات میک اپ کی تو اُس نے کلثوم بیگم کے کمرے میں میک اپ والی کوئی چیز تک نہیں دیکھی کرنا تو بہت دور کی بات تھی وہ ہمیشہ سادہ مگر خوبصورت لباس میں ملبوس ہوا کرتی تھی چہرہ ہر مصنوعی چیز سے صاف ہوتا تھا۔آروش کی نظر نور پہ پڑی جو خود کو اُس کی بہن بتا رہی تھی جو کالے رنگ کی گھٹنے سے نیچے آتی شرٹ میں تھی جس کے ساتھ سیم کالی ٹائیٹس تھی۔

کیا ہوا تم کچھ بول کیوں نہیں رہی کیا ہم سے مل کر اچھا نہیں لگا؟آروش جو نور کا جائزہ لینے میں تھی اُس کی آواز پہ چونک کر نفی میں سر ہلایا۔

ایسی بات نہیں۔آروش نے بس اتنا کہا

ماشااللہ تم بہت پیاری ہو اور آواز بھی۔نور اُس کا چوم کر بولی تو آروش کو بلاوجہ شرم محسوس ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

حور تمہیں پتا ہے میں نے تمہیں کتنا یاد کیا تھا میری تو اُمید ہی ختم ہو گئی تھی کے میں کبھی تم سے مل پاؤں گی۔زوبیہ بیگم اُس کے دونوں ہاتھ تھام کر محبت سے اُس کا چہرہ دیکھ کر بولی

میرا نام آروش ہے۔آروش اُن کی بات کے جواب میں بس یہی بولی تو وہ ہنس پڑی جب کی اُس کے نام بتانے پہ نور کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا۔

"یہ باتیں سترہ سال کا یمان کر رہا ہے آپ سے جس کی ساری خواہشات ایک خواہش پہ بھاری پڑ گئی تھی اور وہ تھی آروش شاہ کی محبت"

"کالج لائیف والا یمان چاہتا تھا اُس کو آروش شاہ کی توجہ ملے جب اُن کے ہاتھ میں کتابیں دیکھتا تھا نہ تو مجھے حد سے زیادہ جلن ہوتی تھی کیونکہ جب وہ کوئی کتاب پڑھتی تھی تو اُن کو آس پاس کے کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا تھا اور ایسی توجہ میں اپنے لیے چاہتا تھا چاہتا ہوں چاہتا رہوں گا پر کبھی انہوں نے مجھے ایسی توجہ نہیں تھی اُن کا تعلق سید گھرانے سے تھا میرا نہیں تو اِس میں میری تو کوئی غلطی نہیں تھی نہ محبت اوقات دیکھ کر تو نہ کی جاتی نہ پھر میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا یہ سوال مجھے ایک پل کے لیے بھی چین لینے نہیں دیتا اگر میرے نصیب میں اُن کی محبت نہیں تھی تو پھر میرے دل میں محبت کا انوکھا احساس کیوں

پیدا ہوا میں تو انجان تھا مجھے کیا خبر تھی ایسی محبتوں کی میرے لیے تو میری بہنیں اور والدین ہی سب کچھ تھے میری دُنیا اور میرا جنون تھا پاکستان کا مشہور سنگت بننا بس یہی تھا اور میں اِس میں مگن تھا پھر میری زندگی میں وہ آئی تو سب کچھ بدل گیا جہاں ہر وقت میرے چہرے پہ مسکراہٹ کا بسیرا ہوتا تھا وہ مسکراہٹ بس ان کے لیے مخصوص ہو گئ جب اُن پہ نظر نہیں پڑتی تھی تو بے سکونی سی محسوس ہوتی تھی میں مریضِ عشق بن گیا تھا "جس کی دوا بہت مہنگی تھی اور میں ایک لاعلاج بیماری کا مریض بن گیا۔

ٹھیک ہے میں خیال کروں گی کے تمہیں آروش کہوں۔زوبیہ بیگم نے مسکرا کر آروش سے کہا تو نور نے اپنا سر جھٹکا

آپ لوگوں کے پاس جائے نماز ہے میں نے اپنے کمرے میں دیکھا وہ نہیں تھا اگر آپ کے پاس ہو تو مجھے دیجئے گا میں نے آتے وقت کچھ لیا نہیں تھا وہاں۔آروش باری باری سب کو دیکھ کر بولی

جائے نماز کیوں؟نور جو اپنی سوچوں کے تانے بانے جوڑ رہی تھی آروش کی بات سن کر اُس نے بے تکہ سوال کیا

جائے نماز کیوں چاہیے ہوتا نماز پڑھنے کے لیے نہ کیا آپ لوگوں نے کبھی نماز نہیں پڑھی؟ ویسے آپ لوگ مجھے پٹھان نہیں لگے کیونکہ اُن کے بول چال کا طریقہ پہننے اوڑھنے کا انداز بہت الگ ہوتا ہے اور وہ اُردو بہت مشکل سے ہی بولا کرتے ہیں۔آروش کہے بنا نہ بول پائی۔

ہاں سب یہی بولتے ہیں ہم ڈفرنٹ ہیں کیونکہ ہم پٹھانوں کے بیچ کم رہے ہیں۔نور اُس کی بات کا مطلب سمجھے بنا ہنس کر بولی تو آروش نے پھر کوئی اور بات نہیں کہی۔

یمان کے کمرے میں ہو گا میں وہاں سے لیکر تمہیں دے دوں گا۔دلاور خان اُس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہا تو "یمان" کے نام پہ آروش کو اُلجھن ہونے لگی اُس کو اچانک اُس رات والا واقع یاد آیا تو جھرجھری سی آئی تھی۔

ماہی کمرے میں ایک جگہ بیٹھی بور ہو رہی تھی تو اُس نے اپنے کمرے کی صفائی کرنے کا سوچا ہلانکہ کے اُس کو سخت تاکید تھی کوئی بھی کام نہ کرنے کی مگر وہ بھی کیا کرتی کمرے سے باہر اکیلی جا نہیں سکتی تھی کیونکہ بہت سیڑھیاں تھی اور نیچے شازل شفٹ ہو نہیں رہا تھا وہ اسلام آباد واپس جانا چاہتا تھا مگر کلثوم بیگم نے اُس کو صاف الفاظوں میں کہہ دیا تھا اُس کو اگر جانا ہے تو جائے مگر ماہی تب تک نہیں جا سکتی جب تک بچے کی پیدائش نہ ہو اِس وجہ سے شازل بھی یہی رُکا ہوا تھا کیونکہ وہ ماہی کو حویلی میں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔

ماہی ابھی بیڈ سے اُتر کر بیڈ شیٹ چینج کرنے والی تھی جب اُس کو کچھ غیر معمولی پن محسوس ہوا اُس نے بے ساختہ اپنا ہاتھ پیٹ پہ رکھا اُس کو سمجھ نہیں آیا یوں اچانک اُس کو پیٹ پہ زور سے کیا لگا۔

یا اللہ یہ تو مجھے لات مار رہا ہے۔ماہی کو تکلیف کا احساس ہونے لگا ابھی وہ اِسی میں تھی جب شازل کمرے میں داخل ہوا

کیا ہوا ایسے بُت بن کر کیوں کھڑی ہو؟ شازل کمرے میں آیا تو ماہی کو پیٹ پہ ہاتھ رکھے یوں ایک جگہ جما دیکھا تو پوچھا

شازل آپ کے بچے نے لات ماری وہ بھی زور سے۔ماہی رونے والی شکل بنائے پلٹ کر شازل کو دیکھ کر بتایا

واہ جی واہ ویسے تو میرا بچہ میرا بچہ کہہ کر تمہاری زبان نہیں تھکتی تھی اور اب جب زور سے لات ماری تو وہ میرا بچہ ہو گیا۔شازل اُس کی بات پہ گھور کر بولا

ہاں کیونکہ مجھے لگا تھا یہ میرا بچہ ہے اِس کو میرا خیال ہو گا مگر نہیں یہ آپ کی طرح ہے جس کو میرا خیال نہیں۔ماہی روہانسی ہوئی۔

ہاہاہاہاوہ میرا بیٹا ہے بس میرے پہ ہی جائے گا تمہاری طرح ہوا تو سارا وقت اُس کا رونا ہی ختم نہیں ہو گا۔شازل جھرجھری لیکر بولا

کتنے بے حس انسان ہیں آپ اور ناشکرے الگ سے آپ کو اتنی پیاری بیضوی نین نقش والی خوبصورت بیوی ملی ہے اُس پہ بجائے آپ قدر کرنے کے یوں روند و بولا کرتے ہیں۔ماہی شازل کی بات پہ اُس سے بولی تو شازل جو بیڈ پہ جا رہا تھا پلٹ کر غور سے اُس چہرہ دیکھنے لگا

ک کیا ہوا۔ماہی اُس کے ایسے دیکھنے پہ گڑبڑائی۔

یس آئے نواِٹ۔شازل پر جوش آواز میں بولا تو ماہی نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

کیا پتا تھا آپ کو؟ ماہی بیزار ہوئی۔

بیضوی شکل بیضو نین نقش رائٹ؟ شازل اُس کے الفاظ دوہراتا تائید انداز میں اُس کو دیکھنے لگا۔

رائٹ۔ماہی نے کہا

یو نو واٹ جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا نہ تبھی مجھے فیل ہوا تھا جیسے تمہاری شکل دیکھی دیکھی ہوئی سے ہے مگر تب ٹھیک سے یاد نہیں آیا مگر اب یاد آیا میں نے جب قائد اعظم کی ہسٹری پڑھی تو اُس میں لکھا تھا قائدِ اعظم کا قد لمبا تھا اور چہرہ بیضوی تھا اور اب یاد آیا تمہاری شکل تو قائدِ اعظم محمد علی جناح سے ملتی ہے۔شازل پر جوش آواز میں کہتا ماہی کے ارمان میں پانی پھیر چُکا تھا اُس کو یہ بات اچھے سے سمجھ آئی تھی شازل سے کسی سیریس اور رومانٹک بات کی اُمید رکھنا مطلب آ بیل مجھے مار کے مُصداق ہے۔

قائدِ اعظم؟ سیریسلی شازل میں آپ کو اُن کے جیسی لگتی ہوں کیا آپ کو کوئی اور نہیں ملا تھا جو کسی مرد سے میری شکل ملوادی۔ماہی بامشکل خود پہ قابو کیے دانت پیس کر بولی

بڑی ہی کوئی ناشکری ہو میں تم سے قائدِ اعظم جو ہمارے ملک کے بانی تھے اُس کی شکل سے تمہاری شکل ملوا کر تم اتنا بڑا اعزاز دے رہا ہوں اور تم یوں نخرے دیکھا رہی ہو۔شازل تاسف سے اُس کی جانب دیکھ کر اپنا سر نفی میں ہلانے لگا۔

مجھے نہیں چاہیے اتنا بڑا اعزاز شکریہ۔ماہی منہ بسور کر بولی

ناشکری جو ہو۔شازل اتنا کہتا بیڈ پہ آرا ترا چھالیٹا۔

مجھے آپ ایک بتائے کیا پوری۔۔۔دُنیا میں آپ کو ایک قائدِ اعظم ملا تھا جس سے آپ میرا موازنہ کرنے لگ گئے۔ماہی اُس کے کچھ فاصلے پہ بیٹھ کر پوچھنے لگی۔

آج ہمارا پاکستان جو آزاد ہے نہ وہ اُن کے بدولت ہے اور میں نے تمہارا چہرہ اُن سے ملایا ہے تمہیں تو خوش ہونا چاہیے ایسے موازنے پہ۔شازل بھی اپنے نام کا ایک تھا۔

مجھے آپ غور سے دیکھے کیا پتا اب علامہ اقبال جیسا لگے۔ماہی تپ کے بولی تو شازل نے اپنا قہقہہ ضبط کیے اُس کا جائزہ لینے لگا۔سیاہ ریشمی بال جن کی آوارہ لٹیں اُس کے دونوں گالوں کو چوم رہی تھی پُر کشش آنکھیں پتلے ہونٹ جن کا اُس نے پاؤٹ بنا کر جیسے اپنی طرف سے ناراضگی کا اظہار کیا تھا ماہی کی رنگت زیادہ گوری چٹی نہیں تھی گندمی مگر صاف تھی

اُس کے نین نقش بہت خوبصورت تھے پر جو اُس کو سب سے منفرد بناتا تھا وہ اُس کی معصومیت تھی جو اُس کے چہرے سے صاف عیاں تھی اگر شازل کو اُس کی کوئی بات اٹریکٹ کرتی تھی تو وہ اُس کی معصومیت اور باتیں تھی جو وہ ناسمجھی کے عالم میں بیان کر جاتی تھی دیکھنے میں وہ پہلے بہت دُبلی پتلی سی تھی مگر اب کچھ ماہ سے پریگنسی کی وجہ سے اُس کا وجود بھرا بھرا سا ہوا تھا شازل کی نظریں اُس کے چہرے سے ہٹ کر کندھوں پہ اوڑھی شال پہ پڑی جس سے اُس نے اپنا سارا وجود چُھپایا ہوا تھا کپڑے بھی وہ کافی کُھلے ہوئے پہننے لگی تھی۔ماہی کا سارا جائزہ لینے کے بعد شازل کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی تھی۔

دن بدن گولوں مولوں ہوتی جا رہی ہو۔شازل اتنا کہتا زور سے قہقہہ لگانے لگا۔ماہی جو شازل کی خود پہ مسلسل نظریں محسوس کیے اب یہ سوچے ہوئے تھی کے وہ ایک لفظ تعریف کا ضرور بولے گا مگر اُس کی بات سن کر اُس کا پورا چہرہ سرخ ہو گیا تھا شازل نے صحیح معنوں میں اُس کے ارمانوں کا قتل کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

بہت ہی مین انسان ہیں آپ۔ماہی تپ کے کہتی اُس کے اُپر تکیوں کی بارش کرنے لگی مگر شازل کی ہنسی رُک ہی نہیں رہی تھی اُس کو ماہی کا تپا تپا سا چہرہ مزا دے رہا تھا اُس کو ایک عجیب سا سکون ملتا تھا ماہی کو تنگ کیے اور شازل کو اپنا یہ سکون بہت عزیز تھا جس کا احساس اُس کو فلوقت نہیں تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 54

خان میں آج بہت خوش ہوں اور ہماری بیٹی ماشااللہ سے کتنی پیاری ہے اُس کی آواز بات کرنے کا انداز سب منفرد اور اٹریکٹو ہے۔رات کے سونے کے وقت زوبیہ بیگم مسکرا کر خوشی سے چور لہجے میں دلاور خان سے بولی

ماشااللہ سے خوبصورت ہے مگر شاہ نے اُس کی پرورش بھی بہت اعلیٰ انداز میں کی ہے ایک مٹھاس سی ہے اُس کے لہجے میں۔دلاور خان اُن کی بات سے متفق ہوئے

یہ تو ہے پھر ہم پارٹی آرگنائز کب کرے؟زوبیہ بیگم پر جوش آواز میں بولی

آروش کا انٹروڈیوس ہو اُس کے لیے پارٹی کی بات کر رہی ہو؟دلاور خان نے تائید بھری نظروں سے اُن کو دیکھا۔

جی بلکل اب دُنیا والوں کو دیکھنا چاہیے ہماری بیٹی ہے وہ۔۔۔شاندار قسم کا فنکشن ہو گا میں تو پورے شہر کے لوگوں کو انوائیٹ کروں گی اور جشن مناؤ گی۔۔۔پہلے میں پارٹی اور گیدرنگز میں اکیلی جایا کرتی تھی پر اب آروش کو ساتھ لے جایا کروں گی۔زوبیہ بیگم کا چہرہ خوشی کے مارے دمک رہا تھا۔

ہمم ایک ہفتے تک میڈیا والے بھی ہو گے میں سب سے آروش کے بارے میں بات کروں گا سب کو بتاؤں گا میں بہت خوش ہوں۔دلاور خان نے کہا

مجھے تو اب گھر میں عجیب سی رونق محسوس ہو رہی ہے۔زوبیہ بیگم نے کہا اُن کی خوشی دیکھ کر دلاور خان مسکرائے پھر بولے۔

آروش کھانے کی ٹیبل پہ کیوں نہیں آئی تھی؟

اُس کو بھوک نہیں تھی میں نے بہت کہا تھا پر وہ نہیں آئی تھی تو اسرار زیادہ میں نے بھی نہیں کیا۔زوبیہ بیگم نے بتایا

ہمم یمان نے بھی نہیں کیا۔دلاور خان اُن کی بات پہ بولے

یمان سے یاد آیا آپ نے ایک چیز نوٹ کی؟زوبیہ کو اچانک خیال آیا تو کہا

کس چیز پہ؟دلاور خان نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگے۔

میں جب سے آئی ہوں یمان کے چہرے پہ ہر وقت مسکراہٹ کا احاطہ ہے بات کرو تو مذاق بھی کر جاتا ہے اور ایسی حرکتیں کر رہا ہے جو اُس نے کبھی نہیں کی۔زوبیہ بیگم کچھ حیرانگی سے بولی

ہاں یمان میں بدلاؤ آرہا ہے جو کی اچھی بات ہے۔دلاور خان کہا

www.novelsclubb.com

اچھی بات ہے مگر اتنا اچانک اور یکدم سے یہ بات کچھ ہضم نہیں ہو رہی۔زوبیہ بیگم کو کچھ کھٹک رہا تھا۔

زیادہ مت سوچو اور سو جاؤ کل آروش کو بازار لے جانا شاید اُس کو کسی چیز کی ضرورت ہو۔دلاور خان نے اُن کا دھیان دوسری بات کی جانب کیا۔

ہاں یہ بات میں بھی سوچ رہی تھی آصفہ کا مشہور بوتیک ہے اور بہت اچھے ڈیزائن کے کپڑے لیکر دوں گی میں اُس کو آج کچھ ماسیوں والے روپ میں تھی۔زوبیہ بیگم نے آروش کے پیارے حُلیے کو ماسیوں روپ کا نام دیتی ہوئی بولی جو اگر یہ بات آروش سُن لیتی تو یقین اُس کا دل ٹوٹتا

❤❤❤❤❤❤❤

یہ لیکر جاؤں اگر انکار کرے تو زور دینا کے کھائے اور کہنا خالی پیٹ سونا اچھی بات نہیں ہوتی اللہ ناراض ہوتا ہے اور ہمارے نبیؐ کا فرمان ہے اگر گھر میں کھانے کا کچھ نہ بھی ہو تو ایک کھجور ہی کھانا چاہیے یہاں تو اُن کے لیے بہت سی نعمتیں ہیں۔یمان کھانے کی ٹرے سیٹ کرتا بنارو کے نیند سے جھولتی نجمہ سے بولا

صاحب اگر اتنا تکلف کیا ہے تو خود ہی کھانا دے دیتے اُن نک چڑھی میم کو آپ کے برابر میں ہی تو رہتی ہے اور یقین جانے جتنا درس آپ نے مجھے ایک منٹ میں دیا ہے وہ جب

میں پانچویں جماعت میں تھی نہ تب اتنا تو اسلامیات والی ٹیچر نے بھی نہیں دیا ہو گا۔ نجمہ جمائیاں لیتی یمان سے بولی تو اُس نے تیز گھوری سے اُس کو نوازہ۔

جو کہا ہے وہ کرو۔ یمان نے ٹوکا

جی کرتی ہوں۔ نجمہ اتنا کہتی ٹرے ہاتھ میں پکڑی

احتیاط سے۔ یمان نے تاکید کی۔

دروازے تک آپ ہی اُٹھا کر لے چلے۔ نجمہ کو جو سونے کی پڑی تھی یمان کی اتنی اوور کیئر پہ جھنجھلائی ویسے تو نو بجے کے بعد اُس کے کام کا وقت ختم ہو جاتا ہے مگر آج یمان نے گیارہ بجے اُس کو زحمت دی تھی۔

کتنی نالائق ہو تم اتنا سا کام بھی تمہیں نہیں آتا۔ یمان نے اچھا خاصا اُس کو شرمندہ کرنا چاہا

www.novelsclubb.com

ایسی بات بھی اب نہ بولے بارہ بجنے والے ہیں وہ تو سو بھی چکی ہو گی۔ نجمہ کا منہ اُس کی بات پہ حیرت سے کھل گیا۔

اتنی جلدی کوئی نئی جگہ پہ ایڈجسٹ نہیں ہوتا اِس لیے جاؤں اور کھانے کا بولو۔ یمان نے کہا

میری مانے تو آپ بھی سو جائے کیونکہ آپ کے جاگنے سے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے یہ سوچ کر کے آپ کا بلوا کبھی بھی آسکتا ہے۔ نجمہ نے اُس کو اپنے مشورے سے نوازہ

اُن کے پاس جاؤ تاکہ کھانے کے بعد وہ سو جائے ورنہ آنکھوں کے گردے ہلکے ہو جائے گے۔ یمان کی اِس بات پہ نجمہ گرتے گرتے بچی۔

کتنا پتا ہے آپ کو کبھی اپنی فیانسی کے بارے میں خبر گیری کر لیا کرے۔ نجمہ کی بات پہ یمان کے ماتھے پہ بل آئے جس کو دیکھ کر نجمہ وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئ۔ یمان بھی اپنا سر جھٹکتا کمرے کی جانب بڑھا کیونکہ اُس کو بھی اب سخت نیند آرہی تھی۔

oooooooooooooooooo

تم یہاں اِس وقت ؟ دروازہ نوک ہونے پہ آروش نے دروازہ کھولا تو نجمہ کو دیکھ کر حیران ہوئی

www.novelsclubb.com

جی آپ کے لیے کھانا لائی تھی۔ نجمہ نے ہاتھ میں پکڑی ٹرے کی جانب اِشارہ کیا

میں نے تو نہیں کہا تھا۔ آروش نے کہا

پر میں لائی ہوں خالی پیٹ سونا اچھی بات نہیں ہوتی اللہ ناراض ہوتا ہے اور ہمارے نبیؐ کا فرمان ہے اگر گھر میں کھانے کا کچھ نہ بھی ہو تو ایک کھجور ہی کھانا چاہیے یہاں تو آپ کے لیے بہت سی نعمتیں ہیں۔ نجمہ نے یمان کا جُملا رٹ رٹائے طوطے کی طرح کہا

اچھا شکریہ اب جاؤ۔ آروش اُس کے ہاتھ سے ٹرے پکڑتی بولی تو نجمہ سر ہلاتی واپس چلی گئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

حریم ابھی تک سوئی نہیں؟ رات کے پہر فاریہ بیگم کی آنکھ کُھلی تو انہوں نے حریم کو جاگتا دیکھا تو تفتیش بھرے لہجے میں بولی۔ آروش کے جانے کے بعد وہ حریم کے پاس سویا کرتی تھی اور اُس کا ہر کام بھی کرتی تھی۔

ہمیں نیند نہیں آرہی آپی کی یاد آرہی آپ نے کہا تھا بات کروائے گی مگر ابھی تک نہیں کروائی۔ حریم نے جیسے شکوہ کیا

میرے بچے اگر میرے ہاتھ بات کروانا ہو تو میں ابھی کرواؤ پر مجھے دیدار سے پتا چلا آروش کے پاس کوئی موبائل نہیں وہ یہاں سے خالی ہاتھ گئ تھی جب اُس کے باپ کا نمبر مل جائے گا تو وہ بات کروائے گا۔فاریہ بیگم نے تسلی آمیز لہجے میں اُس سے کہا

آپی نے ابھی تک پھر موبائل کیوں نہیں لیا؟کیا اُن کو ہماری یاد نہیں آتی؟حریم نے دوسرا سوال کیا

یاد اُن کو کیا جاتا ہے جن کو ہم بھول جاتے ہیں اور تمہیں لگتا ہے آروش تمہیں بھول گئ ہو گی؟فاریہ بیگم نے کہا تو حریم نے نفی میں سر ہلایا

پھر آرام سے سو جاؤ میں کرتی ہوں کچھ جس سے آروش سے تمہاری بات ہو جائے۔۔فاریہ بیگم نے کہا تو حریم مسکرا کر سر کو جنبش دیتی سونے کی کوشش کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

یمان خواب و خروش کے مزے لوٹ رہا تھا جب اُس کا موبائیل فون رِنگ کرنے لگا پہلے تو یمان ٹس سے مس نہ ہوا مگر کال کرنے والا بھی شاید بہت ڈھیٹ ثابت ہوا یمان کی نیند میں خلل ڈالے کے ہی پر سکون ہوا۔

یمان اپنی مندی مندی آنکھیں کھولتا سائیڈ ٹیبل پہ پڑا اپنا فون دیکھنے لگا اُس نے ہاتھ بڑھا کر موبائل کی اسکرین پہ ارمان کالنگ دیکھ کر اُس نے گہری سانس خارج کی۔

سر صبح ہو گئی ہے۔ یمان نے ابھی کال ریسیو کر کے کان کے پاس کی تھی جب دوسری طرف ارمان بول پڑا

یہ بتانے کے لیے کال کی ہے۔ یمان اپنی آنکھیں مسلتا اُس سے بولا

بلکل نہیں آپ نے جو چاند چڑھایا ہے نہ اُس کی آگاہی دینے کے لیے کال کی ہے۔ ارمان نے کہا تو یمان کے ماتھے پہ بل پڑے

www.novelsclubb.com

کونسا چاند چڑھایا ہے میں نے جس کی خبر مجھے نہیں تمہیں ہے۔ یمان نے کہا

لگتا ہے کل رات سے آپ نے اپنا فون یوز نہیں کیا آپ کی تصاویر سوشل میڈیا پہ ٹاپ ٹرینڈ ہیں۔ ارمان اُس کی بے نیازی پہ دانت پیس کر بولا

میں نے ایسا کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔ یمان سنجیدہ تھا

واہ بھئی آپ نے تو وہ مثال قائم کی ہے آگ لگے بستی میں آپ اپنی مستی میں۔ارمان کی بات پہ یمان تپ اُٹھا

ارمانننن۔ یمان نے وارن کیا

سر آپ نے جو پراٹھے بنائے اور اُس کی تصاویر خان سر کے گھر کی ملازمہ نجمہ کے ساتھ کلک کی ہے وہ جانے کس نے سوشل میڈیا پہ دی ہے اور اب وائرل ہو گئی ہے ہر کوئی آپ کے ہاتھوں کا پراٹھا کھانا چاہتا ہے اور مزے کی بات بتاؤ کیا میں نے نیٹ پہ ایک بہت بڑا توا بھی دیکھ لیا اُس کو آرڈر کرتے ہیں پھر اسلام آباد کی کسی سنسان جگہ پہ اُس کو پہنچائے گے اب بڑے اسٹائل سے شرٹ کے بازوں کے کف فولڈ کر کے پراٹھے بنانے میں مصروف ہو جایئے گا میں اُس کو پیک کرتا لوگوں میں تقسیم کرتا جاؤں گا۔ارمان ایک سانس میں بولتا جا رہا تھا۔

کیا تم نیند میں ہو؟ یمان کو اُس کی بے تکی باتوں کا مطلب اب بھی سمجھ نہیں آیا تھا۔

آپ کو نیند سے جاگنے کی کوشش میں ہوں۔جواب فورن سے آیا تھا۔

مجھے تم غصہ دلا رہے ہو۔ یمان جھنجھلا اُٹھا

سر یسلی یمان سر؟ میں آپ کو غصہ دلا رہا ہوں یہاں کل رات سے جانے جانے کون کونسے لوگ کہاں کہاں سے نکل کر مجھے کال پہ کال کیے جا رہے ہیں میرا جرم کیا ہے مجھے کس کی سزا مل رہی ہے ایک رات ہوتی ہے انسان کے پاس سونے کے لیے مجھے تو وہ بھی مُیسر نہیں میرا قصور بس اتنا ہے کے میں ارمان ملک کو بس آپ کے اکلوتے اسسٹنٹ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ارمان کی دُھیائیاں آج عروج پہ تھی۔

یہ ضرور نجمہ کا کیا دھرا ہو گا اُس کو تو میں دیکھتا ہوں میڈیا کو بھی میں ہینڈل کر لوں گا اور تم اپنی نیند پوری کر لوں۔ یمان بالوں میں ہاتھ پھیر کر اُس سے بولا

یہ میڈیا والے تب تک ہینڈل نہیں ہو گے جب تک آپ اِن کو پراٹھے نہ کھیلائے میری مانے میں نے جو کچھ دیر پہلے مُفید مشورہ دیا تھا اُس پہ عمل پیرا ں ہو جائے۔ارمان نے رازدرانہ انداز میں کہا

وہ تو بس ایک کے لیے تھے۔ یمان کی آنکھوں کے سامنے آروش کا سراپا لہریا تو کھوئے ہوئے انداز میں بولا

ایک کے لیے کس کے لیے ؟اُس نجمہ کے لیے ؟ارمان نے یمان کے جذبات کا جنازہ نکالنے میں سب کو پیچھے چھوڑ دیا۔

شکر کرو جو تم میرے سامنے نہیں ورنہ وہ حشر کرتا کے یاد کرتے۔یمان ارمان کی بات پہ دانت کچکچائے بولا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا کر گزرتا۔

آپ نے بات ایسی کی کے میں اور کیا کرتا۔ارمان خجل ہوا جب کی یمان نے کال ڈراپ کر دی تھی۔

عجیب بات ہے اتنا مفید مشورہ تھا میرا اگر عمل پیرا ں ہوتے تو اپنا فائدہ ہوتا۔ارمان موبائل کی اسکرین کو گھورتا بولا۔ابھی وہ اُس کو جیب میں رکھنے والا تھا جب فون رِنگ کرنے لگا تو ارمان بیزاری سے کال کاٹنے والا تھا جب نظر موبائل فون کی اسکرین پہ لکھے دُنیا کالنگ کو دیکھ کر اُس کو اپنی بینائی پہ یقین نہ آیا اُس سے پہلے رنگ ٹون ختم ہو جاتی ارمان نے جلدی سے کال ریسیو کی

زے نصیب

زہے نصیب آج مجھے خود سے کال کیسے کر لی۔ارمان کال ریسیو کیے شریر لہجے میں بولا

یمان سے بات کرنی تھی کہاں ہیں وہ؟دوسری طرف فجر نے سنجیدگی سے کہا

ضرور آپ نے وائرل ہوئی تصاویر دیکھی ہو گی اور خواہش جاگی ہو گی کے میں بھی پراٹھے کھاؤں تو بے فکر رہے میں یمان سر سے پراٹھو کی ریسپی لیکر آپ کے لیے بناؤں گا ویسے تو مجھے پتا ہے گندم کا آٹا گوندنا ہوتا ہے پھر اُس کو بال جتنا گول کر چپاتی کی طرح بنایا جاتا ہے اُس کے بعد غبارے جتنا چپاتی کو پُھلائے پھر توے پہ رکھ کر اُس کی میں گیھ ڈالنا ہوتا ہے بس پھر گرما گرم پراٹھے تیار۔ارمان نے مزے سے اُس کو پراٹھے بنانے کا طریقہ بتایا تو فجر نے صوفے کا سہارہ لیا

کیا تم کوئی سستا نشہ کرتے ہو؟فجر نے طنزیہ کیا۔

میں مہنگا نشہ بھی افورڈ کر سکتا ہوں پر وہ حرام ہیں تبھی میں نہیں کرتا۔ارمان نے فخریہ انداز میں کہا

www.novelsclubb.com

میں نے بہت بڑی غلطی کی تمہیں کال کر کے مجھے بہت ضروری بات کرنی تھی یمان سے مگر تمہاری وجہ سے یاد نہیں کے کیا کہنا تھا۔فجر دو انگلیوں سے اپنا مسلتی دانت پیس کر بولی جان کر خوشی ہوئی۔ارمان تھوڑا شرما کر بولا

کیا جان کر خوشی ہوئی۔ فجر کو سمجھ نہیں آیا

یہی کے جب آپ مجھ سے بات کرتی ہیں تو پھر آپ کو کچھ یاد نہیں ہوتا سب کچھ بھول جاتی ہیں۔ارمان فجر کی بات کا اپنا مطلب نکال کر بولا تو فجر نے بہت بُری طرح سے اپنے دانت کچکچائے

سائیکو انسان۔ فجر دانت پہ دانت جمائے کہتی کال ڈراپ کر گئی۔

ٹوں

ٹوں

ٹوں کی آواز پہ ارمان نے موبائیل کان سے ہٹا کر اسکرین کو دیکھا تو منہ بن گیا۔

کوئی عزت نہیں میری ان دونوں بہن بھائی کی نظروں میں جب دیکھو اپنی بھڑاس نکال کر کال کٹ کر جاتے ہیں اب میں کس پہ اپنی بھڑاس نکالوں؟ارمان سیل فون جیب میں رکھتا تاسف سے بڑبڑایا

www.novelsclubb.com

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 55

ارمان سے بات کرنے کے بعد یمان اپنا سیل فون اسکرول کرنے لگا تو اُس کی نظر اپنی تصاویرات پہ پڑی جہاں لائیکس اور کمینٹس کی بھرمار تھی۔

اگر کوئی پراٹھا کھلانے والا مل جائے تو میں بھی ابھی شادی کرلوں ورنہ کنواری مر جاؤں۔

لاحوال ولا قوۃ۔ یمان کی نظر ایک کمنٹ پہ پڑی تو بے ساختہ کہا۔

جو بھی تصویر تو خاصی لی ہے نجمہ نے۔ یمان اپنی تصویر زوم کر کے دیکھتا مسکرا کر بولا تبھی اُس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔

www.novelsclubb.com

ہائے بنا فلٹر کے آپ کی تصویریں کتنی پیاری آئی ہے اگر میں ایک دوا اپنی انسٹا اکاؤنٹ میں لگادوں تو ضرور وائرل ہو جانی ہے پھر ہر ایک اپنے پیج پہ پوسٹ کرے گا اور کیپشن ہو گا

پاکستان کا مشہور گلوکار یمان مستقیم کی پراٹھے بنانے وقت خوبصورت تصاویر سوشل میڈیا پہ دھوم مچاتے ہوئے۔

نجمہ تمہیں تو میں آج چھوڑوں گا نہیں۔ یمان دانت پیس کر کہتا بلینکٹ ہٹا کر بنا پاؤں میں سلپر پہنے ایسے ہی کمرے سے باہر نکل گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آپ آج جلدی اُٹھ گئی تو سوچا آپ کے لیے ناشتہ یہی لے آؤں۔ نجمہ آروش کے کمرے میں آتی اُس سے بولی۔

ہمم میں جلدی اُٹھتی ہوں اِس لیے تم چھ بجے کے قریب میرا ناشتہ لا دیا کرو۔ آروش اُس کو دیکھ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے مگر اتنی جلدی؟ نجمہ حیران ہوئی۔

فجر نماز پڑھنے کے بعد نیند نہیں آتی۔ آروش پراٹھے کا نوالہ توڑ کر بولی

آپ بھی دیر اُٹھنے کی عادت ڈال دے کیونکہ یہاں کوئی بھی دس گیارہ بجے سے پہلے نہیں اُٹھتا۔ نجمہ نے کہا

مجھے اِن کے جیسا بننے کا کوئی شوق نہیں۔ آروش سنجیدگی کہہ کر نوالہ منہ میں ڈال تو سخت بدمزہ ہوئی۔

یہ کیا ہے؟ کل تو اتنے اچھے تھے اور آج اتنے نمکین کیوں ہے؟ کل کس نے بنائے تھے؟ اور آج کس نے بنائے ہیں آروش کڑوا منہ بناتی نجمہ سے بولی

"پراٹھے بھی تم نے بنائے ہیں اگر وہ پوچھے تو۔'

آروش کے سوال پہ نجمہ کو یمان کا جُملا یاد آیا۔

میں نے بنائے تھے۔ نجمہ نے کہا

www.novelsclubb.com

اور آج کس نے؟ آروش پانی کا گلاس ہاتھ میں پکڑ کر اُس سے بولی

کُک نے نمکین اِس وجہ سے ہیں شاید اُس نے آٹا گوندنے وقت نمک میکس کر دیا ہو گا۔ نجمہ نے بتایا

آئیندہ سے تم ہی پراٹھے بنایا کروں گی اور ٹھیک چھ بجے یہاں دے دیا کرو۔ آروش ٹرے پڑے کیے اُس سے حکیمہ لہجے میں بولی

چھ بجے تو وہ اُٹھتے نہیں۔ نجمہ کی زبان بے اختیار پھسلی۔

کون نہیں اُٹھتا؟ آروش نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

میرا بھائی کچن کا دروازہ اُس نے کھولنا ہوتا ہے نہ۔ نجمہ نے گڑبڑا کر کہا

توڈوپلیکیٹ چابی بنوالوں اپنے لیے۔ آروش نے مشورہ دیا

جو حکم میرے آقا۔ نجمہ ٹرے ہاتھ میں لیتی جانے لگی جب آروش نے کہا

سُنو یہ پراٹھے تم کھالینا ایسے پھینک کر ضائع نہ کرنا۔

کل والے پراٹھے کھانے وقت تو آنکھیں ماتھے پہ رکھ لی تھی اور اب کیسے بول رہی۔ نجمہ آروش کی بات پہ بس سوچ سکی

اور کوئی حکم؟ نجمہ نے پوچھا

نہیں جاؤ تم۔ آروش نے کہا تو وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔

ایک حویلی کے ملازمائیں ہوتی تھی جن کو دیکھ کر ایسا لگتا کے روبوٹ ہیں اور یہاں کی ہے جن کی زبانیں قینچی سے زیادہ تیز ہیں۔ نجمہ کے جانے کے بعد آروش تاسف سے بڑبڑائی۔

oooooooooooooooooooooooooooo

تم؟ یمان سارے گھر میں نجمہ کو تلاش کرتا اپنے کمرے میں جارہا تھا جب اُس کی نظر آروش کے کمرے سے نکلتی نجمہ پڑی تو اُس سے پہلے وہ کچھ کہتا نجمہ نے ٹرے اُس کے سامنے کی۔

انہوں نے ناشتہ نہیں؟ طبیعت ٹھیک نہیں تو میں کسی ڈاکٹر کو فون کروں؟ یمان جس مقصد سے نجمہ کو تلاش کر رہا تھا وہ بھول کر فکر مندی سے بولا

میرے خیال سے ڈاکٹر کی ضرورت آپ دونوں کو ہے اگر آپ دونوں نے اپنا علاج نہیں کروایا تو ضرور ممکن ہے ایک دن میں پاگل خانے میں چیختی چلاتی ہر ایک کو نظر آؤں گی۔ نجمہ یمان کی بات کے جواب میں بولی

کیا پاگلوں والی بات کر رہی ہو؟ یمان نے عجیب نظروں سے اُس کو دیکھا

صاحب تواور کیا کہوں؟ایک وہ محترمہ ہے جن کو آئے مشکل سے بیالیس گھنٹے ہوئے ہیں مگر اتنے میں جتنی بار میں نے اُپر سے نیچے۔نیچے سے اُپر تک کا سفر کیا ہے نہ میرا وزن ضرور گرتا جائے گا ایک وہ ہے جن کو پانی بھی کمرے تک دینا پڑتا ہے مجال ہے جو غلطی سے بھی پیر باہر کو نکالے ایسے تو مہمانوں کا رویہ بھی نہیں ہوتا اور اب اُن کو یہ پراٹھے نہیں کھانے آپ کے بنائے ہوئے پراٹھے پسند آگئے ہیں وہ کھانے ہیں وہ بھی صبح کے چھ بجے جب کی وہ وقت آپ کے سونے کا ہوتا ہے رات کے ایک دو بجے آپ کی آمد ہوتی ہے گھر میں۔ نجمہ ایک سانس میں بولی۔

کیا وہ ایک دفع بھی کمرے سے باہر نہیں آئی؟ یمان فکر مند ہوا

نہیں اور جب میں کمرے میں جاؤں تو مجھے بار بار بتانا پڑتا ہے میں نجمہ ہوں آپ کے لیے ناشتہ لائی ہوں۔آپ کے لیے کھانا لائی ہوئی؛آپ کے لیے جگ پانی کا لائی ہوں اگر نہ بتاؤں تو چاہے باہر والا دروازہ کھٹکھٹا کر سوکھ کر کانٹا ہو جائے اُنہوں نے دروازہ نہیں کھولنا ہوتا میں تو اب نیند میں یہ بڑبڑانے لگی ہوں کے میں نجمہ ہوں؛میں نجمہ ہوں۔ نجمہ روہانسی ہو گئی تھی۔

گھر میں کون کون ہوتا ہے؟ یمان نے بس اتنا پوچھا

آپ لوگ ہوتے ہیں میں ہوتی ہوں رشیدہ ہوتی ہوں اُس کے علاوہ کُک ہوتا ہے صفائی کرنے والا مختار ہوتا ہے نور صاحبہ کے بچوں کا خیال کرنے والا گلنواز ہوتا ہے بڑے صاحب کا ڈرائیور بھی کبھی کبھی آجاتا ہے۔ نجمہ نے پورا حساب کر کے بتایا۔

ہمم اچھا میں پراٹھے بنا دیتا ہوں تم لے جانا۔ یمان پر سوچ انداز میں بولا

آپ اُن کے لیے ایسا کیوں کر رہے نک چڑھی ہے ایک لفظ تعریف کا نہیں بولنا انہوں نے۔ نجمہ نے منہ کے زاویئے بگاڑ کر کہا

یہ میں اُن کے لیے کر رہا ہوں ایک لفظ تعریف کے لیے نہیں اُس کے لیے پوری دُنیا بیٹھی ہے۔ یمان اُس کے ہاتھ سے ٹرے لیتا بولا

باتیں اچھی کر لیتے ہیں مگر ٹرے مجھے دے آپ کی اُن کا حکم ہے یہ میں کھاؤں۔ نجمہ یمان کے بار بار 'ان" لفظ پہ بدمزہ ہوتی بولی جب کی یمان کے چہرے پہ آپ کی ان پہ گہری مسکراہٹ آئی تھی۔

یہ میں کھالوں گا تم کھاؤں تو ہو سکتا ہے تمہارا ویٹ بڑھے پھر موٹی لڑکی سے کون شادی کرے گا۔ یمان ہونٹ دانتوں تلے دبائے بولا

آپ اُن کا چھوٹا ہوا کھانا کیوں کھانے لگے اور یہ وزن کی فکر آپ سیلیبر ٹیز کو ہوتی ہے ہم کو نہیں اور اگر آپ کو یاد ہو تو بتا دوں جب آپ کو اٹیک آیا تھا تو ڈاکٹرز نے سخت تاکید کی تھی کے آپ کوئی بھی زیادہ تیل والی چیز نہ کھائے ویسے بھی آپ ڈائیٹ کونشئس انسان ہے۔ نجمہ کو یمان کی بات کچھ پلے نہیں پڑی۔

اگر تمہیں یاد ہو تو کل دیسی گھی آیا تھا وہ کھانے سے کچھ نہیں ہوتا دوسرا مجھے اٹیک آیا تھا وہ پُرانی بات ہے۔ یمان سکون سے کہتا کچن کے راستے جانے لگا

مانا وہ پُرانی بات ہے مگر تاکید تو عمر بھر کے لیے تھی۔ نجمہ اُس کے پیچھے چلتی ہوئی بولی

دماغ خراب نہیں کرو اور نور آپی کے کمرے میں جاؤں اُن کے بچے جاگ گئے ہو گے۔ یمان نے سنجیدگی سے اُس کو ٹوکا

ان کی زندگی میں بھی پرائیویسی نام کی کوئی چیز نہیں۔شازل اپنے لیپ ٹاپ پہ یمان کی تصویریں دیکھتا افسوس بھرے لہجے میں بولا۔

کن کی زندگی میں؟ماہی جو ڈرائے فروٹ کھانے میں مشغول تھی شازل کی بات پہ بولی

تم فروٹ کھاؤ۔شازل نے کہا تو ماہی کا بن گیا

دیکھائے نہ۔ماہی زبردستی لیپ ٹاپ کی اسکرین اپنی طرف کی تو یمان کی تصورات دیکھ کر اُس کی آنکھیں پوری طرح سے کُھلی کی کُھلی رہ گئ۔

یہ یمان مستقیم ہے نہ؟ماہی نے شازل سے پوچھا

ہاں یمان مستقیم ہے تمہارے چچا کا بیٹا نہیں جو اتنی دیدے پھاڑ کر دیکھ رہی ہو مجھے تو کبھی اِس طرح نہیں دیکھا۔شازل لیپ ٹاپ کی اسکرین کی بند کرتا اُس سے بولا

www.novelsclubb.com

میرے چچا کا بیٹا ہوتا پھر تو کیا ہی بات ہونی تھی ویسے کیا اِن کو بھی آپ کی طرح گھر داری آتی ہے؟ماہی متجسس لہجے میں بولی

گھر داری؟شازل اُس کو تیز نظروں سے گھور کر بولا

جی میرا مطلب کُگنگ۔ماہی گڑبڑا کر بولی

وزن کے ساتھ ساتھ عقل بھی موٹی ہوتی جارہی ہے۔شازل نے سر جھٹک کر کہا

میں ناراض ہو جاؤں گی۔ماہی نے دھمکی دی

مرضی ہے ویسے تم اِس کو کیسے جانتی ہو؟شازل نے غور سے اُس کے تاثرات نوٹ کر کے پوچھا

کس کو؟ماہی ناسمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

یمان مستقیم کو؟شازل نے دانت پیس کر کہا

اُن کو کون نہیں جانتا میں نے اِن کے سارے گانے سُنے ہیں اور کیا گاتا ہے سچی اِس کے گانے سیدھا دل پہ ٹھاہ کر کے لگتے ہیں۔ماہی نے مزے سے کہا

www.novelsclubb.com

اِن کے سارے گانے سُنے ہیں اور کیا گاتا ہے سچی اِس کے گانے سیدھا دل پہ ٹھاہ کر کے لگتے ہیں۔شازل نے اُس کی نقل اُتاری

کیا ہے نقل کیوں اُتار رہے میری؟ماہی چڑ کر بولی۔

کیونکہ اتنا بھی کوئی توپ چیز نہیں وہ اِس سے اچھا تو میں گانا گا سکتا ہوں اور یقین جانوں پھر اِس بندے کا نام و نشان نہیں رہے گا آواز تو کیا شکل سے بھی میں کی گنلپیارا ہوں۔ شازل کالڑ جھاڑ کر بولا

ہو ہی نہ جائے آپ مشہور یمان مستقیم جیسا کوئی نہیں ہی از ون اینڈ او نلی۔ ماہی نے زبان دیکھ کر اُس کو چڑایا

تمہیں شرم نہیں آتی اپنے شوہر کے سامنے کسی اور کی تعریف کرتے۔ شازل نے اُس کو شرمندہ کرنا چاہا

شرم کیسی؟ میرا موسٹ فیورٹ سنگر ہے وہ بھی پانچ سالوں سے میں اِن کو جانتی ہوں ویسے آپ کو شرم آنی چاہیے خود سے چھوٹو سے جیلس ہو رہے ہیں۔ ماہی نے اُلٹا شازل کو شرمندہ کر دیا

www.novelsclubb.com

چھوٹا؟ شازل کی آنکھیں اُبلنے کی حد تک کُھلی کی کُھلی رہ گئ۔

جی پچیس سال کا ہے وہ جب کی آپ ماشااللہ سے اٹھائیس سال کے ہونے والے ہیں۔ ماہی نے شان بے نیازی سے کہا

اتنا یہ بیبا بچہ اور میں پچاس سال کا بوڑھا جس کے بال سفید ہو گئے ہیں چہرے پہ جھڑیاں آ گئی ہیں دانت تو سرے سے نہیں ہے گر کر ٹوٹ گئے ہیں۔ شازل تپ اُٹھا۔

ہاہاہاہاہا سیریسلی شازل؟ آپ پچاس سال کے ہو جائے گے تو ایسا روپ اختیار کر جائے گے۔ ماہی شازل کی بات پہ ہنس ہنس کر بے حال ہوئی۔

آج کے بعد تم یمان مستقیم کا کوئی گانا نہیں سنو گی اور نہ اُس کو فالو کرو گی۔ شازل نے دانر پہ دانت جمائے کہا

جب سے میرا قیام حویلی میں ہوا میں نے کوئی گانا نہیں سُنا رہی بات فالو کرنے کی تو اُس کے لیے ایک فون کی اشد ضرورت ہے۔ ماہی نے کہا

اچھا یہ مجھے دو کیا ہر وقت کھاتی رہتی ہو۔ شازل نے ڈرائے فروٹ کی پلیٹ اپنی جانب کِھسکائی۔

www.novelsclubb.com

یہ میرے ہیں۔ ماہی نے احتجاج کیا۔

میں بھی تمہارا ہوں۔ شازل نے بنا تاخیر کیے کہا تو ماہی کی زبان کو تالے لگ گئے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ارمان دلاور خان کے یہاں آیا تو نجمہ کے لیے عدالت کھڑی ہو گئی تھی دلاور خان زوبیہ بیگم خشمگین نظروں سے اس کو گھور رہے تھے جب کی نور اپنے تین سالہ بیٹے کو گود میں لیے یمان کی تصویریں دیکھ رہی تھی اُن سب سے بے نیاز یمان خود کچن میں موجود ہو گیا جیسے وائرل اُس کی نہیں کسی اور کی تصاویریں وائرل ہو گئی ہو۔

تمہیں پتا تھا یمان کا کیا مقام ہے؟ پھر بھی تم نے ایسی حماقت کی۔ زوبیہ بیگم نے اُس کو لتاڑہ

بیگم صاحبہ قسم لے میں نے تو اپنے بس اپنا واٹس ایپ اسٹیٹس لگایا تھا پتا نہیں کیسے وہاں سے چوری ہو گیا۔ نجمہ نے اپنی صفائی دیتے ہوئے کہا اِن سب سے تو وہ خود ناواقف تھی۔

تم اسٹیٹس بھی کیوں لگایا ایسی حالت میں یمان کے ساتھ تصویریں بنائی کیوں؟ دلاور خان نے کہا

یمان کچن میں کیا کرنے گیا تھا؟ نجمہ کے کچھ کہنے سے پہلے نور نے پوچھا

او جی چھوٹی بہن جو آپ کی ہیں اُن کے لیے پراٹھے بنانے گئے تھے۔ نجمہ کی بات پہ سب حیران ہوئے سوائے دلاور خان کے لیے

میں نے تو اُن کو کبھی پانی اُبالتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ارمان حیرت سے بولا

اب پراٹھا بناتے دیکھ لے کچن میں ہی ہیں وہ یہ نہ ہو یمان صاحب کو کچن میں دیکھنے کی حسرت دل میں دبا کر قبر میں دفن ہو جائے۔ نجمہ نے اپنی طرف سے ہر ایک کو مشورہ دینا ضروری سمجھا۔

تمہاری زبان آجکل کچھ زیادہ نہیں چلنے لگی میں چھڑا چھانٹ کنوارہ ساخوبرو نوجوان ابھی شادی تک نہیں کی بچے تک نہیں ہوئے میرے اور تم مجھے قبر تک پہچانے میں لگی ہوئی ہو ان شاءاللہ مجھے قبر میں دیکھنے کی حسرت تم قبر میں لیکر جاؤ گی۔ارمان کے تو اُس کی بات تپا گئی تھی۔

توبہ ہے آپ چھڑے چھانٹ ہیں تو میں نے کونسا اپنے بچوں کی قطارے بنا رکھی ہے میں بھی پیور سنگل ہوں شادی تو دور کسی سے آنکھ مٹکا تک نہیں کیا۔ نجمہ کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

خاموش رہو تم دونوں یہاں ہم ایک سیریس میٹرڈسکس کرنے بیٹھے ہیں اور تم دونوں نے بچوں کی طرح لڑائی شروع کر دی ہے۔زوبیہ بیگم نے دونوں کو ٹوکا تو دونوں خاموش ہو گئے

oooooooooooooooooooooooo

لگتا ہے خود ہی دینے جانا پڑے گا۔ یمان نے نجمہ کو آتا نہ دیکھا تو پر سوچ انداز اپنائے بڑبڑایا اُس کو پتا تھا سب ڈرائینگ روم میں ہیں تبھی ٹرے میں ہاتھ میں لیتا آروش کے کمرے کے باہر کھڑا ہوتا کچھ سوچ کر دروازہ نوک کیا۔

دوسری طرح آروش جس کا بھوک سے بے حال تھا دروازہ نوک ہوتے ہیں بنا پوچھے دروازہ کھول دیا مگر اپنے سامنے نائٹ سوٹ میں بکھرے بالوں سمیت اور بنا چپل کے یمان کو دیکھ کر اُس کو حیرانی کا شدید جھٹکا لگا تھا اُس نے جلدی سے اپنے چہرے کا رخ طرف کیے اُس کی جانب پشت کر کے کھڑی ہو گئ۔

یمان کو شاید اُس کو ایسے ہی ری ایکشن کی اُمید تھی تبھی اُس نے اپنا سر پہلے سے جُھکایا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

تم؟

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ آروش نے جھنجھلا کر پوچھا جو اپنے لاپرواہ حُلیے میں بھی حد درجہ پیارا لگ رہا تھا۔

وہ میں آپ کے لیے ناشتہ لایا ہوں خود لے یا مجھے اِجازت دے کے میں اندر آ کر رکھ لوں۔ یمان نے سر اُٹھا کر مسکرا کر کہا

نجمہ کہاں ہیں؟ آروش اُس کی بات نظر انداز کرتی بولی

پتا نہیں۔ یمان نے لاعلمی کا اظہار کیا

تم جاؤ یہاں سے۔ آروش دروازے پہ ہاتھ رکھ کر اُس سے بولی تو یمان نے غور سے اُس کی پشت کو دیکھا جو دو دن سے ایک ڈریس میں ملبوس تھی۔

آپ کے پاس کوئی اور کپڑے نہیں کیا؟ یمان پوچھے بنا نہ رہ پایا

تم ہوتے کون ہو مجھ سے یہ سوال کرنے والے؟ آروش اُس کے سوال پہ تپ اُٹھی۔

آپ کے مستقبل کا مجازی خدا۔ یمان اپنی مسکراہٹ دبائے بولا۔

www.novelsclubb.com

لگتا ہے اب بھی عقل سے پیدل ہو۔ آروش کا دل زور سے دھڑکا تھا اُس کی بات پہ جس کو کنٹرول میں کیے وہ بس یہی بول پائی۔

عقل سے پیدل نہیں ہوں سمجھدار ہوں تبھی تو آپ کا انتظار کیا۔ یمان پر سکون لہجے میں بولا

مگر میرا جواب پہلے والا ہی ہے۔ آروش کی بات پہ یمان کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی وہ کمرے میں داخل ہوتا ٹرے بیڈ پہ رکھ کر واپس اپنی جگہ پہ کھڑا ہو گیا اتنے میں آروش بس صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گئی۔

ہمارے درمیان بس ذات کا فرق تھا جواب نہیں تو آپ کے انکار کی وجہ؟ یمان سنجیدہ ہوا

میں تمہارے آگے جوابدے نہیں۔ آروش نے سپاٹ لہجے میں کہا

مگر مجھے آپ کا جواب چاہیے۔ یمان بضد ہوا

جاؤں یہاں سے ورنہ میں شور مچاؤں گی۔ آروش نے دھمکی دی

www.novelsclubb.com

شور مچا کر کیا کہے گی؟ کے میں نے آپ کی عزت پ

چٹاخ۔

آروش کی بات پہ یمان کو بہت تکلیف ہوئی تھی جس کو نظر انداز کیے وہ بولنے والا تھا جب آروش پلٹ کر ایک تھپڑ اُس کے چہرے پہ مارا۔

تم خود کو کیا سمجھتے ہو؟اور مجھے کیا سمجھتے ہو؟ تمہیں میں ایسی لگتی ہوں جو یوں سرے عام اپنی عزت کا تماشا بنائے گی۔آروش اُس کا گریبان پکڑے دھاڑی۔

آروش کے اِس قدر قریب ہونے پہ یمان کا دل بے ایمان ہوا تھا دل عجیب ترز سے دھڑکنے لگا تھا وہ تو خواب میں بھی ایسا سوچ نہیں سکتا تھا حقیقت میں اتنا پاس ہونا تو بہت دور کی بات تھی ایک ہی سیکنڈ میں اُس کی حالت غیر ہوئی تھی یمان بنا آروش کو چھوئے اُس کا ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتا اپنا سر نفی میں ہلاتا اپنے کمرے کے راستے چل دیا۔

آروش اُس کے عمل پہ حق دق رہ گی اُس کو جی بھر کر اپنی اِس قدر بے اختیاری پہ غصہ آیا تھا جانے اُس کو یمان کی باتوں میں کیا ہو جاتا تھا جو اُس کی سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیتیں مفلوج ہو جایا کرتی تھی۔

یہ مجھ سے کیا ہو گیا وہ نامحرم تھا میرا۔آروش اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر بڑبڑائی پل بھر میں اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر رخسار بھگا گئے تھے۔

oooooooooooooooo

بہل تو جائے دلا سو سے میرا دل لیکن"

چلتی کہاں ہیں، صحراؤں میں کشتیاں،

یہ مجھے کیا ہو جاتا ہے اُن کو ایسے اپنے پاس دیکھ کر۔ یمان اپنے کمرے میں آتا سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھ گیا اُس کو آروش کا تھپڑ مارنا بُرا نہیں لگا تھا بلکل بھی نہیں لگا تھا اُس کو اگر بُرا لگتا تھا تو بس اُس کا انکار جو وہ بار بار کرتی تھی۔

شاید میرے مرنے کے بعد اُن کو میرا احساس ہو کے میں اُن کو کتنا چاہتا ہوں اب تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ میری جان لیکر ہی رہے گی۔ یمان کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ در آئی تھی اپنے اندر ایک اُداسی کی لہر ڈورتی محسوس ہوئی سر الگ سے درد سے پھٹا جا رہا تھا۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا ایسا وہ کیا کرے جو آروش اُس کی بن جائے۔ کیا اتنے سالوں بعد بھی اُس کا عشق لاحاصل ہی رہے گا آروش کو کبھی اُس کی پرواہ نہیں ہو گی۔

آپ چاہے مجھ سے پیار نہ کرے بس میری بن جائے میرے لیے وہ ہی بڑی بات ہو گی۔ یمان کی آنکھ میں آنسو گر کر ڈارھی میں جذب ہوا تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤

ہر وقت کمرے میں کیوں رہتی ہوں ہمارے پاس بھی بیٹھ جایا کرو۔ نور آروش کے کمرے میں آتی بولی جو خاموشی سے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے تھی۔

دل نہیں کرتا باہر آنے کو۔ آروش سنجیدگی سے بولی

کیا تم روئی ہو؟ اور ناشتہ کیوں نہیں کیا نجمہ لنچ کے وقت یہاں آئی تھی پر تم نے دروازہ نہیں کھولا تھا خیریت؟ نور اُس کی سرخ آنکھیں اور ناشتے کی ٹرے دیکھ کر بولی جو جوں کی توں پڑی تھی جیسے یمان رکھ کر گیا تھا۔

بھوک نہیں ہے۔ آروش نے مختصر جواب دیا

اچھا ویسے مجھے یہاں موم نے بھیجا تھا وہ چاہتی ہے تم ساتھ چلو مال شاپنگ کرنے کے لیے۔ نور نے پرجوش آواز میں کہا

مجھے کہی نہیں جانا اُن سے کہے وہ خود ہی اپنی پسند سے کچھ لے آئے۔آروش اُس بات سن کر بولی

اٹس اوکے آج نہیں تو کل چلنا میرے خیال سے کل بھی تم انہیں کپڑوں میں تھی اگر تم کہو تو اپنے کچھ ڈریسز تمہیں دیتی ہوں جو میں نے استعمال نہیں کیے۔نور نے اُس کا جائزہ لیتے کہا

کوئی مُناسب ڈریس ہے تو پلیز دے انہیں کپڑوں میں بار بار نماز پڑھتی ہوں تو شرمندگی ہوتی ہے اور میں ایک جائے نماز بھی کہا تھا آپ لوگوں نے دیا نہیں۔آروش ایک نظر اُس کے کپڑوں میں ڈال کر "مناسب "لفظ پہ زور دے کر بولی۔

جائے نماز یاد نہیں رہا ہو گا ڈیڈ کو میں ابھی دونوں چیز تمہیں بھجواتی ہوں۔نور اپنی جگہ سے اُٹھ کر بولی

www.novelsclubb.com

قرآن پاک بھی چاہیے تھا۔آروش نے کہا

وہ تو یہاں ہو گا۔نور نے الماری کی جانب اِشارہ کیے بتایا

میں نے پورا کمرا بہت بار چیک کیا ہے مگر وہ چیزیں نہیں ہیں جو مجھے چاہیے۔آروش نے جواب دیا۔

اچھا ٹھیک ہے میرے کمرے میں ہے وہ بھجواتی ہوں۔نور مسکرا کر کہا

شکریہ۔آروش نے کہا تو نور مسکرا کر سر اثبات میں ہلاتی چلی گئ۔

oooooooooooooooooooooooooooo

آروش بی بی یہ بیگ نور بی بی نے آپ کے لیے بھیجا تھا۔کچھ دیر بعد نجمہ آروش کے کمرے میں آتی ایک بیگ اُس کو دے کر بولی

جائے نماز اور قرآن؟آروش ایک نظر بیگ پہ ڈال کر بولی۔

جائے نماز تو یمان صاحب کے کمرے میں ہو گا اور اُن کا کمرہ صبح سے لاک ہے اِس لیے ابھی کے لیے یہی دیئے۔نجمہ نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

اچھا تم جاؤ۔یمان نام پہ آروش کے تاثرات بدلے تھی تبھی کچھ اور پوچھنے کے بجائے یہ کہا۔

ٹھیک ہے۔ نجمہ اتنا کہتی کمرے کا دروازہ بند کرتی چلی گئی تو آروش گہری سانس لیکر بیگ کو کھول کر دیکھا جس میں پانچ مختلف ڈیزائن کے ڈریسز تھے۔

اب میں یہ کپڑے پہنوں گی۔ آروش سب جوڑے الگ الگ کر کے دیکھتی بڑبڑائی جس میں کوئی جوڑا بیک لیس تھا تو کوسلیو لیس تھا کسی میں شلوار کے بجائے ٹائیٹس تھی ڈوپٹہ تو سرے سے کسی میں نہیں تھا اُس کو سبھی جوڑے بیکار لگے۔

حد ہے۔ آروش بدمزہ ہوتی سب کپڑوں کو بیڈ سے نیچے پھینک دیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

نجمہ یہ سب مختار والے کہاں چلے گئے؟ دلاور خان نے اگلے دن گھر میں کسی میل سرونٹ کو نا پا کر نجمہ کو آواز دے کر اُس سے پوچھا جو لاؤنج کی صفائی کرنے میں مصروف تھی۔

اُن کی تو چھٹی کر دی ارمان سر نے یمان صاحب کے کہنے پہ۔ نجمہ نے بتایا

چھٹی کر دی مگر کیوں؟ دلاور خان ناسمجھی سے اُس کو دیکھنے لگے۔

وہ جی آپ کی چھوٹی بیٹی کو اچھا نہیں لگتا تبھی وہ بار نہیں آتی اپنے کمرے سے تو اِس لیے انہوں نے یہ کیا آپ کا جو ڈرائیور ہے وہ گھر میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ یمان صاحب

نے خود پر سنلی اُس کو وارن کیا ہے کُک بھی اب نہیں رہا صفائی والا بھی نہیں رہا اُن کے بدلے دوسری ملازماؤں کا بندوبست یمان صاحب نے ارمان سر کے زمے لگایا ہے۔ نجمہ نے تفصیل سے بتایا

یہ یمان نے ایسا کیوں کیا؟ وہ سب پُرانے سرونٹس تھے ہمارے۔ زوبیہ بیگم جو ابھی لاؤنج میں آئی تھی نجمہ کی بات سن کر بولی

کچھ سوچ کر اُس نے کیا ہو گا خیر میں اب نکلتا ہوں ایک شوٹ کے لیے فیصل آباد جانا پڑے گا۔ دلاور خان نے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر زوبیہ بیگم سے کہا

فیصل آباد کیوں آپ کو یاد نہیں ہم نے گھر میں ایونٹ کرنے کا سوچا تھا دُنیا میں سامنے اپنی بیٹی کو بھی تو لانا ہے۔ زوبیہ بیگم دلاور خان کی بات پہ تعجب سے گویا ہوئی۔

میں جلدی واپس آجاؤں گا اور اِس ایونٹ کی زمیداری میں نے ارمان کو دی ہے وہ اچھے سے سب سنبھال لے گا مگر ایک بات کا خاص خیال رکھنا یہ بات آروش کو پتا نہ چلے ہم اُس کو سرپرائز دے گے۔ دلاور خان نے مسکرا کر اُن کو تسلی کروائی

یہ تو اچھی بات ہے میں پھر آج آروش کو لیکر جاتی ہوں شاپنگ کے لیے ایونٹ کے لیے اُس کے پاس بہت اعلیٰ ڈریس ہونا چاہیے اسٹائلش سا۔زوبیہ بیگم خوش ہوئی

آروش بی بی تو جو بھی پہنے گی اُن پہ وہ سوٹ کرے گا۔ نجمہ زوبیہ بیگم کی بات پہ خاموش کھڑی نجمہ بول پڑی

یہ تو ہے مگر وہ دلاور خان کی بیٹی ہے اُس کو سب سے الگ لگنا چاہیے۔زوبیہ بیگم نے کہا

اچھا پھر میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے۔دلاور خان کو وقت کا احساس ہوا تو کہا

ٹھیک ہے بائے۔زوبیہ بیگم نے کہا تو وہ مسکرائے

اللہ کی امان صاحب۔ نجمہ بھی اتنا کہتی اپنے کام میں لگ گئ۔

نجمہ سنو۔دلاور خان کے جانے کے بعد زوبیہ بیگم نے نجمہ کو مخاطب کیا۔

www.novelsclubb.com

جی؟ نجمہ اُن کے سامنے ہوئی

نور تو سوئی ہوئی ہو گی تم آروش کو کہو میں اُس کا لاؤنج میں انتظار کر رہی ہو آجائے۔زوبیہ بیگم نے کہا تو نجمہ اُپر کی جانب بڑھی کچھ ہی مینٹس میں آروش نجمہ کے ہمراہ لاونج میں داخل ہوئی۔

السلام علیکم۔آروش نے زوبیہ بیگم کو دیکھ کر سلام کیا

وعلیکم السلام کیسی ہو؟ ظاہر ہی نہیں ہوتی اپنی ماں کی خیر وخبر لیا کرو۔زوبیہ بیگم محبت سے اُس کو دیکھ کر بولی

جی ضرور۔آروش نے بس اتنا کہا

نور نے مجھے بتایا تھا اُس نے تمہیں اپنے ڈریسز دیئے ہیں تو آج وہ پہنتی نہ کیا پسند نہیں آئے؟۔زوبیہ بیگم نے اُس کا ڈریس اور حجاب دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

جی پسند نہیں آئے۔آروش صاف گوئی سے بولی

اچھا وہ تو بہت بڑے ڈیزائنر سے اپنے کپڑے ڈیزائن کرواتی ہے خیر تم آجاؤ میرے ساتھ چلنا وہاں پھر تم اپنی پسند کے ڈریسز لینا۔زوبیہ بیگم نے مسکرا کر کہا تبھی اُن کے سیل پہ کال آنے لگی تو وہ اُس کی جانب متوجہ ہوئی۔

میرے لیے ایک کپ چائے تو لانا۔ آروش نے دوسری ملازمہ کو گزرتے دیکھا تو کہا جس پہ وہ سر ہلاتی چلی گئی۔

یمان بھی کل سارا وقت اپنے کمرے میں رہنے کے بعد آج اسٹوڈیو جانے کے لیے نکل رہا تھا جب اُس کے فون پہ بھی کال آنے لگی۔ تو وہ سائیڈ پہ ہوا۔

اچھا میں یمان سے کہوں گی۔ دوسری طرف سے زوبیہ کو جانے کیا کہا گیا تھا جب انہوں نے کہا" یمان "لفظ پہ اِس بار کوئی خاص ری ایکشن نہیں دیا راشدہ چائے کی ٹرے لیکر آئی تو آروش وہ پینے لگی۔

راشدہ یمان کو یہاں آنے کا کہو بات کرنی ہے ضروری۔ زوبیہ بیگم کال ڈراپ کرنے کے بعد راشدہ سے کہا۔

جی وہ رہے۔ راشدہ نے ایک طرف اِشارہ کیے بتایا تو زوبیہ بیگم نے وہاں گردن موڑ کر دیکھا

یمان؟ یمان جو کسی سے کال پہ بات کرنے میں مصروف تھا لاؤنج میں آروش کے ساتھ بیٹھی زوبیہ بیگم نے اُس کو آواز دی۔

جی۔ یمان سیل فون کان کے پاس رکھتا اُن کی جانب متوجہ ہوا۔

یہاں آؤ۔ زوبیہ بیگم نے آنے کا کہا تو یمان کی نظر آروش پہ پڑی جو صوفے پہ براجمان تھی اور اُس کی بیک یمان کے سامنے تھی جس سے وہ اُس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہا تھا مگر یمان کو کل واقع یاد آیا تو اُس نے اپنا سر جھٹکا

آپ کو کچھ کام ہے تو بتادے میں ویسے بھی اسٹوڈیو جانے کے لیے نکل رہا تھا۔ یمان فاصلے پہ کھڑا ہوتا سنجیدہ لہجے میں اُن سے بولا

کیا ہو گیا ہے یمان اتنا دور کھڑے ہو کر کیوں بات کر رہے ہو اگر آروش سے جھجک رہے ہو تو مت جھجھکو نور کی طرح یہ بھی تمہاری بہن ہے۔ زوبیہ بیگم کی بات پہ یمان کا ہاتھ بے ساختہ اپنے دل پہ پڑا تھا جب کی چائے پیتی آروش نے بے ساختہ اُس کی اُڑی رنگت کو تصور کیا تھا

www.novelsclubb.com

اَستَغفِرُاللہ بہن ہر کوئی دوبارہ ہارٹ اٹیک دلوانے کے پیچھے پڑا ہے۔ یمان جھرجھری لیکر" تپ کر سوچنے لگا۔

یہ میری بہن نہیں ہیں میں نے کوئی بہن چارہ (بھائی چارہ) تھوڑی کھولا ہے جو۔۔۔جو آتا ہے اِن کو میری بہن بنا کر چلا جاتا ہے مطلب حد ہے کسی کے احساسات کا قتل کروانے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی کسی نے۔یمان اچھا خاصا جھنجھلا اُٹھا تھا کہاں وہ اب شادی کے خواب دیکھنے لگا تھا اور کہاں گھر والے دونوں کے نکاح کا سوچنے کے بجائے رکشا (سُرخشا) بندھن پہنانے کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 56

یمان کیا ہو گیا ہے اِس لہجے میں بات کیوں کر رہے آروش کو بُرا لگ سکتا ہے۔زوبیہ بیگم یمان کا آج ایسا رویہ دیکھ کر حیرت سے غوطہ زن ہوتی ہوئی بولی یمان وہ ہر وقت آرام سے بات کرتا تھا اور اب یوں اِس طرح۔

مجھے بھی بُرا لگ سکتا ہے آپ لوگوں کا یوں بار بار اِن کو میری بہن کہنا۔ یمان بولنے بنا نہ رہ پایا

سوری بیٹا لگتا ہے یمان آج شاید نیند میں ہے۔ زوبیہ بیگم یمان کو گھور کر آروش سے بولی جو اب اپنے چائے کے کپ کو دیکھ رہی تھی۔

کوئی بات نہیں۔ آروش محض بس یہی بولی تو یمان نے اُس کی پشت کو گھورنے لگا جو انجان بن کر بیٹھی تھی۔

یمان میں نے تمہیں اِس لیے آواز دی تھی کیونکہ روزی کا فون آیا تھا۔ زوبیہ بیگم نے ابھی اتنا کہا تھا جب یمان بیچ میں بول پڑا

کون روزی؟

www.novelsclubb.com

یمان میری مانو کمرے میں جا کر اپنی نیند پوری کون روزی؟ تمہاری فیانسے روزی جس کے ساتھ کچھ وقت میں شادی ہے۔ زوبیہ بیگم کو آج یمان ٹھیک نہیں لگا تبھی کہا۔

فیانسے "لفظ پہ آروش نے نظریں اُٹھا کر زوبیہ بیگم کو دیکھا جو یمان کو دیکھ رہی تھی۔"

کیوں فون کیا تھا اُس نے آپ کو؟ یمان کو اِس وقت روزی کا ذکر ایک آنکھ نہیں بھایا تھا

اُس کی کچھ فرینڈز ہیں جن سے وہ تمہیں ملوانا چاہتی ہے ساتھ میں تم دونوں کو پارٹی میں بھی جانا ہے جو تم دونوں کے لیے آرگنائز کی گئی ہے۔ زوبیہ بیگم نے اُس کو بتایا

میرا آج ٹف شیڈول ہے میری طرف سے آپ معذرت کر لے۔ یمان نے فورن سے انکار کیا

یمان اچھا نہیں لگتا وہ فیانسی ہے تمہاری اُس کا حق ہے تم پہ بیچاری تم سے مانگتی کیا ہے اور مجھے ویسے بھی آروش کو لیکر مال جانا ہے شاپنگ کے لیے۔ زوبیہ بیگم نے اُس کو سمجھانے کی خاطر کہا

شاپنگ پہ یہ چلے گی؟ یمان جتنا حیران ہو سکتا تھا اُتنا ہو کر بولا

میں آپ کے ساتھ نہیں جا سکتی میں خود نہیں جاتی کہی حویلی میں بھی اماں سائیں سارا کچھ کرتی تھی یہاں بھی آپ کر دے۔ زوبیہ بیگم اُس سے پہلے یمان کو جواب دیتی آروش بول کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

رکو تو کہاں جا رہی ہو۔ زوبیہ بیگم نے اُس کو جاتا دیکھا تو آواز دی

میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں دوپہر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔آروش جواب دیتی تیز قدموں کے ساتھ وہاں سے چلی گئ۔

یہ کیا بات ہوئی ساتھ چلتی تو اچھا تھا نہ۔زوبیہ بیگم پریشانی سے بڑبڑائی

میں چلتا ہوں آپ کے ساتھ کیا پتا میری وجہ سے آپ کی کچھ مدد ہو جائے گی۔یمان جلدی سے زوبیہ بیگم کے پاس بیٹھ کر بولا

تمہارا تو آج ٹف شیڈول تھا؟زوبیہ نے گھور کر طنزیہ کیا تو یمان سٹپٹا گیا۔

تھا"ٹف شیڈول تھا اب نہیں ہے۔یمان نے "تھا" لفظ پہ خاصا زور دے کر کہا"

یمان؟زوبیہ نے مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھا

موم آپ ماں ہیں اور آپ سے بڑھ کر میرے لیے کوئی ٹف شیڈول تو نہیں ہو سکتا نہ پہلے ماں پھر کام دوجا۔یمان اُن کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر بولا تو زوبیہ بیگم اُس کے واری صدقے ہوئی۔

www.novelsclubb.com

ماں صدقے جائے میں بس چینج کر لوں پھر چلتے ہیں۔زوبیہ بیگم خوش ہوتی اُس کا ماتھا چوم کر بولی

میں تب گاڑی سٹارٹ کر دیتا ہوں پورچ سے نکال کر۔یمان جوابً بولا تو زوبیہ بیگم اُٹھ کر چلی گئ۔

یمان ابھی باہر جانے والا جب اُس کی نظر ٹیبل پہ چائے کے کپ پڑی جس میں آروش کچھ دیر پہلے چائے پی رہی تھی۔یمان نے ایک چور نظر آس پاس ڈورائی پھر وہ کپ اپنے ہاتھ میں لیا جس میں آدھی چائے ابھی بھی باقی تھی۔یمان چند پل اُس کو دیکھتا رہا پھر وہی کپ اپنے ہونٹوں کے پاس کیے آروش کی بچائی ہوئی چائے کا سپ لینے لگا۔

❤❤❤❤❤❤❤

کیا ہوا آپ پریشان ہیں؟ماہی نے شازل کو بہت دیر تک بات کرتا نہ دیکھا تو خود ہی بات کا آغاز کیا اُس کو محسوس ہوا تھا جب سے وہ شہر سے منتھلی چیک اپ کے بعد واپس آئے تھے شازل کچھ خاموش سا تھا مگر اصل بات کیا تھی وہ اُس سے بے خبر تھی۔

ہاں نہیں میں کیوں پریشان ہونے لگا۔شازل اُس کی بات سن کر چونک کر بولا

پھر اتنا خاموش تو نہیں ہوتے آپ جتنا آج ہیں۔ماہی اُس کے پاس بیٹھ کر بولی

تمہیں زیادہ فیل ہو رہا ہے ورنہ ایسی کوئی بات نہیں۔شازل اُس کی ناک دبائے بولا

کاش ایسا ہی ہو۔ماہی نے کہا

ہمم ایسا ہی ہے خیر تم نے دوائی لی؟شازل بات بدل کر بولا۔

جی لی ہے۔ماہی نے مسکرا کر کہا

اوکے پھر آرام کرتا ہوں، میں آتا ہوں کچھ ضروری کام ہے۔شازل اُس کا گال تھپتھپا کر بول کر اُٹھ کھڑا ہوا۔

شازل۔شازل اُس کے پاس سے گزر رہا تھا جب ماہی نے اُس کا ہاتھ پکڑا

کیا ہوا؟شازل سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

آپ پریشان ہے مجھے لگ رہا ہے۔ماہی شازل کو اتنا چپ دیکھ کر روہانسی ہوئی۔مگر شازل کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی تھی۔

یہاں آؤ۔شازل نے اُس کو اپنے حصار میں لیا تو ماہی پر سکون ہوتی اُس کے سینے لگی اپنی آنکھوں کو بند کر گئی تھی۔

میں پریشان اِس لیے ہوں کے میں نے اکثر سُنا ہے عورتیں شادی کے بعد جب بچے پیدا کرتی ہیں تو اُن کا ویٹ بڑھ جاتا ہے فِگر بھی ڈول مول سی ہو جاتی ہیں کوئی کپڑے اُن کو فٹ ہی نہیں آتی چلنے میں بھی اُن کو دُشواری ہوتی ہے اُٹھنے میں تو کسی کے سہارے کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔تم اتنی گولوں مولوں سی ہو گئی ہو مگر میں خود کو یہ تسلی کرواتا ہوں ہمارے بچے کی پیدائش کے بعد تم پھر سے پہلی کی طرح سمارٹ نظر آؤں گی۔پر اگر ایسا نہ ہوا تو بیڈ پہ تم سوؤں گی تو میں کہا؟ سوؤں گا۔بس ایک یہ فکر ہے جو رات کو مجھے سونے نہیں دیتی۔ماہی جو اپنی آنکھیں بند کیے ہوئی تھی شازل کی سنجیدہ لہجہ میں گوہر افشانی سن کر اُس کے چودہ طبق روشن ہوئے وہ ایک ہی جھٹکے سے شازل سے دور ہوتی آنکھیں پھاڑ کر اُس کو دیکھنی لگی جس کا قہقہہ ضبط کرنی کی کوشش میں سفید رنگت سرخ ہو گئی تھی۔

شازل آپ بہت بہت بہت زیادہ مین ہیں۔ماہی دانت کچکچا کر بولی

ہاہاہاہامیری گولوں مولوں سی بیوی اگر میں نے کہاپریشان نہیں ہو تو تم کیوں پریشان ہو رہی ہوایسی بات سوچ کر جب کی ڈاکٹر نے تمہیں اِس حالت میں کوئی بھی اسٹریس لینے سے منع کیاہے۔شازل اُس کے سامنے آتااُس کاماتھاچوم کر بولا

مجھے آپ سے بات نہیں بہت بُرے ہیں آپ ہر بار میرا مذاق اُڑاتے ہیں جب ہمارا بے بی ہو گانہ تو میں آپ کی شکایت کروں گی اُس سے۔ماہی نروٹھے پن سے بولی

یہ ظلم مت کرنااپنے معصوم شوہر پہ۔شازل نے مظلوم سی شکل بنائی۔

میں تو کروں گی۔ماہی کاانداز دیکھ کر شازل مسکرا کر دوبارہ سے اُس کواپنے حصار میں لیکر اُس کے بالوں میں بوسہ دیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

یمان اور زوبیہ بیگم اسلام آباد کے بڑے مال میں داخل ہو گئے تھے یمان نے اپنے چہرے پہ ماسک پہناہوا تھا جس وجہ سے اُس کا چہرہ کور تھاوہ نہیں چاہتا تھالوگوں کی بھیڑ جمع ہو۔اور یہاں مال میں یمان آیاتو زوبیہ بیگم کے ساتھ تھا مگر مال میں داخل ہوتے ہی اُس کی نظر ہر طرف پھِر رہی تھی وہ زوبیہ بیگم کے ساتھ ہو کر بھی اُن کے ساتھ نہیں تھا۔

یمان آروش کے لیے یہ ڈریس کیسا رہے گا۔زوبیہ بیگم ایک ڈریس یمان کے سامنے کیے بولی۔

یمان جو پر شوق نظروں سے ایک وائٹ کلر کے خوبصورت گاؤن کو دیکھ رہا تھا زوبیہ بیگم کی آواز پہ چونک کر اُن کی جانب دیکھا جو ایک گھٹنوں تک آتی شرٹ اُس کو دیکھا رہی تھی جو تھی سلیولیس۔

یہ آپ آروش کے لیے رہی ہیں؟ یمان کی آنکھوں میں ناگواری بھرے تاثرات آئے تھے جس کو چُھپانا اُس نے ضروری نہیں سمجھا

ہاں پیاری ہے نہ کالا رنگ تو اُس پہ خوب بھی جچے گا۔زوبیہ بیگم خاصے پر جوش لہجے میں بولی۔

آہمم۔آپ کو نہیں لگتا کچھ اور لینا چاہیے اُن کے لیے جیسے یہ گاؤن کتنا پیارا ہے ساتھ سیم کلر کا حجاب بھی ہے یا پھر وہ ڈریسز دیکھے کتنے پیارے اور نفیس ہیں۔یمان کبھی گاؤن تو کبھی خوبصورت پرنٹڈ سوٹس کی طرف اِشارہ کرتا اُن کو بتانے لگا۔

ہم کونسا آروش کو کسی میلاد میں بھیج رہے جو ایسے ڈریسز لے ماڈرن زمانہ ہے تمہیں لڑکیوں کی شاپنگ کا نہیں پتا میں خود ہی دیکھ لیتی ہوں۔زوبیہ بیگم نے اُس کی بات سن کر ہنس کر سر جھٹکا

آپ کا یہ ماڈرن زمانہ اُن کو نہیں آنے والا پسند خیر ہم اپنی فیوچر وائیف کے لیے اُن کے حساب سے خریداری کرتے ہیں جو غالباً نہیں یقیناً اُن کو بہت پسند آئے گی۔یمان زوبیہ بیگم کو دیکھ کر سوچتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

ایکسکیوزمی۔یمان نے ایک سیلز بوائے کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

Yes,sir how can I help you ?

سیلز بوائے مسکرا کر یمان کے پاس آکر بولا

مجھے یہ گاؤن پیک کر کے دے اور ساتھ میں بیس پچیس ڈریسز کے درمیان نفیس خوبصورت کے ڈریسز بھی جس میں سیم کلر کا ڈوپٹہ اور اسٹالر بھی ہو۔آپ کو سمجھ آرہا ہے نہ میرے کہنے کا مطلب ؟۔یمان اپنی بات کرنے بعد تائید نظروں بھری نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا

Yes,of course sir, I completely understand.

سیلز بوائے یمان کی بات سن کر مسکرا کر بول کر کچھ ڈریسز اُس کے سامنے کیے۔

آپ کے کہنے کا مطلب تھا ایسی ڈریسز جو مشرقی گرلز پہنتی ہیں۔ سیلز بوائے ڈریسز پیک کرنے کے بعد بیگز یمان کی طرف بڑھا کر بولا

یارائٹ۔ یمان ہنس کر بولا پھر ایک چور نظر آس پاس کی جہاں زوبیہ بیگم نہیں تھی شاید وہ کہیں اور گئی تھی۔ یمان مال سے باہر آتا اُن سب بیگز کو گاڑی کی پچھلی ڈگی میں رکھ کر دوبارہ مال کے اندر آتا زوبیہ بیگم کو تلاش کرنے لگا۔

آپ کی ہو گئی شاپنگ پانچ گھنٹے ہو گئے ہیں۔ یمان کو مال کے تین چار چکر کاٹنے کے بعد بلا آخر زوبیہ بیگم ملی تو ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر اُس نے کہا

آلموسٹ ہو گئی ہے بس ایونٹ کے لیے آروش کے لیے کوئی ڈریس پسند نہیں آرہا سوچ رہی ہو وہ اپنی ڈیزائنر سے ڈیزائن کراؤ۔ زوبیہ بیگم نے پر سوچ لہجے میں اُس سے کہا

ایونٹ؟ یمان سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھنے لگا۔

ہاں آروش کے لیے ہم نے ایک پارٹی آرگنائز کرنے کا سوچا ہے۔زوبیہ بیگم نے بتایا

اوا چھا۔یمان صرف یہی بول پایا

ہاں اور آج رات زرفشاں زرنور زرگل بھی پاکستان لینڈ کر رہی ہیں۔زوبیہ بیگم نے مزید بتایا

یہ تو اچھی بات ہے۔یمان اُن کی خوشی دیکھ کر مسکرایا۔

❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 57

www.novelsclubb.com

آروش یہ تمہارے لیے کال ہے تمہارے گھر سے۔نور آروش کے کمرے میں آتی اپنا فون اُس کی جانب بڑھائے بولی تو آروش نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

میرے لیے کال آپ کے سیل فون پر؟آروش کو بات کچھ سمجھ نہیں آئی۔

ہاں حویلی سے ہے شاید انہوں نے ڈیڈ کو کال کی تھی مگر وہ تو یہاں تھے نہیں تو میرا نمبر اُن کو دے دیا۔نور نے بتایا تو آروش نے بے چینی سے اُس کے ہاتھ سے فون لیکر اپنے کان کے پاس کیا۔

السلام علیکم۔آروش فون کان کے پاس کرتی سلام کرنے لگی۔نور ایک مسکراتی نظر اُس پہ ڈال کر کمرے سے باہر چلی گئ۔

وعلیکم السلام کیسی ہو میری بچی؟دوسری جانب سے نم لہجے میں کلثوم بیگم سے پوچھا

جیسی بھی ہوں آپ لوگوں کو کیا آپ لوگوں نے تو پرواہ سمجھ کر حویلی سے بے دخل کر دیا تھا۔آروش شکوہ بھرے لہجے میں بولی

ایسے مت کہو آروش۔کلثوم بیگم تڑپ کے بولی

تو اور کیا کہوں اماں سائیں؟جب سے یہاں آئی ہوں کسی نے مجھے یاد تک نہیں شازل لالہ نے بھی نہیں مجھے لگا تھا اُن کو جیسے پتا چلے گا وہ مجھے لینے آئے گے مگر آپ سب نے بتا دیا میں تب سب کو پیاری تھی جب شہباز شاہ کی بیٹی تھی جب پتا چلا میں کسی دلاور خان کی بیٹی ہوں تو سب نے منہ موڑ لیا۔آروش کی آنکھیں بھیگی تھی۔مگر دوسری جانب موبائل جو

اسپیکر پہ تھا دُرید شاہ اور شازل شاہ نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچا تھا اُس کی بات پہ۔ شازل کلثوم بیگم سے موبائل لیتا اسپیکر آف کرتا اپنے کان کے پاس کر گیا۔

بہت بدگمان ہو گئی ہو آرو۔ شازل نے افسوس بھرے لہجے میں کہا

بدگمان کرنے والے بھی آپ سب ہیں۔ آروش پہلے تو شازل کی آواز پہ حیران ہوئی تھی مگر اُس پہ قابو پہ دوبدو بولی۔

تمہیں کیا لگتا ہے ہمیں تمہاری پرواہ نہیں تمہاری یاد نہیں آتی؟ شازل نے سنجیدگی سے کہا

بلکل یہی لگتا ہے اگر آپ کو میری پرواہ ہوتی تو آج میں یہاں نہ ہوتی آپ میں سے کسی کو میری یاد کیوں آئے گی؟ جب بابا سائیں کو پتا نہیں کے اُن کے دل کا ٹکڑا کس حال میں ہے۔ شہباز شاہ کا خیال آتے ہی اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔

www.novelsclubb.com

کیا کچھ ہوا ہے آرو مجھے بتاؤ؟ شازل اُس کی آخری بات پہ پریشان ہوا جب کی دُرید اور کلثوم بیگم کی نظریں بھی اُس پہ ٹک گئی۔

اور نہیں تو کیا حویلی میں کسی کو ایک بار کوئی کام کہتی تھی یا کوئی چیز لانے کا کہتی تھی تو مل جایا کرتی تھی اور یہاں جب سے آئی ہوں ہر ایک سے جائے نماز اور قرآن کا بولا ہے بار بار

یاد بھی کرواتی ہوں مگر مجال ہے جو کسی نے اُس پہ عمل کیا ہو اہاں کہہ کر چلے جاتے ہیں اور ایک میں ہوں جو یہاں بس اُن کی راہ تکتی ہوں۔آروش شکایتی لہجے میں بولی تو شازل نے گہری سانس لی۔

تو پھر کیا تم نے نماز نہیں پڑھی اتنے وقت سے؟شازل نے پوچھا اور کال دوبارہ سے اسپیکر پہ کی۔

لالہ نماز کیسے چھوڑ سکتی ہوں وہ پڑھتی ہوں ایک شال ہے اُس کو بار بار دھوتی ہوں یا کبھی ایسے ہی فرش پہ پڑھ لیتی ہوں مگر جائے نماز کا ہونا تو ضروری ہے نہ۔آروش کی بات پہ دُرید اور شازل کو اُس پہ انتہا کا پیار آیا تھا جب کی کلثوم بیگم کے چہرے پہ فکر مندی چھائی۔

آروش تم دھوتی ہوں شال؟اسلام آباد میں تو ٹھنڈ بھی ہو گی زیادہ پانی میں ہاتھ مت ڈالا کرو ورنہ بیمار پڑ جاؤ گی۔کلثوم بیگم نے پریشانی سے کہا

یہاں میرے لیے بابا سائیں نے کوئی خاص ملازمہ نہیں رکھی ہوئی جو گلاس پانی کا بھی خود اُٹھا کر دے دن میں جانے کتنی بار دھونی پڑتی ہے اب بار بار تو میں کسی کو نہیں بُلا سکتی نہ کیا سمجھے گے کتنی پھوہر ہے یہ۔آروش کلثوم بیگم کی بات پہ سر جھٹک کر بولی۔

پھوہر تو تم ہو۔شازل نے اُس کو چڑایا تو دُرید نے اُس کو گھور کر دیکھا جب کی کلثوم بیگم اُس کی بات نظر انداز کیے آروش سے بولی

لالہ سے تو اچھے سے بات کی ماں سے کیوں ایسے بات کر رہی؟

کیونکہ جب میں یہاں آرہی تھی تو آپ نے مجھے گلے نہیں لگایا تھا اور نہ ماتھا چوم کر یہ کہا تھا اللہ کی امان۔آروش بناتا خیر کیے بولی

آرو کونسا تم جنگ یا بارڈر پہ جارہی تھی جو اماں سائیں ایسا کرتی۔شازل نے کہا تو کلثوم بیگم نے ایک تھپڑ اُس کے بازوں پہ جھرا تو وہ منہ بسور کے بیٹھ گیا۔

آروش تمہیں میں لینے آؤں؟دُرید نے پہلی بار باتوں میں حصہ لیا۔

بابا سائیں واپس یہاں بھیج دینگے۔آروش افسردگی سے بولی

www.novelsclubb.com

ان کا دل بھی نہیں لگتا یہاں تمہارے بنا۔کہتے نہیں مگر نظر آتا ہے۔دُرید نے نرمی سے کہا

وہ جب خود سے کہے تو آجاؤں گی یا جب حُریم کی ڈیلیوری کا وقت قریب ہوگا۔آروش نے سنجیدگی سے کہا

حریم سے پہلے میرا بچہ اِس دُنیا میں آئے گا تو کیا تب نہیں آؤں گی؟ میں بتا رہا ہوں آرو بات نہیں کروں گا کبھی۔ شازل نے رعب سے کہا۔

لالہ مجھے یاد ہے آپ کے بچے کی پیدائش میں اب بس خیر سے دو ماہ رہتے ہیں اور آپ کو پتا ہے اگر آپ لوگوں نے بچے کا نام نہیں سوچا تو وہ رکھ لے جو میں نے سوچا ہے آخر کو میں بھی پُھپھو ہوں اُس کی۔ آروش کا لہجہ اشتیاق سے بھرپور ہو گیا تھا۔ وہ تینوں بھی مسکرا کر اُس کی طرف متوجہ ہوئے

ہم نے واقع ابھی تک نہیں سوچا تم بتاؤ کیا سوچا ہے؟ شازل نے مسکرا کر پوچھا

اگر خیر سے بیٹا ہوا تو "سید شازم شازل شاہ" اور اگر خیر سے بیٹی ہوئی تو "سیدہ شازمہ شازل شاہ"۔ آروش نے بتایا

ماشااللہ نام تو دونوں پیارے ہیں۔ کلثوم بیگم نے کہا تو آروش خوش ہوئی۔

لالہ آپ کو کیسا لگا نام؟ آروش نے شازل سے جاننا چاہا

مجھے بھی بہت پسند آئے ہیں ہم یہی نام رکھے گے۔ شازل نے کہا

ماہی کو بُرا تو نہیں لگے گا نہ وہ ماں ہے۔آروش کو اچانک ماہی کا خیال آیا تو پوچھا

نہیں وہ بے غرض اور معصوم ہے مجھے پتا ہے اگر میں اُس کو یہ نام سُناؤں گا تو خوش ہو گی کیونکہ نام اُس نے نہیں سوچے صرف کھانے کی پڑی رہتی ہے۔اور اب تو جیسے جیسے ڈیلیوری کا وقت قریب پہنچ رہا ہے وہ چڑچڑی سی ہونے لگی ہے۔شازل کے لہجے میں ماہی کے ذکر میں محبت تھی جس کو سب نے محسوس کیا تھا۔

ٹھیک ہے ویسے لالہ حریم کہاں ہیں میری اُس سے بات کروائے۔آروش نے مسکرا کر کہا

وہ سو رہی ہے اُس کو آجکل نیند بہت آنے لگی ہے تم کل اُس سے بات کرنا جب وہ جاگ رہی ہو گی تو میں تمہیں کال کر دوں گا اِسی نمبر پہ۔اِس بار جواب دُرید نے دیا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤

ڈرائیور یا نجمہ لے آتی گاڑی سے۔زوبیہ بیگم نے یمان سے کہا جو سب شاپنگ بیگز ایک ساتھ لا رہا تھا۔

کیا ہوا اگر میں لے آیا تو۔یمان ہلکی مسکراہٹ سے بولا

نجمہ آروش کو تو بلاؤ۔زوبیہ بیگم مسکرا کر یمان کو دیکھتی نجمہ کو آواز دینے لگی۔

میں آتا ہوں ایک کام ہے۔ یمان نے کہا

کہاں؟ ابھی تو باہر سے آؤ۔ زوبیہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا۔

ضروری کام ہے آتا ہوں۔ یمان مسکرا کر کہتا باہر چلا گیا تب تک آروش بھی نیچے آ گئی تھی۔

السلام علیکم۔ آروش نے سلام کیا

وعلیکم السلام۔ صبح ہی تو سلام کیا تھا۔ زوبیہ بیگم اُس کو سلام کا جواب دیتی مسکرا کر بولی

آپ کو کوئی کام تھا؟ آروش بس یہ بولی

ہاں یہ دیکھو میں نے تمہارے لیے بہت بڑے مال سے کپڑے خریدے ہیں یقیناً تمہیں پسند آئے گے اور اب اِنہیں میں سے کوئی پہننا اِس ایک جوڑے کو پہننے ہوئے ایک ہفتہ ہونے والا ہے۔ زوبیہ بیگم نے مسکرا کر اُس کو دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

شکریہ۔ آروش اتنا کہتی ایک بیگ کھولا

یہ تو جینز ہیں۔آروش ایک کے بعد ایک بیگ کھولتی سارے ڈریسز بیگز میں سے نکالتی اُن سے بولی۔کسی ڈریس میں بازوں نہیں تھے تو کوئی بیک لیس تھی یا تو حد درجہ شارٹ ڈریسز تھی جن کو دیکھ کر اُس کے تاثرات میں ناپسندیدہ ہو گئے۔

تو؟زوبیہ کو سمجھ نہیں آیا

تو میں ایسے کپڑے نہیں پہنی۔میں ایسے پہنتی ہوں جیسے میں نے ابھی پہنے ہوئے ہیں۔آروش نے اپنی جانب اِشارہ کیے سنجیدگی سے کہا

دیکھو آروش تم پہلے ایسے کپڑے پہنتی ہو گی مگر اب تمہیں پہنا لائیف سٹائیل بدلنا ہو گا۔زوبیہ بیگم نے نرمی سے کہا

آپ نے بس یہ مہنگے ڈریسز لیکر پیسو کا ضائع کیا ہے کیونکہ نہ میں نے ایسے کبھی کپڑے پہنے ہیں اور نہ کبھی پہننے کا تصور کر سکتی ہوں مجھے پورے اور کُھلے ہوئے کپڑے پسند ہیں۔آروش نے اُن کی بات کے جواب میں کہا۔

شاید تم میری بات سمجھی نہیں۔زوبیہ بیگم نے اُس کی ایک ہی رٹ پہ کہا

میں نہیں شاید آپ میری بات نہیں سمجھ پائی آپ لوگوں کا جیسا لائیف سٹائیل ہے وہ میرا نہیں ہو سکتا ہے۔اگر آپ ایسا چاہتے ہیں تو یہ غلط ہے اور اگر بات چاہ کی ہے تو میں چاہتی ہوں آپ لوگ وہ لائیف سٹائیل اپنائے جو میں نے اپنایا ہوا۔میرا لائیف سٹائیل اگر آپ لوگوں کو اپنانے میں مشکل لگ رہی ہے تو مجھے بھی مشکل لگ رہا ہے۔آروش دوٹوک انداز میں کہتی وہاں سے چلی گئی۔پیچھے زوبیہ بیگم حیرت سے بس اُس کی پشت کو دیکھنے لگی۔

کیا ہوا موم؟نور چیونگم چباتی اُن کے ساتھ بیٹھ کر بولی

یہ کپڑے دیکھو۔زوبیہ بیگم نے بیگز کی جانب اِشارہ کیا

واہ بہت پیارے ہیں کیا آروش کے لیے ہیں؟نور ستائش بھری نظروں سے کپڑوں کو دیکھ کر بولی

ہاں اُس کے لیے تھے مگر محترمہ نے کہا وہ یہ ایسے کپڑے نہیں پہنے گے آروش وہ بات مجھ سے کر گئی ہے جو سالوں پہلے خان کی ماں نے مجھ سے کہی تھی۔زوبیہ بیگم نے سر جھٹک کر بتایا۔

آروش نے کیا کہا؟اور دادو نے کیا کہا تھا؟نور نے جاننا چاہا

یہی کہا تھا میری ساس نے کے وہ غیر تمند پٹھان ہے اُن کے یہاں لڑکیاں ایسے کپڑے پہن کر نمائش نہیں کرتی اپنے جسم کی لہٰذا اگر مجھے اُن کے یہاں رہنا ہے تو بڑا سا ڈوپٹہ پہننا پڑے گا۔زوبیہ بیگم جھر جھری لیکر کہا

ہاؤ چیپ۔ جسم کی نمائش ہر ایک کا اپنا طور طریقہ ہوتا ہے زندگی بسر کرنے کا۔نور نے ناگواری سے کہا

اور نہیں تو کیا جب تم چاروں پیدا ہوئی تھی تو اُن کا کہنا تھا اِن سب کو بھی بڑی ہو کر اپنی ماں جیسا بننا حرام کمائی کمانی ہے تم سب کو غیر مسلم کہا تھا جب کی تم لوگوں کا باپ مسلمان تھا اور میں نے بھی شادی سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔زوبیہ بیگم نے مزید کہا

الحمدللہ وی آر مسلمز وہ کون ہوتی تھی ہمارے مسلمان ہونے پہ سوال کرنے والی تھی۔آپ نے ہمیں سب پہلے کیوں نہیں بتایا تھا؟اور ڈیڈ کیا ان کو پتا تھا ان کی ماں آپ کو ایسے اپنی باتوں سے ٹارچر کیا کرتی تھی۔نور نے جاننا چاہا

خان سے کچھ ڈھکہ چُھپا نہیں تھا بڑا ہی کوئی جاہلانہ رواج تھا دلاور خان کی بہنیں اپنے گھر میں بھی آدھا چہرہ چُھپا کر رکھتی تھی پہلے یہ سب نہیں بتایا کیونکہ وہ جیسی بھی تھیں تم چاروں کی دادی تھی اِس لیے سوچا تم لوگوں کو کیا بدگمان کروں اُن سے۔زوبیہ بیگم بولی

کیا ڈیڈ کی بہنیں بھی ہیں؟نور کو حیرانی ہوئی جان کر۔

ہاں دو بہنیں تھی ایک بڑی اور ایک چھوٹی۔بڑی کا نام خجستہ تھا تو چھوٹی کا یاسمین۔زوبیہ بیگم نے بتایا۔

اچھا ہوا جو ڈیڈ یہاں موو آن ہو گئے۔نور اُن کی بات سن کر بولی۔

ہاں مگر یہ آروش تو مجھے اُن کا عکس لگتی ہے اِس کی آنکھیں اپنی دادی سے ملتی ہے۔زوبیہ بیگم نے کہا

واٹ ایور اگر یہ ڈریسز نہیں لے رہی تو میں لے لیتی ہوں کیونکہ بہت دِنوں سے میں شاپنگ کرنے کا سوچ رہی تھی۔نور نے کہا

ہاں تمہاری مرضی مگر اِن میں جو سینڈلز اور گھر میں پہننے کے لیے سلیپرز ہیں وہ تم آروش کو دے آؤ۔زوبیہ بیگم نے کہا

سینڈلز تو ڈریسز سے میچ ہو گی تو وہ میں لوں نہ۔نور نے کہا

اُس کے پیروں کی ناپ کے ہیں اُس کو دو۔زوبیہ نے آنکھیں دیکھائی تو ناچار نور اُٹھ کھڑی ہوئی۔

❤❤❤❤❤❤❤

تم یہاں کیوں کھڑی ہو؟شازل نے ماہی کو کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا پایا تو پوچھا

گھٹن کا احساس ہو رہا تھا تو بس یہی چلی آئی۔ماہی نے بتایا

طبیعت ٹھیک ہے؟یہاں بیٹھو۔شازل نے اُس کا ماتھا چھو کر صوفے پہ بیٹھایا۔

ہاں طبیعت تو ٹھیک ہے بس عجیب ڈر لگ رہا ہے۔ماہی اُس کے کاندھے پہ سر ٹِکا کر بولی

ڈر کیوں؟شازل سنجیدہ ہوا

www.novelsclubb.com

اگر ڈیلیوری کے دوران مجھے کچھ ہو گیا تو۔ماہی نے کہا تو شازل نے زور ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی

یہ خُرافت سوچنے کے علاوہ کوئی اور کام بھی کر لیا کرو۔شازل نے سختی سے اُس کو ڈپٹا

کہیں باہر چلے ؟ماہی نے بس یہ کہا

اُٹھو چلتے ہیں۔شازل اُس کا ماتھا چوم کر بولا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

یمان گھر آیا تو بہت رات ہو گئی تھی اُس نے جو شاپنگ کی تھی وہ بیگز لاتا نجمہ کو ہال میں آنے کا کہنے کا سوچتا خود گانا گُنگُنا تا کچن میں جانے لگا۔

تیری نظروں کا جو جام پی لے

تیری نظروں کا جو جام پی لے

عمر بھر پھر وہ سنبھلتا نہیں ہے

www.novelsclubb.com

یہ کیا تم ہر جگہ ٹپک جاتے ہو تمیز نہیں کہیں بھی آنے جانے کی۔یمان جو گانا گُنگُنا تا اپنی دُھن میں کچن میں داخل ہوا تھا آروش کی آواز پہ یکدم اپنا رخ بدل گیا۔

سوری ایکچوئلی مجھے پتا نہیں تھا نہ آپ بھی یہاں موجود ہیں ورنہ میں کچن کا دروازہ ناک کر کے آتا۔ یمان اپنی مسکراہٹ دبائے بولا تو آروش نے اُس کی پشت کو گھورا

میں جب یہاں ہوں تو تم یہاں مت آیا کرو۔ آروش نے دانت پیس کر کہا

کیوں کیا آپ کو مجھ سے شرم آتی ہے؟ یمان مصنوعی حیرت سے بولا

کیا پاگل ہو مجھے کیوں تم سے شرم آنے لگی۔ آروش نے تیز آواز میں کہا

پھر کیا اعتراض یقین جانے میں نے بس ایک دفع آپ کا چہرہ دیکھا تھا وہ بھی اتفاقاً اُس میں میرا کوئی قصور نہیں تھا۔ یمان اپنے گلے کی ہڈی میں ہاتھ رکھتا معصومیت سے بولا

فضول گوئی کے علاوہ کچھ آتا ہے؟ آروش نے زچ ہو کر بولی

یقین آپ نے اپنے چہرے کے گرد ڈوپٹہ لیا ہو گا تو کیا میں مڑ سکتا ہوں؟ یمان اُس کی بات نظر انداز کیے بولا تو آروش نے کوئی جواب نہیں دیا جس پہ یمان کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی اور خود ہی اپنا رخ آروش کی جانب کیا جو اُس کی سوچ کے مطابق اپنے چہرے پہ ڈوپٹہ لیے ہوئے تھی اور خونخوار نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی یمان سمجھ گیا تھا یقین آروش کا

چہرہ بھی لال بھبھو بن گیا ہو گا۔ یمان کی مسکراہٹ گہری سے گہری ہوتی جا رہی تھی دوسری طرف آروش کی نظر اُس کے ڈمپلز پہ پڑی تو مزید تاؤ آیا۔

آپ موٹی ہو گئی ہیں۔ یمان لب دانتو تلے دبائے سر تا پیر اُس کو دیکھ کر بولا تو آروش کی رنگت پل بھر میں سرخ انار ہو گئی تھی جو اگر یمان دیکھتا تو یقین بیہوش ہو جاتا

اپنی نظروں کا علاج کرواؤ۔ آروش اپنا رخ بدل کر کافی میکر سے کافی کپ میں انڈیل کر اُس سے بولی۔ اُس کو شام سے اپنے سر میں درد ہو رہا تھا مگر اُس نے کسی کو بتایا نہیں تھا۔ مگر اب جب سر درد برداشت سے باہر ہوتا محسوس ہونے لگا تو اُس کو لگا سب اب سو گئے ہو گے تبھی وہ کچن میں آئی تھی اپنے لیے کافی بنانے کا سوچتی مگر اچانک یمان کی آمد نے اُس کو تپا دیا تھا۔

کس کس چیز کا علاج کرو دل کا جو آپ کو چاہتا ہے؟ دماغ کا جو ایک سیکنڈ کے لیے بھی آپ کے خیالوں سے غافل نہیں ہوتا؟ یمان ایک قدم اُس کی جانب بڑھاتا بولا تو آروش کے ہاتھ ایک پل کو تھمے تھے۔

میرے سامنے بکواس مت کیا کرو ورنہ تیسرا تھپڑ مارنے میں مجھے کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔آروش نے ٹوکا

شکریہ۔یمان اُس کی ساری باتیں نظریں انداز کیے اپنا چہرہ اُس کے کان کے پاس کرتا دلکش مسکرائٹ سے بولا بولا

کس

اِس لیے۔یمان بڑی چلاکی سے اُس کی بنائی ہوئی کافی اپنے ہاتھ میں لیتا پیچھے سے اُس کے چہرے پہ پھونک مار کر دور کھڑا ہوا۔آروش جو وجہ پوچھنے والی تھی یمان کی حرکت پہ ایک جگہ اسٹل ہو گئی تھی۔

یہ میری کافی ہے مجھے واپس کرو۔آروش ہوش میں آتی اُس پہ چیخی۔

میں بھی تو آپ کا ہوں۔یمان آنکھ وِنک کرتا شرارت سے اُس سے بولا تو آروش تپ اُٹھی جب کی یمان کے ڈمپلز آج اندر ہی نہیں جا رہے تھے۔

مجھے واپس کرو ورنہ میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔آروش ہاتھ کی مٹھی بھینچ کر بولی

شوق سے مگر کتنا عجیب لگے گا نکاح کے دن جب میں ٹوٹے سر کے ساتھ آپ کے ساتھ بیٹھا ہو گا میرا تو کچھ نہیں جائے خوا مخواہ لوگ آپ کا دل بُرا کرینگے۔ یمان کی سوچ بہت دور تک پہنچی

دماغ کی سر جری کرواؤ۔ آروش نے طنزیہ کیا۔

میرے دماغ کو کیا ہوا ہے جو سر جری کرواؤ۔ یمان بُرا مان گیا۔

مجھے اپنا کافی کا کپ واپس کرو۔ آروش صبر کا گھونٹ پی کر بولی

یہ لے۔ یمان کافی کا ایک بڑا سا گھونٹ اپنے اندر انڈیلتا کافی کپ اُس کی جانب بڑھانے لگا تو آروش نے دانت کچکچائے

خود پیو۔ آروش اُس کو تیز گھوری سے نوازتی کچن سے باہر جانے لگی جب یمان اُس کے راستے میں حائل ہوا

www.novelsclubb.com

کہتے ہیں چھوٹا کھانے اور پینے سے محبت بڑھتی ہے کیوں نہ ہم بھی ٹرائے کرے میں نے بہت بار ٹرائے کیا ہے کبھی آپ کا چھوٹا پراٹھے کھائے ہیں تو کبھی آپ کی چائے آج آپ بھی کرے کیا پتا آپ کا دل میرے لیے پگل جائے۔ یمان اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا

توآروش کا دل بغاوت پہ اُتر آیا تھا کیا کچھ نظر نہیں آیا تھا اُس کو یمان کی آنکھوں میں عزت، پیار، احترام، پاکیزگی سے بھرے جذبات کے علاوہ بھی بہت کچھ جن کو دیکھ کر آروش نے بے اختیار تھوک نگلا اُس کو کمزور نہیں تھا بننا مگر ایک یمان تھا جو اُس کو کمزور بنانے میں ہر ہتھیار استعمال کر رہا تھا۔

دیکھو یمان

آپ کو ہی تو دیکھ رہا ہوں مگر یقین جانے صرف آپ کی خوبصورت آنکھوں کو چہرہ تب دیکھوں گا جب ہمارے درمیان پاکیزہ رشتہ ہو گا ابھی میرے اندر ایسی کوئی خواہش نہیں۔ آروش جو ہمت کرتی کچھ کہنے والی تھی۔ یمان اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر اپنی بات بولا تو آروش بس اُس کو دیکھتی رہ گئی۔

تمہیں شاید یاد نہیں میری وجہ سے تم موت کے منہ میں گئے تھے۔ آروش نے اُس کو خود سے بدذن کرنا چاہا

آپ کا خیال آپ کی آنکھیں کچھ اور یاد رہنے ہی نہیں دیتی۔ یمان اُس کی بات پہ مبہم سا مُسکرایا

تم میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ لیتے؟آروش کچھ فاصلے میں کھڑی ہوتی اُس کو بولی

آپ اپنی ضد کیوں نہیں چھوڑتی یقین جانے جو کہے گی وہ کروں گا بنا کوئی سوال کیے۔یمان نے دوبدو کہا۔

اتنا اعتماد۔آروش نے طنزیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

بلکل یقین نہیں آتا تو آزما کر دیکھ لے۔یمان نے کہا

میرے لیے کیا کر سکتے ہو؟آروش نے جاننا چاہا

یہ دُنیا چھوڑ سکتا ہوں۔یمان بنا تاخیر کیے بولا تو آروش کا دل ڈوب کے اُبھرا

میرے لیے مجھے چھوڑ دو یمان ہمارا ملنا نہ سات آٹھ سال پہلے ممکن تھا اور نہ آج کبھی ممکن ہو گا۔آروش سنجیدگی سے اُس کی آنکھوں میں جھانک کر کہتی رُکی نہیں تھی مگر یمان نے اِس بار روکا نہیں تھا وہ تو اُس کے لفظوں پہ پتھر کا بن گیا تھا۔

میں ناممکن کو ممکن بنا کر رہوں گا آپ ایک دن مجھ سے پیار ضرور کرے گی چاہے اُس کے لیے مجھے مرنا ہی کیوں نہ پڑے۔یمان کافی دیر بعد بولنے کے لائق ہوا تو خود سے

بڑبڑاتا۔ہال میں واپس آیااور لینڈ لائن میں نجمہ کو کال کر کے یہاں آنے کا کہہ کر وہ اُس کا انتظار کرنے لگا جو کچھ ہی منٹس میں اُس کے سامنے آ گئی تھی۔

صاحب آپ مجھے ایک بتادے میری نیند سے آپ کو کوئی خاص دُشمنی ہے۔ نجمہ آتے ہی نون سٹاپ بولنے لگ پڑی۔

تمہاری نیند سے مجھے کیا مسئلہ ہو گا؟ یمان نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولا

صاحب یہ کچھ دنوں سے جو آپ بے وقت کسی کام کے لیے انٹر کام گُھماتے ہیں یہ پہلے تو نہیں کرتے تھے اب لگتا ہے مجھے انٹر کام کا کام (کریڈل) الگ کر کے سونا چاہیے تاکہ کسی کی کال تو نا آئے ویسے بھی نو دس بجے کا بعد میرا کام ختم ہو جاتا ہے۔ نجمہ جمائی لیتی اُس سے بولی

میں نے کوئی تمہیں کھیتوں میں ہل چلانے کے لیے نہیں بُلوایا یہ بیگز ہیں اُن کو دے آؤں۔ یمان نے گھور کر کہا

ایک بات بتاؤں صاحب؟ جو آپ کا کمرہ ہے ٹھیک تین قدموں کی مساوت پہ اُن کا کمرا ہے یہ نہیں تھا اچھا کے آپ اپنے کمرے میں جاتے وقت اپنے قدموں کو مزید تھوڑی

زحمت دیتے اور اُن کے کمرے کا دروازہ نوک کر کے اُن کو یہ بیگز دیتے۔ نجمہ نے ایسے بتایا جیسے یمان کو کچھ پتا ہی نہیں تھا۔

سیریسلی نجمہ مجھے پتا نہیں تھا اچھا ہوا تم نے بتا دیا اب یہ بیگز اُٹھاؤ اور اُن کو دے آؤ میرا نام آپ کا ہی نام آئے گا کیونکہ میں اپنا نام لینے سے تو رہی بنا دیکھے ہی بتا سکتی ہوں ایک جوڑے کی قیمتی میری ماہانہ سیلری سے زیادہ ہو گی۔ یمان جو طنز بھرے لہجے میں اُس کو بتا رہا تھا نجمہ اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولی

یار تمہارا مسئلہ کیا ہے؟ تمہاری زبان اتنی بریک لیس کیوں ہے؟ یمان زچ ہوتا ہوا بولا

اچھا میں بریک دیتی ہوں اپنی زبان کو آپ خوش ہو جائے اُن سے کہوں گی یہ بیگز آپ رکھ لے میری عمر بھر اور مستقبل میں کی جانے والی کمائی کی شاپنگ ہیں مجھے پیدا ہوتے ہوئے الہام ہوا تھا ایک دن آپ آئے گی اِس لیے میں نے روپیہ روپیہ جوڑ کر آپ کے لیے خریداری کی ہے۔ نجمہ پھر سے بولنا شروع ہوئی تو یمان نے صبر کا گھونٹ بھرا۔

جاؤ یہاں سے۔ یمان نے کہا

جاتی ہوں یہ تو اُٹھا لوں پہلے۔ نجمہ نے کہا

اپنے کوارٹرز میں جاؤ میں خود دے آؤں گا تمہاری مہربانی۔ یمان سنجیدگی سے بولا

اگر خود جانا تھا تو مجھے کیوں کہا آنے کو۔ نجمہ کا منہ کھل گیا۔

میرا دماغ خراب ہو گیا تھا اِس وجہ سے اب جاؤ اُس سے پہلے میرا بی پی شوٹ کر جائے۔ یمان تیز آواز میں بولا

ایک تو آپ امیروں کا بی پی جلدی شوٹ کر جاتا ہے اور ایک ہم ہوتے ہیں دونوں پاؤں قبر میں پہنچنے والی ہوتے ہیں تو بچ جاتے ہیں۔ نجمہ جاتے جاتے ہوئے بھی اپنی زبان کے جوہر دِکھانے سے باز نہیں آئی جب کی یمان اُس کی پشت کو گھورتا سر نفی میں ہلانے لگا۔

میں خود تو جاؤں مگر جو باتیں میں نے اب کی ہے دوبارہ میری شکل دیکھ کر انہوں نے اب سیدھا میرا سر پھاڑ دینا ہے۔ یمان بیگز ہاتھوں میں لیتا اُپر کی جانب چلتا بڑبڑایا

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 58

کمرے کے پاس پہنچ کر یمان گہری ساس بھرتا دروازہ نوک کرنے لگا۔

آروش بیڈ پہ لیٹی یمان کی باتوں کو سوچ رہی تھی وہ لاکھ چاہنے کے بعد باوجود بھی اپنا ذہن یمان کی سوچ سے جھٹک نہیں پا رہی تھی مگر جب کمرے کا دروازہ نوک ہوا تو اُس نے تعجب سے دروازہ کو دیکھا

اِس وقت کون ہو گا؟ آروش بڑبڑائی تھوڑا چہرے کے گرد ڈوپٹہ رکھے دروازہ کھولا تو یمان کو دیکھے اُس نے صبر کا گھونٹا بھرا

تم یہاں پھر؟ آروش نے اُس کو گھورا

میں آپ کو یہ دینے آیا تھا۔ یمان نے جلدی سے اُس کی توجہ بیگز کی جانب کی۔

www.novelsclubb.com

کیا ہے یہ؟ آروش سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

آپ کو موم کی شاپنگ پسند نہیں آئی تھی نہ تو انہوں نے یہ کچھ ڈریسز آپ کے لیے دوسرے منگوائے تھے۔ یمان کو کچھ اور سمجھ نہیں آیا تو یہی بول دیا

یہ سارے؟آروش نے کنفرم کرنا چاہا

جی یہ سارے آپ کے ہیں۔یمان نے کہا

وہ خود کیوں نہیں؟اور تمہیں کیوں اِس وقت یہاں بھیجا کچن میں تم نے ایسا کچھ نہیں بتایا تھا۔آروش نے مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

تب مجھے کچھ نہیں تھا پتا تو آپ کو کیسے بتاتا یہ تو ابھی انہوں نے کہا اور آپ کو سختی سے تاکید کی ہے کے کل اِنہیں میں سے کوئی جوڑا پہنے۔یمان بڑی صفائی سے ایک کے بعد ایک جھوٹ بولا

ہمم شکریہ۔آروش بحث سے بچتی بیگز اُٹھانے والی تھی جب یمان پھر بولا

بہت بیگز ہیں اور بھاڑی ہیں آپ نہیں اُٹھا پائے گی میں وارڈروب سیٹ کر دیتا ہوں۔یمان اتنا کہتا بنا آروش کو کچھ بولنے کا موقع دیئے کمرے کے اندر داخل ہو گیا۔

آروش کُھلے منہ کے ساتھ اُس کی جرئٹ پہ اپنے دانت بُری طرح سے کچکچائے

یمان یہ کیا بد تمیزی ہے؟ باہر جاؤ۔ آروش دروازہ کے پاس کھڑی پیچھے جانے کے بجائے وہی پہ رک کر اُس سے سخت لہجے میں بولی

بد تمیزی کہاں میں تو آپ کی مدد کرنے آیا ہوں۔ یمان بُرا مان کر بولا

دیکھو یمان بہت رات ہو گئی ہے جاؤ یہاں سے مجھے فلحال تمہاری کسی بھی مدد کی ضرورت نہیں۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

ٹھیک ہے۔ یمان بیگز رکھتا بنا اُس پہ ایک نظر ڈال کر چلا گیا۔ اُس کے جانے کے بعد آروش دروازہ بند کرتی بیگز کو دیکھنے لگی جو یمان رکھ کر گیا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤

شازل آپ نے میری آنکھوں پہ ہاتھ کیوں رکھا ہے؟ ماہی پریشانی سے شازل سے بولی جو آج سارا دن حویلی میں نہیں تھا آنے کے بعد صرف اُس سے یہ کہا وہ تیار ہو جائے اور اب جانے وہ اُس کو کہاں لاتا اُس کے آنکھوں پہ ہاتھ رکھ گیا تھا جس وجہ سے اُس کو کچھ نظر بھی نہیں آرہا تھا۔

سرپرائززززز۔شازل اُس کی آنکھوں پہ سے اپنے ہاتھ ہٹاتا بولا تو ماہی بار بار اپنی آنکھوں کو جھپک کر کھول کر سامنے دیکھنے لگی جہاں دیوار پہ ایک بورڈ چسپاں تھا اور اُس بورڈ کے چاروں اطراف خوبصورت رنگ برنگی لائیٹس تھی جس پہ خوبصورت حرفوں سے لکھا تھا۔

Happy birthday my wife

Happy 1st anniversary

And Happy 2nd anniversary

Welcome baby

شازل یہ۔اُس سے کچھ بولا نہیں گیا۔ماہی ایک نظر بورڈ پہ ڈالنے کے بعد چاروں اطراف دیکھنے لگی جہاں غبارے اور پھولوں کے ساتھ ہال خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ہال کے بیچوں بیچ ایک ٹیبل تھا جس میں ایک کے بجائے چار کیک تھے اور کچھ گفٹس کے پاکٹس تھے۔

www.novelsclubb.com

مجھے نہیں تھا پتا چلا تمہاری سالگرہ کب آئی اور کب گئ۔ایک اچھے شوہر ہونے کی حیثیت سے میرا فرض تھا تمہاری چھوٹی چھوٹی خوشیوں کو سیلیبریٹ کرنا جب کی سالگرہ کا دن تو تمہاری زندگی کا خاص دن تھا اور اب میرے لیے بھی ہے۔

ہمارا نکاح جن حالات میں ہوا تھا اُس کو کب ایک ماہ سے ایک سال ہو گیا مجھے پتا نہیں چلا تو اُس کو مناتا کیسے ؟ایسے ہی ہماری شادی کو ماشااللہ سے دو سال ہو گئے۔

پھر آتے ہیں ہمارے بچے کی جانب جو ہمارے لیے اللہ کی نعمت ہے اُس کے آنے کی خوشی تو پہلے ہی منانی چاہیے تھی تم نے مجھے اتنی بڑی خوشی دی ہے اُس کو منانا چاہیے تھا دھوم دھام سے جب کی وہ بھی نہیں کر پایا مجھے افسوس تھا مگر جب تم نے یہ سب بیان کیا تو مجھے لگا۔تمہارے لیے میں اِتنا تو ہی کر سکتا ہوں اِس لیے میں صبح سے یہاں تھا اپنے ڈیرے میں تیاری کی سوچا تمہیں سرپرائز دوں حویلی میں مجھے ٹھیک نہیں لگا اور یہاں تو کوئی آتا بھی نہیں تو مجھے یہ بیٹر آپشن لگا۔شازل اُس کے گرد اپنا حصار بناتا نرم لہجے میں بولا تو ماہی کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی۔

میں نے ویسے ہی کہا تھا شازل مگر یہ سب مجھے بہت اچھا لگا۔ماہی خوشی سے چور لہجے میں کہا تو شازل نے اُس کا ماتھا چوما

مجھے پتا تھا تمہیں یہ سب پسند آئے گا اگر ہم اسلام آباد ہوتے تو میں یہ سب کسی اچھے سے ہوٹل میں ڈیکوریٹ کرتا مگر گاؤں میں تو مجھ سے بس یہ بورڈاور لائیٹس وغیرہ ہو پائی۔ شازل نے کہا

یہ سب بہت ہے میں بتا ہی نہیں سکتی میں کتنی خوش ہوں۔ماہی کا چہرہ دمک اُٹھا تھا۔

تم نے مجھ سے کبھی کچھ نہیں مانگا مگر میں چاہتا ہوں تم مجھ سے ہر چیز کی فرمائش کرو نخرے کرو میں شوہر ہوں تمہارا مجھ پہ تمہارے علاوہ کسی کا حق نہیں۔شازل نے محبت بھرے لہجے میں اُس کو مان دیا تھا ماہی نے اپنی ٹھوڑی اُس کے سینے پہ ٹکائی۔

سوچ لے اگر میں ناز نخرے دیکھاؤں گی تو آپ کے لیے مسئلہ بن سکتا ہے۔ماہی نے مسکرا کر وارن کیا۔

منظور ہے مجھے یہ مسئلہ۔شازل بولا تو ماہی ہنس پڑی۔

آپ اتنے اچھے کیوں ہیں شازل؟ماہی اُس کے گال کھینچ کر بولی

اگر میں اچھا نہ ہوتا تو مجھے تمہاری جیسی گولوں مولوں معصوم عرف بے وفوق عرف کم عقل عرف نادان بیوی کیسے مل پاتی۔شازل اُس کے بھرے ہوئے گالوں کو زور سے دائیں بائیں ہلاتا شرارت سے بولا تو ماہی کا منہ گیا

میں بے وقوف نہیں۔ماہی نے لاڈ سے کہا

تم ہو ماہی۔شازل نے مسکراہٹ دبائی۔

اچھا کیک کاٹے یا یہ سب بس سجانے کے لیے ہیں۔ماہی نے بات کا رخ بدلا

بڑی چلاک ہو۔شازل نے اُس کی بات بدلنے کے انداز پہ کہا

اکورس کیونکہ میں آپ کی بیوی ہوں۔ماہی نے آنکھیں پٹپٹا کر معصوم شکل بنائے کہا تو شازل نفی میں سر ہلانے لگا۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤

زرفشاں زرنور زرگل پاکستان آ گئی تھی وہ سب آروش سے ملنے کے بعد ہال میں بیٹھے ہوئے تھے ساتھ میں مروتً آروش بھی تھی مگر یمان اور زرگل کے خاص ملازم کی وجہ

سے اُس نے چہرے پہ نقاب کیا ہوا تھا جو سب کو عجیب لگ رہا تھا سوائے یمان کے۔زرفشاں جو سب سے بڑی تھی اُس نے یمان کو مخاطب کیا

مان بہت وقت ہو گیا ہے تمہارا لائیو سونگ نہیں سُنا تو آج سُنا دو۔زرفشاں کی بات پہ یمان جو دلاور خان اور زوبیہ کے درمیان بھی بیٹھی آروش کو بار بار اپنے ہاتھ مسلتا دیکھ رہا تھا زرفشاں کی آواز پہ چونک کر اُس کو دیکھا جو اُس کو یمان کے بجائے "مان" نام سے مخاطب کرتی تھی۔

مان؟ یہ دینے میں کیا تکلیف ہو رہی تھی۔آروش زرفشاں کو دیکھ کر دل ہی دل میں سوچنے لگی۔

گانا؟ یمان اُس کو دیکھ کر مسکرایا

ہاں گانا گٹار بتا دو میرا املازم لے آئے گا تمہارے کمرے سے۔اِس بار زرگل نے مسکرا کر کہا۔

میرے کمرے میں جائے گا تو سامنے سے نظر آ جائے گا۔ یمان نے کہا تو زرگل نے اپنے ملازم کو اِشارہ کیا تو وہ یمان کے کمرے میں گیا اور وہاں سے گٹار اُٹھا لایا۔ آروش نے اُس کو گانا گانے کی تیاری کرتا دیکھا تو اُٹھ کر جانے لگی۔

آپ کہاں جا رہی ہیں یقین جانے میں اتنا بُرا گانا نہیں گاتا۔ یمان نے اُس کو سب کے سامنے مخاطب کیا تو آروش اُس کی جرئت پہ سب کے سامنے گھور بھی نہیں پائی اور خاموشی سے واپس بیٹھ گئی کیونکہ وہ کسی کو شک نہیں دلوانا چاہتی تھی۔

میں جوس اور چپس کے پاکٹس لاتی ہوں۔ نور کو اچانک خیال آیا تو اُٹھ کر کچن میں چلی گئی۔ اُس کے جانے کے بعد سب اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے تھے۔

یمان نے ایک مسکراتی نظر آروش پہ ڈالی اور گانا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

کتابوں میں پڑھا تھا یہ خدا کو پیار

ہے پیار اکیا جو پیار ہم نے تو ہوا

دشمن جہاں سارا

ٹھکرا دیا میں نے

یہ جہاں لے آج تجھ کو چُنا۔۔۔۔۔۔۔

یمان نے ابھی اتنا ہی گایا تھا جب آروش نے وہاں سے جانا چاہا تو یمان بے نیازی کا مظاہرہ کرتا اچانک اُس کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا اور اُس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا جہاں غصہ ہلکورے لے رہا تھا وہ اُس کے سامنے بے بس ہوتی صوفے پہ بیٹھ گئ۔

تیرا عشق ہے میری سلطنت

توں ہے ضد میری تو جنونیت

www.novelsclubb.com

میں ہوں دل جلا مجھے تیری لت

توں ہے ضد میری تو جنونیت

آروش کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتا وہ آج ایک جذب سے گا ناگا رہا تھا جب کی آروش کا بس نہیں چل رہا تھا وہ یہاں سے اُٹھ کر کہی بھاگ جاتی آج دوسری بار اُس کو اپنا آپ بے بس سا لگ رہا تھا اس نے اپنی طرف سے کوشش تو بہت کی تھی یہاں سے اُٹھ کر چلی جائے پر یمان نے بنا کسی کو شک دلائے اُس کی کوششوں کو ناکام بنا دیا تھا جس سے وہ دل ہی دل میں کلس کے رہ گئی تھی۔اُن دونوں کی حالت سے ہر کوئی بے نیاز سب بس یمان کے گانے کو انجوائے کر رہے تھے۔

میں آیا ہوں تیرے در پہ تو اب جانا نہیں ہو گا

جیو گا یا مروں گا میں جو ہونا ہے یہی ہو گا

کہتا ہوں میں بے ساختہ سن لے یہ میرا خدا

تیرا عشق ہے میری سلطنت

توں ہے ضد میری تو جنونیت

میں ہوں دل جلا مجھے تیری لت

توں ہے ضد میری تو جنونیت

آروش کی اب سچ میں بس ہوئی تھی وہ سب سے نظر بچاتی اُپر کی طرف بڑھ رہی تھی جب یمان ایک بار پھر اچانک گٹار کے ساتھ اُس کے سامنے کھڑا ہو گیا آروش کا ہاتھ بے ساختہ اپنے دل پہ پڑا اُس نے غصے سے یمان کو دیکھا۔ نقاب ہونے کی وجہ سے بھی وہ آروش کے چہرے کے تاثرات کا اندازہ لگا سکتا تھا اُس کے تپے ہوئے تاثرات کا سوچ کر اُس کے ہونٹوں پہ گہری مسکراہٹ آئی تھی جس کو دیکھ کر آروش کو مزید تاؤ آیا اب وہ بنا کسی کا لحاظ کیے ایک جھٹکے سے یمان کو سائیڈ پہ کرتی اندر کی طرف بڑھ گئی یمان کی نظروں سے دور تک اُس کا پیچھا کیا تھا جہاں پہلے آنکھوں میں چمک تھی وہاں نمی نے بسیرا کر دیا تھا۔ باقی سے نے بھی حیرت سے آروش کا ایسا ردعمل دیکھا تھا۔ یمان بے تاثر نظروں سے وہاں دیکھ رہا تھا جہاں سے ابھی آروش گئی تھی کسی نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا یمان نے گردن موڑ کر دیکھا تو دلاور خان اُس کو ہی دیکھ رہے تھے۔

یہ کیا تھا یمان؟ دلاور خان نے سنجیدگی سے پوچھا تو ایک منٹ میں یمان نے فیصلہ کر لیا تھا وہ دلاور خان کو ساری سچائی بتا دے گا۔

میں آپ کی بیٹی سے بہت پیار کرتا ہوں۔ یمان نے اُن کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر کہا تو سب اپنی جگہ ساکت و جماد یمان کو دیکھنے لگے اُن میں سے کسی کو بھی یمان کی ایسی بات کی توقع نہیں تھی۔ جب کی دلاور خان کو اُس کا ایسا انڈر انداز دیکھ کر غصہ آیا تھا۔

چٹاخ

دلاور خان کا بے ساختہ ہاتھ اُٹھا تھا اور اُس کے گال پہ نشان چھوڑ گیا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooo

یمان

www.novelsclubb.com

یمان

یمان اٹھو۔

صبح کے بارہ بج گئے ہیں۔نور ایک گھنٹے سے کھڑی ہوتی یمان کو آواز پہ آواز دیئے جا رہی تھی مگر یمان جیسے آج سالوں کی نیند پوری کر رہا تھا جو ٹس سے مس نہیں ہوا تھا پھر اچانک سے وہ اُٹھ بیٹھا تو نور ایک قدم دور کھڑی ہوئی۔

کیا ہو گیا ہے؟ تم نے اپنا ہاتھ گال پہ کیوں رکھا ہے؟ نور نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولی تو یمان خود حیران ہوتا پہلے اُس کو دیکھنے لگا پھر اپنے ہاتھ کو جو گال پہ تھا۔

آپ یہاں؟ یمان شرمندہ ہوتا بس یہی پوچھ پایا وہ ابھی تک اپنے خواب کے زِیر اثر تھا۔

ہاں وہ زرفشاں زر نور زر گل آئی ہیں تمہارا انتظار کر رہی ہیں تبھی سوچا تمہیں اُٹھا دوں مگر تم شاید کوئی خواب دیکھ رہے تھے۔نور اپنے آنے کا مقصد بتاتی غور سے اُس کو دیکھنے لگی۔

میری بچی کُچی زندگی تو بس خواب دیکھنے میں گزر جانی ہے مگر حقیقت میں ہونا کچھ نہیں۔

www.novelsclubb.com

نور کے سوال پہ یمان بڑبڑایا

کیا بول رہے ہو مجھے کچھ سُنائی نہیں دیا؟ نور نے اُس کو بڑبڑاتا دیکھا تو اپنا کان اُس کی طرف کیا

میں کہہ رہا تھا شکریہ مجھے جگانے کا ورنہ تو میں آج خود کو قبر میں اُتارنے کے بعد ہی اُٹھتا۔

ہڑبڑی میں یمان جانے کیا کہہ گیا احساس تب ہوا جب سب کچھ بول دیا۔

مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔ نور فکر مندی ہوتی اُس کا ماتھا چھو کر ٹیمپریچر چیک کرنے لگی۔

میں ٹھیک ہوں آپ جائے میں فریش ہو کر آتا ہوں۔ یمان زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولا

اوکے پر جلدی آنا وہ تینوں آروش سے پہلے تم سے ملنا چاہتی ہیں۔ نور اُس کو ہدایت دیتی کمرے سے باہر چلی گئی تو یمان گہری سانس خارج کرتا دوبارہ سے لیٹ گیا۔

دو بار وہ بھی تھپڑ مار چکی ہیں۔ آپی نے بھی دو تین بار تھپڑ مار چکی ہیں اُن کے بھائیوں نے بھی بہت بُرا حال کیا تھا اب اگر ایک تھپڑ ڈیڈ مارے گے تو کچھ نہیں ہو گا۔ یمان سب تھپڑوں کا حساب کرنے کے بعد خود کو ہمت دیتا فریش ہونے کے لیے واشروم کی جانب بڑھ گیا۔

oooooooooooooooo

مان کیسے ہو؟ یمان تیار ہوتا باہر آیا تو زرفشاں زرگل زرنور اُس سے مل کر پوچھنے لگی۔ یمان پورے ہال میں نظریں پھِرانے لگا جہاں آروش نہیں تھی اور نہ اُس کو تھپڑ مارنے کے لیے دلاور خان۔

میں ٹھیک آپ بتائے فلائیٹ کیسی رہی؟ یمان نے مسکرا کر پوچھا

بہت تھکا دینے والی۔ جواب زرگل نے دیا تھا

ناشتہ کیا آپ لوگوں نے اور کب پہنچی ہیں یہاں؟ یمان نے تینوں کو دیکھ کر پوچھا

صبح کے پانچ بجے ناشتہ وغیرہ کر دیا ہے آتے ہی ہم سو گئے تھے۔ زرنور نے ہنس کر کہا تو یمان محض مُسکرا دیا

موم ڈیڈ کب آرہے ہیں۔ زرگل نے زوبیہ بیگم سے پوچھا

www.novelsclubb.com

کل اور پڑسوں تم سب کے لیے سرپرائز ہے۔ زوبیہ بیگم نے مسکرا کر کہا

کونسا سرپرائز؟ یمان ناسمجھی سے اُن کو دیکھنے لگا

اگر بتا دیا تو سرپرائز کیسا؟ زوبیہ بیگم نے کہا تو یمان بس مسکرا دیا۔

ہم ذرہ اپنی بہن سے تو مل آئے۔زرنور نے کہا تو باقی سب بھی اُٹھ کھڑے ہوئے۔

❤❤❤❤❤❤❤

السلام علیکم۔ارمان مسکرا کر فجر کو دیکھ کر بولا

تم یہاں کیوں آئے ہو؟فجر اُس کو دیکھ کر حیران ہوئی جب کی ارمان ہمیشہ اچانک سے ہی آیا کرتا تھا۔

سلام کا جواب دینا ہر مسلمان پہ فرض ہے۔ارمان نے جیسے یاد کروایا

وعلیکم السلام اب بتاؤ کیوں یہاں بار بار ٹپک پڑتے ہو؟فجر نے گھور کر کہا

میں تو یامین کے لیے آیا تھا وہ مجھے یاد کر رہا ہو گا۔ارمان نے اپنے آنے کا مقصد بتایا

وہ تمہیں یاد نہیں کرتا اِس لیے تم اُس کی عادتیں مت بِگاڑو۔فجر نے سنجیدگی سے کہا

www.novelsclubb.com

میں کیوں اُس کی عادتیں بگاڑنے لگا آپ پلیز اُس کو بتائے میں آیا ہوں۔ارمان نے اتنا ہی کہا تھا جب یامین خود بھاگتا اُس کے پاس پہنچا

السلام علیکم چاچو۔ یامین ارمان کے پاس کھڑا ہو کر بولا تو فجر نے اُس کو گھورا جب کی ارمان شرارتی نظروں سے فجر کو دیکھ کر یامین کو گود میں اُٹھا کر اُس کے گالوں پہ بوسہ دینے لگا۔

یامین اندر جاؤ۔ فجر یامین کو دیکھ کر بولی

مجھے چاچو کے ساتھ پارک جانا ہے۔ یامین اپنے بازوں ارمان کے گلے میں حائل کرتا نروٹھے پن سے بولا

چاچو لاحول ولا قوۃ چیمپئن میں نے تمہیں کتنی بار سمجھایا مجھے ماموں اور چاچو مت بولا بلکہ پارٹنر بولا کرو۔ یامین کے "چاچو" لفظ پہ ارمان نے اب غور کیا تو جلدی سے یامین کو ٹوک کر بولا۔ کیونکہ وہ چاچو بولتا یا ماموں ایسے تو وہ یا یمان کا بھائی بنتا یا فجر یہ دونوں نام اُس گنوارا نہیں تھے کیونکہ یمان بھی تو فجر کا بھائی تھا۔

اوکے پارٹنر۔ یامین فرمانبرداری کے تمام رکارڈ توڑ کر بولا

مجھے پتا ہے تم نے آگے چل کر بہت ترقی کرنی ہے۔ ارمان تو واری صدقے ہوا اُس کے۔

فجر کبھی ارمان کو گھورتی تو کبھی اپنے بیٹے کو جنہوں نے اُس کو پوری طرح سے نظرانداز کیا ہوا تھا۔

میں بڑا ہو کر ڈاکٹر بنوں گا پھر ماموں یمان کی بیٹی سے شادی کروں گا۔یامین کی بات پہ جہاں ارمان کا مُنہ حیرت سے کھلا تھا وہی فجر بھی سٹپٹائی تھی۔

پہلے ماموں کی شادی تو ہونے دو جن کی شادی کا دور دور تک کوئی نام تو کیا مجھے تو ہلکہ سا نشان بھی نہیں آتا اور تم نے ابھی سے اُن کی بیٹی پہ نظر رکھی ہوئی ہے جو اِس دنیا میں آئی ہی نہیں ہے۔ارمان جھر جھری لیکر بولا تو یامین نے منہ بسورا

امی کہتی ہیں اگر میں کوئی شرارت نہیں کروں گا اچھا بچہ بن کر رہوں گا تو میری دولہن ماموں یمان کی بیٹی ہو گی اور اُس کے بھی بہت پیارے پیارے ڈمپلز ہو گے۔یامین کی صفائی گوئی فجر کو پہلو بدلنے پہ مجبور کر گئ۔ارمان اپنی نظریں یامین سے ہٹاتا فجر کو دیکھنے لگا جو یہاں وہاں دیکھ کر خود کو لا تعلق ظاہر کر رہی تھی۔

میری بات آپ لکھ کے رکھ لے یامین کی شادی کی عمر ہو جائے گی اُس کے بعد آپ کے بھائی کو خود کی شادی کا خیال آئے گا تو کیا یامین اُن کی بیٹی سے شادی کرے گا یا گود میں لیکر ایڈاپٹ کرے گا۔ارمان کی بات پہ یامین کو اُس کی ساری بات تو سمجھ نہیں آئی تھی مگر جو سمجھ آئی تھی اُس پہ یامین کا منہ اُتر گیا۔

تمہیں تو پارک لیکر جانا تھا یامین کو۔ فجر نے بات بدلنا چاہی۔

وہ تو ہم جائے گے مگر آپ ذرہ اِس بچے پہ رحم کرے۔ارمان نے جیسے قسم اُٹھائی تھی آج فجر کو شرمندہ کرنے کی

تمہیں کیا مسئلہ ہے میرا بیٹا ہے یہ اور مرضی جو میں اُس سے کہوں تمہیں کیا پتا کتنا ناک میں دم کرتا ہے میرے ایک ہی اِس کی دُکھتی رگ ہے۔ فجر اپنی خجلت مٹانے کے غرض سے بولی

بڑا افسوس ہوا جان کر تم نے ساری عمر کنوارہ رہنا ہے۔ارمان رحم بھری نظروں سے یامین کو دیکھ کر بولا تو اُس نے ہونٹ باہر نکال کر رونی شکل بنائی۔

انسان کی شکل اچھی نہ ہو تو کوئی بات ہی اچھی کر لے اور یہ تم کیا میرے بیٹے کو پٹی پڑھا رہے ہو۔ فجر طنزیہ لہجے میں کہتی آخر میں سخت لہجے میں بول پڑی

پٹی تو آپ پڑھا رہی ہیں خیر وی آر گیٹنگ لیٹ تو گُڈ بائے۔ارمان ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر اُس کو بولا

یمان کے اسسٹنٹ تبھی لحاظ کر رہی ہو۔ فجر نے جتایا

جی شکر ہے کسی کے لیے تو لحاظ کیا۔ارمان منہ بسور کر کہتا گیٹ عبور کر گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

آپ کو آروش سے ایک مرتبہ بات کر لینی چاہیے۔رات کے پہر کلثوم بیگم نے شہباز شاہ سے کہا جن کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔

ہمم سوچ رہا ہوں کروں اُس سے بات بہت ناراض ہو گی وہ۔شہباز شاہ گہری سانس بھر کر بولے۔

جتنی بھی ناراض وہ ہوا گر آپ اُس کو خود سے کال کرینگے تو وہ سب کچھ بھول جائے گی۔ کلثوم بیگم نے کہا

جانتا ہوں بہت وقت ہو گیا ہے اُس کو حویلی سے گئے اب تو میرا دل بھی مچلتا ہے اُس سے بات کرنے کو۔شہباز شاہ نے دل کی بات کی۔

پھر جلدی بات کیجئے گا۔کلثوم بیگم نے کہا تو شہباز شاہ نے سر کو جنبش دی۔

❤❤❤❤❤❤❤

آج ایونٹ تھا جس میں دلاور نے ہر کسی کو انوائٹ کیا تھا ان کی اسلام آباد میں واپسی کل رات ہوئی تھی جب کی ایونٹ کا سارا انتظام ارمان نے کیا ہوا تھا اُس کے کام سے دلاور خان کافی مطمئن ہوئے تھے۔ مہمانوں کی آمد رفت جاری تھی میڈیا والوں کا بھی ایک ہجوم اکھٹا ہوا تھا ہر کوئی دلاور خان کی چھوٹی بیٹی آروش سے ملنا چاہتا تھا جس کو انہوں نے اتنے سالوں تک کسی سے ذکر تک نہیں کیا تھا۔

زرفشاں زرنور زرگل نور زوبیہ بیگم یہ سب تیار ہو کر مہمانوں سے ملنے میں لگی ہوئی تھی جب کی آروش ابھی تک نیچے نہیں آئی تھی اور نہ اُس کو اتنے مہمانوں کی خبر تھی۔

بلیک گول گلے والی شرٹ کے ساتھ بلیک جینز پینٹ پہنے جب کی ایک ہاتھ میں سیم بلیک لیدر کی جیکٹ پکڑے یمان جیسے ہی ریلنگ کے پاس سے گزرتا اُس کی نظر نیچے لوگوں کا اتنا رش اور آمد رفت دیکھنے میں پڑی تو اُس کو اپنی بینائی پہ شک ہوا۔ وہ جیکٹ بازوں پہ رکھتا حیرت سے ہر ایک کو دیکھنے لگا اُس کو سمجھ نہیں آرہا تھا یہ سب نیچے کیا ہو رہا ہے۔

میڈیا والوں نے اُس کو دیکھا تو چاروں طرف سے گھیر لیا یمان اپنا آپ اُن سے بڑی مشکل سے بچاتا دلاور خان کی طرف پہنچا

ڈیڈ یہ سب کیا ہے؟ یمان دلاور خان سے آہستہ آواز میں مخاطب ہوا۔

سرپرائز کیسا لگا؟ دلاور خان ہاتھوں میں وائن کا گلاس پکڑے گرمجوشی سے اُس کے ساتھ مل کر بولے

ایسا سرپرائز کیوں اور کس لیے؟ یمان ناسمجھی سے اُن کو دیکھنے لگا۔

یہ سارا کچھ میں نے اپنی بیٹی آروش کے لیے کیا ہے اُس کو منظرِ عام پہ لانا چاہتا ہوں جیسے ہی سب کو پتا چلا ہے میری ایک اور بیٹی بھی ہے سب بیتاب ہو گئے ہیں اُس سے ملنے کے لیے اب بس آروش کے آنے کی دیر ہے۔ دلاور خان آس پاس لوگوں کی جانب اِشارہ کرتا اُس کو بتانے لگے۔

اُن کو پتا ہے یہ بات اور اگر پتا ہے تو کیا وہ مان گئی؟ یمان نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا

کہاں یہ سب تو آروش کے لیے سرپرائز ہے میں تو بس یہ سوچ رہا ہوں وہ کتنا خوش ہو گی یہ سب دیکھ کر اُس کو آج پتا چلے گا میں اُس سے کتنا پیار کرتا ہوں وہ جب یہاں آئے گی تو دیکھے گی یہ سب تیاریاں کے کیسے میں نے پیسا پانی کی طرح بہایا ہے۔ دلاور خان نے کہا تو یمان بس اُن کو دیکھتا رہ گیا اُس کو پتا تھا آروش کو یہ سب پسند نہیں آئے گا۔

ڈیڈ آپ ایک مرتبہ اُن سے پوچھ لیتے ی

خان یہاں کیا کر رہے ہیں آپ مسٹر فیضی یاد کر رہے ہیں آؤ گیسٹ سے ملو۔ یمان کچھ کہنے والا تھا جب زوبیہ بیگم اُن دونوں کی طرف آتی دلاور خان سے بولی تو وہ اُن کے ساتھ چل پڑے جبکی یمان کی بات درمیان میں رہ گئی تھی۔ یمان اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر تا رہ گیا۔

oooooooooooooooooooooo

آپ موٹی ہو گئی ہیں۔

آروش یمان کا خریدہ ہوا وائٹ گاؤن پہنے ہوئے آئینے میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی جب اُس کے کانوں میں یمان کا جُملا گونجا تھا اُس نے غور سے ہر اینگل سے اپنا جائزہ لیا۔ جہاں وہ وائٹ گاؤن کے ساتھ سیم حجاب کیے بنا کسی کے میک اپ کے شہزادی سے کم نہیں لگ رہی تھی اُس کو کہی سے بھی اپنا آپ موٹا نہیں لگا۔

نظر خراب ہے اُس کی۔ آروش جھرجھری لیکر بڑبڑائی۔

صبح زوبیہ بیگم اُس کو نیٹ والی ساڑھی پہن کر نیچے آنے کا کہتی چلی گئی تھی اُس کو نہیں تھا پتا کے زوبیہ بیگم نے کیوں تیار ہو کر جلدی آنے کا کہا تھا مگر جو بھی تھا اُس کو ساڑھی پسند نہیں آئی تھی بلکہ یہ گاؤن آیا تھا تبھی وہ پہن کر تیار ہو گئی تھی۔

اب جاتی ہوں پتا نہیں کیا بات ہے؟ آروش بیڈ سے وائٹ کلر کا بڑا سا ڈوپٹہ اُٹھاتی کمرے سے باہر جانے لگی۔

oooooooooooooooooooooooo

یمان اپنی پیشانی مسلتا بار بار ایونٹ میں آئے اتنے سارے لوگوں کو دیکھ رہا تھا جہاں مرد حضرات بھی تھے میڈیا والوں کا ہجوم الگ سے تھا اُپر سے دلاور خان کا کہنا آروش کو کچھ نہیں پتا اُس کے لیے سرپرائز ہے وہ جب یہاں آئے گی تو پتا چلے گا۔ یہ بات یمان کو پریشانی میں مبتلا کر رہا تھا وہ اِن سب کو دیکھتا آروش کے پاس جانے کا سوچ رہا تھا۔ جب ایک آواز اُس کے کانوں میں پڑی

وہ رہی میری سسٹر۔ یمان نے اپنا سر اُٹھا کر اُپر کی جانب دیکھا تو آنکھوں میں سرد پن ڈور آیا جہاں آروش اپنے ڈوپٹے کے ساتھ اُلجھتی آروش ہر چیز سے بے نیاز سیڑھیوں سے چند

قدم ہی دور تھی۔اُس سے پہلے کوئی اور مرد اُس کو دیکھتا یا میڈیا والے اپنے کیمرے کا رخ اُس کی جانب کرتے۔ یمان سب کچھ فراموش کیے اُس کی طرف بھاگنے لگا تو سب حیرت اور تعجب سے یمان کو دیکھنے لگے۔

آروش کی نظر اپنی طرف بھاگ کر آتے یمان پہ پڑی تو اُس کے چلنے کی رفتار مدھم ہوئی تھی وہ نا سمجھی سے یمان کو دیکھ رہی تھی اُس کو سمجھ نہیں آرہا تھا اِشاروں کنایوں سے وہ کیا بات اُس کو باور کروا رہا تھا۔

جائے یہاں سے۔ یمان تیز قدموں سے اُس تک بھاگ کر آتا کہنے لگا تو آروش بس اُس کا چہرہ تکنے لگی جو ڈھال بن کر اُس کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا آروش اُس کے پیچھے دیکھنے والی تھی جب یمان نے بے ساختہ اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر وہاں دیکھنے سے باز رکھا تھا۔

آپ کو میری بات سمجھ نہیں آرہی میں نے کہا اندر جائیے۔۔۔۔ یمان کا پہلی بار اُس سے بات کرتے ہوئے لہجہ سخت ہو گیا تھا جس کو محسوس کیے آروش کو بھی پہلی بار اُس سے ڈر لگنے لگا تھا۔ ٹھیک اُسی وقت ہال میں موجود سب لوگوں کی چہ مگوئیاں تیز ہوتی گئی جس کو سن کر آروش کو جیسے سارا کچھ سمجھ آ گیا تھا۔

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 59

آروش اپنے چہرے پہ نقاب کرتی اپنے قدم واپسی کی جانب لیتی جلدی سے جو کمرہ اُس کو سمجھ آیا وہ اُس میں چلی گئ۔

آروش کے جانے کے بعد یمان کی جیسے اٹکی سانس بحال ہوئی اُس نے پلٹ کر نیچے ہال میں دیکھا جہاں سب خاموش سے ہو گئے تھے ہر ایک کی آنکھوں میں سوال تھا کوئی آپس میں چہ مگوئیاں کر رہا تھا تو کوئی اپنے تیئے اندازے لگا رہا تھا جب کی میڈیا والوں کو یہ تھا انہوں نے کیوں ایک بھی تصویر ٹھیک سے کیچ نہیں کی۔

سوری ٹو سے گائیز مگر ایونٹ کا اختتام ہو گیا ہے آپ لوگ یہاں آئے اُس کے لیے بہت بہت شکریہ پر اب آپ جا سکتے ہیں۔ یمان سب پہ ایک نظر ڈالتا تیز آواز میں بولا تو زوبیہ

بیگم دلاور خان ہر کوئی ساکت سا یمان کو دیکھنے لگے جو اُن کو پوری طرف سے نظر انداز کیے ہوئے تھا

یمان یہ سب کیا کہہ رہے ہو؟ دلاور خان نے اُس کو ٹوکا

ارمان باہر کا گیٹ پوری طرح سے کُھلوا دو تا کہ کسی کو جانے میں کوئی دکت نہ ہو۔ یمان فلحال دلاور خان کی بات نظر انداز کرتا ارمان سے بولا تو سب لوگ باتیں بناتے باری باری چلتے جا رہے تھے۔ زرفشاں زرگل نے انہیں روکنا چاہا مگر نے سود

کیا ہو گیا ہے تمہیں یمان؟ اندازہ ہے تمہیں کتنی انسلٹ ہوئی ہے ہماری تمہاری اِس حرکت کی وجہ سے باہر میڈیا والے جان کیا بکواس کر رہے ہو گے ہمارے بارے میں۔

سب کے جانے کے بعد دلاور خان نے یمان کو جھڑکا

یہ سوال تو ڈیڈ مجھے آپ سے کرنا چاہیے یہ کیا کرنے والے تھے آپ؟ آپ جانتے ہیں وہ پردہ کرتی ہیں اُس کے باوجود بھی آپ نے اتنے سارے لوگوں کو انوائٹ کیا میڈیا تک کو بلوایا اگر اُن کی ایک بھی تصویر نیوز پہ آتی اُن کو پردہ ٹوٹ سکتا تھا۔ یمان نے سب کو افسوس کرتی نظروں سے دیکھ کر کہا

پردہ پردہ واٹ پردہ؟ آجکل کے زمانے میں ایسا کچھ نہیں ہوتا اسپیشلی وہاں جہاں ہم موو آن کرتے ہیں ہماری سوسائٹی میں ایسی چیزوں کو جاہلیت کا نام دیا جاتا ہے۔ زوبیہ بیگم یمان کی بات پہ بولی

ہمیں زمانے کی سوچ سے نہیں اپنے دین کی نظر سے سوچنا چاہیے۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا

دیکھو یمان آج تم مجھے بہت ڈس پوائنٹ کیا ہے لوگ کیا کہے گے دلاور خان جس کی فلمیں سینما میں دھوم مچاتی ہے جو خوبصورت اور مشہور ماڈلز کو کاسٹ کرتا ہے وہ خود کی بیٹی کو یوں چُھپانا چاہتا ہے زمانے ایسے تو میرے کریئر پہ یہ باتیں اثرانداز ہونے لگے گی۔ دلاور خان نے افسوس سے یمان کو دیکھ کر کہا

آپ زمانے کے بارے میں اور اُس زمانے میں رہنے والوں کی سوچ اور باتوں کا خیال اپنے دماغ سے نکال کر یہ سوچے آپ کی اپنی بیٹی کیا سوچے گی؟ آپ کو اُن کو اپنے اعتماد میں لینے کے بجائے خود سے دور کر رہے ہیں۔ یمان نے اُن کو سمجھانا چاہا

آروش سے تو میں بات کرتی ہوں وہ کیوں یہ ضد باندھ بیٹھی ہیں۔زوبیہ بیگم اتنا کہتی سیڑھیوں کی جانب جانے لگی تو وہ چاروں بھی اپنی ماں پیچھے گئی جب کی یمان اور دلاور ہال میں موجود تھے۔

وہ آگئی تھی یمان مگر تم نے اُس کو جانے کیا کہا جو وہ واپس چلی گئی اگر تم بیچ میں نہ آتے تو اب سب نارمل ہوتا۔دلاور خان اپنی مسلتے یمان سے بولے۔

کچھ بھی نارمل نہ ہوتا ڈیڈ۔یمان نے کہا

oooooooooooooooooooooooooo

آروش کا وجود ہلکہ ہلکہ کانپ رہا تھا اُس کو سوچ سوچ کر خوف آرہا تھا اگر درمیان میں یمان نہ آیا ہوتا تو اُس کی تصاویریں میڈیا پہ ہر طرف پھیلی ہوئی ہوتی۔یہ سوچ آتے ہی اُس کے وجود میں سرد لہر ڈور گئی۔وہ ابھی اپنی سوچو میں تھی جب کمرے میں زوبیہ بیگم آئی۔

آروش تم کیوں چلی آئی یہاں؟زوبیہ بیگم کے سوال پہ آروش نے زخمی نظروں سے اُن کو دیکھا

آپ کو پتا تھا مجھے یہ سب نہیں پسند پھر بھی آپ لوگوں نے یہ کیا؟ آروش اُن نے روبرو کھڑی ہوتی بولی

دیکھو آروش ہم تو تمہیں سرپرائز دینا چاہ رہے تھے پر تم ایسا رویہ اختیار کر رہی ہو ہم چاہتے تھے تم خوش ہو جاؤ تمہیں پتا لگے ہم سب بہت پیار کرتے ہیں تم سے۔ زرگل اُس کا رخ اپنی جانب کیے بولی

پیار؟ خوش؟ آپ لوگوں کو لگا میں ایسی چیزوں سے خوش ہو جاؤں گی؟ آروش طنزیہ انداز میں ہنسی

کچھ غلط نہیں تھا وہ سب تم اگر آجاتی تو ہم سب کو اچھا لگتا تمہیں بھی اچھا لگتا یہ سب آجکل نارم ہیں تم بھی نارمل وے پہ دیکھو۔ زوبیہ بیگم نے سنجیدگی سے کہا

میں ایسا کچھ نہیں چاہتی اور آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ ہے مجھے اِن سب کے لیے فورس نہ کیا جائے۔ آروش اُن کے آگے باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر بولی

آروش میں تمہاری ماں ہوں تمہیں میری بات کا پاس رکھنا ہو گا اِس لیے کل تم میرے ساتھ گیدر نگ میں چل رہی ہو وہ ڈریس پہن کر جو آج صبح میں نے تمہیں دی تھی۔

زوبیہ بیگم نے حکیمہ لہجہ اختیار کیا۔

کیسی ماں ہیں آپ جو خود اپنی بیٹی کو بے پردہ کرنا چاہتی ہیں۔اب کی اُن کی بات پہ آروش تقریباً چیخ پڑی

آروش۔زرفشاں جواب تک خاموش تھی آروش کو یوں بات کرتا دیکھا تو اُس کو ٹوکنا چاہا

کیا آروش؟ہاں کیا آروش؟میں آپ کی نظر میں ہوں کیا ایک کٹھ پتلی جس کو پچیس سال پہلے کسی اور کے حوالے کرتے ہیں آپ پھر جب دل چاہا واپس بلوالیا کسی نے یہ نہیں سوچا میں کیا چاہتی ہو؟مجھے اپنے اصل والدین کے پاس جانا بھی ہے یا نہیں میری خوشی کسی کو نظر نہیں آتی ہر کو اپنی پڑی ہے کسی کو امانت واپس لینی ہے تو کسی کو امانت واپس دے کر دیانتدار بننا ہے اپنا سر خرو کرنا چاہتا ہے۔آروش بولنے پہ آئی تو بولتی چلی گئ۔

بد تمیزی مت کرو۔زرفشاں کو سمجھ نہیں آیا وہ کیسے اُس کو خاموش کروائے جب کی زوبیہ اور باقی سب حیرت سے گنگ اُس کو دیکھنے لگے۔

آپ لوگ میری زات کے ساتھ مزاق کرنا بند کرے جو یہاں میرے بابا ہے انہوں نے کہا آروش تم پردہ مت کرو سیدہ نہیں ہو پٹھان ہو تو آج میں کہتی ہوں میرے سامنے کسی اُس پٹھان مرد کو لائے جو اپنے گھر کی عورتوں سے کہتا ہو تم سر پہ ڈوپٹہ نہ لو ننگے سر رہو میں نے تو سُنا تھا پٹھان لوگ غصے کے بہت تیز ہوتے ہیں بہت غیر تمند ہوتے ہیں اگر کوئی اُن کی عورت کا نام بھی لے تو مرنے مارنے پہ اُتر آتے ہیں تو یہاں کا کیسا نظام ہے؟ میں تھوکتی

چٹاخ

آروش جو بنا سانس لیے بولتی جا رہی تھی اُس کی باتوں پہ زوبیہ بیگم کا ہاتھ بے ساختہ اُٹھ کر اُس کے گال پہ نشان چھوڑ گیا تھا۔

آروش اپنے گال پہ ہاتھ رکھتی بے یقین نظروں سے زوبیہ بیگم کو دیکھنے لگی جن کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا تھا۔

اتنی بداخلاقی یہ تربیت کی ہے پچیس سالو

میری تربیت پہ سوال مت اُٹھائے جانتی کیا ہیں آپ تربیت کے بارے میں ؟آپ کی نظریں میں یہ تربیت ہیں ؟آروش اُن کی بات درمیان کاٹ کر زرفشاں کی طرف اِشارہ کرنے لگی جو مغربی سلیولیس لباس میں ملبوس تھی۔

تین بچوں کی ماں کو ایسا لباس زیب نہیں دیتا کبھی فرصت ملے تو ترجمے سے قرآن پڑھیے گا پتا چلے گا ہمارا اللہ ہم مسلمان عورتوں کو کیا حکم دیتا ہے۔مجھے میری اماں سائیں نے اِس ٹکڑے کی اہمیت بتائی تھی تب جب میں محض دس سال کی تھی۔آروش نے اپنا حجاب اُتار کر اُن کے سامنے کیا۔

انہوں نے کہا تھا آروش تم اب جوان ہو گئی ہو کبھی خود کو ننگے سر مت ہونے دینا ہمیشہ حجاب میں رہنا میں تو اپنے لالہ اور اپنے بابا سائیں کے سامنے بھی بغیر ڈوپٹے کے نہیں گئے تو نامحرم مردوں کے سامنے کیسے اپنی نمائش کرو اللہ نے اپنے محرم کے لیے پردے کا حکم دیا ہے تو سوچے اگر میں نامحرم کے سامنے جاؤں گی تو کتنا عذاب نازل ہو گا مجھ پہ۔آروش تھک ہار کر بیڈ پہ بیٹھتی اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

ابھی تم نئی ہو آہستہ آہستہ ہمارے ماحول میں ایڈجسٹ کرلوں گی۔زوبیہ بیگم کو جیسے اُس کی اتنی باتوں پہ رتی برابر بھی فرق نہیں پڑا

سوچ ہے آپ کی نہ اماں سائیں بابا سائیں کی تربیت اتنی کمزور ہے اور نہ میرا ایمان۔آروش کا لہجہ بے لچک تھا۔زوبیہ بیگم ایک سنجیدہ نظر اُس پہ ڈال کر کمرے سے باہر چلی گئی۔جب کی اُن کی باتوں سے آروش کا دل زخمی ہو گیا تھا اُن سب کے جانے کے بعد وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔پورے کمرے میں اُس کی سسکیاں گونجنے لگی۔

❤❤❤❤❤❤

شازل۔ماہی صوفے پہ شازل کے پاس بیٹھ کر اُس کا نام لیا۔

ہمممم۔شازل نے جواباً ہمم کہنے پہ اکتفا کیا

آپ کب سے ڈرنک کرتے ہیں میرا مطلب کیوں ڈرنک کرتے ہیں جب آپ کو پینے کے بعد کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا۔ماہی اپنی ہی بات پہ گڑبڑا کر شازل سے بولی

تم نے یہ سوال آج کیسے پوچھ لیا؟شازل کو اُس کا جواب عجیب لگا۔

ایسے ہی من میں آیا تو سوچا پوچھ لیا۔ماہی نے خود کو لاپرواہ ظاہر کرنا چاہا

سچ بتاؤ۔شازل کو یقین نہیں آیا مگر ماہی اپنی انگلیاں چٹخانے لگی اُس کو سمجھ نہیں آیا وہ اب کیسے شازل کو اپنی بات سمجھائے؟

جب آپ نے لاسٹ ٹائیم ڈرنک کی تھی؟ماہی اتنا کہتی چپ ہو گئ

ہاں آگے۔شازل پوری طرح سے اُس کی جانب متوجہ ہوا

تو جو اُس ٹائم آپ کو فیل ہوا یا پھر خواہش ہوئی کیا وہ پہلے کبھی ایسا ہوا تھا جب آپ اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ ہو کر پیتے تھے تو۔ماہی بے ترتیب لفظوں کا چُناؤ کرتی شازل سے پوچھنے لگی جس پہ شازل کو پہلے کچھ سمجھ نہیں آیا مگر جب اُس کو سمجھ آیا تو چہرے پہ معنی خیز مسکراہٹ نے احاطہ کیا وہ تھوڑا کھسک کر ماہی کے قریب بیٹھا تھا ماہی ہڑبڑا کر اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر فاصلہ قائم کرنے لگی تو شازل مزید اُس کے قریب ہوا

کیا ہے دور رہ کر بھی جواب دیا جا سکتا ہے۔ماہی نے ٹوکا

وہ میں تمہاری بات سمجھ نہیں پایا ٹھیک سے تو تم تھوڑا ایکسپلین کر دو یا کوئی ایگزمپل وغیرہ دو تو میں سمجھو۔شازل اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا بولا

اتنے آپ ناسمجھ تو نہیں۔ماہی نے منہ کے زاویئے بگاڑے۔

تم ایک اور کوشش کرو کیا پتا اِس بار میں سمجھ جاؤں۔شازل نے اسرار کیا۔

میں یہ کہنا چاہ رہی کے ڈرنک کے بعد جو اُس دن آپ سے ہو گیا کیا پہلے کبھی ہوا؟ماہی نے سرسری لہجہ کیے پوچھا

اُس دن مجھ سے کیا ہو گیا تھا؟شازل کو اب اپنی ہنسی کنٹرول کرنا محال لگا۔

شازل کیا واقع آپ میری بات نہیں سمجھ پا رہے یا ڈرامہ کر رہے ہے؟ماہی نے اب کی خفگی بھرے لہجے میں کہا تو شازل کی ہنسی چھوٹ گئ۔

ہاہاہاہاہاماہی سیریسلی مجھے سمجھ نہیں آ رہا ایسے سوال پہ میں تمہیں معصوم کہوں یا بے وقوف۔ہنس ہنس کر شازل کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی۔

آپ کی نظروں میں تو ہمیشہ مجھے بے وقوف ہی رہنا ہے اِس لیے اب بتائے پہلے ایسی کوئی طلب محسوس ہوئی تھی یا نہیں۔ماہی جھنجھلاہٹ بھرے لہجے میں بولی

آنسٹلی بات بتاؤ؟شازل تھوڑا اُس کی جانب جھکا تو ماہی فورن سے اپنے چہرہ پیچھے کرنے لگی۔

دور رہ کر بتائے۔ماہی نے کہا

دور ہی ہو درمیان میں تمہارا اتنا بڑا پیٹ جو ہے۔شازل کی بات پہ اُس کا منہ بن گیا جو چڑانے کا کوئی بھی موقف ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔

بتائے اب آنسٹلی۔ماہی نے پوچھا

وہ کیا ہے نہ پہلے ایسا کچھ فیل نہیں ہوا تھا اور نہ ایسی کوئی خواہش اندر میں جاگی تھی جب میں اپنی گرل فرینڈز کے ساتھ پیتا تھا اور نہ ایسا کچھ ہوا جو لاسٹ ٹائیم پیتے وقت مجھ سے ہو گیا تھا۔پتا ہے کیوں؟شازل اپنی بات پہ سسپینس پھیلا کر اُس کے بہت قریب ہوتا گیا تھا جس پہ ماہی سانس تک روکے ہوئے تھی اُس نے اُس وقت کو ہزار بار کوسا جب شازل سے ایسا سوال کیا۔

ک کیوں؟ماہی کی زبان لڑکھڑائی

کیونکہ تب میں کنوارہ چھڑا چھانٹ تھا تمہارے جیسی پیاری بیوی نہیں تھی نہ اس لیے ایسی کوئی طلب بھی نہیں جاگی۔شازل اپنی بات کے اختتام پہ اُس کے جُھکنے والا تھا جب ماہی یکدم اُس کو دھکا دیتی اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

ب بے ش شرم۔ماہی لڑکھڑاہٹ بھری آواز میں کہتی واشروم میں جانے لگی تو شازل کا چھت پھاڑ قہقہہ فضا گونجا

اگر میں شرم وحیاوالا ہوتا تواِس وقت تم اتنا بڑا پیٹ لیکر نہ گھوم رہی ہوتی۔شازل کی اِس قدر بے باک بات پہ ماہی کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

نیوز چینلز دیکھے آپ نے ؟زوبیہ بیگم خاصے تپے ہوئے لہجے میں دلاور خان سے بولی ہمم کل سے ہر اینکر چیخ چیخ کر بول رہا ہے اپنی فلم میں لڑکیوں کو ننگے سر شارٹ کپڑے پہنانے والا دلاور خان اپنی بیٹی کو چُھپائے بیٹھا ہے وہ درس دیتی ہے یوں سمجھو جتنے منہ اُتنی باتیں۔دلاور خان پریشانی سے ڈوبی آواز میں بولے

یہ دیکھے۔زوبیہ بیگم نے ایک میگزین دلاور خان کے پاس کی تو وہ چونک کر اُس کو دیکھنے لگا۔

یہ کیا؟ دلاور خان تعجب سے میگزین کی فرنٹ سائیڈ پہ یمان کی بیک سائیڈ والی تصویر اور آروش کا ہلکہ سا نظر آتا حجاب دیکھ کر زوبیہ بیگم سے بولے جس میں یمان کا چہرہ تو صاف عیاں تھا مگر آروش کا نہیں کیونکہ یمان کا ہاتھ اُس کے گال پہ تھا

سب لوگوں کو نیا اسکینڈل مل گیا ہے۔ زوبیہ بیگم نظریں چُراتی بولی

ایسی بکواس خبر چھپوانے والے کا آفس میں ہمیشہ کے لیے بند کرواتا ہوں۔ دلاور خان نے طیش میں آکر گرجے

یمان نے پہلے ہی بندوبست کر لیا ہے۔ زوبیہ بیگم نے کہا

سمجھ نہیں آرہا میں کروں تو کیا کروں؟ باہر جاتا ہوں تو میڈیا والے تیار بیٹھے ہیں مجھے گھیر لینے کے لیے۔ دلاور خان نے کہا

ایک انٹرویوں میں سارا کچھ کلیئر کر دے ایسا کرے آروش کو بھی راضی کر لے کیا تاکہ وہ بھی ساتھ ہو انٹرویو میں ایسے یہ خاموش نہیں ہونے والا معاملہ۔ زوبیہ بیگم نے مشورہ دیا۔

آروش سے بات کرنی تو ہو گی ورنہ ہمارے لیے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔دلاور خان نے کہا

ہاں اور یمان کو بھی کہے زیادہ آروش کی سائیڈ نہ لے وہ نہیں جانتا ایسے معاملات کیسے ہینڈل کیے جاتے ہیں۔زوبیہ بیگم نے کہا تو دلاور خان نے اثبات میں سر ہلایا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آروش دو دن سے اپنے کمرے تک محدود تھی وہ نہ خود باہر آئی تھی نہ کسی کو اندر آنے کی اِجازت دی تھی مگر وقت پہ یمان کے کہنے پہ نجمہ اُس کو کھانا دے کر چلی جاتی تھی فلوقت ہر ایک نے اُس کو اُس کے حال پہ چھوڑا ہوا تھا جس پہ آروش نے شکر کا سانس خارج کیا تھا اب وہ اپنے کمرے سے باہر نکلتی یمان کے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑی نروس حالت میں اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی جو بھی تھا اُس دن یمان جیسے اُس کی ڈھال بن گیا تھا ایسے اگر وہ نہ کرتا تو وہ جیتے جی مر جاتی اگر کسی اور حساب سے یمان مدد کرتا تو شاید آروش کو کبھی خیال نہ آتا کے اُس کو یمان کا شکریہ ادا کرنا چاہیے مگر اب وہ خود کو یمان کے احسان تلے دبتا محسوس کر رہی تھی کیونکہ یمان نے اُس کی حفاظت کی تھی اُس کا چہرہ کوئی اور نہ

دیکھ لے وہ سب کچھ فراموش کیے سامنے آگیا تھا۔آروش کا ہاتھ بے ساختہ اپنے گال پہ پڑا تھا جہاں یمان نے اپنا ہاتھ رکھا۔جانے کیوں اُس کو اب بھی یمان کا لمس محسوس ہونے لگا تو اُس نے جلدی سے اپنا ہاتھ گال سے ہٹایا مگر تبھی دروازہ کھول کر یمان باہر جانے کے لیے جیسے ہی آگے بڑھا آروش کو اپنے سامنے دیکھ کر اُس کو خوشگوار حیرت نے آگھیرا جب کی آروش اُس کی اچانک آمد پہ ہڑبڑا سی گئ۔

آپ یہاں خیریت؟

کوئی کام تھا؟ یمان نے ایک سانس میں پوچھا

میں ٹھیک ہوں بس تمہارا شکریہ ادا کرنے آئی تھی انجانے میں ہی مگر تم نے مجھ پہ بہت احسان کیا ہے اگر اُس دن تم نہ ہوتے تو۔آروش اتنا کہتی خاموش ہوئی تو یمان مسکرا دیا

مجھے اُس دن ہونا تھا کیونکہ مجھے آپ کو پروٹیکٹ کرنا تھا اُس کے لیے آپ کو شکریہ کہنے کی ضرورت نہیں اور جو میں نے کیا وہ میرا احسان نہیں میری محبت میری عقیدت تھی جس کو گوارا نہیں تھا کے کوئی اور آپ کو دیکھے۔یمان شدت پسندی سے بولا

میرے اِس طرح بات کرنے پہ تمہیں کوئی خوش فہمی پالنے کی ضرورت نہیں میرا جواب آج بھی وہی ہے۔آروش نے کہا

ضد چھوڑ دے آپ کیونکہ آپ کا انتظار تو میں اپنی آخری سانس تک کروں گا۔یمان کا اعتماد قابلِ دید تھا

اور تمہیں کیوں ایسا لگتا ہے کے تمہارا انتظار حاصل ٹھیرے گا؟آروش نے جاننا چاہا کیو

یمان صاحب آپ کی فیانسی روزی میم ملنے آئی ہیں شی ویٹنگ فار یو ویری بے صبری سے۔ یمان آروش سے کچھ کہنے والا تھا جب نجمہ دونوں کے درمیان مداخلت کرتی قدرے شرمانے والے انداز میں یمان سے اُردو انگلش میں بولی تو اُس کی بات پہ یمان نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچا کیونکہ وہ اپنے چہرے پہ آروش کی تمسخرانہ نظریں اچھے سے محسوس کر رہا تھا یمان نے بے بسی سے اپنی آنکھوں کو بند کر کے کھولا۔

چچی جان حریم کہاں ہیں؟آج اُس کے چیک اب کا دن تھا ہمیں شہر کے لیے نکلنا تھا۔دُرید باورچی خانے میں فاریہ بیگم کے پاس آکر بولا

دُرید بیٹا اُس نے منع کر دیا ہے بول رہی تمہارے ساتھ نہیں جائے گی۔فاریہ بیگم نے گہری سانس بھر کر بتایا

اِتنے ماہ وہ میرے ساتھ چلی ہے تو پھر آج کیا مسئلہ ہے؟دُرید نے سنجیدگی سے پوچھا

بیٹا پتا نہیں بس اچانک اُس کو کیا ہو جاتا ہے بہت چڑچڑی سی ہو گئی ہے بات پہ بات کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے۔فاریہ بیگم کافی پریشانی سے بولی

میں ٹھیک کرتا اُس کو بہت دنوں سے ڈھیل دی ہے اُس کا نتیجہ ہے۔دُرید تیز آواز میں کہتا جانے لگا جب فاریہ بیگم بول پڑی

www.novelsclubb.com

نرمی سے بات کرنا بیٹا کیونکہ وہ جس کنڈیشن میں ہے اُس حالت میں اُس کا یوں اسٹریس لینا اچھی بات نہیں۔

آپ فکر نہ کرے دُرید اُن کو تسلی دیتا باورچی خانے سے نکل گیا۔

oooooooooooooooooooooooo

کون؟دروازہ نوک ہونے پہ حریم نے پوچھا

میں ہوں دُرید۔دوسری طرف سے آتی آواز پہ حریم کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔

کیاکام ہے؟حریم اجنبی لہجے میں بولی

دروازہ کھولوں۔دریداُس کی بات نظرانداز کر کے بولا

ہم نہیں کھولے گے آپ جائے یہاں سے۔حریم نے اپنے لہجے کو سخت کیا۔

مجھے غصہ مت دلاؤ حریم جلدی سے دروازہ کھولوں اور تیار ہو جاؤ آج تمہارے چیک اپ کا دن ہے میں کوئی کوتائی برداشت نہیں کروں گا۔دُرید نے جتانے والے انداز میں کہا

آپ کو ہماری فکر میں ہلکان ہونے کی ضرورت نہیں ہمیں اگر چیک اپ کروانا ہو گا تو ہم خود دیکھ لینگے۔حریم نے سنجیدگی سے کہا

ایک منٹ کے اندر اندر دروازہ کھولوں وگرنہ میں دروازہ اگر توڑ کر اندر آیا نہ تو ایک لگاؤں گا کان کے نیچے پھر نکل جائے گی یہ ساری اکڑ۔دُریداُس کی ایک ہی رٹ پہ زچ ہوتا بولا تو

حریم کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آنے لگے ایسے ہی دیکھتے دیکھتے وہ زور سے سسکیاں لیتی زار و قطار رونے لگی جس کی آواز دُرید نے باآسانی سے سُنی اور سن کر خاصا پریشان ہو گیا۔

حریم

حریم

حریم یار کیا ہو گیا ہے؟ کیوں رو رہی ہو کیا کہی پین ہو رہا ہے؟ مجھے بتاؤ میں ڈاکٹر کو یہی بلوالیتا ہوں مگر پلیز تم رو ؤمت۔ دُرید اُس کے ایسے رونے پہ حد درجہ پریشانی کا شکار ہوتا دروزہ کھٹکھٹا کر اُس سے ایک سانس میں بولا تبھی ایک ملازمہ اُس کے ہاتھ میں ڈوپلیکیٹ چابی تھما کر گئی تھی تو دُرید دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا تھا حریم کو دیکھ کر وہ جیسے سانس لینا تک بھول گیا جو اپنا پورا وجود گرم شال میں چُھپائے چہرہ ہاتھوں دیئے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

حریم۔ دُرید سے اُس کی حالت دیکھی نہیں گئی جبکی حریم نے اپنا سر نہیں اُٹھایا ویسی ہی پوزیشن میں رہی

تمہیں میری بات بُری لگی؟دُرید تھوڑا فاصلے پہ کھڑا ہوتا پوچھنے لگا

ہمیں آپ سے کوئی بات نہیں کرنی پلیز جائیے یہاں سے۔حریم ہچکیوں کے درمیان بولی تو دُرید کا دل کٹ کے رہ گیا

میں جانتا ہوں تم مجھ سے نفرت کرنے لگی ہو پر حریم میری غلطی کی سزا خود کو یا بچے کو تو نہ دو پلیز اُٹھ کر تیار ہو جاؤ چیک اپ کے لیے جانا ہے پریگنسی کی حالت میں ایسے رونا یوں لاپرواہی ظاہر کرنا بچے کے لیے ٹھیک نہیں۔دُرید انجانے میں اُس کی دُکھتی رگ پہ ہاتھ رکھ گیا حریم کا رونا یکدم بند ہو گیا تھا۔

آپ جائیے ہم آتے ہیں۔حریم بنا اُس کو دیکھ کر سپاٹ انداز میں بولی کچھ بھی مگر وہ اپنے بچے کی حالت پہ کوئی کمپرومائز یا لاپرواہی نہیں کرنے والی تھی یہ تو طے تھا

www.novelsclubb.com

آنسو تو صاف

ہاتھ مت لگائیے آپ مجھے۔حریم نے بے دردی سے اُس کا ہاتھ جھٹکا تو دُرید نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچا

کیوں کر رہی ہو ایسا؟دُرید نے پوچھا

ہم آپ کے جوابدے نہیں۔اجنبی لہجہ

میں ایسا کیا کیوں کروں؟جو تم پہلے کی طرح ہو جاؤاور مجھے معاف کر دو؟دُرید گھٹنوں کے بل اُس کے قدم کے پاس آکر بیٹھا تو حریم کے چہرے پہ عجیب تاثرات نمایاں ہوئے۔کل جو وہ اُس کے قدم کی دھول بننا چاہتی تھی آج وہ لمبا چوڑا مضبوط عصابوں کا مالک مرد اُس کے قدموں کے پاس بیٹھا تھا

آپ ہمیں ہمارے حال پہ چھوڑ دے یہ آپ کا بڑا احسان ہو گا ہم پہ۔حریم بے رخی سے بولی

یہ تو ناممکن ہے تابش کی موت کا اگر تمہیں علم ہے تو یہ بھی بتا ہو گا میرے آگے کیا منصوبے ہیں۔دُرید اُس کو دیکھ کر بولا

ہمیشہ وہ نہیں ہو گا جو آپ چاہتے ہیں۔حریم نے باور کروایا

ہمیشہ کا پتا نہیں مگر اِس بار وہ ہی ہو گا جو میں چاہتا ہوں۔دُرید کا لہجہ مضبوط تھا

آپ کی سوچ ہے۔حریم نے طنز کیا

میرا یقین ہے۔دُرید دو بدو بولا

جلد ہی یہ یقین ٹوٹے گا۔حریم نے کہا

وہ تو آگے چل کر پتا چلے گا ابھی تم اُٹھو مجھے فاریہ چچی کو بھی تیار ہونے کا کہنا ہے آگے ہی تم نے بہت باتوں میں وقت ضائع کر دیا ہے۔دُرید اُٹھ کر کندھوں پہ اپنی مردانہ شال دُرست کیے سارا الزام اُس پہ ڈال کر بولا

ہم کوئی باتیں نہیں کر رہے تھے اور نہ ہم آپ کے ساتھ جانا چاہتے ہیں جو آپ کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے۔حریم تلخ ہوئی

حریم کیا ہو گیا ہے یار؟ میں بس مزاق کر رہا تھا۔دُرید نے وضاحت دینا چاہی

ہمارا اور آپ کا کوئی مزاق نہیں۔حریم دو ٹوک لہجے میں اتنا کہتی واشروم کی طرف جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

" بہت چڑچڑی سی ہو گئی ہے بات پہ بات کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے۔"

دُرید کے کانوں میں فاریہ بیگم کے کہے جُملے گونجے تواُس نے بے بسی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

تم تو غائب ہی ہو جاتے ہو میرا تو زرہ برابر خیال نہیں تمہیں۔روزی نے شکوہ کناہ لہجے میں یمان نے کہا

ایسا کس نے کہہ دیا تم سے ؟ یمان کو تمہاری بہت پرواہ ہے ہر ایک سے بس تمہارا ذکر کرتا ہے۔یمان کے جواب دینے سے پہلے آروش نجمہ کے ساتھ ریفریشمنٹ کا سامان لاتی اُس سے بولی تو یمان جھٹکے سے گردن موڑ کر آروش کو دیکھنے لگا جس کی تنقیدی نظریں سلیولیس شرٹ کے ساتھ گھٹنوں تک پھٹی ہوئی پینٹ پہنے روزی پہ تھی جس کے کندھوں تک آتے بال کُھلے ہوئے تھے اور چہرے پہ بڑی فرصت سے میک اپ کیا گیا تھا

میرے گنہگار کانوں نے تو کبھی یمان صاحب کے منہ سے بھولے سے بھی روزی نام نہیں سُنا۔ نجمہ چور نظروں سے روزی آروش اور اُڑی ہوئی رنگت کے ساتھ بیٹھے یمان کو دیکھ کر سوچنے لگی۔

تم آروش رائٹ؟ روزی کی باچھیں کھل گئی تھی آروش کی بات پہ اِس لیے اُس کو دیکھ کر نام کنفرم کرنا چاہا

رائٹ۔ آروش اتنا کہتی سینٹر صوفے پہ بیٹھی تو یمان نے پہلو بدلا

یمان پھر کیا خیال ہے آج رات ڈنر ساتھ کرے۔ روزی یمان کو دیکھ کر پر جوش لہجے میں بولی تو یمان کی نظریں بے ساختہ آروش پہ پڑی جو گال پہ ہاتھ رکھ کر بڑی دلچسپ نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی اُس کے ایسے دیکھنے پہ یمان نے ایک ساتھ کئی بیٹ مس کی تھی اُس نے جلدی سے اپنی نظروں کا زاویہ اُس پہ سے ہٹایا مگر اُس نے ایک منٹ میں سوچ لیا تھا اگر آروش نے موقعے پہ چونکا مارا ہے تو وہ چھکا مار ہی سکتا تھا بخلت اُس کے چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ آئی تھی گالوں پہ دونوں ڈمپلز پوری آب وتاں کے ساتھ نماں ہوئے تھے جن کو دیکھ کر جانے کیوں آروش کو اپنے آس پاس خطرے کی گھنٹیاں بجتی سُنائی دی۔

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 60

سوری ٹو سے بٹ آج اِنہوں نے مجھ سے کہا تھا کے اِن کا بہت دل کر رہا ہے باہر جانے کو جب سے یہ آئی ہیں کہی آؤٹنگ وغیرہ پہ نہیں گی اور یہ اسلام آباد بھی پہلی بار آئی ہیں اور ان کا بہت دل چاہ رہا ہے اسلام آباد کی خوبصورتی دیکھنے کو تو میں نے اِن کے ساتھ پلان کر دیا ہم جائے گے ایسے میں اب میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا آروش کو بہت بُرا لگے گا۔ یمان بڑے سلیقے سے ایک کے بعد ایک جھوٹ اور اپنے اندر دبی خواہش کا سرِ آروش کے سر پہ تھوپا جو پوری آنکھیں اور منہ کھولے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

اووہ اچھا۔ روزی کے چہرے پہ نا فہم تاثرات نمایاں ہوئے

میں نے ک

شکر ہے اِس کو بھی تھوڑا خیال آیا ہم سے نہیں تو تم سے کہہ دیا میں بھی سوچ رہی تھی باہر جانے کا پلان ہو مگر آروش نے تمہیں کہہ دیا ہے تو اب دیر نہیں کرنا خوب اِس کو گھمانا پھیرانا انجوائے کروانا۔ آروش ابھی کچھ کہنے والی تھی جب دلاور خان کے ساتھ آتی زوبیہ بیگم نے شاید یمان کی بات سن لی تھی تبھی فورن سے بولی تو آروش نے خونخوار نظروں سے یمان کو دیکھا جس کے جواب پہ یمان نے آنکھ ونک کی۔

نہیں میں نے اپنا پلان چینج کر دیا ہے میرا اب موڈ نہیں۔ آروش سنجیدگی سے کہتی اُٹھ کر جانے لگی۔

یہ کیا بات ہوئی بیٹا تم نے یمان سے کہا ہے تو اب جاؤ یمان نے تو سارا انتظام بھی کر دیا ہو گا۔ دلاور خان نے اُس کو جاتا دیکھا تو کہا

ہاں اور نہیں تو کیا میں نے ریسٹورنٹ میں ایک الگ سے کیبن تک بُک کروایا ہے تاکہ اِن کو کھانا کھانے مشکل نہ ہو کمفرٹیبل رہے۔ یمان نے جلدی سے دلاور خان کی بات پہ تائید کی۔ وہ کیسے خود پہ ضبط کیے ہوئے تھا وہ بس یہ خود جانتا تھا ورنہ دل تو اُس کا بھنگڑا ڈالنے کا کہہ رہا تھا۔

اُس کیبن میں تم اپنی فیانسی کو لیکر جانا ہے۔آروش نے دانت کچکچائے

ایک تو اِن محترمہ کے مزاج نہیں ملتے اتنے معروف گلوکار کے ساتھ گھومنے کا موقع مل رہا ہے اور ایک یہ ہیں جو ٹھکڑا رہی ہیں ناشکری نہ ہو تو۔ نجمہ اُس کی ایک ہی رٹ پہ سخت بدمزہ ہوئی

آروش کیا ہو گیا ہے کیوں ہر ایک بات پہ ضد کرتی ہو جاؤ اور جو اپنی تیاری کرنی ہے کر آؤ۔زرفشاں اپنے بیٹے کو فیڈر پلاتی آروش کو ٹوک کر بولی تو آروش نے بے بسی سے یمان کو دیکھا جواب اپنے گال پہ ہاتھ رکھ کر خاصی دلچسپ نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو آپ کا مذاق آپ پہ ہی بھاری پڑا۔

❤❤❤❤❤❤

ضرور کوئی سازش چل رہی ہو گی تمہارے دماغ میں۔دیدار بالوں میں برش کرتا شبانا سے بولا جو جانے کن سوچ میں گم تھی۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں بس سازشیں کرتی ہوں؟شبانا ناگواری سے بولی

لگتا تو کچھ ایسا ہے۔دیدار نے تائید انداز میں کہا

تم نہ اپنی حد میں رہا کرو سمجھے۔شبانا بیڈ سے اُترتی تو اُس کو وارن کرنے والے انداز میں بولی

تم اپنی آواز نیچے رکھ کر بات کیا کرو مجھے قطعاً پسند نہیں عورتوں کا یوں گلا پھاڑ کر بات کرنا۔

دیدار اُس کا جبڑا دبوچ کر وارن کرنے والے انداز میں بولا

تم جھنگلی وحشی انسان چھوڑو مجھے۔شبانا اپنے ہاتھ پاؤں چلا کر اُس کو خود سے دور کرتی گہرے سانس بھرنے لگی۔

آئیندہ کے بعد سوچ سمجھ کر مجھ سے بات کرنا۔دیا کیا ہے تم نے مجھے تمہیں تو میرا احسانمند ہونا چاہیے جانتے ہوئے بھی کے تم ایک بیوہ اور بھانج عورت کے ساتھ مجھ سے عمر میں بڑی ہو تو بھی میں نے تم سے شادی کی اور تم ہو جو مجھے اکڑ دیکھا رہی ہو۔دیدار حقارت سے اُس کو دیکھ کر بولا

تو نہ کرتے کوئی تمہارے پاؤں نہیں پڑا تھا۔شبانا چیخی۔دیدار کی باتیں کسی کاری ضرب کی طرح اُس پہ لگی تھی۔

لالہ کی بیوہ تھی اِس لیے شادی کی وہ بھی تم جیسی عورت سے اور ہاں ایک بات کان کھول کر سن لو اگر تمہیں لگ رہا ہے تمہارے یوں مجھے اولاد نہ دینے پہ بھی میں خاموش رہوں گا

تو یہ تمہاری سب سے بڑی بھول ہے کیونکہ مجھے اولاد چاہیے اور میں دوسری شادی کروں گا۔دیدار دوٹوک انداز میں بولا تو شبانا کی آنکھیں بے یقینی سے پھیل گئ۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔شبانا نے کہا

میں کیا کروں گا اور کیا نہیں اُس کے لیے مجھے تم سے پوچھنے کی ضرورت نہیں تم رہو ہر ایک کی خوشیوں سے جلتی ہوئی تم اِسی سب کے لائق ہو۔دیدار ہتک آمیز لہجے میں بولا

دیدار تم ایسا کچھ نہیں کرو گے میں ہرگز یہاں اپنی سوتن کو برداشت نہیں کروں گی۔شبانا پاگل ہونے کے درپہ تھی۔

برداشت تو تمہیں کرنا پڑے گا اِس لیے شازل کی نہیں میری دوسری شادی کی تیاری کرو۔دیدار طنزیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہتا چلا گیا۔پیچھے شبانا یہاں سے وہاں ٹہلتی اپنے اشتعال پہ قابو پانے لگی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

آروش عبایا پہنتی باہر آئی تو یمان گاڑی میں بیٹھا اُس کا انتظار کر رہا تھا وہ ایک غصے سے بھری نگاہ اُس پہ ڈال کر گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھ کر زوردار آواز سے دروازہ بند کیا۔

آپ کو فرنٹ سیٹ پہ بیٹھنا تھا۔ یمان بیک ویو سے اُس کو دیکھ کر بولا

یہاں اپنی ہوتی سوتی کو بیٹھانا اور گاڑی کو یہی کہیں سائیڈ پہ کرو مجھے کہی باہر نہیں جانا اور میں کوئی نہیں پہلی بار آئی ہوا اسلام آباد بہت بار آچکی ہوں۔ آروش نے تیز آواز میں کہا

ایسا کیوں ایک جگہ پہ رُکنے سے بہتر ہے لونگ ڈرائیو پہ جائے۔ یمان نے اپنا نظریہ پیش کیا

مجھے تم یہ پہلے یہ بتاؤ میں نے کب تم سے کہا مجھے تمہارے ساتھ آؤٹنگ پہ جانا ہے؟ آروش نے گھورتے ہوئے کہا

اور میں نے کب ہر ایک سے روزی کیا ذکر کیا؟ یمان گردن موڑ کر پوری طرح سے اُس کی جانب متوجہ ہوا۔

ہاں تو وہ تمہاری فیانسی تھی اگر میں نے ایسا کچھ کہہ بھی دیا تو کوئی بڑی بات نہیں۔ آروش نے گڑبڑا کر وضاحت تھی۔

www.novelsclubb.com

اگر ایسی بات ہے تو آپ میری محبت ہیں اگر میں نے ایسا کچھ باہر جانے کا کہہ دیا تھا کوئی بڑی نہیں بات نہیں۔ یمان کندھے اُچکا کر لاپروائی سے بولنے لگا۔

شرم کرو یمان اپنی منگیتر کے ہوتے ہوئے بھی تم ایسی بات کر رہے ہو۔آروش نے اُس کو گھورتے ہوئے کہا

جب میری منگیتر نہیں تھی میں تب بھی آپ سے اپنی محبت کا اظہار کرتا تھا اور وہ میری فیانسی نہیں ہے ہماری منگنی نہیں ہوئی۔یمان سنجیدہ ہوا

جھوٹ۔آروش نے سر جھٹکا

میں کبھی آپ سے جھوٹ نہیں بولوں گا یہ سچ ہے ہماری انگیجمنٹ ہونی تھی مگر ہوئی نہیں تھی کیونکہ میرے بھانجے یامین کو چوٹ آئی تھی۔یمان نے صفائی پیش کی۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تمہاری منگنی ہوئی ہے یا نہیں بس تم اپنے دماغ سے میرا خیال نکال دو۔آروش نے سنجیدگی سے کہا

www.novelsclubb.com

میں ایسا کیا کروں؟جو آپ کو میری محبت پہ ایمان آجائے؟یمان بے بسی کی انتہا کو چھو کر بولا

تم میرے لیے کیا کر سکتے ہو؟آروش نے جاننا چاہا

ایوری تھنگ فاریو۔ یمان بناتاخیر کیے بولا

اپنانام چھوڑ سکتے ہو؟آروش نے کہاتع یمان نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔

میں سمجھا نہیں۔ یمان نے کہا

سنگنگ کرنا تمہارا پیشن تمہارا جنون ہے تو کیا تم اتنی اونچائی پہ پہنچنے کے بعد اتنا نام کمانے کے بعد اُس کو چھوڑ سکتے ہو؟جب کی یہ تمہاری پہچان ہے بہت حاصل کیا ہے تم نے اور آگے چل کر بھی بہت اپرچیونٹیز تمہیں مل سکتی ہے۔آروش کا انداز چیلنج سے بھرپور تھا۔

بلکل چھوڑ سکتا ہوں یوں سمجھے میں نے چھوڑ دیا کیونکہ میرے لیے آپ سے بڑھ کر اور کچھ نہیں سنگنگ کرنا اگر میرا جنون ہے تو آپ اُس جنون سے بڑھ کر میرا عشق ہے میرے جینے کی وجہ ہیں آپ میں ہر روز ایک اِس اُمید سے جیتا تھا کے آپ مجھے ضرور ملے گی اتنے سالوں بعد بھی میں ایک اُمید کے تحت جیتا رہا کے میرا اور آپ کا سامنا ضرور ہو گا تب تو میری نظر میں آپ سیدہ آروش شاہ تھی اور یقین جانے جب میں نے آپ کو اچانک سے اپنے روبرو دیکھا تھا تو کیا محسوس کیا تھا۔ یمان آروش کی بات کے اختتام پہ بناتاخیر کیے

بولا تو آروش سانس روکے بس اُس کو بولتا دیکھتی رہی اُس کو یمان کوئی پاگل لگا جو اپنے اتنے بڑے نقصان کی بات بہت عام انداز میں کر رہا تھا۔

تم پاگل ہو۔ آروش بہت دیر بعد بس یہی بول پائی۔

آپ سے ملنے کے بعد ہوا ہوں۔ یمان نے مسکرا کر کہا تو آروش کے پاس جیسے لفظ ختم ہو گئے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

شازل اپنے کیس کی وجہ سے آج اسلام آباد آیا تھا اور ماہی کو بھی اپنے ساتھ لایا تھا کیونکہ ڈیلیوری کے دن قریب سے قریب ہوتے جا رہے تھے ایسے میں گاؤں میں رہنا شازل کو ٹھیک نہیں لگا تھا اِس لیے سب کے اعتراض کے باوجود وہ ماہی کو یہاں لایا تھا اِگر گاؤں میں ماہی کو کوئی تکلیف ہوتی تو وہاں کوئی اچھا ڈاکٹر موجود نہیں تھا اور گاؤں سے شہر جانے میں بھی وقت لگ جانا تھا جب کی اسلام آباد میں سب اُس کے لیے آسان تھا۔ وہ ابھی ماہی کو ڈھیر ساری ہدایت دیتا گھر سے باہر آیا تھا جب اُس کے سیل پہ کال آنے لگی اُس نے نمبر دیکھا تو ذین کالنگ لکھا آ رہا تھا۔

السلام علیکم سالے صاحب۔شازل کال ریسیو کرتا خوشگوار لہجے میں اُس کو سلام کرنے لگا۔

وعلیکم السلام وہ مجھے کہنا تھا کے ماہی کا خیر سے نواں مہینہ شروع ہو گیا ہے

اچھا ماہی کا خیر سے نواں مہینہ شروع ہو چکا ہے اچھا ہوا بتا دیا۔میں تو ورنہ ابھی تک پہلا مہینہ سمجھے ہوئے تھا۔ذین ابھی بات کر رہا تھا جب شازل اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولا تو ذین نے صبر کا گھونٹ بھرا

بی سیریس شازل اُس کا نواں منتھ ہے تو امی چاہتی ہیں وہ گھر آئے۔ذین نے سنجیدگی سے کہا

اب وہ کونسا سڑک پہ کھڑی ہے ماشااللہ سے اپنے گھر میں موجود ہے۔شازل نے جواب دیا

دیکھو لڑکی کا جب نواں منتھ شروع ہوتا ہے تو وہ اپنی ماں کے گھر رہتی ہے اِس لیے اصولن ماہی کو بھی آنا چاہیے۔ذین کے کہا

دیکھو بھئی وہ تب ہوتا ہو گا جب لڑکی پوری آٹھ ماہ اپنے شوہر کے گھر ہوتی ہو گی یہاں تو شروعاتی پورے دو ماہ اُس نے اپنی ماں کے گھر گزارے ہے تو اصولن ایسا کوئی اصول مجھ پہ لاگو نہیں ہوتا۔ شازل نے آرام سے کہا۔

یہ کیا بات ہوئی شازل؟ ہر لڑکی اپنی ماں کے گھر رہتی ہے ڈیلیوری کے دوران اور یہ ایک نارمل بات ہے۔ ذین اُس کی بات پہ تپ اُٹھا

ہو گی نارمل بات مگر ہمارے معاملے شروعات سے کچھ نارمل نہیں ہوا تو اب کیسے نارمل ہو گا یار ہے گا؟ اور تمہارے یہاں ایسا ہوتا ہو گا ہمارے یہاں ایسا کچھ نہیں ہوتا پیچیدہ معاملات ہیں کہیں بھی کبھی بھی کوئی اونچ نیچ ہو جاتی ہے اور میں کوئی ایسا رِسک نہیں لے سکتا۔ شازل نے صاف الفاظوں میں انکار کیا

تمہیں کیا لگتا ہے ہم اپنی بہن کا خیال نہیں رکھے گے؟ ذین اُس کی بات پہ بولا

مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا میں بس اپنی بیوی اور بچے کے لیے اور سینسٹو ہوں۔ شازل اِس بار سنجیدگی سے بولا

ٹھیک ہے مگر اگلی بار ایسا نہیں ہو گا۔ ذین نے کہا تو اُس کی بات پہ شازل کی ہنسی نکل گئی۔

ایسی نوبت ہی نہیں آئے گی۔شازل نے کہاتوذین ناسمجھی سے موبائل اسکرین کو گھورنے لگا۔

مطلب؟ذین نے پوچھا

مطلب پہلا بچہ خیر سے ہو جائے اُس کے بعد دوسرے بچے کی پلاننگ ہو گی۔شازل کی بات پہ ذین سٹپٹا گیا۔

انتہا کے بے شرم ہو میرے کہنے کا مطلب تھا ڈیلیوری کے بعد ماہی ہسپتال سے سیدھا ہماری طرف آئے گی حویلی نہیں۔زین نے جلدی سے صفائی پیش کی۔

مگر میرے کہنے کا وہ ہی مطلب تھا جو تم سمجھے۔شازل نے اِیک بار پھر کہاتوذین نے کال کاٹنے میں عافیت جانی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آپ نے یہ اچانک فیصلہ کیوں لیا مطلب کوئی خاص وجہ؟میڈیا تھرتھریمان کی تصویریں کھینچتا اُس سے جواب طلب ہوا آج اُس نے کانفرنس کروائی تھی جس میں اُس نے بتایا اب

وہ کبھی کوئی گانا نہیں گائے گا سنگنگ کو ہمیشہ کے لیے وہ خیر آباد کر رہا ہے جو کبھی اُس کا جنون ہوا کرتا تھا۔

مجھے بس اپنی آواز دُنیا تک پہچانی تھی اپنی الگ ایک پہچان بنانی تھی جو میں نے اِن گزرے کچھ سالوں میں بنالی ہے تبھی گائیکی کو اب خیر آباد کر رہا ہوں۔ یمان مائک اپنی طرف ٹھیک کرتا میڈیا کو اُن کے سوالوں کا جواب دینا

آپ کو پتا ہے آپ کی اِس کانفرنس سے آپ کے فینز کا معصوم دل ٹوٹ سا گیا ہے۔ایک لڑکی نے اپنا سوال اُس کے سامنے کیا تو یمان کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی جس سے اُس کا ڈمپل نمایاں ہوا تو سب مبہوت ہو کر اُس کے چہرے پہ سجی مسکراہٹ کو دیکھنے لگے۔

ہر چیز کا زوال آتا ہے یوں سمجھ لے یہاں بھی کچھ ایسا ہی ہوا ہے۔ یمان نے گول مٹول سا جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

سر مگر آپ نے ابھی اور طریقی کی منازلوں کو چھونا تھا پھر اتنی جلدی ہاتھ کھینچنے کی کوئی تو وجہ ہو گی آپ جانتے ہیں آپ کے پہلے گانے سے لیکر اب تک جو بھی گانا آیا ہے وہ کافی فینس ہوا ہے۔ایک صحافی نے الجھن بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

oooooooooooooooooooooooo

یہ یمان نے اچانک سے کیا فیصلہ کر دیا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا اُس کا؟ زوبیہ بیگم ٹی وی پہ چلتے یمان کی باتیں سنی تو بولی اُن کو یمان سے ایسے کسی عمل کی توقع نہیں تھی۔ آروش خود اپنی جگہ جمادو ساکت تھی اُس کو ذرا برابر نہیں تھا پتا یمان اُس کی بات کو اتنا سیریسلی لے گا۔

یمان آئے تو کہے ایسی احمقانہ حرکت کرنے کا کیا جواز تھا۔ نور نے زوبیہ بیگم سے کہا جب کی آروش اپنی جگہ چور سی بن گئی تھی۔

oooooooooooooooooooooooo

میں جانتا ہوں یہ سب کے میں یوں اِس طرح فیصلے پہ سب کے لیے بہت حیرانگی کا باعث ہے مگر یہ بھی سچ ہے میں نے یہ فیصلہ بہت سوچ وچار کے بعد کیا ہے میں سب کا بہت شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے سپورٹ کیا۔ یمان نے مسکرا کر جواب دیا۔

oooooooooooooooooooooooo

فجر بت بنی کھڑی ٹی وی پہ چلتے مناظر دیکھ رہی تھی جب اُس کا فون رِنگ کرنے لگا۔ فجر نے موبائل اسکرین پہ دیکھا تو عیشا کالنگ لکھا آرہا تھا۔

السلام علیکم۔ فجر ٹی وی بند کرتی کال پہ متوجہ ہوئی۔

وعلیکم السلام یہ یمان کو کیا ہو گیا ہے جو آئے دن دھماکا کرتا رہتا ہے۔ عیشا نے چھوٹتے ہی پوچھا

ہوتا یہاں تو میں کان کھینچتی مگر یمان نے تو مجھے بھی پریشان کر دیا ہے۔ فجر نے گہری سانس بھر کر کہا

یاد ہے کیسے پاگل ہوا کرتا تھا سنگر بننے کے لیے اور جب ہو گیا ہے تو ایسے گیواپ کر رہا ہے۔ عیشا نے کہا

میں پوچھوں گی اُس سے کیا سوچ کر اُس نے میڈیا والوں کے سامنے گائیکی کو خیر آباد بولا ہے۔ فجر جواباً بولی

اب کیا فائدہ تیر تو کمان سے نکل گیا نہ۔ عیشا سر جھٹک کر بولی

کوئی تیر کمان سے نہیں نکلا جس طرح آج کانفرنس کی ہے ٹھیک اُس طرح دوبارہ کانفرنس کروائے گا یمان میں دیکھتی کیسے وہ اپنا مستقبل برباد کرتا ہے۔ فجر مضبوط لہجے میں بولی

ہاں تم ہی اُس کو کہو عقل کے ناخن لے وہ اب بچہ نہیں ہے۔ عیشا نے کہا تو فجر گہری سانس بھری۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

سر کیا آپ اپنے فیصلے سے مطمئن ہیں؟ کانفرنس ختم ہونے کے بعد ارمان نے یمان سے پوچھا

تمہیں کیا لگتا ہے؟ یمان نے اُلٹا اُس سے سوال داغا

مجھے تو آپ ضرورت سے زیادہ مطمئن لگ رہے۔ ارمان نے صاف گوئی سے بتایا

www.novelsclubb.com

تو پوچھنے کا فائدہ۔ یمان نے کہا

آپ کا یوں اچانک فیصلہ کرنا سب کو الجھن میں ڈال گیا ہے بہت کالز موصول ہو رہی ہیں مجھے دلاور انکل الگ سے ٹینس ہیں۔ ارمان نے بتایا

میں سب کو ہینڈل کر لوں گا۔ یمان نے کہا تو ارمان خاموش ہو گیا۔

oooooooooooooooooooooooooooooooo

یہ کیا تھا یمان؟ ہر نیوز اینکر کیا گلا پھاڑ پھاڑ کر بول رہا ہے تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟ ایٹلیسٹ ہم سے مشورہ تو کرتے۔ یمان جیسے ہی گھر پہنچا سب نے اُس کو اپنے گھیرے میں لیا

ڈیڈ میں اگر کانفرنس سے پہلے آپ میں سے کسی کو بتاتا تو یقیناً آپ لوگ مجھے روکتے تبھی میں نے نہیں بتایا۔ یمان ایک نظر سب پہ ڈال کر بولا

اگور س ہم میں سے کوئی بھی تمہیں یہ حماقت کرنے نہ دیتا۔ زوبیہ بیگم نے کہا

یہ حماقت نہیں ہے موم۔ یمان نے جلدی سے کہا

اِس حماقت ہی کہا جا سکتا ہے یمان کیونکہ کوئی باشعور انسان جذبات میں آکر کوئی فیصلہ نہیں لے سکتا۔ دلاور خان نے کہا

آپ لوگوں کو ایسا کیوں لگ رہا کے میں نے جو کیا وہ احمقانہ فیصلہ ہے جو میں نے جذبات میں آکر لیا ہے میں ایک اٹھائیس سال کا میچیور پرسن ہوں اگر میں نے یہ فیصلہ لیا ہے تو

کچھ سوچ کر ہی لیا ہو گا۔ یمان اِس بار حد درجہ سنجیدگی سے بول کر جیسے بات ختم کر دینی چاہی۔

روزی کو پتا ہے یہ بات؟ زرفشاں نے پوچھا

اب تک تو پوری دُنیا میں یہ خبر نشر ہو گئی ہو گی تو اُس کو بھی چل گیا ہو گا پتا۔ یمان نے کندھے اُچکا کر کہا۔

❤❤❤❤❤❤❤

کانفرنس کا زمہ یمان نے تمہیں دیا ہو گا اور تمہیں یہ بھی پتا ہو گا وہ کانفرنس کیوں کر رہا ہے تو تمہیں مجھے بتانا چاہیے تھا میں روکتی یمان کو ایسا کرنے سے۔ فجر ارمان کو کال کرتی ایک سانس میں اُس سے بولی

دیکھے مجھے زمہ دیا تھا مگر یہ نہیں تھا پتا کے وہ کیا بم گرانے والے ہیں۔ ارمان نے اپنی صفائی پیش کی۔

کہاں ہے وہ؟ فجر نے پوچھا

اپنے گھر ہیں اور اُن کو بہت سمجھایا مگر وہ کسی کی کوئی بھی بات سننے کے موڈ میں نہیں۔

ارمان نے بتایا

دلاور خان نے بھی کوئی ری ایکٹ نہیں کیا؟ فجر نے پوچھا

وہ خود پریشان ہو گئے تھے یمان سر کے اِس فیصلے پہ۔ارمان نے بتایا تو فجر سوچ میں پڑ گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤

بہت کم عقل ہو تم۔آروش رات کے وقت کچن میں آئی تو وہاں یمان کو پہلے سے شیلف سے ٹیک لگائے کھڑا پایا تو کہا

مجھے پتا تھا آپ ضرور آئے گی۔یمان اُس کی بات کے جواب میں بس یہ بولا

تو کیا تم میری ٹائمنگ کو نوٹ کرتے ہو؟ آروش گھورا

www.novelsclubb.com

میں خود نوٹ نہیں کرتا خود بخود نوٹ ہو جاتی ہے۔یمان نے بتایا

اچھا اب جاؤ مجھے کافی بنانی ہے اپنے لیے۔آروش سر جھٹک کر بولی

ایک کپ میرے لیے بھی۔یمان نے کہا

کس خوشی میں ؟آروش نے آئبرو ریز کیے

نہ کسی غم اور نہ کسی خوشی کے لیے ایسے ہی بنا کر دے۔یمان نے کچھ سوچ کر کہا

میں نہیں بناؤں گی تمہارے لیے۔آروش نے انکار کیا

کوئی بات نہیں ہم ایک کپ شیئر کر لینگے ویسے بھی شیئرنگ از کیئرنگ۔یمان نے کندھے اُچکا کر کہا

کافی لیکر چلے جانا۔آروش کافی میکر کو دیکھتی یمان سے بولی تو اُس نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا

❤❤❤❤❤❤❤❤

!کچھ عرصے بعد

www.novelsclubb.com

شازل کمرے میں آیا تو بیڈ پہ ماہی کو پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر تڑپتا دیکھا تو اُس کے چہرے کی ہوائیاں اُڑ گئیں۔

ماہی

ماہی کیا ہوا؟ شازل ایک ہی جست میں اُس تک پہنچتا گال تھپتھپا کر بولا

پ پی پین ہ ہو ہو رہو رہا۔ ماہی گہرے گہرے سانس لیتی بتانے لگی اُس کے چہرے پہ تکلیف کے آثار صاف نمایاں تھے جس کو دیکھ کر شازل نے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لیے

تم فکر نہیں کرو کچھ نہیں ہو گا سب ٹھیک ہو جائے گا پین بھی بلکل ختم ہو جائے گا ہم ابھی ہسپتال جائینگے۔ شازل نرمی سے اُس کے گال سہلاتا ماتھے پہ بوسہ دے کر وارڈروب سے اُس کے لیے بڑی شال نکال کر اُس تک آیا۔

اُٹھنے کی کوشش کرو۔ شازل شال اچھی طرح سے اُس کو پہناتا بولا تو ماہی نے زور سے نفی میں سر ہلایا۔ اُس کی آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھی۔ جس پہ شازل اُس کو اپنے بازوں میں اُٹھاتا باہر کی جانب بڑھا۔

www.novelsclubb.com

تم یہاں آرام سے بیٹھو۔ شازل نے اُس کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ آرام سے بیٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پہ آکر جلدی سے گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔

ش ش شاشازل ااگ اگرم مج مجھے کجھ ہ ہو ہو جائے ت تو آپ پلیز دود وسرے شادی مت کریئے گا۔ماہی نے اٹک اٹک کر اپنی بات مکمل کی شازل کو جو پہلے ہی پریشان تھا اِیسی سچویشن میں ماہی کی بات سن کر وہ مزید جھنجھلا اُٹھا

بے وقوفوں جیسی باتیں مت کرو ماہی تمہیں اور ہمارے بچے کو کجھ نہیں ہو گا۔شازل نے اُس کو جھڑکا

آپ کو نہیں پتا پریگنسی میں کجھ بھی ہو سکتا ہے۔ماہی تکلیف برداشت کرتی اُس سے بولی

مجھے نہیں پتا تمہیں بڑا پتا ہے ایڈوانس میں جانے کتنے بچوں کی پیدائش کروائی ہے تم نے۔ شازل بیک ویو مرر سے اُس کو گھور کر بولا

آپ بس یہ بتائے دوسری شادی نہیں کرینگے۔ماہی کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی۔

ماہی خدا کا واسطہ ہے اِس حالت میں کجھ پوزیٹو سوچو اور نہیں کرتا میں کوئی دوسری شادی ایک پہلا تمہارے والا تجربہ ہی کافی ہے۔شازل اضطرابی حالت میں اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر کہتا گاڑی کی اسپیڈ تیز کر گیا۔

میرے بعد ہمارے بچے کی اچھی پرورش کرنا شازل۔ماہی کے اِس والے جُملے پہ شازل کا دل چاہا گاڑی کہیں ٹھوک دے مگر خود پہ ضبط کے کڑے بندھ باندھتا اپنا سارا دھیان گاڑی ڈرائیو کرنے میں لگا دیا۔

❤❤❤❤❤❤❤

یمان نے اپنا الگ سے بزنس کرنے کا سوچا تھا جس پہ اُس نے کام کرنا بھی شروع کر دیا تھا اور ہمیشہ کی طرح ارمان اُس کے ساتھ تھا۔دلاور خان نے فنانشلی اُس کی مدد کرنا چاہی تھی مگر یمان نے سہولت سے انکار کر دیا تھا کے اب اُس کے پاس سب کچھ ہے جس پہ دلاور خان محض مسکرا دیئے تھے۔ہر ایک نے یمان کو سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی مگر یمان اپنی بات کا ایک نکلا۔فجر کی بہت ڈانٹ کے بعد بھی کہا وہ اب کبھی گانا نہیں گائے گا۔

ابھی وہ گھر جانے کے لیے گاڑی میں بیٹھا تھا جب اُس کو اپنے سر میں درد کی شدید ٹیسیں اُٹھتی محسوس ہوئی۔اُس نے جلدی سے گاڑی سائیڈ پہ کھڑی کی اور اپنے ہاتھ سر پہ رکھنے لگا۔کچھ دنوں سے اُس کے ساتھ ایسا ہو رہا تھا بیٹھے بیٹھائے سر میں درد ہونا شروع ہو جاتا تھا

پہلے تواُس نے نظرانداز کیا مگراب کسی ڈاکٹر سے چیک اپ کروانے کا سوچ کراُس نے گاڑی گھر کے بجائے کسی ہسپتال کی طرف موڑ دی۔

oooooooooooooooooooo

یہ سر درد آپ کو کب سے ہے؟ڈاکٹر نے بغوراُس کے چہرے کا جائزہ لیکر پوچھنے لگا۔

ایک دو ہفتوں سے۔یمان سوچ کر بتانے لگا۔

ایک دو ہفتوں سے تو کیااِس بیچ آپ کو علاج کروانے کا خیال نہیں آیا؟اپنی صحت پہ انسان کو اتنی لاپرواہی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ کبھی کبھی معمولی چیزیں آگے چل کر آپ کی جان کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ڈاکٹر نے کہا

آپ کی بات تو ٹھیک مگر سر درد میں نے سوچا خود ہی ٹھیک ہو جائے گا اور کبھی کبھار سر درد کی گولی کھاتا تو ختم ہو جاتا تھا۔یمان نے بتایا

ہمممم۔ڈاکٹر نے ہونکارہ بھرا

www.novelsclubb.com

دیکھے مسٹر یمان آپ کا پوری طرح جائزہ آئے مین چیک اپ کے بعد جو مجھے لگ رہا ہے وہ میں ابھی آپ کو بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اصل وجہ تو رپورٹس کے بعد آئے گی اور میں چاہتا ہوں آپ کے دماغ کا ایکسرا بھی لیا جائے۔ڈاکٹر نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر کہا

دماغ کا ایکسرا؟ یمان کو ہنسی آئی۔

اِٹس سیریس میٹر مسٹر یمان۔ڈاکٹر کو اُس کو یوں مُسکرانا پسند نہیں آیا وہ پہلے سے ہی اُس کی اِس قدر لاپروائی پہ حیران تھے۔

اوکے سوری نو ایشو۔پر آپ کو کیا لگ رہا ہے مجھے کیا ہوا ہو گا؟ یمان نے جاننا چاہا

رپورٹس آجائے پھر آپ خود دیکھ لینا ابھی یہ بتائے کیا کبھی آپ کے سر میں کوئی چوٹ آئی تھی؟ڈاکٹر نے اپنی نظریں اُس پہ مرکوز کیے پوچھا

نہیں۔یمان نے بنا دیر کیے بتایا

سوچے پھر یاد کرے کیا پتا چوٹ آئی ہو یا کسی نے سر پہ حملا کیا ہوا جس کی وجہ سے آپ کے دماغ میں کوئی گھاؤ آ گیا ہو اور اُس پہ بھی آپ نے یوں لاپروائی برتی ہو۔ڈاکٹر کی بات پہ یمان کے دماغ میں سالوں پُرانہ واقع یاد آیا تو اُس نے اپنا سر جھٹکا

جی حملا ہوا تھا میں ایک ڈیڑھ سال تک شاید کومہ میں بھی چلا گیا تھا مگر کوئی گھاؤ وغیرہ نہیں آیا تھا ایسا۔ یمان نے بتایا

آپریشن ہوا تھا؟ دوسرا سوال

آپریشن؟ کومہ میں ہونے پہ شاید ہوا ہو وہ مجھے نہیں ہے پتا مگر کومہ سے باہر نکل آنے کے بعد کوئی آپریشن وغیرہ نہیں ہے ہوا۔ یمان پہلے تو "آپریشن" لفظ پہ اُن کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا پھر سوچ سوچ کر جواب دیا

آر یو شیور؟ ڈاکٹر نے کنفرم کرنا چاہا

یس آیم شیور۔ کومہ کے بعد میں ٹھیک تھا اِس لیے آپریشن وغیرہ نہیں کروایا تھا اور نہ ٹھیک سے علاج کے لیے فیملی ڈاکٹر کے پاس گیا کبھی۔ یمان نے بتایا تو وہ جیسے ساری بات سمجھ گئے۔

مطلب آپریشن کے آثار تھے مگر آپ نے خود نہیں کروایا؟ڈاکٹر کہنیاں میز پہ ٹِکائے بولا

جی کیونکہ میں نے ضرورت محسوس نہیں کی۔یمان بے لچک آواز میں بولا

ٹھیک ہے رپورٹس آئے گی تو آپ کو انفارم کر دیا جائے گا اور ایکسرا بھی۔ڈاکٹر نے کہا تو

یمان سر کو جنبش دیتا اُٹھ کھڑا ہوا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 61

شازل نے حویلی میں سب کو اطلاع کر دی تھی شہباز شاہ اور دُرید کلثوم بیگم یہ سب ہسپتال پہنچ گئے تھے۔مگر ماہی کی طرف سے ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی تھی۔

شازل پچھلی تین گھنٹوں سے روم کے دروازے کے باہر یہاں سے وہاں ٹہل کر کسی اچھی خبر کی انتظار میں تھا۔

شازل بیٹھ جاؤ کیوں خود کو تھکا رہے ہو سب ٹھیک ہو گا۔دُرید سے رہا نہ گیا تو کہا

میں ٹھیک ہوں لالہ۔شازل جواب دیا انگلی دانتوں کے درمیان دبائے پھر سے یہاں سے وہاں ٹہلتا رہا۔شہباز شاہ نفی میں سر ہلاتے شازل کو دیکھ رہے تھے جس کو دیکھ لگ رہا تھا جیسے سانس بھی مشکل سے لے رہا ہو۔

آروش کو بتایا ہے کسی نے وہ یہاں تو اچھا ہوتا ہسپتال آجاتی۔شہباز شاہ کو آروش کا خیال آیا تو شازل سے پوچھا

بچہ خیر سے ہو جائے۔ماہی ٹھیک ہو پھر بتاؤں گا۔شازل کے جواب میں سب نے تاسف سے اُس کو دیکھا۔

شازل بیٹا کیوں خود کو ہلکان کر رہے ہو اللہ نے چاہا تو ماں اور بچہ دونوں ٹھیک ہو گے تمہیں یوں یہاں سے وہاں ٹہلتا دیکھ کر میرا سر گھوم رہا ہے۔کلثوم بیگم نے اُس کو سمجھانا چاہا

مجھ سے بیٹھا نہیں جائے گا آپ

ابھی شازل بات کر ہی رہا تھا جب کانوں میں کسی بچے کے رونے کی آواز پڑی تو اُس کی زبان اور چلتے قدموں کو بریک لگی تھی اُس نے اُمید بھری نظروں سے کلثوم بیگم کو دیکھا جو مسکراتی نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

لگتا ہے خیر سے بچہ ہو گیا مُبارک ہو شازل۔ کلثوم بیگم نے کہا تو شازل کو جیسے یقین نہیں آیا وہ بس اُن کو دیکھتا رہا پھر یکدم اُس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی اور آنکھوں میں خوشی سے ہلکی نمی بھی۔ دُرید اپنی جگہ سے اُٹھ کر چل کر اُس کے پاس آ کر گلے سے لگایا

مُبارک ہو میرے نان سیریس بھائی باپ بن گئے ہو تمہارا پارٹ ٹو آ گیا ہے جو یقیناً تم سے دو ہاتھ آگے ہو گا۔ دُرید نے کہا تو شازل ہنسا۔

شکریہ لالہ مگر ماہی اور کیا پتا خیر سے بیٹی ہو۔ شازل اتنا کہتا چپ ہو گیا

مُبارک ہو بیٹا ہوا۔ دُرید کے جواب دینے سے پہلے ڈاکٹر نرس کے ہمراہ آتی اُن کو مُبارک دینے لگی۔

کلثوم بیگم اُٹھ کر گلابی چھوٹے سے کمبل میں لپیٹا نرس کی گود میں موجود بچہ لیکر اپنی گود میں رکھا

ماشااللہ۔کلثوم بیگم اُس ننھی سی جان کو دیکھ کر ماشااللہ کہتی اُس کا ماتھا چومنے لگی۔

میری بیوی کیسی ہے؟آپ نے اُس کا نہیں بتایا۔شازل نے پریشانی سے پوچھا

آپ پریشان مت ہوماں بھی بلکل ٹھیک ہے بس دوائی کے زیر اثر ابھی غنودگی میں ہے۔ڈاکٹر نے مسکرا کر جواب دیا تو شازل نے شکر کا سانس خارج کیا تو اُس کی نظر اپنے بچے پہ پڑی جو اب شہباز شاہ کے پاس تھا۔

مجھے تو دیکھائے۔شازل اُن کے پاس آکر بولا تو شہباز شاہ نے بچہ اُس کے سامنے کیا تو شازل کا منہ کھل گیا۔

یہ کیا ہے؟شازل بچے کو گود میں لیے بنا بولا

تمہارا بچہ ہے اور کیا ہے۔شہباز شاہ نے اُس کے سوال پہ دانت پیسے

www.novelsclubb.com

اتنا چھوٹو؟شازل بے یقین تھا۔

تمہیں کیا لگا تھا چلنے کودنے والا بچہ ہو گا۔دُرید نے بھی اُس کو گھورا

نہیں مگر یہ ضرورت سے زیادہ چھوٹا ہے۔شازل نے کہا

کچھ بچے ایسے کمزور پیدا ہوتے ہیں پھر آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جاتی ہے اُن کی گروتھ۔ کلثوم بیگم نے مسکرا کر بتایا

کمزور کیوں؟ ماں تو اِس کی بڑی گولوں مولوں ہو گئ تھی۔ شازل ابھی تک بے یقین تھا۔

بکواس مت کرو اور اپنے بچے کو اُٹھاؤ۔ شہباز شاہ نے کہا تو شازل مسکرا کر بچے کو اپنی گود میں اُٹھایا۔

ایک بھنڈی میں بھی تم سے زیادہ وزن ہو گا۔ شازل اُس کی بندی آنکھوں چھو کر بولا تو اُن تینوں نے اپنا سر پکڑا۔

کہاں جا رہے ہو؟ دُرید نے اُس کو بچے کو لیکر جاتا دیکھا تو پوچھا

ماہی کو ہوش آ گیا ہو گا وہ بھی تو اپنا پیدا کیا ہوا نمونہ دیکھے۔ شازل اُس کو جواب دیتا کمرے میں چلا گیا جہاں اب ماہی کو رکھا گیا۔

شازل اندر آیا تو ماہی کو آنکھیں موند کر لیٹا پایا اُس نے بچے کو اُس کی سائیڈ پہ لیٹایا اور خود جھک کر اُس کے ماتھے پہ بوسہ دیا تو ماہی کی آنکھیں کھل گئ۔

شازل۔ماہی نے شازل کو اپنے قریب دیکھا تو اُس کے لب پھڑپڑائے

مُبارک ہو اللہ کے حکم سے خیر سے بیٹا ہوا ہے۔شازل نے محبت سے اُس کے بال سہلا کر بتایا تو ماہی کے چہرے پہ ممتا بھری چمک آئی جس کو محسوس کرتے شازل نے دوبارہ سے اُس کا ماتھا چوما اور بچے کو اُٹھا کر اُس کی گود میں دے کر خود اُس کے سرہانے بیٹھا۔

ماشااللہ کتنا پیارا ہے ہمارا بچہ۔ماہی اُس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو بار بار چومتی شازل سے بولی جو مسکرا کر دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

ایک منٹ۔شازل اُس کو اِشارہ کرتا اپنی پینٹ کی جیب سے سیل فون نکالا۔

یادگار تصویر تو بنتی ہے نہ۔شازل نے مسکرا کر کہا

میری اچھی نہیں آئے گی میری بعد میں لیجئے گا ابھی آپ اپنی اور بچے کی لے۔ماہی نے خود کو امیجن کیے شازل سے کہا تو شازل نے چونک کر اُس کو دیکھا۔

پیاری تو لگ رہی ہو اور مجھے تم پہ آج بار بار پیار بھی بہت آرہا ہے.جی چاہ رہا ہے تمہارے گالوں کو کھا جاؤں۔شازل اُس کے دونوں پہ گالوں پہ پیار کرتا شرارت سے بولا تو ماہی نے اُس کے بازوں پہ ہلکہ سا تھپڑ مارا

اب آپ مجھے گالوں مولوں نہیں کہے گا نہ ؟ ماہی نے یقین دُہانی چاہی تو شازل کو ہنسی آئی۔

پتا نہیں اب تو عادت ہو گئ ہے بولنے کی۔ شازل نے معصوم شکل بنائے کہا

بہت بُرے ہیں آپ۔ ماہی روہانسی ہوئی۔

مذاق کر رہا ہوں یار ابھی تم اپنے نمونے کی شکل یہاں کرو ورنہ بڑا ہو کر بولے گا میں تو نظر ہی نہیں آرہا۔ شازل سیل فون کی کیمرہ آن کرتا اُس سے بولا

نمونہ ؟ شازل میرا بچہ ابھی اِس دُنیا میں آیا ہے آپ نے اُس کو بھی نہیں بخشہ اور عجیب وغریب نام سوچ لیا۔ ماہی اپنے بچے کو سینے سے لگاتی شازل کو دیکھ کر بولی۔

اب خود دیکھو کتنا چھوٹا ہے میرا کیا قصور جو بھی اِس کو دیکھے گا یہی بولے گا کیا نمونہ عجوبہ پیدا کیا ہے۔ شازل کندھے اُچکا کر کہتا سیلفی بنانے لگا۔

www.novelsclubb.com

عجوبہ۔ ماہی رونے کے در پہ ہوئی۔

ہاں اگر یہ ہماری بیٹی ہوتی تو میں عجوبہ نام رکھتا۔ شازل نے مزے سے اپنے عزائم سے آگاہ کیا۔

خدا کا خوف کرے۔ماہی نے تاسف سے اُس کو دیکھا

تمہیں پتا ہے کیا؟شازل تصویریں نکالنے کے بعد چیک کرتا اُس سے بولا

کیا؟ماہی نے منہ بنا کر پوچھا

ہماری شادی کو اتنے سال ہو گئے ہیں اور یہ ہماری پہلی تصاویریں ہیں جو ساتھ میں لی ہے۔

شازل نے مسکرا کر کہا تو ماہی نے چونک کر سیل فون کی اسکرین کی طرف دیکھا پھر شازل کو جس کے چہرے پہ آج عجیب سی رونق تھی۔

شازل کیا آپ خوش ہیں؟ماہی نے ہچکچاہٹ سے پوچھا

مطلب؟شازل نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا تو ماہی نے اُس کے بازوں پہ اپنا سر ٹِکایا۔

مطلب آپ میرے ساتھ خوش ہیں؟ہمارے بچے کی آمد پہ خوش ہیں؟ماہی نے پوچھا

www.novelsclubb.com

بہت خوش ہو تمہاری سوچ سے زیادہ پتا ہے کیا میں نے کبھی شادی کرنے کا نہیں سوچا تھا ایسا لگتا تھا شادی ایک قید ہے جس میں آپ ایک انسان کے پابند ہو جاتے ہیں۔شادی ایک بہت بڑی زمیداری ہے جو اگر آپ کرتے ہیں تو آپ چاہے یا نہ چاہے مگر اِس زمیداری کو

نبھانا ہے شادی کا لفظ مجھے ایک جیل کی طرح لگتا تھا بس مجھے عجیب چڑ تھی اِس نام سے شاید میں کبھی پہلے تم سے نہیں ملا تھا۔ تمہارے ملنے کے بعد مجھے پتا چلا نکاح کا رشتہ واقع ایک بہت خوبصورت رشتہ ہے اللہ کا بنایا ہو گا اگر یہ قید ہے تو ایک خوبصورت قید ہے۔ اگر مجھے ساری عمر تمہارا پابند ہونا پڑے تو میں بنا سوچے سمجھے تمہارا پابند بن جاؤں گا۔ اور یہ شادی جو ایک بہت بڑی زمیداری ہے تو مجھے تمہاری اور ہمارے بچے کی ذمیداری ہنسی خوشی قبول ہے یہ شادی کرنا اگر جیل میں جانا ہے تو میرے لیے ایک خوش قسمتی کے بات ہے میں تا عمر اِس جیل میں رہنا چاہوں گا میں جب تمہیں دیکھتا ہوں نہ تو مجھے اب اپنی سوچ پہ ہنسی آتی ہے۔ اگر میرا تمہارے ساتھ نکاح نہ ہوا ہوتا تو شاید مجھے کبھی عقل نہ آتی زندگی کی اصل خوبصورتی کا پتا نہ چلتا جو میں نے تمہارے ساتھ محسوس کی ہے مجھے پتا نہ چلتا "پیار" کیا ہے؟ کسی کو کھونے کا ڈر کیا ہوتا ہے؟ کوئی اچانک سے آپ کی رگوں میں خون کی مانند کیسے ڈورتا ہے؟ یہ سب جو مجھے پہلے سُنی سُنائی باتیں لگتی تھی اب میں خود اِس میں اپنا آپ گھستا محسوس کرتا ہوں۔ ماہی کے ایک سوال پہ شازل نے آج اپنا آپ اُس کے سامنے کھول لیا جو ماہی چہرے پہ مسکراہٹ سجائے اُس کو سن رہی تھی۔

کیا میں اِس کو اظہارِ محبت سمجھو؟ ماہی نے شرارت سے پوچھا

سچی بات کہوں میں خوا مخواہ پریشان ہو رہا تھا جبکہ تمہیں دیکھ کر لگ نہیں رہا کچھ گھنٹے پہلے ہمارے بچے کی پیدائش ہوئی ہے۔شازل نے بڑی آسانی سے بات کا رخ بدلا تو اُس کی بات سن کر ماہی کا منہ گیا۔

کچھ گھنٹے ہوئے ہیں نا کہ کچھ منٹس جو آپ ایسے بول رہے ویسے بھی نارمل ڈیلیوری تھی۔ ماہی نے جتایا

ہمم ویسے اِس کی آنکھیں ابھی تک بند کیوں ہے؟شازل نے اپنے بچے کو دیکھ کر ماہی سے کہا

پتا نہیں میں بھی خود سوچ رہی ہوں یہ آنکھیں کھولے اور اپنی مما کو دیکھے۔ماہی نے مسکرا کر جواب دیا۔

آروش نے اِس کا نام سوچ لیا ہے۔شازل نے بتایا

اچھا کیا؟ماہی پر جوش ہوئی۔

تم نے سوچا ہے کوئی نام بچے کا؟شازل نے پہلے اُس سے جاننا چاہا

میں نے تو بہت سوچے مگر سمجھ نہیں آرہا کونسا رکھوں آپ وہ بتائے جو آروش نے سوچا ہے۔ماہی نے کہا

تم نے کونسے نام سوچے ہیں؟پہلے یہ بتاؤ۔شازل بضد ہوا۔

فیروز خان؛احسن خان؛عمران عباسی؛حمزہ علی عباسی؛بلال عباسی؛ہمایوں سعید؛فرحان سعید؛عاصم اظہر'منیب بٹ؛فیصل قریشی

ایک منٹ

ایک منٹ

بریک پہ پاؤر کھو میں نے تم سے اپنے بچے کا نام پوچھا نا کہ یہ کے تم مجھے پاکستان کے ڈرامہ انڈسٹری کے نام گنواؤ مجھے۔شازل نے کڑی نظروں سے گھور کر ماہی سے کہا

www.novelsclubb.com

تو کیا بس اُن کے خوبصورت نام ہو سکتے ہیں ہمارے پیارے شہزادے کا نام نہیں ہو سکتا۔ ماہی نے منہ بسور کر کہا۔

اِس کا نام شازم شازل شاہ ہو گا۔شازل اُس کی بات پہ تاسف سے سر کو جنبش دیتا بولا

شازم ماشااللہ بہت پیارا نام ہے میرے دماغ میں نام کیوں نہیں آیا یہ۔ماہی کو افسوس ہوا۔

فلموں اور ڈراموں کی زندگی سے باہر آؤ تو کچھ اور بھی آئے۔شازل نے کہا

ویسے شازم نام کیا مطلب؟ماہی نے متجسس ہو کر پوچھا

"شازم نام کا مطلب ہے "خوشی

ہماری زندگی میں یہ ویسے بھی خوشی بن کر آیا ہے۔ماہی شازل کی بات پہ شازم کو دیکھ کر بولی جواب اپنی آنکھیں کھول کر ٹک ٹک کبھی شازل کو دیکھتا تو کبھی ماہی کو۔

آگیا تمہارے شہزادے کو ہوش۔شازل نے ماہی کو بتایا جو شازم کے واری صدقے ہو رہی ہو۔

میرا پیارا شازی۔ماہی اُس کے چہرے پہ پیار کرتی بولی تو شازل کو لگا جیسے وہ مسکرا رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

میری بیوی ہے لائن مارنے کا سوچنا بھی مت۔شازل شازم کو آنکھیں دیکھاتا اُس کو اپنی گود میں اُٹھا کر وارن کرنے لگا۔

میرا بیٹا ہے اِس لیے آرام سے بات کرے بلکہ پیار کرے۔ماہی نے اُلٹا اُس کو وارن کیا

اچھاتوایسی بات ہے۔شازل اتنا کہتا زور سے اُس کے ننھے گالوں پہ بوسہ کیا تو وہ بھاں بھاں کرتا رونے میں شروع ہو گیا

شازل یہ کیا۔ماہی کی آہستہ آواز میں چیخ نکلی مگر اُس کو اتنا روتا دیکھ کر شازل خود سٹپٹا گیا تھا۔

میں اماں سائیں کو کہتا ہوں اِس کا اسپیکر بند کروائے۔شازل اُس کو تسلی دیتا باہر جانے لگا جب کی شازل کی پشت کو دیکھ کر اُن سے اپنا سر نفی میں ہلایا۔

کیا ہوا رو کیوں رہا ہے؟شازل باہر آیا تو کلثوم بیگم شازم شازل کی گود سے لیتی اُس سے بولی

بس کچھ لوگوں کو عزت راس نہیں آتی اور آپ کے پوتے کو میرا پیار راس نہیں آیا دیکھے رو کیسے رہا ہے جیسے جانے کتنے ظلم کے پہاڑ توڑے ہیں اِس پہ اور اِس کی آواز سن کر لگ رہا ہے جیسے گلے میں کچھ اٹکا ہوا ہے۔شازل نان سٹاپ بولتا گیا۔

شرم کرو بیٹا ہے تمہارا۔کلثوم بیگم نے اُس کو جھڑکا

ماں کی طرف روندو ہے۔شازل باز نہ آیا

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا خیر ماہی کے گھر فون کر واُن کو بتاؤ تا کہ وہ ہسپتال تو آئے۔کلثوم بیگم شازم کو بہلاتی شازل سے بولی

اوہاں میں تو بھول گیا تھا کرتا ہوں کال۔شازل کو اچانک خیال آیا تو اپنے سر پہ ہاتھ مار کر بولا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

تم نے کبھی اپنی آئبرو سیٹ نہیں کروائے کیا؟میں کروں بہت اچھا شیپ بن جائے گا اور تم مزید پیاری لگوں گی۔زرنور نے غور سے آروش کا چہرہ دیکھ کر کہا وہ سب اِس وقت ہال میں بیٹھے تھے اندر ریمان اپنے کمرے میں کام میں مصروف تھا۔

میں نہیں کرواتی کیونکہ یہ گناہ ہوتا ہے۔آروش نے بتایا

ہر کوئی کرواتا ہے یہ کوئی بڑی بات نہیں۔نور نے کہا

اچھا پر مجھے نہیں پسند اور نہ ایسا کوئی شوق ہے۔آروش نے کوئی بحث نہیں کی۔

تمہارا سچ میں دل نہیں چاہتا فیشن کرنے کو؟اور تم کیا انتہا کی بور نگ زندگی گزارتی تھی گاؤں میں؟زرگل نے پوچھا

میں نے بور نگ نہیں ایک خوبصورت زندگی گزاری مجھے اُتنی آزادی دی جتنی ایک لڑکی کو ملنی چاہیے اور فیشن مجھے کرنا ہوتا ہے تو وہ میں حویلی میں کر لیتی ہوں کسی اور کے لیے نہیں اپنے کے لیے۔آروش نے ٹھیرے ہوئے لہجے میں بتایا۔

تمہاری باتیں پتا نہیں کیوں مجھے سمجھ نہیں آتی۔زرفشاں بولی۔ تبھی سب کی نظریں تیزی سے سڑھیاں پھلانگ کر اُترتا یمان پہ پڑی

ارے ارے کہاں کی سواری ہے؟زر نور نے آواز دی

وہ ایک ضروری کام ہے میں آتا ہوں۔یمان ایک نظر آروش پہ ڈال کر جواب دینے لگا۔

کبھی گھر بھی ٹک جایا کرو۔نور نے کہا

نیا نیا کام ہے اِس لیے بہت کام ہوتا ہے۔یمان نے بتایا

www.novelsclubb.com

تو تمہیں کس نے کہا اچھا خاصا سنگر تھے یوں بزنس مین بننے کی کیا ضرورت تھی۔زر گل نے ہر بار کہی بات دوہرائی

بعد میں بات ہو گی ابھی مجھے لیٹ ہو رہا۔ یمان عجلت میں کہتا باہر جانے لگا۔ آروش پر سوچ نظروں سے اُس کو جاتا دیکھنے لگی آج سے پہلے اُس نے کبھی یمان کو اتنا ہڑبڑی میں جاتا نہیں دیکھا تھا۔

آپ کا فون مسلسل بج رہا تھا تو میں یہی لائی۔ نجمہ آروش کو اُس کا سیل فون بڑھا کر بولی تو آروش نے اُس کے ہاتھ سے موبائل لی جہاں شازل لالہ کالنگ لکھا آرہا تھا۔

السلام علیکم لالہ۔ کال اُٹھانے کے بعد آروش نے مسکرا کر سلام کیا

وعلیکم السلام مبارک ہو تم پھُپھو بن گئی ہو بیٹا ہوا ہے۔ دوسری طرف سے شازل نے مسکرا کر اُس کو بتایا

کیا سچ ماشااللہ۔ آپ کو بھی مُبارک ہو۔ آروش کی خوشی کے مارے چیخ نکلی

زرفشاں زرگل زرنو نور حیرت سے اُس کے چہرے پہ سجی سچی مسکراہٹ کو دیکھنے لگے۔

خیر مُبارک تم آرہی ہو نہ ہم ہسپتال میں ہیں لوکیشن سینڈ کرتا ہوں۔ شازل نے کہا

جی میں ضرور آؤں گی حویلی والوں سے بھی ملنا ہے حریم کی بھی بہت آ رہی ہے وہ ناراض ہے مجھ سے۔آروش نے بے چینی سے کہا

اوکے پھر جلدی سے آجاؤ سب لوگ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔شازل نے کہا

ٹھیک ہے خدا حفظ لالہ میری طرف سے میرے بھتیجے کو ڈھیر سے پیار دیجئے گا۔آروش اتنا کہتی کال ڈراپ کر گئی۔

خیریت؟نور نے پوچھا

بلکل میں پھپھو بن گئی ہوں بابا کب تک آئے گے؟مجھے ہسپتال جانا تھا۔آروش نے مسکرا کر بتایا

رات تک شاید کوئی ڈیڈ کی کوئی ایک ٹائمنگ نہیں یمان آئے تو اُس کے ساتھ یا پھر ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ۔زرفشاں نے اپنا نظریہ پیش کیا۔

www.novelsclubb.com

اچھا۔آروش کا دل بوجھ سا گیا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اُڑ کر اپنے گھر والوں کے پاس جاتی۔

میرا خدا شاٹھیک نکلا آپ کو برین ٹیومر ہے مسٹر یمان اور یہ سب آپ کی لاپروائی کا نتیجہ ہے۔ڈاکٹر نے سنجیدگی سے یمان سے کہا۔جو حیرت کا مجسمہ بنے ایکسرے کو دیکھ رہا تھا۔ڈاکٹر کی باتیں اُس کو کسی دھماکے سے کم نہیں لگ رہی تھی اُس کو لگ رہا تھا جیسے کسی نے اُس کو آسمان سے اُٹھا کر زمین پہ بڑی بے دردی سے پھٹخ دیا ہو ابھی تو اُس نے دل سے زندگی جینے کا سوچا تھا ابھی تو شروعات تھی پھر یہ سب کیوں؟ کیسے ہو گیا؟ کیا اُس کا خوشی پہ کوئی حق نہیں؟ اُس کو خوشیاں راس کیوں نہیں آتی؟ ہر بار تقدیر اُس کے ساتھ بھیانک مذاق کیوں کرتی ہے؟

آپ کا شکریہ۔یمان کو اِس وقت کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا تو اِس لیے بس اتنا کہتا اُٹھ کھڑا ہوا۔

آپ کا فیملی ڈاکٹر کون ہے؟ آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اللہ نے چاہا تو ان شاءاللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ڈاکٹر نے کہا

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر حمید اختر نام تھا۔یمان اتنا بتا تا وہاں رُکا نہیں تھا رپورٹس اور ایکسرا لیکر اُن کے کیبن سے تیز قدموں کے ساتھ باہر چلا گیا۔

کیاہورہاہے یہاں؟شبانا شازل کے کمرے کے پاس ملازماؤ کی قطار دیکھی تواُن کو گھور کر بولی

وہ شازل صاحب کے یہاں خیر سے بیٹے ہوا ہے تو بس بڑی بیگم کا حکم چھوٹے شازل شاہ کے کمرے میں سجاوٹ کی جائے بے بی کاٹ اور ہر جگہ غبارے ہو۔ایک ملازمہ نے بتایا تو شبانا گرتے گرتے بچی۔

بیٹا ہوا ہے؟اور ایسی واحیات سجاوٹ کرنے کا چچی جان تو نہیں کہہ سکتی۔شبانا نے گھور کر پوچھا

جی انہوں نے ہی کہا ہے آج بہت سالوں بعد حویلی کو وارث ملا ہے تو سب بہت خوش ہیں۔ملازمہ نے سر جھکا کر بتایا تو شبانا نفرت سے کمرے کو دیکھ کر تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤

آروش سے صبر نہیں ہو رہا تھا اِس لیے اُس نے سوچ لیا تھا یمان آئے گا تو وہ اُس سے کہے گی کے وہ اُس کو ہسپتال چھوڑ آئے اُس کو عجیب تو لگ رہا تھا مگر دل کے ہاتھوں کے مجبور

تھی۔ابھی وہ ہال میں ٹہلتی یمان کا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی جب یمان اُس کو گھر میں آتا داخل ہوا۔

آروش تعجب سے اُس کے ہاتھ میں موجود چیزیں دیکھنے لگی۔وہ اُس سے پہلے یمان کو مخاطب کرتی یمان لمبے لمبے ڈگ بھرتا سیڑھیوں کی جانب بڑھا تھا۔

اِس کو کیا ہوا؟آروش نے اُس کو اتنا سنجیدہ دیکھا تو بڑبڑائی۔پھر جانے کیا خیال آیا تو وہ اُس کے پیچھے جانے لگی۔

یمان کے کمرے کے پاس پہنچ کر اُس نے دروازہ نوک کرنے کے لیے ہاتھ اُٹھایا ہی تھا جب وہ خود بخود کُھلتا چلا گیا۔اُس نے کمرے میں قدم رکھا تو یمان کمرے میں اُس کو نظر نہیں آیا مگر واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔آروش مایوس ہوتی جانے والی تھی جب نظر اچانک بیڈ پہ اُن چیزوں پہ پڑی جو یمان کے ہاتھوں میں تھی یعنی رپورٹس اور ایک لفافے پہ۔آروش نے ایک چور نگاہ واشروم کے دروازے پہ ڈالی اور آہستہ قدم لیتی بیڈ کے پاس آئی۔وہ جانتی تھی یہ ایک غیر اخلاقی عمل ہے مگر جانے کیوں اُس کو تجسس ہو رہا تھا۔

آروش واشروم کے دروازے پہ نظر ڈالتی رپورٹس کھول کر دیکھنے لگی تو اُس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

یہ کیا؟

آروش بے یقین نظروں سے رپورٹس کو دیکھتی لفافہ کھولنے لگی جہاں سے ایک ایکسرا برآمد ہوا وہ دیکھ کر جانے کیوں آروش کو اپنی ٹانگوں پہ کھڑا رہنا محال لگنے لگا اُس کا دماغ یہ بات ماننے سے انکاری تھا کے یمان کو "برین ٹیومر" ہے۔

آپ؟ یمان اپنے خیال میں واشروم سے باہر آتا تو کمرے میں آروش کو کھڑا دیکھ کر اپنی جگہ جم سا گیا تھا آج پہلی بار آروش اُس کے کمرے میں اندر داخل ہوئی تھی اگر کوئی اور وقت ہوتا تو یمان ضرور اُس کو تنگ کرتا مگر اِس بار وہ ایسا کچھ نہیں کر پایا۔

یہ سب؟ آروش یمان کی آواز پہ اُس کو دیکھ کر رپورٹس کی طرف اِشارہ کیا تو یمان نے نظریں چُرائی جب کے اُس کی حرکت پہ آروش کو پتا نہیں چلا کب اُس کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔

یہ جھوٹ ہے فیک رپورٹس ہیں نہ؟ آروش آہستہ سے چلتی ہوئی اُس کے روبرو کھڑی ہوئی۔ یمان میں اتنی ہمت نہیں تھی کے وہ نظریں اٹھا کر اُس کو دیکھتا۔

یہ سچ ہے فیک رپورٹس کیوں ہو گی آپ کو تو خوش ہونا چاہیے بلآخر مجھ سے جان چھوٹنے والی ہے۔ یمان اتنا کہتا اُداسی سے مسکرایا تھا۔ آروش کو لگا جیسے کسی نے اُس کے دل پہ وار کیا ہو۔

یہ جھوٹ رچایا ہے نہ تم نے تاکہ مجھے شرمندگی ہو اور یہ تم بار بار نظریں کیوں چُرا رہے ہو ؟میری طرف دیکھو۔ آروش کے ہاتھ اُس کے گریبان تک پہنچا تھا۔

میرے مرنے پہ آپ کو شرمندگی ہو گی؟ کیوں ہو گی؟ بلکل نہیں ہونی چاہیے میرے ہونے یا نا ہونے سے آپ کو کیا فرق پڑے گا میرا ہونا اور نہ ہونا آپ کے لیے تو ایک سا برابر ہے اچھا ہوا جو یہ بیماری مجھے لاحق ہوئی۔ یمان اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تو آروش کی گرفت اُس کے گریبان پہ سخت ہوئی تھی اُس کا دل چاہ رہا تھا یمان کے چہرے پہ ایک تھپڑ رسید کرے مگر اُس میں ہمت نہیں تھی۔

بابا کو پتا ہے۔آروش نے بس یہ کہا۔جواب میں یمان ہلکہ سا مسکرا کر اُس کے ڈوپٹے کے دونوں طرف کو نا پکڑ کر اپنے ہاتھ میں لپیٹا جس سے کندھوں سے اُترتا ڈوپٹہ یمان کے ہاتھ میں آیا تھا اب آروش صرف حجاب میں اُس کے سامنے تھی جو اچھی طرح سے اُس کو ڈھانپے ہوئے تھا آروش نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔مگر جب یمان نے وہ ہاتھ اُس کے ہاتھوں پہ رکھ کر اپنے گریبان سے ہٹائے تو آروش کا دل زور سے دھڑکا۔

اُس نے یمان کو دیکھا جس کے ہاتھ میں اُس کے دونوں ہاتھ تھے مگر دونوں ہاتھوں کے رمیان اُس کا ڈوپٹہ تھا اگر یمان ایسے ہی اُس کا ہاتھ ٹچ کرتا یا سہلاتا تو بھی اُس کے ہاتھوں کی نرماہٹ محسوس نہ کر پاتا۔یمان نے اُس کا ہاتھ تھاما ضرور تھا مگر ایسے کے لگ نہیں رہا تھا کیونکہ اِس بار بھی یمان نے بنا چھوئے دونوں میں فاصلہ برقرار رکھا تھا۔

مجھے پتا ہے آپ حیران ہو رہی ہو گی مگر مسلمان ہونے کی صورت میں اتنا مجھے بھی پتا ہے کے کسی نامحرم کو چھونا بہت بڑا گناہ ہے اُس کا ہاتھ بھی نہیں پکڑنا چاہیے چاہے آپ میری محبت ہیں مگر مجھے آپ کا احترام ہے اللہ گواہ ہے میں نے کبھی آپ کو بُری نظر سے نہیں دیکھا اُس دن جو ایونٹ میں ہوا تھا وہ سب بے اختیاری میں ہوا تھا ورنہ یقین جانے میں

ایسا کچھ نہیں کرتا۔ یمان آہستہ آواز میں بول کر اُس کے ہاتھ نیچے کر کے اپنے ہاتھوں کے گرد لپیٹا ڈوپٹہ کھول کر اچھی طرح سے اُس کے گرد پھیلایا۔

آروش بس خاموش نظروں سے یمان کا چہرہ دیکھنے لگی وہ کیا بات اُس سے کر رہی تھی اور یمان کا جواب دے رہا تھا۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں۔ آروش نے کہا

وہ ہرٹ ہو گے۔ یمان بس یہ بولا

علاج ٹھیک سے لو گے تو کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔ آروش کی زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے

آپ چاہتی ہیں میں ٹھیک ہو جاؤ۔ یمان ایک قدم اُس کی طرف بڑھا کر بولا۔

میں نے جسٹ مشورہ دیا ہے۔ آروش سنجیدگی سے کہہ کر اُس کے کمرے سے باہر چلی گئ

www.novelsclubb.com

تو یمان نے مایوسی سے اُس کو خود سے دور جاتا دیکھا۔

❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 62

کمرے میں آنے کے بعد آروش کو بے چینی نے آگھیرا اُس کو سمجھ نہیں آیا وہ کیوں اِتنا بے چین ہو گئی ہے ؟اُس کے اندر کیوں بے چینی پھیلی ہوئی ہے ؟یہ سب آروش کی سمجھ سے بالاتر تھا مگر جو بھی تھا وہ نہیں چاہتی تھی یمان کو کچھ بھی ہو۔

یااللہ۔اُس کی گھبراہٹ میں اُضافہ ہونے لگا تو وہ اُٹھ کر واشروم میں وضو کرنے چلی گئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

مسٹر یمان میڈیسن میں نے لکھ لی ہے آپ ایک بار ہسپتال چکر ضرور لگائے ویسے میں آپ کو آپریشن کروانے کا ضرور کہوں گا۔ڈاکٹر نے کال پہ یمان سے کہا

www.novelsclubb.com

آپریشن سے بچنے کے کتنے چانسز ہیں؟ یمان نے پوچھا

سو میں سے دس پرسنٹیج۔ڈاکٹر نے کہا تو یمان کے چہرے پہ مایوسی بھری مسکان آئی۔

اور اگر آپریشن نہ ہو تو؟دوسرا سوال

تین سے پانچ سال مزید زندہ رہنے کے چانس ہیں مگر آپ کو بہت تکلیف سے گزرنا پڑے گا اِس لیے میری مانے اللہ کا نام لیکر آپریشن کے لیے اپنی رضامندی دے خود کو پروپر تیار کرے اُور اِس میں جتنا آپ لیٹ کرینگے آپ کے لیے نقصاندہ ثابت ہو سکتا ہے بہتر ہو گا آپ دوبارہ وہ غلطی نہ دوہرائے۔ڈاکٹر نے اُس کو سمجھانا چاہا

میں ہسپتال چکر ضرور لگاؤں گا مگر آپریشن نہیں کرواسکتا کیونکہ دس پر سنٹیج کی اُمید پر میں تین یا پانچ سال ضائع نہیں کرنا چاہوں گا میرے لیے یہ بہت ہیں۔ یمان کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔

آپ کو اللہ پہ یقین نہیں؟ڈاکٹر نے پوچھا

اللہ پہ اپنی قسمت پہ نہیں۔ یمان تلخ ہوا۔

قسمت بھی تو اللہ ہی لکھتا ہے نہ۔ڈاکٹر نے کہا

کہتے ہیں انسان جب پیدا ہوتا ہے تو تب ہی اللہ اُس کی قسمت لکھ دیتا ہے اُس کا رزق لکھ دیتا ہے۔ مگر بات زندگی کی کروں تو ابھی تین سالوں کی اُمید ہے میرے اندر میں دس پر سنٹیج پہ یقین نہیں کر سکتا۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا

ہمیں شازل لالہ کا بے بی دیکھنا تھا۔ حریم اپنے بھرے ہوئے وجود کے ساتھ فاریہ بیگم کے پاس بیٹھ کر بولی۔

وہ آجائے گے کچھ دنوں تک پھر دیکھ لینا اور گود میں بھی اُٹھا لینا۔ فاریہ بیگم نے مسکرا کر کہا

ہم سے انتظار نہیں ہو رہا اور ہمیں آروش آپی سے بھی ملنا ہے وہ بھی تو وہاں ہو گی۔ حریم نے اپنی مجبوری بتائی۔

وہ بھی حویلی آئے گی اور جب تمہارا وقت ہو گا تو تمہارے آخری ماہ سے لیکر پہلے ماہ تک تمہارے ساتھ ہو گی۔ فاریہ بیگم نے اُس کو تسلی کروائی۔

کیا واقع وہ ہمارے ساتھ ہو گی؟ حریم پر جوش ہوئی۔

بلکل کہہ رہی تھی جب تمہارا نواں مہینہ شروع ہو گا تو تمہیں شازل کے گھر کے بجائے وہ اپنے گھر میں لائے گی کیونکہ وہاں کسی غیر مرد کا آنا جانا نہیں رہتا تم آرام سے رہ سکتی ہو وہاں بس آروش کا باپ ہوتا ہے۔ فاریہ بیگم نے مسکرا کر کہا

یہ تو اچھی بات ہے ہم تو ویسے بھی اپنے کمرے میں ہوتے ہیں بس شام کے وقت واک کرنا ہوتی ہے۔ حریم کا چہرہ چمک اُٹھا تھا۔

تو پھر بس یہ ماہ گزرنے دو خیر سے۔ فاریہ بیگم نے کہا تو حریم نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا اُس کو پتا نہیں چلا کیسے فاریہ بیگم نے اُس کا دھیان شازل کے بچے سے ہٹا کر دوسری طرف کر لیا تھا.

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

میرا شونا بے بی اپنی مما کا چاند۔ ماہی شازم کو اپنے سینے سے لگاتی اُس کو پچکارنے لگی جس پہ وہ ہلکہ سا مسکرا رہا تھا اُس کی مسکراہٹ دیکھ کر ماہی تو اُس کے واری صدقے جا رہی تھی بار بار اُس کا چہرہ چوم کر اپنی ممتا نچھاور کرتی۔

ماہی کے گھر والے بھی ہسپتال آئے تھے مگر زیادہ لوگوں کا رہنا آلاؤ نہیں تھا تو وہ مل کر تھوڑی بہت بات چیت وغیرہ کر کے اُس کو دعائیں دے کر واپس چلے گئے تھے جبکہ ذین یہی روکا ہوا تھا ہسپتال کا روم جہاں ماہی ایڈمنٹ تھی وہ پورا تحائف سے بھرا پڑا تھا ماہی کی ماں بختاور بیگم نے شازم کے ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں سونے کے انگھوٹی پہنائی تھی جو بار بار

اُس کی انگلی سے اُتر جاتی تو وہ ماہی نے کلثوم بیگم کو دی تھی تاکہ وہ فلحال سنبھال کر رکھے کچھ وقت بعد وہ شازم کو پہنائے گی۔

بغیر دانتو کے ہنس رہا بڑا ہی کوئی ڈھیٹ ثابت ہوا ہے یہ۔شازل جو پاس بیٹھا تھا شازم کو یوں ہلکہ سا مسکراتا دیکھا تو اُس نے ہر بار کی طرح اپنی راے دینا ضروری سمجھا۔

شازل ہم دونوں آپ سے ناراض ہو جائے گے اگر اب اور آپ نے میرے بچے کو کچھ کہا بھی تو۔ماہی نے تنگ آکر شازل سے کہا جو دو دن سے کوئی موقع جانے نہیں دے رہا تھا شازم کو دیکھ کر کوئی نہ کوئی ایسا جُملا کہتا جس پہ اُس کا دل تڑپ اُٹھتا اپنے بچے کے لیے ایسے الفاظ سن کر مگر ایک شازل تھا جو جانے کون کون سے بدلے نکال رہا تھا اُس معصوم سے۔

تم کیوں ناراض ہو رہی اور یہ دیکھو میں تمہارے لیے کیا لایا ہوں۔شازل اپنی جگہ سے اُٹھتا اُس کے پاس آکر پینٹ کی جیب سے ایک لاکیٹ نکالا تھا۔ماہی کے چہرے پہ خوشگوار حیرت کے تاثرات نمایاں ہوئے کیونکہ یہ لاکیٹ سیم شازل کے لاکیٹ جیسا تھا بس فرق یہ تھا اُس کے لاکیٹ میں اُس کا نام لکھا ہوا تھا جب کی شازل کے لاکیٹ میں پتھر بنا ہوا۔

یہ میرے لیے واہ بہت پیارا ہے۔ماہی نے خوش ہو کر کہا۔

شازل مسکرا کر شازم اُس سے لیتا اُس کو بے بی کارٹ میں لیٹا کر دوبارہ ماہی کی طرف متوجہ ہوا۔

لاؤ پہناؤ۔ شازل نے کہا تو ماہی نے مسکرا کر لاکیٹ اُس کی طرف بڑھایا

ویسے یہ میرا وہ تحفہ ہے جو آپ نے شازم کی پیدائش پہ دینا تھا؟ شازل لاکیٹ کا لاک لگا رہا تھا جب ماہی نے پوچھا

ہاں وہی ہے۔ شازل لاکیٹ پہنانے کے دور ہوتا اُس کو دیکھنے لگا۔

اچھا لگ رہا ہے نہ؟ ماہی نے خوشی سے پوچھا

ہاں بہت۔ شازل نے فورن سے جواب دیا۔

آروش کیوں نہیں آئی ابھی تک؟ دو سے تین ہو گئے ہیں ہم یہاں ہیں۔ ماہی نے سوالیہ نظروں سے شازل کو دیکھا

www.novelsclubb.com

اُس کا باب کام کی وجہ سے باہر ہے وہ کسی اور کے ساتھ جانا نہیں چاہتی مگر آج بابا سائیں خود اُس کو لینے جائینگے ویسے بھی کل تمہارا ڈسچارج ہے حویلی میں سب کو انتظار ہے۔ شازل نے بتایا۔

آپ کے بابا کو شازم قبول ہے؟ ماہی نے ہچکچاہٹ سے پوچھا

ہاں کیوں؟ شازل کو اُس کا ایسا سوال سمجھ نہیں آیا۔

نہیں ویسے ہی دراصل میں آپ کے خاندان کی نہیں نہ تو سوچا بچہ شاید اِس وجہ سے پسند نہ ہو۔ ماہی نے کہا

ایک تو تمہارے خدشات جانے کب ختم ہو گے خیر جب یہ بچہ اِس دُنیا میں آیا ہے تو تم ماہی شازل شاہ بن چُکی تھی ایسے میں کسی کو یہ بات ناگوار لگنے کی کوئی تک نہیں بنتی ویسے بھی مجھے اُس سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا تھا۔ شازل نے سنجیدگی سے کہا

مطلب شازم کو وہ مقام ملے گا جو شاہ خاندان کے مردوں کا ہوتا ہے؟ مرغی کی ایک ٹانگ والی مثال قائم کر دی ماہی نے۔

یار ماہی میں تمہیں کیا کہوں؟بیوقوف یا معصوم؟جب یہ میرا بیٹا میرا خون ہے حویلی کا وارث ہے تو ظاہر ہے شازم شاہ کا بھی وہ مقام ہو گا جو ہر ایک کا ہوتا ہے اور تمہیں پتا ہے اگر ہماری بیٹی ہوتی تو بھی کسی کو کوئی اعتراض نہ ہوتا کیونکہ بیٹی اللہ کی طرف سے "رحمت" ہوتی ہے اور ہمارے خاندان میں بیٹی کی پیدائش کو بُرا نہیں سمجھا جاتا بلکہ ویسے ہی خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے جیسے بیٹے کی پیدائش پہ کیا جاتا ہے حویلی میں بیٹی کو اُس کا رتبہ دیا جاتا ہے جس کی وہ حقدار ہوتی ہے۔شازل کا لہجہ ہنوز سنجیدہ تھا۔

شکریہ۔ماہی بس یہی بول پائی جس پہ شازل نے اپنا سر جھٹکتا شازم کی طرف متوجہ ہوا جو اپنی نیند پوری کر رہا تھا۔

❤❤❤❤❤❤

آروش بنا مقصد چاولوں کو میں چمچ گھما رہی تھی دو دن ہو چکے تھے اُس کا یمان سے سامنا نہیں ہوا تھا اور وہ کرنا بھی نہیں چاہتی تھی وہ بس اب اُس سے دور رہنا چاہتی تھی وہ کھانے سے اپنا ہاتھ کھینچتی اُٹھنے والی تھی جب اُس کی نظر داخلی دروازے سے بھاگ کر آتے ایک

بچے پہ پڑی تو آروش بار بار آنکھیں جھپکتی اُس بچے کو دیکھنے لگی جو اُس کو بلکل یمان کا عکس لگ رہا تھا۔

یامین جو ارمان کے ساتھ آیا تھا سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا تو اپنی جگہ رُک سا گیا تھا وہ پوری آنکھیں کھول کر اُس کو دیکھنے لگا کیونکہ یہ چہرہ اُس کے لیے نیا تھا اُس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا کے شاید ارمان ہو مگر وہ اُس کو گھر میں چھوڑ کر خود واپس چلا گیا۔

السلام علیکم۔ یامین نے آروش کو سلام کیا تو وہ جو غور سے اُس کا چہرہ دیکھ رہی تھی یکدم ہوش میں آتی اُس کے سلام کرنے پہ مسکرائی تھی۔

وعلیکم السلام آپ کون؟ اور یہاں کیسے؟ آروش سلام کا جواب دے کر چلتی ہوئی اُس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھی۔

میرا نام یامین ارسم ہے اور یہاں مجھے پارٹنر چھوڑ کر گئے ہیں اور میں سات سال کا ہوں پر آپ کون؟ یامین ایک سانس میں اپنا تعارف کرواتا اُس سے پوچھنے لگا تو آروش کو وہ بہت کیوٹ لگا۔

یہاں بیٹھو۔ آروش اُس کو بانہوں میں اُٹھاتی صوفے پہ بیٹھایا۔

آپ نے بتایا نہیں آپ کون؟نام کیا ہے آپ کا؟یامین نے ایک بار پوچھا

پہلے آپ یہ بتائے آپ کو سلام کرنا کس نے سِکھایا ہے؟آروش مسکرا کر اُس کے گال کھینچ کر پوچھنے لگی کیونکہ یہاں سب لوگ اُس کو "ہائے""بائے"پھر صبح شام کے وقت "گُڈ مارننگ"یا گُڈ آفٹر نون "کہتے ہیں ایسے میں اِس بچے کا یوں سلام کرنا اُس کو اچھا لگا تھا۔

امی نے وہ کہتی ہیں جس سے بھی آپ ملو اُس کو "السلام علیکم "کہا کرو ایسے میں ثواب ملتا ہے۔یامین نے آنکھیں بڑی بڑی کر کے بتایا۔

اچھا اور آپ کے بابا؟آروش نے دلچسپی سے اُس کے تاثرات نوٹ کر کے دوسرا سوال کیا۔

بابا؟یامین تھوڑا اُداس ہوا تھا جس کو محسوس کر کے آروش کو لگا جیسے اُس نے کچھ غلط پوچھ لیا ہو۔

www.novelsclubb.com

آپ کو بُرا لگا میرا سوال کرنا؟تو سوری ویسے میرا نام آروش ہے۔آروش نے مسکرا کر اُس کے دھیان دوسری طرف کرنا چاہا

نہیں بُرا نہیں لگا امی کہتی ہیں بڑوں کی باتوں کا بُرا نہیں منایا جاتا ہے اور وہ اکثر بتاتی ہیں کے بابا جنت میں ہیں اِس لیے میں اور امی اکیلے رہتے ہیں ویسے میں نے تو بابا کو کبھی دیکھا ہی نہیں۔ یامین نے بتایا تو آروش کو اُس پہ ترس سا آیا جو سر سے ہی باپ کی محبت سے انجان تھا۔

آپ کی مما نہیں آئی؟ آروش کو اُس سے باتیں کرنا اچھا لگنے لگا۔

نہیں وہ دور دور ہیں مجھے تو یمان ماموں نے بُلایا ہے۔ یامین نے سامنے کی طرف اِشارہ کر کے اُس کو بتایا تو آروش جھٹکے سے پلٹی جہاں یمان کب سے ہاتھ سینے پہ باندھتا اُن کو بات کرتا سُن رہا تھا۔

کیسے ہو چیمپئن؟ یمان چلتا ہوا یامین کے پاس آتا اُس کو بانہوں میں اُٹھاتا گالوں پہ پیار کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

میں ٹھیک آپ کیسے ہیں؟ یامین نے بتانے کے بعد پوچھا

تم نے اکیلے بچے کو یہاں آنے کا کہا یہ کیسے رہے گا اپنی ماں کے بنا؟ آروش نے ڈائریکٹ یمان سے سوال کیا

میں نے تو آپی کو بھی کہا تھا مگر وہ نہیں آئی اور یامین کو اکیلے بھیج دیا۔ یمان نے جواب دیا

یہ تمہارا بھانجا ہے؟ آروش نے پوچھا

جی۔ یمان نے جواب دیا۔

تمہارے جیسا لگ رہا ایسے لگ رہا ہے جیسے تمہارا بیٹا ہے۔ آروش کہے بنا نہ رہ پائی۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ان شاءاللہ ہمارے بچے مجھ پہ نہیں آپ پہ جائینگے۔ یمان یامین کے بال سیٹ کرتا ایسے بولا جیسے کوئی عام سی بات ہو مگر اُس کی بات پہ آروش کی رِنگت خون چھلکانے کی حد تک سرخ ہو گئی تھی۔

بے شرم انسان۔ آروش صوفے سے کشن اُٹھاتی اُس کی طرف پھینک کر وہاں سے چلی گئی۔ جبکہ یمان کا قہقہہ چھوٹ گیا تھا۔ یامین حیرت سے اُن دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماموں وہ کون تھی؟ یامین نے یمان کو مسکراتا دیکھا تو پوچھا

تمہاری مامی تھی۔ یمان نے کہا تو یامین کو کچھ خاص سمجھ تو آیا پر اُس نے سر اثبات میں ایسے ہلایا جیسے ساری بات سمجھ آ گئی ہو

oooooooooooooooooooooooo

آروش ابھی اپنے کمرے میں آئی ہی تھی کے اُس کے کال سیل فون رِنگ کرنے لگا اُس نے اسکرین پہ نمبر دیکھا تھا تو بابا کالنگ لکھا آرہا تھا آروش نے جلدی سے کال ریسیو کی۔

السلام علیکم باباسائیں کیسے ہیں آپ؟ آروش نے جلدی سے کال اٹینڈ کیے کہا

وعلیکم السلام میں ٹھیک تیار ہو کر باہر آجاؤ میں لینے آیا ہوں کل ہم نے واپس گاؤں جانا ہے۔ شہباز شاہ نے مسکرا کر اُس سے کہا

جی میں بس پانچ منٹ میں آتی ہوں۔ آروش خوش سے کال کاٹ کر الماری سے اپنا عبایا نکالنے لگی پھر ایک خیال کے تحت وہ بیڈ موبائل اُٹھاتی زوبیہ بیگم کا نمبر ملانے لگی مگر نو رسپانس آیا تو اُس نے ایک میسج اُن کے نمبر چھوڑا پھر خود تیار ہوتی نیچے آکر باہر کی طرف آئی جہاں شہباز شاہ گیٹ کے پاس کھڑا تھا اور ساتھ میں اُن کی گاڑی کے پیچھے تین چار گاڑیاں مزید تھی۔ اتنے وقت بعد شہباز شاہ کو اپنے پاس دیکھ کر آروش جلدی سے آگے بھر کر اُن کے سینے سے لگی۔

میں نے آپ کو بہت یاد کیا ناراض بھی تھی آپ سے۔آروش نے شکوہ کیا۔جس پہ شہباز شاہ محبت سے اُس کے سر پہ اپنا ہاتھ پھِرا کر اُس کے ماتھے پہ بوسہ دیا۔

تمہارا بابا سائیں مجبور تھا ورنہ تمہیں پتا ہے نہ ہمیں تم سب سے زیادہ عزیز ہو۔شہباز شاہ نے کہا تو اُس نے سر کو اثبات میں ہلایا۔

آؤ گاڑی میں بیٹھو۔شہباز شاہ نے مسکرا کر کہا تو وہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ آ کر بیٹھ گئ۔

❤❤❤❤❤❤

آپی آپ کیوں نہیں آئی؟ یمان نے فجر کو کال کیے اُس سے پوچھا

مجھے اپنے گھر میں رہنا اچھا لگتا ہے ویسے بھی یامین کو تو میں نے تمہارے پاس بھیجا ہے نہ۔ فجر نے مسکرا کر کہا

وہ تو ٹھیک پر وہ بچہ ہے اچانک رات کو اُٹھ کر آپ کو یاد کرے تو؟ یمان نے کارٹوں دیکھتے یامین پہ نظر ڈال کر کہا

اُس کی فکر نہیں کرو وہ نیند کا بہت پکا ہے رات کو سوتا ہے تو میں زبردستی اُس کو صبح کے وقت جگاتی ہو۔فجر نے کہا تو یمان مسکرا دیا۔

ٹھیک ہے پھر۔ یمان نے کہا

اور تمہارا کب اِرادہ ہے شادی کرنے کا اب ہو جانی ہے چاہیے تمہاری شادی۔ فجر نے پوچھا

آپی میں روزی سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔ یمان بے بسی سے بولا

یمان بچوں جیسی باتیں مت کرو روزی تمہارے نام پہ بیٹھی ہے اور تمہارے سر سے اُس لڑکی کا بھوت اُترتا نہیں اتنے سال ہو گئے ہے عجیب برباد کی ہے اُس لڑک

آپی پلیز اُن کو کچھ مت کہے۔ فجر کچھ کہنے والی تھی جب یمان نے بیچ میں ٹوکا

لواب میں بھی بُری لگوں گی وہ لڑکی اچھی لگے گی جس نے تمہیں موت کے منہ تک پہچادیا تھا۔ فجر ناگواری سے بولی

آپ میری بڑی بہن ہیں مجھے عزیز ہے آپ کا مقام الگ ہے اور اُن کا الگ ہے نہ آپ کی وجہ سے مجھے وہ بُری لگے گی اور نہ اُن کی وجہ سے آپ اِس لیے ایسی باتیں نہ کرے۔ یمان فجر کی بات گہری سانس بھر کر بولا

سیر سیلی یمان؟ وہ کل آئی لڑکی ابھی تک اتنی اہم ہے تمہارے لیے۔ فجر کو جیسے یقین نہ آیا

وہ میرے لیے کیا ہے میں خود نہیں جانتا۔ یمان کھوئے ہوئے لہجے میں بولا

مجھے بہت غصہ آرہا ہے تم پہ یمان اور اُس لڑکی پہ غصہ کاش جب وہ آئی تھی میں اُس کو جان سے مار دیتی یہ قصہ ہی ختم ہو جاتا۔ فجر جذبات میں آکر بول تو گئی تھی مگر یمان کا ماتھا ٹھٹکا تھا۔

وہ آئی تھی مطلب؟ کیا آروش سے آپ کی مُلاقات ہوئی ہے؟ کب کیسے؟ یمان ایک سانس میں پوچھنے لگا تو فجر کو چپ لگ گئی۔

پُرانی بات ہے چھوڑو میرے منہ سے پھسل گیا۔ فجر نے ٹالا

آپ پلیز۔ یمان بضد تھا۔

اپنے باپ کے ساتھ آئی تھی تمہاری جان کی قیمتی لینے اور تمہیں پتا ہے یمان؟ اُس کے باپ نے کہا تھا تم مر چکے ہو اور یہ بات تھی جس وجہ سے ہماری ماں ہمیں چھوڑ کر چلی گئی تھی اگر وہ نہ آتی اپنے باپ کے ساتھ تو آج ہماری ماں ہمارے ساتھ ہوتی۔ فجر نفرت سے گویا ہوئی جبکہ یمان کو لگا وہ جیسے سانس لینا بھول گیا ہے وہ کچھ کہنے کے قابل ہی نہ رہا تھا

انہوں نے قیمتی نہیں پوچھو ہو گی۔ بہت دیر بعد یمان بس یہی بول پایا۔

واہ کیا کہنے ہیں تمہارے اب بھی تمہیں اُس لڑکی پہ مان ہے کے اُس نے ایسا نہیں کہا ہو گا؟ تو ہاں نہیں کہا تھا مگر اُس کے باپ نے کہا وہ بھی تو اُس کی ساتھ آئی تھی نہ میسنی بن کر۔ فجر کو یمان پاگل لگا۔

آپ اُن کے لیے اپنا دل صاف کر لے وہ بہت اچھی ہے اور امی زندگی اللہ نے اتنی لکھی تھی اُس میں کسی انسان کا کوئی قصور یا ہاتھ نہیں ہوتا۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

بات یہ ہے یمان کے تم پوری طرح سے اُس کے لیے پاگل ہو چکے ہو مگر وہ تمہیں گھاس نہیں ڈالتی ورنہ تم اُس کے غلام بن جاتے۔ فجر نے بات تو غصے میں کہی تھی مگر یمان کو جانے کیوں ہنسی آئی تھی اگر فجر کو پتا چل جاتا وہ دونوں اب ایک چھت کے نیچے رہتے ہیں وہ اُس لیے پراٹھا بھی بنا چُکا تھا لڑکیوں کی شاپنگ کا تجربہ بھی کر چُکا تھا تو یقیناً فجر نے اسلام آباد آ کر اُس کا گلا دبا دینا تھا۔

www.novelsclubb.com

آپی اصل بات وہ نہیں جو آپ نے کہی اصل بات یہ ہے کے وہ مجھے اِس لیے گھاس نہیں ڈالتی کیونکہ اُن کو پتا ہے انسان گھاس نہیں کھاتے۔ یمان نے چڑانے والے انداز میں اُس سے کہا تو فجر خاصی تپ اُٹھی۔

شکر کرو تم میرے سامنے نہیں ورنہ

ورنہ میرا اگلا آپ کے ہاتھ میں ہوتا۔ یمان اُس کی بات کاٹ کر ایک بار پھر شرارت سے بولا تو اِس بار غصہ کرتی فجر بھی ہنس پڑی

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 63

تمہیں کیا ہوا ہے کیوں یہاں سے وہاں ٹہل کر رہی ہو؟ فردوس بیگم شبانا کے کمرے میں آئی تو اُس کو کمرے میں سے یہاں سے وہاں ٹہلتا دیکھا تو تعجب سے استفسار کیا۔

www.novelsclubb.com

اُس منحوس کی کتنی بار آپریشن ہوئی ہے جو ابھی تک ہسپتال میں مری پڑی ہے نارمل ڈیلیوری تھی نہ تو آجانا چاہیے تھا اب تیسرا دن ہے اُس کا۔ شبانا پھٹ پڑی۔

میری بلا سے وہی رہے پر خیر بچے کی طبیعت بگڑ گئی تھی جس دن وہ پیدا ہوا تھا تبھی وہی ہیں کل یا آج نکل پڑے گے یہاں۔فردوس بیگم سر جھٹک کر بولی

ڈرامہ ہے سراسر وہ اُس شازل کا کمرہ دیکھے ذرہ پورا کِھلونے سے بھرا پڑا ہے جیسے وہ آ کر ہی کھیلنے لگے گا اور ایسا بھی کیا ہو گیا تو اُس چوزے کو جو گاؤں آنا ہی سب بھول گئے ہیں۔شبانا کچھ کر دینے کے درپہ تھی۔

سانس کا مسئلہ ہو گیا تھا بچے ہوتے ہیں بیمار پیدائش کے شروع کے دن تو دو سے تین دن لگ جاتے ہیں تم کیوں سوار کر رہی ہو اِس بات کو اپنے دماغ میں دفع کرو نہ آئے تو بہتر ہیں خوامخواہ ہمارا اپنا خون جلے گا اُس ونی میں آئے ہوئی لڑکی کا بچہ دیکھ کر۔فردوس بیگم دانت پیس کر بولی۔

کہاں گئے وہ چچا سائیں کے اصول؟ ہمارے خاندان میں کب کسی مرد نے غیر خاندان میں شادی کی ہے جو یہ شازل نے ایک غیر خاندان کی لڑکی کو اپنے گلے کا ہار بنایا ہوا ہے اب دیکھیے گا آپ "اُس کا بیٹا بھی یہی سب کرے گا حویلی میں ہر آنے والی نسل سارے اصولوں کو توڑ کر یہ سب کرے گی اب یہاں سید زادیاں نہیں ہو گی کبھی ونی میں آئی ہوئی

لڑکیاں راج کرے گی تو کبھی کوئی شہری ناچنے والی یا کوئی نہ کوئی اُٹھا کر لائے گا اِس حویلی میں مگر اماں میں بتادوں میں یہ سب ہر گز برداشت نہیں کروں گی۔شبانا پاگل ہوتی اپنے بال نوچنے لگی۔

شبانا بچے صبر سے کام لے ایسا کچھ نہیں ہونے والا وہ آئے گی نہ تو اُس کو بھی دیکھ لینگے اور اُس بچے کو بھی۔فردوس بیگم نے شیطانیت سے کہا

آرام سے تو میں رہنے دوں گی بھی نہیں اُس بچے کو سانس کا مسئلہ ہو رہا تھا اب دیکھیے گا میں کیسے سانسیں اُس پہ تنگ کرتی ہوں کیونکہ حویلی کا اصل وارث تو میرا اپنا خون ہو گا۔شبانا اٹل انداز میں بولی اُس کے اندر آگ بھڑک رہی تھی جس سے وہ سب کو تباہ کر دینا چاہتی تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤

آپ نے گاڑی ہسپتال کے بجائے لالہ کے گھر کی طرف کیوں کروائی؟وہ لوگ شازل کے گھر کے پاس آئے تو آروش نے پوچھا

کیونکہ وہ لوگ یہی ہیں تمہاری بھابھی ماں کی نارمل ڈیلیوری تھی مگر شازم کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے ہسپتال رہنا پڑا مگر اب شازل نے بتایا کے وہ گھر آ گئے ہیں۔ شہباز شاہ نے بتایا

شازم کو کیا ہوا تھا؟اور آپ لوگوں نے مجھے کیوں نہیں بتایا تھا؟آروش جو گھر کے اندر داخل ہو رہی تھی اُن کی بات پہ رُک سی گئی۔

تمہیں بتا کر پریشان نہیں تھا کرنا اور بچے تو اکثر بیمار ہو جاتے ہیں نہ۔ شہباز شاہ نے تسلی آمیز لہجے میں کہا

پر بابا سائیں پھر بھی دو سے تین دن کیوں؟آروش نے ایک پھر سے کہا

چھوڑو اِن سب باتوں کو اور اندر چلو۔ شہباز شاہ اُس کی بات ٹال کر بول کر کہتے اُس کو لیے اندر کی جانب آئے۔

www.novelsclubb.com

oooooooooooooooooooooooooooo

ماشااللہ بے بی تو بہت پیارا ہے۔آروش بچے کو گود میں اُٹھا کر اُس کے چہرے پہ پیار کرتی ہوئی بولی۔

ہاں اِس پیارے بے بی کی وجہ سے اپنا لالہ بھی نظر نہیں آیا۔شازل نے کہا جبکہ ماہی مسکرا کر اُن کو دیکھ رہی تھی شہباز شاہ کچھ دیر پہلے چلے گئے تھے جبکہ کلثوم بیگم نماز پڑھ رہی تھی۔

ملی تو صحیح آپ سے۔آروش نے کہا

ہاں جی اب تو روکھا سوکھا ملنا ملانا ہو گا کیونکہ یہ نمونہ جو آگیا ہے۔شازل مصنوعی افسوس سے بولا

لالہ خبردار جو میرے بھتیجے کو نمونہ کہا بھی تو۔آروش نے سختی سے اُس کو وارن کیا تو شازل نے اپنے ہاتھ کھڑے کرے کیے

میری توبہ بھئی جو اِس نمونے کو نمونہ کہوں بھی تو۔شازل ہاتھ کھڑے کر کے کہتا باز نہ آیا جس پہ ماہی اور آروش محض اُس کو گھور پائی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

سر اگر آپ بُرا نہ مانے تو ایک بات کہوں؟ارمان لیپ ٹاپ میں مصروف یمان کو دیکھ کر بولا

ہاں کہو اجازت کیوں لے رہے ہو۔ یمان نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا تو ارمان نے اپنا گلا تر کیا۔

وہ دراصل میں فجر سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ ارمان ہمت کر کے بولتا یمان کے تاثرات نوٹ کرنے لگا جو نارمل تھے۔

پھر سے کہنا؟ یمان نے کہا تو ارمان گڑبڑا سا گیا

آپ کی بہن فجر سے شادی کرنا چاہتا ہوں اگر آپ غصہ نہ ہو تو۔ ارمان فورن سے بولا

تمہیں پتا ہے وہ شادی شدہ ہے اُن کا سات سالہ کا بچہ بھی ہے تم سے ایک دو سال عمر میں بڑی بھی ہے پھر بھی تم اُن سے شادی کرنا چاہتے ہو یہ سب جاننے کے باوجود بھی؟ یمان نے سنجیدگی سے کہا

جی میں سب جاننے کے باوجود بھی اُن سے شادی کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں اُن سے پیار کرتا ہوا اور پیار کا عمر سے تعلق نہیں ہوتا اور یہ تو پھر بھی ایک دو سال کی بات ہے۔ ارمان کا لہجہ مضبوط ہو گیا تھا۔

یامین کو بھی قبول کرو گے اور اگر تمہیں بعد میں پچھتاوا ہوا تو؟ تمہارا تو کچھ نہیں ہو گا رُل تو میری بہن جائے گی بیوہ ہوئی تو سنبھل گئی تھی اپنی اولاد کی خاطر مگر اگر طلاق ہوئی تو وہ نہیں سنبھل پائے گی۔ یمان نے ہر طرف سے اطمینان کرنا چاہا وہ خود پریشان تھا اگر اُس کو کچھ ہو جاتا تو اُن کی بہنوں کا کیا ہو گا؟ ایک تو اپنے شوہر بچوں میں مصروف زندگی گزار رہی تھی مگر اُس کی بڑی بہن کا کیا ہو گا جو اُس پہ ماں کی طرح اپنی محبت نچھاور کرتی تھی۔

یامین کو میں نے قبول کر لیا ہے سر اور وہ میری محبت ہے میرا شوق نہیں جو آگے چل کر ختم ہو جائے گا۔ مانا کے وہ آپ کی بڑی بہن ہیں اور ایک بھائی کے سامنے اُس کی بہن کے لیے ایسی باتیں سُننا تھوڑا عجیب سا ہے مگر آپ جانتے ہیں میں اکیلا رہتا ہوں میرا کوئی بڑا نہیں جس کے تھڑو میں اپنی بات آپ تک پہچاتا میں چاہتا تو خان سر سے کہہ سکتا تھا وہ آپ کو منا لیتے مگر میں خود آپ کو یقین دلوانا چاہتا تھا کے میں اُن کو خوش رکھوں گا یہ خواہش میں بہت سالوں سے اپنے اندر دبائے ہوئے تھا آپ سے شیئر نہیں کیا کیونکہ میں پہلے خود کو اُن کے قابل بنانا چاہتا تھا۔ ارمان نے سنجیدگی سے کہا اُس کی آنکھیں اُس کی باتوں کے سچ ہونے کی گواہی دے رہی تھیں۔ یمان بھی تھوڑا بہت پر سکون ہو گیا تھا یہ سوچ کر کے یامین کو بھی باپ کا پیار ملے گا۔

آپی نہ مانے تو؟ یمان نے ایک اور بات اُس کے سامنے رکھی۔

میں منالوں گا۔ارمان کا اعتماد قابلِ دید تھا۔

ٹھیک ہے تم اُن کو راضی کرو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا میں خوش ہوں کے میری بہن کو بھی خوشیاں نصیب ہو گی جو وہ ڈیزرو کرتی ہیں۔ یمان نے مسکرا کر کہا

اوکے میں پھر چلتا ہوں۔ارمان اتنا کہتا اُٹھ کھڑا ہوا۔

کہاں جا رہے ہو؟ یمان نے پوچھا

اپنی فیوچر والی وائیف کو منانے۔ارمان اپنی ٹون میں آتا تھوڑا شرما کر بولا

اتنا آسان نہیں ان کو راضی کرنا۔کیسے راضی کرو گے؟ یمان نے پوچھا

اِٹس ٹوپر سنل سر۔ارمان نے کہا

آ گئے نہ اپنی اوقات پہ۔ یمان نے گھور کر کہا

www.novelsclubb.com

آنسٹلی سر جب میں سنجیدگی سے بات کر رہا تھا نہ تو میرے اندر کا کیڑا بار بار مجھے کاٹ رہا تھا اور بول رہا تھا اوے ارمان یہ کیسے بات کر رہا ہے؟ پی وی تو نہیں لی۔ ارمان ڈرامائی انداز میں بولا

دفع ہو جاؤ اُس سے پہلے میرا اِرادہ بدل جائے۔ یمان کو تاؤ آیا

سوچ لے سر آسمان پہ لٹکتے میرے بچے مجھے بد دعا دے رہے ہیں کے میں نے کیوں تاخیر کی ہے اُن کو یہاں بُلانے میں اگر آپ نے ایسا ویسا کچھ کیا تو وہ آپ کو بد دعائیں دینگے۔ ارمان نے باز نہ آیا

تمہیں تو

او کے سر بائے سر ٹیک کیئر سے۔ یمان اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس کی طرف بڑھنے والا تھا جب ارمان اُس کے اِرادے جان کر جلدی سے رفو چکر ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤

آروش واپس کب آئے گی؟ نور نے زوبیہ بیگم سے پوچھا

کچھ دن تو وہاں رہے گی تقریباً ایک دو ہفتہ۔ زوبیہ بیگم نے جواب دیا۔

ایک دو ہفتہ بہت زیادہ وقت ہے اُس کو چاہیے تھا بس مل کر واپس آ جاتی۔ پاپ کارن کھاتی زر گل نے کہا

ہمم مگر خان نے اِجازت دی ہے تو میں کیا کہہ سکتی ہوں اچھا ہے مل آئے اُن سے۔ زوبیہ بیگم نے کہا

اُن کی وجہ سے وہ ہم سے ٹھیک سے بات نہیں کرتی صرف حویلی کا ذکر ہوتا ہے اُن کے لوگوں سے ہی بس پیار ہے ہم اُس کی بہنیں ہیں مگر مجال ہے جو کبھی خود سے بات کر لیا کرے۔ زرفشاں نے بھی باتوں میں حصہ لیا۔

ہاں اور نہیں تو کیا ہم آئے بھی تو اُس سے ملنے ہیں نہ پھر تو ہمیں واپس جانا ہے بس کچھ دن پھر اپنے اپنے گھر آپ کو تو پتا ہے ہمارے لیے کتنا مشکل ہے پاکستان آنا۔ خاموش بیٹھی زر نور نے کہا

www.novelsclubb.com

میں تو خان سے کہتی تھی اُس کو واپس لائے مگر وہ مانتا ہی نہیں تھا اگر بہت دن پہلے آ جاتی تو آج یہ سب نہ ہو رہا ہوتا۔ زوبیہ بیگم گہری سانس بھر کر بولا

ڈیڈ کی بھی غلطی ہے جب دادی نے بہت پہلے عاق کر لیا تھا تو آروش کو بھی ہمارے ساتھ رہنا چاہیے تھا تعلقات تو ویسے بھی ختم ہو گئے اپنی جگہ آروش بھی ٹھیک ہے پر چوبیس سال جس کے ساتھ زندگی جیسے زندگی گزاری اُس کو بُھلانا اتنا آسان نہیں۔نور نے اپنی رائے دی۔

ویسے ہماری بہن ہے بہت پیاری اٹیٹیوڈ بھی بہت اُس میں۔زر نور نے کہا تو بس ہنس پڑی تبھی یمان جو ابھی گھر میں داخل ہوا تھا اُن کے پاس بیٹھ گیا۔

ہیلو بزی مین۔یمان جیسے ہی بیٹھا زرفشاں نے کہا

بزی مین کہا اب تو فری مین ہوں۔یمان نے کہا

پھر بتاؤ ہم کب تمہاری ڈولی لیکر جائے روزی کی طرف۔نور نے شرارت سے پوچھا تو یمان چپ سا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

میں تو سوچ رہی ہوں اِس سال یمان کی شادی بھی ہو جائے پھر ہم آروش کا سوچے۔زوبیہ بیگم کی بات پہ یمان کو یکدم گھٹن کا احساس ہوا تھا۔

پہلے اُس کو ہماری لائیف سٹائیل کی طرف آنے دے وہ جس طرح رہتی ہے کون لڑکا اُس سے شادی کرنا چاہے گا اعتراض

مجھے کوئی اعتراض نہیں۔زرفشاں ابھی بات کر رہی تھی جب یمان کی زبان یکدم پھسلی تھی اُس پہ سب کی نظروں کا محو یمان بن گیا تھا۔

میرا مطلب تھا کسی کو کیا اعتراض ہو گا؟ یمان سب کی نظریں خود پہ محسوس کرتا گڑبڑا کر بولا

تمہیں کیا پتا یمان ہر لڑکا چاہتا ہے اُس کی شریک حیات قدم سے قدم ملا کر چلے نہ کے خود کو یوں چار دیواروں میں بند رکھے۔زوبیہ بیگم نے اُس کی بات کے جواب میں کہا

کوئی اُلو کا پٹھا ہو گا۔یمان سر جھٹک کر بڑبڑایا جو پاس بیٹھی نور نے باخوبی سُن لیا تھا

ویسے مجھے خوشی ہوئی کے تم نے اُس لڑکی کو بُھلا دیا اور روزی کے ساتھ اپنی نئی زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا۔نور بغور اُس کے چہرے کے تاثرات نوٹ کرتی بولی تو یمان اُس کی اچانک ایسی کہ جانے والی بات پہ چونکا

ہاں میں بھی خوش ہوں ہمارا ایمان بہت ساری خوشیاں ڈیزرو کرتا ہے اُس لڑکی نے دیا ہی کیا تھا ایمان کو سِوائے دُکھ اور تکلیفوں کے۔ موت کے منہ سے بچا تھا ایمان۔ زوبیہ بیگم کی بات پہ یمان نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچا۔

خیر چھوڑے اُس لڑکی کا ذکر جو ہے ہی نہیں۔ زرنور نے کہا تو سب نے سر اثبات میں ہلایا میں فریش ہو جاؤں۔ یمان اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُن سے کہتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ سب حویلی پہنچ گئے تھے سب لوگ اُن کو دیکھ کر خوش ہوئے تھے اور سب نے شازم کا صدقہ اور اُس کو اپنی گود میں اُٹھایا تھا سوائے فردوس بیگم اور شبانا کے۔ ماہی خود بھی نہیں چاہتی تھی کے اُس کا بچہ اُن دونوں میں سے کسی کے پاس بھی جائے۔

oooooooooooooooo،ooooooo،

www.novelsclubb.com

ہائے کیا ہمارا بچہ بھی اتنا چھوٹا سا ہو گا؟ حریم آروش دونوں شازل اور ماہی کے مشترک کمرے میں تھے جب حریم غور سے سوئے ہوئے شازم کو دیکھ کر حیرت سے پوچھا یہ 2.5 کا ہے۔ آروش نے ماہی کی اُتری شکل دیکھی تو مسکراہٹ دبائے حریم سے کہا

مطلب؟حریم کو سمجھ نہیں آیا

مطلب شازم کمزور ہے یا نہیں یہ کہا نہیں جا سکتا کیونکہ 2.5اور 4.5 کے درمیان پیدا ہونے والا بچہ بھی نارمل ہوتا ہے اِس لیے بچے کا ویٹ دیکھ کر پریشان نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اِس ویٹ والے بچے بھی صحتمند ہوتے ہیں مگر ہو سکتا ہے تمہارا بچہ مزید صحتمند ہو۔آروش نے آرام سے اُس کو سمجھایا

کمزور ہے دیکھے نہ کیسے جب سے آیا ہے سویا پڑا ہے مگر کمزور کیوں ہے؟شازل لالہ تو اِن کا بہت خیال کرتے تھے پھر بچہ کیوں اتنا چھوٹا سا نکل آیا؟اور ماشااللہ سے اِن کا پیٹ بھی تو ٹھیک سے بڑا تھا میں تو سمجھی تھی بچہ ایک یا تین پاؤنڈ کا تو ضرور ہو گا مگر شازم کو دیکھ کر لگ رہا ہے ڈائیپر بھی مشکل سے بے چارہ سنبھال پائے گا۔حریم اپنی دُھن میں مگن بچے کا ایکسرا نکال رہی تھی جس پہ آروش کا قہقہہ نکل گیا تھا اُس کو اصل خوشی اِس بات پہ تھی کے حریم باقائدہ سے ٹھیک ہو گئی تھی مگر دوسری طرف ماہی کو حریم شازل سے کم نہ لگی جو اُس کے معصوم بچے کو بخش نہیں رہے تھے۔

پانی کم ہو گا نہ۔آروش بمشکل بول پائی۔

وہ بھی تو تب نہ جب ماں کمزور ہو یا پھر وہ اپنی خوراک کا ٹھیک سے خیال نہیں کرتی ہو ایسا تو کچھ نہیں تھا پھر کیوں؟ حریم کوئی بات ماننے کو تیار نہیں تھی اتنی گہرائی سے شازل نے بھی شازم کا ایکسرا نہیں لیا تھا جتنا کچھ ہی وقت میں حریم نے لیا تھا اُس کو اب اپنے بچے کی فکر ہونے لگی تھی جو جانے کیسے پیدا ہونا تھا۔

ایسی کوئی بات نہیں مانا کے جب بچے کا وزن تین گرام کا آتا ہے تو والدین خوش ہوتے ہیں مگر یہ بھی ایک نارمل بات ہے اور آہستہ آہستہ شازم کا ویٹ بھی ٹھیک ہو جائے گا تم دیکھنا۔ آروش نے مسکرا کر کہا

ہاں اور اگر تین گرام یا سات پاونڈ کا آتا تو بھی سب نے کہنا تھا اتنا صحتمند بچہ ہے پھر نظر لگ جانی تھی اِس لیے اللہ نے پہلے سے اِتنا ویٹ دیا اُس کا۔ ماہی پہلی بار بولی۔

آپ کی بات بھی ٹھیک ہے مگر عقیقہ جب ہو گا تو گاؤں کی عورتیں کس کو دیکھے گی یہ تو اِتنا چھوٹا سا ہے۔ حریم کی پھر وہی بات پہ ماہی نے اپنا سر پکڑا تو آروش ہنس ہنس کر بے حال ہوئی۔

نیو برن ہے میرا بچہ اور کونسا ان گاؤں کی عورتوں نے پہلوان جیسا بچہ دیا ہو گا دیکھنا ایک دو ماہ بعد بلکل ٹھیک ہو جائے گا۔ماہی کچھ دیر بعد بولی

آپ کی بات کا مطلب ایک سال بعد یہ ڈورے گا پوری حویلی میں مگر اِس کو دیکھ کر لگ رہا ہے جیسے رینگے گا بھی بڑی مشکل سے۔ حریم نے شازم کی طرف اِشارہ کیا تو ماہی اور آروش دونوں کی بس ہوئی تھی وہ سمجھ گئی تھی حریم کو اُن کی کوئی بات دماغ میں نہیں بیٹھنی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

مائے گُڈنس کے آج یمان مستقیم نے مجھے خود یہاں بلوایا ہے وہ بھی کوئی ضروری بات کرنے کے لیے۔روزی یمان کے پاس والی چیئر پہ بیٹھتی خوش بھرے لہجے میں بولی اُس کو اپنے اسسنسٹ سے معلوم ہوا تھا کے یمان اُس سے ملنا چاہتا ہے تبھی وہ شام کے وقت ملنے چلی آئی تھی ریسٹورنٹ میں۔

www.novelsclubb.com

میں واقع تم سے ضروری بات کرنا چاہتا تھا سوچا یہی بلالوں۔ یمان بس یہی بولا

میں سن رہی ہوں۔روزی نے اپنی کہنیاں میز پہ ٹِکائی۔

مجھے برین ٹیومر ہے۔ یمان نے جیسے اُس کے سر پہ دھماکا کیا

واٹ؟؟؟؟روزی تقریباً چیخ پڑی

آہستہ۔یمان نے تنبیہہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا

انتہا کا واحیات مذاق تھا یمان۔روزی نے کہا

تمہیں کیا لگتا ہے میں یہاں مذاق کرنے کے لیے تمہیں آنے کا کہا ہے؟یمان نے طنزیہ کیا

آر یو سیریس؟روزی بے یقین تھی۔

ہمم تمہیں بتانے کا مقصد میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں اِس لیے تمہیں چاہیے میرا انتظار مت کرو تمہارے آگے بہت لمبی زندگی ہے۔یمان نے سنجیدگی سے کہا

کوئی علاج سے یا آپریشن وغیرہ تو ہوگا نہ مطلب کچھ ٹھیک ہونے کے چانسز۔روزی نے بس یہ کہا

www.novelsclubb.com

کوئی علاج نہیں ہے میں نے تمہیں بتادیا ہے اور ہاں مجھے اپنا فیصلہ مجھے پہ بتادینا اگر ہاں کہو یا نہ پر میری درخواست ہے یہ بات کسی اور کو مت بتانا۔یمان اپنی جگہ کھڑا ہوتا اُس سے بولا تو روزی نے محض اپنا سر اثبات میں ہلایا

وقت تیزی سے گزرتا جارہا تھا شازم کا عقیقہ خیر سے ہو گیا تھا آروش بھی اپنے باپ دلاور خان کے گھر واپس لوٹ گئی تھی یمان کی بیماری کا ابھی تک کسی کو پتا نہیں چلا تھا آروش خود حیران تھی یمان کیوں یہ حقیقت سب سے چُھپا رہا ہے مگر اُس نے یمان میں ایک چیز نوٹ کی تھی اور وہ تھی یہ کے یمان بہت خاموش رہنے لگا ہے پہلے جہاں وہ اُس کو تنگ کرتا تھا اب ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا تھا اور یہ بھی کے وہ تھوڑا کمزور بھی ہوتا جارہا تھا جس پہ اُس نے سوچ لیا تھا وہ کسی بہانے دلاور خان کو یمان کی بیماری کا ضرور بتائے گی۔ روزی سے ملنے کے ایک ہفتہ بعد یمان کو اُس کا میسج موصول ہوا تھا کے وہ اُس کے ساتھ اپنا رشتہ ختم کرتی ہے یمان نے جب یہ میسج دیکھا تو اُس نے کوئی خاص ری ایکٹ نہیں کیا تھا کیونکہ وہ خود ایسا ہی کچھ چاہتا تھا۔ اور ارمان نے یمان سے تو بات کر لی تھی مگر اُس میں فجر سے یہ بات کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ حویلی میں شبانا نے بہت بار شازم کو نقصان پہچانا چاہا تھا مگر کوئی موقع اُس کے ہاتھ نہیں آتا تھا کیونکہ شازم یا تو سارا وقت ماہی کے پاس ہوتا تھا یا پھر کلثوم بیگم اور فاریہ بیگم کے پاس جنہوں نے شازل کے اسلام آباد جانے پہ پابندی لگائی ہوئی تھی اِس لیے وہ بھی فلحال شازم کی پیدائش کے ڈیڑھ ماہ سے یہی تھا کیونکہ وہ بھی

یہاں ٹھیک تھا اپنے بچے اور بیوی کے سنگ خوش تھا ویسے بھی شازم میں سب کی جان اٹکی ہوئی تھی کبھی کسی ایک کی گود میں ہوتا کسی دوسرے کی گود میں۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

دلاور خان پریشانی سے گاڑی ڈرائیو کرتے ڈاکٹر حمید کے ہسپتال جا رہے تھے جنہوں نے اُن کو ایسی خبر سُنائی تھی جس پہ وہ یقین کرنے سے بلکل قاصر تھے۔وہ نہیں جانتے تھے وہ ہسپتال کیسے پہنچے کتنی بار ان کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا۔ مگر وہ جیسے ہی ڈاکٹر حمید کے کیبن میں آئے تو اُن کے ساتھ خاموش بیٹھے یمان کو پہلے سے وہاں موجود بیٹھا پایا۔

یہ کیا بات کہی تم نے کے یمان کو برین ٹیومر ہے؟ کس نے کہا ایسا تم سے؟ دلاور خان ڈائریکٹ اصل بات پہ آئے۔

اُس سے جس سے یمان کا علاج چل رہا ہے دو ماہ سے وہ ڈاکٹر میرا جاننے والا تھا اِس بات سے میں خود لاعلم رہتا اگر پڑسو میں اُس سے ملنے ہسپتال نہ جاتا اگر میں نے پڑسو یمان کو اُس ہسپتال سے نکلتا دیکھا پھر ڈاکٹر شجاع سے پوچھا تو اُس نے میرے ساتھ یمان کا کیس ڈسکس کیا اور اُس نے یہ بھی بتایا وہ پورے دو ماہ سے یمان کو قائل کرنے کی کوشش

کر رہے ہیں کے وہ آپریشن کروائے مگر یمان اپنی بات پہ بضد ہے کے اُس کو آپریشن نہیں کروانا بلکہ تڑپ تڑپ کے مرنا ہے۔دلاور خان کے سوال پہ ڈاکٹر حمید جیسے پھٹ پڑے تھے دلاور خان بس ساکت سے اُن کو دیکھنے لگے جب کی یمان کی نظریں غیر معی نقطے پہ ٹِکی ہوئی تھی۔

میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو دلاور اپنے یمان سے پوچھو میں نے کہا تھا تمہیں بار بار کہا تھا یمان کے دماغ کا آپریشن ضروری ہے مگر نہیں تمہارے نزدیک میری بات کی اہمیت نہیں تھی تب یمان کے بے جا ضد کی اہمیت تھی اب نتیجہ آگیا سامنے برین ٹیومر ظاہر ہوا ہے۔ڈاکٹر حمید نے دلاور خان کو کچھ بولتا نہ دیکھا بس خود پہ نظریں محسوس کی تو سخت بھرے لہجے میں دلاور خان سے بولے جن کو اُن کی بات سے چُپ ہی لگ گئی تھی۔

تم کیوں خاموش ہو یمان تمہارے لیے تو یہ جشن کا دن ہونا چاہیے تم خود کہتے تھے نہ حرام کی موت مرنا نہیں چاہتے اور یہ زندگی تم جی نہیں سکتے تمہیں مرنے کا شوق تھا تو خوش ہو جاؤ موت آہستہ آہستہ آرہی ہے تمہارے پاس۔دلاور خان نے اچانک ایک دم خاموش بیٹھے یمان نے سے کہا جو اپنی جگہ ساکت و جامد تھا۔

میں مرنا چاہتا تھا پر میں اب جینا چاہتا ہوں مجھے مرنا نہیں ہے ڈیڈ مجھے جینا ہے۔ یمان دلاور خان کی بات سنتا اُن کے پاس آتا دیوانوں کی طرح ایک ہی بات بار بار دُہرانے لگا جس کو سن کر دلاور خان اور ڈاکٹر حمید اپنی جگہ حیران ہو گئے تھے۔

یمان۔ دلاور خان کے منہ سے الفاظ نکلنے سے انکاری ہوئے تھے۔

جی ڈیڈ میں سچ کہہ رہا ہوں وہ مجھے مل گئی ہے میں اب اُن کو پا سکتا ہوں مجھے جینا ہے اگر میں مر گیا تو وہ کسی اور کی ہو جائے گی اور میں اُن کو کسی اور کا ہونے نہیں دے سکتا۔ یمان کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر ڈاڑھی میں جذب ہوا تھا جس کو دیکھ کر دلاور خان تڑپ اُٹھے تھے انہیں یمان نے آج بھی حیران کر دیا تھا اُن کو حیرت ہو رہی تھی آج بھی یمان کو اپنی زندگی کی فکر نہیں تھی اُس کو بس ایک بات کی پرواہ تھی اگر وہ مر جاتا ہے تو اُس کی محبت کسی اور کی ہو جائے گی۔

www.novelsclubb.com

کون ہے وہ؟ کب اور کہاں دیکھا تم نے اُس کو اچانک سے؟ دلاور خان اُس کی بکھری حالت دیکھ کر بس یہ پوچھ پائے مزید بحث کرنے کا تو جیسے کوئی وجاہت ہی نہیں تھی مگر کچھ دیر کے لیے یمان کو دوبارہ سے چپ سی لگ گئی تھی۔

آ۔۔۔۔آروش آپ کی بیٹی۔ یمان نے بلآخر اُن کے سامنے اپنی چپی توڑی تو دلاور خان پھٹی پھٹی نظروں سے یمان کو دیکھنے لگے جو کسی مجرم کی طرح اپنا سر جھکائے بیٹھا تھا اُس کی حالت کسی ہارے ہوئے جواری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 64

پہلے کیوں نہیں بتایا تھا کبھی؟اتنا وقت تو ہو گیا ہے تھا آروش کو گھر آئے۔دلاور خان بس یہی پوچھ پائے۔

سوچا تھا پہلے خود سے اُن کو راضی کر لوں پھر آپ سے بات کروں مگر ڈیڈ وہ ابھی تک میری محبت پہ یقین نہیں کرتی پتا نہیں کیا بے یقینی ہے اُن کو میں جو بھی کر لوں جیسا بھی کر لوں اُن کو اعتبار ہی نہیں آتا۔ یمان بے بسی سے بولا

پریشان مت ہو کیونکہ اب تمہیں مزید پریشان ہونے کی ضرورت نہیں یمان اب وہ ہو گا جو تم چاہتے ہو تم بس آپریشن ہو جانے دو۔دلاور خان اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولے

آپریشن میں بچنے سے زیادہ مرنے کے چانسز زیادہ ہیں میں پہلے اُن سے نکاح کروں گا اُس کے بعد آپریشن کے لیے حامی بھروں گا آپ بس اُن کو نکاح کے لیے راضی کرے۔یمان ضدی لہجے میں بولا تو دلاور خان نے ڈاکٹر حمید کو دیکھا جو کندھے اُچکا گئے تھے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

آج صبح سے حریم کی طبیعت بگڑ گئی تھی جس لیے دُرید اُس کو ہسپتال لایا تھا فاریہ بیگم اُس کے ساتھ تھی۔ہسپتال پہنچتے ہیں حریم کو ایمرجنسی وارڈ میں لے جایا گیا تھا جس وجہ سے دُرید کے اندر عجیب قسم کے خدشات بیٹھ گئے تھے اُس کا ہر عضو و حریم اور اُس کے بچے کی صحت یابی کے لیے دعا گو تھا۔

چچی جان ڈاکٹر نے آپریشن کا بولا ہے۔دُرید پریشانی سے فاریہ بیگم سے بولا

کچھ نہیں ہوتا دُرید ان شاءاللہ آپریشن کی نوبت نہیں آئے گی تم بس خود کو پر سکون رکھو۔فاریہ بیگم نے اُس کو تسلی کروائی۔

ابھی تو تین سے چار دن رہتے تھے نہ۔دُرید پر سوچ لہجے میں فاریہ بیگم سے بولا

رہتے تو تھے مگر حریم کی طبیعت خراب ہو گئی تھی شاید اِس لیے بول رہے ہو۔فاریہ بیگم نے کہا

آپ دعا کرے۔دُرید بس یہی بول پایا۔

❤❤❤❤❤❤❤

آپ کہاں جا رہے ہیں؟ماہی نے شازل کو تیار ہوتا دیکھا تو پوچھا

اسلام آباد حریم ہوسپٹل میں ہے۔شازل نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

ابھی تو دن ہیں نہ؟ماہی کے کہا

ہمم مگر اُس کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی ہے لالہ کا فون آیا تھا مجھے جانا ہے اُن جو ضروری پڑ سکتی ہے۔شازل نے جواب دیا

اچھامیں بھی چلوں ساتھ ؟ماہی نے پوچھا

شازم تنگ کرے گا ویسے بھی اِس کو سردی لگ جاتی ہے اور ایسے موسم میں اتنا لمبا سفر بچے کے لیے ٹھیک نہیں۔شازل نے کہا

میں شازم کو کمبل میں ڈھانپ لوں گی اور پھر آپ گاڑی کا ہیٹر آن کر لینا اور اتنا لمبا سفر بھی نہیں مجھے حریم کا بے بی دیکھنا ہے۔ماہی بضد ہوئی۔

شازم اماں سائیں کے حوالے کرو پھر ہم چلتے ہیں۔شازل نے کچھ سوچ کر کہا تو ماہی نے اُس کو گھورا

شازل دو ماہ کا بچہ اپنی ماں کے بنا کیسے رہے گا؟ہزار کام ہوتے ہیں بچے کے ایک اور ہمارا شازی ہے بھی ابھی بہت چھوٹا۔ماہی نے جیسے اُس کی عقل پہ ماتم کیا۔

وہ ہی تو تمہیں سوچنا چاہیے یہ ابھی اتنا بڑا نہیں ہوا جو اِس کو ساتھ لیکر کہیں بھی آیا جایا جائے اِس لیے تم یہی رکو ایک دو دن کی تو بات ہے خیر سے بچہ ہو جائے پھر واپس آنا ہے۔شازل نے نرمی سے اُس کو سمجھایا

اچھا ٹھیک ہے جلدی۔ماہی نے نیم رضامندی تھی تو شازل مسکرایا

اپنااور شازم کا خیال رکھنا۔شازل اُس کے ماتھے پہ بوسہ دے کر کہتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

❤❤❤❤❤❤

آپ بابا کو کال کرے نہ مجھے ہسپتال جانا ہے ایمر جنسی ہے۔آروش نے پریشان سے زوبیہ بیگم سے کہا

وہ راستے میں ہیں مگر آروش تم پورا ایک ماہ وہ گزار چکی ہوں اب پھر تم وہاں جانا چاہتی ہو کیونکہ پھر کسی کی ڈیلیوری ہے تم کوئی ڈاکٹر تو نہیں۔زوبیہ بیگم نے کہا

میں ڈاکٹر نہیں ہوں مگر مجھے ابھی وہاں رہنا چاہیے تھا کیونکہ میں نے حریم سے واعدہ کیا تھا میں اُس کی ڈیلیوری کے آخری ماہ میں اُس کے ساتھ رہوں گی یا یہاں بلوالوں گی مگر آپ لوگوں کو میرا وہاں جانا پسند نہیں آیا جبکہ وہ اِسی شہر میں تھے۔آروش نے سنجیدگی سے کہا

ہاں تو وہ لڑکی یہاں رہ لیتی۔زوبیہ بیگم نے کہا

دُرید لالہ کو ٹھیک نہیں لگا تھا۔آروش نے وجہ بتائی۔

ایک تواِن گاؤں والے کے مسائل بہت ہیں خیر تم ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں۔زوبیہ بیگم نے سر جھٹک کر کہا

میں ایسے کسی کے ساتھ چلی جاؤں۔آروش کو بُرا لگا۔

اچھا میں ارمان کو کال کرتی ہوں وہ تمہیں چھوڑ آئے گا گھر کا بچہ ہے وہ تم بھی تو اتنے عرصے سے اُس کو جانتی ہوں۔زوبیہ بیگم نے کہا

ٹھیک ہے مگر پھر آپ نجمہ کو بھی کہیے گا وہ ساتھ آئے۔آروش کچھ سوچ کر بولی

نجمہ کیوں؟زوبیہ بیگم نے تعجب سے پوچھا

اکیلے ٹھیک نہیں لگتا۔آروش نے اتنا کہا ہی تھا جب دلاور خان اور یمان گھر کے اندر داخل ہوئے اُن دونوں کے اتنے سنجیدہ تاثرات دیکھ کر آروش کو شک گزرا۔

www.novelsclubb.com

السلام علیکم بابا۔آروش نے دونوں کو دیکھ کر سلام کیا

وعلیکم السلام تم کہی جارہی ہو؟دلاور خان نے اُس کو عبائے میں ملبوس دیکھا تو پوچھا یمان جو سیدھا اپنے کمرے میں جارہا تھا دلاور خان کی بات پہ پلٹ کر آروش کو دیکھا جو عبائے اور حجاب میں تھی۔

جی ہسپتال جانا ہے میری کزن کی ڈیلیوری ہے آپ کا انتظار کر رہی تھی کے آپ چھوڑ آئے۔آروش نے بتایا

میں چھوڑ آتا ہوں۔یمان اُس کی بات سُنتا فورن سے بولا

اُس کی ضرورت نہیں شکریہ۔آروش بنا اُس کو دیکھ کر بولی۔

میں چھوڑ آؤں گا اور مجھے ایک ضروری بات بھی کرنی ہے آروش سے۔دلاور خان نے یمان کو دیکھ کر کہا تو اُس نے خاموش سے سر اثبات میں ہلایا

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

حریم کیسی ہے؟دُرید نے ڈاکٹر کو باہر آتا دیکھا تو فورن سے اُس کی طرف بڑھ کر بولا

جی وہ اب ٹھیک ہے ڈیلیوری بھی آج ہو گی۔ڈاکٹر نے بتایا

آپریشن ہو گا؟دُرید کسی خدشے کے تحت بولا

ہمم نہیں کیونکہ اُن کی طبیعت بہت سنبھل چکی ہے اور دن بھی پوری ہیں تو ایسا نہیں ہو گا۔ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا

تین چار دن رہتے ہیں ابھی اور یہاں کی ایک ڈاکٹر نے کہا تھا ڈیلیوری کے آخری دن بچہ گرو کرتا ہے میرا مطلب وزن وغیرہ جو ہوتا ہے اگر آج ہو گا تو بچے کو کوئی نقصان وغیرہ تو نہیں ہو گا نہ۔دُرید نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھ کر کہا

کہا ہو گا مگر اب سب نارمل ہے آپ بس دعا کرے ماں اور بچہ اللہ کے فضل سے دونوں ٹھیک ہے۔ڈاکٹر نے کہا تو دُرید نے شکر کا سانس خارج کیا

oooooooooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

آپ کو شاید کوئی ضروری بات کرنی تھی؟دلاور خان نے گاڑی ہسپتال کے پاس روکی تو آروش جو سارے راستے میں انتظار میں تھی کے کب دلاور خان کوئی بات کرے گا مگر اُس کو کوئی بات نہ کرتا دیکھ کر خود ہی بات کی۔

ہاں مگر اب شاید وقت ٹھیک نہیں تم گھر آجاؤں گی تو بات ہو جائے گی۔دلاور خان نے کہا

آپ اب بھی مجھ سے بات کر سکتے ہیں اگر آپ کو مناسب لگے تو۔آروش نے کہا

مجھے آج پتا چلا کے یمان کو برین ٹیومر ہے۔دلاور خان نے کہا تو آروش چپ سی ہو گئی تھی وہ دلاور خان کے چہرے سے اُن کی تکلیف کا اندازہ باخوبی لگا سکتی تھی۔

وہ آپ کو عزیز ہے؟آروش نے غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر پوچھا۔

سترہ اٹھارہ سال کا تھا یمان جب وہ مجھے خون میں لت پت سڑک پہ نیم مردہ حالت میں ملا تھا اُس کے سینے میں دو گولیاں ماری گئی تھی سر سے خون الگ سے بہہ رہا تھا جب میں نے اُس کو ایسی حالت میں دیکھا تو یہ سوچنے لگا کوئی ایک بچے کو اتنی بے رحمی سے کون مار سکتا ہے اور کیوں؟(دلاور خان کی بات پہ آروش کا وجود لرزا تھا آج پھر وہ واقعہ اُس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا جس کو وہ بہت پیچھے چھوڑ آئی تھی)"میرے ڈرائیور نے کہا مجھ سے کے اُس کو ہسپتال لے جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ مر گیا ہو گا مگر میرا دل مان نہیں رہا تھا عجیب قسم کی ایک انسیت مجھے اُس سے محسوس ہونے لگی وہ نے اُس کی سانسیں چیک کی جو بہت مدھم سے چل رہی تھی میری اُس وقت اسلام آباد کی فلائٹ تھی میں کبھی کراچی میں زیادہ عرصہ نہیں رہا تھا اُس بار بھی اپنے ایک شوٹ کی وجہ سے گیا تھا

جہاں اتفاق سے مجھے یمان بھی ملا تھا پھر جب ہم ہسپتال پہنچے تو ڈاکٹر اُس کا چیک اپ کیے بنا مردہ قرار دیا پولیس کیس نہیں بنا تھا ضرور بنتا مگر میری ایک پہچان تھا ایک نام تھا میں نے سب ہینڈل کر لیا تھا ڈاکٹروں نے اُس علاج کرنا شروع کیا دو گولیاں نکلا چُکے تھے اور مجھ سے کہا اگر گولی مارنے والا کا نشان تھوڑا بھی پکا ہوتا تو ایک گولی سیدھا یمان کے دل میں لگتی۔(آروش کو گھٹن کا احساس ہونے لگا تھا بے ساختہ اُس نے اپنا نقاب اُتارا تھا وہ نہیں جانتی تھی دلاور خان کیوں اُس کو یہ سب ایسے اچانک سے بتا رہا ہے مگر جو بھی تھا یہ حقیقیت سن کر آروش کو ایک بار پھر سے اپنا آپ مجرم لگنے لگا تھا کیونکہ اُس نے بس یمان کو مار کھاتے دیکھا تھا اُس کے بعد یمان کن تکلیفوں سے گزرا وہ اِن سب سے جان کر بھی انجان تھی) مگر اللہ کا شکر تھا گولی دل کے پاس تھی دل پہ نہیں لگی تھی ورنہ یمان آج زندہ نہ ہوتا وہ گولیوں سے تو بچ گیا مگر جو اُس کے سر پہ وار ہوا تھا اُس نے یمان کے دماغ کی رگوں کو ڈیمیج کیا تھا ایک سے ڈیڑھ سال تک وہ کومہ میں رہا تھا جب ہوش آیا تو اپنے گھر جانے کی ضد کی مگر تب وہ اُس حالت میں نہیں تھا جو سفر کر پاتا ایک دو ماہ تک میں نے اُس کو ٹالا پھر ہم جو کراچی سے لاہور سے اسلام آباد پھر لاہور سے اسلام آباد آ گئے تھے دوبارہ

کراچی آ گئے تو ایک نئی خبر ہماری منتظر تھی پتا ہے کونسی بات ہے؟ دلاور خان نے گردن موڑ کر آروش کو دیکھا جس کی رنگت فق تھی اُس کا وجود ہلکہ سا کانپ رہا تھا۔

ک کیا؟ آروش نے ہمت جمع کر کے پوچھا

یمان کی ماں اِس فانی دُنیا سے چل بسی ہے وجہ اپنے بیٹے کی جُدائی تھی کتنا بدنصیب بیٹا تھا نہ جو اپنی ماں کا چہرہ بھی نہ دیکھ پایا نہ اپنی ماں کے جنازے کو کندھا دیا اور کتنی بدنصیب وہ ماں تھی جو مرتے وقت اپنے بیٹے کو یاد کرتی رہی مگر اُس سے مل نہ پائی زیادہ تر والدین بیٹے کی خواہش اِس وجہ سے کرتے ہیں کے تاکہ وہ اُن کے بوڑھاپے کا سہارہ بنے مگر یمان کی ایک غلطی نے اُس سے اپنے ماں باپ سے دور کر دیا وہ اپنے اصل سے چھوٹ گیا۔ دلاور خان گہری سانس بھر کر خاموش ہو گئے تھے۔ جب کی آروش کے منہ سے ایک سسکی بر آمد ہوئی تھی وہ چاہ کر بھی خود کو رونے سے باز نہیں رکھ پائی تھی۔

www.novelsclubb.com

اُس کو اپنا لوں بیٹا وہ مر رہا ہے تم اُس کو جینے کی اُمید تھما دوں۔ دلاور خان نے اچانک کہا تو آروش بے یقین نظروں سے دلاور خان کو دیکھنے لگے جو سامنے کی طرف دیکھ رہے تھے۔

یہ آپ کیا بول رہے؟ آروش نے کہا

یمان نے مجھے دیا ہے وہ جس کو کالج لائیف میں چاہتا تھا وہ تم ہو۔دلاور خان نے بتایا

جو وہ مجھ سے چاہتا ہے وہ ناممکن ہے۔آروش نے کہا

کیوں ناممکن ہے بیٹا؟دلاور خان کو سمجھ نہیں آیا

بس ناممکن ہے اور مجھے ہوسپٹل جانا ہے۔آروش اتنا کہتی نقاب پہنے لگی۔

سنگدلی کا مظاہرہ مت کرو اتنا آروش وہ چاہتا ہے تمہیں۔دلاور خان نے افسوس سے اُس کو دیکھ کر کہا

پر میں ایسا کچھ نہیں چاہتی آپ کے لیے منہ بولے بیٹے سے زیادہ اپنی بیٹی کے فیصلے کی اہمیت ہونی چاہیے۔آروش اتنا کہتی گاڑی کا دروازہ کھول کر ہسپتال کے اندر جانے لگی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

یہ مجھے دے میں اِس کو اپنی گود میں اُٹھاؤ۔شبانا ابھی نہا کر باورچی خانے میں جانے کا اِرادہ کیے ہوئے تھے جب اُس کی نظر شازم پہ پڑی جو کلثوم بیگم کی گود میں تھا۔

یہ پکڑو میں بھی نماز پڑھ لوں۔کلثوم بیگم شازم کو شبانا کی گود میں دے کر بولی تو شازم اپنی آنکھیں بڑی بڑی کرتا شبانا کو دیکھنے لگا جو اُس کو تیکھی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

سُنا ہے تجھے سردی بڑی لگتی ہے۔کلثوم بیگم کے جانے کے بعد شبانا شازم کے اطراف لپیٹے ہوئے کمبل کو کھول کر اُس سے بتانے لگی تو جب کمبل سارا کھل گیا تو شازم اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ ہلانے لگا۔

بڑی جلدی تھی اِس دُنیا میں آنے کی۔شبانا اُس کا چھوٹا سا ہاتھ پکڑ کر بولی تو شازم کا دوسرا چھوٹا سا ہاتھ اُس کے کُھلے ہوئے گیلے بالوں میں بُری طرح سا اُلجھا تھا۔

آآہ۔شبانا جو اُس کو گھورنے میں مصروف تھی اپنے سر پہ کچھ کھچاؤ محسوس کر کے اُس کی چیخ نکلی تھی وہ شازم کا ہاتھ چھوڑتی اُس کے دوسرے ہاتھ سے اپنے بال نکالنے لگی کیونکہ شازم کے ہاتھ کی مٹھی بند ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

مُٹھی کھولو اپنی۔شبانا اپنے سر میں اُٹھتی ٹیسوں کو برداشت کرتی شازم سے ایسے بولی جیسے وہ اُس کی بات سمجھ رہا ہو وہ اپنا سر اُس پہ جُھکانے لگی تاکہ اُس کی مٹھی آسانی سے کھول سکے مگر ایسے میں شازم اپنا دوسرا ہاتھ اُس کے چہرے پہ پھیرنے لگا تو شبانا کی آنکھ کا نشانہ

ہو گیا۔شبانہ بُری طرح سے پھسی تھی۔ماہی جو خود شازم کو لینے آئی تو اُس کو ایسے دیکھا تو فورن سے بھاگ کر شبانا کے پاس آئی۔

یہ آپ نے کمبل کیوں اُتارا یہ چھوٹا سا بچہ ہے یہ تو خیال کرتی۔ماہی شازم اُس سے لیتی فکر مندی سے بولی

کچھ نہیں ہوتا اِسے میرے بال نوچے ہیں تمہارے بیٹے نے۔شبانا نے تیز آواز میں کہا تو ماہی نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

شازم اب اتنا بڑا بھی نہیں ہوا جو کسی کے بال نوچے آپ کو چاہیے تھا اپنے بال باندھ لیتی ایسے میں کسی بچے کے ہاتھ میں بال اٹک تو جاتے ہیں نہ۔ماہی شازم کے گرد کمبل اُوڑھ کر شبانا کو جوابً بولی۔

اِس کو اپنے بستر پہ لیٹایا کرو میں نیچے نہ دیکھو دوبارہ۔شبانا نے دونوں کو گھورا

سارا دن اپنے بستر اور بے بی کاٹ میں ہوتا ہے اب تھوڑا کُھلی فضا میں آیا تو آپ کو ناگوار لگ رہا ہے۔ماہی کو اُس کی بات بُری لگی تو کہا

یہ کُھلی فضا نہ اپنے کمرے میں اِس کو دیا تھا یہاں دینے کی ضرورت نہیں اللہ جانے میرے کتنے بال ٹوٹے ہو گے۔شبانا اُس کو سخت لہجے میں سُناتی اپنے بالوں کو دیکھ کر بڑبڑائی۔

چلو مما کا شہزادہ اب سونے کا وقت ہو گیا ہے ہم اپنے کمرے میں جائے گے۔ماہی شبانا کو نظر انداز کرتی شازم کو پچکارنے لگی جو اُس کو دیکھ رہا تھا۔

میرا بچہ مجھے امی کب بولے گا؟ماہی اُس کے ماتھے پہ بوسہ دیتی بتاتے کرتی سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی۔شبانا بھی جلدی کڑھتی باورچی خانے میں جانے لگی۔

❤❤❤❤❤❤❤

آروش شازل دُرید اور فاریہ بیگم یہ سب بیٹھے انتظار میں تھے کے کب ڈاکٹر اُن کو کوئی خوشخبری سُناتی ہے شہباز شاہ بھی آنے والے تھے مگر اُن کو کوئی کام پڑ گیا تھا جس وجہ سے شہر نہ آپائے مگر آروش کا زیادہ تر توجہ دلاور خان کی باتوں کی طرف تھیں وہ چاہ کر بھی اپنا ذہن اُن کی باتوں سے جھٹک نہیں پا رہی تھی۔

مُبارک ہو بیٹی ہوئی ہے۔ڈاکٹر نومولود بچے کو اپنی گود میں اُٹھاتی باہر آکر اُن سب سے مسکرا کر بولی تو سب خدا کا شکر ادا کر کے اُٹھ کھڑے تھے۔

مجھے دے۔دُرید تیر کی تیزی سے ڈاکٹر کی طرف بڑھ کر اُس سے بچی لی جس کی آنکھیں بند تھی۔

بڑی خاموشی سے آئی ہے شازم تو رو کر پیدا ہوا تھا۔شازم بچی کو دیکھ کر بولا تو فاریہ بیگم نے اُس کو گھورا اُن سب سے بے نیاز دُرید بچی کے چہرے پہ اپنا شفقت بھرا لمس چھوڑ رہا تھا۔

حریم کیسی ہے؟آروش نے ڈاکٹر سے پوچھا

شی اِز فائن تھوڑی دیر تک آپ اُس سے مل سکتے ہیں۔ڈاکٹر نے بتایا۔

بہت پیاری ہے ماشااللہ لائیک پرنسز۔شازل بچی کو دُرید کی سے لیکر اپنی بانہوں میں اُٹھا کر بولا۔

مجھے بھی تو دے۔آروش نے کہا تو شازل نے اُس کو زبان دیکھائی جس پہ آروش نے معصوم شکل بنائے دُرید کو دیکھا

توں اپنا بچہ یہ ہمیں دے۔دُرید کی بات پہ آروش جہاں خوش ہوئی تھی وہاں شازل کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔

اب میں کسی کو اپنا بچہ نہیں دوں گا۔دُرید نے بچی آروش کو دی تو شازل نے کہا

دیکھتے ہیں۔دُرید نے چیلنج کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا

چھوٹا ہونا بھی ایک عذاب۔شازل منہ بناتا کہہ کر بینچ پہ بیٹھ گیا جس پہ سب نے نفی میں سر اثبات میں ہلایا۔

oooooooooooooooooooooooo

ہمیں یقین نہیں آرہا یہ ہماری بچی ہے۔حریم بچی کو دیکھتی عجیب کیفیت میں بولی اُس کی آنکھوں میں خوشی کے مارے آنسو آگئے تھے۔

یقین کرلوں بچے۔فاریہ بیگم نے مسکرا کر کہا جب کی آروش نے اُس کو اپنے ساتھ لگایا

نام سوچا ہے کوئی؟آروش نے پوچھا

www.novelsclubb.com

حورم۔حریم اتنا بتا کر بچی کا ماتھا چوما

ماشااللہ بہت پیارا نام کیا ہے۔فاریہ بیگم اور آروش ایک ساتھ بولی۔

oooooooooooooooooooo

لالہ آپ حریم سے ملنے نہیں جائینگے ؟شازل نے دُرید سے پوچھا جو خاموش کھڑا تھا۔

میں اب اُس سے نکاح کے دن ملنے جاؤں گا میں نہیں چاہتا وہ مجھے دیکھ کر کچھ بُرا فیل کرے۔دُرید ہلکی مسکراہٹ سے بولا

وہ بُرا فیل کیوں کرے گی ؟آپ کو جانا چاہیے اور کیا وہ آپ سے نکاح کرے گی آئے مین جو اُس کے ساتھ ہوا ہے۔شازل ہچکاہٹ سے بولا

اُس کو راضی ہونا پڑے گا میں اُس کو راضی کرلوں گا جانتا ہوں غصہ ہو گی مگر پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔دُرید کا لہجہ پُر امید تھا۔

ہوپ سو۔شازل بس یہی بول پایا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

یمان کے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے ؟ابھی تو اُس نے بہت ساری خوشیاں دیکھنی تھی۔دلاور خان نے زوبیہ بیگم کو یمان کے "برین ٹیومر "کا بتایا تو انہوں نے اپنا سر پکڑ لیا تھا وہ چاروں بھی اپنی جگہ پریشان ہو گئی تھیں۔

مجھے تو شروع سے ہی شک ہو گیا تھا کے آروش اور یمان کا کوئی نہ کوئی سین ضرور ہے۔نور نے کہا

مجھے تو حیرت اِس بات پہ ہے کے ہم نے یہ بات محسوس کیوں نہیں کی کے جب سے یہاں آروش آئی ہے تب سے یمان میں خاصا بدلاؤ آیا تھا۔زوبیہ بیگم نے کہا

ڈیڈ آپ آروش سے بولے وہ یمان کے لیے راضی ہو جائے اب کیا وہ اُس کی جان لیکر رہے گی۔زرگل نے دلاور خان سے کہا

زر۔زوبیہ بیگم نے اُس کو ٹوکا

نو موم اِٹس ٹو مچ ناؤ آروش آخر چاہتی کیا ہے؟ چلو مان لیا پہلے ذات پات کا مسئلہ تھا گھر والے نہیں مانے واٹ ایور جو کچھ بھی تھا مگر اب تو ایسا نہیں نہ کچھ آپ فادر ہیں اُس کے ایسا چاہتے ہیں کے یمان اور اُس کا نکاح ہو جائے تو آروش کو کیا مسئلہ ہے؟ یمان میں کس چیز کی کمی ہے ویل میئنرڈ ہے ویل ایجوکیٹڈ ہے گُڈ لُکنگ ہینڈسم ہے اور سب سے بڑی بات اُس کو چاہتا ہے آروش کیوں اپنی بات پہ بضد ہے۔زرفشاں سنجیدگی سے بولی۔

میں آروش کو راضی کر لوں گا اُس کی بے جا ضد پہ میں یمان کی زندگی خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔دلاور خان گہری سانس بھر کر بولے

یس ڈیڈ یو کین ڈو اِٹ۔زرنور نے بھی کہا تو انہوں نے ہنکارہ بھرا۔

پر ڈیڈ یمان پہلے آپریشن کیوں نہیں کروا تا نکاح کیوں چاہتا ہے؟زرگل پر سوچ لہجے میں بولی۔

پتا نہیں۔دلاور خان نے لاعلمی کا مظاہرہ کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

!کچھ دن بعد

آپ اتنا جلدی جا رہی ہیں شازم کی باری پہ تو پورا ایک ماہ تھی اور اب ہماری حورم کی باری پہ بامشکل ایک ہفتہ رہی ہے۔حریم نے شکوہ کناں لہجے میں آروش سے کہا جو بیڈ پہ لیٹی حورم کے ساتھ مصروف تھی

میرا بس چلے تو میں یہاں سے کہیں نہ جاؤں مگر دلاور بابا نے کہا ہے تو مجھے جانا پڑے گا۔آروش نے گہری سانس بھر کر بتایا

پھر کب آئے گی؟ حریم نے اُداسی سے پوچھا

ان شاءاللہ جلد۔ آروش نے مسکرا کر کہا

اچھا۔ حریم بس یہی بولی

تم حورم کو بے بی کارٹ میں ڈالو میں آتی ہوں۔ آروش بیڈ سے اُٹھ کر حریم سے بولی

ڈالتی ہو ایک تو یہ سوتی بہت ہے۔ حریم منہ بنا کر حورم کو دیکھ کر بولی

کچھ دنوں کی بات ہے پھر کہو گی یہ سوتی کیوں نہیں کیونکہ اکثر بچے رات کے وقت ہی تنگ کرتے ہیں اپنی ماں کو۔ آروش اُس کی بات پہ نفی میں سر ہلا کر بولی تو حریم ہنس کر حورم کو اپنی گود میں اُٹھانے لگی جب کی آروش کمرے سے باہر آئی تو اُس کا سامنا دُرید سے ہوا جس کے ہاتھوں میں ایک شاپنگ بیگ تھا۔

www.novelsclubb.com

لالہ یہ؟ آروش نے سوالیہ نظروں سے دُرید کو دیکھا۔

اب تو ہمارا نکاح ہو سکتا ہے نہ تم نے ایک بار خود بتایا تھا حریم یہ بات جانتی ہے کے میں نے تابش کا قتل کیا تھا۔ دُرید نے سنجیدگی سے بولا

جی میں نے ایک بار باتوں ہی باتوں میں اُس کو بتا دیا تھا پر حریم نے کبھی مجھ سے ذکر نہیں کیا تھا پھر اور اب نکاح آپ جلد بازی کر رہے ہیں۔آروش پریشان ہوئی

یہ جلد بازی نہیں ہے حریم ایسے مجھے کبھی حورم کے پاس نہیں جانے دے گی دوسرا وہ حورم کی اکیلی پرورش نہیں کر سکتی وہ خود ابھی چھوٹی ہے اور مجھے یہ بتاؤ تم ایک ہفتے سے یہاں ہو تم نے حورم کو میرے پاس دیکھا؟دُرید سنجیدگی سے کہتا آخر میں اپنی سوالیہ نظریں اُس پہ ٹِکائی۔

نہیں لالہ۔آروش نے نظریں چُرائی۔

وہ جان بوجھ کر حورم کو مجھ سے دور کرنا چاہتی ہے پر میں ایسا ہونے نہیں دوں گا۔دُرید اٹل انداز میں بولا

آپ کو لگتا ہے وہ مان جائے گی؟آروش نے جھجھک کر پوچھا

اُس کو ماننا ہو گا کیا میری ایک غلطی کی وجہ سے خود کو ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور رہ پائے گی؟میں تو اِس بات پہ حیران ہوتا ہوں جہاں پہلے مجھ سے بات کیے بغیر اُس کا گزارا نہیں

ہوتا تھا یہ دو سال اُس نے بنا مجھ سے کوئی بات بنا کسی شکوہ شکایت کے کیسے گزارے ہیں۔دُرید اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر پریشانی سے بولا

آپ جائے حریم کے پاس وہ بولے یا نہ بولے مگر سب جانتے ہیں وہ آپ سے پیار کرتی ہے آپ کو یاد کرتی ہے بس خود کو ایک خول میں چُھپا کے رکھا ہوا ہے۔آروش نے گہری سانس بھر کر کہا

مجھے حریم کو اِس خول سے ہی تو باہر نکالنا ہے۔دُرید فورن سے بولا تو آروش مسکرا کر سائیڈ پہ ہو گئی جس پہ دُرید اُس کے سر پہ ہاتھ پھیرتا حریم کے کمرے کی طرف بڑھا۔

دُرید نے حریم کے کمرے کا دروازہ کھولا تو حریم کی پشت دیکھائی دی۔حریم نے دروازہ کُھلنے پہ بے خیالی میں دروازے کی طرف دیکھا جہاں دُرید شاہ کھڑا تھا آج اُس کو اِتنے وقت بعد دیکھ کر حریم نے اندر ہلچل مچل تھی جس کو وہ سرے سے نظر انداز کر گئی تھی۔

آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟ حریم حورم کو بے بی کارٹ میں لیٹا کر دُرید کی جانب متوجہ ہو کر بولی تو دُرید جو غور سے حریم کا چہرہ دیکھ رہا تھا اُس کی آواز پہ ہوش میں آیا دُرید کو حریم پہلے سے زیادہ کمزور لگی تھی۔

یہ کپڑے ہیں پہن کر جلدی سے تیار ہو جاؤ۔دُرید ہاتھ میں پکڑا بیگ بیڈ پہ رکھ کر اُس سے بولا

ہم کس لیے تیار ہونے لگے بھلا؟ حریم نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

کپڑے چینج کر آؤ پھر بتاتا ہوں۔دُرید نے اُس کی طرف دیکھ کر جواب دیا

ہمیں کچھ نہیں کرنا اور آپ اپنا بیگ لیکر جائے یہاں سے۔حریم نے سنجیدگی سے کہا

ہمارا نکاح ہے آج شام اِس لیے فورن سے کپڑے تبدیل کر کے آؤ۔دُرید کی بات اُس کے لیے کسی دھماکے سے کم نہیں تھی ایک پل کے لیے حریم کی سانس ساکن ہوئی تھی دُرید کی بات پہ۔

ک کی کیا مذاق ہے یہ؟ حریم کی زبان لڑکھڑا سی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔دُرید نے کہا

آپ سے نکاح کرنے سے اچھا ہم خودکشی کر لے۔حریم نخوت سے سر جھٹک کر بولی

فضول مت بولو حریم۔دُرید دھاڑا

آہستہ بات کرے ہماری بچی سو رہی ہے۔ حریم جلدی سے حورم کو دیکھ کر دُرید سے بولی

ہماری بچی۔ دُرید اُس کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھ کر اُس کا لفظ اچک کر بولا تو حریم بُری طرح سے سٹپٹائی تھی اُس کا کہاں عادت تھی دُرید کی ایسی والہانہ نظروں کی۔

ہماری اور تاب

اِس سے آگے ایک لفظ مت بولنا حریم ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔ حریم کچھ کہنے والی تھی جب دُرید ایک جست میں اس تک پہنچ کر وارن کرنے لگا۔

آپ سے بُرا کوئی اور ہے بھی نہیں سکتا ہمیں آپ سے نکاح نہیں کرنا اِس لیے چلے جائے یہاں سے۔ حریم رخ موڑ کر بولی

سوچ لو حریم اگر تم نے انکار کیا تو اُس صورت میں تم کبھی حورم کا چہرہ نہیں دیکھ نہیں پاؤں گی میں اُس کو تم سے دور لیکر جاوں گا۔ دُرید سخت لہجے میں بولا تو حریم گردن موڑ کر بے یقین نظروں سے دُرید کو دیکھنے لگی جو اُس کے سامنے کھڑا اُس کی بیٹی کے بارے میں ایسے بول رہا تھا

آپ کاایسا کوئی حق نہیں اور خبر دار جو ایسا سوچا بھی تو۔ حریم نے وارن کیا جب کی دُرید ایک نظر اُس پہ ڈال کر کاٹ میں لیٹی حورم کو اُٹھا کر بانہوں میں بھرا تو حریم کا دل خوف کے احساس سے دھڑک اُٹھا۔

دُرلا پلیز حورم مجھے واپس دے آپ ہمارے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ حریم نے دُرید کو حورم لیکر کمرے سے باہر جاتا دیکھا تو تیزی سے اُس کے راستے میں حائل ہوتی بولی۔

دُرید کے لب "دُرلا" لفظ پہ گہری مسکراہٹ میں ڈھلے میں تھے آج ایک عرصے بعد اُس نے اپنے لیے حریم سے یہ لفظ سن تھا جو اُس کو پر سکون کر گیا تھا اُس نے نرمی سے حورم کو بیڈ پہ لیٹا کر اُس کا ماتھا چوما پھر حریم کے روبرو آیا جو سہمی ہوئی نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

اچھا لگا مجھے درلا سن کر پر اب تمہیں چاہیے دُرلا سے "لا" ہٹا کر بس "در" پہ آجاؤ اور میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا تم بس نکاح کے لیے تیار ہو جاؤ۔ دُرید نے نرمی سے اُس کو دیکھ کر کہا

ہم نہیں کرنا

ٹھیک ہے پھر حورم کو بھول جاؤ میں اُس کو پال لوں گا جو میرے لیے مشکل نہیں کیونکہ تم بھی حورم جتنی تھی جب پُھپھو جان نے تمہارا وجود میرے حوالے کیا تھا تب تو میں چھوٹا تھا پھر بھی تمہارا خیال رکھ لیا کرتا تھا تو اب تو میرے لیے یہ بائے ہاتھ کا کھیل ہیں۔ حریم دوبارہ سے انکار کرنے والی تھی جب دُرید حورم کو ایک بار پھر اُٹھانے کے لیے جُھکا

نہیں نہیں

پلیز نہیں

ہم کرینگے آپ سے نکاح بس آپ حورم کو ہم سے دور نہ کرے۔اُس سے پہلے دُرید حورم کو سچ میں لے جاتا حریم جلدی سے ایک سانس میں بولی تو دُرید کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ چھا گئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 65

ڈیٹس لائیک مائے گُڈ گرل تو جاؤ پھر تیار ہو جاؤ۔دُرید شاپنگ بیگ اُس کو دے کر بولا

بہت بُرے ہیں آپ۔ حریم نے کہا

نکاح کے بعد تفصیل سے بتانا کتنا بُرا ہوں ابھی جلدی سے چینج کر آؤ۔دُرید اُس کا گال تھپتھپا کر بولا تو حریم اُس کا ہاتھ جھٹکتی واشروم میں جا کر تیز آواز میں دروازہ بند کرنا چاہا مگر اچانک حورم کا خیال آیا تو جی بھر کر اپنی بے بسی پہ رونا آیا اُس نے آہستہ آواز میں دروازہ بند کیا اور دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی تھی اُس کو ایک بار پھر دُرید بُرا لگنے لگا تھا کیونکہ آج دُرید نے اُس کی کمزوری پہ وار کیا تھا اُس کو ایسی توقع ہر ایک سے تھی مگر دُرید سے نہیں۔

ہم آپ کو اتنا تنگ کرینگے کے خود آپ ہمیں چھوڑ دینگے۔ حریم خود سے اتنا کہتی چونکی پھر بولی

www.novelsclubb.com

چھوڑینگے کیا وہ؟آج سے بہت پہلے اُنہوں نے چھوڑ دیا ہے۔ حریم کی آنکھوں سے آنسو نکل کر اُس کے رخسار بھگا گئے۔

آپی مجھے آپ کو کچھ بتانا تھا۔ یمان فجر کو کال کرتا اُس سے بولا

ہاں کہو میں سن رہی ہوں۔ فجر نے کہا

میں نے آپ کا رشتہ طے کر دیا ہے۔ یمان اتنا کہتا چپ ہو گیا۔

کیا طے کر دیا ہے؟ فجر نا سمجھی سے پوچھنے لگی اُس کو لگا شاید اُس نے غلط سن لیا ہو

میں آپ کی شادی کروانا چاہتا ہوں۔ یمان نے کہا تو فجر کے ماتھے پہ بلوں کا جال بچھ گیا۔

میری نہیں اپنی شادی کا سوچو اور تمہیں شرم نہیں آئی اپنی بڑی بہن سے اِس طرح کی بات کرتے ہوئے؟۔ فجر نے ناگواری سے کہا اُس کو یمان کی بات بلکل پسند نہیں آئی تھی۔

آپ سے پہلے میری ہو گی تو یہ واقع شرم والی بات ہے کیونکہ بڑی تو آپ ہیں نہ۔ یمان نے کہا

www.novelsclubb.com

یمان میں مذاق کے موڈ میں ہر گز نہیں ہوں۔ فجر نے اُس کو ٹوکا

میں بھی سنجیدہ ہوں آپی اور آپ کی شادی کا سوچ رہا ہوں آخر کب تک آپ اکیلے یامین کے ساتھ رہے گی۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا

اگر بہن کا اِتنا خیال ہے تو آجاؤ واپس کراچی۔ فجر نے کہا

میں نہیں آسکتا آپ آجائے کیونکہ آپ کی شادی یہاں ہو گی۔ یمان کی بات پہ وہ تپ اُٹھی۔

ہو کیا گیا ہے آج تمہیں؟ جب میں کہہ رہی ہوں مجھے شادی نہیں کرنی تو کیوں ایک بات کو لیکر بیٹھ گئے ہو میری شادی کی عمر نہیں ہے میرا ایک سات سال کا بیٹا ہے اگر تمہیں یاد ہو تو یامین نام ہے اُس کا۔ فجر نے اُس سے ایسے کہا جیسے سچ میں یمان سب کچھ بھول گیا ہو

آپ کی عمر کو کیا ہوا ہے اچھی خاصی جوان ہے آپ کے آگے ایک پوری زندگی ہے اور یامین کو ایک باپ کے پیار کی ضرورت ہے آپ کیوں ایک بچے کو باپ کی شفقت سے محروم رکھنا چاہتی ہیں آپ کو اندازہ بھی نہیں باپ لفظ پہ وہ کتنا اُداس ہو جاتا ہے۔ یمان نے اُس کو سمجھانا چاہا

میں نے یامین کو باپ کی شفقت سے محروم نہیں رکھا اللہ نے ارسم کو اپنے پاس بلا کر یامین کو باپ کی شفقت سے محروم رکھا ہے جب وہ پیدا ہوا تھا۔ فجر کی آنکھیں بھیگی تھی۔

مایوسی والی باتیں مت کرے قسمت آپ کو موقع دے رہی ہیں تو اِس کو جانے نہ دے ارمان آپ سے شادی کرنا چاہتا ہے وہ یامین کو بھی باپ کا پیار دے گا بس آپ حامی بھر لیں۔ یمان کی آخری بات پہ فجر کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئ۔

اُس ارمان کی یہ مجال جو اُس نے میرے بارے میں ایسا سوچا شرم نہیں آئی اُس کو ایک بیوہ پہ نظر ڈالتے ہوئے جو ایک بچے کی بھی ماں ہے۔ فجر کو ارمان پہ غصہ آیا

آپی اُس نے کوئی ناجائز بات تو نہیں کی عزت سے آپ کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے۔ یمان پاس پڑے صوفے پہ بیٹھ کر اپنی پیشانی مسل کر بولا

اُس کو بتاؤ عمر میں اُس سے میں بڑی ہوں ایک بیوہ ہوں دوسرا ایک بچے کی ماں ہوں وہ شادی کے لیے کسی اپنے جیسی لڑکی کا سوچے جو اُس کی عمر اور غیر شادی شدہ ہو۔ فجر نے کہا

آپ شادی سے مسئلہ کیا ہے؟ یمان نے پوچھا

شادی ایک بار ہوتی ہے جو میری ہو چکی ہے اور میں دوسری نہیں کرنا چاہتی۔ فجر نے کہا

شادی ایک بار نہیں ہوتی فلمی ڈائیلاگ نہ مارے۔ یمان کی بات پہ فجر نے موبائیل اسکرین کو گھورا

تمہاری نظر میں کتنی شادیاں کی جاتی ہیں؟ فجر نے طنزیہ کیا۔

آپی ضروری نہیں ایک شادی کامیاب نہ ہو تو دوسری شادی کرنا گناہ ہے ایک طلاقِ یافتہ کو بھی دوسری شادی کرنے کا حق ہے اور ایک بیوہ کو بھی آپ پلیز میری بات مان لے اتنے سالوں بعد کچھ مانگ رہا ہوں۔ یمان نے کہا

تمہاری ہر بات میں مان لوں گی مگر سوائے شادی کے۔ فجر اتنا کہتی کال ڈراپ کر گئ۔

میری تو بچی کُچی زندگی آروش سے آپی اور آپی سے آروش کو منانے میں گزر جانی ہیں مگر مجال ہے جو اِن کے کان میں جوں تک بھی رینگتی ہو۔ یمان موبائیل اسکرین کو دیکھ کر تاسف سے بڑبڑایا

آپ حریم علی ولد فردین علی شاہ'دُرید شاہ ولد شہباز شاہ کو پچاس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔۔قبول ہے۔

حریم اسکن کلر کے گھیرادر شلوار قمیض پہنے سر پہ لال چنڑی اوڑھے ایک بار پھر نکاح کے لیے خود کو تیار کیے ہوئے تھی جس میں نہ پہلے اُس کی رضامندی تھی اور نہ اس بار وہ دل سے رضامند ہوئی تھی۔فرق صرف اتنا تھا کے پہلے اُس کی رضامندی جاننے دُرید شاہ آیا تھا تو اِس بار شازل شاہ آیا تھا پہلے اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے مگر آج اُس کی آنکھوں میں کوئی تاثر نہیں تھا پہلے عورتوں کا جم غفیر اتھا تو اِس بار صرف حویلی کے فرد موجود تھے۔

حریم بولو خاموش کیوں ہو؟آروش نے اُس کو کوئی جواب نہ دیتا پایا تو آہستہ آواز میں کہا

www.novelsclubb.com

سوچ لو حریم اگر تم نے انکار کیا تو اُس صورت میں تم کبھی حورم کا چہرہ نہیں دیکھ نہیں" "پاؤں گی میں اُس کو تم سے دور لیکر جاوں گا۔

قبول ہے۔

وہ انکار کرنے کا سوچتی تو کانوں میں دُرید کے الفاظ گونجتے جس کو وہ چاہ کر بھی جھٹک نہیں سکتی تھی کیونکہ سوال اُس کی معصوم بیٹی کا تھا۔

آپ حریم علی ولد فردین علی شاہ' دُرید شاہ ولد شہباز شاہ کو پچاس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔۔ قبول ہے۔

! قبول ہے

ایک بار پھر پوچھا گیا تو اُس نے بنا کوئی اور بات سوچے قبول ہے کہہ دیا جس پہ سب کے چہرے پہ سکون ٹھیرا تھا۔

www.novelsclubb.com

آپ حریم علی ولد فردین علی شاہ' دُرید شاہ ولد شہباز شاہ کو پچاس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔۔ قبول ہے۔

!قبول ہے

سپاٹ انداز میں تیسری بار بھی "قبول ہے" کہہ کر اُس نے جیسے اپنی جان چھڑائی۔

مبارک ہو۔ماہی اُس کو اپنے گلے سے لگا کر بولی۔

سائن۔شازل نے نکاح نامہ اُس کے سامنے کیا تو سائن کرتے وقت حریم کے ہاتھ کپکپائے ضرور تھے۔

oooooooooooooooooooooooo

مُبارک ہو لالہ بال سفید ہونے سے پہلے آپ کا نکاح ہو گیا۔شازل دُرید کے گلے لگتا شرارت سے بولا تو دُرید ہنس پڑا

خیر مُبارک۔دُرید نے جوابً کہا

www.novelsclubb.com

غالباً آپ اپنی زوجہ کے پاس جانا چاہتے ہیں؟شازل نے شریر نظروں سے اُس کو دیکھا

غالباً نہیں یقیناً مگر اُس کے لیے تمہیں سائیڈ پہ ہونا پڑے گا۔دُرید اُس کو سائیڈ پہ کرتا بولا تو شازل ہنس پڑا

دُرید حریم کے کمرے میں آیا تو وہاں بس آروش اور ماہی بیٹھی ہوئی تھی اُس کے ساتھ باقی سب شاید چلے گئے تھے۔

ماہی اور آروش نے دُرید کو دیکھا تو خاموشی سے کمرے سے نکل گی تو دُرید دروازہ بند کرتا حریم کی طرف متوجہ ہوا۔

نکاح مبارک ہو۔دُرید اُس کے پاس بیٹھ کر بولا

ہمیں آپ سے نکاح نہیں تھا کرنا۔حریم چیخ پڑی

آہستہ بات کرو پاس ہی بیٹھا ہوں تمہارے۔دُرید کان پہ ہاتھ رکھ کر اُس سے بولا

آپ آخر چاہتے کیا ہے؟حریم چنڑی اُتار کر اُس سے سوالیہ نظروں سے دیکھ کر بولی

جو میں چاہتا تھا وہ مجھے مل گیا۔دُرید اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر اُس کو دیکھ کر مسکرا کر بولا

www.novelsclubb.com

ہاتھ مت لگائے۔حریم نے اُس کا ہاتھ جھٹکتا تو دُرید کو بُرا تو بہت لگا مگر ضبط کر گیا۔

حورم کی چیزیں اور اپنی چیزیں پیک کرو کیونکہ اب تمہیں میرے کمرے میں ہونا ہے۔دُرید نے حکیمہ لہجے میں کہا

غور سے دیکھے ہم وہی ہیں جس کو آپ نے دھتکارا تھا جس کے گال پہ آپ نے تھپڑ مارا تھا جس کی محبت آپ نے اُس کے منہ پہ ماری تھی۔ حریم بیڈ سے اُٹھتی دُرید کو یاد کروانے لگی۔

کیا تم یہ سب کچھ بھول نہیں سکتی؟ دُرید اُس کے روبرو کھڑا ہوتا بولا

نہیں ہم نہیں بھول سکتے اور نہ آپ کو کبھی بھولنے دینگے۔ حریم نم لہجے میں بولی۔

حریم۔ دُرید اُس کو دونوں بازوں سے پکڑتا اپنے روبرو کھڑا کرنے لگا۔

چھوڑے ہمیں۔ حریم نے تیز آواز میں کہا

میری طرف دیکھو۔ دُرید اُس کو اپنے حصار میں لیتا اُس کا چہرہ اپنی طرح کرنے لگا جو بامشکل اُس کے سینے تک آرہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہمیں نہیں دیکھنا آپ کی طرف اور نہ آپ کے کمرے میں رہنا ہے آپ نکاح کرنا چاہتے ہیں وہ ہو گیا اب بخش دے ہمیں اور ہماری بیٹی کو۔ حریم رخ موڑ کر بولی دُرید کے اتنے پاس کھڑے ہونے پہ اُس کا پورا چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا تھا جس کو دُرید نے بہت غور سے دیکھا حریم کو اپنا آپ دُرید کے چوڑے وجود میں دبتا محسوس ہو رہا تھا۔

تم مجھے عزیز ہو حریم اور اب تو تمہاری بیٹی تم سے زیادہ عزیز ہو گئی ہے۔دُرید نے اُس کے ہاتھ پہ بوسہ دے کر کہا تو حریم نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچا

اگر آپ کو لگتا ہے ایسی حرکتیں کر کے آپ ہمیں بلیک میل کر سکتے ہیں ہم سے اپنی ہر بات منوا سکتے ہیں تو یہ آپ کی بھول ہے اگر اب آپ نے مزید یمیں دھمکی دی تو ہم حویلی سے چلے جائے گے۔حریم نے پہلی بار اُس کو دیکھ کر کہا

اچھا تو اب مجھے تم چھوڑ جانے کی دھمکی دو گی رہ لو گی میرے بنا؟دُرید اُس کی بات پہ محفوظ ہوا

ہم سنجیدہ ہیں۔حریم کو اُس کا یوں مسکرانا پسند نہیں آیا

یقین جانے ہم آپ سے زیادہ سنجیدہ ہیں۔دُرید اُس کے انداز میں "ہم" لفظ یوز کرنا لگا تو حریم تپ اُٹھی وہ اُس کے سینے پہ تھپڑ مارنے لگی تھی مگر پھر جانے کیوں رُک گئی

کیا ہوا؟دُرید نے اُس کی آنکھوں میں جھانکا

آپ بہت بُرے ہیں۔ حریم اتنا کہتی زور شور آواز میں رونے لگی تو اُس کے پل میں تولہ پل میں ماشہ والا روپ دیکھ کر دُرید حیرت سے اُس کو دیکھنے لگا جو اچھی بھلی اُس سے لڑ رہی تھی اور اب ایسے رو رہی تھی جیسے اُس نے جانے کیا کر دیا ہو۔

ہے حریم یار کیا ہو گیا؟ رو کیوں رہی ہو؟ دُرید اُس کے آنسو صاف کرتا بولا

ہمیں آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔ حریم نے سوں سوں کے درمیاں کہا

آپ کو ہمارے ساتھ ہی رہنا پڑے گا اب تو ہمارا نکاح ہو گیا ہے اگر آپ ہمارے ساتھ ایسا کرے گی تو اللہ آپ کو گناہ دے گا۔ دُرید اُس کا بچوں جیسا انداز دیکھ کر مسکراہٹ دبائے بولا

آپ ہمارا مذاق اُڑاتے ہیں۔ حریم اُس کو گھور کر بولی تو دُرید نے اُس کی نم پلکلوں پہ بوسہ دیا تھا تو حریم آج اُس کا ایسا روپ دیکھ کر بیہوش ہوتے ہوتے بچی۔

آپ بہت بے شرم ہیں۔ حریم اپنی حالت پہ قابو پا کر اُس کو بتانے لگی

اچھا اور کچھ؟ دُرید شرارت سے اُس کو دیکھنے لگا۔

میں آپ کو اپنی بیٹی کے پاس جانے نہیں دوں گی۔ حریم نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا

میں اُس کا باپ ہوں وہ میری بیٹی ہے تم مجھے اُس سے دور نہیں کر سکتی۔دُرید آرام سے بولا

وہ آپ کی بیٹی نہیں ہے اُس کے باپ کو آپ نے

خاموش۔ حریم کچھ کہنے والی تھی جب دُرید نے سختی سے اُس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اُس کی آواز کا گلا گھونٹا تو حریم سہمی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی

حورم میری بیٹی ہے میں اُس کا باپ ہوں یہ بات اپنے ذہن میں بیٹھالوں میں دوبارہ سے تمہارے منہ پہ کسی اور کا نام نا سنوں۔دُرید کا لہجہ اچانک پتھریلا ہو گیا تھا جس کو محسوس کر کے حریم کو اُس سے خوف آنے لگا اُس کا وجود ہلکا سا کانپنے لگا تھا۔

حریم؟دُرید نے اُس کو کانپتا دیکھا تو پریشان ہوا

www.novelsclubb.com

ہمیں وحشت ہو رہی ہے آپ سے۔ حریم اپنے قدم پیچھے کی جانب کِھسکاتی دُرید سے بولی تو وہ بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا جس کے چہرے پہ خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

حریم تم مجھ سے ڈر رہی ہو؟دُرید کا لہجہ ٹوٹ سا گیا تھا۔

آپ بھی تو مرد ہیں اور سب مرد ایک جیسے ہوتے ہیں آپ بھی اپنی طلب پوری کرنے کے بعد ہمیں چھوڑ دینگے۔حریم دیوار کے ساتھ لگتی سہمے ہوئے لہجے میں بولی

حریم تمہیں مجھ پہ یقین نہیں کیا میں تمہیں ایسا لگتا ہوں؟دُرید اُس کی طرف آتا پوچھنے لگا اُس کو حریم اپنے حواسوں میں نہیں لگی۔

ہمیں آپ کے ساتھ نہیں رہنا مجھے بس اپنی بیٹی کے ساتھ رہنا ہے۔حریم بار بار ایک لفظ دوہرانے لگی تو دُرید گہری سانس بھرتا اُس کو اپنے ساتھ لگا گیا۔

حریم رلیکس تمہیں اپنے دُرید پہ یقین کرنا چاہیے۔دُرید اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا پر سکون کرنے لگا۔

ہمیں آپ پہ یقین نہیں آپ نے ہمیں ایک حیوان کے حوالے کیا تھا۔حریم اُس کی قمیض کو سینے سے جکڑتی آہستہ آواز میں بولی

مجھ سے غلطی ہو گئی تھی پلیز معاف کر دو۔دُرید نے شرمندگی سے کہا

ہم معاف نہیں کرے گے آپ کو کبھی بھی۔ حریم نے بضد لہجے میں کہا تو دُرید نے زور سے اُس کو خود میں بھینچا

❤❤❤❤❤❤❤❤

آروش اپنے اسلام آباد والے گھر پہنچ گئی تھی وہ اپنے کمرے میں آئی تو اُس کے کانوں میں دلاور خان کی کہی باتیں گونج رہی تھی۔

ہم سے ملی نہیں اور اپنے کمرے میں آگئی۔ آروش اپنی سوچ میں گم تھی جب زوبیہ بیگم اُس کے کمرے میں آکر بولی

السلام علیکم سوری مجھے لگا آپ لوگ گھر پہ نہیں ہوگے۔ آروش کھڑی ہوتی شرمندہ لہجے میں بولی

کوئی بات نہیں یہ بتاؤ حویلی میں سب کیسے ہیں؟ زوبیہ بیگم نے مسکرا کر پوچھا

سب ٹھیک ہے اور آج تو دُرید لالہ کا نکاح بھی ہو گیا خیر سے۔ آروش نے مسکرا کر پرجوش لہجے میں بتایا تو زوبیہ بھی مسکرا پڑی۔

اب تمہارا کیا خیال ہے؟ زوبیہ بیگم نے کہا

کس بارے میں ؟آروش نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا۔

یمان کے بارے میں۔زوبیہ بیگم نے کہاتوآروش کے تاترات یکدم بدل سے گئے۔

میں نے یمان اور بابا کو بتادیاہے اپناہے جواب۔آروش نے سنجیدگی سے کہا

تم اِتنی پتھر دل لگتی تو نہیں پھر کیوں یمان کے معاملے میں اتناسنگدلی کا مظاہرہ کررہی ہو کیا کچھ نہیں کیااُس نے تمہارے لیے کم عمری میں تمہارے بھائیوں سے زخمی بناہارٹ اٹیک کا مریض بن گیا بائے پاس ہوتے ہوتے رہ گیااب وہ ایک نئی بیماری کا شکار ہے تو تم کیوں اُس کو اتناتڑپارہی ہو آخر اُس کی غلطی کیا ہے ؟اُس کے دل میں موجود جو تمہارے لیے محبت ہے وہ کیوں تم چاہتی ہو کے گناہ بن جائے۔نور جو کمرے کے دروازے کے پاس کھڑی تھی آروش کا جواب سُنا تواُس پہ پھٹ پڑی۔

اُس کے ساتھ جو ہوا ہے اُس کی زمیدار میں نہیں ہوں۔آروش کے وضاحت کرناچاہی۔

تم

نورابھی کچھ کہنے والی تھی جب نجمہ بھاگ کراُن کے پاس آتی بولی۔

او جی ارمان صاحب کی کال آئی تھی بتا رہے تھے کے یمان صاحب کی طبیعت خراب ہو گئ ہے ہسپتال لیکر گئے ہیں۔ نجمہ کی بات پہ زوبیہ بیگم کا ہاتھ اپنے سینے پہ پڑا تھا جب کے آروش کے چہرے کی ہوائیاں اُڑ گئ تھی۔

یااللہ خیر یمان صبح تک تو ٹھیک تھا۔زوبیہ بیگم حواس باختہ ہوتی کہہ کر آروش کے کمرے سے باہر نکلنے لگی۔آروش بھی پریشان ہوتی اُن کے پیچھے جانے لگی تھی جب نور نے اُس کا بازوں پکڑا

تم کہاں جا رہی ہو؟نور نے پوچھا تو آروش کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا جواب دے

امی پپ پر۔۔پریشان ہے۔آروش لڑکھڑاہٹ بھرے لہجے میں بولی

تو کچھ نہیں ہوتا آروش تم یہاں بیٹھ کر بس یمان کی بے بسی کا فائدہ اُٹھاؤ اُس کو مزید تڑپانے کا سوچو یا پھر اُس کے مرنے کی خبر کا انتظار کرو۔نور نے کہا تو آروش بس اُس کا چہرہ دیکھتی رہ گئ۔

یہ کیسی بات کر رہی ہیں آپ؟میں کیوں اُس کے مرنے کا انتظار کرنے لگی۔آروش نے کہا

پھر تمہارے بار بار انکار کرنے کی وجہ کیا ہے؟ کیوں بار بار یمان کو ریجیکٹ کرتی ہو؟ نور نے سوال پہ سوال کیا

میں بس شادی نہیں کرنا چاہتی۔ آروش نظریں چُرا کر بولی۔

سچ بتانا آروش کیا اتنے سالوں میں تمہارے دل میں کبھی بھی یمان کے لیے سوفٹ کارنر پیدا نہیں ہوا؟ اُس کا بار بار اظہارِ محبت کرنا تمہارے لیے اُس کا پریشان ہونا تمہیں دیکھ کر اُس کے چہرے پہ مسکرائٹ آجاتی ہے کیا کبھی بھی تمہیں یمان پہ ترس نہیں آیا تمہاری جگہ اور کوئی لڑکی ہوتی تو وہ کبھی یمان کو اگنور نہ کرتی مگر بات یہ ہے کے وہ پاگل تمہیں چاہتا ہے تمہارا طلبگار ہے تمہارے در پہ سوالی بن کر آیا ہے اور ایک تم ہو جو وہ مرے یا جیے تمہیں اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اُس کو برین ٹیومر یو یا بلڈ کینسر تمہاری بلا سے بھاڑ میں جائے۔ نور سنگدلی سے اُس کو دیکھ کر بولی تو آروش کو اپنا دل مٹھی میں جکڑتا محسوس ہوا۔

میں چاہتی ہوں وہ جیے میں نے کبھی اُس کا بُرا نہیں چاہا مجھے اُس کی جان عزیز ہے میں تبھی اُس کو خود سے دور رکھنا چاہتی ہوں میرا ساتھ اُس کو کچھ نہیں دے سکتا۔ آروش

لرزتے وجود کے ساتھ بولتی بیڈ پہ بیٹھتی چلی گئی جبکہ نور نا سمجھی اور تعجب سے اُس کو دیکھنے لگی جو اپنا سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھ گئی۔

میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھی۔نور نے کہا

میری بات کا کوئی مطلب تھا بھی نہیں آپ بس جائے یہاں سے۔آروش نے سپاٹ لہجے میں کہا

یمان کے ساتھ تم اچھا نہیں کر رہی دیکھنا پچھتاؤ گی۔نور سنجیدہ لہجے میں کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ہم کہاں سوئے گے ؟ حریم نے بے دلی سے اپنا اور حورم کا سارا سامان دُرید کے کمرے میں شفٹ کر لیا تھا مگر جب رات کے پہر وہ حورم کے کاموں سے فارغ ہوئی تو بیڈ پہ ٹیک لگا کر بیٹھے دُرید سے مخاطب ہوئی جو کوئی کاغذات دیکھ رہا تھا۔

زوجہ محترمہ یہ بیڈ آپ کی نظریں کرم کو نظر نہیں آرہا؟دُرید کاغذات سے نظر ہٹاتا کشمش میں کھڑی حریم سے بولا

ہم حریم ہیں۔ حریم جتایا

تو ہم نے کب کہا ہے حریم ہمارا نام ہے ؟دُرید مصنوعی حیرانگی کا اظہار کرتا بولا

یہ آپ "ہم" لفظ کیوں استعمال کر رہے ہیں؟ حریم نے آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھورا

کیوں کیا ہم استعمال نہیں کر سکتے ؟دُرید نے سوال کے بدلے سوال کیا

آپ نے ہمیں زچ کرنے کے لیے نکاح کیا ہے؟ حریم نے بھی سوال کے جواب دینے کے بجائے سوال کیا

سو جاؤ حریم نیند تمہارے دماغ پہ سوار ہو گئی ہے۔دُرید نے کہا

ہم یہاں نہیں سوئے گے۔ حریم نے کہا

اگر تمہارا صوفے پہ سونے کا اِرادہ ہے یا تم سمجھ رہی ہو میں جا کر صوفے پہ سوؤ گا تو پلیز یہ اب گھسا پِٹا سین ہو گیا ہے بھول جاؤ اور آرام سے بیڈ پہ آ کر سو جاؤ۔دُرید نے کہا

ہمیں اپنے کمرے میں جانا ہے۔ حریم دوبارہ سے بضد ہوئی

ٹھیک ہے جاؤ مگر حورم یہی میرے پاس رہے گی۔دُرید نے پر سکون لہجے میں کہا۔

اب کیا آپ بات پہ بات ہمیں حورم کے واسطے بلیک میل کرینگے؟ حریم نے پوچھا

بلکل بھی نہیں ضد تم کر رہی ہو کیا تمہیں نہیں پتا شادی کے بعد ایک لڑکی کی کیا جگہ ہوتی ہے؟ دُرید نے سنجیدگی سے کہا

ہم آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ حریم نے کہا

مگر اب تو ہو گی نہ شادی۔ دُرید نے کہا

ہم یہاں بیڈ پہ سو رہے ہیں مگر آپ یہ مت سمجھیے گا کے ہم آپ کی دھمکی سے ڈر گئے ہیں۔ حریم بیڈ کی ایک سائیڈ پہ آ کر بیٹھ کر دُرید سے بولی۔

جی جی ہمیں پتا ہے حریم دُرید شاہ کسی سے نہیں ڈرتی۔ دُرید سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دے کر بولا تو حریم نے اِس بار کوئی جواب نہیں بس خاموشی سے سونے کے لیے لیٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 66

آپریشن میں اب تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ڈاکٹر حمید نے سنجیدگی سے دلاور خان سے کہا

یمان ہوش میں ہیں؟ دلاور خان اُن کی بات پہ پوچھنے لگے۔

ابھی آیا ہے مگر ایسے یمان کی یاداشت کا مسئلہ ہو جائے گا اب اگر مزید تاخیر ہوئی تو اور کیا پتا پھر آپریشن بھی کام نہ آئے۔ڈاکٹر نے کہا

تو آپ کرے نہ انتظار کس چیز کا ہے۔زوبیہ بیگم نے کہا

پیشنٹ راضی ہے۔ڈاکٹر حمید نے کہا

میں بات کرتا ہوں یمان سے۔دلاور خان اُن سے کہتے یمان کی طرف جانے لگے جہاں اُس کو رکھا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

یمان ضد چھوڑ دو اور مان جاؤ کیونکہ اب تم جو وجہ بنا رہے ہو نہ وہ بھی تمہیں یاد نہیں آئے گی پوری طرح سے تمہارے حواسوں سے آروش نکل جائے گی۔دلاور خان نے اپنی طرف سے ایک کوشش کی تو یمان کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

مسکرا کیوں رہے ہو؟دلاور خان کو اِس وقت اِس حالت میں اُس کا مسکرانا پسند نہیں آیا

اُن سے تعلق دل کا ہے حواسوں سے نکل بھی جائے تو دل میں ہمیشہ رہے گی۔یمان کے جواب پہ دلاور خان بس اُس کو دیکھتے رہ گئے۔

تمہارا آپریشن ہو گا اور اب بہت سن لی تمہاری پاگلوں والی باتیں۔دلاور خان نے سخت لہجہ اختیار کیا۔

نہیں بلکل بھی نہیں جب تک وہ مجھ سے نکاح نہیں کر لیتی میں آپریشن نہیں کرواؤں گا۔یمان تیز آواز میں کہنا چاہ رہا تھا مگر ایسے اپنے دماغ میں اُس کو ٹیسے اُٹھتی محسوس ہو رہی تھی۔

چہرہ دیکھو اپنا مرجھایا گیا ہے رنگت دیکھو اپنی جو پیلی ہو گئی ہے اور اِس حالت میں تمہیں نکاح کی سوجھ رہی ہے کچھ ہوش ہے تمہیں۔ دلاور خان نے اُس کی ایک ہی رٹ سن کر زچ ہوئے۔

آپریشن میں میرے بچنے کا چانسز مرنے سے کم ہیں اور مجھے مرنے سے ڈر نہیں لگ رہا یہ برحق ہے مگر وہ کسی اور کی ہو جائے گی کہتے ہیں جو اِس دُنیا میں نہیں ملتے وہ اُس دُنیا میں مل جاتے ہیں تاعمر کے لیے پر ڈیڈ اُس دنیا میں ملنے کے لیے اِس دُنیا میں نکاح ہونا تو ضروری ہے نہ اگر نکاح ہو جائے گا تو میں سکون سے مر جاؤں گا پر ایسے نہیں مرنا چاہتا۔ یمان بے بسی سے اُن سے بولا تو دلاور خان حق دق اُس کی باتیں سُنتے رہے جس کی سوچ جانے کہاں تک پہنچ گئی تھی۔

یمان تم پاگل ہو۔ دلاور خان نے کہا

آپ اُن کو یہاں بلوا دے۔ یمان نے اُن کیا بات نظر انداز کی۔

وہ آ گئی ہے۔ارمان کی آواز پہ چونک کر دونوں نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں عبایا پہنے آروش کھڑی تھی اُس کو دیکھ کر یمان کے چہرے پہ جہاں سکون اُترا تھا وہی اُس کی بھیگی آنکھوں نے اُس کو پریشانی میں مبتلا کیا تھا۔

میں آتا ہوں۔دلاور خان اُن دونوں کو وقت دینے کا سوچتے وہاں سے چلے گئے تو ارمان بھی اُن کے پیچھے چلا گیا۔اُن کے جانے کے بعد آروش آہستہ سے چلتی یمان کے پاس آئی۔

آپ روئی ہیں؟ یمان نے فکر مندی سے دیکھا تو آروش نے اپنے چہرے سے نقاب اُتارا تو اُس کی سرخ ناک دیکھ کر یمان کی فکر میں اُضافہ ہوا اُس نے ایک بات شدت سے نوٹ کی تھی کے اب آروش اُس کے سامنے اپنا چہرہ نہیں ڈھانپتی تھی شروع کے دن کے علاوہ وہ اب ایسے ہی اُس سے بات کر لیا کرتی تھی۔

آپریشن کے لیے مان جاؤ یمان۔آروش نے پہلی بار لب کشائی کی۔

آپ نکاح کے لیے مان جائے۔یمان اُس کے ہی انداز میں بولا تو آروش نے نظریں اُٹھا کر اُس کو دیکھا جس کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی آروش کو اُس دن والا یمان یاد آیا جب اُس نے کچن میں اُس کو دیکھا تھا تب کتنا مختلف تھا یمان اور آج کتنا مختلف لگ رہا تھا۔

تمہیں لگ رہا ہے میں کسی اور سے شادی کر لوں گی تو ایسا نہیں ہے میں نہیں کروں گی کسی سے بھی شادی تم بس آپریشن کے لیے رضامند ہو جاؤ۔ آروش نے اُس کو سمجھانا چاہا

میری رضامندی آپ کی رضامندی سے جڑی ہے۔ یمان کی بات پہ آروش نے بے بسی سے اُس کو دیکھا

ٹھیک ہے میں کر لیتی ہوں نکاح۔ آروش نے ایک ہی منٹ میں فیصلہ کیا تو یمان نے بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔

کبھی اُن کا نام لینا کبھی اُن کی بات کرنا

میرا عشق اُن کی چاہت میرا شوق اُن پہ مرنا

www.novelsclubb.com

آپ مذاق کر رہی ہیں؟ بہت دیر بعد یمان بس یہی بول پایا

نہیں بابا سائیں دُرید لالہ شازل لالہ آجائے اُس کے بعد جو تم چاہتے ہو وہ ہو گا۔آروش اتنا کہتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

آپ دل سے راضی ہیں نہ؟ یمان نے اُس کو جاتا دیکھا تو پوچھا

تمہارے لیے نکاح کا ضروری ہونا چاہیے میری رضامندی کا نہیں۔آروش اُس کو جواب دیتی باہر نکل گئ۔

باہر آتے اُس نے سب کو اپنا فیصلہ سُنا دیا تھا جس پہ سب کے چہروں پہ طمانیت چھا گئ تھی۔دلاور خان آروش کے کہنے پہ شہباز شاہ کو کال کرنے لگے اور ارمان اُن سب پہ ایک نظر ڈال کر الگ حصے میں آیا اور ایک نمبر ڈائل کیا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے کال کرنے کی۔دوسری طرف فجر کال اُٹھاتے ہی اُس پہ برس پڑی۔

www.novelsclubb.com

اسلام آباد کی پہلی فلائٹ بُک کرے خود بھی آئے اور اپنی بہن اور اپنے اُن کے بچوں کو بھی لائے۔ارمان مسکراہٹ دبائے بولا

کس خوشی میں؟ فجر نے بیزاری سے پوچھا

آپ کے بھائی کا نکاح ہو رہا ہے نکاح میں شرکت نہ سہی مبارک باد دینے آجائے۔ارمان نے کہا

یمان کا نکاح؟فجر بے یقین نہیں ہوئی۔

جی آجائے ایئرپورٹ پہ ریسیو کرنے کے لیے یہ بندہ بشر حاضر ہو گا۔ارمان نے مزے سے کہا

یمان کا نکاح ہوتا آج تو یہ بات وہ خود مجھے بتایا ابھی دو دن پہلے ہی میری اُس سے بات ہوئی تھی اُس نے کہا کے وہ شادی نہیں کرنا چاہتا تھا اور آج یہاں تم مجھے اُس کے نکاح کا بتا رہے ہو۔فجر کو یقین نہ آیا

فلحال اُنہیں کسی چیز کا ہوش نہیں اِس لیے یہ خبر میں نے آپ کو سُنا دی آپ اِسے غنیمت جانے اور آجائے پھر یہ شکوہ مت کیجئے گا کے کسی نے بتایا نہیں۔ارمان نے گہری سانس خارج کر کے بتایا۔

یمان ٹھیک تو ہے؟فجر پریشان ہوئی۔

جی وہ خود تو ٹھیک ہے بس کسی اور کو ٹھیک رہنے نہیں دیتے کہاں میں اپنے بچوں کے خواب دیکھ رہا تھا اور سر نے چپ کے چپ کے اپنے ٹانکے فٹ کر دیئے۔ارمان نے افسوس بھرے لہجے میں کہا

تمہیں تو میں وہاں آ کر سیٹ کرتی ہوں۔ فجر کو اچانک یاد آیا تو جل کر کہا

جلدی سے سیٹ کر دے میں آپ کے انتظار میں ہوں۔ارمان بے خوفی سے بولا تو فجر تپ کے کال کٹ کر گئ۔

oooooooooooooooooooo

نکاح ہو جائے اب۔دلاور خان نے آروش سے کہا

بابا سائیں اور لالہ نہیں آئے وہ آ جاتے پہلے تو اچھا تھا۔آروش نے بس یہ کہا

www.novelsclubb.com

ان کے آنے میں ابھی وقت لگ جائے گا خیر سے ولیمہ ہو گا تو وہ ساتھ ہو گے۔دلاور خان اُس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر بولے تو آروش خاموش ہو گئ۔ جس کو سب لوگ رضامندی جان کر خوش ہوئے۔دلاور خان نے ارمان سے امام صاحب کو یہاں آنے کا کہا آروش جو یمان کے وارڈ میں بیٹھی تھی زوبیہ بیگم نے اُس کے سر پہ لال ڈوپٹہ پہنا دیا۔یمان کی خوشی

کا آج کوئی ٹھکانا نہیں تھا آخر کار آج اُس کی خواہش پوری ہونے جا رہی تھی جس کا اُس نے بہت عرصے سے انتظار کیا تھا۔ کچھ ہی وقت میں امام صاحب گواہوں کے ساتھ آ گئے تھے اور نکاح کے کلمات پڑھنا شروع ہوئے۔

آپ آروش خان ولد دلاور خان' یمان مستقیم ولد مستقیم احمر کو ایک کڑور روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔۔ قبول ہے۔

عقل سے پیدل نہیں ہوں سمجھدار ہوں تبھی تو آپ کا انتظار کیا۔

قبول ہے۔

www.novelsclubb.com

آروش نے آہستہ آواز میں اپنی رضامندی ظاہر کی تو یمان جو گردن موڑ کر اُس کو ہی دیکھ رہا تھا اُس کی ہلکی آواز سن کر مسکرا دیا۔

آپ آروش خان ولد دلاور خان' یمان مستقیم ولد مستقیم احمر کو ایک کڑور روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔۔ قبول ہے۔

کس کس چیز کا علاج کرواؤ دل کا جو آپ کو چاہتا ہے؟ دماغ کا جو ایک سیکنڈ کے لیے بھی" آپ کے خیالوں سے غافل نہیں ہوتا"؟

قبول ہے۔

اُس کے آس پاس یمان کے جُملوں کی بازگشت ہونے لگی جس پہ وہ اپنی آنکھوں کو بند کرتی امام صاحب کے دوسری بار پوچھنے پہ دوبارہ سے "قبول ہے" کہہ گئ۔

www.novelsclubb.com

آپ آروش خان ولد دلاور خان' یمان مستقیم ولد مستقیم احمر کو ایک کڑور روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔۔ قبول ہے

مجھے پتا ہے آپ حیران ہو رہی ہو گی مگر مسلمان ہونے کی صورت میں اتنا مجھے بھی پتا ہے" کے کسی نا محرم کو چھونا بہت بڑا گناہ ہے اُس کا ہاتھ بھی نہیں پکڑنا چاہیے چاہے آپ میری محبت ہیں مگر مجھے آپ کا احترام ہے اللہ گواہ ہے میں نے کبھی آپ کو بُری نظر سے نہیں دیکھا اُس دن جو ایونٹ میں ہوا تھا وہ سب بے اختیاری میں ہوا تھا وگرنہ یقین جانے میں "ایسا کچھ نہیں کرتا۔

!قبول ہے

تیسری بار پہ بھی اُس نے قبول ہے کہہ دیا تو یمان نے پر سکون ہو کر اپنی آنکھوں کو بند کر کے کھولا تھا آج اُس کی محبت پاکیزہ محبت میں بدل گئی تھی جس کو وہ چاہتا تھا وہ اُس کے ساتھ حلال رشتے میں جڑ گئی تھی۔

امام صاحب نے پھر جب یمان سے پوچھا تو اُس نے بھی بے چینی سے قبول ہے کہہ دیا دلاور خان اور زوبیہ بیگم اُس کے چہرے کی رونق دیکھ کر خوشی کی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔

مبارک ہو۔نور آروش کو اپنے ساتھ لگائے خوشی سے بولی مگر آروش خاموش رہی۔

ناراض ہو؟میں جانتی ہوں میں نے تمہیں بہت کچھ کہہ دیا تھا پر تم ایک بات پہ ضد کر کے بیٹھ گئی تھی تو میں اور کیا کرتی۔نور نے اُس کو خاموش دیکھا تو کہا

میں کسی سے ناراض نہیں ہوں۔آروش نے بس یہ کہا۔

oooooooooooooooooo،ooooooo

آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔یمان نے آروش کو دیکھ کر مسکرا کر کہا تو آروش اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس کے پاس آتی اسٹول پہ بیٹھ گئی باقی سے باہر چلے گئے تھے اب بس وہ دونوں تھے۔

کیا بات؟آروش نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

www.novelsclubb.com

میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔یمان نے بتایا

جانتی ہوں۔آروش تاسف سے اُس کو دیکھ کر بولی تو یمان ہنس پڑا

کیا میں آپ کا ہاتھ پکڑ سکتا ہوں؟ یمان نے اُس کو دیکھ کر اِجازت چاہی تو آروش نے خود ہی اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا

میں جانتا ہوں آپ خوش نہیں میں بہت بُرا لگتا ہوں آپ کو۔ یمان اُس کے ہاتھ کی پشت سہلاتا کہنے لگا۔

ایسا نہیں ہے۔ آروش کے منہ سے بے ساختہ پھسلا تو یمان نے سر اُٹھا کر اُس کو دیکھا

پھر کیسا ہے آپ بتائے؟ یمان نے بے چینی سے پوچھا۔

تم مجھے کالج لائیف سے ہی بُرے کبھی نہیں لگے تھے بس میں جس خاندان سے تعلق رکھتی تھی ایسے میں تمہارا میرے لیے ایسے میں جذبات رکھنا بہت بُرا لگتا تھا۔ آروش نے کہا

ایک بات بتاؤ مجھے یقین نہیں آرہا کے اب آپ میری آپ پہ صرف میرا حق ہے اب کوئی آپ کو مجھ سے دور نہیں کر سکتا۔ یمان نے محبت بھرے لہجے میں کہا

تم مجھے آپ کیوں کہتے ہو؟ تم کہہ کر بھی مخاطب کر سکتے ہو۔ آروش نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا تو یمان سوچ میں پڑ گیا

پتا نہیں۔ یمان بہت دیر سوچنے کے بعد بولا تو آروش نے اُس کو گھورا

آج تمہارا آپریشن ہو گا۔ آروش نے بتایا

جانتا ہوں مگر میں اب پر سکون ہوں۔ یمان نے جواباً کہا

کیا تمہیں میں کبھی بُری نہیں لگی میرا بار بار تمہیں یوں دھتکارنا چڑ نہیں دینے لگا؟ آروش نے اُس کو دیکھ کر پوچھا جس کی نظریں اُس کے ہاتھ پہ تھیں

تکلیف ہوتی تھی یہاں۔ یمان نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل کے مقام پہ رکھا تو آروش کچھ بولنے کے قابل نہ رہی۔

اگر میں بدصورت ہوتی تو؟ آروش نے اُس کی والہانہ نظروں سے بچنے کے لیے دوسرا سوال کیا

www.novelsclubb.com

تو بھی میں آپ سے ایسی محبت کرتا کیونکہ مجھے آپ کے چہرے سے محبت نہیں ہوئی تھی آپ کی پاکیزگی آپ کی حیا آپ کے گریز سے محبت ہوئی تھی جہاں سب لڑکیاں خود کو خوبصورت دیکھانے کے لیے مہنگے کپڑے پہنا کرتی تھی وہاں آپ ہر وقت عبایا اور حجاب

نقاب میں رہتی تھی مجھے آپ کی یہ چیزیں بہت اٹریکٹ کرتی تھی میں چاہ کر بھی خود کو آپ سے محبت کرنے پہ روک نہیں پایا تھا۔ یمان نے جواب دیا

تم پاگل ہو۔ آروش کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے

اگر بچ جاؤں تو آپ ٹھیک کر لینا۔ یمان نے مسکرا کر کہا

ایسی باتیں کیوں کر رہے ہو؟ آروش کا دل دھڑکا تھا یمان کی بات پہ

خوبصورت لمحات چند پل کے لیے ہوتے ہیں نہ۔ یمان نے کہا

میری نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آروش اتنا کہتی اُٹھ کر جانے لگی مگر یمان نے اُس کے ہاتھ پہ اپنی گرفت مضبوط کی۔

کاش آپ سرجن ہوتی۔ اُس کو دیکھ کر یمان نے حسرت بھرے لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

سرجن ہوتی تو؟ آروش کو اُس کی بات کا مطلب سمجھ نہیں آیا

تو آج آپ میرا علاج کرتی۔ یمان نے دل کی بات بیان کی۔

تم بچوں جیسی باتیں کیوں کر رہے ہو؟ آروش کو اب پریشانی ہونے لگی

کہیں پڑھا تھا مرد اپنی من پسند عورت کے سامنے بچہ بن جاتا ہے شاید یہ وجہ ہو۔ یمان کندھے اُچکا کر بولا

اچھا تصور کرو گے تو اچھا ہو گا۔ آروش دوبارہ سے اُس کے پاس بیٹھ کر بولی

آپ ساتھ ہو گی تو یقیناً اچھا ہو گا۔ یمان اُٹھ کر تھوڑا اُس کے قریب ہوا

میں جاؤں؟ آروش ایک نظر اُس کو دیکھ کر اِجازت چاہی تو یمان دیر تک ہنستا رہا آروش کو اُس کا ہنسنا بُرا نہیں لگ رہا تھا وہ غور سے قریب سے اُس کے ڈمپل دیکھنے لگی۔

آپ مجھ سے اِجازت لے رہی ہیں؟ سمجھ نہیں آرہا میں کیسا ری ایکشن دوں۔ یمان اپنی ہنسی ضبط کرتا بولا

اوور ہونے کی ضرورت نہیں۔ آروش نے ٹوکا

www.novelsclubb.com

ہاں اب لگی نہ آپ کھڑوس سی آروش۔ یمان نے اُس کی آنکھوں میں غصہ دیکھا تو کہا

تمہیں میں کھڑوس لگتی ہوں؟ آروش کا حیرت سے منہ کھل گیا

صرف کھڑوس کیا سنگدل بے رحمی کا مظاہرہ کیا ہے آپ نے میرے معاملے میں۔ یمان نے مزید کہا

تو تم نے بھی تو اپنی ضد منوالی نہ۔ آروش نے منہ کے زاویئے بگاڑے

میں نے اپنی ضد نہیں منوائی میں نے بس اپنی محبت پائی ہے۔ یمان نے خوشی خوشی جواب دیا۔

ہاتھ چھوڑو مجھے اب باہر جانا ہے اور تمہیں یاد کروادوں یہ ہوسپٹل ہے۔ آروش نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے چھڑوانا چاہا مگر یمان کی گرفت مضبوط تھی۔

ہمم کافی ایڈونچر بھرے انداز میں ہمارا نکاح بھی ہاسپٹل میں ہوا ہے۔ یمان نے شرارت سے اُس کو دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

ہاتھ چھوڑو۔ آروش نے اُس کو آنکھیں دیکھائی

دل نہیں چاہ رہا بڑی مشکل سے تو میرے ہاتھ میں آپ کا ہاتھ آیا ہے۔ یمان نے کہا

مجھے نماز پڑھنی ہے۔ آروش نے بہانا تراشا

عِشا کی نماز میں وقت ہے۔ یمان نے اُس کا بہانا ٹال دیا

مجھے تمہارے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دینا ہی نہیں چاہیے تھا۔ آروش بُری طرح سے زچ ہوئی کیونکہ یمان کی پکڑ اُس کے ہاتھ پہ مضبوط تھی۔

ہاتھ کیا اب تو آپ پوری خود کو مجھے سونپ چُکی ہیں۔ یمان نے آنکھ وِنک کیے کہا تو آروش سر تا پیر سرخ ہوئی۔

بہت ڈھیٹ انسان ہو۔ آروش تھک ہار کر اپنی کوشش کو ترک کر اُس سے کہا

ایک بات بتائے سچی سچی پھر میں آپ کا ہاتھ آج کے لیے چھوڑ دوں گا۔ یمان کو اُس پہ ترس آیا

کونسی بات؟ آروش نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

www.novelsclubb.com

ہم کالج میں ڈیڑ سال تک رہے تو کیا اِس وقت میں ایک دن یا ایک پل کے لیے میں آپ کو اچھا نہیں لگا میری سوچ آپ کے دماغ میں حاوی نہیں ہوئی کیا میری سوچ میری محبت کی طرح یکطرفہ تھی؟ یمان اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تو آروش کا دل پوری شدت

سے دھڑکا تھا وہ اب اُس کو کیا بتاتی وہ کبھی اُس کی سوچ سے غافل نہیں ہوئی تھی وہ ناچاہنے کے باوجود بھی اُس کو سوچتی رہتی تھی۔

می

سچ بتایئے گا۔آروش نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے جب یمان بیچ میں بول پڑا

جب تم کالج کے کیفے۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔میں گانا گا رہے تھے تب۔۔۔۔مجھے تم اچھے لگے۔۔۔تھے۔۔۔مگ۔۔مگر یہ میرے۔۔۔۔۔۔لیے غلط۔۔۔تھا۔۔۔۔تمہاری آواز۔۔۔مجھے بہت اچھی۔۔۔۔لگی تھی۔۔۔۔۔تمہیں یاد ہو یا۔۔ناہو۔۔۔میں۔۔۔نے ایک۔۔۔۔چِٹ۔۔۔۔۔۔۔۔بھی۔۔۔۔۔۔۔لکھی۔تھی۔۔۔۔۔جو۔۔۔میں لکھنا نہیں چاہتی وہ۔۔۔۔میرا۔۔۔خود ساختہ۔۔عمل تھا جو میں کرنا نہیں۔۔۔۔۔۔چاہتی تھی مگر۔۔۔۔۔ہو گیا۔۔۔تھا تمہاری آواز۔۔۔۔۔نے مجھے۔۔۔۔۔۔جکڑا۔۔۔۔۔تھا۔۔۔اُس دن۔۔۔میں پہلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بار کمزور۔۔۔۔۔،۔پڑی۔۔۔۔۔۔تھی۔ ایسا۔۔۔پہلی بار۔۔ہوا تھا۔۔۔میں نے خود کو بہت۔۔بار زرنش بھی کی تھی۔۔آروش

لڑکھڑاہٹ بھرے لہجے میں آہستہ آہستہ اُس کو بتانے لگی تو یمان سانس لینا تک بھول چُکا تھا۔

میں آپ کے قریب آنا چاہتا ہوں۔ یمان یک ٹک اُس کا چہرہ دیکھ کر بولا تو آروش کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی تھی مگر اُس سے پہلے وہ بات کا مطلب پوچھتی یمان آگے بھر کر اُس کو اپنے حصار میں لیکر سینے سے لگایا تھا آروش کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی دل کے دھڑکنے کی آواز کانوں میں صاف گونجتی محسوس ہو رہی تھی بے اختیاری میں اُس نے یمان کی پشت پہ اپنے بازوؤں کا حصار قائم کیا تھا

ہر کسی کے نام پہ نہیں گونجتی،

دھڑکنیں بڑی بااصول ہوتی ہیں

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 67

آپ اُس چٹ کے بارے میں پوچھ رہی تھیں کے مجھے یاد ہے یا نہیں وہ تو میرے پاس ابھی تک محفوظ ہیں آپ سے جڑی کوئی بھی بات میں کیسے بھول سکتا ہوں۔ یمان اُس سے الگ ہوتا اُس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر بولا

میرا ساتھ تمہیں کچھ نہیں دے سکتا۔ آروش نے نظریں جُھکائے کہا

مجھے آپ مل چُکی ہیں میرے لیے وہ ہی بڑی بات ہے اب مجھے کسی اور چیز کی طلب نہیں ہے۔ یمان مسکرا کر بولا

جانے کتنے پاگل فوت ہوئے ہوگے جو تم پیدا ہوئے تھے۔ آروش اُس کی بات پہ کہے بنا نہ رہ پائی۔

www.novelsclubb.com

آپ کو یہ کہنا چاہیے تھا کے جانے کتنے عاشق فوت ہوئے ہوگے جو میں پیدا ہو۔ یمان اُس کو دیکھ کر شرارت سے بولا تو اِس بار آروش بھی مسکرا دی۔

اچھا اب مجھے جانے دو۔ آروش نے کہا

میرا دل نہیں چاہ رہا ابھی تو آپ ملی ہے ابھی تو ٹھیک طرح سے بات بھی نہیں ہوئی مجھے بہت ساری باتیں کرنی ہیں آپ سے۔ یمان نے کہا

پھر ہوتی رہیں گی ابھی سب باہر بیٹھے لوگ جانے کیا سوچے گے۔ آروش نے اُس کو سمجھانا چاہا۔

کیا گارنٹی ہے کے یہ باتیں بعد میں ہو گی۔ یمان اُس مسکراہٹ سے بولا

ایسی باتیں مت کرو یمان۔ آروش کو بُرا لگا۔

میں آپریشن نہیں کروانا چاہتا آپریشن سے آج مروں گا آپریشن نہیں کرواؤں گا تو کل مروں گا اچھا ہے نہ کے آج سے بہتر کل مروں۔ یمان کی باتیں آروش کا دل دھڑکا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اب تم تھپڑ کھاؤ گے میرے ہاتھ سے۔ آروش نے ڈپٹ کر کہا

مارے۔ یمان نے اپنا گال اُس کے سامنے کیا تو آروش ہلکہ سا تھپڑ رسید کرتی اُس کے سینے سے لگ گی اُس کی حرکت پہ یمان گہری مسکراہٹ سے اُس کے گرد اپنا حصار قائم کیا

!کچھ دیر بعد

یمان کا آپریشن شروع ہو چکا تھا سب لوگ دعا مانگنے میں محو تھے جبکہ آروش ہسپتال کے پرے روم میں نماز پڑھنے میں مصروف تھی۔

خان یہ تم نے کس کے ساتھ آروش کا رشتہ کیا ہے اور وہ بھی یہاں؟ شہباز شاہ جیسے ہی ہسپتال پہنچے دلاور خان کے روبرو کھڑے ہو کر بولے دُرید اور شازل بھی سنجیدہ نظروں سے اُس کو دیکھ رہے تھے۔

نکاح ہو گیا ہے خیر سے۔ دلاور خان نے گہری سانس بھر کر بتایا

واٹ نکاح؟ ایسے کیسے آپ آرو کا نکاح ایرے غیرے سے کر سکتے ہیں ہمارے آنے کا آپ کو انتظار کرنا چاہیے تھا۔ دلاور خان کی بات پہ شازل بھڑک اُٹھا

آپ کو بتایا کیا وہ کم تھا آروش ہمارے گھر کی بیٹی تھی پورا اختیار تھا ہمارے پاس فیصلہ کرنے کا۔ نور شازل کی بات پہ بولی

پچیس سال بعد آپ کو اپنے اختیارات یاد آئے اُس سے پہلے کہاں سوئے ہوئے تھے آپ کے اختیارات سوری ٹو سے آپ ہم مردوں کے درمیان نہ بولے تو اچھا ہو گا ورنہ کسی کا

لحاظ کرنے کا عادی سید شازل شاہ بھی نہیں آپ عورت ہیں تبھی آپ کو وارننگ دے رہا ہوں میں نہیں چاہتا اپنی تربیت کے خلاف کوئی عمل کرو جو میرے اخلاق جو گراں گزرے۔۔شازل نے ایک ہی منٹ میں نور کی بولتی بند کی تو وہ اپنی جگہ پہلو بدلتی رہ گئ۔

آپ لڑکے سے ملینگے تو خود تسلی ہو جائے گی۔دلاور خان نے نرمی سے کہا

آروش کہاں ہیں اور وہ لڑکا کہاں ہیں؟اِس بار دُرید نے پوچھا

آروش پرے روم میں ہیں جبکہ یمان کا آپریشن ہو رہا ہے۔دلاور خان نظریں چُرا کر بولے

آپریشن؟کس چیز کا آپریشن یہ کس مریض کے ساتھ آپ نے آروش کا رشتہ کیا ہے؟شازل حیرت سے اُن کو دیکھنے لگا۔

وہ مریض نہیں ہے اِس لیے ایسا لفظ اُس کے لیے استعمال مت کرو۔زوبیہ بیگم جواب تک خاموش تھی یمان کے لیے ایسا لفظ سن کر مزید خاموش نہ رہ پائی۔

آنٹی پھر میں کیا کہوں؟شازل نے کہا

تم دونوں آروش کے بھائی ہو تو یقیناً آج سے سات آٹھ سال پہلے یمان پہ حملہ بھی تم دونوں نے کیا ہو گا دیکھنے میں تو شریف لگتے ہیں مگر اپنے عمل سے بے حسی کی ساری حدود پار کر دی تھی۔نور کو اچانک یاد آیا تو مداخلت کرتے ہوئے کہا تو جہاں دُرید اور شازل کے ماتھے پہ نا سمجھی کے بل نمایاں ہوئے وہی شہباز شاہ کے تاثرات یکدم تن سے گئے تھے۔

میرے خیال سے آپ اپنے دماغ کا آپریشن کروائے۔شازل کو نور سے چڑ ہونے لگی۔

لڑکیوں سے بات کرنے کی تھمیز نہیں تمہیں؟نور نے طنزیہ کہا

آپ کو تھمیز نہیں کے جب دو تین چار بڑے لوگ بات کر رہے ہو تو درمیان میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔شازل دوبدو بولا

یہ ہوسپٹل ہے۔ارمان جو خاموشی سے لائیو شو ملاحظہ فرما رہا تھا اُن کی آواز تیز ہوتی محسوس کی تو یاد کروایا

www.novelsclubb.com

ہم تو مچھی مارکیٹ سمجھ بیٹھے تھے۔شازل اُس کی بات پہ طنزیہ بولا

جی تبھی تو بتایا یہ ہاسٹل ہے مچھی مارکیٹ نہیں. ارمان کہاں پیچھے رہنے والا تھا

تم

اگر کسی کو اعتراض نہ ہو تو میں شاہ سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ شازل ارمان کو کوئی جواب دینے والا تھا جب دلاور خان نے کہا

میں بھی سننا چاہوں گا کیونکہ معاملہ ہماری بہن ہے ہم ایسے کسی پہ اعتبار نہیں کر سکتے۔ دُرید مضبوط لہجے میں گویا ہوا۔

تم دونوں یہی رہو۔ شہباز شاہ شاید اُن کی بات جان گئے تھے تبھی دونوں سے کہا کیونکہ وہ جس بات کو اتنے سالوں سے دفن کیے ہوئے تھے نہیں چاہتے تھے کے باہر آئے وہ تو ابھی تو نور کی بات پہ حیران تھے کے کیا وہ لڑکا زندہ تھا؟ اُن کے خیال سے مر چُکا ہو گا اور یہ کیسا اتفاق تھا جو آروش کا اُس کے ساتھ نکاح بھی ہو گیا تھا۔

بابا سائیں میں تو پوری تسلی کے بعد رخصتی دوں گا آرو کی۔ شازل بضد تھا۔

کیوں کباب میں ہڈی والا تھا کام کر رہے ہیں اللہ اللہ کر کے تو سر کی شادی ہوئی ہے۔ ارمان شازل کی بات سن کر منہ بنا کر بولا جیسے اُس کو شازل کی بات خاص پسند نہیں آئی تھی۔

تم میرے منہ مت لگو۔ شازل نے اُس کو گھورا

میں بھلا اتنا دور کھڑا آپ کے منہ کیسے لگوں گا ویسے بھی کونسا آپ میری بیوی ہیں۔ارمان نے حد ہی پار کر دی جس پہ نور اور زوبیہ بیگم کے ساتھ ساتھ دلاور خان نے بھی اُس کو گھورا تھا۔

میں باہر انتظار کر رہا ہوں۔دلاور خان اتنے کہتے وہاں سے چلے گئے۔

چلو۔دُرید نے شازل سے کہا جو ایک جگہ پہ کھڑا ہو گیا تھا۔

میں پہلے آرو کو دیکھ لوں پھر آتا ہوں۔شازل نے کہا تو دُرید نے سر اثبات میں ہلایا جبکہ شازل نے اپنے قدم پرے روم کی طرف بڑھائے۔

شازل پرے روم میں آیا تو آروش کو محویت سے نماز ادا کرتا دیکھا جو اُس کے لیے حیرانکن تھا کیونکہ نماز کا وقت ختم ہو گیا تھا پھر آروش جانے کونسی نماز ادا کر رہی تھی۔شازل چلتا ہوا آروش کے پاس بیٹھا تو آروش سلام کرنے کے بعد کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو گردن موڑ کر دیکھا جہاں شازل کو بیٹھا پایا

لالہ۔اچانک شازل کو دیکھ کر آروش نے اُس کو پُکارا جو خاموشی سے بس اُس کی بھیگی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔

مجھے پتا تھا تم اِس نکاح سے خوش نہیں ہو گی میں کرتا ہوں بابا سائیں سے بات اور دیکھتا ہوں کون میری بات سے انحراف کرتا ہے وہ دلاور خان اگر تمہارا اصل باپ ہے تو ہم بھی کسی گنتی میں آتے ہیں تمہیں رونے کی یا کسی بات کے لیے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں تمہارا لالہ ابھی زندہ ہے۔شازل اُس کی آنکھوں کو دیکھ کر سنجیدہ لہجے میں بولا تو آروش حیرت سے اُس کو دیکھنے لگی۔

لالہ کیا ہوا ہے؟ایسی کوئی بات نہیں میں نے سوچ سمجھ کر فیصلہ لیا ہے۔آروش نے آہستگی سے کہا

واٹ؟آرو تم نے جان بوجھ کر دریا میں چھلانگ لگائی مجھے تم سے ایسی کسی بے وقوفی کی توقع نہیں تھی نجانے اُس لڑکے کا کس لیے آپریشن

برین ٹیومر ہے اُسے۔شازل ابھی کچھ کہنے والا تھا جب آروش نے بتایا

Brain toumar?Aro you gone a mad?

شازل کو اب اُس پہ غصہ آیا۔

آپ کچھ نہیں جانتے لالہ یہ نکاح ضروری تھا اُس کی زندگی کے لیے۔آروش نے کسی مجرم کی طرح بتایا

ہاں اُس کی زندگی کے لیے ضروری تھا تمہاری زندگی چاہے تباہ و برباد ہو۔شازل نے اُس کو جھڑکا۔

آپ ایسے بات کیوں کر رہے ؟آروش کو بُرا لگا۔

تو کیا اکیس توپوں کی سلامی پیش کروں ایک تو تمہاری پہلے شادی نہیں ہو رہی تھی تم راضی نہیں ہوئی تھی اور اب راضی پہ کس کے لیے ہو جو ایک بیمار شخص ہے جس کی زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔شازل نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر کہا

وہ بیمار شخص نہیں ہے لالہ اور کسی بھی انسان کی زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں ہوتی۔آروش نے سنجیدگی سے کہا

www.novelsclubb.com

تم اُس انسان کے لیے مجھ سے بحث کر رہی ہو ؟مجھے دلیلیں پیش کر رہی ہو اپنے لالہ کو ؟شازل بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

میں نے بس ایک بات کہی لالہ آپریشن اگر کامیاب ہو گیا تو وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گا۔آروش نے بتایا

اگر آپریشن کامیاب نہ ہوا تو؟شازل نے پوچھا

ایسی بات کیوں کر رہے ہیں؟آروش کا دل خوف سے دھڑکا

تو پھر کیسی بات کروں؟شازل نے پوچھا

مجھے نوافل ادا کرنے ہیں۔آروش نے کہا

ٹھیک کرو تم نوافل ادا مگر بھول ہے تمہاری کے وہ انسان کبھی ٹھیک ہو گا برین ٹیومر کوئی عام بات نہیں۔شازل سنجیدگی سے کہہ کر اُٹھ کر چلا گیا تھا پیچھے آروش کو اپنا وجود زلزلے کی زد میں آتا محسوس ہوا

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

آپ کے کہنے کا مطلب میری بہن اُس شخص کو پہلے سے جانتی ہیں؟دلاور خان نے شروع سے لیکر اب تک ساری بات دونوں کے گوش گزار کی تو شہباز خاموش ہو گئے تھے وہی دُرید بے یقین لہجے میں بولا

کیا تمہیں نہیں پتا یہ بات تو بہت پُرانی ہیں۔دلاور خان نے اُلٹا اُس سے سوال داغا تو دُرید شہباز شاہ کو دیکھنے لگا۔

آپ اتنی بڑی بات کیسے چُھپا سکتے ہیں بابا سائیں؟دُرید سنجیدگی سے شہباز شاہ سے بولے

پُرانی باتیں ہیں دفع کرو میں خود اُس لڑکے سے کبھی نہیں ملا تھا یہ سارا کا سارا کچھ دلدار اور دیدار کا کیا دھڑا ہے۔شہباز شاہ نے کہا

آپ کے حکم کے بغیر وہ کچھ نہیں کرتے۔دُرید کو یقین نہ آیا

اماں سائیں کا حکم تھا انہیں میں خود لاعلم رہتا اگر مجھے اپنے خاص آدمی ساری ماجرہ سے آگاہ نہ کرتے تو۔شہباز شاہ بس یہ بولے

اب سمجھا میں آروش کے بدل جانے کی وجہ۔دُرید گہری سوچ میں ڈوب کر بولا تو شہباز شاہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ہم ہسپتال کیوں آئے؟ارمان فجر اور عیشا کو ہسپتال لایا تو فجر نے ڈر کر پوچھا۔

میں نے آپ کو پہلے نہیں بتایا تھا آپ پریشان ہو جاتی سر کا آج آپریشن ہیں۔ارمان یامین کو گود میں اُٹھاتا سنجیدگی سے بتانے لگا۔

آپریشن کس چیز کا یمان ٹھیک تو ہے؟عیشا پریشانی سے پوچھنے لگی۔

اُن کو برین ٹیومر ہے۔ارمان نے جیسے اُن کے سر پہ دھماکا کیا۔

یہ۔۔۔کیا۔۔۔بکواس ہے؟فجر کی زبان لڑکھڑا سی گئ

یہ حقیقت ہے آج اُن کا آپریشن ہیں جس کے لیے وہ بہت مشکل سے مانے ہیں آپ بس اُن کے لیے دعا کرے کے جب ہسپتال کے اندر جائے تو کوئی اچھی خبر ہماری منتظر ہو۔ارمان کا لہجہ ہنوز سنجیدہ تھا۔

میرا دل گھبرا رہا ہے۔عیشا کا وجود خود کی وجہ سے لرزنے لگا تھا مگر فجر میں اتنی ہمت نہیں تھی کے وہ کچھ کہتی۔

www.novelsclubb.com

oooooooooooooooooooooooo

یمان کیسا ہے؟ان لوگوں نے جیسے ہی اتنے وقت بعد وارڈ سے ڈاکٹر کو باہر نکلتا دیکھا تو سب لوگ بے چینی سے اُن کی طرف بڑھ کر پوچھنے لگی فجر اور عیشا کا حال سب سے زیادہ بُرا تھا یامین اپنی ماں کو ایسے روتا دیکھ کر خود بھی سہم کر ارمان کے پیچھے چُھپ گیا تھا۔

آپریشن کامیاب ہوا یمان ٹوٹلی فائن ناؤ۔ڈاکٹر حمید نے جیسے اُن سب پہ نئی زندگی کی پھونک ماری۔

یااللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر۔زوبیہ بیگم نے بے ساختہ اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔

عیشا فجر کے لگی تھی۔

صدقہ ضرور دیجئے گا یمان کا اُس کا بچ جانا کسی معجزے سے کم نہیں۔ڈاکٹر حمید دلاور خان کے کندھا تھپتھپا کر بولے جن کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو تھے۔

www.novelsclubb.com

ہم اُس لڑکے سے کب مل سکتے ہیں؟شازل جمائی لیتا اُن سے استفسار ہوا

یہ کون ہے؟عیشا نے آہستہ آواز میں فجر سے پوچھا جو غور سے شازل اور دُرید کو دیکھ رہی تھی جبکہ شہباز شاہ وہاں موجود نہیں تھے۔

پتا نہیں۔ فجر نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

ابھی نہیں کچھ دیر بعد۔ڈاکٹر نے بتایا

چلو فجر نماز کا وقت ہونے والا ہے۔دُرید اپنی مردانہ شال کندھوں پہ ٹھیک کرتا شازل سے بولا تو اُس نے اپنا سر ہلایا۔

میں آروش کو سُناؤں آؤں یہ خوشخبری۔نور پر جوش آواز میں کہتی پرے روم کی طرف بھری کیونکہ آروش اب تک وہاں سے نہیں نکلی تھی۔

آروش نام تو۔۔عیشا فجر کو اتنا کہتی خاموش ہو گئ تھی۔

صرف ایک کا نام نہیں ہوتا تم بس یمان کا سوچو۔فجر اُس کی آدھی بات کا مطلب سمجھتی سر جھٹک کر بولی۔

www.novelsclubb.com

oooooooooooooooooooooo

آروش

آروش مُبارک ہو آپریشن کامیاب ہو گیا۔نور سجدے میں گری مسکرا کر آروش کو بتایا تو اُس نے اپنا سر اُٹھایا

سچ میں ؟آروش نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا

ہاں۔نور مسکرا کر کہتی اُس کے گلے لگی تھی جبکہ آروش کا وجود سن ہو گیا تھا اُس کے کانوں میں بار بار ماضی میں سُنے گئے جُملے گونج رہے تھے۔

کلثوم بھابھی اپنی بیٹی کے لچھن دیکھے دو دفع بارات آتے آتے نہیں آئی اِس کی تیسری"

"دفع دولہا عین نکاح کے وقت مر گیا پھر کس چیز کی اکڑ ہے اِس کو

www.novelsclubb.com

"شوہر ہونے دیتی کہاں ہو تمہارے سبز قدم نگل جاتے ہیں"

❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 68

وہ کہاں ہیں؟

جب وہ سب باری باری یمان سے ملنے آئے تو یمان نے چھوٹتے ہی یہ سوال کیا تھا اُس کے لہجے میں بے چینی صاف چھلک رہی تھی۔

اُس کے بھائی وغیرہ آئے تو اُن کے ساتھ ہے تم یہ بتاؤ کیسا محسوس کر رہے ہو؟ زوبیہ بیگم " نے مسکرا کر بتانے کے بعد پوچھا

کیا اُن کو پتا ہے آپریشن کا اور مجھے ہوش آ گیا ہے تو اُن کو یہاں آنا چاہیے تھا۔ یمان نے " جیسے اُن کی بات سُنی ہی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

تو کیا ہوا آ جائے گی تمہیں پتا ہے فجر اور عیشا دونوں آئی ہیں رو رو کر اُن کا بھلا حال ہو گیا" ہے ناراض بھی ہیں شاید تم سے تم نے اُن کو اتنی بڑی بات جو نہیں بتائی شاید اِس وجہ سے ملنے بھی نہیں آئی۔ زوبیہ بیگم نے اُس کی توجہ دوسری جانب گامزن کروانی چاہی

میں اُن کو منالوں گا آپ یہ بتائے کیا وہ بھی مجھ سے ناراض ہیں اگر ہاں تو کیوں؟ یمان" نے بے چینی سے پوچھا تو زوبیہ بیگم نے ٹھنڈی سانس خارج کی۔

تم رو کو میں اُس کو کہتی ہوں تمہارے پاس اور پلیز یمان اپنے دماغ میں زیادہ دباؤ مت" ڈالو۔ زوبیہ بیگم نے ملتجی لہجے میں کہا" تو یمان نے محض سر کو خم دیا اُس کو بس بے چینی اور شدت سے آروش کو دیکھنے کی چاہ ہو رہی تھی۔

oooooooooooooooooooooo

تم یہاں کیوں کھڑی ہو یمان کے پاس جاؤ اُس کو ضرورت ہے تمہاری۔ دلاور خان نے آروش سے کہا جو ویٹنگ ایریا میں موجود تھی آروش کی تلاش میں زوبیہ بیگم بھی وہاں آ گئ تھی۔

آپ لوگوں کو یمان کی جان چاہیے تھی جس کی شرط میرا اور اُس کا نکاح تھا جو ہو گیا اب" مجھ سے کسی اور بات کی توقع مت کیجئے۔ آروش جس انداز میں بولی تھی زوبیہ بیگم اور دلاور خان حیران سے اُس کو دیکھنے لگا۔

اِس بات سے کیا مطلب ہوا تمہارا؟ زوبیہ بیگم بازوں سے پکڑ کر اُس کو اپنی طرف کرتی بولی

"مطلب صاف ہے وہ اب ٹھیک ہے تو مجھے بلی کا بکرا بنانا بند کر دے میں نے نکاح بس اِس وجہ سے کیا کیونکہ یمان آپریشن کے لیے مان نہیں رہا تھا ورنہ میں کبھی اُس سے نکاح نہ کرتی اب آپ خوش ہو جائے وہ سہی سلامت ہے۔ آروش سنگدلی سے بولی

وہ وہاں تمہارے لیے تڑپ رہا ہے تمہاری آہٹ سُننے کو بے قرار ہے اور یہاں تم وہی ضد پکڑ کر بیٹھ گئی ہو۔ زوبیہ بیگم نے سخت لہجے میں کہا

آپ کی بیٹی میں ہوں تو آپ کو میری طرف ہونا چاہیے نہ کے کسی اور کی طرفداری کرنا آپ کو زیب دیتا ہے۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

آروش بیٹا کیا ہو گیا ہے ایسا کیوں کر رہی ہو؟ دلاور خان پریشان ہوئے۔

"میں کچھ وقت بابا سائیں کے پاس رہنا چاہتی ہوں بہتر ہو گا آپ یمان کو خلع کے پیپرز تیار کروا کر دے ورنہ شازل لالہ وکیل ہیں وہ خود سب ہینڈل کر دینگے۔ آروش کی اتنی بڑی

بات پہ وہ دونوں ہکا بکا رہ گئے اُن کو سمجھ نہیں آیا یوں اچانک آروش کو ہو کیا گیا جو ایسی باتیں کر رہی ہیں۔

ترس کھاؤ اُس پہ۔زوبیہ بیگم نے التجائیہ لہجے میں کہا

آپ لوگ مجھ پہ ترس کھائے مجھ سے وہ بات نہ منوائے جو میں ماننا ہی نہیں چاہتی۔آروش اِس بار ہاتھ جوڑ کر بولی تو فلوقت کے لیے دلاور خان اور زوبیہ بیگم نے خاموشی اختیار کر لی تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤

آپ؟ یمان جو شدت سے آروش کا انتظار کر رہا تھا مگر آروش کے بجائے شازل کو کسی آدمی کے ساتھ دیکھا تو حیرانگی کا اظہار کیا وہ سرے سے بھول چکا تھا کے وہ "آروش" کا بھائی ہے۔

www.novelsclubb.com

تم تو یمان مستقیم ہو نہ جس نے حال میں ہی سِنگنگ کو خیر آباد کہا تھا؟ شازل جو خود حیرت سے یمان کو دیکھ رہا تھا یمان کے پوچھے گئے سوال پہ وہ چپ تھا کے کیا جواب دے تبھی دُرید تنقیدی نظروں سے اُس کا جائزہ لیتا ہوا بولا

جی۔ یمان بس یہی بولا

آروش کو تم پہلے سے جانتے تھے تو اب تک کہاں تھے ؟اگر تمہیں واقع اُس سے پیار تھا تو حویلی کیوں نہیں آئے ؟دُرید اسٹول کھینچ کر اُس پہ بیٹھ کر سنجیدگی سے یمان سے دوسرا سوال پوچھنے لگا تو شازل جو ایک حیرانگی سے باہر نہیں آیا تھا دوسری حیرانگی میں غوطہ زن ہوتا۔

اگر آتا تو کیا آپ لوگ اُن کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیتے ؟ یمان نے جواب کے بجائے اُلٹا اُس سے سوال داغا

ہم دیتے یا نہیں دیتے وہ بعد کی بات تھی تمہیں اپنی قسمت تو آزمانی چاہیے تھی نہ۔دُرید نے کہا

ہر طرح سے اپنی قسمت آزمائی تھی اور یقین جانے منہ کے بل گرا تھا۔ یمان کے جواب پہ دُرید چند پل خاموش رہا تھا۔

یہ کیا باتیں ہو رہی ہیں ؟اور یمان کیا تمہارا آرو سے نکاح ہوا ہے تم کیسے آرو کو جانتے ہو ؟شازل نے ایک بعد ایک سوال پوچھا

جی میرا اور اُن کا نکاح ہوا ہے رہی بات کیسے جاننے کی تو وہ پُرانی بات ہے۔ یمان نے ہلکی مسکراہٹ سے جواب دیا۔

تم واقع ہماری بہن کو چاہتے ہو یا بس ڈائیلاگ بازی کر رہے ہو؟ دُرید نے غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر پوچھا

ڈائیلاگ بازی کے لیے مرد گرل فرینڈ بناتا ہے پاک رشتہ قائم کر کے نکاح میں نہیں لیتا۔ یمان کے جواب پہ دُرید لاجواب ہوا تھا۔

ایمپریسو مگر ہم اپنی طرف سے پوری تسلی کر کے آرو تمہارے حوالے کرینگے۔ شازل کی بات پہ یمان کی پیشانی میں بل نمایاں ہوئے تھے۔

وہ میرے نکاح میں ہے۔ یمان نے یاد کروایا

www.novelsclubb.com

تو؟ شازل نے آئبرو ریز کیے

تو یہ کے اب آپ میں سے کسی کی نہیں چلے گی۔ یمان کی بات پہ شازل کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

بیٹا جی بات یہ ہے کے آرو نے خود کہا ہے وہ ہمارے ساتھ حویلی چلے گی۔ شازل اُس کے پاس آکر بولا تو یمان بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھا جیسے اُس کو یقین نہ آیا ہو دُرید نے غور سے اُس کی بدلتی رنگت کو دیکھا تھا۔

وہ کیوں چلے گی آپ لوگوں کے ساتھ؟ یمان نے پوچھا

ہمارے ساتھ چلنے کے لیے اُس کو کسی وجہ کی ضرورت کا ہونا ضروری نہیں۔ شازل نے کندھے اُچکائے کہا۔

مجھے اُن سے بات کرنی ہے۔ یمان نے کہا

ابھی تم اپنے سخت سسر سے بات کرنے کے لیے خود کو تیار کرو۔ شازل نے مزے سے بتایا

www.novelsclubb.com

سسُر؟ یمان نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔

ہاں سسُر آرو کے باپ شہباز شاہ سے۔ شازل نے بتایا

پہلے آروش سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ یمان نے کسی اور بات پہ زیادہ توجہ نہ دی۔

عیشا تمہیں پتا ہے یمان کا نکاح کس لڑکی سے ہوا ہے؟ فجر غصے سے عیشا سے بولی

کس سے ہوا ہے یمان کی وجہ سے اتنا پریشان تھی کے نکاح کا پوچھنا یاد ہی نہیں آیا ویسے روزی سے ہی ہوا ہو گا نکاح۔ عیشا نے سر پہ ہاتھ مار کر کہا

اُس آروش سے جس سے یمان کالج لائیف میں پیار کرتا تھا۔ فجر نخوت سے سر جھٹک کر بتانے لگی۔

کیا مطلب کیسے ؟عیشا حیران ہوئی۔

جانے کیسے کو چھوڑو وہ دلاور خان کی بیٹی نکلی یمان نے ایک بار اُس سے نکاح کرنے کی ضد کی جو ہو بھی گیا۔ فجر پریشانی کے عالم میں کہتی بینچ پہ بیٹھ گئ۔

یہ تو پھر اچھی بات ہوئی نہ بالآخر ہمارے یمان کو اُس کی محبت مل گئی یاد ہے؟ کیسے کہا کرتا تھا میں اپنا جنون اور محبت دونوں پالوں گا اور دیکھو ایسا ہو بھی گیا۔ عیشا خوشی سے چور لہجے میں بولی تو فجر نے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھا

مجھے سب یاد ہے پر شاید تم بھول رہی ہو اُس لڑکی کی وجہ سے یمان نے کیا کچھ برداشت کیا تھا۔ فجر نے جتایا

کل کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے جو کل ہو گیا سو ہو گیا اچھا تھا یا بُرا ہم اُس کو بدل نہیں سکتے ہمیں آج کے بارے میں سوچنا یمان کتنا خوش ہو گا مجھے اُس کی خوشی دیکھنی ہے۔ عیشا پر جوش آواز میں کہتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

عیشا کیا تم پاگل ہو گئی ہو؟ فجر کو عیشا پاگل لگی۔"

پاگل کیوں؟ عیشا تعجب بھری نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

تمہیں وہ لڑکی قبول ہے یمان کی بیوی ہونے کی حیثیت سے؟ فجر نے پوچھا"

ہمارے قبول کرنے یا نہ کرنے سے کیا ہو گا؟" جس کو قبول کرنا تھا اُس نے کر دیا اور ہم" یمان کی بہنیں ہیں اور ہمارا چھوٹا بھائی ہے ہمیں بس اُس کی خوشی دیکھنی چاہیے اُس کی خوشی میں خوش ہونا چاہیے۔ عیشا نے مسکرا کر کہا تو فجر کو اُس کی بات ٹھیک لگی تو خاموش ہو گئی" جو بھی تھا اُس کے لیے اولین ترجیح یمان کی خوشی تھی۔

تم یمان سے ملنے کیوں نہیں جارہی؟ بے چارہ تمہارا انتظار کرتا ہے۔ شازل نے آروش کو دیکھ کر کہا یمان سے ملنے کے بعد اُس کے سارے خدشے ختم ہو چکے تھے۔

جاؤں گی۔ آروش نے بس یہ کہا

کب؟ شازل نے پوچھا

پتا نہیں۔ آروش نے لاعلمی کا مظاہرہ کیا۔

ابھی مل لو شام میں ہم گاؤں کے لیے نکلے گے۔ شازل نے بتایا

مجھے ملنا ہو گا تو مل لوں گی۔ آروش نے اکتاہٹ کا مظاہرہ کیا تو شازل خاموش ہو گیا "اُس کو "آروش کچھ اُلجھی ہوئی سی لگی

oooooooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

پورا ایک دن گزر گیا وہ میرے پاس کیوں نہیں آرہی؟ مجھے اُن سے بات کرنی ہے۔ یمان نے فکر مندی سے دلاور خان سے پوچھنے لگا

وہ چلی گئ۔ دلاور خان بس یہ بولے

ک ک۔۔۔کہاں۔۔چ ل۔۔چلی گئ؟ یمان کی زبان لڑکھڑا سی گئ

اُس نے نکاح اِس لیے کیا تھا تاکہ تم آپریشن کے لیے راضی ہو جاؤ اور تمہاری جان بچ جائے ورنہ اُس کو نکاح میں دلچسپی نہیں تھی وہ خلع تک پہنچ گئ ہیں۔دلاور خان کے لہجے میں ندامت کی جھلک تھی۔

جان دے کر بے جان کر گئ ہیں وہ اُن کو یہ نہیں کہنا چاہیے کے یمان بچ گیا یمان کو تو وہ مار کر تو نہیں البتہ توڑ کر کے ضرور گئ ہیں۔یمان کے چہرے پہ سایہ لہرایا تھا دلاور خان کی بات پہ ایک بار پھر وہ مضبوط مرد دلاور خان کے آگے رویا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

کچھ ماہ بعد۔

دن تیزی سے گزر رہے تھے اُس دن کے بعد یمان کو چپ لگ گئ تھی فجر کو نئے سرے سے آروش پہ غصہ آیا تھا مگر خود پہ ضبط کیے ہوئے تھے چار سے پانچ ماہ ہو چکے تھے وہ یہی اسلام آباد میں تھی کیونکہ یمان کو ایسے اکیلا چھوڑنا اُس کو ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔دوسری طرف حویلی میں آروش کا دل بھی نہیں لگ رہا تھا ایک خول میں اُس نے خود کو بند کر دیا تھا

کسی سے بھی زیادہ بات چیت کرنا اُس نے جیسے خود پہ حرام کر لیا تھا سارا وقت بس اپنے کمرے تک محدود رہتی حویلی والے بھی سب اُس کے لیے پریشان تھے دلاور خان بہت بار اُس کو لینے حویلی آئے تھے مگر آروش نے صاف انکار کر دیا تھا اپنے جان سے اُس میں ہمت نہیں تھی یمان کا سامنا کرنے کی اُس کو بار بار یمان کا لمس یاد آتا پیار بھری باتیں یاد آجاتی جس پہ وہ بے چینی کا شکار ہو جاتی وہ چاہ کر بھی یمان کے پاس نہیں جا پا رہی تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ب باب ب۔

شازل کروٹ کے بل گہری نیند میں تھا جب آٹھ ماہ کا ہوتا شازم گردن موڑ کر بڑی مشکل سے آواز نکال کر اُس کو جگانے کی کوشش کر رہا تھا۔

بب با۔ شازم نے اپنے ہلکے سے اپنے چھوٹے سے ہاتھ اُپر کیے۔ تبھی کمرے میں ماہی داخل ہوئی۔

جاگ گیا میرا شہزادہ۔ ماہی شازم کو جاگتا دیکھا تو مسکرا کر اُس کو اپنی گود میں اُٹھا کر چٹاچٹ اُس کے گالوں کو چوم لیا۔

بب با۔شازم پھر سے یہی الفاظ منہ سے نکالنے لگا۔

کبھی مما امی بھی کہہ لیا کرو۔ماہی اُس کا منہ صاف کرتی مسکین شکل بنائے بولی کیونکہ ایسے الفاظ نکالنے سے شازم کے منہ سے تھوک نکل کر اُس کی چن کو چھو رہی تھی۔

بابب با۔شازم پھر سے یہی الفاظ نکالنے لگا تو ماہی اُس کا ماتھا چوم کر شازل کو دیکھنے لگی جو ابھی بھی گہری نیند میں تھا

آؤ تمہارے بابا کو اُٹھاتے ہیں نیند سے۔ماہی شرارت سے اُس کو کہتی کروٹ کے بل لیٹے شازل کی پیٹھ پہ شازم کو کھڑا کرنے لگی .

گُڈ مارننگ شازم کے بابا اُٹھ جائے صبح ہو گئی ہیں۔ماہی شازل کے کان کے پاس جھک کر اُونچی آواز میں بولی تو شازل نے یکدم اپنی آنکھیں کھول کر خود پہ جھکی ماہی کو دیکھا پھر شازم کو جو اُس کو ہی دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

میری صبح نہیں ہوئی ابھی تک۔شازل سیدھا لیٹتا شازم کو اپنے سینے پہ بیٹھائے بولا

بارہ بجنے والے ہیں حویلی کے مردوں کے ساتھ آپ نے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔ماہی نے منہ بنا کر بتایا

اپنی بیوی کے ساتھ کرلوں گا ناشتہ یہ بتاؤ اِس گولوں مولوں نے دودھ پیا۔ شازل شازم کے گالوں کو کھینچتا پوچھنے لگا تو ماہی نے کڑے تیوروں سے اُس کو گھورنے لگی کیونکہ جب سے اب کجھ شازم کی صحت ٹھیک نہیں ہوئی تھی شازل اب "نمونے" کے بجائے اُس کو "گولوں مولوں" کہتا تھا

کوئی اچھا نام سوچ لیا کرے۔ ماہی نے نروٹھے پن سے کہا

اچھا نام تو ہے گولوں مولوں کی ماں گولوں مولوں۔ شازل شرارت سے اُس کے گال کھینچ کر بولا

اچھا چھوڑے میں باہر جا رہی ہوں آپ کے لیے ناشتہ لینے اُٹھ کر فریش ہو جائے آپ اور ہاں شازم کو بے بی کارٹ میں ڈالیے گا یا پھر اُس کے دونوں اِطراف اچھے سے تکیے رکھیے گا۔ ماہی اُٹھ کر اپنے بالوں کا جوڑا بناتی شازل کو ہدایت دینے لگی۔

جو حکم میرے آقا۔ شازل سر کو خم دیتا بولا تو ماہی کِھلکھلائی۔

اِدھر آؤ۔ شازل نے اپنے پاس آنے کا کہا

کیوں؟ ماہی نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی

آؤ تو۔شازل نے کہا تو ماہی اُس کے پاس بیٹھی جس پہ شازل اُٹھ کر اُس کے ماتھے پہ اپنا لمس چھوڑا تو ماہی نے اپنی اپنی آنکھیں موند لی۔

اب جاؤ۔شازل نے اِجازت دی تو وہ خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ سر اثبات میں ہلاتی وہاں سے چلی گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

مجھ میں کیا کاٹیں چُھپے ہوئے جو میرے بیٹھتے ہی تم اُٹھ جایا کرتی ہوں۔دُرید کمرے میں آیا تو حریم کو کمرے سے باہر جاتا دیکھا تو اُس کا بازوں پکڑ کر اپنے روبرو کھڑا کیے پوچھنے لگا آج اُن کے نکاح کو اتنا وقت ہو گیا تھا مگر حریم کے سرد رویے میں تھوڑا بھی سُدھار نہیں آیا تھا وہ جتنی اُس کو ڈھیل دے رہا تھا حریم اُتنی ہی اپنی منمانی کیا کرتی تھی۔

چھوڑے ہمیں۔حریم سنجیدگی سے اُس کو دیکھتی خود سے دور کرنے لگی مگر دُرید اُس کی کوشش کو ناکام بناتا سختی سے اُس کے بازوں کو دبوچا

پہلے میری بات کا جواب دو کیا ہو گیا ہے تمہیں کیوں کر رہی ہو ایسے ؟دُرید نے جان چاہا

ہم سے پوچھنے کے بجائے آپ خود سے یہ سوال پوچھے گے تو زیادہ بہتر ہو گا کس گمان میں ہیں آپ کے نکاح کے بعد ہمارا رویہ آپ کے ساتھ بہتر ہو جائے گا تو یہ آپ کی بڑی بھول ہے آپ ہمارے دل سے اُتر گئے ہیں۔ حریم نے زخمی مسکراہٹ چہرے سجائے کہا تو دُرید نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچا

میری نرمی کا ناجائز فائدہ مت اُٹھاؤ مجھے مجبور مت کرو کے میں تمہارے ساتھ سخت رویہ اختیار کرو پیار سے بات کر رہا ہوں تو پیار سے بات کیا کرو۔ دُرید نے دو ٹوک انداز میں کہا

ہم کوئی چابی کی گڑیا نہیں جس کو جب چاہا جیسے چاہا آپ نے استعمال کر لیا تھا ہم بھی ایک انسان ہیں ہم کس دل کے ساتھ اِس کمرے میں رہ رہے ہیں وہ بس ہمارا خدا جانتا ہے

ہمارے بس چلے تو اپنی بیٹی کو لیکر یہاں سے بہت دور چلے جائے جہاں کسی سید دُرید شاہ کا نام و نشان تو کیا سایا بھی اپنی بیٹی پہ نہ پڑے۔ حریم زہر خند لہجے میں بولی تو دُرید بُت بنا اُس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا جو بے تاثر تھی۔

معاف کیوں نہیں کر لیتی تم مجھے آخر کب تک ایسا چلتا رہے گا بار بار اپنے کیے گئے فیصلے پہ پچھتا رہا ہوں اب میں کیا کروں تمہاری رضامندی کے بغیر میں نے کبھی تمہیں چھوا تک

نہیں تمہارے پاس نہیں آیا کبھی اپنا حق نہیں جتایا تمہیں وقت دے رہا ہوں کے شاید؛ شاید تم ٹھیک ہو جاؤ اپنے رویے پہ نظر ثانی کرو مگر تم دن بدن مجھ سے بدزن ہوتی جا رہی ہو۔ دُرید اُس کو چھوڑتا بے بسی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا یہ چھوٹی سی لڑکی اُس کو کڑے امتحان میں ڈال رہی تھی جس کو وہ کتنی ہی کوششوں کے باوجود پاس نہیں کر پا رہا تھا۔

اِس میں کونسی بڑی بات آئے کرے اپنا حق وصول اور ہمیں آزاد کر دے اِس نام ونہاد رشتے سے دم گھٹتا ہے ہمارا یہاں آپ کے پاس وحشت ہوتی ہیں جب آپ ہمارا ہاتھ پکڑتے ہیں جب آپ اپنی یہ جھوٹی محبت ہماری بچی پہ نچھاور کرتے ہیں۔ حریم اپنے گرد لپیٹی چادر کو اُتار کر پھینکتی نفرت بھرے لہجے میں اُس سے بولی تو دُرید کے ماتھے کی رگیں اُبھریں تھی۔

www.novelsclubb.com

سمجھتی کیا ہو تم مجھے ؟ دُرید دھاڑنے والے انداز میں کہتا اُس کا جبڑا سختی سے دبوچتا دیوار کے ساتھ لگا گیا تھا" حریم کی جُملے اُس پہ کسی تماچے کی طرح برسے تھے۔

چ چھوڑے۔۔۔۔ ہمیں۔ حریم نے اُس کو خود سے دور کرنا چاہا تو دُرید نے ہاتھ کی مٹھی بنا کر دیوار پہ مار کر اُس سے دور ہوا۔ حریم زور سے کھانستی شاک کی کیفیت میں دُرید کو دیکھنے لگی جس کا حال غصے سے خراب ہو گیا تھا یکلخت حریم کو اپنی حالت اور سخت جملوں کا احساس ہوا تھا تو اُس کا دل چاہا ڈوب کے مر جائے کہیں۔

پہنو یہ شال دُرید شاہ اپنے نفس کا پجاری نہیں ہے اور نہ میں تمہارے قُربت کے لیے تڑپ رہا ہوں پاگل تھا میں جو سمجھ بیٹھا تھا اپنی محبت سے تمہیں پہلے جیسا کر دوں گا اپنی اُس غلطی کا ازالہ کر لوں گا جس کی وجہ سے تم آج اِس حالت میں پہنچی ہو مگر میں غلط تھا مجھے یہ بات ماننی چاہیے کے حریم علی کے دل میں دُرید شاہ اُتر گیا ہے اُس کی محبت ختم ہو گئی ہے اور میں اِسی قابل ہوں۔ دُرید اُس کی قالین پہ پڑی چادر اُٹھا کے اُس کو دیتا بولا تو حریم کی آنکھوں سے آنسو رواں دواں ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

تمہیں اب مزید وحشت زدہ ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ آج کے بعد نہ تو میں تمہارا کبھی ہاتھ پکڑوں گا اور نہ اپنا سایہ حورم پہ پڑنے دوں گا اُس کو اپنی جھوٹی محبت سے دور کرو ؑ

گا۔دُرید سنجیدہ انداز میں کہتا تیز آواز میں دروازہ بند کرتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ پیچھے حریم فرش پہ بیٹھتی چلی گئ۔

یہ ہم سے کیا ہو گیا؟ حریم چہرہ ہاتھوں میں چُھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

یمان می

فجر اپنے دھیان میں یمان کے کمرے میں آئی تو دھوئیں نے اُس کا استقبال کیا پورے کمرے میں دھواں پھیلا ہوا تھا فجر اپنے منہ پہ ڈوپٹہ رکھتی یمان کو تلاش کرنے لگی جو کمرے کی سائیڈ میں موجود صوفے پہ بیٹھا ہوا فجر چلتی ہوئی اُس کے پاس آئی تو آنکھوں میں بے یقینی اُتر آئی۔

یمان جو سگریٹ کا دھواں اُڑانے میں مگن تھا اچانک فجر کو اپنے کمرے میں دیکھا تو جلدی سے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلا

یمان تم نے سگریٹ پینا بھی شروع کر دیا ہے اب کیا یہی کام رہ گیا تھا۔ فجر نے سخت ناگوار لہجے میں اُس کو کہتے ایش ٹرے کو دیکھا جو پوری سگریٹس کی بھری پڑی تھی جیسے یمان بہت وقت سے یہی کام کرتا رہا ہو

ایسی بات نہیں۔۔۔۔وہ۔۔۔۔بس میں۔۔۔۔۔۔۔ایسے۔۔ہی۔ یمان اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا گڑ بڑا کر صفائی دینا چاہی مگر لفظوں نے اُس کا ساتھ نہیں دیا۔

کیوں اُس بے حس لڑکی کی وجہ سے اپنا سینا جلا رہے ہو جانتے ہو نہ سگریٹ نوشی صحت کے لیے مضر ہیں۔ فجر کا لہجہ ہنوز ناگواریت سے بھرپور تھا۔

سوری۔ یمان سر جھکاتا بس یہی بولا

کب سے پینا شروع کیا ہے؟ فجر نے سنجیدگی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

آج کے بعد نہیں پیوں گا۔ یمان نے کہا

کب سے پینا شروع کیا ہے؟ اور دن میں کتنی ڈبیاں خالی کرتے ہو؟ فجر نے دوبارہ سے اپنا سوال دوہرایا

چار ماہ سے۔ یمان سر جھکائے بولا

چار ماہ سے؟ فجر کو مزید حیرت نے آگھیرا وہ آخر کیسے اتنا غافل ہونے لگی تھی۔

جی۔ یمان بس یہ بولا

تمہارے لیے بس وہ لڑکی اہم ہے کیا خلع چاہتی ہے نہ ہو؟ تو بھیجو طلاق کے کاغذات اُسے۔ فجر تنفر سے بولی

آپی۔ یمان نے تڑپ کر اُن کو دیکھا جو اُس کو اتنا سنگین مشورہ دے رہی تھی۔

تم دوبارہ اِس چیز کو منہ نہیں لگاؤں گے۔ فجر نے ایش ٹرے کی جانب اِشارہ کیے کہا

نہیں پیوں گا۔ یمان نے جواباً کہا

باہر آجاؤ تمہارے کمرے کی صفائی کروانی ہے۔ فجر نے کہا تو یمان نے سر کو خم دیا۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 69

یہ چراغ بے نظر ہے یہ ستارہ بے زباں ہے

ابھی تجھ سے ملتا جلتا کوئی دوسرا کہاں ہے

وہی شخص جس پہ اپنے دل و جاں نثار کر دوں

وہ اگر خفا نہیں ہے، تو ضرور بدگماں ہے

کبھی پا کے تجھ کو کھونا کبھی کھو کے تجھ کو پانا

یہ جنم جنم کا رشتہ تیرے میرے درمیاں ہے

خلع ایک بہت بڑا فیصلہ ہے آروش اللہ کے سامنے سب سے ناپسندیدہ عمل طلاق کا ہوتا ہے میاں بیوی کا ایک خوبصورت رشتہ ہوتا ہے اُس کو یوں بنا کسی وجوہات پہ ختم نہیں کیا جاتا۔ کلثوم بیگم اپنی گود میں سر رکھے لیٹی ہوئی آروش سے بولی۔

جانتی ہوں اماں سائیں۔ آروش بس یہی بول پائی۔

اگر جانتی ہو تو ایسا کیوں کر رہی ہو؟ کلثوم بیگم نے کہا تو آروش اُن کی گود سے سر اُٹھاتی دیکھنے لگی۔

میرے قدم سبز ہیں اماں سائیں اگر میں اُس کے پاس گئی تو اُس کو کچھ ہو جائے گا میں جب سے اُس کی زندگی میں آئی ہوں کچھ نہ کچھ اُس کے ساتھ بُرا ہوتا ہے پہلے میری وجہ سے اُس کو مار پڑی پھر جب میں اُس کے گھر گئی تھی تو اُس کی ماں چلی گئی اِس دُنیا سے پھر جب تک میں نہیں تھی اُس کی زندگی میں تو سب کچھ ٹھیک تھا پھر جب ہمارا سامنا ہوا تو اُس کے لیے نئی مشکل سامنے آئی اُس کو برین ٹیومر ہو گیا جو پہلے تھا ہی نہیں یہ سب جان کر میں کیسے اُس کے پاس جاؤں کیسے بار بار اُس کی زندگی کو مشکل بناؤں؟ آروش ندامت سے چور لہجے میں بولی

یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے آروش؟ ایک پڑھی لکھی ہو کر کیسے جاہلوں والی بات کر رہی ہو تم کیسے خود کو سبز قدموں والی یا منحوس کہہ سکتی ہو؟ اللہ کی بنائی ہوئی کوئی بھی مخلوق منحوس نہیں ہوتی اور نہ اُس کی بنائی گئی تخلیق کو کوئی منحوس کہہ سکتا ہے اللہ ناراض ہو جاتا ہے میرا بچہ۔ کلثوم بیگم حیرانی سے آروش کی بات سن کر بولی

سب یہی کہتے ہیں اماں سائیں اگر ایسا نہیں ہوتا تو کیوں میری تین بار شادی ہوتے ہوتے رہ گئی؟ آروش کے گلے میں آنسو کا گولا اٹکا

کیونکہ تم اُن میں سے کسی کے بھی نصیب میں نہیں تھی تم کسی اور کا نصیب تھی جس کے ساتھ تمہارا نکاح ہوا ہے تمہارا ایک پاک اور مضبوط رشتہ جڑ گیا ہے جس کو تم اپنی بے وقوفی میں آکر فراموش نہیں کر سکتی وہ لڑکا تمہارا شوہر ہے ہر طرح سے تم پہ حق رکھتا ہے اگر وہ اتنے ماہ سے تمہاری پُکار کا انتظار کر رہا ہے تو اُس کو مایوس مت کرو اُس کے پاس جاؤ اُس کو ضروری ہے تمہاری کیونکہ وہ چاہے تو تمہارے ساتھ زبردستی بھی کر سکتا ہے یہاں سے لے جا سکتا ہے تمہیں۔ کلثوم بیگم نے اُس کی حالت کے پیش نظر اُس کو سمجھایا

وہ زبردستی نہیں کرے گا۔ آروش سر جھکا کر بولی۔

وہ مرد ہے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ کلثوم بیگم نے باور کروایا

وہ کبھی کوئی ایسا کام نہیں کرے گا جس سے میں ہرٹ ہوں وہ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا اگر اُس کو زبردستی کرنی ہوتی تو کب کا کر چکا ہوتا۔ آروش کے لہجے میں یمان کے لیے اعتبار بول رہا تھا۔

اتنا اعتبار کرتی ہوں اُس پہ؟ کلثوم بیگم اُس کی بات پہ مسکرائی۔

شاید۔ آروش نے نظریں چُرائی

میاں بیوی کے ایک دوسرے پہ بہت حقوق ہوتے ہیں اگر وہ تمہیں تکلیف نہیں دے سکتا یہ بات تم مانتی ہو تو خود بھی اُس کو تکلیف مت دو۔ کلثوم بیگم نے کہا

ہمت نہیں ہے اُس کا سامنا کرنے کی۔ آروش نے مجبوری بیان کی۔

ہمت پیدا کرو وہ کوئی غیر نہیں تمہارا شوہر ہے۔ کلثوم بیگم نے اب کی ڈپٹا تو آروش خاموش ہو گئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

تم یہاں؟ دُرید ڈیڑے پہ آیا تو شازل کو پہلے سے وہاں موجود پایا جس کی گود میں شازم بھی کھیل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا میں یہاں نہیں ہو سکتا؟ شازل ہشاش بشاش لہجے میں بولا

ہو سکتے ہو مگر شازم کو نہیں لانا چاہیے تھا اِس کو بھوک بھی لگ سکتی ہے۔ دُرید نے کہا

فیڈر لایا ہوں ساتھ اب ویسے بھی یہ ماشااللہ سے بڑا ہو گیا ہے بھوک کو کنٹرول کرنا اِس کو آنا چاہیے اور یہاں اِس لیے لایا کیونکہ ماہی کہتی ہے میری غیر موجودگی میں شازی اُس کو بہت تنگ کرتا ہے۔شازل نے مسکرا کر کہا

کوئی کام تھا؟دُرید نے سنجیدگی سے پوچھا

جی میں اسلام آباد واپس جانا چاہتا ہوں۔شازل نے بتایا

میرا نہیں خیال تمہیں شہر اب جانا چاہیے۔دُرید نے کہا

میں مزید یہاں نہیں رہ سکتا ماہی اور شازم کو لیکر جانا چاہتا ہوں۔شازل گہری سانس بھر کر بولا

شازم کا یہاں رہنا ٹھیک ہو گا اچھا ہے وہ حویلی کے طور طریقے دیکھے شہر میں ہو گا تو کچھ سیکھ نہیں پائے گا۔دُرید اُس کی بات کے جواب میں بولا

www.novelsclubb.com

میں اپنے بچے کی اچھی پرورش کروں گا یہاں رہ کر وہ بس قتل وغارت کرنے سیکھے گا جو میں نہیں چاہتا۔شازل سنجیدہ تھا۔

کوشش کر کے دیکھ لو۔دُرید نے بحث نہیں کی۔

آپ ولیمہ کب کر رہے؟شازل نے پوچھا

میرے ولیمے سے تمہارا کیا لینا دینا؟دُرید کو اُس کا سوال پوچھنا سمجھ نہیں آیا

میرا تو کوئی کام نہیں دراصل میرا جب ولیمے نہیں ہوا تھا تو کسی نے مجھ کہا نہیں تھا مگر یہ گاؤں ہے آپ یہاں کے رہائشی اور یہاں کے سرپنچ کے بیٹے جس پہ ہر ایک کی نظر ہوتی ہے آپ کا ولیمہ نہیں ہو رہا تو سب باتیں بنا رہے ہیں۔شازل سرسری لہجے میں بولا تو دُرید نے سختی سے اپنے ہاتھ کی مٹھیوں کو بھینچا

مجھے جب کرنا ہو گا میں کر لوں گا۔دُرید نے سنجیدگی سے کہا

ہمم میرا بھی ہو گا۔شازل مزے سے بولا

www.novelsclubb.com

تمہارا؟دُرید نے کنفرم کرنا چاہا

ہاں میرے ولیمے کی تو کسی کو پرواہ ہے نہیں تو میں خود کر لوں اِس لیے سوچا جس دن آپ کا ہو گا اُس دن میں بھی رکھ لوں گا۔شازل سکون سے بولا

تمہارا ایک بیٹا ہے اور تم اب ولیمہ کرو گے پہلے کہاں سوئے ہوئے تھے؟دُرید نے میٹھا سا طنز یہ کیا۔

آپ ایسے بات کر رہے ہیں جیسے مجھ پتا نہ ہو ہر بات سے تو واقف ہیں آپ میرا نکاح جس حال میں ہوا تھا وہاں ولیمہ کیسے ہو سکتا تھا۔شازل منہ بنا کر بولا

کرتا ہوں انتظام تمہارے ولیمے کا۔دُرید نے بتایا

صرف میرا نہیں آپ کا بھی ہو گا۔شازل نے جتایا

تمہارے ہو جائے وہ ہی بڑی بات ہے۔دُرید نے اُس کو گھورا

لالہ ولیمہ ساتھ ہو گا میں بتا رہا ہوں۔شازل بضد تھا۔

مرضی ہے تمہاری۔دُرید نے جیسے جان چھڑائی۔

www.novelsclubb.com

❤❤❤❤❤❤❤❤

میرے لیے کافی بنائی ہیں آپ نے؟ارمان کچن میں آیا تو فجر کو کافی کا کپ پکڑے سوچو میں گُم پایا تو جان بوجھ کر شرارت سے بولا

میرا تم سے بحث کرنے کا موڈ نہیں۔ فجر نے سر جھٹک کر کافی کا سپ لیکر کہا

پھر کس چیز کا موڈ ہے وہ بتادے اور اگر آپ کہے تو میں ابھی امام صاحب کو کہیں سے پکڑ لاتا ہوں۔ ارمان مزے سے اپنے اِرادے بتانے لگا۔

تمہیں شرم نہیں آتی ایک بیوہ سے ایسی بات کرتے ہوئے؟ فجر نے اُس کو شرمندہ کرنا چاہا

شرم؟ وہ کیا ہوتی ہے؟ ارمان سوچنے کی اداکاری کرتا بولا

میرا دماغ مت چاٹو۔ فجر نے بیزاری کا مظاہرہ کیا۔

ویسے بی سیریس سنجیدگی سے بات کرتے ہیں آپ کو مجھ سے نکاح کرنے میں کیا مسئلہ ہے خوش شکل ہوں، خوش مزاج ہوں، ایسی خاصی سیلری بھی ہے اچھا خاصا قد بھی ہے عمر بھی زیادہ نہیں۔ ارمان نے بھرپور سنجیدگی اختیار کیے کہا

www.novelsclubb.com

خوش شکل ہوں، خوش مزاج ہوں، ایسی خاصی سیلری بھی ہے اچھا خاصا قد بھی ہے عمر بھی زیادہ نہیں۔ تو اپنے جیسے کوئی تلاش کرو مجھ جیسی بیوہ اور ایک بچے کی ماں کے پیچھے لگ کر اپنا وقت ضائع مت کرو۔ فجر اُس کے جُملے واپس لوٹاتی ہوئی بولی

مگر میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں سُنا ہے بیوہ عورت سے شادی کرنا بڑا ثواب کا کام ہے۔ارمان اُس کو تنگ کرنے سے باز نہ آیا

اگر ثواب کمانا ہے تو دُنیا میں بہت ساری بیوائیں ملے گی اُن سب سے شادی کر کے ثواب کماؤ۔ فجر اُس کے جواب پہ جل کے بولی

کسی اور کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اِس سے پہلے بال سفید ہو جائے آپ ہاں کر دے۔ارمان نے کہا

دیکھو ارمان مجھے مجبور نہ کرو کے میں تمہارا سر پھاڑ دوں۔ فجر نے ضبط کرتے کہا۔

سر شادی کے بعد بھی پھاڑ سکتی ہیں ابھی یہ بتائے وِل یو میری می؟ آئے پرومیس کبھی اپنی اُلٹی سٹی باتوں سے آپ کو تنگ نہیں کروں گا آپ جو کہے گی وہ کروں گا ایک وقت کا کھانا بھی پکالوں گا کبھی کبھی نہیں روزانہ آپ کے ناخن پہ پالیش بھی لگا لیا کروں گا یامین کو سگے باپ سے زیادہ پیار دوں گا بس آپ یس اور ڈن کر دے میرے لیے نہیں تو اپنے لیے ،اپنے لیے بھی نہیں تو یامین کے لیے کتنا معصوم سا پیارا سا کیوٹ سا ہے اُس کو بھی ایک باپ کا پیار چاہیے ہوتا ہے۔ارمان اچانک اُس کے گھٹنوں کے بل بیٹھتا اپنی پینٹ کی جیب

سے ایک ڈبی نکال کر اُس کے سامنے کر کے کہا تو ڈبی میں موجود رِنگ دیکھ کر اور ارمان کی نان سٹاپ باتیں سن کر فجر اپنی جگہ ہکا بکا اُس کو دیکھتی رہ گئی جواب واقع سنجیدہ نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا۔

میں تم سے عمر میں بڑی ہوں۔ فجر نے دوبارہ سے بتایا

جانتا ہوں۔ارمان کو کوئی فرق نہیں پڑا

بیوہ ہوں ایک سات سال کے بچے کی ماں بھی ہوں تمہارے لیے کوئی اچھی خوبصورت لڑکی ہونی چاہیے۔ فجر نے اُس کو سمجھانا چاہا

میں جانتا ہوں آپ ایک بیوہ اور سات سال کے بچے کی ماں ہیں مگر جب مجھے آپ سے پیار ہوا تھا تب بھی آپ ایک بیوہ اور بچے کی ماں تھی مگر فرق بس اتنا تھا کے تب وہ بچہ کچھ دنوں کا تھا اور اب سات سالوں کا ہو گیا ہے میرے جذبات آپ کے لیے پُرانے ہیں اِس لیے اِس کو ٹھکرائے مت۔ارمان کی بات سے فجر آج سچ میں لاجواب ہو گئی تھی۔

اب ہاتھ بڑھا بھی دے تھک گیا ہوں ایسے بیٹھ بیٹھ کر۔ارمان نے اُس کو خاموش دیکھا تو کہا جس پہ فجر ہنس پڑی

واہ آپ ہنسی مطلب پھسی۔ارمان خوش ہوتا بولا

اگر میں نا کہوں تو۔فجر بازوں سینے پہ باندھ کر بولی۔

تو میں روز آپ سے اظہار محبت کروں گا۔ارمان بناتا خیر کیے بولا

بہت ڈرامے باز ہو تم۔فجر نفی میں سر کو جنبش دیتی بولی

آپ اپنا ہاتھ بڑھائے میری طرف یقین جانے شادی کے بعد پوری فلم بن جاؤں گا اور آپ کو کبھی مایوس نہیں کروں گا۔ارمان دلکشی سے بولا تو جانے کیا سوچ کر فجر نے اُس کے ہاتھ سے رِنگ لی۔

مجھے پہنانی تھی۔ارمان نے احتجاجاً کہا

شادی کے بعد پہنا لینا جب تمہارا حق ہو۔فجر نے کہا تو ارمان کا پورا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا بے ساختہ وہ اپنے سینے پہ ہاتھ رکھ کر بیہوش ہونے کی اداکاری کرنے لگا۔

کیا میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں؟ارمان کھڑا ہوتا بار بار اپنی آنکھوں کو جھپک کر بولا

اب بس کرو اپنے یہ ڈرامے کرنا۔فجر بدمزہ ہوتی بولی۔

www.novelsclubb.com

تو کیا آپ واقع مان گئ ہیں۔ارمان دانتوں کی نمائش کرتا ایک قدم اُس کی طرف بڑھا کر بولا

ہاں ماننا پڑا کیونکہ

فجر اتنا کہتی خاموش ہو گئ۔

کیونکہ ؟ارمان نے بے چینی سے پوچھا

کیونکہ میرا بیٹا تمہارے بہت کلوز ہے دوسرا وہ واقع باپ کی محبت کو مس کرتا ہے میں تم ست شادی تو کر لوں گی مگر مجھ سے تم واعدا کرو یامین کے ساتھ ہمیشہ اچھے سے رہو گے۔فجر سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

اُس کی آپ فکر نہ کرے یامین مجھے بھی عزیز ہے۔ارمان نے کہا

www.novelsclubb.com

شکریہ یہ لو۔فجر نے رِنگ اُس کو واپس تھمائی۔

واپس کیوں ؟ارمان کو نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔

ابھی کوئی رشتہ نہیں جو میں تم سے یہ لوں۔فجر نے عام لہجے میں کہا۔

ویسے مان تو آپ گی کیا ہو جاتا اگر کجھ ماہ پہلے مان جاتی تو۔ارمان نے ٹھنڈی سانس خارج کرتے کہا۔

بڑے ہی کوِئی ناشکرے انسان ہو۔فجر خشمگین نظروں سے اُس کو گھور کر کہتی کچن سے چلی گی جس پہ ارمان بھی ہنس کر سر جھٹکتا کچن سے نکل گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آروش بیڈ پہ لیٹی ہوئی تھی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی ساری رات گزر گئی تھی مگر ایک منٹ کے لیے بھی اُس کو نیند نہیں آئی تھی ابھی وہ فجر کی نماز پڑھ کر بیٹھی تھی کے ایک بار پھر پوری شدت سے یمان کی یاد اُس کو ستانے لگی اُس کا خوبصورت عکس،اُس کی مسکراہٹ گالوں پہ پڑنے والے ڈمپل شوخی سے بھری آنکھیں اور کانوں میں بھی بار بار یمان کے کہے جانے والے جُملے دماغ میں گردش کر رہے تھے وہ ابھی اِسی سوچ میں تھی جب سائیڈ ٹیبل پہ پڑا اُس کا موبائیل بجنے لگا۔

آروش نے موبائل اسکرین کو دیکھا تو کوئی انون نمبر دیکھا کجھ پل تو وہ خالی نظروں سے نمبر کو دیکھتی رہی پھر کجھ سوچ کر کال ریسیو کر دی

اگر مجھے تڑپانے کا شوق ختم ہو گیا ہو تو پلیز واپس آ جائے۔ابھی اُس نے موبائیل کان کے پاس لگایا ہی تھا جب دوسری طرف سے یمان کی گھمبیر آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی۔

یمان۔۔آروش اُس کا نام لیتی زور سے آنکھوں کو بند کر گئ۔

میرے معاملے میں آپ اتنی سنگدل کیوں ہیں؟میری بے چینی میری بے قراری میری محبت میرا عشق میری تڑپ آپ کو نظر کیوں نہیں آتی؟ناجینے دیتی ہیں نامرنے دیتی ہیں اگر یہی سب کرنا تھا تو کیوں میری جان بچانے کی خاطر یہ ڈرامہ کیا؟مرنے دیتی مجھے۔یمان زخمی لہجے میں کہتا اُس کے دل کو لہولہاں کر گیا تھا آروش بے ساختہ منہ پہ ہاتھ رکھتی اپنی سسکیوں کا گلا گھوٹنے لگی۔

خاموش کیوں ہیں جواب دے؟یمان نے اُس کو بات کرتا نہ دیکھا تو کہا

س۔۔۔س۔۔۔و۔۔سوری۔آروش نے لڑکھڑاتی آواز میں بولی

سوری؟یمان اتنا کہتا قہقہہ لگانے لگا۔

کیا آپ کا سوری میری تکلیف کا ازالہ کر سکتا ہے میری راتوں کی نیند واپس لوٹا سکتا ہے جو آپ کے جانے کے بعد روٹھ گئی ہیں؟یمان نے پوچھا

میں جانتی ہوں میں بہت بُری ہو

ہاں ہیں آپ بُری بہت بُری ہیں مگر پتا ہے کیا؟ آپ مجھے بُری نہیں لگتی دل کے قریب لگتی ہیں آپ جتنا مجھ سے دور بھاگنا چاہتی ہیں یہ دل آپ کے لیے اُس سے زیادہ مچلنے لگتا ہے میرے حالِ دل سے تو آپ واقف ہیں پھر بھی ایسا کرتی ہیں کیوں؟ کیا واقع میری محبت میں اتنی تاثیر نہیں جو آپ کے دل کو میرے لیے نرم کر دے؟ یمان نے ایک کے بعد ایک سوال کیا

میں نے تمہیں بہت ہرٹ کیا ہے

بہت سے زیادہ ہرٹ کیا ہے آپ نے آٹھ سالوں سے ایک اَن دیکھی آگ میں جل رہا ہوں مجھے بس اِس بات کی سزا مل رہی ہے کے میں نے اُس لڑکی کو چاہا جس کے دل میں میرے لیے کوئی احساس ہی نہیں جس کو میری تھوڑی بھی پرواہ نہیں۔ یمان اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولا

پرواہ ہے۔ آروش نے کہا

نہیں ہے اگر ہوتی تو اِس وقت آپ میرے پاس ہوتی میری دسترس میں ہوتی یوں میں یوں آپ کے لیے تڑپ نہ رہا ہوتا۔

میں جانتی ہوں تم ناراض ہو۔ آروش اپنی آنکھوں سے بہتے آنسوؤ کو بے دردی سے صاف کرتی بولی

میں کیوں ہو گا آپ سے ناراض؟ کونسا آپ نے مجھے ایسا کوئی حق دیا ہے۔ یمان جیسے خود کا مذاق اڑا رہا تھا۔

ایسی باتیں کیوں کر رہے ہو؟ آروش کو تکلیف ہوئی۔

معافی چاہتا ہوں آپ کا وقت برباد کیا دوبارہ نہیں کروں گا۔ یمان اتنا کہتا کال کاٹ گیا تو گرم سیال آنکھوں سے بہتے آروش کے گال بھگا گئے تھے دوسری طرف یمان کو اپنے اندر گھٹن کا احساس ہونے لگا تو شرٹ کے اُپری بٹن کھولتا کھڑکی کے سامنے کھڑا ہو گیا اُس کو آس پاس کے ماحول سے وحشت سی ہونے لگی۔

شازل شازم کو لیے کمرے میں آیا تو نظر بیڈ پہ گہری نیند میں سوئی ماہی پہ پڑی تو زندگی سے بھرپور مسکراہٹ نے اُس کے چہرے پہ احاطہ کیا۔ شازم کو بے بی کارٹ میں ڈالے وہ ماہی کی طرف متوجہ ہوا جس کا ایک ہاتھ بیڈ سے لٹک رہا تھا شازل آگے بھرتا اُس کا ہاتھ بیڈ پہ کیا اور خود جھک کر اُس کے ماتھے پہ بوسہ دے کر واشروم کی جانب بڑھ گیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Episode 70 (2nd last)Part 1

حورم میری جان چُپ ہو جاؤ۔ حریم نیند نے نڈھال ہوتی حورم کو گود میں اُٹھاتی کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہل کر اُس کو بہلا رہی تھی مگر ایک حورم تھی جس کا رونا رات کو شروع ہوا تھا تو دن چڑھے تک وقفے وقفے سے شروع ہو رہا تھا۔

حریم کیوں رو رہی ہے حورم پیٹ میں تو درد نہیں کہیں اِسے۔ کلثوم بیگم حریم کے کمرے میں آئی تو اُس کی گود سے حورم کو لیتی ہوئی بولی

نہیں یہ اُنہیں یاد کر رہی ہے جو کل سے غائب ہیں۔ حریم روہانسی ہوتی بتانے لگی یکدم اُس کی آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئی تھی۔

تم تو مت روؤ اور یہ دُرید کیا رات میں بھی نہیں آیا؟ کلثوم بیگم پریشان کن لہجے میں استفسار ہوئی۔

نہیں اُن کو پتا ہے کے حورم کو جب وہ اپنی گود میں لیتے ہیں تو خوش ہوتی ہیں ورنہ نہیں اور سوتی بھی اُن کے سُلانے پہ ہیں مگر پھر بھی وہ نہیں آئے اگر ایسا کرنا تھا تو حورم کو اپنا عادی کیوں بنایا؟ حریم اپنی آنکھیں صاف کرتی بولی

اچھا تم بد گمان مت ہو ضرور کوئی کام پڑ گیا ہو گا ورنہ وہ اتنا غیر ذمیدار نہیں میں حورم کو" اپنے ساتھ لیکر سُلا دوں گی تم اپنی پوری نیند کرو حورم کا رونا اِتنا ٹھیک نہیں بیمار ہو جائے گی تمہیں پہلے ہی میرے پاس آ جانا تھا۔ کلثوم بیگم اُس کو تسلی کرواتی ہوئی بولی تو حریم محض سر اثبات میں ہلایا۔

کیا ہے تمہیں سکون نام کی کوئی چیز نہیں؟ کبھی ملے ہو اُس سے؟ شازل جو اپنی گود میں شازم کو بیٹھائے ایک ہاتھ سے اپنا سیل فون پکڑے کچھ ٹائپ کرنے میں مصروف تھا مگر بار بار شازم اُس کے ہاتھ ہٹاتا خود اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ موبائیل اسکرین پہ پھیر رہا تھا تبھی شازل نے اُس کو جھڑکا

آرام سے بات کرو بیٹا ہے ہمارا۔ وارڈروب سیٹ کرتی ماہی نے ٹوکا

جانتا ہوں یہ نمونا ہمارا بیٹا ہے مگر اِس کو بھی کچھ عقل دو جس کو بیٹھا تو جاتا نہیں اور آیا بڑا میرا موبائیل چلانے جیسے بہت اچھے سے آتی ہوں۔ شازل شازم کو گھور کر بولا جو اپنی آنکھوں کو پوری طرح سے کھولتا موبائل اسکرین کو دیکھ رہا تھا

بچہ ہے جو دیکھے گا وہی کرے گا۔ ماہی نے کہا

اچھا تو ہم جو چلتے پھیرتے ہیں یہ اِس کو نظر نہیں آتا؟ ہم جو باتیں کرتے ہیں یہ اِس کو سُنائی نہیں دیتی؟ کبھی اِن چیزوں کو بھی تو کر کے دیکھے مگر نہیں موصوف کا دماغ تو خرافاتی چیزوں میں لگا رہتا ہے۔ شازل سر جھٹک کر بولا

مجھے دے شازی آپ کو تو بس موقع چاہیے میرے بچے کو باتیں سُنانے کا۔ماہی شازل کی گود سے شازم کو لیتی منہ بسور کر بولی

اچھا نہ کہاں جا رہی ہو ناراض ہو کر بیٹھو یہاں میرے پاس ایک بات بتانی ہے۔شازل ماہی کا ہاتھ تھامتا اپنے ساتھ بیٹھا کر بولا

جی بتائے کیا بات کرنی ہے؟ماہی سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

میں نے ہمارا ولیمہ کرنے کا سوچا ہے۔شازل اُس کے چہرے پہ پڑتے بالوں کو کان کے پیچھے اُڑستا بتانے لگا۔

کیا ہو گا ہمارا؟ماہی کو لگا جیسے اُس نے کچھ غلط سُنا

ولیمہ۔شازل نے دوبارہ سے کہا

www.novelsclubb.com

شادی کے اتنے سال بعد ایک بچے کے بعد آپ کو ولیمے کی سوجھی ہے۔ماہی حیرت سے شازل کو دیکھ کر بولی

تمہیں خوشی نہیں ہوئی سن کر؟ شازل الگ سے حیران ہوا وہ تو سمجھا تھا یہ بات سن کر ماہی سیدھا اُس کے گلے لگے گی مگر یہاں اُلٹی گنگا بہہ رہی تھی۔

بلکل بھی نہیں شازل کتنا عجیب لگے گا۔ماہی نے فورن سے کہا

اِس میں عجیب کیا بات ہے ولیمہ کرنا تو سنت ہے۔شازل نے کہا

ہاں پر وہ شادی کے اگلے دن ہوتا دو تین سال یا بچے کی پیدائش کے بعد تھوڑی۔ماہی منہ بنا کر بولی

تمہیں کچھ نہیں پتا اور ایسی بات مت کرو یہ غلط ہے۔شازل نے اِس بار سنجیدگی سے ٹوکا

اچھا سوری کب ہو گا ہمارا ولیمہ؟ ماہی معصوم شکل بناتی بولی تو شازل کو نے اختیار اُس پہ آیا جس پہ وہ جھک کر اُس کا ماتھا چوم گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ جب

پپ۔۔۔پاپ۔۔پپ۔۔۔۔۔۔۔

شازل ماہی کی پیشانی کے ساتھ اپنی پیشانی ٹِکائے بتانے والا تھا جب شازم کی آواز پہ حیرت سے اُس کو گھورنے لگا۔

یہ کوئی پاپ نہیں ہم ایک دوسرے پہ پاک ہیں اور پاپ وہ ہے جو تم ہم میاں بیوی کی پرائیویسی میں دخل دے کر کر رہے ہو چلو شاباش اپنی آنکھیں بند کرو بڑا آیا ہمیں پاپ کا درس دینے۔ شازل اپنی آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھور کر بولا تو شازم روہانسا ہوتا ماہی کو دیکھنے لگا جس کا ہنس ہنس کر بُرا حال ہو گیا تھا۔

ہاہاہا شازل کیا ہو گیا ہے وہ پاپ بول رہا ہے جس کا مطلب ہے صاف شازم صاف کہنا چاہ رہا ہے کیونکہ شازم کا ڈائیپر چینج کرنا ہے جو آج میں نے نہیں کیا۔ ماہی ہنسی کے درمیان میں شازل کو بتانے لگی۔

تو آج سے اِس کو مما سیکھانے سے اچھا ہے صاف لفظ سیکھاؤ خوامخواہ کسی اور کے سامنے ایسا لفظ باہر نکالا تو لوگ جانے کیا سمجھے گے کے ہم کونسا پاپ کر رہے ہیں۔ شازل نے کہا تو اُس کی بات پہ ماہی نے منہ بسورا۔

اچھا ہمیں اب اپنا کام کرنے دے آپ کی تو شازی سے شکایات ختم نہیں ہو گی۔ماہی کھڑی ہوتی بولی

اپنے شازی کے کرتوتوں پہ نظر نہ ڈالنا کبھی۔شازل تو جل اُٹھا جبکہ ماہی ہنستی واشروم کی جانب بڑھ گئ۔

پاپ۔ماہی کے جانے کے بعد شازل لفظ دوہرا تا ہنس پڑا

❤❤❤❤❤❤❤❤

میں نکاح سادگی سے چاہتی ہوں جس میں بس ہم ہو اور کچھ گواہ۔فجر نے دلاور خان زوبیہ بیگم اور خاموش بیٹھے یمان کو دیکھ کر کہا۔زرفشاں زرگل زرنور تو پہلے ہی پاکستان سے چلی گئ تھی اب کچھ ماہ پہلے نور بھی اپنے گھر چلی گئ تھی۔

وہ سب تو ٹھیک مگر فنکشن وغیرہ تو کوئی ہونا چاہیے تھا نہ۔زوبیہ بیگم نے کہا

نکاح سادگی سے کرنے کا حکم ہے کیونکہ سادگی میں برکت ہوتی ہے۔فجر نے ایک بار پھر کہا تو زیادہ کسی نے زور نہ دیا۔

شام کو نکاح خواہ آجائے گا آپ تیار رہنا۔یمان نے پہلی بار گفتگو میں حصہ لیا۔

ویسے یہ یامین کہاں ہے نظر نہیں آرہا؟دلاور خان آس پاس نظر ڈورا کر بولے۔

اُس کو ارمان لیکر گیا ہے پارک۔فجر نے بتایا۔

اچھا رات کو ہمیں بھی نکلنا ہے ایک دوست کی پارٹی ہے۔زوبیہ بیگم نے کہا

ٹھیک۔فجر اتنا کہتی یمان کو دیکھنے لگی جو اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔

تم چلوگے نہ یمان؟تمہارا بھی انویٹیشن آیا تھا۔دلاور خان نے یمان کو مخاطب کیا

میرا موڈ نہیں۔یمان نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

کب تک ایسا چلے گا؟فجر نے سنجیدگی سے پوچھا

پتا نہیں آپی۔یمان نے کندھے اُچکائے۔

آپ اپنی بیٹی کو سمجھاتے کیوں نہیں؟فجر اب کی دلاور خان اور زوبیہ بیگم سے بولی۔

ہم نے بہت کوشش کی ہے۔زوبیہ بیگم افسردہ سانس خارج کرتی بولی تو یمان وہاں سے

اُٹھ کر چلا گیا۔

آپ کہاں تھے کل سے ؟دُرید جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا حریم لپک کر اُس کے روبرو کھڑی ہوتی پوچھنے لگی۔

کام تھا ضروری۔دُرید بنا دیکھے جواب دیتا وارڈروب سے اپنے کپڑے نکالنے لگا۔

آپ ناراض ہیں؟ حریم انگلیاں چٹخاتی پوچھنے لگی۔

نہیں۔دُرید سپاٹ لہجے میں کہتا واشروم میں داخل ہوا تو حریم نے نم نظروں سے واشروم کے بند دروازے کو دیکھا

آپ کے لیے کھانا لاؤں؟ دس پندرہ منٹ بعد دُرید واشروم سے نکلتا اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتا باہر آتا تو حریم نے کھانے کا پوچھا

تمہیں کب سے میرے کھانے پینے کی فکر ہونے لگی؟دُرید اُس کے روبرو کھڑا ہوتا سنجیدگی سے بولا تو حریم کچھ پل بول نہ پائی۔

ہمیں معاف کر دے ہمیں آپ سے ایسی باتیں نہیں کرنی چاہیے تھی۔ حریم اُس کے سامنے ہاتھ جوڑتی آنسو بہاتی بولی

مجھے تمہاری معافی نہیں چاہیے۔آج دُرید اُس کے آنسو سے پِگھلا نہیں تھا رخ پھیر کر بس یہی بولا

پلیز ایسے برتاؤ مت کرے ہم جانتے ہیں آپ ناراض ہیں پر ایسے مت کہے ہم معافی مانگ رہے ہیں نہ اور پھر کبھی ایسے بات نہیں کرینگے۔ حریم اُس کے سامنے کھڑی ہوتی ندامت سے بولی۔

کیا چاہتی ہو تم حریم؟ جو تم چاہتی تھی وہ کر تو رہا ہوں نہ اب کیا کروں؟ دُرید تنگ آتا بولا

ایسے نہ کرے حورم کو آپ کی عادت ہو گئی ہے وہ کل رات سے بہت رو

کہاں ہے حورم؟ حریم ابھی بات کر رہی تھی جب دُرید سنجیدہ سے پوچھنے لگا۔

آپ کو حورم کی پرواہ ہے مگر ہمارے آنسو آپ کو نظر نہیں آرہے؟ حریم چڑ کر بولی

www.novelsclubb.com

تم اب بڑی ہو گئی ہو تمہیں میری ضرورت کہاں۔دُرید طنزیہ لہجے میں کہتا کمرے سے جانے والا تھا جب حریم آگے بھرتی اُس کے سینے پہ اپنا سر رکھ گئی اُس کے عمل پہ دُرید ساکت سا اُس کو دیکھنے لگا جو رونے کا شغل فرما رہی تھی۔

رو کیوں رہی ہو؟دُرید اُس کے گرد حصار بناتا بولا

آپ ناراض جو ہیں۔حریم سوں سوں کرتی ہوئی بتانے لگی۔

نہیں ہوں میں ناراض۔دُرید اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا

پھر ایسے بات کیوں کر رہے ہیں؟دوسرا سوال

تمہیں وحشت جو ہوتی ہے۔دُرید نے کہا تو حریم نے اُس کے سینے سے سر اُٹھا کر دیکھا۔

ہم ایسے ہی بول گئے تھے آپ نے ہماری باتوں کو دل پہ لے لیا پہلے تو ایسے نہیں کرتے تھے۔حریم اُس کی جانب دیکھتی شکوہ کناں لہجے میں بولی۔

پہلے تم ایسی باتیں نہیں کرتی تھی جو دل پہ لگتی۔دُرید نے کہا۔

کیا آپ ہم سے پیار کرتے ہیں؟یا حورم کی وجہ سے نکاح کیا؟حریم نے جاننا چاہا

تمہیں کیا لگتا ہے؟دُرید اُس کے گالوں پہ آنسو کے نشان ہاتھ کی پوروں سے صاف کرتا اُلٹا اُس سے سوال پوچھنے لگا۔

ہمیں لگتا ہے آپ اپنی غلطی کا ازالہ کرنے کے لیے یہ نکاح کیا۔حریم نظریں جُھکائے بولی

تم مجھے عزیز ہو حریم کیسے یقین دلاؤ؟دُرید جھک کر اُس کی پیشانی چومتا بولا۔

آپ نے ہمیں بہت تکلیف دی ہیں گال پہ تھپڑ بھی مارا تھا۔حریم کو پھر سے وہ باتیں یاد آئی تو نم نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا۔

میں شرمندہ ہوں اپنے عمل پہ۔دُرید اُس کے گال پہ پھیر کر بولا

تھپڑ کی گونج آج تک سُنائی دیتی ہیں ہمیں ہمارے کانوں میں۔حریم نے بتایا

بھول جاؤ سب۔دُرید نے کہا

آپ بدل جائینگے ہم سے پیار بھی نہیں کرتے۔حریم منہ بسور کر ایک بار پھر بولی تو دُرید کے دل میں شدت سے خواہش جاگی کے وہ اپنا سر دیوار پہ مارے۔

میں اب کیا اگر سینے سے دل نکال کر تمہارے سامنے پیش کروں تو آجائے گا یقین؟دُرید ضبط کرتا اُس سے پوچھنے لگا

آپ طنز کر رہے ہیں؟حریم کو دُکھ ہوا

www.novelsclubb.com

میری کیا مجال میں تو بس آپ سے پوچھ رہا ہوں زوجہ محترمہ۔دُرید مسکراہٹ ضبط کرتا بولا

یہ زوجہ محترمہ کیا ہوتا ہے؟ حریم نے اُس کو گھورا

وہی جو آپ میری ہیں۔دُرید اُس کو دوبارہ سے اپنے حصار میں لیکر بولا۔

آپ واقع ہم سے پیار کرتے ہیں؟ وہی مرغی کی ایک ٹانگ

حریم اب لگاؤں گا کان کے نیچے۔دُرید نے اُس کو گھورا تو وہ ہنس کر اپنا سر اُس کے سینے پہ رکھ گئ۔

آپ بوڑھے ہو رہے ہیں؟ حریم نے کہا تو دُرید نے ایک جھٹکے سے اُس کو خود سے دور کیا تو حریم سٹپٹا کر یہاں وہاں دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

کیا کہا؟ دُرید نے تند نظروں سے اُس کو گھورا

وہ اُس دن ہم نے آپ کے بالوں میں ایک سفید بال دیکھا تھا۔ حریم دانتوں کی نمائش کرتی ہوئی بولی۔

جھوٹ۔دُرید ماننے سے انکاری ہوا

سچی میں اِتنوں سا چھوٹوں سا بال تھا سفید اگر آپ غور کرینگے تو نظر آجائے گا۔حریم دو انگلیوں سے فاصلہ بناتی بتانے لگی۔

بڑی ہی کوئی عجیب شے ہو بجائے تم میرے نین نقش پہ غور کرنے کے اتنوں سے سفید بال پہ غور کرتی ہو۔دُرید نے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

اب نظر آگیا تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔حریم شانِ بے نیازی کا مظاہرہ کرتی بولی۔

ایک سفید بال سے کوئی بوڑھا نہیں ہوتا۔دُرید نے جتایا

آپ تو بڑے اتیج کونشئس نکلے۔حریم نے شرارت سے کہا

بات نہ کرو تم مجھ سے۔دُرید ناراض لہجے میں اُس سے کہتا ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھتا بالوں میں برش پھیرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

اچھا نہ ہم تو مذاق کر رہے تھے خیر آپ یہ بتائے کھانا لاؤں آپ کے لیے؟حریم نے مسکرا کر کہا

تم نے کھانا کھایا ہے؟ درید گردن موڑ کر اُس کو دیکھ کر بولا

نہیں۔ حریم نے معصوم شکل بنائی۔

حد کرتی ہوں حریم جاؤ کسی ملازمہ سے کھانے کا کہو اور تم حورم کو لے آؤ۔ دُرید نے حکم صادر کیا۔

لاتی ہوں حورم کو پر اُس کے سامنے ہمیں بھول مت جایئے گا۔ حریم اُس کو تاکید کرتی کمرے سے باہر نکلی۔ دُرید اُس کی بات پہ مسکرا کر سر جھٹکتا خود پہ پرفیوم چِھڑکنے لگا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

یونہی کوئی مل گیا تھا

سرِ راہ چلتے چلتے

www.novelsclubb.com

وہیں تھم کے رہ گئی ہے

میری رات ڈھلتے ڈھلتے

یونہی کوئی مل گیا تھا۔۔۔

جو کہی گئی نہ مجھ سے

وہ زمانہ کہہ رہا ہے

کہ فسانہ بن گئی ہے

میری بات ٹلتے ٹلتے

یونہی کوئی مل گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

شبِ انتظار آخر

کبھی ہو گی مختصر بھی

یہ چراغ بجھ رہے ہیں

میرے ساتھ جلتے جلتے

یونہی کوئی مل گیا تھا۔

آروش نے فیصلہ کر لیا تھا وہ اب مزید وقت ضائع نہیں کرے گی اب مزید وہ یمان کو تکلیف نہیں دے گی بلکہ وہ اچانک جا کر یمان کو سرپرائز دے گی۔ یمان کا ری ایکشن سوچ سوچ کر اُس کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا وہ اپنے سر پہ ڈوپٹہ ٹھیک کرتی کمرے سے باہر نکلتی شہباز شاہ کے کمرے میں آئی۔

بابا سائیں۔ آروش نے شہباز شاہ کو آواز دی۔

جی میرا بچہ آؤ اندر۔ شہباز شاہ نے مسکرا کر اندر آنے کی اِجازت دی۔

مجھے اسلام آباد جانا ہے آپ چھوڑ آئینگے؟ آروش اندر داخل ہوتی اُن سے بولی۔

www.novelsclubb.com

کیوں نہیں تم تیار ہو جاؤ میں چھوڑ آؤں گا۔ شہباز شاہ نے ہلکی مسکراہٹ سے جواب دیا۔

وہاں مجھے آپ کی بہت یاد آتی ہے۔ آروش نے بتایا

ہم سب بھی تمہیں بہت یاد کرتے ہیں۔ شہباز شاہ اُس کو اپنے ساتھ لگائے بولے تو آروش مسکرائی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ارمان اور فجر کا خیر سے نکاح ہو گیا تھا جس پہ ارمان بہت خوش تھا۔ نکاح کے بعد وہ فجر کو اور یامین کو اپنے گھر لایا تھا نکاح پہ عیشا نہیں آئی تھی کیونکہ اُس کے بیٹے کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی جس وجہ سے اُس نے معذرت کر لی تھی جبکہ یمان فجر کے نکاح کے وقت تو ساتھ تھا پھر کسی ضروری کام کا کہہ کر چلا گیا تھا۔

مجھے چٹکی کاٹیں۔ارمان کمرے میں داخل ہوا تو بیڈ پہ بیٹھی فجر کو دیکھ کر ڈرامائی انداز میں کہا

سُدھر جاؤ۔ فجر نے اُس کو گھورا

عموماً اِس دن پہ لڑکیاں شرم سے گُلنار ہو جایا کرتی ہیں اور ایک آپ ہیں جو مجھ پہ رعب جما رہی ہیں۔ارمان منہ بسور کر بولا

منہ دھو کر رکھو کے میں شرم سے گُلنار ہو گی۔ فجر نے کہا تو ارمان سخت والا بدمزہ ہوا

خیر ماشااللہ سے بہت بڑا والا ہوں میرا ارمان تو ٹوٹ گیا خیر آپ ہاتھ دے اپنا۔ارمان تھوڑا اُس کے قریب بیٹھ کر اپنی ہتھیلی اُس کے سامنے کی تو فجر نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ پہ رکھا۔

شکریہ میرا پرپوزل قبول کرنے کے لیے اور میری زندگی میں شامل ہونے کے لیے۔ارمان اُس کے ہاتھ کی انگلی میں رِنگ پہناتا اُس پہ اپنے لب رکھتا بولا تو فجر کے گال سچ میں گلابی ہوئے تھے جس کو وہ چاہ کر بھی ارمان سے چُھپا نہ پائی۔

اومائے گُڈنس یہ میری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں آپ بلش کر رہی ہیں؟ارمان سینے پر ہاتھ رکھ کر بیڈ پہ گرنے والے انداز میں لیٹتا فجر سے بولا

تم سُدھرنے والی ہڈی ہی نہیں ہو۔اپنی خفت مٹانے کے غرض سے فجر نے پاس پڑا کشن اُس پہ دے مارا

ہاہاہاہاہا ابھی سے ہی بیویوں والے کام شروع کر دیئے۔ارمان ہنسی سے لوٹ پھوٹ ہوتا بولا

مرو تم یہاں میں یامین کے پاس جا رہی ہوں۔فجر بیڈ سے اُٹھتی بولی تو ارمان کرنٹ کھا کر اُٹھ کھڑا ہوا۔

ایسا ظلم مت کیجئے گا ابھی تو مجھ اپنے نکاح ہونے کا یقین تک نہیں آیا اور آپ جا رہی ہیں۔ارمان اُس کے روبرو کھڑا ہوتا بولا۔

تمہیں یقین تو آنا نہیں ہے اِس لیے میں اپنے بیٹے کے پاس جا رہی ہو۔ فجر اُس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کر پیچھے کرتی ہوئی بولی۔

میں تو مذاق کر رہا تھا مجھے تو یقین بھی کب کا آ گیا ہے اور یا مین تو خواب و خر خوش کے مزے لوٹ رہا ہے کیوں اُس کی نیند خراب کرنا چاہ رہی ہیں آپ۔ارمان اُس کے دونوں کا ہاتھ تھام کر بولا۔

تم بہت نان سیریس انسان ہو۔ فجر نے بتایا

ہو گا مگر آپ کے لیے میں بہت سیریس کنڈیشن والے جذبات رکھتا ہو۔ارمان شوخ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا تو فجر مسکرا دی اُس کو احساس ہو رہا تھا ارمان اتنا بُرا نہیں تھا جتنا وہ اُس کو سمجھتی تھی وہ ایک خوش طبع انسان تھا جس کو بس خوشیاں بانٹنی آتی تھی وہ بھی بغیر کسی غرض کے۔

یمان گھر داخل ہوا تو اندھیرے نے اُس کا استقبال کیا وہ ہاتھ مار کر سوئچ بورڈ کو ٹٹول کر لائیٹس آن کی تو پورا ہال روشنی میں نہا گیا مگر ہال کی وسط پہ کھڑی ہستی کو دیکھ کر یمان کتنے ہی پل ساکت رہا تھا اُس کو یقین نہیں آرہا تھا کے واقع آروش ایک بار اُس کے سامنے کھڑی ہے یا اُس کا وہم ہے۔ وہ چلتا ہوا اُس کے روبرو کھڑا ہو گیا اور غور سے آروش کو دیکھنے لگا جو نم نظروں سے اُس کو ہی دیکھ رہی تھی جو بکھرے بال اُلجھا ہوا حُلیہ بڑی ہوئی شیو کے ساتھ وہ یمان لگ ہی نہیں رہا تھا جس کو وہ جانتی تھی پہچانتی تھی آروش کو خود پہ حد سے زیادہ غصہ آنے لگا وہ کیوں آخر اُس کے ساتھ زیاتی کر جایا کرتی تھی؟

آپ سچ میں ہیں؟ یمان اُس کو چھو کر دیکھتا جیسے خود کو یقین دلانا چاہ رہا تھا کے ہاں وہ واقع اُس کے سامنے کھڑی تھی۔

ہاں۔ آروش سر جھکاتی بولی۔

www.novelsclubb.com

آج کیسے مجھ پہ ترس آگیا آپ کو؟ یمان اپنی پیشانی اُس کی پیشانی سے جوڑ کر سکون کا سانس اپنے اندر کھینچ کر بولا

کیا مجھے نہیں آنا چاہیے تھا؟ آروش نظریں اُٹھا کر اُس کو دیکھ کر بولی۔

میری حالت دیکھنے کے بعد آپ کا یہ پوچھنا بنتا ہے؟ یمان نے بے اختیار شکوہ کیا۔

میں اپنی ہر زیادتی کی تم سے معاف

اِس سے آگے ایک لفظ نہیں آپ کو معافی مانگنے کی ضرورت نہیں۔ آروش نم لہجے میں اُس سے معافی مانگنے والی تھی جب یمان اُس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر خاموش کروا کر بولا۔

تم جتنے اچھے ہو میں اُتنی ہی بُری ہوں میں کبھی سمجھ نہیں پاؤں گی کے تمہیں مجھ سے اتنی محبت کیوں ہیں؟ آروش کی آنکھ سے آنسو گر کر گال پہ پھسلا۔

اب چھوڑ کر تو نہیں جائے گی نہ؟ یمان اُس کا چہرہ ہاتھ کے پیالوں میں بھر کر تصدیق چاہنے لگا۔

www.novelsclubb.com

مزید ہمت نہیں کے بہادری کا مظاہرہ

کروں۔ م۔۔۔ می۔۔۔۔ میں۔۔۔ سچ۔۔۔۔ میں۔۔۔۔ تم۔۔۔۔ سے۔۔۔۔۔ پیار۔۔۔ ۔۔ کرتی ہوں۔۔۔۔۔ بہت۔۔۔ پیار کرتی۔۔۔۔ ہوں کب۔۔۔ سے۔۔ کیسے۔۔ یہ

نہیں جانتی۔۔۔۔میں۔آروش نے اٹک اٹک کر اظہار کیا تو یمان سانس لینا بھول کر یک ٹک آروش کا چہرہ دیکھنے لگا جس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

مجھے یقین نہیں آرہا۔یمان خود پہ ہنس پڑا

کرلو یقین۔آروش نے کہا

مجھے آپ مل گئی ہے میں اِس بات پہ جتنا شکر ادا کروں وہ کم ہے میرے لیے آپ کا ہونا کسی نعمت یا معجزے سے کم نہیں مجھے آپ تب ملی جب میرے اندر آپ کے پانے کی خواہش دم توڑنے لگی تھی۔یمان زور سے اُس کو خود میں بھینچتا جذب کے عالم میں بولا تھا جس پہ آروش نے سکون سے اپنی آنکھوں کو موندا تھا پھر ایک خیال کے تحت اپنی آنکھیں کھول کر یمان سے تھوڑا فاصلہ کیے کھڑی ہوتی اُس کی شرٹ کے اُپری بٹن کھولنے لگی۔

یہ آپ کیا کر رہی ہیں کوئی آجائے گا؟ یمان آروش کی حرکت پہ سٹپٹاتا اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر بولا تو اُس کی بات اور ری ایکشن کا مطلب جان کر آروش نے اُس کو بُری طرح سے گھورا۔

خاموشی سے کھڑے رہو۔آروش نے اُس کو ٹوکا پھر شرٹ کے چار بٹن ایسے ہی کھول دیئے جس پہ یمان کے ماتھے پہ پسینے چھوٹنے لگے تھے اُس کو سمجھ نہیں آرہا تھا یہ اچانک آروش کو ہو کیا گیا؟

بٹنز کھولنے کے بعد آروش نے یمان کے سینے پہ دیکھا تو سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچ گئ تھی جہاں آج بھی واضع طور پہ گولیوں کے نشان ظاہر تھے۔یمان جو نا سمجھی سے آروش کے چہرے کے بدلتے تاثرات نوٹ کر رہا تھا اُس کی نظروں کے تعاقب میں نظریں نیچے کیے اپنے سینے کی جانب دیکھا تو اُس کو ساری ماجرا سمجھ آ گئ۔

آپ کو یاد تھا؟ یمان کچھ حیران ہوا کیونکہ اِن نشانوں کا پتا تو فجر یا عیشا کو تو کیا ارمان کو بھی نہیں تھا شاید دلاور خان کو بھی نہیں

بھول کب تھی۔آروش اتنا کہتی اُس کے دل کے مقام پہ اپنا ہاتھ رکھا جس کے کچھ فاصلے پہ گولی کا نشان تھا اور کچھ نیچے ایک اور گولی کا نشان بھی واضع تھا۔

بھول جائے۔یمان اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ پہ رکھ کر بولا

کوشش کرتی ہوں مگر ہو نہیں پاتا میری ایک غلطی کی وجہ سے تمہارے ساتھ یہ سب ہوا تھا۔آروش نے کہااُس کی نظریں ابھی بھی اُن نشانوں پہ تھیں۔

آپ کی وجہ سے کچھ نہیں ہوااِس لیے ایسا نہ سوچے۔یمان اُس کو اپنے حصار میں لیکر بولا شرٹ کے بٹن بند کرو اپنے۔آروش کو اب اُس کے ایسے کھڑے ہونے پہ شرم محسوس ہونے لگی۔

میں کیوں کروں بند کھولے آپ نے ہیں تو خود کرے۔یمان شرارت سے اپنا ماتھا اُس کے ماتھے سے ٹکرا کر کہا۔

بے شرم ہو تم۔آروش نے گھور کر کہا تو یمان ہنس کر اُس کو اپنے حصار میں قید کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

www.novelsclubb.com

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Last Episode 71

پردہ کرو کیونکہ.....تم کسی باپ کا غرور ہو

پردہ کرو کیونکہ.....تم کسی بھائی کی غیرت ہو

پردہ کرو کیونکہ.....تم کسی شوہر کی عزت ہو

پردہ کرو کیونکہ.....تم کسی کے گھر کی زینت ہو

پردہ کرو کیونکہ.....پردہ حیاء کا زیور ہے

پردہ کرو کیونکہ.....پردے میں عورت کی شان ہے

پردہ کرو...کیونکہ تم کوئی معمولی سامان نہیں...بلکہ اسلام کی شہزادی ہو

زوبیہ بیگم دلاور خان کی تلاش میں یہاں وہاں نظریں پھیر رہی تھیں جب اُن کے کانوں میں کسی عورت کی آواز پڑی تو اُن کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا وہ پلٹ کر دیکھنے لگی جہاں ایک عورت سات سالہ بچی کو حجاب کی صورت میں ڈوپٹہ پہناتی مسلسل پردے کے بارے میں اُس کو بات رہی تھی۔

اِتنی چھوٹی سی بچی کو ایسے ڈوپٹہ کیوں پہنا رہی ہو؟ بچی ہے اُلجھن ہو گی اُسے۔زوبیہ بیگم کے قدم بے ساختہ اُن کی طرف بڑھے تھے۔اُن کی بات پہ وہ عورت مسکرائی پھر سر اٹھا کر اُن کو دیکھا

ڈوپٹا اُلجھن نہیں دیتا سکون دیتا ہے مانا کے میری بچی بہت چھوٹی ہے مگر جیسا ماحول بن گیا ہے اُس سے مجھے خوف آتا ہے میں نہیں چاہتی اِس ماحول کی ہوا میری بیٹیوں کو لگے اور وہ بھی ماڈرن کے نام پہ جہالت کا روپ اختیار کرنے لگے جائے اگر ابھی سے عادت ہو گی حجاب کی تو بڑھی ہو کر اِن کو ڈوپٹے سے اُلجھن یا گھٹن نہیں ہو گی بلکہ سکون ملے گا اِن کو احساس ہو گا کے ہمارے اللہ کو عورتیں کیسے پسند ہوتی ہیں جس طرح قرآن پاک کو غلاف پہنایا جاتا ہے ٹھیک اُس طرح ایک اسلام کی شہزادی ہونے کی صورت میں اِن کے سروں پہ حجاب ہونا لازم ہیں تاکہ کسی نامحرم یا ہوس پرست کی نظریں انہیں نہ چھو پائے۔وہ بہت خوبصورت اور دھیمے لہجے میں بولی تو زوبیہ بیگم لاجواب ہوئی۔

سید زادی ہو؟ زوبیہ بیگم نے اِندازہ لگایا

ایک مسلمان عورت ہوں۔اس نے بتایا

پردے کے بارے میں کیا جانتی ہوں مطلب آجکل کہاں یہ سب ہوتا ہے زمانہ بہت آگے نکل چُکا ہے تمہیں چاہیے اپنی بیٹی کا دماغ اوپن کرو اُس میں کانفڈنٹ لاؤ۔زوبیہ بیگم نے اپنی بات کہی۔

میری امی حضور کہا کرتی تھی جب میں نے بارہ سال کی عمر میں اُن سے پوچھا تھا کے وہ حجاب یا پردہ کیوں کرتی ہیں تو انہوں نے بتایا۔

میں آج کی ماڈرن لڑکی ہوں اور پردہ کرتی ہوں۔مجھے معلوم ہے یہ 1400 سال پرانا ہے ۔

حجاب نہ لینا تو حضرت آدم کے زمانے کا رواج تھا۔

مگر میں تو آج کی ماڈرن لڑکی ھوں۔

www.novelsclubb.com

اب یہ آخری نبیؐ کے حکم سے ہے

نہ انکے بعد کوئی نبی آئے گا نہ میرا فیشن بدلے گا،

اور ویسے بھی اگر فیشن اچھے ھوں تو بدلتے نہیں۔

صرف وہی بدلتے ہیں جن کو اچھا بنانے کی گنجائش ہوتی ہے۔

میرا فیشن تو پرفیکٹ ہے۔ حجاب ایک کپڑے کا ٹکڑا نہیں۔ رب تعالیٰ کے پاک کلام کی ایک آیت ہے جو ماڈرن لڑکیاں تھامے رکھتی ہیں، اور ویسے بھی جیسے ہر عمارت پہ غلاف نہیں سوائے

خانہ کعبہ کے ہر کتاب پہ غلاف نہیں سوائے قرآن پاک کے ویسے

ھر لڑکی کو چادر نصیب نہیں ہوتی سوائے

حیاء والی کے،

تب کچھ خاص سمجھ نہیں آیا تھا مگر پھر آگیا آہستہ آہستہ۔ اُس نے بتایا

باتیں اچھی کر لیتی ہو۔ زوبیہ بیگم ایمپریس ہوئی اُن کو آج پہلی بار اپنی ڈریسنگ سے شرمندگی ہونے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

باتوں کا کیا ہے وہ تو ہر کوئی کر لیتا ہے ہاں مگر اپنی اچھی باتوں پہ عمل کوئی کوئی کرتا ہے۔ وہ بولی۔

میری ایک بیٹی بھی پردہ کرتی ہے۔زوبیہ کو آروش کا خیال آیا تو بتایا

ماشااللہ یہ تو اچھی بات ہے اللہ تعالیٰ ہر انسان کو صراطِ مستقیم پہ چلائے۔وہ دعائیہ انداز میں بولی

میں چلتی ہوں اب۔زوبیہ بیگم کو وقت کا احساس ہوا تو کہا جس پہ اُس عورت نے محض سر اثبات ہلانے پہ اکتفا کیا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شازی بس کر جا میں نے سچ میں تمہیں کچرے کے ڈبے میں پھینک آنا ہے۔آدھی رات کے وقت شازل نیند سے بے حال ہوتا کمرے میں یہاں سے وہاں شازم کو گود میں اُٹھائے ٹہلاتا تپ کر اُس سے بولا۔

آرام سے بات کرے اور آپ کی روح نہ کانپی میرے بچے کے بارے میں ایسی بات کرنے کی کونسا باپ اپنے بیٹے کو پھینک آنے کا کہتا ہے۔بیڈ کراؤں سے ٹیک لگائے جمائی لیتی ماہی نے منہ بسور کر کہا

تم اگر ہر وقت کارونا نہ روتی تو اِس وقت یہ تمہارا ایجاد کیا گیا نمونہ روندونہ ہوتا۔شازل تپ کے بولا

شازی کو نمونہ نہ کہے اور ہر بچہ روتا ہے اِس میں کوئی نئی بات نہیں۔ماہی نے کہا

نمونے کو نمونہ ہی کہا جاتا ہے۔شازل نے جتایا

اچھا مجھے نیند آرہی ہے میں سونے لگی ہو یہ فیڈر پڑا ہے شازم کو پلا دیجئے گا۔ماہی کی آنکھیں بار بار نیند سے بند ہونے لگی تو اُس نے کہا

ہمم تم سو جاؤ میں شازی کو لان میں لے جا رہا ہو یہ چپ بھی ہو جائے گا تمہاری نیند بھی ڈسٹرب نہیں ہو گی۔شازل اُس کی نیند کا خیال کرتا بولا تو ماہی چادر تان کر سو گئی۔

شازل لان میں آیا تو دُرید کو حورم کے ساتھ پہلے موجود پایا تو اُس کی ہنسی نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

تم یہاں؟دُرید جو حورم کو سُلانے کی کوششوں میں تھا شازل کو دیکھا تو حیران ہوا۔

جی تاکہ اِس کا پھٹا ہوا سپیکر بند ہو۔شازل اتنا کہتا لان میں موجود ایک بینچ پہ بیٹھ گیا۔

آج حورم کو بھی کمرے میں نیند نہیں آرہی تھی دُرید نے بتایا

حریم کہاں ہے پھر؟ شازل نے پوچھا

وہ گہری نیند میں ہے اُس کو تو پتا بھی نہیں ہم یہاں ہے دن میں حورم اُس کو بہت تنگ کرتی ہے اِس لیے تھکن کی وجہ سے جلدی سو گئ تھی۔ دُرید نے بتایا

ایک تو یہ پرنسز بہت نخریلی ہے دل کرتا ہے تو آجاتی ہے ورنہ منہ نہیں لگاتی۔ شازل ہنس کر بولا۔

ماں پہ گئ ہے۔ دُرید بھی ہنس دیا

اچھا لالہ ولیمہ کب ہو گا ہمارا؟ شازل کو بیٹھے بیٹھائے اچانک اپنا ولیمہ یاد آیا

جلدی ہو جائے گا تمہیں کیوں اِتنی بے قراری ہے؟۔ دُرید بدمزہ ہوتا بولا۔

ایسے ہی پوچھا ویسے یہاں آتے ہی شازی چپ ہو گیا ہے۔ شازل شازم کو دیکھ کر بولا

www.novelsclubb.com

کہو تو میں چٹکی کاٹوں اِس کے بازوں پہ پھر جو رونا اِس نے شروع کرنا ہے تو گارنٹی سے کہہ سکتا ہوں آسانی سے چپ نہیں ہو گا۔ دُرید اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا بولا تو شازل تو جیسے تڑپ اُٹھا تھا خود وہ چاہے کچھ بھی کہتا مگر کسی اور سے اُس کو ایسا مذاق بھی گوارہ نہیں تھا۔

اللہ کا خوف کرے معصوم کو چٹکی کاٹنے سے آپ کے ہاتھ نہیں کانپیں گے؟ شازل شازم کو خود میں بھینچتا بولا تو دُرید کا قہقہہ بے ساختہ تھا کیونکہ شازل کا ری ایکشن ایسا تھا جیسے وہ اُٹھ کر شازم کو سچ میں چٹکی کاٹنے لگا ہو

توبہ ہے مذاق کیا تھا جسٹ۔دُرید نے ہنسی کے درمیان کہا

یہ بڑا ہو جائے بتاؤں گا میں آپ کی حسرتیں اِس کو۔شازل نے سر کو جنبش دیتے کہا تو دُرید نے نفی میں سر کو ہلایا۔

شازم کو دیکھو سو گیا ہے کمرے میں لے جاؤ اُس کو۔دُرید نے کہا

میں تو جا رہا ہوں آپ بھی جائے یا آج کی رات یہاں قیام کرنے کا اِرادہ ہے۔شازم اپنی جگہ سے اُٹھ کر بولا۔

میں بھی حورم کو لیکر کمرے میں جا رہا ہوں۔دُرید نے بتایا تو شازل بھی حویلی کے اندر داخل ہوا۔

oooooooooooooooooooooooo

کہاں تھے آپ؟دُرید کمرے میں داخل ہوا تو حریم نے پوچھا۔

تم جاگ گئی کیا میں تو تمہاری نیند خراب نہ ہو اِس وجہ سے گیا تھا۔دُرید حریم کو مسکرا کر دیکھتا حورم کو بے بی کارٹ میں لیٹانے لگا۔

حورم رو رہی تھی تو ہمیں جگا دیتے۔حریم کو شرمندگی ہوئی۔

رو نہیں رہی تھی ویسے ہی ہم باپ بیٹی واک پہ گئے تھے۔دُرید بیڈ پہ آ کر بولا

ہاں اچھا۔حریم نے سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دی۔

سو جاؤ۔دُرید نے کہا تو وہ کھسک کر اُس کے پاس آتی اپنا سر اُس کے سینے پہ رکھا

ہمیں شرمندگی ہوتی ہے۔حریم نے بتایا

شرمندگی کیوں؟دُرید اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا پوچھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

ہم نے آپ کو بہت باتیں سُنائی تھیں یہ جانتے ہوئے بھی کے آپ نے بچپن سے ہمارے لیے بہت کچھ کیا ہماری ہر ضروریات کو پورا کیا بنا کہے بنا مانگے وہ سب کچھ ہمیں دیا جس کو

شاید ہم ڈیزرو بھی نہیں کرتے تھے مگر جب ہم نے ایک چیز آپ سے مانگی اور آپ نے نہ دی تھی تو ہم نے آپ کے کیے گئے احسانات بھی بھول گئے۔ حریم آہستگی سے بولی۔

میں نے تم پہ کوئی احسان نہیں کیا زوجہ محترمہ میں نے جو کچھ کیا تھا وہ میری محبت تھی مجھے تم بچپن سے عزیز رہی ہو۔ دُرید نے کہنے کے ساتھ ہی اُس کے ماتھے پہ بوسہ دیا۔

اچھا تو ہم اگر آپ کو اتنے عزیز تھے تو آپ نے وولٹ میں ہماری تصویریں رکھنے کے بجائے کسی چڑیل کی تصویر کیوں رکھی ہے۔ حریم ٹیڑھی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی تو دُرید کو زبردستی قسم کا کھانسی کا دورہ پڑا تھا۔

آپ ٹھیک ہیں؟ حریم اُس کے سینے سے سر اُٹھاتی فکرمندی سے پوچھنے لگی۔

ہاں میں ٹھیک مگر زوجہ آپ یہ بتائے کے میری جاسوسی کب سے کرتی آئی ہیں اور میں نے تو اپنے وولٹ میں کسی چڑیل کو جگہ نہیں دی۔ دُرید واپس اُس کو اپنے حصار میں لیکر بولا

ہونہہ آپ کچھ بھی کہے ورنہ وولٹ اور دل میں پہلے سے ہی کسی کو پُر کیا گیا ہے۔ حریم دُکھی دل سے بولی۔

تو کیا میں بیس سال کا نوجوان آٹھ سال کی بچی کے ساتھ آنکھ مٹکا کرتا خیر اتنا بھی میں نظر باز نہیں تھا تمہیں تو میں نے اپنا بچہ سمجھا تھا مگر مجھے کیا پتا تھا تم میرا بچہ نہیں بلکہ میرے بچے کی اماں بنو گی۔دُرید قہقہہ لگا کر بولا تو حریم کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

یوں بات نہ بدلے ہم سیریس ہیں۔حریم خود کو کمپوز کرتی اُس کے سینے پہ ہاتھ مار کر خفگی سے بولی۔

اچھا میری زوجہ محترمہ سیریس ہے تو ہم بھی سیریس ہوتے ہیں۔دُرید مسکراہٹ ضبط کرتے اپنا ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے اپنا وولٹ اُٹھا کر بلب آن کیا۔

حورم اُٹھ جائے گی۔حریم بے بی کارٹ کو دیکھتی دُرید کو گھور کر کہنے لگی۔

نہیں اُٹھتی وہ ویسے بھی بچوں کی اِن چیزوں سے فرق نہیں پڑتا بے چاروں کو نیند آجاتی ہے۔دُرید نے ناک سے مکھی اُڑائی۔

www.novelsclubb.com

یہ وولٹ کیوں اُٹھایا ہے؟حریم نے بات کا رخ بدلا

یہ دیکھو۔دُرید نے وولٹ کھول کر اُس کے سامنے کیا جہاں ایک طرف اُس کی تصویر تھی تو دوسری طرف حورم کی۔

پہلے تو ایک چڑیل کی ہوتی تھی اب کیا فائدہ ہماری رکھنے کا۔ حریم منہ بسور کر بولی۔

تمہیں یہ تو پتا ہے کے یہاں کسی چڑیل کی تصویر ہوا کرتی تھی مگر یہ نہیں پتا اُس چڑیل کے ساتھ ایک پری کی تصویر بھی ہوا کرتی تھی۔ دُرید نے مسکرا کر بتایا

ہم سمجھے نہیں؟ حریم نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

ہم آپ کو سمجھاتے ہیں۔ دُرید نے کہا تو "ہم" لفظ پہ حریم نے اُس کو گھورا

یہاں کوم

کسی اور لڑکی کا نام مت لیجئے گا ہم بتا رہے ہیں رونے لگ جائینگے۔ دُرید ابھی "کو مل" کہنے والا تھا جب حریم اُنگلی اُٹھاتی اُس کو وارن کرنے لگی۔

کیا ہو گیا ہے حریم نام ہی تو لینا تھا ایسے کیوں برتاؤ کر رہی ہو ویسے بھی وہ اب اِس دُنیا میں نہیں ہے۔ دُرید پریشانی سے اُس کو دیکھ کر بولا

www.novelsclubb.com

ہمیں گنوارہ نہیں آپ کسی اور کا نام بھی لے چاہے وہ اِس دُنیا میں ہو یا نہ ہو مگر آپ کے دل میں تو ہے نہ اگر ہمارے بس میں ہوتا تو آپ کے دل سے اُس کو نوچ کر باہر کرتے۔ حریم کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی اُتر آئی تھی۔

یار مجھے پتا نہیں تھا میری معصوم بیوی اتنی پوزیسیو ہو گی۔ دُرید اُس کی نم ہوتی آنکھوں پہ بوسہ دے کر بولا

ہمارے ہوتے ہوئے آپ کیسے کسی اور کو چاہ سکتے ہیں؟ اگر آپ اُس سے شادی کرتے تو کبھی سوچا تھا ہمارا کیا ہو گا؟ ہم تو اپنا سب کچھ آپ کو مانتے تھے حویلی میں اتنے سارے افراد ہونے کے باوجود بھی آپ کے پاس آتے تھے اگر کوئی اور لڑکی آتی تو وہ تو ہمیں آپ کی زندگی سے دودھ میں سے مکھی کی طرح باہر کرتی۔ حریم شکوہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

www.novelsclubb.com

حریم میری جان وہ بات کیوں سوچ رہی ہو جس کے پاس نہ سر ہے اور نہ پیر نہ کوئی تیسرا حصہ تم یہاں اِس وقت پورے حق کے ساتھ میرے پاس ہو میرے قریب ہو تو کوئی اور ڈر کیوں پالا ہوا ہے؟ دُرید نرمی سے اُس کو سمجھانے کی خاطر بولا

نہ سر ہے اور نہ پیر نہ کوئی تیسرا حصہ سچی شازل لالہ جیسی بات کی ہے۔ حریم تاسف سے دُرید کو دیکھ کر بولی

وہ بھی تو میرا بھائی ہے نہ خیر سو جاؤ اب۔دُرید نے مسکرا کر کہا تو حریم نے سونے کے لیے آنکھیں موند لی

❤❤❤❤❤❤❤

آج آروش کی رخصتی کا ایونٹ تھا جس پہ مختصر لوگوں کو انوائٹ کیا گیا تھا مردوں کے بیٹھنے کی الگ جگہ تھی تو عورتوں کی الگ۔ حویلی سے کلثوم بیگم فاریہ بیگم ماہی اور حریم آئی ہوئی تھی جب مرد حضرات میں ہر کوئی آیا تھا۔

زیادہ اُوور بنا دیا ہے مجھے نہیں پسند یہ سب۔آروش مرر میں اپنا عکس دیکھ کر ماہی سے بولی جس نے زبردستی اُس کے چہرے پہ ہلکہ سا میک اپ کیا تھا ڈریس میں اُس نے کسی لہنگے کے بجائے براؤن کلر کا فراق پہنا تھا جو کے یمان کی پسند کا تھا۔

اوور نہیں ہے ہیں نہ حریم تم بتاؤ؟ ماہی نے بیڈ پہ اِسٹل بیٹھی حریم کو مخاطب کیا۔

آروش آپی۔ حریم نے آروش کو آواز دی۔

ہمم۔آروش نے اُس کو دیکھا

سچی بات بتائے کیا واقع آپ کی شادی یمان مستقیم سے ہونے جارہی ہے ہمیں یقین نہیں آرہا آپ ایک سِنگر کی بیوی بننے والی ہیں۔ حریم کے لہجے میں بے یقینی صاف عیاں تھی جس کو محسوس کرتی آروش مسکرادی تھی۔

اب وہ سنگر نہیں ہے سِنگِنگ کو اُس نے خیر آباد کہہ دیا ہے۔ماہی نے جواب دیا

جو بھی مگر تھے تو ایک مشہور ہستی نہ ٹیلینٹ تو اُن میں اب بھی موجود ہو گا جو مجھے لگتا ہے وراثت میں اُن کی بچوں کو ملے گا اگر بیٹے کو ملا تو اچھی بات ہے دوسرا ایمان مستقیم زندہ ہو گا اگر بیٹی کو ملا تو کچھ اچھی بات نہیں کیونکہ وہ تو دُنیا میں اپنی آواز پہچانے سے رہی سوچنے والی بات ہے بچوں میں اچھی آواز کا ٹیلینٹ کس کو ملے گا؟ بات کرتے کرتے حریم کی سوچ جانے کہاں تک پہنچ گئی تھی جب کے "بچوں" کے لفظ پہ آروش خفت کا شکار ہوئی تھی۔

حریم فضول گوئی مت کرو۔آروش نے اُس کو ڈپٹا جبکہ ماہی نے مسکراہٹ ضبط کی۔

آپی آپ کے دل میں تو لڈوؤں کی فیکٹری پھوٹی ہو گی سچی ایسا ہمسفر جو ملا ہے۔ حریم اپنی ہی دُھن میں مگن تھی۔

حریم؟؟؟۔آروش نے تنبیہہ کی۔

اچھا سُنیں نہ آپ کے پاس رومال تو ہو گا ہی؟ حریم اُٹھ کر اُس کے پاس آئی

رومال کیوں؟آروش ناسمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

رومال اِس لیے تاکہ آپ اُن نے انٹرویو لے میرے لیے سچی بڑاارمان تھا اُن سے انٹرویو لینے کا۔ حریم حسرت بھرے لہجے میں بولی

تمہارا دماغی خراب ہو گیا ہے۔آروش نے ایک چپت اُس کے ماتھے پہ رسید کی تبھی کمرے میں زوبیہ بیگم کلثوم بیگم اور فجر داخل ہوئی

ماشااللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔کلثوم بیگم اُس کے ماتھے پہ بوسہ دے کر بولی۔

شکریہ۔آروش مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

آؤ تمہیں یمان کے کمرے میں چھوڑ آنے کا وقت ہو گیا ہے۔فجر نے کہا تو آروش کی نظریں ماہی پہ پڑی جو معنی خیز مسکراہٹ سے اُس کو دیکھ رہی تھی پھر آروش کی نظر حریم

پہ پڑی جو مسکراہٹ ضبط کرتی یہاں وہاں دیکھ کر بے نیازی کا مظاہرہ کر رہی تھی اُن دونوں کو دیکھ کر آروش کو خوا مخواہ شرم محسوس ہونے لگی۔

oooooooooooooooooooooooooo

مجھے تم سے بات کرنا تھی۔آروش کو کمرے میں بیٹھانے کے بعد فجر نے اُس سے کہا

کونسی بات؟آروش نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

میں نے تمہیں بہت باتیں سُنائی تھی جب تم ہمارے گھر آئی تھی تو۔فجر نے کہا تو آروش خاموشی سے بس اُس کو دیکھنے لگی۔

میں کوئی لمبی چوڑی تمہید نہیں باندھوں گی میں بس یہ کہوں گی کے مجھے معاف کر دینا۔فجر نے گہری سانس بھر کر کہا

www.novelsclubb.com

میرے اندر آپ کے لیے کوئی کینہ نہیں ہے۔آروش نے جواباً کہا

تم اچھی ہو گی یا اچھی ہو تم میں کوئی تو بات ہو گی جو یمان تمہارے لیے اتنا پریشان ہوتا ہے تمہیں اتنا چاہتا ہے میں تو کبھی یمان کو سمجھ نہیں پائی اِس معاملے میں اُس نے آخر تم میں کیا دیکھا۔ فجر مسکرا کر اُلجھے ہوئے لہجے میں بولی

یہ بات تو سمجھ میں بھی نہیں پائی۔ آروش ہنس کر بولی۔

اچھا میں چلتی ہوں اب۔ فجر نے کہا تو آروش نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

فجر کے جانے کے کچھ ہی وقت بعد یمان کمرے میں داخل ہوا تھا یمان کی نظر آروش پہ پڑی تو اُس کا دل زور سے دھڑکا تھا وہ کشمکش میں مبتلا ہوتا بیڈ پہ اُس کے پاس بیٹھا۔

یمان کے بیٹھتے ہی آروش نے نظر اُٹھا کر یمان کو دیکھا جو اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔"

یہ اتنا چپ کیوں ہو گیا ہے؟ آروش نے اُس کو دیکھ کر بے ساختہ سوچا

www.novelsclubb.com

السلام علیکم۔ یمان نے اتنی خاموشی کے بعد سلام کیا تو آروش کی جان اُچھل کر حلق میں آئی۔

اوو سوری کیا ہوا؟ یمان شرمندہ ہوا

وعلیکم السلام جان نکال دی تھی میری۔آروش اپنے سینے پہ ہاتھ رکھ کر اُس کو گھور کر بولی۔

وہ آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں تو مجھے سمجھ نہیں آرہا کے میں کیا کروں؟ یمان معصوم شکل بنائے بولا تو آروش سمجھ نہیں پائی وہ شرمائے یا اُس کو گھورے۔

میری منہ دیکھائی؟ آروش اپنی خجلت مٹانے کے غرض سے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی اُس کے سامنے کیے کہا تو یمان نے مسکرا کر اپنا ہاتھ اُس پہ رکھا

ٹرخا رہے ہو؟ آروش نے آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو دیکھا

میری یہ مجال ویسے تو میں پورا آپ کا ہوں پھر منہ دیکھائی کیوں چاہیے آپ کو؟ یمان شرارت سے اُس کو دیکھ کر بولا

یمان میری منہ دیکھائی میں سچ بتا رہی ہوں بات نہیں کروں گی۔آروش نے اُس کے ہاتھ خالی دیکھے تو وارن کیا۔

وہ تو مل جائے گی آپ پہلے آپ کی شان میں ایک شعر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یمان اُس کے ہاتھ کی پشت چوم کر اپنے آنکھوں پہ لگائے بولا تو آروش کا چہرہ پل بھر میں گُلنار ہوا تھا اُس کو یمان سے پہلی بار جھجھک محسوس ہوئی تھی۔

اِجازت ہے؟ یمان مسکراتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا تو آروش نے محض سر اثبات میں ہلایا اُس میں اتنی ہمت نہیں تھی کے وہ یمان کی والہانہ نظروں کا سامنا کرتی۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم توں جاں شدی

تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری۔

www.novelsclubb.com

یمان اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر بولا تو آروش نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی کیونکہ اُس کو مطلب سمجھ نہیں آیا۔

میں سمجھی نہیں۔ آروش کے منہ سے پھسلا تو یمان ہنس پڑا

I have become you,and you me,

I'm the body,and you soul ,

So that no one can say hereafter,

That you are someone,and me someone else,

آپ میری ہیں "اور مجھ میں آپ ہیں میں جسم ہوں "آپ روح ہیں "تواِس لیے کوئی "
ہمیں الگ ہے نہیں کہہ سکتا کیونکہ میں اور آپ ایک ہی ہیں۔

یمان اپنی بات کے اختتام میں اپنا ماتھا اُس کے ماتھے سے ٹِکا کر گہری سانس اپنے اندر کھینچی۔

تم بہت اچھے ہو۔آروش بس یہی بول پائی

www.novelsclubb.com

میری شان میں کچھ اور بھی بول لیا کرے۔یمان فرمائشی انداز میں بولا

اور کیا کہوں ؟آروش نے پوچھا

ایک لفظ محبت کا۔یمان آنکھ ونک کیے بولا

مطلب اظہارِ محبت سُننا چاہتے ہو؟ آروش نے انداز کہا

بلکل۔ یمان نے فورن سے سر کو جنبش دی

میری منہ دیکھائی کا کیا بنے گا۔ آروش کی سوئی گھوم پِھر کر اپنی منہ دیکھائی پہ آئی۔

میں آپ کو کچھ دیکھانا چاہتا ہوں۔ یمان مسکراہٹ ضبط کرتا بولا

مجھے کچھ نہیں دیکھنا۔ آروش نے گردن موڑ کر ناراضگی کا اظہار کیا۔

آپ ناراض تو نہ یہاں دیکھے۔ یمان مسکراتا اُس کا چہرہ اپنی طرف کیا تو آروش کی نظر اُس کے گال پہ پڑی جہاں اُس کا ڈمپل چمک کر معدوم ہو چکا تھا۔

مجھے تمہارے ڈمپل زہر لگتے ہیں۔ آروش نے کہا

اچھا۔ یمان بہت دیر تک ہنسا

www.novelsclubb.com

ہنسو مت۔ آروش نے منہ بسورا

آپ بہت کیوٹ ہیں اور مجھے یہ بات آج پتا چلی ہے۔ یمان اُس کے گال کھینچ کر بولا

مجھے چینج کرنا ہے۔آروش اتنا کہتی بیڈ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تو یمان نے اُس کو اپنی طرف کھینچا۔

یہ کیا بد تمیزی ہے۔آروش اُس کے کندھوں پہ ہاتھ رکھتی گھورنے لگی۔

بد تمیزی کہا آپ پہلی بار میرے لیے تیار ہوئی ہے تو مجھے تعریف کرنے کا موقع تو دے۔یمان نے کہا

جس طرح میری منہ دیکھائی ہضم کرلی ہے تعریف بھی اپنی کسی ہوتی سوتی کی کرنا۔آروش نے کہا تو یمان نے اُس پہ اپنا گھیرا تنگ کیا۔

میں نے کبھی سوچا نہیں تھا ہمارے درمیان ایسا وقت بھی آئے گا۔یمان کھوئے ہوئے لہجے میں بولا

کتنے چالاک ہو نہ تم منہ دیکھائی کی بات کیسے نظر انداز کر رہے ہو۔آروش نے کہا

ایسا نہیں ہے۔یمان نے جھک کر عقیدت سے اُس کا ماتھا چوما

پھر کیا بات ہے؟آروش نے پوچھا

ایک منٹ۔ یمان اُس سے کہتا سائیڈ ٹیبل کے ڈرار کھول کر وہاں سے کچھ کاغذات اور ایک چیز نکال کر اُس کو دی تھی آروش نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگی اچانک اُس کی آنکھوں میں بے یقینی اُتر آئی تھی یمان دلچسپی سے اُس کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا۔

یمان ی۔۔یہ؟ آروش کے منہ سے الفاظ نکلنا مشکل ہوئے۔

کیسا لگا؟ میرا پہلا تحفہ۔۔۔ یمان اُس کے کاندھے پہ اپنی ٹھوڑی ٹِکائے پوچھنے لگا تو آروش کی آنکھوں خوشی سے آنسو آئے تھے وہ ایک جھٹکے سے پلٹ کر یمان کے سینے سے لگی تھی۔

یمان سچ میں ہم عمرہ کرنے جائینگے؟ آروش پرجوش لہجے میں اُس سے پوچھنے لگی۔

جی بلکل کیا آپ کو یقین نہیں آرہا؟ یمان اُس کو خوش دیکھ کر مسکرا کر بولا

مجھے سچ میں یقین نہیں آرہا بہت بہت شکریہ تمہارا۔ آروش نے کہا

میں بہت وقت سے سوچ رہا تھا آپ کو منہ دیکھائی میں کیا دوں کیونکہ میں جانتا تھا آپ کو گولڈ کی چیزیں اٹریکٹ نہیں کرتی پھر سوچا کیونکہ عمرے پہ جایا جائے۔ یمان نے کہا

تم واقع بہت اچھے ہو۔آروش نے ایک بار پھر کہا

ایک اور چیز دیکھانی ہیں۔یمان اُس سے الگ ہوتا وارڈروب سے ایک چیز نکالی۔

یہ کس چیز کا اسکیچ ہے؟آروش نے متجسس لہجے میں پوچھا

دیکھ لیں۔یمان نے اُس کی طرف بڑھایا۔

میری آنکھوں کا اسکیچ؟آروش حیران ہوئی۔

جی کیونکہ میرے پاس بس یہی تھی پہلے یہ دوسرے کمرے میں تھا اب سوچ رہا ہوں اپنے کمرے میں لگاؤں۔یمان نے بتایا

تم نے کب بنوایا تھا؟آروش نے پوچھا

بنوایا نہیں تھا خود بنایا تھا آج سے چار پانچ سال پہلے۔یمان نے بتایا

www.novelsclubb.com

کیا چیز ہو تم یمان۔آروش اُس کو دیکھ کر بولی

آپ بتائے میں کیا کہوں؟یمان نے چھیڑنے والے انداز میں کہا

تمہارے ڈمپلز مجھے بہہ تتتتت اچھے لگتے ہیں۔آروش نے "بہت" کو کھینچ کر ادا کیا۔

ابھی تو آپ نے کہا تھا زہر لگتے ہیں؟ یمان نے جیسے یاد کروایا

میں نے کہا اور تم نے مان لیا۔ آروش کے گال پہ اپنا ہاتھ رکھ کر بولی۔

ایک بات کہوں؟ یمان نے پوچھا

بار بار اِجازت کیوں لے رہے؟ آروش آبرو اُچکائے پوچھا

ایسے ہی خیر میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کے میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں اور آپ کو پانے کے بعد بہت خوش ہوں۔ یمان اُس کے دونوں ہاتھ تھام کر کہا

شکریہ۔ آروش نظریں جھکائیں بولی۔

شکریہ کس چیز کے لیے؟ یمان نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

مجھ سے پیار کرنے کے لیے اِتنا اچھا تحفہ دینے کے لیے۔ آروش نے وجہ بتائی۔

www.novelsclubb.com

اُس کے لیے آپ کو بس تاعمر میرے ساتھ رہنا ہے کسی شکریہ کی ضرورت نہیں۔ یمان نے کہا۔

اچھا یہ بتاؤ تمہیں کیا کیا پکانا آتا ہے؟ آروش کے دماغ میں اچانک کچھ کلک ہوا تو پوچھا۔

آپ کیا کھانا چاہتی ہیں؟ یمان نے اُلٹا اُس سے سوال پوچھا

میں بس جاننا چاہتی ہوں۔ آروش نے بتایا

مجھے بس پراٹھے ہی بنانا آتے ہیں وہ بھی آپی والوں سے سیکھا تھا۔ یمان نے بتایا تو آروش ہنسی۔

ویسے اچھے بناتے ہو پراٹھے۔ آروش نے تعریفی انداز میں کہا

بڑی جلدی تعریف کر دی آپ نے اور میرے اُن پراٹھوں کا کمال ہے جو آپ موٹی ہو گئ ہیں۔ یمان ہونٹ دانتوں تلے دبائے بولا

ہاں ہاں تمہیں تو سوکھی لکڑیوں جیسی لڑکیاں پسند ہو گی جن کے ساتھ تمہارے گانے ہوتے تھے یا وہ جن کے ساتھ ماڈلنگ کرتے تھے۔ آروش جذبات میں آتی اپنا بھانڈا پھوڑ گئ۔

www.novelsclubb.com

ڈونٹ ٹیل می کے آپ میرے گانے سُنتی تھی۔ یمان خوشگوار حیرت سے اُس کو دیکھ کر بولا تو آروش سٹپٹائی۔

ای۔۔۔۔ایسا۔۔۔کچ۔۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔وہ تو میں نے تُکا لگایا۔آروش نے بات سنبھالی۔

اچھا آپ کہتی ہیں تو مان لیتا ہوں ورنہ مجھے یقین نہیں آرہا۔یمان نے کہا

اچھا میں اب چینج کرنے جارہی ہوں۔آروش نے اپنے ہاتھ اُس کے ہاتھ سے چھڑوا کر بولی۔

جلدی آیئے گا مجھے بہت باتیں کرنی ہیں آپ سے۔یمان نے اپنا ماتھا اُس کے ماتھے سے زور سے ٹکرا کر بولا

ساری رات مجھے واشروم میں قیام کرنا ہے۔آروش جل کے بولی تو یمان کا قہقہہ چھوٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

توں ملا توں یقین آیا

مجھ پہ بھی مہربان محبت ہے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

حالِ دل

تحریر رمشا حسین

Last Episode 71 part 2

شکرانے نفل ادا کر لے؟آروش واشروم سے باہر آئی تو یمان نے کہا

س۔۔۔اتھ ساتھ؟؟آروش حیران ہوئی۔

جی میری امامت۔یمان نے کہا

ض۔۔۔ضرور۔آروش کی زبان جانے کیوں لڑکھڑائی۔

میں چینج کر آؤں۔یمان اتنا کہتا جلدی سے واشروم کی جانب چلا گیا جبکہ آروش کو اب بھی اپنی قسمت پہ اعتبار نہیں آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

شازل شازی کے گال کتنے پیارے ہیں اور پُھولے ہوئے نرم سے ہیں دیکھ کر دل چاہتا ہے چٹا چٹ چوم لیا جائے۔ماہی پر جوش لہجے میں شازل کو بتانے لگی وہ سب اِس وقت اپنے اسلام آباد والے گھر میں موجود تھے۔

ہاں واقع پیارے ہیں اور پُھولے ہوئے نرم سے ہیں دیکھ کر دل چاہتا ہے تھپڑ مارا جائے ویسے تھپڑ مارنے سے کتنی اچھی آواز گونجے گی جسٹ امیجن۔شازل اُس کی گود میں شازی کو دیکھ کر بولا تو ماہی نے تاسف سے اُس کو دیکھا۔

آپ سے کسی اچھی بات کی توقع رکھنا فضول عمل ہے۔ماہی نفی میں سر اثبات میں ہلا کر بولی۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں۔شازل نے کہا

اچھا سُنیں ذین لالہ کی شادی ہے اور میں پورے ایک ماہ اپنے گھر رہوں گی اتنا وقت ہو گیا ہے گھر نہیں گئی۔کچھ یاد آتے ہی ماہی شازل کے پاس کھسک کر بتانے لگی۔

ایک ماہ کس خوشی میں رہو گی وہاں؟شازل نے ایک ماہ والی بات پہ اُس کو گھورا

لالہ ہیں میرے اور بہنوں کے کتنے ارمان ہوتے ہیں اپنے بھائیوں کی شادی کو لیکر۔ماہی نے منہ بسور کر کہا

ہوتے ہوگے مگر تم جسٹ فنکنشن وغیرہ میں جا کر واپس آؤں گی ایک ماہ کیا ایک دن بھی رہنا نہیں بنتا تمہارا وہاں۔شازل نے حکم سُنایا

یہ میرے ساتھ زیادتی ہے۔ماہی نے احتجاج کرنا چاہا

اگر تم گئی تو وہ میرے ساتھ زیادتی ہو گی۔شازل دوبدو بولا

آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ماہی روہانسی ہوئی۔

مجھے کرنا پڑے گا کیونکہ ایک ماہ بہت زیادہ وقت ہے۔شازل نے کندھے اُچکائے۔

آپ چاہتے ہیں میں اپنے بھائی کی شادی پہ مہمانوں کی طرح جاؤں؟ کتنا بُرا لگے گا یہ۔ماہی نے کہا

www.novelsclubb.com

نہیں لگتا بُرا۔شازل شانِ بے نیازی سے بولا

بات مت کیجئے گا۔ماہی ناراضگی سے کہتی اپنے اور شازل کے درمیان میں شازم کو لیٹا کر خود کروٹ کے بل سو گئ۔

ماہی یار ناراض تو مت ہو میری حالت بھی تو سمجھو میرا دل نہیں لگے گا تمہارے اور شازی کے بغیر۔شازل اُس کے عمل پہ گہری سانس بھر کر بولا مگر ماہی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

ماہی؟؟؟شازل نے اُس کو آواز دی۔

ماہی میری آواز کو نظر انداز مت کرو۔شازل کو بُرا لگا تبھی ضبط کیے بولا

مجھے آپ سے بات نہیں کرنی اِس لیے آواز مت دے۔ماہی نرٹھے پن سے بولی تو شازل نے درمیان میں لیٹے شازی کو بے بی کارٹ میں لیٹایا اور خود بیڈ پہ آ کر اُس کو اپنے حصار میں لیا۔

www.novelsclubb.com

ناراض ہو؟شازل نے جاننے کے بعد بھی پوچھا

آپ کو کیا فرق پڑتا ہے۔ماہی سر جھٹک کر بولی۔

چلو ایک ماہ نہیں ایک ہفتہ رہ لینا۔اُس کی ناراضگی پہ شازل دل پہ پتھر رکھ کر بولا

اِس احسان کی بھی ضرورت نہیں میں جاؤں گی ہی نہیں۔ماہی کی آنکھیں نم ہوئی

ایک ہفتے سے زیادہ میں رہنے نہیں دوں گا ماہی کیونکہ مجھے یاد آئے گی تم دونوں کی کیسے رہوں گا میں؟شازل پہلی بار بے بس ہوا۔

آپ خود کا نہ میرا سوچے آپ کو یاد ہے؟شازی میرے پیٹ میں دو ماہ کا تھا جب میں گئ تھی اور اب ماشااللہ سے ہمارا بیٹا ایک سال کا ہونے جا رہا ہے میں نے ایک دفع بھی چکر نہیں لگایا۔ماہی اُس کی جانب کروٹ لیکر بولی۔

کیا تم ایک ماہ وہاں رہ لو گی؟شازل نے سنجیدگی سے پوچھا

میرے ماں باپ کا گھر ہے ظاہر سی بات ہے رہ لوں گی یہ کیسا سوال ہوا؟ماہی کو سمجھ نہیں آیا

ٹھیک ہے پھر چلی جانا۔شازل سنجیدگی سے کہتا اُس کے گرد اپنا حصار توڑ کر کروٹ لیکر لیٹ گیا۔

شازل اب آپ کیوں ناراض ہو رہے؟ماہی اُس کی پشت کو گھور کر بولی۔

تمہیں فرق نہیں پڑنا چاہیے "شازل نے جتایا"

آپ شوہر ہیں میرے آپ کی ناراضگی کا فرق مجھے پڑے گا۔ماہی نے کہا

شوہر کی بات کا بھی پاس ہوتا تو کیا ہی بات ہوتی۔شازل نے طنزیہ کیا۔

اچھا ٹھیک ہے جیسا آپ چاہتے ہیں ویسا ہو گا۔ماہی اپنا سر اُس کی پشت سے ٹکا کر بولی تو شازل کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی۔

سوچ لو۔شازل اُس کی طرف رخ کرتا بولا

سوچنا کیسا جب کرنا وہ ہی ہے جو آپ نے کہنا ہے۔ماہی ناک منہ چڑھا کر بولی تو شازل کی ہنسی چھوٹ گئ۔

میری گولوں مولوں بیوی بہت عقلمند ہے۔شازل شدت سے اُس کا ماتھا چوم کر بولا۔

www.novelsclubb.com

شکر ہے کبھی عقلمند بھی کہا۔ماہی منہ بسور کر بولی۔

ایس

شازل کچھ کہنے والا تھا جب شازم کے رونے کی آواز کانوں میں ٹکرائی تو اُس نے گھور کر بے بی کارٹ کو دیکھا۔

یہ اِس نمونے کو سارا دن چھوڑ کر اِس وقت رونا یاد آتا ہے جب ہمیں سونا ہوتا ہے۔ شازل دانت پیس کر بولا

ہاہاہاہا کیونکہ وہ سارا دن سوتا ہے تبھی۔ ماہی ہنسی ضبط کرتی بولی۔

ویسے تم نے اچھا نہیں کیا رات والی ڈیوٹی مجھے سونپ کر۔ شازل اُس کو دیکھ کر بولا

تو آپ دن میں شازی کو سنبھال لیا کرے تب میں اپنی نیند پوری کر لوں گی اور رات کو اِس کی دیکھ بھال کیا کروں گی۔ ماہی آنکھیں پٹپٹا کر بولی۔

ویسے کبھی کبھی نہ مجھے لگتا ہے جیسے ہماری لو میرج ہے۔ شازل اُس کو دیکھ کر پر سوچ لہجے میں بولا

www.novelsclubb.com

اچھا اور یہ ایسا کیوں؟ ماہی نے دلچسپ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا اِس درمیان وہ دونوں شازم کو فراموش کر گئے تھے۔

کیونکہ تم پہلے ہی دن سے مجھے عزیز ترین ہو گئی تھی جب پہلی بار دیکھا تھا معصوم سی کیوٹ سی ڈری سہمی سی۔شازل نے آج پہلی بار صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

میں تب آپ کے لیے ایک انجان لڑکی تھی۔ماہی نے کہا

ام ہم تم میری بیوی تھی اُس وقت۔شازل نے کہا تو وہ مسکرائی۔

وہ بیوی جس سے آپ چڑتے تھے۔ماہی نے یاد کروایا

ہاں کیونکہ میں تم سے ناواقف تھا اور اب جب اُس وقت کو سوچتا ہوں تو ہنسی آجاتی ہے۔شازل نے بتایا۔

اور آپ کو پتا ہے میں کیا سوچتی ہوں؟ماہی نے کہا

کیا سوچتی ہو؟سوال پوچھا گیا

www.novelsclubb.com

یہی کے اگر ہمارا نکاح نہ ہوتا اور ایسے ہی ہماری اتفاقً کہیں ملاقات ہو جاتی تو آپ کو کبھی مجھ معمولی شکل وصورت والی لڑکی پسند نہ آتی۔ماہی نے کہا

ہو جاتی کیونکہ محبت کرنے کے لیے محبوب کا چہرہ خوبصورت ہونا میٹر نہیں کرتا مجھے تو تمہاری معصومیت اٹریکٹ کرتی ہے۔شازل اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر جیسے ہی بولا شازم نے رونے میں رفتار بڑھائی۔

جائے شازی بولا رہا ہے۔ماہی مسکراہٹ ضبط کرتی بولی

اگر اِس نے اپنے کرتوت نہیں بدلے تو وہ دن دور نہیں جس دن میں اِس کو باہر پھینک آؤں گا۔شازل جلے کٹے انداز میں کہتا بیڈ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

صرف دودھ پِلا دے سو جائے گا پھر۔ماہی نے مسکرا کر کہا

فیڈر تو خالی ہے۔شازل نے فیڈر اُس کے سامنے لہرایا۔

لائے میں کچن سے لاتی ہوں۔ماہی اتنا کہتی اُٹھنے لگی جب شازل بول پڑا

www.novelsclubb.com

تم بیٹھو میں لاتا ہوں۔"

دودھ کو اُبالیے گا پہلے کیونکہ آج میں نے نہیں اُبالا تھا۔ماہی نے اُس کو جاتا دیکھا تو کہا

حریم نے حورم کے لیے اُبال لیا ہو گا۔ شازل اتنا کہتا کمرے سے باہر چلا گیا تو ماہی مسکراتی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

مُبارک ہو آپ کے بھائی کی نئیا پار لگ ہی گی آخر۔ فجر یامین کو سُلانے کے بعد کمرے میں آئی تھی جب ارمان نے شرارت سے کہا

تمہیں بھی مُبارک ہو۔ فجر اُس کو گھور کر بولی

سوچنے کی بات ہے کیا واقع آپ ویسا کرے گی جیسا یامین کو کہتی ہیں؟ ارمان اُس کو دیکھ کر بولا

کیا کہتی ہوں میں یامین کو؟ فجر نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

یہی کے یمان سر کی بیٹی سے شادی وغیرہ۔ ارمان نے کہا تو فجر ہنس پڑی۔

کیا ہو گیا ہے ارمان؟ یامین بچہ ہے تنگ کرتا ہے تو بہلانے کی خاطر اُس سے کہتی ہوں مگر تم نے تو اُس بات کو سیریسلی ہی لے لیا۔ فجر نے جیسے اُس کی عقل پہ ماتم کیا۔

میری تو خیر ہے اگر یہ بات یامین سیر یسلی لے گیا تو؟ارمان پر سوچ لہجے میں بولا

سات سال کا بچہ ہے وہ اُس کو یہ بات یاد نہیں رہے گی ویسے بھی میں اب اُس کو ایسا کچھ نہیں کہتی صرف دو بار کہا تھا۔فجر نے کہا

ماشااللہ سے ایک ماہ بعد وہ آٹھ سال کا ہو جائے گا دوسری بات کے اب کیوں نہیں کہتی اُس سے ؟ارمان نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

کیونکہ جب رات ہوتی تو وہ بار بار پوچھتا ماموں کی بیٹی کیسی ہو گی ؟دیکھنے میں پیاری ہو گی ؟اُس کے گالوں میں ہماری طرح ڈمپل ہو گے ؟ہم کب اُس کو دیکھے گے ؟۔فجر جھر جھری لیکر بتانے لگی تو ارمان ہنس پڑا۔

ہمارا یامین سیر یس لگتا ہے۔ارمان نے کہا

ایسا کچھ نہیں۔فجر اُس سے کہتی سونے کے لیے لیٹ گئ۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

آج "دُرید حریم" اور "شازل ماہی" کا ولیمہ تھا جس کا کھانا سب سے پہلے گاؤں کے غریب لوگوں میں تقسیم ہوا تھا اور بچوں کو حویلی کی ایک سائیڈ پہ بیٹھا کر کھانا کھلایا جا رہا تھا حویلی

میں آج پورا گاؤں جیسے شرکت کرنے آیا تھا مگر آروش نہیں آپائی تھی کیونکہ اپنے ولیمے کے اگلے تھے وہ عمرے کی ادائیگی کے لیے نکل گئے تھے۔

آج تو ہم تھک گئے۔ حریم کمرے میں آتی تھکن زدہ لہجے میں بولی

کونساہل چڑھایا تھاایک جگہ پہ بیٹھی ہوئی تھی۔دُرید جواُس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوا تھاوہ بولا

تبھی تو تھک گئے ہیں اِتنابھاری جوڑاجیولری توبہ۔ویسے ہماری حورم کہاں ہیں؟ بات کرتے کرتے حریم کواچانک حورم کاخیال آیاتو پوچھا

شازل کے پاس ہے۔دُرید نے بتایا

اچھاآپ نے بتایانہیں ہم کیسے لگ رہے ہیں؟ حریم دُرید کے سامنے کھڑی ہوتی گول گول گھومنے لگی تودُرید کووہ بچی لگی۔" حریم اِس وقت بلیو کلر کے لہنگے میں ملبوس تھی ساتھ میں سیم کلر کا حجاب پہناہوا تھاچہرے پہ ہلکے سے میک اپ کا ٹچ تھابلیو کلراُس نے دُرید کی وجہ سے پہنا تھاکیونکہ ایک کلر دُرید کافیورٹ تھا۔

ہماری زوجہ بہت پیاری لگ رہی ہے۔دُریداُس کاہاتھ تھام کر مسکراکر بولا۔

آپ بھی اچھے لگ رہے ہیں ویسے آپ کبھی شازل لالہ کی طرح جینز پہنا کرے نہ۔ حریم اُس کو کاٹن کے سفید شلور قمیض کے ساتھ مردانہ شال میں ملبوس دیکھا تو فرمائشی انداز میں کہا جس پہ دُرید نے اُس کو گھورا

چینج کر آؤ تب تک میں ملازمہ سے کھانے کا کہتا ہوں۔ دُرید نے بات کا رخ بدلا۔

اچھا۔ حریم نے منہ بسورا۔

بھلا پہلے میں چینج کر لوں۔ دُرید بڑبڑاتا وارڈروب کی جانب بڑھا

اِس سائیڈ پہ میرے کپڑے ہوتے ہیں۔ حریم ابھی اُس کو روکنے والی تھی مگر اُس سے پہلے دُرید نے وارڈرب کھول دیا تھا جس پہ حریم کے سارے کپڑے کسی بارش کی طرح دُرید پہ برسے تھے حریم لب دانتوں تلے دباتی جلدی سے رخ بدل گئی۔ جبکہ دُرید جو تپ کے اُس کو کچھ کہنے والا تھا مگر جب نظر سامنے ایک فریم پہ پڑی تو الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے اُس نے ہاتھ بڑھا کر فریم کو لیا۔

سچی وہ ہم واڑدروب سیٹ کرنے والے تھے مگر بھول گئے تھے ہڑبڑی میں کپڑے رکھ لیے تھے مگر اب ٹھیک کر دینگے۔ حریم نے ہڑبڑا کر کہا پر دُرید سن کہاں رہا تھا وہ تو یک ٹک

فریم میں موجود ایک چیز کو دیکھ رہا تھا جس کا ہونا اُس کے لیے ناقابلِ یقین تھا اُس کو تو یاد بھی نہیں تھا اُس نے ایل ایل بی کی تھی یا اُس کو ڈگری بھی حاصل ہوئی تھی وہ تو اِن چیزوں کو فراموش کیے ہوئے تھا

یہ کیا ہے حریم؟ بہت دیر بعد دُرید بولنے کے اہل ہوا۔

ہمارے کپڑے۔ حریم بنا دیکھے بولی تو دُرید چلتے ہوئے اُس کے پاس آیا

میں اِس کا پوچھ رہا ہوں۔ دُرید نے فریم اُس کے سامنے کیا تو حریم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

یہ آپ کو کہاں سے ملا؟ ہمیں دے۔ حریم نے فریم اُس کے ہاتھ سے لینا چاہا پر دُرید نے اُس کی پہنچ سے دور کیا

مجھے وہ دن اچھے سے یاد ہے جب یہ میں نے ملازمہ کو دی تھی کے ردی کے سامان کے ساتھ اِس کو بھی جلائے تم اُس وقت نہیں تھی وہاں اور اگر تھی بھی تو تمہاری عمر نو سے دس سال کی تھی پھر یہ میری ڈگری تمہارے پاس کیسے آئی؟ وہ بھی صحیح سلامت جس کو تم نے فریم تک کروایا ہے۔ دُرید کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

ہم دس سال کے تھے اور وہ ملازمہ جس کو آپ نے دی تھی وہاں سے ہم چوری کر کے " لائے تھے ہمیں نہیں تھا پتا یہ ڈگری ہے یا کچھ اور ہمیں بس اتنا پتا تھا کے یہ آپ کی چیز ہے جو ہمارے لیے از حد بہت ضروری تھی ہم کیسے آگ کی نظر کرتے اور یہ فریم تب کروایا تھا جب ہمیں آپ کے وکالت کرنے کا پتا چلا تھا۔ حریم نے جواب دیا تھا دُرید بس اُس کو دیکھتا رہ گیا۔

حریم میں اب تمہیں کیا کہوں؟ سچ بتاؤں تو تم نے مجھے اسپیچ لیس کر دیا ہے۔ دُرید اُس کو اپنے حصار میں لیکر بولا

جان کر خوشی ہوئی ویسے آپ نے اِس ڈگری کو پھینکنا کیوں چاہا تھا؟ اور کیا آپ نے کبھی کوئی کیس نہیں لڑا؟ حریم نے متجسس لہجے میں پوچھا۔

پُرانی بات ہے چھوڑ دو اور ہاں میں نے کبھی کوئی کیس نہیں لڑا یہ کام بس شازل کرتا ہے۔ دُرید نے جواب دیا۔

اچھا۔ حریم بس یہی بولی۔

تم نے بتایا نہیں تھا کبھی کے یہ تم نے سنبھال کر رکھا ہے؟دُرید نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

ایسے ہی اگر آج بھی آپ کی نظر نہ پڑتی تو ہم بتانے والے نہیں تھے۔حریم نے کہا تو دُرید نے گہری سانس خارج کی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

میں آپ کی ماں سے ملنا چاہتی ہوں۔زوبیہ بیگم نے دلاور خان سے کہا تو انہوں نے چونک کر اُن کو دیکھا۔

میری ماں سے ؟دلاور خان نے کنفرم کرنا چاہا

جی آپ کی ماں سے ہمیں صلح کرنی چاہیے میری غلطی کی وجہ سے آپ اپنی ماں سے دور ہوئے جبکہ وہ تو بس مجھے اور میری بیٹیوں کو نیک راہ پہ چلانا چاہتی تھی دین کا درس دینا چاہتی تھی بتانا چاہتی تھیں کے ایک مسلمان عورت کی کیا حدود طے کی ہے اللہ تعالیٰ نے "میں پہلے یہ سمجھ نہیں پائی کیونکہ میں نام مسلم تھیں قرآن کے بارے میں زیادہ تر معلومات نہیں بس پہلا کلمہ پڑھ کر خود کو مسلمان بنا دیا سوزی سے زوبیہ بن گئی نام کو بدل

دیا مذہب کو بدل دیا مگر دل سے اسلام کو شاید قبول نہیں کیا اور اپنی بیٹیوں کو بھی خود جیسا بنا دیا دین سے دور پھر فرق اتنا کے وہ قرآن پڑھ کر بھول چکی ہیں اور میں نے کبھی قرآن پاک کو پڑھنا چاہا بھی نہیں۔ زوبیہ بیگم کے لہجے میں ندامت صاف جھلک رہی تھی جس کو محسوس کرتے دلاور خان نے ڈوب مرنے کے مقام پہ پہنچے تھے۔

قرآن پڑھ کر بھول جانا بہت بڑا گناہ ہے۔ دلاور خان بس یہی بول پائے۔

اِس گناہ کی معافی مانگنی چاہیے توبہ کرنی چاہیے کے پھر کبھی ایسی کوئی غلطی ایسا کوئی گناہ ہم سے سرزند نہیں ہو گا۔ زوبیہ بیگم نے کہا تو دلاور خان نے گہری سانس بھر کر سر کو اثبات میں ہلایا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

دلاور خان اور زوبیہ بیگم پیشاور گئے تھے جہاں دلاور خان کا آبائی گھر تھا انہوں نے اپنے گھر والوں سے اپنی ماں بہنوں سے معافی مانگی تھی جس پہ اُن کی ماں جواب ضعیف ہو چکی تھی اتنے سالوں بعد اپنے بیٹے کو دیکھ کر خوشی سے نہال ہوئی تھی ساری خطائیں اُن کی معاف کر کے انہوں نے آپس میں ہر معاملہ سُلجھا دیا تھا تقریباً ایک ماہ پیشاور قیام کرنے

کے بعد اسلام آباد واپس پہنچے تھے جہاں دلاور خان خصوصی کانفرنس میں یہ اعلان کیا تھا کے وہ فلم انڈسٹری چھوڑ رہے ہیں یہ خبر سن کر جہاں سب اچانک فیصلے پہ حیران و پریشان ہوئے تھے وہی آروش بہت خوش ہوئی تھی وہ اور یمان اللہ کے کرم سے عمرہ کر کے واپس پہنچ چکے تھے جہاں اُن کو دلاور خان اور زوبیہ بیگم کا بدلا ہوا انداز دیکھنے کو ملا تھا۔

میں بہت خوش ہوں۔ آروش زوبیہ بیگم کو دیکھ کر خوش ہو کر بولی۔

بس اللہ کا کرم ہیں اُس نے مزید دلدل میں گرنے سے بچا دیا۔ زوبیہ بیگم اُس کو اپنے ساتھ لگا کر بولی یمان مسکرا کر بس اُن کو دیکھ رہا تھا۔

صاحب آپ آ گئے۔ نجمہ اچانک لاؤنج میں آتی یمان سے بولی جس کو آئے تقریباً دو گھنٹے ہو گئے۔

نہیں راستے میں ہوں پہنچ کر بتا دوں گ۔ یمان نے اُس کے بے تُکے سوال پہ گھور کر کہا

اچھا بتا دیجئے گا میں آپ کے لیے کافی بنا کر لاؤں گی۔ اُس کو چڑتا دیکھ کر نجمہ دانتوں کی نمائش کرتی بولی تو آروش کی ہنسی نکل گئ۔

تم اپنے گاؤں گئ تھی کب واپس آئی؟ آروش نے مسکرا کر پوچھا

اوجی کل واپسی ہوئی تھی۔ نجمہ قدرے شرما کر بولی

تواِس میں شرمانے والی کیا بات ہے؟ یمان کو اُس کا شرمانا سمجھ نہیں آیا

وہ کیا ہے نہ ہمارا ٹانکا بھی فِکس ہو گیا گل شیر کے ساتھ۔ نجمہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں چُھپائے بتانے لگی تو زوبیہ بیگم اور آروش خاصی حیرت بھری نظروں سے اُس کو دیکھنے لگے۔

ماشااللہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ آروش نے کہا

مجھے گل شیر کے ساتھ ہمدردی ہے۔ یمان خاصے افسوس بھرے لہجے میں گویا ہوا تو نجمہ کا منہ بن گیا۔

یمان کیوں تنگ کر رہے ہو بے چاری کو۔ زوبیہ بیگم نے کہا تو یمان ہنس پڑا

یہ بتاؤ شادی کب ہے؟ یمان نے اب کی سنجیدگی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

ایک دو ماہ تک۔ نجمہ شرم سے بے حال ہونے لگی جبکہ اُس کی حالت دیکھ کر آروش کی ہنسی نہیں رُک رہی تھی۔

آج شازم شاہ کی پہلی بار سالگرہ تھی جس کے لیے پوری حویلی کو سجایا گیا تھا گاؤں میں الگ سے تحائف بانٹے جا رہے تھے ماہی یہ سب دیکھ کر خوش ہونے کے ساتھ ساتھ حیران ہوتی جا رہی تھی کیونکہ اُس کے سب ٹھیک تھا نہ کوئی صورت کا مسئلہ اور نہ ذات وغیرہ کا وہ شازم شاہ کی بیوی تھی جو کی اب اُس کی پہچان تھی اور آج شازم کی سالگرہ کے ساتھ ساتھ گاؤں دستار بندی کا بھی فیصلہ ہونا تھا جو یقیناً دُرید شاہ کے حق میں ہونا تھا کیونکہ شازل نے پہلے ہی منع کیا ہوا تھا کے وہ سرپنچ نہیں بنے گا دوسرا کی بات دیدار شاہ نے اپنی دوسری شادی کا اعلان کیا تھا جس پہ کسی نے اعتراض نہیں اُٹھایا سوائے فردوس بیگم اور شبانا بیگم کے انہوں نے ہنگامہ بہت رچایا تھا مگر کسی نے اُن کی بات سُننا گوارا نہیں کیا تھا شبانا بس ہر وقت ہر ایک کو دیکھتی جلتی کڑھتی رہتی اُس کا بس نہیں چلتا تھا وہ ہر چیز کو اُجار کے رکھ دیتی مگر اُس کا حسد صرف اُس کو ہی جلا کر راکھ کر رہا تھا" دیدار نے دوسری شادی کر بھی لی اور وہ بس ہاتھ مسلتی رہ گئی کیونکہ وہ اب دیدار کے کمرے میں نہیں ہوتی دوبارہ اپنے کمرے میں قیام پزیر ہو گئی تھی قسمت نے اچھے سے ہر چیز کا حساب اُس سے برابر کیا تھا جو وہ ماہی کے لیے سوتن لانا چاہتی تھی اب اپنی سوتن کو دیکھ کر وہ بس صبر کے گھونٹ بھرتی رہ جاتی۔

oooooooooooooooooooooooooo

اوہو پورے کپڑے گندے کر دیئے۔ماہی تاسف سے شازم کو دیکھ کر بولی جو کیک کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا اُس کے ہاتھ اُس کا چہرہ کپڑے سب کچھ کیک سے لوڈھا ہوا تھا کیونکہ شازل نے ایک الگ سا کیک شازم کے سامنے کیا تھا جس پہ اُس نے اپنا حشر نشر کر دیا۔

کیا ہوا اِس کو بھی تو پتا ہو یہ اب پُرانہ ہو گیا ہے۔شازل دھب سے بیڈ پہ لیٹ کر سکون سے بولا

خیر میری باتیں مجھے شبانا بھابھی کے لیے افسوس ہو رہا ہے۔ماہی نے شازل سے کہا

تمہیں افسوس کرنے کی ضرورت نہیں بھابھی ماں وہ کاٹ رہی ہیں جو انہوں نے بویا تھا۔شازل سنجیدگی سے بولا

www.novelsclubb.com

ہاں مگر اُن کے پاس اولاد ہونی چاہیے تھی۔ماہی نے کہا

چھوڑو یہ سب باتیں شازم کے کپڑے چینج کرو آج ہمیں اسلام آباد کے لیے نکلنا ہے۔شازل نے بات کا رخ بدلا تو ماہی نے مزید کچھ نہیں کہا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟آروش کی صبح آنکھ کُھلی تو یمان کی نظریں خود پہ محسوس کیے پوچھا

آپ کیا پریگننٹ ہیں؟ یمان کے ایسے سوال پہ آروش کے چہرے کی ہوائیاں اُڑنے لگی وہ سمجھ نہیں پائی یہ اچانک صبح صبح یمان کو کیا ہوا ہے جو ایسا سوال پوچھ رہا ہے۔

نہیں پر تم کیوں یہ پوچھ رہے ہو۔آروش خود پہ قابو پائے جواب میں بولی

آپ کو پتا ہے میں نے خواب میں کیوٹ سی بچی کو دیکھا تبھی پوچھا۔یمان نے کہا تو آروش خاموشی سے اُس کو دیکھنے لگی جس کے چہرے پہ ہلکی مسکراہٹ تھی

تمہیں بیٹیاں پسند ہیں؟آروش نے پوچھا

ہاں بہت میں چاہتا ہوں ہماری بیٹی ہو آپ جیسی پیاری سی۔یمان اُس کو دیکھ کر بولا

www.novelsclubb.com

اچھا تم فریش ہو جاؤ آفس بھی جانا ہوتا ہے تمہیں۔آروش نے کہا تو یمان اُٹھ کر واشروم میں چلا گیا تھا پر آروش گہری سوچ میں ڈوب گئی تھی کچھ دنوں سے اُس کو اپنی حالت خراب محسوس ہو رہی تھی مگر وہ نظر انداز کر رہی تھی مگر یمان کی بات پہ اُس کو خوشکن احساسات نے آگھیرا تھا اُس نے بے ساختہ اپنا ہاتھ پیٹ پہ رکھا تھا یمان کے آفس جانے

کے بعد اُس نے کلثوم بیگم کو کال کیے یمان کے خواب کے بارے میں بتایا تو انہوں نے ایک بتائی تھی جس پہ وہ عمل پیراں ہوئی تو پوزیٹور سپانس دیکھ کر آروش کا دل زور سے دھڑکا تھا اُس سے اپنی خوشی سنبھالے نہیں جا رہی تھی۔

یمان کتنا خوش ہو گا۔ آروش اپنے منہ پہ ہاتھ رکھتی تصور میں یمان کو لائے سوچنے لگی۔

آروش نے سوچ لیا تھا وہ یمان کو سرپرائز دے گی۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooo

موم آروش کہاں ہیں؟ یمان گھر آیا تو آروش کو دیکھ کر زوبیہ بیگم سے پوچھا کیونکہ ہر روز وہ اُس کے لیے ہال میں انتظار کیا کرتی تھی۔

شاید کمرے میں ہو میں نے تو نہیں دیکھا صبح سے اُس کو۔ زوبیہ بیگم نے بتایا تو یمان کچھ پریشان ہو۔

www.novelsclubb.com

میں دیکھتا ہوں۔ یمان اُن سے کہتا کمرے میں آیا تو جہاں آروش نہیں تھی یمان ایک نظر پورے کمرے میں ڈورا رہا تھا جب ڈریسنگ مرر پہ لگی ایک چٹ نے اُس کی توجہ اپنی

جانب مبذول کروائی۔ یمان ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آتا چٹ اپنے ہاتھ میں لی تو وہاں لکھی تحریر دیکھ کر ساکت سارہ گیا جس میں محض تین حرف لکھے ہوئے تھے۔

Me come baba

یمان بار بار چٹ کو دیکھتا رہا اُس کی آنکھوں میں بے یقین صاف ظاہر تھی دل میں ایک الگ شور برپا تھا بخلت اُس کو آروش کا خیال آیا تو چٹ پہ اپنی گرفت مضبوط کرتا ٹیرس میں آیا جہاں اُس کی سوچ کے مطابق آروش موجود تھی۔

آروش۔ یمان نے اُس کو آواز دی تھی تو آروش اُس کی جانب اپنا رخ کرتی نظریں چُرانے لگی تو یمان کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ چھائی تھی وہ تیز قدموں سے اُس تک پہنچتا اپنے گلے لگا گیا تھا۔

تھینک یو سووووووووچ۔ میں بتا نہیں سکتا کے کتنا خوش ہوں میں۔ یمان زور سے اُس کو خود میں بھینچتا شدت سے بولا تو آروش مسکرائی۔

مجھے تمہارہ یہی خوشی دیکھنی تھی۔ آروش نے بتایا تو یمان نے اُس کا ماتھا چوما

آپ کو پتا ہے پہلے مجھے یقین نہیں آرہا تھا میں اپنی کیفیت کیسے بیان کروں ایون میں ابھی بھی کنفیوز ہوں۔ یمان نے کہا

میں بھی بہت خوش ہوں۔ آروش نے بتایا

آپ ہو سپٹل گئی تھی؟ یمان کو اچانک خیال آیا تو پوچھا

نہیں گھر میں پریگنسی ٹیسٹ کی تو معلوم ہوا۔ آروش نے آہستہ آواز میں بتایا

موم ڈید کو پتا ہے یہ بات؟ یمان نے مسکرا کر پوچھا

سب سے پہلے تمہیں بتایا ہے۔ آروش نے بتایا تو اُس کی مسکراہٹ گہری سے گہری ہوتی گئی۔

آئے بتاتے ہیں انہیں۔ یمان اُس کے ہاتھ پہ اپنی گہری گرفت مضبوط کیے کہا تو آروش نے سر اثبات میں ہلا کر اُس کے ہمقدم ہوئی وہ جانتی تھی اب آگے کا سفر خوبصورت ہے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

!کچھ عرصے بعد

ہسپتال کے کوریڈور میں موت جیسا سناٹا چھایا ہوا تھا یمان پریشانی سے یہاں سے وہاں ٹہلنے میں مصروف تھا جبکہ شازل سنجیدہ بینچ پہ خاموش بیٹھا ہوا تھا دُرید نہیں تھا یہاں کیونکہ آروش کی پریگنسی کے ایک ماہ بعد خیر سے حریم دوبارہ پریگننٹ ہوئی تھی جس پہ وہ تو بہت خوش تھی مگر دُرید پریشان ہو گیا تھا ایک تو حورم بھی چھوٹی تھی دوسرا حریم کی اتج بھی کم تھی ایسے میں وہ دو بچوں کو کیسے سنبھالتی مگر جلد ہی حریم نے اُس کے خیالات دور کر دیئے تھے دوسرا دُرید اُس کا بہت سارا خیال رکھ رہا تھا۔اور آج آروش کی ڈیلیوری تھی جس پہ یمان کی جان پہ بن آئی تھی تبھی وہاں ڈاکٹر آئی تو سب الرٹ ہوئے۔

مُبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔لیڈی ڈاکٹر نے مسکرا کر بتایا تو سب خوش ہوئے تھے وہی یمان نے شکر کا سانس ادا کیا تھا ارمان کے ساتھ بیٹھا نو سالہ یامین کا منہ "بیٹا" لفظ پہ اُتر گیا تھا۔

میں مل سکتا ہوں۔یمان نے بے چینی سے پوچھا

شیور۔ڈاکٹر کا اتنا کہنا تھا اور یمان ایک منٹ کی تاخیر کے بنا وارڈ میں چلا گیا جہاں آروش کو رکھا گیا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooo

کیسا محسوس کر رہی ہیں آپ؟ یمان آروش کا ماتھا چوم کر فکر مندی سے اُس کا چہرہ دیکھ کر پوچھنے لگا جس کی نظریں اپنے چھوٹے سے بچے پہ تھی۔

میں ٹھیک ہوں یہ دیکھو ہمارا بچہ کتنا پیارا ہے تم پہ گیا ہے بلکل۔ آروش پر جوش لہجے میں اُس کو بتانے لگی تو یمان کی نظر اب نومولود بچے پہ پڑی۔

ماشااللہ مجھے دے۔ یمان نے مسکرا کر کہا تو آروش نے اُس کی گود میں بچہ دیا تبھی وہاں زوبیہ بیگم دلاور خان فجر یامین اور شازل داخل ہوئے تھے۔

آرو کیسی ہو؟ شازل آروش کے پاس کھڑا ہوتا پوچھنے لگا۔

میں ٹھیک ہوں۔ آروش نے مسکرا کر بتایا

یمان یامین کو بچہ دیکھاؤ یہ بہت پر جوش تھا۔ فجر کی بات پہ جہاں سب مسکرائے تھے وہی یامین کی شکل ایسی بن گئی جیسے کڑوا بادام نگل لیا ہو۔

آپ کو بیٹی دینی تھی یہ بیٹا کیوں دیا؟ یامین منہ کے ہزار زاویئے بناتا آروش سے مخاطب ہوا تو سب کا منہ حیرت سے کھل گیا

یامین۔ فجر نے اُس کو تنبیہہ کی۔

آپی چھوڑے یامین تم یہاں آؤ اور دیکھو بلکل تمہارے جیسا ہے یہ۔ یمان نے اُس کو پچکارہ۔

مجھے لٹل فیری چاہیے۔ یامین بضد ہوا۔

ماں سامنے کھڑی ہے اُس سے فرمائش کرو ایک سے دو فیری تمہیں دے گی۔ شازل کی زبان میں کھجلی ہوئی مگر اُس کی ایسی بات پہ فجر سٹپٹائی تھی۔

لالہ۔ آروش نے اُس کو گھورا تو شازل نے کندھے اُچکائے۔

مجھے ماموں کی فیری چاہیے۔ یامین نے ایک بار پھر کہا۔

تم یہاں آؤ۔ یمان نے اُس کو اپنے پاس آنے کا کہا تو وہ مرے مرے قدموں کے ساتھ اُس تک چل کر آیا۔

www.novelsclubb.com

یہ تمہارا چھوٹا بھائی ہے پہلے اِس کو تو دیکھو پھر فیری بھی مل جائے گی تمہیں۔ یمان نے اُس کو پچکارہ تو یامین خوش ہو گیا آروش مسکرا کر یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی جب شازل نے اپنا سیل فون اُٹھا کر اپنے موبائیل میں سب کچھ محفوظ کرنے لگا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ختم شد

www.novelsclubb.com